

جلداول

# مسند امام احمد بن حنبل

ترجمہ

حدیث نمبر: ۱ تا حدیث نمبر: ۱۸۳۷

مؤلف: یحییٰ بن ابراہیم بن یحییٰ بن نبیل رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ

پتہ: سید محمد علی شاہ سید محمد علی شاہ سید محمد علی شاہ سید محمد علی شاہ  
فون: 37355743-37224228-042

وَمَا أَكْمَلُوا لَكَ عِلْمَكَ إِلَّا خُتُومًا وَكَانَ كِتَابَ الْغُثَايَا

اور رسول اعلیٰ نے سچے (جو کچھ) کو دیکھیں کہ لہذا اور میں سے کریں پس باز آہاؤ

# مُسْلِمُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

رحمۃ اللہ علیہ  
مترجم

جلد اول

مؤلف

بَحْثُ أَهْلِ الْأَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ

(المؤلف: ۱۲۱)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱ تا حدیث نمبر: ۱۸۳۷

مکتبہ رحمانیہ



پتہ: سید علی محمد سید، آفیس، بازار لاہور  
فون: 042-37224228-37355743

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: ..... مسند امام اٹھارہویں جیل (جلد اول)

مترجم: ..... مولانا محمد ظفر اقبال

ناشر: ..... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: ..... لعل سار پرنٹرز لاہور

## استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت طاعت، جمع اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔  
 بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں  
 تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے  
 لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)





## عرض ناشر

اسلام کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے مجموعے کا نام ہے۔ قرآن اصل ہے تو حدیث نبوی ﷺ اس کی تفسیر۔ کتاب اللہ کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود اٹھایا جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد عالی ہے ﴿اَنَا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاَنَا لَهُ لَاحِظُونَ﴾ ”بے شک ہم نے ذکر یعنی قرآن کریم نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔“ قرآن کریم کا یہ اعجاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے لیے اشرف المخلوقات کے سینوں کو منتخب فرمایا۔ جس دین نے قیامت تک رہنا تھا، جس شریعت کے دائرہ و نواہی روز قیامت تک نافذ العمل رہنے تھے، لازمی بات تھی کہ اس کے مصادر کی حفاظت بھی اسی اہتمام سے ہوتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا گروہ پیدا فرمایا کہ جس نے اپنی زندگیاں حدیث رسول ﷺ کی نشر و اشاعت کے لیے وقف کر دیں۔ حضرات محدثین نے حدیث رسول ﷺ کی حفاظت اور تنقیح کے لیے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں رکھا۔ اس عظیم الشان مشن کی تکمیل کے لیے اسمااء الرجال کا اور جرح و تعدیل کے حیرت انگیز فنون معرض وجود میں آئے۔ کھرے اور کھوئے کی جستجو میں اس قدسی صفات گروہ نے ایسے پیمانے ترتیب دیئے اور ایسی چھلیاں تکمیل دیں کہ جن سے فرامین رسول ﷺ کھر کر سامنے آ گئے۔

حضرات محدثین پر اللہ تعالیٰ کی ان گنت رحمتیں ہوں کہ انھوں نے حدیث رسول ﷺ کی جمع و تدوین میں انسانی بساط سے بڑھ کر کوشش و کاوش کی۔ اس کے نتیجے میں صحیح بخاری جیسی کتاب مرتب ہوئی کہ جس کے متعلق علماء اسلام کا یہ فیصلہ ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ۔ صحیح مسلم اور کتب سنن ترتیب دی گئیں۔ کتب مسانید کا ایک مستقل سلسلہ مثلاً مسند امام احمد، مسند ابی حاتم، مسند فردوس وغیرہ تکمیل پایا۔ محدثین کی اس ساری مساعی و جدوجہد کا مرکز نقطہ فرامین نبوی ﷺ کی جمع و تدوین اور حفاظت تھی۔

علمائے اسلام نے قرآن و حدیث کی تفسیر و تشریح، مطالب و معانی کی وضاحت کے لیے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ وہ قدسی نفوس تو اپنی ذمہ داریاں مکاحق ادا کر کے سرخرو ہو گئے۔ اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے اپنے دائرے میں رہتے ہوئے قرآن کریم کے ساتھ ساتھ حدیث شریف کی نشر و اشاعت میں بھی بھرپور حصہ لیں۔

الحمد للہ تجدید نعت کے طور پر..... نہ کہ فخر و مباہلی اور تعلی کے اظہار کے لیے..... ”مکتبہ رحمانیہ“ کی خدمات حدیث

کا مختصر سا تذکرہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ مکتبہ رحمانیہ اب تک احادیث کی متعدد کتب جو درس نظامی میں شامل ہیں آسان اور جدید انداز میں شائع کر چکا ہے جنہیں علماء و طلباء کے حلقہ میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی اور انہوں نے ہماری اس کوشش کو بے حد سراہا اور خیر مقدم کیا۔ جن میں صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، جامع ترمذی، مشکوٰۃ شریف، شرح معانی الآثار، موطا امام محمد، مسند امام اعظم، بلوغ المرام ہیں۔

اس کے علاوہ مکتبہ رحمانیہ نے بہت سی کتب حدیث کو عربی سے اردو قالب میں ڈھال کر نہایت سہل اور آسان انداز میں شائع کیا ہے جو عربیت سے ناواقف و نادلوگوں کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے وہ کتب مندرجہ ذیل ہیں۔ صحیح بخاری شریف مترجم، مسلم شریف مترجم، موطا امام مالک مترجم، مشکوٰۃ شریف مترجم، الطريق الاسلامی شرح مسند امام اعظم، ترجمان السنۃ، مشکلی ترمذی اور احادیث قدسیہ ہیں۔

مکتبہ رحمانیہ کی خدمات حدیث کے اس اجمالی تذکرے کے بعد میں اس کتاب کا ذکر کروں گا کہ جس کے لیے یہ ساری تمہید باندھی اور وہ ہے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی عظیم العظیر مسند یعنی 'مسند امام احمد بن حنبل'۔ یہ محض اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ اس نے اپنے اس ناچیز بندے کو اس کتاب کی اشاعت کے لیے منتخب فرمایا اور نہ میں کیا اور میری بساط کیا۔ اس عظیم کتاب کا اردو ترجمہ کرانے کا خیال تو پہلے بھی آتا تھا مگر کام کے آغاز کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ کس طرح یہ پہاڑ جیسا کام مکمل ہوگا۔ لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ چنانچہ جب ان مشکلات اور مصائب کا تصور کیا جو حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ و دیگر محدثین نے حدیث کی جمع و تدوین میں برداشت کیے اور عزیمت و استقامت کے کوہ گراں حضرت امام احمد بن حنبل نے صرف اور صرف کلمہ حق کی خاطر جابر سلاطین کے کوڑے اپنی کمر پر برداشت کیے تو اس بات سے ہمارے شوق کو ہمیز ہوئی۔ اللہ کا نام لے کر مسند امام احمد بن حنبل کے ترجمے کا منصوبہ شروع کر دیا۔ الحمد للہ حدیث رسول ﷺ کی برکت سے راستے کی ساری مشکلات دور ہوتی گئیں اور نہایت قلیل وقت میں یہ عظیم منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے۔ 28 ہزار سے زائد احادیث کا اردو ترجمہ مکمل ہونے پر میں اپنے رب کے حضور سرسجود ہوں اور امیدوار شفاعت مصطفیٰ ﷺ ہوں کہ اس مجموعہ حدیث کی اشاعت کے خوش نگاہ اولین مقصد مالی منفعت کے بجائے شفع المذنبین ﷺ کی حدیث شریف کی اشاعت ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ بشارت فرمائی ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہنساکر اتا اور شکفتہ رکھے جو میرے فرمان کو سنے، یاد کرے اور بغیر کسی تغیر و تبدل کے اسے آگے پہنچائے۔

الحمد للہ!

ہم نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے فرمان کو عام کرنے کے لیے اپنی استطاعت سے بڑھ کر کوشش کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہماری یہ کوشش و کاوش قبول فرمائے۔ ہماری سعی مسعود ہو۔ حدیث شریف کی یہ خدمت ہمارے لیے ذریعہ نجات

ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ان گنت رحمتیں ہوں حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر۔ میں نہایت شکر گزار ہوں اس کتاب کے مترجم حضرت مولانا محمد ظفر اقبال رحمہ اللہ کا، جو اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نہایت مختصر وقت میں ایک معیاری ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور اپنی تمام تر مصروفیات کو احادیث نبویہ کی خدمت کے شوق میں بالائے طاق رکھتے ہوئے اس عظیم کتاب کے ترجمہ کرنے کی ہماری درخواست کو قبول فرمایا، اللہ تعالیٰ انہیں ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہاں ہمارے کپوزر رشید سبحانی کا تذکرہ بھی نہایت ضروری ہے جنہوں نے کپوزنگ میں بہت محنت کی اور مختصر وقت میں یہ کام مکمل کیا۔ جناب احمد کمال خطاط، مولانا سرور عاصم، حافظ عباد (مکتبہ اسلامیہ) کا بھی شکر گزار ہوں۔ عزیزم عمر فاروق قدوسی جو میرے مرحوم دوست مولانا عبدالخالق قدوسی شہید کے صاحبزادے ہیں، ان کے لیے میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے۔ ان کے مشورے بھی ہمارے اس پراجیکٹ کا حصہ بنے۔ میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں جنہوں نے ”مسند امام احمد بن حنبل“ کے ترجمے کی اشاعت میں کسی بھی قسم کا تعاون فرمایا۔

ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب۔ وصلى الله تعالى على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وبارک وسلم۔ آمین یا رب العالمین

خادم العلم والعلماء  
مقبول الرحمن عفی اللہ عنہ





۶۸۶ ..... حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

۶۸۷ ..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث

### مُسْتَدْرَکُ ابْنِ طَالِب

۶۸۸ ..... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی مرویات

۶۹۳ ..... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مرویات

۶۹۵ ..... حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی مرویات

۶۹۶ ..... حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث

۷۰۳ ..... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی مرویات

### مُسْتَدْرَکُ ابْنِ عَبَّاسٍ

۷۱۱ ..... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی مرویات

۷۲۳ ..... حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی مرویات

۷۳۵ ..... حضرت جہام بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

۷۳۶ ..... حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث





## کلمات شکر

ہر قسم کی حمد و ثناء کا مستحق وہ معبود حقیقی ہے جس نے مجھ بقیر سمیت کائنات کے ذرے ذرے کو وجود بخشا

اور

صلوٰۃ و سلام اس ذات والا صفات کا تحفہ ہے جس کی امت میں مجھ گناہگار جیسے بھی امید و ارشافت ہیں۔

اما بعد!

یہ بات تو کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ ہمارا رب وہ عظیم اور طاقتور پروردگار ہے جو ایک پھر سے نرود جیسے باجروت بادشاہ کو ختم کر سکتا ہے، چھوٹے چھوٹے پرندوں سے ہاتھیوں کے لشکر اور انسانوں کی فوج کو تہس نہس کر سکتا ہے، وہ چھوٹے سے بڑے اور بڑے سے چھوٹے کام لینے پر قدرت رکھتا ہے، وہ کام کی عظمت کو کام کرنے والے کی عظمت سے وابستہ رکھنے کا پابند نہیں، وہ کام کی پستی کو کام کرنے والے کی پستی سے متعذر کرنے پر مجبور نہیں ہے، وہ معمولی، بنگی اور ناکارہ چیزوں کو معجزہ بنا دینے پر قادر ہے، وہ کمزور اور بے بس انسان کو ابو حنیفہ، شافعی، مالک اور احمد بنا دینے سے عاجز نہیں ہے، وہ اب بھی خاک کے پتے کو بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طیالسی، دارمی اور ابن ماجہ بنا سکتا ہے، وہ اب بھی غزالی و رازی، ابن تیمیہ اور ابن جوزی، علی ہجویری اور فرید الدین گنج شکر جیسی شخصیات اللہ کی کردار حتمیں ان بزرگوں پر نازل ہوں، دنیا میں بھیج سکتا ہے اور یہ بھی اسی کی قدرت کا ایک نہایت ادنیٰ اعجاز ہے کہ اس نے علم و عمل سے دور، زندگی کے گرم سر و پچھنے میں کسی تجربے سے ناواقف، صرف بچپن سال کے ایک ناتواں وجود کو اپنے آخری پیغمبر کی زندگی کے ایک ایک گوشے سے پردہ اٹھانے والی چشم کشا کتاب مسند احمد کا مختصر سے عرصے میں ترجمہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی، ظاہر ہے کہ جس پر اس ناتواں کا پور پورا اور جزو جزو احساس شکر کی گہری چادر میں لینا ہوا ہوگا، زبان و ادب کی باریکیوں سے ناواقف اس کی زبان، گہرائی و گیرائی اور فکر و تدبیر سے کوسوں دور اس کی عقل شکر پر مشتمل جملے گھڑنے کی کوششوں میں پوری طرح مصروف ہو گی، لیکن یہ ناتواں اس حقیقت کا بھی ادراک کر سکتا ہے کہ شکر کرنا تو بہت دور کی بات ہے، صرف انعامات الہیہ ہی کو شمار کرنے کے لیے پوری زندگی بھی ناکافی ہے۔

کنجشہ کر مہائے حق در قیاس چہ خدمت گذارد زبان سپاس

اس ناتواں نے اپنے کندھوں پر جتنے بڑے بوجھ کو لا دیا ہے، سوائے خدا کے اسے اس میں سرخرو کرنے والا کوئی نہیں ہے اور اس ناتواں کو اپنے رب پر یقین کامل ہے کہ وہ اسے اس عظیم کام میں اس کے نفس امارہ کے حوالے نہیں کرے گا، اور انہی پکڑ

کر اس کی رہنمائی کرے گا، اس کے دماغ کو اپنے حبیب ﷺ کی زندگی اور ان کے ارشادات کا ایک ایک حرف سمجھنے کے لیے کشادہ فرما دے گا، اور اسے وہاں سے سمجھ بوجھ اور بات سمجھانے کا سلیقہ اور ترجمانی کرنے کا قرینہ عطا فرمائے گا جہاں بھی اس کا دماغ پہنچا ہوگا اور نہ ہی کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال ہی آیا ہوگا۔

محال ست چوں دوست وارد ترا کہ در دست دشمن گذارد ترا

مُحَمَّد طهراقبال



## حدیثِ نفس

مسند احمد کا یہ ترجمہ جو اس وقت قارئین کے ہاتھوں میں ہے راقم الحروف کی زندگی کا ایک بہت بڑا سرمایہ ہے جو سراسر حدیث کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر ایک مختصر سے عرصے میں اردو کے قالب میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ترجمے میں محاوراتی زبان اور عام استعمال کی بولی اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ حدیث کا جو اصل مقصد ہے اور جو نقلی ترجمے سے فوت ہو جاتا ہے وہ حاصل ہو جائے۔ زبان و ادب کے ماہرین کے لیے تو شاید یہ کوئی مشکل کام نہ ہو لیکن عربی کے حروف ابجد سے بھی ناواقف آدمی کے لئے یقیناً اس کو بے کی بادیہ پائی ایک مشکل سفر ہے جس میں کامیابی محض اللہ کا احسان ہے۔

قبل ازیں مسند امام اعظم ابوحنیفہؒ کا اردو ترجمہ مختصر تشریح اور مکمل تخریج کے ساتھ قارئین تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہوئی تھی، اور اب مسند امام احمد بن حنبلؒ کا یہ پیش کرنے کی قلبی مسرت حاصل ہو رہی ہے، اس ترجمے میں جن چیزوں کا خیال رکھا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) حدیث کا ترجمہ کرنے میں اس طرح کی آزاد ترجمانی کی گئی ہے کہ الفاظ حدیث کی رعایت بھی ہو جائے اور زبان کی روانی اور سلاست پر بھی کوئی فرق نہ پڑے۔

(۲) حدیث کا ترجمہ کرنے میں اگر کسی صحابی کے متعلق دوسرے صحابی کے یا کسی راوی کے الفاظ سخت معلوم ہوئے تو ان کا ایسا نرم ترجمہ کیا گیا جس سے ان الفاظ کی تضحی بھی کم ہو جائے، مفہوم بھی ادا ہو جائے اور عام قاری کے ذہن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات کے حوالے سے منطقی خیالات پیدا نہ ہونے پائیں، اسی طرح حیض و نفاس اور حمل وغیرہ الفاظ کا ترجمہ بیہشہ انہی الفاظ میں کرنے کی بجائے بہت حد تک متبادل الفاظ لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۳) حدیث کے ترجمے میں ایسے الفاظ کا انتخاب کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن سے فقہی اختلافات بہت حد تک خود بخود کم ہو جائیں۔

(۴) حدیث کا ترجمہ کرنے میں نفس ترجمہ اور کہیں کہیں مضمون حدیث کی وضاحت پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

(۵) عوام اور علماء کی نئی نسل کے لئے سہولت کی خاطر ہر حدیث پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ حدیث کا صحیح تلفظ کیا جاسکے۔

(۶) ہر حدیث کے ساتھ اس کی تخریج اور دیگر کتب حدیث سے اس کے حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے۔

(۷) محدثین نے اگر کسی حدیث کو ضعیف یا موضوع قرار دیا ہے تو اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے تاکہ کسی حدیث کو بیان

کرنے سے پہلے اس کا حکم معلوم کر لیا جائے، صرف اس چیز کو بنیاد نہ بنایا جائے کہ یہ روایت مسند احمد میں آتی ہے۔

(۸) اس ترجمے کے آخری دو جلدوں کو صرف احادیث مبارکہ کے اشاریے کے لیے وقف کیا گیا ہے اور انہیں حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے تاکہ علماء اور طلباء کے لیے کسی بھی حدیث کو تلاش کرنا آسانی ممکن ہو سکے۔

(۹) کتاب کا آغاز ایک مفید اور محققانہ مقدمہ سے کیا گیا ہے جس میں امام احمد رحمہ اللہ کی اس کتاب، ان کے طریقہ کار اور ترتیب، اور ان کے حالات زندگی پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور مسند کے حوالے سے بہت سی اہم چیزوں کو اس مقدمے کا حصہ بنایا گیا ہے۔

(۱۰) مقدمے کا اختتام ایک مفصل فہرست پر کیا گیا ہے جس میں مسند کے تمام راوی صحابہ کرام رحمہم کے اسماء گرامی حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیے گئے ہیں اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان کی نقل کردہ روایات اس ترجمے کی کون سی جلد میں موجود ہیں اور یہ کہ ان کی مرویات کی تعداد کتنی ہے ابھض صحابہ رحمہم کے نام اس فہرست میں دو مرتبہ آئے ہیں، اس کی بنیادی وجہ وہ تکرار ہے جو ان کی روایات کے حوالے سے مسند میں موجود ہے۔

(۱۱) مسند کا ترجمہ شروع کرنے سے قبل اس کا جو خاکہ بنایا گیا تھا اور جس کے مطابق اب یہ طباعت کے مراحل سے گذر کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے، آخری دو جلدوں کو چھوڑ کر بقیہ بارہ جلدوں کا خاکہ اس طرح سے ہے۔

جلد نمبر	از حدیث نمبر	تا حدیث نمبر	کل احادیث	تفصیل
۱	۱	۱۸۳۷	۱۸۳۷	مسند الخلفاء الراشدین، عشرہ مبشرہ، توابع الحشرہ، آل ابی طالب و عباس
۲	۱۸۳۸	۳۳۳۷	۲۶۱۰	مرویات عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۳	۳۳۳۸	۷۱۱۸	۲۶۷۱	مرویات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ و عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، و ابو مرثدہ رضی اللہ عنہ
۴	۷۱۱۹	۱۰۹۹۷	۳۸۷۹	مرویات ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۵	۱۰۹۹۸	۱۳۱۵۷	۳۱۶۰	مرویات ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ و انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۶	۱۳۱۵۸	۱۶۹۳۳	۲۷۷۷	مرویات جابر رضی اللہ عنہ و مسند الکھنک
۷	۱۶۹۳۵	۱۸۲۵۷	۱۳۲۳	مسند الشامیین
۸	۱۸۲۵۸	۲۰۰۰۰	۱۷۴۳	مسند الکوفیین
۹	۲۰۰۰۱	۲۱۳۹۸	۱۳۹۸	مسند البصریین
۱۰	۲۱۳۹۹	۲۳۵۱۰	۳۱۱۱	مسند الانصار
۱۱	۲۳۵۱۱	۲۶۹۳۳	۲۴۲۲	مسند عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۲	۲۶۹۳۵	۲۸۱۱۹	۱۲۵۵	مسند النساء

(۱۲) گذشتہ خاکہ کے مطابق راقم الحروف نے جب اس ترجمے کا آغاز کیا تو اندازہ یہ تھا کہ اس ترجمے کی تکمیل میں تقریباً ڈیڑھ سال صرف ہو جائے گا اور پھر اس کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور طباعت کے دیگر مراحل سے گذر کر قارئین کے ہاتھوں تک پہنچنے میں اسے کم از کم ایک سال مزید لگ جائے گا، اس سچ پر سوچنے کے بعد راقم الحروف نے یہ فیصلہ کیا کہ ترجمے کے ساتھ ساتھ کمپوزنگ کا کام بھی ہو جانا چاہئے تاکہ وقت کی بھی بچت ہو جائے اور اصل مسودہ ضائع ہونے سے بھی محفوظ ہو جائے چنانچہ اس فیصلے کے بعد مورخہ ۲۴ جون ۲۰۰۸ء کو اس ترجمے کا آغاز کر دیا گیا اور یہ طریقہ اختیار کر لیا گیا کہ ہر جتنے جتنی احادیث کا ترجمہ مکمل ہو جائے، اسے کمپوزر کے حوالے کر دیا جائے۔

شروع میں قلم رواں ہوتے ہوتے کچھ وقت لگا، اور ترجمے کا آغاز یومیہ دس پندرہ حدیثوں سے ہوا جو آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے ساتھ ستر احادیث یومیہ تک پہنچا اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ایک ایک دن میں ڈھائی تین سوا احادیث کا ترجمہ کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔

خود ساختہ خاکہ کے مطابق راقم الحروف کو رمضان المبارک سے قبل تین جلدوں کا ترجمہ مکمل کرنا تھا کیونکہ ماہ رمضان میں تراویح کی مصروفیات پر کسی دوسری مصروفیت کو ترجیح دینا راقم کا معمول کبھی نہیں رہا اور اس کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ ایک مہینہ قرآن کے لئے اور باقی مہینے اپنے کام کے لئے، اللہ کا فضل و کرم شامل حال رہا اور ماہ رمضان سے تین چار روز قبل ہی تین جلدوں کا ترجمہ مکمل ہو گیا اور ماہ رمضان میں راقم اس ترجمے بلکہ قرآن کریم کے علاوہ دوسری تمام مصروفیات سے لاتعلقی رہا۔

ماہ رمضان گزرنے کے بعد چوتھی جلد کا آغاز ہوا تو ماہ رمضان کو قرآن کریم کے لیے وقف کر دینے کی عجیب برکات کا ظہور ہونے لگا اور پے در پے کام کے تسلسل اور روانی میں اضافہ ہوتا گیا، اس دوران کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ راقم پورا پورا ہفتہ بیمار رہا اور قلم ہاتھ میں پکڑنے کی ہمت سے بھی محروم رہا اور یوں محسوس ہوتا رہا جیسے ہر مہینے جسم کی زکوٰۃ وصول کی جارہی ہو، تاہم بعد میں یہ سلسلہ ختم ہوا، اور الحمد للہ ۱۲۸ مارچ ۲۰۰۹ء کو یہ ترجمہ مکمل ہو گیا۔

اس دوران راقم کی کوشش رہی کہ احادیث کا ترجمہ قبلہ رو ہو کر کیا جائے اور بہت حد تک اس کوشش میں اسے کامیابی بھی نصیب ہوئی، چنانچہ نوے فیصد کام کے دوران راقم کے کان قرآن کریم کی تلاوت وترجمے سے آئنا رہے اور آنکھیں احادیث مبارکہ کی زیارت سے، اور اسی کی برکت سے کہ اتنے عظیم کام میں راقم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک صفحہ بھی ضائع نہیں ہوا، کسی ایک صفحے پر پانی کی چھینٹ تک نہیں پڑی اور کسی حدیث کا ترجمہ دو بارہ نہیں لکھنا پڑا۔ الحمد للہ

(۱۳) یہ ایک واضح بات ہے کہ کتب حدیث و تفسیر کے تراجم عوامی ضرورت کو مد نظر رکھ کر اپنے اپنے مزاج و مذاق کے مطابق کیے جاتے ہیں، اہل علم کو ان تراجم کی کوئی خاص ضرورت اس لئے نہیں ہوتی کہ وہ اصل عربی ناخذہ سے رجوع کر سکتے ہیں، اسی وجہ سے مسند احمد کے ترجمے میں صرف متن حدیث کے ترجمے پر اکتفاء کیا گیا ہے، مسند کا ترجمہ ”خواہ وہ سند پہلے ہو یا حدیث کے آخر میں سند کی خوبی یا خامی یا اس کے تعدد وغیرہ کو بیان کیا گیا ہو“ نہیں کیا گیا، اس لئے کہ اس کا ترجمہ کرنے کی صورت میں



عوام کو کوئی فائدہ ہونے کی بجائے ذہنی انتشار کا اندیشہ تھا جیسا کہ بعض کتب حدیث کے تراجم میں ایسا کیا گیا ہے اور اس کا بہت شدت سے راقم الحروف کو احساس ہوا۔

نیز یہ بات بھی ذکر کرنے کے قابل ہے کہ مسند احمد میں چونکہ کمرات بہت زیادہ ہیں اور ایک ایک حدیث بعض اوقات پانچ پانچ چھ جگہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ مکرر ہو جاتی ہے، اس لئے مترجم کا اس حدیث کو بار بار ترجمہ کرنا خاصا بہت طلب کام ہے، کیونکہ اس میں راویان حدیث کی جانب سے معمولی تقدیم و تاخیر یا معمولی لفظی تبدیلی کے علاوہ کوئی خاص فرق نہیں ہوتا، اس لئے ایسی تمام احادیث کا ترجمہ صرف ایک مرتبہ کیا گیا اور اگلی جگہ پر اسی ترجمے کو کاپی کر کے اسے اس تبدیلی کے موافق کر دیا گیا ہے، اگر کہیں ایسا نہ ہو سکا ہو "جس کی مقدار انتہائی اقل قلیل ہے اور مترجم کی تمام تر احتیاط کے باوجود ایسا ہونا خارج از امکان نہیں" تو اسے ترجیح میں دیئے گئے نمبر سے مطابقت کر کے اپنا اشکال دور کیا جاسکتا ہے۔

اس کے باوجود راقم الحروف مترجم یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ معاملہ احادیث نبویہ کا ہے اور انتہائی حساس ہے، اس لئے اگر قارئین کو ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی کا علم ہو تو راقم الحروف کو مطلع فرما دیا جائے تاکہ تعمیری آراء کا جائزہ لے کر اس غلطی کو دوبارہ نہ دہرایا جائے اور حدیث کی خدمت میں قارئین کرام کا حصہ بھی شامل ہو جائے۔

(۱۳) کتاب کی کہو رنگ ہمارے محترم جناب رشید سبحانی صاحب نے کی ہے، اللہ انہیں داریں کی سعادتیں اور خوشیاں عطا فرمائے، اتنا عظیم اور محنت طلب کام انہوں نے جس ذوق اور خوش دلی کے ساتھ کیا، سچی بات ہے کہ اسی کی برکت سے ہم یہ کتاب اتنی جلدی آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکے ہیں، اس وقت میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں ان کا شکریہ ادا کر سکوں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائیں۔

(۱۵) مسند احمد کا ترجمہ کرنے کے لئے مکتبہ رحمانیہ کے ذمہ داران نے راقم الحروف سے درخواست کی تھی جسے قبول کرتے ہوئے اللہ کا نام لے کر یہ ترجمہ شروع کیا گیا اور اب الحمد للہ یہ مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے، اس ترجمے کی تکمیل پر جہاں میں خود کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے قاصر پاتا ہوں وہیں مکتبہ رحمانیہ کے ذمہ داران کی جانب سے اپنے انتخاب پر ان کا شکریہ ادا کرنے سے بھی خود کو عاجز محسوس کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اس انتخاب پر اور حدیث کی خدمات میں اضافے پر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس ترجمے کو میرے لیے اور میرے اہل خانہ، اساتذہ و مشائخ اور اہل مکتبہ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے، اس کے حسن کو قبول فرمائے اور اس کے قیام پر مجھے خود مطلع فرمائے اور نبی ﷺ کے ساتھ کامل اور مکمل محبت و عقیدت اور غیر مشروط و انشائی عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد ظفر اقبال

## مقدمہ

ہر زمانے میں علماء و محدثین، مفسرین و مفکرین، فقہاء اور مؤرخین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق تصنیف و تالیف کے میدان میں قدم رکھا اور قابل قدر کاروائے نمایاں سرانجام دیئے، بعد کے تمام علماء اپنی تحقیقات اور علمی ترقیوں میں اپنے پیشرو علماء کے کیے ہوئے کام سے اسی طرح مدد لینے پر مجبور ہوئے جیسے کوئی طالب علم ڈکٹری کا محتاج ہوتا ہے، اور یہ محققین کی ہی محنت ہے جسے متاخرین نے آگے بڑھایا، البتہ یہ بات یقینی ہے کہ ہر آدمی کی کوشش چونکہ یہی قسم کی کوتاہی نہیں برتی چاہئے لہذا ہر مصنف نے زیادہ آسان، سہل اور صاف ستھرا کر کے پیش کیا جاسکتا ہے، اس میں اپنی کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتی چاہئے لہذا ہر مصنف نے اپنی زندگی کا بہترین زمانہ، اپنی بہترین صلاحیتیں اور اپنا بہترین وقت اپنی خدمات کے لئے وقف کیا، اور ہر مصنف نے اپنی نظر میں جس طریقے کو سب سے زیادہ سہل اور آسان پایا، اس نے اسی پہلو سے اس شعبے میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔

چنانچہ اس پہلو سے غور کرنے کے بعد ہم پر امام مالک رحمہ اللہ سے لے کر خلیفہ تہریزی رحمہ اللہ تک محدثین میں، امام ابراہیم رحمہ اللہ سے لے کر امام کاسانی رحمہ اللہ تک فقہاء میں، امام شافعی رحمہ اللہ سے لے کر ملا جیون رحمہ اللہ تک اصولیین میں، دولی سے لے کر فراء تک نحویین میں، ابو عثمان المازنی سے لے کر مفتی عنایت احمد کا کوردی تک صرفیین میں ہر ایک کا ذوق فکر اور سلامت طبیعت واضح ہوتی ہے، اور مؤطا مالک کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم امام مالک رحمہ اللہ کی مجلس درس میں شریک ہیں، صحیح بخاری کی تلاوت کرتے ہوئے ہم پر امام بخاری رحمہ اللہ کے مذاق و مزاج کا نگہس پڑتا ہے اور یوں چلتے چلتے جب ہم سنن ابن ماجہ کے قریب پہنچتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ دنیا ہی بدل گئی ہے، اور ہم کسی اور ہی دنیا میں داخل ہو گئے ہیں، مزاج و مذاق کا یہی فرق آگے چل کر اپنے اثرات اپنے قارئین اور وابستگان پر نمایاں کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

بہر حال! یہ ایک الگ موضوع ہے جس پر ایک طویل بحث کی جاسکتی ہے کہ ہمارے مصنفین خصوصیت کے ساتھ کتب حدیث کے اولین مصنفین کا مزاج کیا تھا اور اس کے کیا اسباب و علل تھے؟ لیکن ہم اس بحث کو سمیٹتے ہوئے فقط امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اس مزاج و مذاق میں اپنے آپ کو منحصر کریں گے جس کی کچھ رعایت اور جھلک ہمیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تصنیفات و تالیفات میں ”خواہ امام صاحب رحمہ اللہ کی طرف ان کی نسبت یقینی ہو یا ہماری رائے میں امام صاحب رحمہ اللہ کی طرف ان کی نسبت صحیح ہو“ نظر آتی ہے۔

## (۱) ائمہ محدثین کے اعتبار سے تصنیف:

حدیث کے راویوں میں جو حضرات ائمہ فن کے درجے میں شمار ہوتے ہیں مثلاً امام زہریؒ، سفیان بن عیینہؒ، امام شعبہؒ، یثوریؒ، یحییٰؒ اور اعلمشؒ وغیرہ، ان کی روایات "جوان کے مختلف شاگردوں سے نقل ہو کر ہم تک پہنچی ہیں" جمع کرنا، اس کے دو فائدے ہوتے ہیں۔

(الف) معتبر راویوں کی احادیث یکجا جمع ہو جاتی ہیں اور کوئی بھی آدمی ان کی روایات بآسانی تلاش کر سکتا ہے۔

(ب) معتبر راویوں کی روایات کی تفتیش کرنا آسان ہو جاتا ہے کیونکہ یہ تو کوئی ضروری نہیں کہ کسی معتبر راوی کا شاگرد اپنے استاد جتنی ملا جلتوں اور قوت حافظہ کا مالک ہو اور وہ اپنے استاد ہی کی مانند لوگوں کی نظروں میں معتبر ہو، پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک ہی استاد کے بعض شاگرد زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور اسی استاد کے بعض دوسرے شاگرد درجہ بدرجہ کمزور ہوتے ہیں، اس لئے جب ایک استاد کی تمام روایات کو جمع کر دیا جائے تو ایک محقق کے لئے اس میں سے صحیح اور غیر صحیح، یا اولیٰ اور عدم اولیٰ کے درمیان امتیاز کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے، اس کا فائدہ فقہاء کو بھی ہوتا ہے اور وہ اس چیز کو سامنے رکھ کر احکام شرعیہ کے حوالے سے کوئی رائے بآسانی قائم کر لیتے ہیں۔

مثال کے طور پر امام زہریؒ کے دو شاگرد ہیں جن میں سے ایک سفیان بن عیینہؒ ہیں اور دوسرے امام مالکؒ، اب ایک موضوع کی دو مختلف روایتیں امام زہریؒ کے حوالے سے ہمارے سامنے آتی ہیں جن میں سے ایک سفیان بن عیینہؒ کی روایت ہے اور دوسری امام مالکؒ کی ہے۔ لیکن نقل ہو کر ہم تک پہنچی ہے، ان روایتوں کا اختلاف ختم یا کم کرنے کے لئے ہم امام زہریؒ کے ان دو شاگردوں کا موازنہ کرنے پر مجبور ہیں تاکہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دے سکیں، یہ موازنہ ہم سے بہت پہلے خود امام احمد بن حنبلؒ فرما چکے ہیں، چنانچہ امام احمدؒ نے سفیانؒ کے صاحبزادے عبد اللہؒ جو امام احمدؒ کے جانشین اور بہت بڑے محدث بھی تھے اور زیر نظر کتاب میں بھی ان کے کچھ اضافہ جات موجود ہیں "اپنی کتاب "المعلل" (۲۵۴۳) میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے فرمایا ایک مرتبہ میں اور علی بن مدینیؒ ایک جگہ جمع تھے، ہم اس بات پر مذاکرہ کرنے لگے کہ امام زہریؒ سے حدیث نقل کرنے میں سب سے زیادہ مضبوط اور کم غلطیاں کرنے والا راوی کون ہے؟ علی بن مدینیؒ نے سفیان بن عیینہؒ کی رائے قائم کی اور میں نے امام مالکؒ کی روایت کو راجح قرار دیا۔ میں نے اپنے موقف کی تائید میں دلیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام مالکؒ نے جب امام زہریؒ سے حدیث نقل کرتے ہیں تو اس میں ان سے بہت کم غلطیاں واقع ہوتی ہیں، جبکہ سفیان بن عیینہؒ تقریباً بیس حدیثوں میں خطا کا شکار ہوئے ہیں، پھر میں نے ایک ایک کر کے وہ احادیث بیان کرنا شروع کر دیں، اور اٹھارہ حدیثیں ذکر کرنے کے بعد علی بن مدینیؒ سے کہا کہ اب تم وہ حدیثیں بیان کرو جن میں امام مالکؒ نے غلطی ہوئی ہے، تو وہ دو تین حدیثوں سے زیادہ بیان نہ کر سکے۔

## (۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعتبار سے تصنیف:

یعنی ہر صحابی کی تمام روایات کو یکجا اکٹھا کر دیا جائے تاکہ کوئی بھی آدمی کسی بھی صحابی کا صرف نام معلوم ہونے پر متعلقہ روایات کو باسانی تلاش کر سکے، مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تمام روایات یکجا کر دی جائیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایات الگ جمع کر دی جائیں، اس طرح کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی صحابی کی روایات دوسرے صحابی کی روایات میں اس طرح داخل نہیں ہو جاتیں کہ انہیں جدا کرنا ہی کا مشکل بن جائے، اور عام طور پر اس طریقہ تصنیف میں موقوف اور مرسل روایات نہیں آتیں، اور اگر کبھی کوئی مرسل یا موقوف روایت آ بھی جائے تو اس کی کچھ وجوہات اور اسباب ہو سکتے ہیں، پھر اس میں ہمارے پاس راوی کی تعیین کا یہ قرینہ بھی موجود ہوتا ہے کہ وہ روایت جس مخصوص صحابی رضی اللہ عنہ کی روایات میں مرسل یا موقوف ذکر کی گئی ہے، اس کا تعلق اسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ہوگا۔

اس طریقہ تصنیف میں فائدہ یہ ہے کہ انسان کسی بھی حدیث کو اس کی جگہ سے معلوم کر سکتا ہے، ایک ہی حدیث میں پائے جانے والے اختلافات اس کی نظروں کے سامنے آ جاتے ہیں، راوی صحابی کی اپنی رائے بھی معلوم ہو جاتی ہے، اور راوی صحابی کی تمام روایات کا جائزہ لے کر یہ رائے قائم کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے کہ کس صحابی سے کس مضمون کی روایات بکثرت منقول ہیں۔

## (۳) ابواب فقہیہ کی ترتیب کے اعتبار سے تصنیف:

یعنی کتب فقہ میں مسائل بیان کرنے کی جو خاص ترتیب ہے، اس میں سے ایک ایک موضوع لے کر اس سے متعلق تمام احادیث یکجا کر دی جائیں تاکہ عمل کرنے والوں کے لئے سہولت ہو جائے مثلاً وضو سے متعلق جتنی احادیث ذخیرہ حدیث میں ملتی ہیں، انہیں کتاب الطہارۃ یا کتاب الوضو میں ذکر کر دیا جائے، اسی طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ ہیں، امام احمد رحمہ اللہ نے اس طریقہ تصنیف کو اختیار کرتے ہوئے کتاب الحج تحریر فرمائی ہے جس میں ایک ہزار حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے، اسی طرح کتاب القضاء ہے، اور قرآن کریم کے کچھ حصے کی تفسیر ہے (مناقب امام احمد: ۲۵)

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے میری سب سے پہلی ملاقات ۲۱۳ھ میں ہوئی تھی، اس وقت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نماز کے لئے جاتے ہوئے اپنے ہمراہ کتاب الاثریہ، اور کتاب الایمان لے جا رہے تھے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے نماز پڑھی اور جب کسی نے کوئی مسئلہ نہ پوچھا تو وہ اپنے گھر واپس چلے گئے، ایک موقع پر میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ یہی کتابیں پھر لے جا رہے تھے، میں سمجھ گیا کہ وہ ثواب کی نیت سے ایسا کرتے ہیں، کیونکہ کتاب الایمان تو دین کی جزئیہ دکان نام ہے اور کتاب الاثریہ میں لوگوں کو برائی سے روکنے کے احکامات موجود ہیں۔ (الجرح والتعذیل: ۱/۳۰۳)

اس سے معلوم ہوا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے یہ دو کتابیں بھی الگ سے مخصوص موضوعات پر تحریر فرمائی تھیں۔

### (۴) نوادہ حدیث کی معرفت کے اعتبار سے تصنیف:

اس قسم کی تصنیفات میں سند حدیث یا متن حدیث کے بعض مقاصد کو ہدف بنایا جاتا ہے اور عام طور پر اس میں موضوع ضعیف اور متکثر احادیث کو درج کیا جاتا ہے تاکہ ان کی غلطی واضح ہو جائے اور لوگ انہیں بیان کرنے سے اجتناب کریں، یہ الگ بات ہے کہ بعد کے کم ہمت اور نادان لوگ اپنی دکانداری چکانے کے لیے انہی احادیث کو بیان کرنے لگے اور اپنے خطبات و مواظب کو اسی سے مزین و آراستہ کرنے لگے اور لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرنے لگے کہ فلاں امام نے اس حدیث کو نقل کیا ہے، حالانکہ اسی امام نے اسے موضوعات میں جگہ دی ہوتی ہے یہ ہمارے حنفیہ میں کی ایمان داری اور دیانت داری ہے کہ انہوں نے خاص اس موضوع پر کتابیں تصنیف فرمائیں، راقم کو بھی اس حوالے سے موضوعات کثیر ”جو ملاحظی قاری ہیبتہ کی تصنیف ہے“ کی تخصیص کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے لیکن یہ متاخرین کی غلط روش ہے کہ وہ اس سے اجتناب برتنے کی بجائے اسی سے اپنی مجالس بزم کو گرم کرنے لگتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی اس موضوع پر تصنیف کا نام ”نوادیر“ ہے جس کی طرف مسند میں بھی امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے نے متعدد مواقع پر اشارہ کیا ہے مثلاً حدیث نمبر (۱۷۰۸۳) کے متعلق لکھا ہے کہ میرے والد صاحب نے یہ حدیث ”نوادیر“ میں مجھے املاء کرائی تھی، اسی طرح حدیث نمبر (۲۱۲۰۶) کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث والد صاحب نے مسند میں ذکر نہیں کی تھی کیونکہ اس میں ایک راوی ”ناصح“ موجود ہے جو کہ ضعیف ہے، بلکہ انہوں نے یہ حدیث ”نوادیر“ میں مجھے املاء کرائی تھی۔

یہ وہ مختلف طریقے ہیں جو تصنیف و تالیف میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اختیار فرمائے ہیں اور ان میں سے ہر ایک میں انہوں نے کچھ یادگار چیزیں چھوڑی ہیں جو ان کے لئے صدقہ جاریہ اور ہمارے لیے زادِ راہ ہیں۔

### مسند امام احمد رحمہ اللہ کی تصنیف کا زمانہ:

اس زمانے میں جبکہ حصول علم کے لئے دورِ حاضر کی سہولیات میں سے کسی سہولت کا موجود ہونا تو دور کی بات، تصور تک محال تھا اور وہ تمام تر آسائشیں جو عصرِ حاضر کے طلباء کو حاصل ہیں، اور اس کے باوجود وہ اپنی پریشانیوں اور مشکلوں کا دردناک روتے ہیں، خیال کی گرفت سے بھی باہر تھیں، انتخابِ تصنیفی کام کرنا اور اتنی عظیم خدمت کا بیڑا اٹھانا یقیناً کسی باہمت آدمی کا ہی کام ہو سکتا تھا، علم حدیث اور ذخیرہ حدیث پر اس کی مضبوط گرفت کا ہونا، محدثین کا اس شخص پر اعتماد کامل ہونا، مضبوط قوتِ ارادی اور قوتِ حافظہ کا حامل ہونا اس عظیم کام کے یقینی لوازم اور شرائط میں سے ہے، اسی لیے امام احمد رحمہ اللہ نے سب سے پہلے تو بغداد، کوفہ، واسطہ، بصرہ، عبادان، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، جزیرہ، شام اور یمن سے ذخیرہ حدیث کو سینکڑوں مشائخ سے سماع کر کے اور لکھ کر حاصل کیا، امام احمد رحمہ اللہ کا اس ضمن میں سب سے آخری سفر ۲۱۴ھ کو ہوا، پھر جب امام صاحب رحمہ اللہ کے پاس احادیث



مبارکہ کہ ایک عظیم ذخیرہ جمع ہو گیا، ان کے بیرونی اسفار مکمل ہو گئے اور وہ خود مرجع خلافت بن گئے تو ان کے دل میں ایک ایسی کتاب مرتب کرنے کا خیال اور داعیہ پیدا ہوا جو لوگوں کے لئے رہنما ثابت ہو سکے، اور وہ اپنی تمام تر محنت کو اپنے سینے سے کاغذ کے صفینے پر منتقل کر سکیں، تاکہ بعد میں آنے والی نسلیں ان کی اس محنت سے کما حقہ مستفید ہو سکیں۔

چنانچہ ابو موسیٰ المدنی رحمہ اللہ کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسند کی تصنیف کا آغاز یمن سے واپس آنے کے بعد ۲۰۰ھ کے قریب کیا ہے، جس وقت امام احمد رحمہ اللہ کی عمر مبارکہ ۳۶ سال تھی، اور امام احمد رحمہ اللہ اپنے استاذ عبدالرزاق سے علم حدیث حاصل کر کے آئے تھے۔ (خصائص المسند: ۲۵)

لیکن ہمیں اس رائے پر کچھ تحفظات ہیں جن کی موجودگی میں اس رائے پر آنکھیں بند کر کے اعتقاد کرنا صحیح معلوم نہیں ہوتا، اس کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

(۱) امام احمد رحمہ اللہ کے کسی ثقہ شاگرد سے اس سن میں امام احمد رحمہ اللہ کا آغاز مذکورہ سن میں کیا تھا۔

(۲) امام احمد رحمہ اللہ نے ۲۰۰ھ کے بعد بھی بغداد تشریف لانے والے بہت سے مشائخ سے سماع حدیث کیا ہے اور خود بھی شام تشریف لے گئے ہیں، اور ان تمام حضرات کی روایات مسند کا حصہ ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک امام احمد رحمہ اللہ کے پاس اپنی کتاب کے لئے مکمل مواد موجود نہیں تھا۔

(۳) امام احمد رحمہ اللہ کی حیات مبارکہ کا ایک اہم ترین واقعہ ”مسئلہ خلق قرآن میں امام صاحب رحمہ اللہ کی آزمائش“ بھی ہے جس پر آئندہ صفحات میں قدرے بحث مختصر یہ آ جائے گی، جو لوگ اس بات کے قائل تھے کہ قرآن کریم مخلوق ہے اور ہر مخلوق کی طرح وہ بھی حادث ہے، امام احمد رحمہ اللہ ان کی احادیث کو قبول نہیں فرماتے تھے، مسند پر غور کرنے سے ہمارے سامنے حدیث نمبر (۸۵۵۳) میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ یہ حدیث ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر مدنی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ مسئلہ خلق قرآن ابھی زیر بحث نہیں آیا تھا..... امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبد اللہ کہتے ہیں کہ مسئلہ خلق قرآن میں علی بن عبد اللہ کے ملوث ہونے کے بعد میرے والد صاحب نے ان سے کوئی حدیث نہیں لی، جبکہ یہ آزمائش خلیفہ مامون الرشید عباسی کے دور خلافت میں ۲۱۸ھ میں شروع ہوئی، اور دو سال کی سخت قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد ۲۲۰ھ میں امام صاحب رحمہ اللہ کو رہائی ملی، اور ۲۲۲ھ تک امام صاحب رحمہ اللہ سکون و عافیت کے ساتھ وقت گزارتے رہے، اس کے بعد ۲۲۸ھ میں جب خلیفہ واثق باللہ برسرِ اقتدار آیا تو اسی مسئلہ میں دوبارہ امام صاحب رحمہ اللہ پر ایلا و آزمائش کا دور آیا اور اس مرتبہ ۲۳۴ھ تک چھ سال کا طویل دورانیہ گزرا، اس تمام تر تفصیل سے معلوم ہوا کہ مذکورہ حدیث امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں ۲۲۰ھ کے بعد شامل کی ہے۔

(۴) ابن بطہ، نجاد کے حوالے سے ابو بکر مطوی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں بارہ سال تک امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر رہا،

ہوتا رہا ہوں، وہ اپنے بچوں کو مسند پڑھایا کرتے تھے، اس دوران میں نے ان سے ایک حدیث بھی نہیں لکھی کیونکہ میں ان کے اخلاق اور سیرت و کردار کو پرکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے جایا کرتا تھا، معلوم ہوا کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو مسند پڑھائی تھی اور تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ نے ان سے حدیث کا سامع ۲۲۸ھ کے قریب قریب کیا ہے۔

(۵) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ واثق باللہ کے زمانے میں ان کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا تھا، اور واثق کی وفات تک امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز میں بھی شریک ہونے کی اجازت نہیں تھی، یہ وہی دور تھا جب مسئلہ طلاق قرآن اپنے پورے عروج پر تھا، اس کے بعد امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث بیان کرنے سے دربار خلافت نے منع کر دیا تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی یہ کتاب اسی زمانے میں تصنیف فرمائی ہے، اور اس کا قرینہ یہ بھی ہے کہ اگر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب اپنی نظربندی اور بیان حدیث کے حکم امتناعی سے پہلے تصنیف فرمائی ہوتی تو خلقت ان پر نوٹ پڑتی اور اس کثرت سے لوگ اس کتاب کو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کرتے جس کی نظیر شاید ہی مل پاتی، اس لئے ہماری رائے کے مطابق امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند کی تصنیف کا آغاز ۲۲۰ھ کے بعد کیا ہے اور ۲۳۰ھ سے قبل اس سے فراغت پائی ہے۔ واللہ اعلم

کیا مسند، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے یا ان کے بیٹے کی؟

چونکہ مسند کی نسبت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اتنی زیادہ مشہور و معروف ہے جتنی سورج کی طرف روشنی کی نسبت یقینی اور غیر مبہم ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ بعض قارئین کو اس عنوان پر تعجب ہو لیکن مسند احمد کا سرسری جائزہ لینے سے ہمارے سامنے کچھ چیزیں ایسی آتی ہیں جو اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف قرار دیتی ہیں اور کچھ شواہد و قرائن ایسے بھی ہیں جو اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ کی جانب منسوب کرتے ہیں، اور بعض اوقات یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ شاید امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ہی اپنے بیٹے کو اس کام کی طرف متوجہ کیا تھا جب ہی تو اس میں اتنے تصرفات نظر آتے ہیں، اس گمان کے دائرہ اثر میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ جیسا وسیع النظر عالم بھی آیا ہے اور انہوں نے اپنی شہرہ آفاق کتاب سیر اعلام النبلاء ۱۳/۵۵۲ میں یہ رائے قائم کر لی ہے کہ مسند کی تصنیف امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے اور نہ ہی ترتیب، نیز اس کی کانت چھانٹ بھی انہوں نے نہیں فرمائی، بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے سامنے مختلف احادیث نقل کرتے تھے اور انہیں یہ حکم دے دیتے تھے کہ اسے فلاں مسند میں شامل کر لو اور اسے فلاں مسند میں، اس اعتبار سے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، مسند کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔

مسند امام احمد کا سرسری مطالعہ کرنے والے آدمی کے لئے اس رائے میں بہت وزن ہے اور اسکی اہمیت میں غلام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا نام آجانے سے اور اضافہ ہو جاتا ہے لیکن ہماری ناقص رائے کے مطابق حقیقت حال اس کے برخلاف ہے، کیونکہ جب ہم مسند کا تحقیق اور مہربان تجزیاتی مطالعہ کرتے ہیں تو اس رائے کو قبول کرنے میں ”چوپلیے ذکر کی غنی“ ہمارے سامنے متعدد

مشکلات رکاوٹ بن جاتی ہیں اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مسند درحقیقت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی خود اپنی تصنیف و تالیف ہے، ان کے صاحبزادے عبد اللہ نے اسے امام احمد رحمہ اللہ کے سامنے قراءت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، دوران قراءت انہوں نے اپنے والد سے بعض احادیث کے حوالے سے کچھ فوائد اور معلوماتی باتیں بھی سنی ہیں، نیز یہ کہ انہوں نے اپنے والد کی کتابوں کا وہ اصل مسودہ بھی دیکھا ہے جس میں ان کے والد نے اپنے شیوخ کی تمام روایات جمع کر دی تھیں، ان میں سے کچھ احادیث کو انہوں نے اپنے والد کی شرائط کے مطابق پانے کے بعد مسند کا حصہ بھی بنایا ہے، اور کچھ احادیث کا اپنی جانب سے اضافہ بھی کیا ہے جس کا مقصد بعض اوقات کسی علت، یا اضافے یا کسی دوسری سند کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یوں کی جاسکتی ہے کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ان کے گھر میں چھ سال کے عرصے تک نظر بند رکھا گیا تو امام احمد رحمہ اللہ نے اس دوران اپنی اصل کتاب کی طرف رجوع کیا، وہ تمام احادیث الگ کیں جو ان کی وضع کردہ شرائط پر پوری اترتی تھیں، انہیں مختلف اسانید پر مرتب کیا اور ان کے صاحبزادوں عبد اللہ اور صالح اور چچا زاد بھائی حنبل نے ان سے اس کا سامع شروع کیا تو اس میں دورانِ درس امام صاحب رحمہ اللہ حدیث سے متعلق کچھ فوائد بھی بیان کرتے جاتے تھے جنہیں عبد اللہ لکھ لیتے تھے، اب یہاں دو صورتیں ممکن ہیں۔

(۱) جس وقت امام صاحب رحمہ اللہ احادیث بیان فرما رہے ہوتے تھے، ان کے صاحبزادے عبد اللہ ساتھ ساتھ ان احادیث کو لکھتے جاتے تھے، اس طرح عبد اللہ کے پاس مسند کا ایک اور تحریری نسخہ تیار ہو گیا، اسی وجہ سے بعض اوقات وہ اپنے والد صاحب کے اصل نسخے کی طرف مراجعت کرتے اور اس میں انہیں اختلاف محسوس ہوتا تو وہ کہہ دیتے تھے کہ ان کے والد کے اصل نسخے میں یہ بات اس طرح ہے۔

(۲) عبد اللہ کو ان کے والد کا نسخہ اپنے سامع اور والد کی وفات کے بعد حاصل ہوا، انہوں نے اسی نسخے میں کچھ اضافے کر دیئے، اس اضافے میں وہ چیزیں بھی شامل تھیں جو انہوں نے اپنے والد سے سنی تھیں، اور وہ احادیث بھی جو انہوں نے اپنے والد سے نہیں سنی تھیں، البتہ اس کتاب میں پائی تھیں جو مسند کی تصنیف سے پہلے لکھی گئی تھی، بعد میں جب عبد اللہ نے ان کے شاگرد ابو بکر قطیبی نے مسند کا سامع کیا تو انہوں نے اسے اسی طرح لکھ لیا اور ہوتے ہوتے یہ اسی حال میں ہم تک پہنچ گئی۔

رہی یہ بات کہ وہ کون سے اسباب اور دلائل ہیں جن کی بنیاد پر ہم اس کتاب کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہی کی تصنیف قرار دیتے پر مصر ہیں اور ان کا تعلق محض عقیدت یا جذباتی لگاؤ نہیں ہے، سواختصار کے ساتھ ہم انہیں ذیل میں بیان کیے دیتے ہیں۔

(۱) بعض اوقات امام احمد رحمہ اللہ کی اس مسند میں ہمیں مصنف کی طرف سے اس بات کی تصریح بھی ملتی ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیوخ سے اتنی مرتبہ سنی ہے، جس کی بکثرت مثالیں مسند میں موجود ہیں، یہ کام وہی کر سکتا ہے جس نے ان شیوخ سے اس روایت کی سماعت کی ہو اور یہ امام احمد رحمہ اللہ ہی ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر حدیث نمبر (۷۲۸) دیکھئے جو امام احمد رحمہ اللہ نے چار مرتبہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے سنی ہے۔

(۲) ایک ہی حدیث میں کئی مشائخ کو جمع کرنا بھی مصنف کے علاوہ کسی اور کے لئے ممکن نہیں ہے مثلاً حدیث نمبر (۷۷۳) کو امام احمد بیہیضہ نے اپنے دو شیوخ حجاج اور ابو نعیم سے نقل کیا ہے اور دونوں کو ایک ہی سند میں جمع کر دیا ہے، پھر حدیث نقل کرنے کے بعد ابو نعیم کا معمولی لفظی اختلاف بھی واضح کر دیا ہے، یہ کام اگر عبداللہ نے کرنا ہوتا تو ان کے لئے جائز نہ ہوتا، بلکہ ان کے لئے اصل طریقہ کار کی پابندی کرنا ضروری ہوتا۔

(۳) مسند کی وہ احادیث جو اس میں سکر آئی ہیں، ان میں سے بعض احادیث ایسی بھی ہیں جو مختلف صحابہ سے بعینہ مروی ہیں مثلاً ایک حدیث ایسی ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص ہی مروی ہے، بعض اوقات تو امام احمد بیہیضہ اسے تینوں صحابہ کی مساند میں ذکر کر دیتے ہیں، کبھی دو جگہ ذکر کر دیتے ہیں اور تیسری جگہ ذکر کرنا بھول جاتے ہیں، یا ایک جگہ ذکر کر دیتے ہیں اور دو جگہ ذکر کرنا بھول جاتے ہیں، اب اگر اس کا مصنف امام احمد بیہیضہ کی بجائے ان کے صاحبزادے کو مانا جائے تو یہ بھول چوک اور فرو گذاشت کیسی؟ جبکہ ان کے سامنے تو سارا مسودہ موجود تھا اور یہ ایک مشاہداتی بات ہے کہ مرتب فوت شدہ چیزوں کو ذکر کرنے اور اسے خاص ترتیب کے ساتھ مرتب کرنے کا بہت اہتمام کرتا ہے اسی وجہ سے اس میں غلطیاں اور تکرار بھی کم ہوتا ہے، لیکن مسند میں ہمیں یہ سب چیزیں نظر آتی ہیں لہذا ہم اسے امام احمد بیہیضہ کی تصنیف قرار دینے پر مجبور ہیں۔

(۴) پہلی سند پر قیاس کر کے اگلی حدیث کی سند کو حذف کر دینا، مسند میں اس کی مثالیں بھی بکثرت موجود ہیں کہ امام صاحب بیہیضہ نے ایک سند سے ایک روایت نقل کی، پھر اسی پر کئی احادیث کے متن کو قیاس کر لیا، مثلاً احادیث نمبر (۲۹۱۵۱) (۹۱۵۵) کو دیکھئے کہ ان میں سے پہلی حدیث کو جس سند سے نقل کیا گیا ہے، دیگر احادیث میں صرف یہ حوالہ دے دیا گیا ہے کہ اسی سند سے یہ حدیث بھی مروی ہے، اور ان احادیث کو نقل کرنے کے بعد عبداللہ نے کہا ہے کہ ان احادیث کے متعلق میرے والد صاحب نے اسی طرح کہا ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس اختصار و حذف میں عبداللہ کا اپنا کوئی عمل دخل نہیں ہے اور یہ کہ اس طرح کا تصرف صرف مصنف ہی کر سکتا ہے۔

(۵) حدیث میں کسی لفظ کے چھوٹ جانے پر عبداللہ کا اس میں توقف کرنا، مسند میں ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جن میں امام احمد بیہیضہ نے کسی لفظ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہے، عبداللہ نے بھی اسے خالی رکھا ہے اور اسے پر نہیں کیا، چنانچہ حدیث (۱۰۷۱۹) میں دیکھا جاسکتا ہے۔

(۶) حدیث کے الفاظ میں اپنے استاذ کے اس اختلاف کا ذکر کرنا جو جگہ بدلنے کی صورت میں نمایاں ہوا ہو، اسے ایک مثال سے یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ امام احمد بیہیضہ نے مسند میں (۲۰۱۷۶) اپنے استاذ روح سے نقل کی ہے، اور مکمل حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میرے استاذ روح نے جب یہی حدیث مجھ سے بغداد میں بیان کی تو ان کے الفاظ اس سے مختلف تھے، ظاہر ہے کہ یہ کام مصنف ہی کر سکتا ہے۔

(۷) خود امام احمد بیسٹہ کے صاحبزادے عبداللہ کا اپنے سامع اور اپنے والد کی کتاب میں تفریق کرنا بھی ہماری رائے کی دلیل ہے، چنانچہ متعدد مقامات پر عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد کے ہاتھ کی لکھائی میں ان کی کتاب میں پائی ہے۔  
(۸) امام احمد بیسٹہ کے صاحبزادے نے درمیان درمیان میں بے موقع بعض ایسی روایات کا بھی اضافہ کیا ہے جس سے اصل ترتیب ہی خراب ہو کر رہ گئی ہے، اگر اس کتاب کے مصنف خود عبداللہ ہوتے تو یہ عیب پیدا نہ ہوتا مثلاً حدیث نمبر (۱۱۴۱) کے بعد جو دو حدیثیں ہیں، ان کا ما قبل سے کوئی ربط ہے اور نہ ما بعد سے۔

(۹) بعض احادیث ایسی بھی تھیں جنہیں امام احمد بیسٹہ اپنی کتاب کا حصہ نہیں بنا سکے تھے، اگر امام احمد بیسٹہ نے ہی اپنے بیٹے سے فرمایا ہو تا کہ فلاں حدیث فلاں مسند میں رکھ لو اور فلاں حدیث فلاں مسند میں شامل کر لو، تو عبداللہ انہیں کیوں نقل کرتے ہیں؟ ان کی تو ضرورت ہی نہیں تھی، اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے امام احمد بیسٹہ کی کسی تحریر سے یہ احادیث لے کر اس مسند میں شامل کر دیں تو ہم یہ سوال پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ اس طرح کی احادیث تو تعداد میں بہت زیادہ ہیں، ان میں سے اکثر کو چھوڑ دینے اور بعض کو ذکر کر دینے کی کیا وجہ ہے؟

(۱۰) بعض مواقع پر امام احمد بیسٹہ نے اپنی اصل کتابوں میں اپنے شیوخ کے نام ذکر نہیں کیے، لیکن جب مسند میں وہی روایات ذکر کی ہیں تو اپنے ان شیوخ کے نام ذکر کر دیئے ہیں، عبداللہ کے لئے یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ ایسا کر سکیں، لہذا یہ بات عایت ہو گئی کہ مسند درحقیقت امام احمد بن حنبل بیسٹہ کی اپنی تصنیف ہے، جس میں بعد کے ایام میں ان کے صاحبزادے نے کچھ اضافہ جات کیے ہیں، یوں تو اس پہلو پر مزید دلائل بھی پیش کیے جاسکتے ہیں لیکن ہم سرزدست انہی دس دلائل پر اکتفاء کر کے یہ فیصلہ اپنے قارئین کے حوالے کرتے ہیں کہ آیا مسند کسی کی تصنیف ہے؟ امام احمد بیسٹہ کی یا ان کے صاحبزادے کی؟

مسند ظفر اقبال





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ترتیب مسند

عام طور پر اس دور جدید میں یہ مذاق اور خیال نئی نسل کے اندر جڑ پکڑتا جا رہا ہے کہ ہماری گزشتہ نسلیں اصولی تحریر سے نا آشنا تھیں، کتابوں کو کس انداز میں مرتب اور مہذب کر کے پیش کیا جانا چاہئے اس کا طریقہ بہت کم لوگوں کے پاس تھا، کوئی مشہور یا مانوس اسلوب رائج نہ تھا، اور ایسے لوگوں کو اپنے اکابرین کی محنت سے زیادہ دور حاضر کے چند مجتہدین کی فہم و فراست پر اعتماد ہے، ان کی تحریرات میں انہیں چاشنی محسوس ہوتی ہے اور انہی کی تحقیقات ان لوگوں کے لئے حریف آخر ہوتی ہیں، ایسے افراد کے حوالے سے عربی کا ایک مقولہ بڑا واضح ہے۔

”وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْتَفُونَ مَذَاهِبٌ“

مسند احمد کا بھی ابتدائی مطالعہ کرنے والا یہی رائے زنی کرتا ہے کہ امام احمد بیسٹہ کے سامنے اس کتاب کی تصنیف و تالیف کے دوران کوئی خاص ترتیب اور منہج نہیں تھا، انہوں نے ایک ایک صحابی کو لیا اور اس صحابی کی جو جو روایت انہیں معلوم تھی، وہ انہوں نے اس کتاب میں شامل کر دی، یوں تیس ہزار احادیث کا ایک بے ربط اور غیر مرتب مجموعہ معرض وجود میں آ گیا، لیکن جب کوئی شخص گہرائی اور گیرائی کے ساتھ مسند کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے سامنے معانی و مقاصد اور اسباب و علل کا موصع مارنا سمندر موجود ہوتا ہے جس میں نادر و نایاب جواہرات اور موتیوں کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ کوئی بھی اس سمندر میں غوطہ زنی کرنے کے بعد خالی ہاتھ واپس نہیں آتا، ہم اس کے مختلف پہلوؤں پر اختصار کے ساتھ کچھ کلام کرتے ہیں۔

### مسند کی عمومی ترتیب:

مسند کی عمومی ترتیب کو سمجھنے سے پہلے گزشتہ صفحات میں تحریر کی گئی اس بات کو دوبارہ ذہنوں میں تازہ کر لینا ضروری ہے کہ مسند درحقیقت امام احمد بیسٹہ کی تصنیف ہے لیکن اس میں کچھ اضافہ جات ان کے صاحبزادے عبداللہ نے ان کی وفات کے بعد از خود بھی کیے ہیں جس کی وجہ سے مسند کی ترتیب میں بعض مقامات پر ایسا خلل پیدا ہو گیا ہے جو خود امام احمد بیسٹہ کی قائم کردہ ترتیب میں نہ تھا، چنانچہ وہ ترتیب اس طرح سے ہے۔

### (۱) مسانید عشرہ مبشرہ

امام احمد بیسٹہ نے اپنی کتاب کا آغاز ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات سے کیا ہے جن کی خوش نصیبی و سعادت مندی کی بشارت خود حضور نبی اکرم ﷺ نے دنیا ہی میں اپنی زبان سے دے دی تھی اور انہیں جنتی قرار دے دیا تھا، ان کے اسماء گرامی

یہ ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح، یہی ترتیب امام طحاوی رحمہ اللہ اور امام حمید بن یحییٰ نے اپنی اپنی مسند میں معمولی تقدیم و تاخیر کے ساتھ قائم کی ہے۔

### (۲) مسانید تابع عشرہ:

عشرہ مبشرہ کے بعد امام احمد رحمہ اللہ نے ان صحابہ کی روایات کو اپنی کتاب میں جگہ دی ہے جن کا ذکر وہ دس صحابہ جملہ کے ساتھ کسی نوعیت کا کوئی تعلق تھا چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایات کو لے کر آئے، پھر حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ کی حدیث لے کر آئے، پھر جس کا یہاں کوئی جوڑ نہیں بنتا، لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے موسیٰ کا ذکر ہے جنہوں نے زید بن خارجه رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا ہے، اس اعتبار سے کہ اس میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا ذکر ہے، بعض لوگوں نے اسے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے تابع میں شمار کر لیا اور اس اعتبار سے کہ سوال حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ سے کیا جا رہا ہے، بعض لوگوں نے اسے حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کر دیا، اس اختلاف کو واضح کرنے کے لئے اسے یہیں ذکر کرنا مناسب معلوم ہوا۔

اس کے بعد امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ذکر کیا ہے جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا ایک واقعہ مذکور ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے ان کی روایات یہاں ذکر کر دی گئیں، اور پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ان کے آزا کردہ غلام حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی احادیث کو لایا گیا۔

### (۳) مسند اہل بیت:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مناسبت سے اہل بیت کا ذکر اس کے بعد ہوتا چاہئے تھا لہذا امام احمد رحمہ اللہ نے اہل بیت میں سب سے پہلے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی روایات کی تخریج کی ہے کیونکہ ان کی وفات پہلے ہوئی ہے، پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی روایات کو لائے ہیں کیونکہ ان کی شہادت اپنے برادر اکبر کے بعد ہوئی ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے ان کے دوسرے بھائیوں اور بھتیجیوں کی احادیث ذکر کی گئی ہیں، جن میں حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

### (۴) مسند بنی ہاشم:

چونکہ مذکورہ اکابر بنی ہاشم کے مبارک خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے بنو ہاشم کے ان افراد کی احادیث کی

تخریج بھی ضروری تھی جنہیں نبی ﷺ کے ساتھ خاندانی قرابت داری کا شرف حاصل تھا، چنانچہ اس مناسبت سے امام احمد بیستہ نے نبی ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادگان کی روایات ذکر کی ہیں جن میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بعد فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، تمام بن عباس رضی اللہ عنہ، عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

### (۵) مسانید مکشورین:

فضل و تقویٰ اور خاندانی قرابت داری کے احترام کے بعد اب ضروری تھا کہ سب سے پہلے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات کو لایا جائے جن سے ایک بڑی تعداد میں فرامین رسالت مروی ہوں، اور باب حدیث میں ان کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہو چنانچہ امام احمد بیستہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بعد عبداللہ ملاح کی احادیث کی تخریج فرمائی ہے اور ان میں سے جو زیادہ قدیم الاسلام ہیں، ان کی روایات کو مقدم کیا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات کو سب سے پہلے لائے ہیں کیونکہ وہ سابقین اولین اور قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات کو لائے ہیں جن کی قدمت نبی ﷺ کے وصال کے وقت میں سال تھی، پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایات کو لائے ہیں جن کی قدمت نبی ﷺ کے وصال کے وقت دس سال تھی، قدمت کے اس تفاوت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی صحبت زیادہ میسر رہی ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو اس سے کم۔

البتہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایات کے بعد حضرت ابو مرثدہ رضی اللہ عنہ کی روایات کا ذکر ہے جو اور بے ربط معلوم ہوتا ہے جس میں ایک دوسری غلطی یہ بھی ہوئی ہے کہ ان کی روایات دوبارہ مسند الشائخین میں ذکر کی گئی ہیں حالانکہ شامی صحابہ میں ان کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔

اس جملہ معترفہ کے بعد دوبارہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات شروع ہوتی ہیں جن سے ذخیرہ حدیث کی ایک قابل قدر مقدار ہم تک پہنچی ہے چنانچہ اس میں سب سے نمایاں نام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہے، اور ان کا نام مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی روایات کی تعداد بھی سب سے زیادہ ہے اور بعد میں ذکر کیے جانے والے صحابہ سے وفات میں بھی وہ مقدم ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات ذکر کی گئی ہیں کیونکہ زمانہ نبوت میں ان سب کی عمریں تقریباً برابر تھیں۔

### (۶) بقیہ مسانید:

مکشورین صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات نقل کرنے کے بعد امام احمد بیستہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف شہروں کے اعتبار سے تقسیم کیا ہے اور ان کی روایات کو اس شہر کی طرف منسوب مسند میں ذکر کیا ہے جہاں وہ بعد میں سکونت پذیر ہو گئے تھے یا وہاں فوت ہو گئے تھے، چنانچہ سب سے پہلا درجہ حرمین شریفین کا آتا ہے اس لئے امام احمد بیستہ نے مکی اور مدنی صحابہ کی روایات پہلے

ذکر کی ہیں، اس کے بعد مسجد اقصیٰ کی مناسبت سے شام کا درجہ آتا ہے سو امام احمد بیہستہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات ذکر کی ہیں جن کی زندگی کا آخری حصہ شام میں گذرا، پھر علی اعتبار سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نوادہ شہر کوفہ کا نام آتا ہے اس لئے کوفی صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات ان کے بعد لائے ہیں، پھر چونکہ بصرہ اس کا جزو اس شہر ہے اس لئے کوفی صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد بصری صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات کو لائے ہیں، پھر مروی صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے آخری سند انصاری صحابہ کی ہے تاکہ "ختمہ مسک" والی مہک پیدا ہو جائے، اور جب مردوں کی روایات مکمل ہو گئیں تو خواتین کی طرف متوجہ ہوئے جن میں سب سے بڑا اور قابل قدر حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے لہذا ان کا روایات کو الگ سند کی شکل میں جمع فرمادیا اور دیگر ازواج مطہرات اور صحابہ خواتین کی روایات کو آخری سند کی شکل میں پیش فرمادیا۔

یہ ایک مجموعی اور عمومی ترتیب ہے جس کا ایک خاکہ آپ کے سامنے آ گیا، گو کہ درمیان درمیان میں کچھ چیزیں ایسی بھی آ گئی ہیں جن سے نفاست پسند لوگوں کے مزاج پر اچھا اثر نہیں پڑتا مثلاً شامی صحابہ میں کوفی صحابہ کی روایات یا خواتین کی سند میں مروی صحابہ کی روایات کا آ جانا یا ایک سند کے صحابہ کی روایات کا دوسری سند کے صحابہ کی روایات میں شامل ہو جانا، لیکن ہم اس میں امام احمد بیہستہ کو تو بالکل ہی بے قصور سمجھتے ہیں، اور ان کے صاحبزادے عبداللہ کے متعلق بھی ہم یہ حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ اپنے والد کے جانیشن ہونے کی حیثیت سے اسے بڑے محدث تھے کہ ان سے اس قسم کی چیزیں مخفی نہیں رہ سکتی تھیں، ہماری رائے یہ ہے کہ امام احمد بیہستہ کے صاحبزادے عبداللہ کو اپنی وفات تک اس کی مکمل تہذیب و تفتیح کا موقع نہیں ملا، ان کے بعد جن لوگوں نے اس کتاب کو روایت کیا، ان کے پاس اس کے نسخے کا پیوں کی شکل میں تھے اور وہ ان سے غلط ملط ہو گئے، جسے بعد میں امام احمد بیہستہ یا ان کے صاحبزادے کی ترتیب سمجھ لیا گیا اور اسی طرح مثلاً بعد نسل یہ عظیم کتاب ہم تک نقل ہوئی چلی آئی۔

ذیل میں ہم ایک نقشہ پیش کر رہے ہیں جس سے یہ واضح ہو گا کہ سند میں جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو کسی ایک علاقہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، دیگر مشاہیر اور محدثین نے انہی صحابہ کو دوسرے علاقوں کی طرف منسوب کیا ہے، تاہم اس خاکے میں آپ کو ایسے نام بھی نظر آئیں گے جن میں دیگر مشاہیر اور امام احمد بیہستہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

نمبر شار	نام صحابی	امام ابن حبان کی رائے	ابن سعدی رائے	امام احمدی رائے
۱	عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	کوفی	کوفی	کوفی
۲	حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	کوفی	کوفی	انصاری
۳	حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ	کوفی	کوفی	انصاری
۴	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	کوفی	کوفی	کوفی

۵	حضرت ابوسعود انصاریؓ	کوئی	کوئی	انصاری شامی
۶	حضرت برادر بن عازبؓ	کوئی	کوئی	کوئی
۷	حضرت شباب بن ارتؓ	کوئی	کوئی	بصری
۸	حضرت سلمان فارسیؓ	کوئی	کوئی	انصاری
۹	حضرت جریر بن عبداللہ الحکمیؓ	کوئی	کوئی	کوئی
۱۰	حضرت وائل بن حجرؓ	کوئی	کوئی	کوئی
۱۱	حضرت خزیمہ بن ثابتؓ	کوئی	قبل از فتح مکہ مسلمان ہوئے	انصاری
۱۲	حضرت عبدالرحمن بن سرہؓ	کوئی	بصری	بصری
۱۳	حضرت عبداللہ بن یزید عظمیؓ	کوئی	کوئی	کوئی
۱۴	حضرت یحییٰ بن مرہؓ	کوئی	کوئی	شامی
۱۵	حضرت معقل بن سنانؓ	کوئی	کوئی	کئی مدنی
۱۶	حضرت عصف بن قیسؓ	کوئی	کوئی	انصاری
۱۷	حضرت معقل بن مقرنؓ	کوئی	کوئی	انصاری
۱۸	حضرت ولید بن عقبہؓ	کوئی	کوئی	کئی مدنی
۱۹	حضرت عبداللہ بن ربیعہؓ	کوئی	کوئی	کوئی
۲۰	حضرت عمرو بن حدیثؓ	کوئی	کوئی	کوئی
۲۱	حضرت حارثہ بن اصبؓ	کوئی	کوئی	کوئی
۲۲	حضرت حذیفہ بن اسیدؓ	کوئی	کوئی	کئی مدنی
۲۳	حضرت جہدہ بن حارثہؓ	کوئی	کوئی	انصاری
۲۴	حضرت عبد بن عازبؓ	کوئی	کوئی	انصاری
۲۵	حضرت فرہد بن مسیکؓ	کوئی	یہانی	انصاری
۲۶	حضرت قیس بن ابی غزوہؓ	کوئی	کوئی	کئی مدنی
۲۷	حضرت اسامہ بن شریکؓ	کوئی	کوئی	کوئی

۲۸	حضرت قیس بن عازر رحمہ اللہ	کوئی	کوئی	شامی کئی مدنی
۲۹	حضرت ابو جریہ سوانی رحمہ اللہ	کوئی	کوئی	کوئی
۳۰	حضرت زید بن ارقم رحمہ اللہ	کوئی	کوئی	کوئی

### مسند احمد بیہودہ میں روایات کے تکرار کی وجوہات:

مسند امام احمد بیہودہ کے حجم میں اضافے اور اس کی روایات کی تعداد میں دوسری کتب حدیث سے زمین آسمان کا جوفرق نظر آتا ہے، اس کی اہم ترین اور بنیادی وجہ احادیث کا تکرار ہے، کہ ایک ہی صحابی کی حدیث اسی سند میں یا اگلی کسی سند میں بعینہ دوبارہ اور سہ بارہ آ جاتی ہے، قبل ازیں راقم الحروف کا یہ خیال تھا کہ شاید ایک صحابی کی ایک ہی حدیث کو مختلف جگہوں پر لانے میں سند کی تبدیلی کا نظریہ کارفرما ہو کیونکہ محدثین کا اصول ہے کہ سند بدلنے سے حدیث بدل جاتی ہے خواہ اس کا متن ایک ہی ہو، یہی وجہ ہے کہ اگر ایک حدیث دس مختلف اسناد سے مروی ہو تو بظاہر وہ ایک حدیث ہوگی لیکن محدثین کے یہاں اسے دس حدیثیں شمار کیا جائے گا لیکن جلد ہی یہ خوش فہمی دور ہوگئی کیونکہ مسند احمد میں احادیث کا تکرار اس نوعیت کا نہیں ہے، بلکہ مسند میں تکرار کی نوعیت یہ ہے کہ ایک حدیث جس سند اور جس متن کے ساتھ یہاں مذکور ہوئی ہے، بعینہ اسی سند اور اسی متن کے ساتھ اگلی جگہ بھی مذکور ہے۔

مثال کے طور پر کئی صحابہ رحمہ اللہ کی روایات میں حضرت صفوان بن امیہ رحمہ اللہ کی احادیث (۱۵۳۷۴) سے لیکر (۱۵۳۸۳) تک جن اسانید، متون اور ترتیب کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں، بعینہ اس طرح (۲۸۱۸۶) سے (۲۸۱۹۶) تک دوبارہ نقل کی گئی ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، یہ تو محض ایک مثال ہے ورنہ اس نوع کی دسیوں مزید مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں، جس سے اس الجھن میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے کہ پھر اس لا حاصل تکرار کی کیا وجہ ہے جس نے اس کتاب کے حجم کو اتنا پھیلا دیا ہے؟ ہمارے نزدیک اس کا سب سے اہم سبب اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ امام احمد بیہودہ نے بعض اوقات کسی صحابی کے متعلق یہ رائے قائم کر لی کہ مثلاً وہ کوئی ہیں اور ان کی روایات مسند کوفہ میں درج کر دیں، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد انہی صحابی کا نام دوبارہ سامنے آیا تو امام احمد بیہودہ کی یہ رائے ہوئی کہ مثلاً یہ انصاری ہیں، چنانچہ انہوں نے ان کی روایات مسند انصار میں درج کر دیں، اور ان کے ذہن میں یہ بات متحضرہ ہو سکی کہ ان صحابی کی روایات تو میں مسند کوفہ میں لکھ چکا ہوں یا یہ خیال تو آیا لیکن ان روایات کو وہاں سے الگ کرنے کا موقع نہیں مل سکا، اور بعد میں یہ ترتیب اسی طرح چلتی رہی اور یوں اس میں تکرار پیدا ہو گیا، اور اتنی بڑی کتاب میں ایسا ہو جانا کچھ ناممکن بھی نہیں ہے، جیسا کہ اس کا کچھ تجربہ راقم الحروف کو مسند کے ترجمے کے دوران بھی ہوا۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ امام احمد بیہودہ نے کئی احادیث کا سماع ایک سے زیادہ مرتبہ کیا ہے جس پر امام احمد بیہودہ کی اپنی

عبارات شاہد ہیں، پہلی مرتبہ کے سامع پر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی کتاب میں شامل کر لیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے انہی شیخ سے دوبارہ اس حدیث کی سماعت کا موقع ملا جس میں ان کے شیخ نے معمولی لغتی تبدیلی ظاہر کی، اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ اسے اپنی مسند کا حصہ بنادیا اور ساتھ ساتھ اس بات کی تصریح فرمادی کہ اس معمولی لغتی تبدیلی کے ساتھ میں نے یہ حدیث اپنے مذکورہ شیخ سے دوبارہ بھی سنی ہے۔

ایک ہی مسند میں احادیث کی ترتیب:

ایک عرصے تک یہ سوال راقم کے ذہن میں کھلتا رہا کہ آیا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مسند میں جو مختلف روایات کو جمع فرمایا ہے، اس میں کسی ترتیب کا بھی خیال رکھا ہے یا بس احادیث کو جمع کر دیا ہے، جو جو حدیث ان کے ذہن میں آتی گئی، اسے کسی خاص ترتیب کے بغیر وہ صفحہ قرطاس پر نقل کرتے چلے گئے، اور یوں احادیث مبارکہ کا اتنا عظیم ذخیرہ جو دہیں آ گیا، بظاہر یہ کوئی ایسا سوال نہیں ہے جس کے لئے جواب کی مشقت برداشت کی جائے لیکن جب اس سوال کو حل کرنے کے لیے اس بیج سے مسند کی احادیث کا سندا اور متنا مطالعہ کیا گیا تو یوں محسوس ہوا جیسے دانتوں تلے پیندہ آ گیا ہے، ایک وقت تو ایسا بھی آیا جب ہم کی مطلق نتیجہ تک پہنچے بغیر اس بحث کو سمیٹنے پر مجبور ہو گئے کیونکہ بحث کا کوئی سراہی ہاتھ نہیں آ رہا تھا، ہم ایک اصول وضع کرتے تھے جسے چند ہی صفحات کے بعد آنے والی احادیث کی اسناد اور متون تو ذکر کر رکھ دیتے تھے، تاہم اس بحث کو نامکمل چھوڑ دینا بھی گوارا نہ تھا، اس لئے اپنی تحقیق اور رائے ذکر کرنے کے بعد ہم اس سوال کا جواب قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف مشائخ سے جو احادیث حاصل کیں اور انہیں اپنی مسند کا حصہ بنایا، ان میں سب سے پہلا اصول تو یہ ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کرنے میں زمانی ترتیب کا لحاظ فرمایا ہے خصوصیت کے ساتھ بڑی مسانید میں تو ہم اس کی مثالیں بھی پیش کر سکتے ہیں، مثلاً مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ کا آغاز امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے استاد رحمۃ اللہ علیہ کی روایات سے ہوتا ہے، پھر مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، مسند انس رضی اللہ عنہ، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا اور مسند ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، جن کی روایات بڑی تعداد میں مسند کا حصہ ہیں، سب کا آغاز بشیم کی روایات سے ہوتا ہے اور جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بشیم، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے اولین شیخ ہیں جن سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸۱۹ھ تا ۱۸۲۰ھ تک حدیث کیا ہے، پھر یہ سلسلہ آگے چلتے چلتے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے تمام شیوخ کو درجہ بدرجہ اپنے احاطے میں لے لیتا ہے اور وہ الاول فالاول کے تحت اپنے شیوخ کی روایات ذکر کرتے جاتے ہیں۔

دوسری صورت جو ہمیں مسند ہی کے مطالعے سے سمجھ میں آتی ہے یہ ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صحابی سے نقل کرنے والے افراد کے اعتبار سے احادیث کو مرتب کیا ہو، اس کی زیادہ واضح مثال حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایات ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ان روایات کو نقل کرنے والے کون لوگ ہیں، اس کے علاوہ جو مسانید ہیں، ان کی ترتیب

کے حوالے سے کوئی رائے قائم کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

### شرائط اور اصول موضوعہ

امام احمد بن حنبل بیسٹھ نے مسند میں جن مشائخ سے روایات نقل کی ہیں، وہ یوں ہی عقیدت کے جذبات میں اپنی کتاب کا حصہ نہیں بنائیں بلکہ قبول روایت کے لئے انہوں نے کچھ شرائط اور اصول وضع کیے تھے جیسا کہ تمام محدثین کا قاعدہ رہا ہے، جو لوگ ان شرائط پر پورا اترتے تھے امام صاحب بیسٹھ ان کی روایات کو قبول فرما لیتے تھے اور جو لوگ ان شرائط پر پورا نہیں اترتے تھے خواہ فی نفسہ ان کے کردار پر کوئی عیب نہ ہو اور امام احمد بیسٹھ ان کے معتقد ہی کیوں نہ ہوں ان کی روایات نہیں لیتے تھے، ان شرائط کو سمجھنے سے پہلے ایک مقدمہ سمجھئے۔

قدیم محدثین جب حدیث کے راویوں کا احوال قلمبند فرماتے تھے تو راویوں کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کر لیتے تھے جن میں سے ایک ”گروہ ثقات“ کا ہوتا تھا یعنی قابل اعتماد اور مضبوط راوی، اس گروہ میں وہ راوی بھی مندرجہ بالا درجہ شامل کر لیے جاتے تھے جو متروک نہیں ہوتے تھے، جنہیں جھوٹا نہیں سمجھا جاتا تھا، یا پھر ان پر ایک گنا اعتماد کی وجہ سے ان کی حدیث بیان کر دی جاتی تھی، اور دوسرا گروہ ”مجرعین“ کے نام سے مشہور تھا، اس گروہ میں وہ تمام راوی شامل ہوتے تھے جن پر کسی قسم کی جرح کی گئی ہو، اور بہت زیادہ ضعیف کذاب، متروک، بکثرت غلطی کرنے والے اور حدیث چوری کرنے والے بھی اسی گروہ میں شامل تھے۔

البتہ ان دو گروہوں کے درمیان کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جن پر کوئی واضح حکم محدثین نے نہیں لگایا ہوتا تھا، ایسے راویوں کو ترجیحاً نہ گروہ دو گروہوں میں سے ہی کسی ایک میں شامل سمجھا جاتا تھا، اگر اسباب و قرائن اسے پہلے گروہ کے قریب کرتے تو وہ پہلے گروہ میں شمار ہوتا اور اگر مصنف کے نزدیک اسباب و قرائن کی روشنی میں اسے دوسرے گروہ میں شامل کرنا زیادہ بہتر ہوتا تو وہ ایسا ہی کرتا اور زمانہ قدیم ہی سے محدثین نے اس دوسرے گروہ کی روایات کو کسی امام اور محقق کے لئے اپنی کتابوں میں حصہ دینے کو اچھا نہیں سمجھا اور اس پر بیسٹھ ناگواری کا اظہار کیا ہے کیونکہ اس میں چند در چند غریبیاں موجود ہیں۔ مثلاً

(۱) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا ہے، وہ صحیح اور غلط یا پہلے اور دوسرے گروہ میں امتیاز نہیں کر سکتا، ظاہر ہے کہ صرف احادیث کو جمع کرنے کا کام تو اور بہت سارے لوگ کر سکتے ہیں بلکہ بہت اچھا اور عمدہ کر سکتے ہیں، لہذا مصنف کا مقام و مرتبہ مجروح ہو جاتا ہے۔

(۲) کتب حدیث کا مقصد دینی و معاشرتی مسائل کو حل کرنے کے لئے نبوی تعلیمات کی روشنی میں مہیا کرنا ہوتا ہے، اگر حدیث کا ماخذ ہی غیر معتد اور ناقابل اعتماد ہو تو یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

(۳) کتاب کا مصنف اگر کوئی مشہور اور ثقہ امام ہو، اور وہ اپنی کتاب میں ناقابل اعتبار لوگوں کی روایات کو شامل کرے تو یہ



اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ مصنف کو ان لوگوں پر اعتماد ہے: نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ناقابل اعتبار لوگ اس کتاب کی وجہ سے بعد والوں کی نگاہوں میں قابل اعتبار نہیں رہتے ہیں اور بعد والے یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر فلاں راوی ثقہ نہیں ہے تو پھر فلاں امام نے اس کی حدیث کیوں لی ہے؟ اگر وہ راوی ثقہ نہ تھا تو کیا امام صاحب کو پتہ نہ تھا؟ اگر امام صاحب کو پتہ نہیں تھا تو آپ کو کیسے پتہ چل گیا؟ یہ اور اس طرح کے سوالات انھیں لگتے ہیں۔

یہ اور اس طرح کی دوسری بہت سی خرابیاں محدثین کو اس دوسرے گروہ کی روایات اپنی کتاب کا حصہ بنانے سے روکتی ہیں، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کے باوجود ہمیں مسند میں اس دوسرے طبقے کے راویوں کی روایات ملتی ہیں تو اس میں ایک بہت بڑا حصہ ان روایات کا ہے جنہیں امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں شامل نہیں کیا تھا، بعد میں ان کے صاحبزادے نے انہیں مسند کا حصہ بنادیا اور پھر خود ہی اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ فلاں حدیث والد صاحب نے اپنی کتاب میں فلاں راوی کی وجہ سے شامل نہیں کی تھی، اور انہوں نے اس پر ضرب کا نشان لگوا دیا تھا، مثال کے طور پر محدث نمبر (۱۸۸۱) کو دیکھئے۔

اس تمام تفصیل سے یہ بات واضح ہو چکی کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبولِ روایت کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ راوی ثقہ اور خالص ہو، یا کم از کم اس گروہ کے لوگوں میں شامل اور ان کے قریب قریب ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ وہ راوی خلق قرآن کا قائل نہ ہو، اور آ زمانش کے اس دور میں جو خلیفہ مامون الرشید کے دور خلافت میں پیش آیا، اس نے خلیفہ کی بات نہ مانی ہو بلکہ صحیح رائے پر قائم رہا ہو، مثال کے طور پر علی بن مدینی کے نام سے محدثین کے ادنیٰ خوشہ چینوں میں سے بھی کوئی ناواقف نہ ہوگا، ان کی جلالتِ قدر اور عظمتِ شان ہر زمانے میں مسلم رہی ہے لیکن امام احمد بیہیہ نے ان کی کسی ایسی روایت کو اپنی کتاب کا حصہ نہیں بنایا جو ان تک اس وقت پہنچی ہو جب علی بن مدینی نے خلیفہ وقت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہو اور خلق قرآن کے قائل ہو گئے ہوں، اسی طرح یحییٰ بن معین جن کے بارے خود امام احمد بیہیہ نے فرمایا تھا کہ جس حدیث کو یحییٰ بن معین نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں ہے لیکن جب یہی یحییٰ بن معین خلق قرآن کے قائل ہو گئے اور دربار خلافت کی ایذا، رسائیوں کو برداشت نہ کر سکے تو امام صاحب بیہیہ نے ان سے بھی روایت ترک کر دی، صرف ایک حدیث مسند میں ہمیں یحییٰ بن معین سے ملتی ہے لیکن وہ بھی ان کے بیٹے عبداللہ نے اس میں شامل کر دی ہے، امام صاحب بیہیہ نے خود ان کی کوئی روایت مسند میں نہیں لی۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ راوی کسی خطرناک بدعت میں مبتلا یا اس کا داعی نہ ہو، چنانچہ امام صاحب ہبیہ نے کسی ایسے شخص سے روایت نہیں لی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنے والا ہو، اسی طرح فرقہ فخریہ یا مروجہ سے تعلق رکھنے والے آدمی کی روایات امام صاحب ہبیہ نے نہیں لیں، اسی طرح امام صاحب ہبیہ نے امام ابو حنیفہ ہبیہ کے شاگردوں سے روایات کو بھی اپنی کتاب کا حصہ نہیں بنایا حالانکہ امام صاحب ہبیہ نے ان سے علم حدیث حاصل کیا تھا اور باوجودیکہ وہ ان کو کوئی جرح بھی نہیں کرتے تھے، ہماری رائے میں جس کی بنیادی وجہ و غرض فحشیت جو امام ابو حنیفہ ہبیہ اور ان

کے اصحاب کے حوالے سے لوگوں کے ذہن میں جگہ پکڑ چکی تھی اور اب تک اس سے لوگ باہر نہیں آ سکے، یعنی قیاس سے کام لینا، بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ خیال کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھی حدیث پر قیاس کو ترجیح دیتے ہیں، اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ہر زمانے کے مفتی علماء و فقہاء نے اپنے اپنے انداز میں تحقیقات پیش کی ہیں، ایک فہم آدی کے لئے جنہیں قبول نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ راوی جس سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتا چاہتے ہیں، فوت ہو چکا ہو، اسی وجہ سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ چند افراد کے علاوہ کسی ایسے آدی سے روایت نہیں لیتے جو ابھی حیات ہو، بظاہر یہ شرط امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اختراع معلوم ہوتی ہے لیکن بعض دیگر محدثین کے یہاں بھی ہمیں اس شرط کا حوالہ ملتا ہے مثلاً امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

ضعیف راویوں سے نقل حدیث کے اسباب و وجوہات:

گذشتہ صفحات میں یہ بات جو ذکر کی گئی ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبول روایت کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ راوی ثقہ ہو اور عادل ہو، لیکن جب ہم مسند کے حوالے سے مجموعی تاثرات کا جائزہ لیتے ہیں تو علماء کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا بھی سامنے آتا ہے جو کسی حدیث کے صرف مسند میں آ جانے کو کافی نہیں سمجھتا اور خود ہم بھی جب مسند کی احادیث کی تخریج کرتے ہیں تو اس میں ضعیف راویوں کی روایات کا ایک بہت بڑا حصہ نظر آتا ہے جس سے مقل میں ذکر کی گئی شرط کوئی خاص معنی نہیں رکھتی اور یہ سوال بڑی شدت سے ابھر کر سامنے آتا ہے کہ اگر وہ کون سے اسباب و وجوہات تھیں جن کی بناء پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف راویوں کی مرویات کو اپنی مسند میں جگہ دی؟

ظاہر ہے کہ اس تضاد کا حوالہ صرف ضعفاء کی روایات میں ہی دیا جاسکتا ہے، ثقات کی روایات میں تو یہ شرط مکمل طور پر صادق آتی ہے گویا جزوی طور پر مسند میں امام صاحب کی اس شرط پر اعتراض کیا جاسکتا ہے لیکن ہماری نظر میں اس کے کچھ اسباب ہیں، جن میں سے چند ایک ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

(۱) بعض اوقات امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کسی ضعیف راوی کی روایت اس لئے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ راویوں سے وہ روایت انہیں حاصل نہیں ہو پاتی جیسے ابراہیم بن نصر ترمذی کی حدیثوں میں ہوا ہے۔

(۲) بعض اوقات امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کسی ضعیف راوی کی روایت اس کے متابع مل جانے کی وجہ سے نقل کرتے ہیں جیسے حجاج بن نصیر فسطاطی کی حدیث میں ہوا ہے۔

(۳) بعض اوقات امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کسی ضعیف راوی کی روایت اسے حد درجہ ضعیف نہ سمجھنے کی بناء پر نقل کر دیتے ہیں جیسے حسین بن حسن کوئی کی حدیث میں ہوا ہے۔

(۴) بعض اوقات امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کسی ضعیف راوی کی صرف ایک روایت نقل کرتے ہیں، وہ بھی اس وجہ سے کہ اس کا

متابع انہیں مل جاتا ہے لیکن بقیہ روایات میں چونکہ انہیں اس راوی کا کوئی متابع نہیں ملتا لہذا وہ اس کی بقیہ روایات ذکر نہیں کرتے مثلاً حکم بن مروان ضریر، عبد الحمید بن عبد الرحمن وغیرہ۔

(۵) ثقہ راویوں کی متابعت میں ضعیف راویوں کی روایت بھی بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ ذکر کر دیتے ہیں جیسے سیار بن حاتم کی روایات میں ہوا ہے۔

(۶) بعض اوقات دوسرے محدثین پر اعتماد کر کے امام صاحب رحمہ اللہ ضعیف راویوں کی روایت کو ذکر کر دیتے ہیں جیسے اسماعیل بن محمد یامی اور یحییٰ بن یمان غلی کی احادیث میں ہوا ہے کہ دیگر محدثین نے چونکہ ان کی احادیث لکھی ہیں لہذا امام صاحب رحمہ اللہ نے بھی ان سے روایت لے لی۔

(۷) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ کی رائے میں وہ راوی ضعیف یا کذاب نہیں ہوتا، بلکہ بیان روایت کی صلاحیت رکھتا ہے جیسے عامر بن صالح وغیرہ۔

(۸) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ کی رائے میں وہ راوی سچا ہوتا ہے البتہ منکر احادیث نقل کرتا ہے مثلاً عبد اللہ بن معاویہ زہیری۔

(۹) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ ضعیف راوی کے ذریعے اختلاف سند کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں، جیسے عمر بن ہارون کی احادیث میں ہوا ہے۔

(۱۰) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ کسی سند نازل صحیح کے ساتھ ایک راوی کی روایات ذکر کرتے ہیں اور اس کے بعد سند عالی ضعیف کے ساتھ ضعیف راوی کی روایت بھی ذکر کر دیتے ہیں تاکہ سند عالی کا تفوق اور برتری واضح ہو جائے جیسے کثیر بن مروان سلمی کی احادیث میں ہوا ہے۔

کہنے کو تو اور بھی بہت سے اسباب و وجوہات بیان کیے جاسکتے ہیں لیکن عقلمند کے لئے ان دس میں بھی امام احمد رحمہ اللہ کے عذر کو سمجھنے کے لئے بہت کچھ موجود ہے اور ہم انہی اسباب پر اکتفاء کر کے اس سوال کا جواب بھی معلوم کرنا چاہیں گے جو مسند کے حوالے سے بعض لوگوں کے ذہنوں میں آسکتا ہے کہ ان ضعفاء کی روایات کے برعکس جن لوگوں کے علم و فن کی گواہی خود امام احمد رحمہ اللہ نے دی اور وہ ثقہ راوی جن کی ثقاہت کے خود امام احمد رحمہ اللہ قائل تھے، کیا وجہ ہے کہ مسند میں ان حضرات کی روایات بہت کم نظر آتی ہیں مثلاً عبد الرزاق، محمد بن یوسف فریابی، بشر بن اسماعیل حرابی وغیرہ؟

ہماری نظر میں اس کے متعدد اسباب اور وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) بغداد سے انتہائی دور کی مسافت کا درمیان میں حائل ہونا۔

(۲) صرف گزرتے بڑھتے سماع حدیث کا موقع مل پانا۔

(۳) دوران سفر اس علاقے کے کسی شیخ سے ملاقات نہ ہو سکتا۔

- (۴) شیخ کا اس علاقے سے دوسرے علاقے کی طرف منتقل ہو جانا۔
  - (۵) کسی دوسرے محدث سے حصول علم میں مشغول ہونا اور اسی دوران شیخ کا انتقال ہو جانا۔
  - (۶) شیخ کا کبار شیوخ میں سے نہ ہونا۔
  - (۷) شیخ کے پاس کسی خاص حدیث کا نہ ہونا۔
  - (۸) ماضی میں ان سے حدیث لے کر بعد میں ترک کر دینا۔
  - (۹) راوی کا صرف ایک شیخ سے حدیث نقل کرنے والا ہونا۔
  - (۱۰) اہل شہر کا اس راوی سے روایت کرنے میں بے رغبتی ظاہر کرنا۔
  - (۱۱) راوی کا حدیث بیان کرتے ہوئے بکثرت شک میں مبتلا ہونا۔
  - (۱۲) راوی میں تشبیح کا غلبہ ہونا۔
  - (۱۳) راوی کا محدثین کی بجائے فقہاء میں شمار ہونا۔
  - (۱۴) راوی کا بے انتہاء مدلس ہونا۔
  - (۱۵) راوی کے پاس حدیث کا کوئی خاص سرمایہ نہ ہونا۔
- کم و بیش یہی اسباب و وجوہات ان راویوں کی روایات نہ لینے میں کارفرما نظر آتے ہیں جنہیں دیگر ائمہ ثقہ اور قابل اعتماد قرار دیتے ہیں لیکن امام صاحب رحمہ اللہ نے ان سے روایات نہیں لیں۔
- امید کی جاسکتی ہے کہ ان مختصر صفحات اور چند گز ارشادات میں مسند امام احمد رحمہ اللہ کا کسی نہ کسی درجے میں تعارف اور اس کا ایک خاص اسلوب تارقین معلوم کر چکے ہوں گے، اب ان گز ارشادات اور ابحاث کو سمیٹتے ہوئے صاحب کتاب حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کے مختصر حالات و زندگی تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ صاحب کتاب کی شخصیت کو سمجھنا آسان ہو سکے۔

## امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حالات زندگی

یوں تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی سیرت و سوانح حیات پر مختلف علماء نے اپنی اپنی زبان میں، اپنے اپنے مزاج کے مطابق کتابیں تحریر فرمائی ہیں اور ان میں سے بعض کتابیں تو اس حوالے سے اتنی کافی اور وافی ہیں کہ پھر ان صفحات میں اسے ذکر کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی لیکن چونکہ اس کے بغیر صرف یہ مقدمہ ہی نہیں، پوری کتاب ادھوری محسوس ہوتی ہے اس لئے ہم حیات احمد کے چند گوشوں پر مختصر گفتگو کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

### نسب نامہ:

امام احمد رحمہ اللہ کا نسب نامہ ان کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ نے یوں بیان فرمایا ہے امام بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ذہلی شیبانی، مروزی بغدادی۔

### ولادت اور ابتدائی نشوونما:

امام احمد بن حنبل ماہ ربیع الثانی ۱۶۱ھ میں پیدا ہوئے، ان کے والد مین جوانی کے عالم میں صرف تیس سال کی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے لہذا امام صاحب رحمہ اللہ کی پرورش اور نگہداشت ان کی والدہ کے نازک کندھوں پر اپنی پوری ذمہ داریوں کے ساتھ آن پڑی، خود امام احمد رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے باپ دادا میں سے کسی کو نہیں دیکھا۔

### طلب علم:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ابتدائی کتب کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۷۹ھ میں علم حدیث کے حصول میں مشغول ہوئے جبکہ ان کی عمر محض پندرہ سال تھی اور ۱۸۳ھ میں کوفہ کا سفر کیا اور اپنے استاد ذہبی کی وفات تک وہاں مقیم رہے، اس کے بعد دیگر شہروں اور ملکوں میں علم حدیث حاصل کرنے کے لئے آتے اور جاتے رہے۔

### شیوخ و اساتذہ:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے جن ماہرین فن اور باکمال محدثین سے اکتساب فن کیا، وہ اپنے زمانے کے آفتاب و

ماہتاب تھے، ان میں سے چند ایک کے نام زیادہ نمایاں ہیں مثلاً اسحاق بن عیسیٰ، اسماعیل بن علیہ، سفیان بن عیینہ، ابو داؤد طلیسلی، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالرزاق بن معام، فضل بن دکین، حمید بن سعید، کعب بن جراح، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ۔

### تلامذہ و شاگردانِ رشید:

امام احمد بن حنبل بیہشت سے علمِ حدیث حاصل کرنے والوں میں بھی اپنے زمانے کے بڑے بڑے محدثین کے نام آتے ہیں، جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں مثلاً امام بخاری بیہشت، امام مسلم بیہشت، امام ابو داؤد بیہشت، ابراہیم بن اسحاق حرلی، عبداللہ بن احمد، صالح بن احمد، بشر بن سوئی، جعی بن خالد، رجاہ بن مرجی، ابو زرعہ دمشقی، ابو حاتم رازی، محمد بن یوسف بیکندی وغیرہ۔

اور اس میں اہم بات یہ ہے کہ بعض ایسے حضرات کے اسماء گرامی بھی امام احمد بیہشت سے سماعِ حدیث کرنے والے شاگردوں کے زمرے میں آتے ہیں جو خود امام احمد بیہشت کے اساتذہ و شیوخ میں سے ہیں مثلاً کعب بن جراح، یحییٰ بن آدم، امام شافعی بیہشت، حمید بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ۔

### حفظ و ذکاوت:

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے میرے والد صاحب بیہشت نے فرمایا کہ کعب کی کوئی بھی کتاب لے لو، پھر اگر تم ان کی کوئی حدیث بیان کر دو تو میں تمہیں اس کی سند سنا دوں گا اور اگر تم مجھے اس کی سند سناؤ گے تو میں تمہیں اس کا متن سنا دوں گا۔ یہی عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے امام ابو زرعہ بیہشت نے فرمایا کہ تمہارے والد کو دس لاکھ حدیثیں یاد ہیں، کسی نے امام ابو زرعہ سے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کا امتحان لیا ہے اور ان سے مذاکرہ کیا ہے، انہی ابو زرعہ بیہشت سے سعید بن عمرو نے پوچھا کہ آپ زیادہ بڑے حافظہ حدیث ہیں یا امام احمد بیہشت؟ انہوں نے فرمایا امام احمد، یہ نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کی کتابوں میں کچھ کتابیں ایسی بھی پائی ہیں جن کے آغاز میں ان کے شیوخ کا نام درج نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ ہر جزء کے بارے میں بات اپنے حافظے میں محفوظ رکھتے ہیں کہ کون سا جزء کس شیخ سے سنا ہے جبکہ مجھ میں یہ صلاحیت نہیں ہے۔

### مسئلہ غلط قرآن:

امام احمد بن حنبل بیہشت کے زہد و ورع اور تقویٰ و اخلاص پر آج تک کوئی تدغیر نہیں لگائی جاسکی، وہ محدثین میں شعبہ بیہشت، یحییٰ القطان بیہشت اور ابن مدینی بیہشت کے پائے کے محدث تھے، فقہاء میں لیث بیہشت، مالک بیہشت، شافعی بیہشت اور ابو یوسف بیہشت کے ہم رتبہ فقہاء میں شمار ہوتے تھے، اور زہد و ورع میں فضیل بیہشت اور ابراہیم بن ادہم بیہشت جیسا مقام و مرتبہ

رکھتے تھے، وہ صحابہ کرام رحمہ اللہ کے باہمی اختلافات پر مبنی سہائی روایات نقل کرنے والوں کا سخت الفاظ میں تذکرہ کرتے تھے، مسلمان مرد و عورت کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کرنے والوں سے روایت لینا جائز نہیں سمجھتے تھے، بہت سے مسائل اور احادیث میں اپنی رائے کے اظہار سے احتراز کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کے مشائخ و اساتذہ اور ان کے تلامذہ و شاگردان رشید یکساں طور پر ان کی عزت و احترام کرتے تھے، بلکہ بعض مؤرخین کے مطابق تو غیر مسلم تک ان کی تعظیم و احترام کرتے تھے، اس پس منظر میں مسئلہ خلق قرآن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی زندگی کا ایک اہم ترین واقعہ ہے جس کی کچھ تفصیل یہاں نقل کی جاتی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد فتنوں کا جو دروازہ کھلا، اس کا نتیجہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی الناک اور مظلومانہ شہادت کی صورت میں سامنے آیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سے امت جو باہم دست و گریبان ہوئی تو آج تک اس سلسلے کو روکا نہیں جاسکا، اس کی ابتدا جنگ جمل اور واقعہ صفین سے ہوئی جس کے فوری بعد ”خوارج“ کا ایک گروہ پیدا ہوا جس نے اکابر صحابہ رحمہ اللہ کی تکفیر و تحقیک کی اور سبائی طاقتوں نے رد و فسخ کو جنم دیا۔

ادھر خلافت بنو امیہ کے خاتمہ کے بعد بنو عباس نے زمام خلافت سنبھالی تو امین الرشید تک حالات میں ایک ٹھہر اور رہا، امین کے بعد جب مامون الرشید برسر اقتدار آیا تو بہت سے وہ فرقے جو اس کے پیشرو خلفاء کے زمانے میں دب گئے تھے یا زیر زمین چلے گئے تھے، ایک دم باہر نکل آئے اور خلیفہ مامون الرشید ان کا سر پرست اعلیٰ بن گیا، ان میں فرقہ معتزلہ اور جمیہ کی رائے یہ تھی کہ قرآن کریم دوسری مخلوق کی طرح ایک مخلوق ہے اور جس طرح دوسری مخلوقات حادث ہیں اسی طرح قرآن کریم بھی حادث ہے جبکہ امام احمد رحمہ اللہ اور دیگر اکابر محدثین کی رائے یہ تھی کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اللہ کا کلام اس کی صفت ہے اور اللہ کی صفات قدیم ہیں لہذا قرآن کریم کو مخلوق کہنا جائز نہیں ہے۔

اس کے بعد خلافت بنو عباس کے رہنماؤں معتزلہ کے سخت گیر علماء اور محدثین اہل سنت و الجماعت کے سرخیل امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے درمیان ایک طویل جنگ شروع ہو گئی جس میں فتح بالآخر حق ہی کی ہوئی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس امتحان میں سرخرو ہوئے، اس امتحان کی تفصیل ذیل میں مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب رحمہ اللہ کے ایک مضمون سے کی جا رہی ہے جو ان کی مشہور عالم کتاب تاریخ دعوت و عمر بیت کی پہلی جلد کا ایک اہم حصہ ہے۔

حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ مامون نے خلق قرآن کے مسئلہ پر اپنی پوری توجہ مرکوز کر دی، ۱۸۰ھ میں اس نے والی بغداد اٹحق بن ابراہیم کے نام ایک مفصل فرمان بھیجا جس میں عامۃً مسلمین اور بالخصوص محدثین کی سخت مذمت اور تحاریر آمیز تنقید کی، ان کو خلق قرآن کے عقیدہ سے اختلاف کرنے کی وجہ سے توحید میں ناقص، مردود الشہادۃ، ساقط الاعتبار اور شرار امت قرار دیا، اور حاکم کو حکم دیا کہ جو لوگ اس مسئلہ کے قائل نہ ہوں، ان کو ان کے عہدوں سے معزول کر دیا جائے اور خلیفہ کو اس کی اطلاع کی جائے۔

یہ فرمان مامون کی وفات سے چار مہینے قبل کا ہے، اس کی نقلیں تمام اسلامی صوبوں کو بھیجی گئیں اور صوبہ داروں (گورنروں) کو ہدایت کی گئی کہ اپنے اپنے صوبوں کے قضاة کا اس مسئلہ میں امتحان لیں، اور جو اس عقیدہ سے متفق نہ ہو، اس کو اس کے عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔

اس فرمان کے بعد مامون نے حاکم بغداد کو لکھا کہ سات بڑے محدثین کو جو اس عقیدہ کے مخالفین کے سرگروہ ہیں، اس کے پاس بھیج دیا جائے وہ سب آئے تو مامون نے ان سے خلقِ قرآن کے متعلق سوال کیا، ان سب نے اس سے اتفاق کیا اور ان کو بغداد واپس کر دیا گیا، جہاں انھوں نے علماء و محدثین کے ایک مجمع کے سامنے اپنے اس عقیدہ کا اقرار کیا، لیکن شورشِ ختم نہ ہوئی اور عام مسلمان اور تقریباً تمام محدثین اپنے خیال پر قائم رہے۔

انتقال سے پہلے مامون نے خلقِ بن ابراہیم کو تیسرا فرمان بھیجا، جس میں ذرا تفصیل سے پہلے خط کے مضمون کو بیان کیا تھا، اور امتحان کے دائرہ کو وسیع کر کے اہلکارانِ سلطنت اور اہل علم کو بھی اس میں شامل کر لیا تھا، اور سب کے لیے اس عقیدہ کو ضروری قرار دیا تھا، خلق نے فرمان شامی کی تعمیل کی اور مشاہیر علماء کو جمع کر کے ان سے گفتگو کی اور ان کے جوابات اور مکالمہ کو بادشاہ کے پاس لکھ کر بھیج دیا، مامون اس محضر کو پڑھ کر سخت برا فروخت ہوا، ان علماء میں سے دو (بشر بن الولید اور ابراہیم ابن الہدی) کے قتل کا حکم دیا، اور لکھا کہ بقیہ میں سے جس کو اپنی رائے پر اصرار ہو، اس کو پابجولا اس کے پاس بھیج دیا جائے، چنانچہ بقیہ میں سے (جو پہلے قائل نہیں ہوئے تھے) چار اپنی رائے (عدمِ خلقِ قرآن) پر قائم رہے، یہ چار اشخاص امام احمد بن حنبل، سجاد، ثواریری اور محمد بن نوح تھے، دوسرے دن سجاد اور تیسرے دن ثواریری نے بھی اپنی رائے سے رجوع کیا، اور صرف امام احمد بن نوح باقی رہے جن کو مامون کے پاس سطوح و جھگڑیوں اور بیڑیوں میں روانہ کر دیا گیا، ان کے ہمراہ انیس دوسرے مقامات کے علماء تھے، جو خلقِ قرآن کے منکر اور اس کے غیر مخلوق ہونے کے قائل تھے، ابھی یہ لوگ رقبہ ہی پہنچے تھے کہ مامون کے انتقال کی خبر ملی اور ان کو حاکم بغداد کے پاس واپس کر دیا گیا، راستہ میں محمد بن نوح کا انتقال ہو گیا، اور امام احمد ان کے رفقاء بغداد پہنچے۔

مامون نے اپنے جانشین معتصم بن الرشید کو وصیت کی تھی کہ وہ قرآن کے بارے میں اس کے مسلک اور عقیدہ پر قائم رہے اور اسی کی پالیسی پر عمل کرے (وخذ بسيرة اخيك في القرآن) اور قاضی ابن ابی ذؤاد کو دستور اپنا مشیر اور وزیر بنائے رہے، چنانچہ معتصم نے ان دونوں وصیتوں پر پورا پورا عمل کیا۔

امام احمد ابتلاء و امتحان میں:

اب مسئلہ خلقِ قرآن کی مخالفت اور عقیدہ صحیحہ کی حمایت اور حکومت وقت کے مقابلہ کی ذمہ داری تھا امام احمد بن حنبل کے اوپر تھی، جو گروہ محدثین کے امام اور سنت و شریعت کے اس وقت امین تھے۔

امام احمد کو رقبہ سے بغداد لایا گیا، چار چار بیڑیاں ان کے پاؤں میں پڑی تھیں، تین دن تک ان سے اس مسئلہ پر



مناظرہ کیا گیا، لیکن وہ اپنے اس عقیدہ سے نہیں ہٹے، چوتھے دن والی بغداد کے پاس ان کو لایا گیا، اس نے کہا کہ احمد! تم کو اپنی زندگی ایسی دوہر ہے، خلیفہ تم کو اپنی تلوار سے قتل نہیں کرے گا، لیکن اس نے قسم کھائی ہے کہ اگر تم نے اس کی بات قبول نہ کی تو مار پر مار پڑے گی، اور تم کو ایسی جگہ ڈال دیا جائے گا جہاں کبھی سورج نہیں آئے گا، اس کے بعد امام کو معتصم کے سامنے پیش کیا گیا اور ان کو اس انکار و اصرار پر ۲۸ کوڑے لگائے گئے، ایک تازہ جلا صرف دو کوڑے لگاتا تھا، پھر دوسرا جلا دہرایا جاتا تھا، امام احمد ہر کوڑے پر فرماتے تھے:

”اعطونی شیناً من کتاب اللہ او سنة رسولہ حتی اقول بہ“  
”میرے سامنے اللہ کی کتاب یا اس کے رسول ﷺ کی سنت سے کچھ پیش کر دو تو میں اس کو مان لوں۔“

### واقعہ کی تفصیلات امام احمد کی زبان سے:

امام احمدؒ نے اس واقعہ کو خود تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

”میں جب اس مقام پر پہنچا، جس کا نام باب البستان ہے تو میرے لیے سواری لائی گئی، اور مجھ کو سوار ہونے کا حکم دیا گیا، مجھے اس وقت کوئی سہارا دینے والا نہیں تھا، اور میرے پاؤں میں بو جھل بیڑیاں تھیں، سوار ہونے کی کوشش میں کئی مرتبہ اپنے منہ کے بل گرتے گرتے پھا، آخر کسی نہ کسی طرح سوار ہوا اور معتصم کے محل میں پہنچا، مجھے ایک کونہری میں داخل کر دیا گیا، اور دروازہ بند کر دیا گیا، آدھی رات کا وقت تھا اور وہاں کوئی چراغ نہیں تھا، میں نے نماز کے لئے مسح کرنا چاہا اور ہاتھ بڑھایا تو پانی کا ایک پیالہ اور طشت رکھا ہوا ملا میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی، اگلے دن معتصم کا قاصد آیا اور مجھے خلیفہ کے دربار میں لے گیا، معتصم بیٹھا ہوا تھا قاضی القضاۃ ابن ابی دواود بھی موجود تھا، اور ان کے ہم خیالوں کی ایک بڑی جمعیت تھی، ابو عبد الرحمن الشافعی بھی موجود تھے، اسی وقت دو آدمیوں کی گردنیں بھی اڑائی جا چکی تھیں، میں نے ابو عبد الرحمن الشافعی سے کہا کہ تم کو امام شافعیؒ سے مسح کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ ابن ابی دواود نے کہا کہ اس شخص کو دیکھو کہ اس کی گردن اڑائی جانے والی ہے اور یہ فقہ کی تحقیق کر رہا ہے، معتصم نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ، وہ برابر مجھے پاس بلاتا رہا، یہاں تک کہ میں اس سے بہت قریب ہو گیا، اس نے کہا بیٹھ جاؤ، میں بیڑیوں سے تھک گیا تھا اور بو جھل ہو رہا تھا، تھوڑی دیر کے بعد میں نے کہا کہ مجھے کچھ کہنے کی اجازت ہے، خلیفہ نے کہا کہو! میں نے کہا کہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے رسولؐ نے کس چیز کی طرف دعوت دی ہے؟ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے کہا کہ ”لا الہ الا اللہ“ کی شہادت کی طرف، میں نے کہا تو میں اس کی شہادت دیتا ہوں، پھر میں نے کہا کہ آپ کے جد امجد ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے ایمان کے بارے میں آپ سے سوال کیا، فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ایمان کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ معلوم ہے، فرمایا

اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی، اور مال غنیمت میں سے پانچویں حصہ کا نکالنا، اس پر مقتسم نے کہا کہ اگر تم میرے پیش رو کے ہاتھ میں پہلے نہ آ گئے ہوتے تو میں تم سے تعرض نہ کرتا، پھر عبدالرحمن بن اسحق کی طرف مخاطب ہو کہا کہ میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ اس آزمائش کو ختم کرو، امام احمد کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ اکبر اس میں تو مسلمانوں کے لیے کشائش ہے، خلیفہ نے علماء حاضرین سے کہا کہ ان سے مناظرہ کرو اور گفتگو کرو، پھر عبدالرحمن سے کہا کہ ان سے گفتگو کرو (یہاں امام احمد اس مناظرہ کی تفصیل بیان کرتے ہیں):

ایک آدمی بات کرتا، اور میں اس کا جواب دیتا، دوسرا بات کرتا اور میں اس کا جواب دیتا، مقتسم کہتا، احمد! تم پر خدا رحم کرے، تم کیا کہتے ہو، میں کہتا امیر المؤمنین! مجھے کتاب اللہ یا سنت رسول ﷺ میں سے کچھ دکھائیے تو میں اس کا قائل ہو جاؤں، مقتسم کہتا کہ اگر یہ میری بات قبول کر لیں تو میں اپنے ہاتھ سے ان کو آ زاد کروں، اور اپنے فوج و لشکر کے ساتھ ان کے پاس جاؤں اور ان کے آستانہ پر حاضر ہوں، پھر کہتا احمد! میں تم پر بہت شفیق ہوں اور مجھے تمہارا ایسا ہی خیال ہے، جیسے اپنے بیٹے ہارون کا، تم کیا کہتے ہو، میں وہی جواب دیتا کہ مجھے کتاب اللہ یا سنت رسول ﷺ میں سے کچھ دکھاؤ تو میں قائل ہوں، جب بہت دیر ہو گئی تو وہ کہتا گیا اور کہا جاؤ، اور مجھے قید کر دیا اور میں اپنی پہلی جگہ پر واپس کر دیا گیا، اگلے دن پھر مجھے طلب کیا گیا، اور مناظرہ ہوتا رہا اور میں سب کا جواب دیتا رہا، یہاں تک کہ زوال کا وقت ہو گیا، جب اکتا گیا تو کہا کہ ان کو لے جاؤ، تیسری رات کو میں سمجھا کہ کل کچھ ہو کر رہے گا، میں نے ڈوری منگوائی اور اس سے اپنی بیڑیوں کو کس لیا اور جس ازاد بند سے میں نے بیڑیاں باندھ رکھی تھیں، اس کو اپنے پانچامہ میں پھر ڈال لیا کہ کہیں کوئی سخت وقت آئے اور میں برہنہ ہو جاؤں، تیسرے روز مجھے پھر طلب کیا گیا، میں نے دیکھا کہ دربار بھرا ہوا ہے، میں مختلف ڈیوڑھیاں اور مقامات طے کرتا ہوا آگے بڑھا، کچھ لوگ تلواریں لیے کھڑے تھے، کچھ لوگ کوزے لیے، اگلے دنوں دن کے بہت سے لوگ آج نہیں تھے، جب میں مقتسم کے پاس پہنچا تو کہا بیٹہ جاؤ، پھر کہا ان سے مناظرہ کرو اور گفتگو کرو، لوگ مناظرہ کرنے گئے، میں ایک کا جواب دیتا، پھر دوسرے کا جواب دیتا، میری آواز سب پر غالب تھی، جب دیر ہو گئی تو مجھے الگ کر دیا اور ان کے ساتھ تخلیہ میں کچھ بات کہی، پھر ان کو ہٹا دیا، اور مجھے بلالیا، پھر کہا احمد! تم پر خدا رحم کرے، میری بات مان لو، میں تم کو اپنے ہاتھ سے رہا کروں گا۔ (مقتسم امام احمد کے معاملہ میں نرم پڑ گیا تھا، مگر احمد بن دواد برابر اس کو گرم کرتا رہا، اور غیرت دلاتا رہا کہ لوگ کہیں گے کہ مقتسم اپنے بھائی مامون کے مسلک سے ہٹ گیا) میں نے پہلا سا جواب دیا، اس پر اس نے برہم ہو کر کہا کہ ان کو پکڑو اور کھینچو اور ان کے ہاتھ اکھیر دو، مقتسم کرسی پر بیٹھ گیا اور جلادوں اور تازیانہ لگانے والوں کو بلایا، جلادوں سے کہا آگے بڑھو، ایک آدمی آگے بڑھتا اور مجھے دو کوزے

لگاتا، معتمد کہتا زور سے کڑے لگاؤ، پھر وہ ہٹ جاتا اور دوسرا آتا اور دو کڑے لگاتا انیس کڑوں کے بعد پھر معتمد میرے پاس آیا اور کہا کیوں احمد اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو، بخدا مجھے تمہارا بہت خیال ہے، ایک شخص عجیب مجھے اپنی تلوار کے دتے سے چھینڑتا اور کہتا کہ تم ان سب پر غالب آنا چاہتے ہو۔ دوسرا کہتا کہ اللہ کے بندے! وظیفہ تمہارے سر پر کھڑا ہوا ہے، کوئی کہتا کہ امیر المؤمنین! آپ روزے سے ہیں، اور آپ دھوپ میں کھڑے ہوئے ہیں، معتمد پھر مجھ سے بات کرتا، اور میں اس کو وہی جواب دیتا، وہ پھر جلا دو حکم دیتا کہ پوری قوت سے کڑے لگاؤ، امام کہتے ہیں کہ پھر اس اثناء میں میرے حواس جاتے رہے جب میں ہوش میں آیا تو دیکھا کہ بیڑیاں کھول دی گئی ہیں، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم نے تم کو اوندھے منہ گرادیا، تم کو روندنا، احمد کہتے ہیں کہ مجھ کو کچھ احساس نہیں ہوا۔“ (تاریخ الاسلام للذہبی، ترجمہ الامام احمد ص ۳۹۔۴۰ باختصار و تلخیص)

### سبے نظیر عزیمت و استقامت:

اس کے بعد امام احمد بن حنبلؒ کو گھر پر پناہ دیا گیا، جب سے وہ گرفتار کیے گئے، رہائی کے وقت تک اٹھائیس مہینے ان کو بھیس میں گزرے، ان کو ۳۳-۳۴ کڑے لگائے گئے، ابراہیم ابن مصعب جو سیاحوں میں سے تھے، کہتے ہیں کہ میں نے احمد سے زیادہ جری اور دلیر نہیں دیکھا، ان کی نگاہ میں ہم لوگوں کی حقیقت بالکل کبھی کی ہی تھی..... محمد بن اسنعلیل کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ احمد کو ایسے کڑے لگائے گئے کہ اگر ایک کڑا باقی پر پڑتا تو بیچ مار کر بھاگتا، ایک صاحب جو واقعہ کے وقت موجود تھے، بیان کرتے ہیں کہ امام روزے سے تھے، میں نے کہا بھی کہ آپ روزے سے ہیں، اور آپ کو اپنی جان بچانے کے لیے اس عقیدہ کا اقرار کر لینے کی گنجائش ہے، لیکن انھوں نے اس کی طرف التفات نہیں کیا، ایک مرتبہ پیاس کی بہت شدت ہوئی تو پانی طلب کیا آپ کے سامنے برف کے پانی کا پیالہ پیش کیا گیا، آپ نے اس کو ہاتھ میں لیا اور کچھ دیر اس کو دیکھا، پھر بغیر پانی پیے واپس کر دیا۔

صاحبزادہ کہتے ہیں کہ انتقال کے وقت میرے والد کے جسم پر ضرب کے نشان تھے، ابو العباس کہتے ہیں کہ احمد جب رقت میں محبوس تھے، تو لوگوں نے ان کو سمجھانا چاہا اور اپنے بچاؤ کرنے کی حدیثیں سنائیں تو انھوں نے فرمایا کہ خواب کی حدیث کا کیا جواب ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ پہلے بعض بعض لوگ ایسے تھے، جن کے سر پر آرا رکھ کر چلا دیا جاتا تھا، پھر بھی وہ اپنے دین سے ہٹتے نہیں تھے۔

یہ سن کر لوگ ناامید ہو گئے اور سمجھ گئے کہ وہ اپنے مسلک سے نہیں ہٹیں گے اور سب کچھ برداشت کریں گے۔

### امام احمدؒ کا کارنامہ اور اس کا صلہ:

امام احمدؒ کی سبے نظیر ثابت قدمی اور استقامت سے یہ فتنہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا اور مسلمان ایک بڑے دینی خطرہ سے محفوظ ہو گئے، جن لوگوں نے اس دینی ابتلاء میں حکومت وقت کا ساتھ دیا تھا اور موقع پرستی اور مصلحت شناسی سے کام لیا تھا، وہ

لوگوں کی نگاہوں سے مر گئے اور ان کا دینی و علمی اعتبار جا تا رہا۔ اس کے بالمقابل امام احمدؒ کی شان دو بالا ہو گئی، ان کی محبت اہل سنت اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کا شعار اور علامت بن گئی، ان کے ایک معاصر تنبیہ کا مقلد ہے کہ:

”اذا رأیت الرجل یعجب احمد بن حنبل فاعلم انه صاحب سنۃ“

”جب تم کسی کو دیکھو کہ اس کو احمد بن حنبل سے محبت ہے تو سمجھ لو کہ وہ سنت کا قانع ہے۔“

ایک دوسرے عالم احمد بن ابراہیم الدورقی کا قول ہے۔

من سمعتموه یذکر احمد بن حنبل بسوء فانتہموا علی الاسلام۔

”جس کو تم احمد بن حنبل کا ذکر برائی سے کرتے سنو اس کے اسلام کو مشکوک نظر سے دیکھو۔“

امام احمدؒ حدیث میں امام وقت تھے، مندرجہ ترتیب و تالیف ان کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے وہ مجتہد فی الہدٰی اور امام مستقل ہیں، وہ بڑے زاہد و عابد تھے، یہ سب فضیلتیں اپنی جگہ پر مسلم ہیں، لیکن ان کی عالمگیر مقبولیت و محبوبیت اور عظمت و امامت کا اصل راز ان کی عزیمت اور استقامت، اس فتنہ عالم آشوب میں دین کی حفاظت اور اپنے وقت کی سب سے بڑی بادشاہی کا تنہا مقابلہ تھا، یہی ان کی بقول عام اور بقائے دوام کا اصل سبب ہے۔

آوازہ ظلیل ز تعمیر کعبہ نیست

مشہور شد ازاں کہ در آتش کھونش

ان کے معاصرین نے جنھوں نے اس فتنہ کی عالم آشوبی دیکھی تھی، ان کے اس کارنامہ کی عظمت کا بڑی فراخ دلی سے اعتراف کیا ہے، اور اس کو دین کی بروقت حفاظت اور مقام صدیقیت سے تعبیر کیا ہے، ان کے ہم عصر اور ہم استاد مشہور محدث وقت علی بن المدینی (جو امام بخاریؒ کے مایہ ناز استاد ہیں) کا ارشاد ہے۔

”ان الله اعز هذا الدين برجلين ليس لهما ثالث، ابو بكر الصديق يوم الردة واحمد بن حنبل

يوم المحنة۔“

”اللہ تعالیٰ نے اس دین کے غلبہ و حفاظت کا کام دو شخصوں سے لیا ہے جن کا کوئی تیسرا ہمسر نظر نہیں آتا، ار تداد

کے موقع پر ابو بکر صدیقؓ اور فتنہ خلق قرآن کے سلسلہ میں احمد بن حنبلؒ۔“

اہل و عیال:

مسئلہ خلق قرآن پر اس تفصیلی بحث کے بعد ہم اپنے اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے حیات احمد کے بقیہ گوشوں پر مختصر کلام کرنے کے لئے ان کے اہل و عیال کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ امام احمدؒ نے چالیس سال کی عمر میں نکاح فرمایا، ان کا نکاح عباسہ بنت فضل سے ہوا جن کے یہاں امام احمد کے صاحبزادے صالح پیدا ہوئے، لیکن کچھ ہی عرصے کے

بعد عمارہ کا انتقال ہو گیا اور امام صاحب رحمہ اللہ نے ریحانہ نامی خاتون سے نکاح کر لیا، جن کے یہاں امام صاحب رحمہ اللہ کے دوسرے صاحبزادے عبداللہ پیدا ہوئے، اور کچھ عرصے بعد ہی ریحانہ بھی اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں، پھر امام صاحب رحمہ اللہ نے ”حسن“ نامی ایک باندی خرید لی جس سے ایک بچی نذیبہ اور دو جڑواں بچے حسن اور حسین پیدا ہوئے لیکن زیادہ درزندہ نہ رہ سکے، البتہ ان کے بعد حسن اور محمد پیدا ہوئے جو چالیس سال کی عمر تک زندہ رہے، تاہم مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ کی نسل بہت زیادہ چل نہیں سکی اور ان کی دیگر اولاد کے احوال معلوم نہ ہو سکے۔

وفات اور اس سے پہلے ظہور پذیر ہونے والے کچھ اہم واقعات:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ ایک ہفتے میں ایک قرآن مکمل پڑھتے تھے، ختم قرآن کے موقع پر دعاء کا اہتمام کرتے اور لوگ اس میں شریک ہوتے، ایک مرتبہ اسی طرح ختم قرآن کے موقع پر دعاء کا اہتمام کیا ہوا تھا کہ دعاء سے فراغت کے بعد کہنے لگے میں اللہ سے کئی مرتبہ استخارہ کر چکا ہوں، اور اب اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ آج کے بعد آخر دم تک کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا، چنانچہ امام صاحب رحمہ اللہ نے ایسا ہی کیا جس کی بعض مؤرخین کے مطابق یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ خلیفہ وقت نے انہیں اس حوالے سے منع کیا تھا اور بعض مؤرخین کے مطابق خلیفہ متوکل نے ان سے اپنے صاحبزادے کو تنہائی میں درس حدیث کی فرمائش کی تھی جس پر انہوں نے یہ قسم کھالی تھی۔

صالح بن احمد کہتے ہیں کہ ۲۴ھ کے ماہ ربیع الاول کی پہلی بدھ کی شب تھی کہ والد صاحب کو بخار شروع ہوا، ساری رات وہ بخار میں تپتے رہے اور سانس دھونکی کی طرح چلتی رہی، انہیں مختلف امراض نے آگھیرا تھا، لیکن اس کے باوجود ان کی عقل میں کسی قسم کی کمی کو تا ہی واقع نہ ہوئی تھی، مروزی کے بقول امام احمد رحمہ اللہ نو دن تک بیمار رہے، اگر کبھی وہ لوگوں کو اپنی عیادت کے لئے آنے کی اجازت دیتے تو لوگ فوج در فوج ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوتے تھے، حتیٰ کہ ایک وقت میں آنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی کہ گلیاں اور مسجدیں اور سڑکیں بھر گئیں، حتیٰ کہ بعض تاجروں کو اپنی تجارت موقوف کرنا پڑی۔

اسی دوران خلیفہ کی جانب سے حاجب بن طاہر آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور وہ آپ کی زیارت کے لئے آنا چاہتے ہیں، امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا میں اسے اچھا نہیں سمجھتا اور جس چیز کو میں اچھا نہیں سمجھتا، امیر المؤمنین نے مجھے اس سے معاف کر رکھا ہے، اپنی وفات سے ایک دو دن پہلے بڑی مشکل سے فرمایا میرے پاس بچوں کو بلاؤ، چنانچہ بچوں کو لایا گیا، وہ ان سے چمکتے تھے اور امام احمد رحمہ اللہ انہیں سونگھتے تھے، ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور انہیں دعائیں دیتے تھے، مروزی کہتے ہیں کہ میں نے ان کے نیچے ایک برتن رکھ دیا تھا، بعد میں دیکھا تو وہ خون سے بھرا ہوا تھا، میں نے طیب سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ غم نے ان کے پیٹ کے ککڑے کر دیئے ہیں۔

جمعات کے دن ان کی بیماری میں اضافہ ہو گیا، شب جمعہ اسی طرح بے قراری میں گزری اور جمعہ کے دن بارہ ربیع الاول ۲۴۱ھ کو آپ کا وصال ہو گیا، غسل اور تکفین کے مراحل سے فراغت پانے کے بعد نماز جنازہ کا موقع سب سے اہم تھا جس میں اطراف و اکناف سے لوگوں کی اتنی بڑی تعداد جمع ہو گئی تھی کہ اس سے پہلے کسی جنازہ میں لوگوں کی اتنی بڑی تعداد نہیں دیکھی گئی، بعض مؤرخین کے مطابق ان کی نماز جنازہ میں آٹھ لاکھ مردوں اور ساٹھ ہزار خواتین کی شمولیت کا اندازہ لگایا گیا ہے، ایک عرصے تک لوگ ان کی قبر پر حاضر ہوتے رہے اور اپنی عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

امام احمدؒ کے صاحبزادے عبد اللہ بن احمدؒ:

ان کی ولادت ماہ جمادی الثانیہ ۲۱۳ھ میں ہوئی، جبکہ مقام پیدائش بغداد ہے، امام احمدؒ کے اہل و عیال کے تذکرے میں ان کی والدہ اور دیگر بہن بھائیوں کا تذکرہ آ گیا ہے، اور یہ بھی کہ عبد اللہ بن احمدؒ کے صحیح جانشین ثابت ہوئے اور انہوں نے ہی امام صاحبؒ کی مسند کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اس میں بہت کچھ اضافے کیے، محدثین نے ان کی توثیق کی ہے، تاہم ایک وقت میں آ کر انہوں نے محض کے عہدہ قضاء کو قبول کر لیا تھا، انہوں نے ۷۷ سال کی عمر پائی اور ۲۱ جمادی الثانیہ ۲۹۰ھ بروز اتوار وفات پائی، نماز جنازہ ان کے بھتیجے زہیر بن صالحؒ نے پڑھائی اور مسلمانوں کی ایک عظیم جمعیت نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مرویات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مسند احمد کی روشنی میں، حروف تہجی کی ترتیب سے، ہر صحابی رضی اللہ عنہ کی مرویات کا ایک جامع اور مستند تجزیہ  
نوٹ :- یاد رہے کہ اس فہرست میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کا تجزیہ نہیں کیا گیا جن کا نام روایت میں مذکور نہ ہو۔

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
17	حضرت ابو اشعر ام الداری رضی اللہ عنہ من ابیہ	8	4
18	حضرت ابو اسلمی رضی اللہ عنہ	8	1
19	حضرت ابو اسیر انصاری کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ	6	6
20	حضرت ابو بردہ العنقری رضی اللہ عنہ	12	1
21	حضرت ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ	6	2
22	حضرت ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
23	حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ	6	15
24	حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
25	حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ	9	52
26	حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ	10	4
27	حضرت ابو بصرہ انفاری رضی اللہ عنہ	10	18
28	حضرت ابو بصرہ انفاری رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
29	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	1	81
30	حضرت ابو بکر نفیع بن الحارث رضی اللہ عنہ	9	155
31	حضرت ابو بن مالک رضی اللہ عنہ	8	4
32	حضرت ابو نعیمہ انجمی رضی اللہ عنہ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
1	حضرت ابوالبابی ابن امراءہ عبادہ رضی اللہ عنہ	10	1
2	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	8	1
3	حضرت ابو اسید الساعدی رضی اللہ عنہ	8	15
4	حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ	10	190
5	حضرت ابوامامہ الخزازی رضی اللہ عنہ	10	4
6	حضرت ابوامیہ الطغفاری رضی اللہ عنہ	8	2
7	حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ	10	102
8	حضرت ابوہریرہ انجم الانصاری رضی اللہ عنہ من ابیہ	7	6
9	حضرت ابواسر ائیل رضی اللہ عنہ	7	1
10	حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ من ابیہ	7	5
11	حضرت ابوالنعد الغمری رضی اللہ عنہ	6	1
12	حضرت ابوالقحم او القحم بن سفیان رضی اللہ عنہ	6	3
13	حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ	12	134
14	حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
15	حضرت ابوالدناش بن ہلک رضی اللہ عنہ	8	2
16	حضرت ابوسوار عن خالہ رضی اللہ عنہ	10	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مردیات
33	حضرت ابو ثعلبہ الاشجی رضی اللہ عنہ	12	1
34	حضرت ابو ثعلبہ الاشجی رضی اللہ عنہ	7	22
35	حضرت ابو ثور القیمی رضی اللہ عنہ	8	1
36	حضرت ابو حمیرہ بن العصاک رضی اللہ عنہ	8	6
37	حضرت ابو حمیرہ بن العصاک رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
38	حضرت ابو حمیرہ بن العصاک رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
39	حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ	8	30
40	حضرت ابو جحیم بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ	10	6
41	حضرت ابو جحیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ	7	3
42	حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ	6	5
43	حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
44	حضرت ابیہ البدری رضی اللہ عنہ	6	2
45	حضرت ابو جرد الاسلمی رضی اللہ عنہ	6	2
46	حضرت ابو حرہ الرقاشی رضی اللہ عنہ عن عمر	9	1
47	حضرت ابو حسن المازنی رضی اللہ عنہ	6	3
48	حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ	10	12
49	حضرت ابوداؤد المازنی رضی اللہ عنہ	10	2
50	حضرت ابو ذر الغفاری رضی اللہ عنہ	10	295
51	حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ	10	39
52	حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
53	حضرت ابو زین العقیلی لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ	6	25
54	حضرت ابو قاعد رضی اللہ عنہ	9	3

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مردیات
55	حضرت ابو قاعد رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
56	حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ	3	25
57	حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
58	حضرت ابو ہریرہ الغفاری رضی اللہ عنہ	8	3
59	حضرت ابو روح الکلاعی رضی اللہ عنہ	6	3
60	حضرت ابو ریحان رضی اللہ عنہ	7	9
61	حضرت ابو زہرہ النخعی رضی اللہ عنہ	10	2
62	حضرت ابو زہرہ النخعی رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
63	حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ	9	3
64	حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ	10	12
65	حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ	5	965
66	حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ	6	1
67	حضرت ابو سعید بن ابی نقول رضی اللہ عنہ	7	1
68	حضرت ابو سعید بن اعلی رضی اللہ عنہ	6	2
69	حضرت ابو سعید بن اعلی رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
70	حضرت ابو سعید بن زید رضی اللہ عنہ	7	11
71	حضرت ابو سعید بن زید رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
72	حضرت ابو سلمہ انصاری رضی اللہ عنہ	10	5
73	حضرت ابو سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ	6	2
74	حضرت ابو سلمہ البدری رضی اللہ عنہ	6	2
75	حضرت ابو سبلہ رضی اللہ عنہ	6	14 م
76	حضرت ابو سود رضی اللہ عنہ	9	1



نمبر شمار	نام صحابی جلیل	جلد نمبر	تعداد مرویات
77	حضرت ابوسارہ الحنفی جلیل	7	1
78	حضرت ابوشریح الخزاعی جلیل	6	16
79	حضرت ابوشریح الخزاعی جلیل	12	2
80	حضرت ابوہکیم جلیل	10	2
81	حضرت ابوہریرہ جلیل	6	3
82	حضرت ابوطریق جلیل	6	1
83	حضرت ابوطیخ بن سل انصاری جلیل	6	28
84	حضرت ابوعامر اشعری جلیل	7	11
85	حضرت ابوعامر اشعری جلیل	7	مشترکہ
86	حضرت ابوعامر اشعری جلیل	7	مشترکہ
87	حضرت ابو عبد الرحمن الجعفی جلیل	7	1
88	حضرت ابو عبد الرحمن العفری جلیل	10	2
89	حضرت ابو عبد اللہ الصنائعی جلیل	8	9
90	حضرت ابو عبد اللہ جلیل	7	2
91	حضرت ابو عبد الملک بن المنہال جلیل	7	2
92	حضرت ابو جحس جلیل	6	1
93	حضرت ابویسید جلیل	6	1
94	حضرت ابو خزہ جلیل	6	1
95	حضرت ابو عقبہ جلیل	10	1
96	حضرت ابو عقیب جلیل	9	3
97	حضرت ابو عمرو الساعدی جلیل	6	1
98	حضرت ابو عمرو عثمان غنی	7	1

نمبر شمار	نام صحابی جلیل	جلد نمبر	تعداد مرویات
99	حضرت ابو عمرو بن حفص جلیل	6	1
100	حضرت ابو عمیر جلیل	6	2
101	حضرت ابو عبدہ الخولانی جلیل	7	4
102	حضرت ابو عیاش الزرقانی جلیل	6	4
103	حضرت ابوناویہ جلیل	9	1
104	حضرت ابو فاطمہ بن	6	3
105	حضرت ابوقادہ جلیل	8	154
106	حضرت ابوقادہ جلیل	10	مشترکہ
107	حضرت ابوکامل و اسرقیس جلیل	8	1
108	حضرت ابوکبیر النخعی جلیل	7	9
109	حضرت ابولکبیر جلیل	6	2
110	حضرت ابولاس الخزاعی جلیل	7	2
111	حضرت ابولبابہ جلیل	6	9
112	حضرت ابویعلیٰ ابی عبد الرحمن جلیل	8	8
113	حضرت ابوداکک اشجعی جلیل	7	1
114	حضرت ابوداکک اشعری جلیل	10	26
115	حضرت ابو محمد درہ جلیل	12	9
116	حضرت ابو محمد درہ جلیل	6	مشترکہ
117	حضرت ابو مرثد الغنوی جلیل	7	2
118	حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو جلیل	7	76
119	حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو جلیل	10	مشترکہ
120	حضرت ابو یوسف جلیل	9	4

نمبر شمار	نام صحابی	جلد	نمبر	تعداد مرویات
121	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	8	287	
122	حضرت ابو موسیٰ الخافقی رضی اللہ عنہ	8	1	
123	حضرت ابو موسیٰ بن جریج رضی اللہ عنہ	6	2	
124	حضرت ابو یوسف السہمی رضی اللہ عنہ	8	2	
125	حضرت ابو یوسف النخعی رضی اللہ عنہ	7	2	
126	حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ	8	1	
127	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	6	34	
128	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ	
129	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	4	3879	
130	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	10	1	
131	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	10	17	
132	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	8	2	
133	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	10	215	
134	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	7	1	
135	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	6	1	
136	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	9	2	
137	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	8	1	
138	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	12	36	
139	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	12	5	
140	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ	
141	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	12	1	
142	حضرت ابو یوسف بن سہب رضی اللہ عنہ	12	9	

نمبر شمار	نام صحابی	جلد	نمبر	تعداد مرویات
143	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	12	2	
144	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ	
145	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	6	3	
146	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ	
147	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	9	20	
148	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	10	94	
149	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	8	4	
150	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	6	4	
151	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	7	1	
152	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	6	1	
153	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	12	85	
154	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	12	13	
155	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ	
156	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	12	56	
157	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	6	2	
158	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ	
159	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	6	12	
160	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	6	1	
161	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	7	9	
162	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ	
163	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	10	13	
164	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	7	6	

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
187	حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا	12	3
188	حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا	12	2
189	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	10	283
190	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
191	حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا	12	2
192	حضرت ام سلیمہ رضی اللہ عنہا	12	14
193	حضرت ام سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہا	6	5
194	حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا	12	4
195	حضرت ام صبیہ الجعفیہ رضی اللہ عنہا	12	2
196	حضرت ام طارق رضی اللہ عنہا	12	1
197	حضرت ام عامرہ رضی اللہ عنہا	12	1
198	حضرت ام عبد الرحمن رضی اللہ عنہا	12	3
199	حضرت ام عثمان ابیہ سفیان رضی اللہ عنہا	6	1
200	حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا	9	27
201	حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
202	حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا	12	5
203	حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
204	حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا	12	4
205	حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
206	حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا	12	9
207	حضرت ام کرز الخزامیہ رضی اللہ عنہا	12	3
208	حضرت ام کرز الکعبیہ رضی اللہ عنہا	12	12

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
165	حضرت اغراء فی بنی رضی اللہ عنہا	8	مشترکہ
166	حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ	6	3
167	حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
168	حضرت ام ابی بنی رضی اللہ عنہا	12	2
169	حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا	12	4
170	حضرت ام اسحاق رضی اللہ عنہا	12	1
171	حضرت ام انصم رضی اللہ عنہا	12	13
172	حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا	12	6
173	حضرت ام الطفیل رضی اللہ عنہا	12	2
174	حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا	12	3
175	حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا	12	20
176	حضرت ام المنذر بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	3
177	حضرت ام مجید رضی اللہ عنہا	12	5
178	حضرت ام بلال رضی اللہ عنہا	12	2
179	حضرت ام بنت ملحان رضی اللہ عنہا	12	2
180	حضرت ام جیل بنت الجلیل رضی اللہ عنہا	12	1
181	حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا	12	3
182	حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا	12	51
183	حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا	12	2
184	حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا	12	2
185	حضرت ام حکیم بنت الازہر رضی اللہ عنہا	12	4
186	حضرت ام حمیدہ رضی اللہ عنہا	12	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
231	حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ	6	مشتکر
232	حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ	6	مشتکر
233	حضرت ایمن بن قریم رضی اللہ عنہ	7	2
234	حضرت ایمن بن قریم رضی اللہ عنہ	7	مشتکر
235	حضرت ایاس بن عبد بنی	7	2
236	حضرت ایاس بن عبد بنی	6	مشتکر
237	حضرت ابن ابی حدود اسلمی رضی اللہ عنہ	6	1
238	حضرت ابن ابی خزیمہ رضی اللہ عنہ	6	4
239	حضرت ابن اورث رضی اللہ عنہ	8	1
240	حضرت ابن ابریم رضی اللہ عنہ	6	2
241	حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ	12	3
242	حضرت ابن ہباج رضی اللہ عنہ	6	1
243	حضرت ابن شلبہ رضی اللہ عنہ	7	مشتکر
244	حضرت ابن صفوان الزہری رضی اللہ عنہ	8	2
245	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ	6	1
246	حضرت ابن جسر رضی اللہ عنہ	6	2
247	حضرت ابن قہان رضی اللہ عنہ	8	مشتکر
248	حضرت ابن مرغیہ رضی اللہ عنہ	7	1
249	حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ	7	1
250	حضرت ابی الاحکم رضی اللہ عنہ	6	2
251	حضرت ابی الاحکم رضی اللہ عنہ	10	مشتکر
252	حضرت ابی خیاب رضی اللہ عنہ	12	2

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
209	حضرت ام کرزہ رضی اللہ عنہ	12	مشتکر
210	حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا	12	9
211	حضرت ام مالک ابیہ رضی اللہ عنہا	12	1
212	حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا	12	6
213	حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا	12	مشتکر
214	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	12	1
215	حضرت ام مکتل اسدیہ رضی اللہ عنہا	12	10
216	حضرت ام بانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا	12	41
217	حضرت ام بانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا	12	مشتکر
218	حضرت ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا	12	4
219	حضرت ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا	12	مشتکر
220	حضرت ام ورقہ بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا	12	2
221	حضرت ام ولد شیبہ بنت عثمان رضی اللہ عنہا	12	2
222	حضرت امیہ بن خلف رضی اللہ عنہ	8	1
223	حضرت امیہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا	12	5
224	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	5	2195
225	حضرت انس بن مالک احدی کعب رضی اللہ عنہ	9	5
226	حضرت انس بن مالک احدی کعب رضی اللہ عنہ	8	مشتکر
227	حضرت امیہ بنت ضحیب رضی اللہ عنہا	12	3
228	حضرت احسان بن صفی رضی اللہ عنہ	9	5
229	حضرت احسان بن صفی رضی اللہ عنہ	12	مشتکر
230	حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ	7	30

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
253	حضرت ابی قریظہ رضی اللہ عنہ	8	1
254	حضرت امراۃ ابی خذیفہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
255	حضرت امراۃ حمزہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
256	حضرت امراۃ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ	12	1
257	حضرت امراۃ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
258	حضرت امراۃ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
259	حضرت امراۃ عبداللہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
260	حضرت امراۃ عبداللہ رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
261	حضرت امراۃ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	10	2
262	حضرت امراۃ قتال لہار جہا رضی اللہ عنہا	9	2
263	حضرت بدیل بن ورقاء الخزاعی رضی اللہ عنہ	10	1
264	حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ	8	260
265	حضرت بریدہ السلمی رضی اللہ عنہ	10	127
266	حضرت بسر بن ارطاق رضی اللہ عنہ	7	3
267	حضرت بسر بن جاش رضی اللہ عنہ	7	4
268	حضرت بسر بن نجیح رضی اللہ عنہ	8	1
269	حضرت بسر بن صفوان رضی اللہ عنہ	12	3
270	حضرت بشر رضی اللہ عنہ	6	1
271	حضرت بشر بن حکم رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
272	حضرت بشر بن حکم رضی اللہ عنہ	6	6
273	حضرت بشیر بن خصامہ رضی اللہ عنہ	9	10
274	حضرت بشیر بن عقرہ رضی اللہ عنہ	6	1
275	حضرت بقرہ بن وریضہ رضی اللہ عنہ	12	2
276	حضرت بلال رضی اللہ عنہ	10	40
277	حضرت بلال بن الحارث المزینی رضی اللہ عنہ	6	3
278	حضرت بنت ثامر انصاریہ رضی اللہ عنہا	12	2
279	حضرت بنت کرمہ رضی اللہ عنہا	6	1
280	حضرت بکر بن حکیم رضی اللہ عنہ	9	32
281	حضرت بکر بن حکیم رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
282	حضرت بکیر بن حبیبہ رضی اللہ عنہ	6	3
283	حضرت بکاش رضی اللہ عنہ	8	1
284	حضرت تلح بن عبید الغنوی رضی اللہ عنہ	10	1
285	حضرت تمارہ بن عمار رضی اللہ عنہ	1	2
286	حضرت تیم الدادی رضی اللہ عنہ	7	20
287	حضرت الثقفی رضی اللہ عنہ	6	1
288	حضرت ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ	6	8
289	حضرت ثابت بن یزید رضی اللہ عنہ	10	7
290	حضرت ثابت بن یزید رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
291	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ	10	103
292	حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ	8	2
293	حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ	9	5
294	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ	9	283
295	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	6	1216
296	حضرت جابر بن عقیق رضی اللہ عنہ	10	8

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
297	حضرت جابر و العبدی رضی اللہ عنہ	9	9
298	حضرت جابر و العبدی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
299	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	4
300	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
301	حضرت جابر بن صخر رضی اللہ عنہ	6	1
302	حضرت جابر بن حارث النخعی رضی اللہ عنہ	10	1
303	حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ	6	58
304	حضرت جابر و الأشد السلی رضی اللہ عنہ	6	2
305	حضرت جابر بن موسیٰ رضی اللہ عنہ	6	2
306	حضرت جابر بن موسیٰ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
307	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	3
308	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	1
309	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	1
310	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	2
311	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	12	5
312	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
313	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	8	8
314	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	9	1
315	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	8
316	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	8	112
317	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	4
318	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
319	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	1	2
320	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
321	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	10	2
322	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
323	حضرت جندب الجلی رضی اللہ عنہ	8	19
324	حضرت جندب بن کعب رضی اللہ عنہ	6	1
325	حضرت جویہ بن بنت حارث رضی اللہ عنہ	12	11
326	حضرت جویہ بن بنت حارث رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
327	حضرت حابس رضی اللہ عنہ	7	1
328	حضرت حابس النخعی رضی اللہ عنہ	9	3
329	حضرت حابس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	7	1
330	حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ	7	2
331	حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
332	حضرت حارث تمیمی رضی اللہ عنہ	7	2
333	حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ	7	3
334	حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
335	حضرت حارث بن جبہ رضی اللہ عنہ	10	3
336	حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ	6	3
337	حضرت حارث بن قزاصہ رضی اللہ عنہ	1	1
338	حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ	6	2
339	حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
340	حضرت حارث بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	8	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
363	حضرت فصیح بن یحییٰ بن عمر	8	1
364	حضرت خضہ بنت عمر بن خطاب	12	49
365	حضرت حکیم بن حزام الکلبی رضی اللہ عنہ	7	2
366	حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ	7	14
367	حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
368	حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
369	حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
370	حضرت حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ	7	15
371	حضرت حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
372	حضرت حکیم بن تزام رضی اللہ عنہ	6	28
373	حضرت حکیم بن تزام رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
374	حضرت حمزہ بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ	6	6
375	حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ	6	1
376	حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہا	12	3
377	حضرت حنظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ	8	11
378	حضرت حنظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
379	حضرت حنظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ	8	3
380	حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ	9	1
381	حضرت حواء بنت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہا	12	3
382	حضرت حوشب رضی اللہ عنہ	6	1
383	حضرت حنیفہ عن ابیہ رضی اللہ عنہا	6	2
384	حضرت خارجہ بنت الصلت عن عمرہ رضی اللہ عنہا	10	2

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
341	حضرت حارث بن عبد اللہ بن اوس رضی اللہ عنہ	6	3
342	حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ	6	1
343	حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ	6	5
344	حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
345	حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ	10	2
346	حضرت حارث بن وہب رضی اللہ عنہ	8	7
347	حضرت حبان بن سعید العدائی رضی اللہ عنہ	7	1
348	حضرت حبیب بن ابی خالد رضی اللہ عنہ	6	2
349	حضرت حبیب بن کثف عن ابیہ رضی اللہ عنہ	9	2
350	حضرت حبیب بن مسلمہ العنبری رضی اللہ عنہ	7	8
351	حضرت حبیب بنت ابی قحزاف رضی اللہ عنہا	12	2
352	حضرت حبیب بنت سہل رضی اللہ عنہا	12	1
353	حضرت حجاج السلمی رضی اللہ عنہ	6	1
354	حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ	6	2
355	حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ	6	8
356	حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ	10	230
357	حضرت حذیم بن عمرو السعیدی رضی اللہ عنہ	8	2
358	حضرت حرملہ العنبری رضی اللہ عنہ	8	1
359	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	6	5
360	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
361	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	1	12
362	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	1	8

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
385	حضرت فاروق بن عذافہ العدوی رضی اللہ عنہ	10	3
386	حضرت خالد العدوانی رضی اللہ عنہ	8	1
387	حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ	7	14
388	حضرت خالد بن عدی الجعفی رضی اللہ عنہ	7	2
389	حضرت خالد بن عدی الجعفی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
390	حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ	10	3
391	حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ	9	35
392	حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
393	حضرت خرشہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ	7	1
394	حضرت خرشہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
395	حضرت خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ	7	5
396	حضرت خربیم بن فاکک رضی اللہ عنہ	6	13
397	حضرت خربیم بن فاکک رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
398	حضرت خربیم بن فاکک رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
399	حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	10	37
400	حضرت شقاش العمری رضی اللہ عنہ	8	2
401	حضرت شقاش العمری رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
402	حضرت خفاف بن ایہام بن راحہ رضی اللہ عنہ	6	3
403	حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا	12	6
404	حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا	12	12
405	حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
406	حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	3

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
407	حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
408	حضرت خبیبہ بن عبد الرحمن بن ابیہ رضی اللہ عنہ	7	5
409	حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ	8	3
410	حضرت ذرہ بنت ابی لبب رضی اللہ عنہا	12	2
411	حضرت ذکین بن سعید کلبی رضی اللہ عنہ	7	5
412	حضرت الدیلمی الکمری رضی اللہ عنہ	7	3
413	حضرت ذؤیب ابو قیسہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ	7	2
414	حضرت ذی الاصباح رضی اللہ عنہ	6	1
415	حضرت ذی الجوشن رضی اللہ عنہ	6	5
416	حضرت ذی الجوشن رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
417	حضرت ذی القرقہ رضی اللہ عنہ	6	2
418	حضرت ذی القرقہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
419	حضرت ذی الحلیہ الکلابی رضی اللہ عنہ	6	2
420	حضرت ذی الیدین رضی اللہ عنہ	6	3
421	حضرت ذی جبرجش رضی اللہ عنہ	7	4
422	حضرت ذی حر رضی اللہ عنہ	10	2
423	حضرت راطہ امراۃ عبداللہ رضی اللہ عنہا	6	2
424	حضرت راطہ بنت سفیان و عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا	12	2
425	حضرت راشد بن خبیش رضی اللہ عنہ	6	2
426	حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ	6	63
427	حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ



نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
428	حضرت رافع بن رفاعہ رضی اللہ عنہ	8	1
429	حضرت رافع بن عمرو المزی رضی اللہ عنہ	6	12
430	حضرت رافع بن عمرو المزی رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
431	حضرت رافع بن مکیہ رضی اللہ عنہ	6	1
432	حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ	6	4
433	حضرت رباح بن عبد الرحمن بن جندبہ رضی اللہ عنہ	6	2
434	حضرت ربیع بن معوذہ بن حفصہ رضی اللہ عنہ	12	14
435	حضرت ربیعہ بن خاسم رضی اللہ عنہ	7	2
436	حضرت ربیعہ بن عباد اللہ بن علی رضی اللہ عنہ	6	10
437	حضرت ربیعہ بن عباد اللہ بن علی رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
438	حضرت ربیعہ بن کعب السلمی رضی اللہ عنہ	6	6
439	حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ	10	2
440	حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ	8	6
441	حضرت رفاعہ بن عرابہ الجعفی رضی اللہ عنہ	6	4
442	حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ	10	2
443	حضرت رمیثہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ	12	2
444	حضرت رطلع بن ثابت الصماری رضی اللہ عنہ	7	12
445	حضرت زائدہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ	9	1
446	حضرت زارع بن عامر عبیدی رضی اللہ عنہ	10	1
447	حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ	1	34
448	حضرت زبیر بن عثمان النخعی رضی اللہ عنہ	9	2
449	حضرت زید بن ابی لہب رضی اللہ عنہ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
450	حضرت زیاد بن حارث الصدائ رضی اللہ عنہ	7	2
451	حضرت زیاد بن لہید رضی اللہ عنہ	7	3
452	حضرت زیاد بن لہید رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
453	حضرت زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ عنہ	7	1
454	حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ	8	87
455	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	10	104
456	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	7	1
457	حضرت زید بن خاریج رضی اللہ عنہ	1	1
458	حضرت زید بن خالد الجعفی رضی اللہ عنہ	7	56
459	حضرت زینبہ امراۃ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا	12	8
460	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	12	4
461	حضرت سائب بن خباب رضی اللہ عنہ	6	1
462	حضرت سائب بن خلاد الوہلبہ رضی اللہ عنہ	6	14
463	حضرت سائب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	6
464	حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ	6	15
465	حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ	10	1
466	حضرت سہرہ بن ابی قحاک رضی اللہ عنہ	6	1
467	حضرت سہرہ بن معبد رضی اللہ عنہ	6	14
468	حضرت سعید السلمی رضی اللہ عنہ	12	4
469	حضرت سراقہ بن مالک بن جشم رضی اللہ عنہ	7	11
470	حضرت سعد اللہ بنیل رضی اللہ عنہ	6	1
471	حضرت سعد بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
472	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	1	186
473	حضرت سعد بن الاطول رضی اللہ عنہ	7	3
474	حضرت سعد بن المیزان رضی اللہ عنہ	10	1
475	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	10	11
476	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
477	حضرت سعد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ	1	2
478	حضرت سعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ	6	1
479	حضرت سعید بن حرث رضی اللہ عنہ	8	2
480	حضرت سعید بن حرث رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
481	حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	1	77
482	حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	10	3
483	حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
484	حضرت سفیان الثعلبی رضی اللہ عنہ	8	1
485	حضرت سفیان بن ابی زحیر رضی اللہ عنہ	10	6
486	حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	4
487	حضرت سفیان بن وہب الخولانی رضی اللہ عنہ	7	1
488	حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ	10	17
489	حضرت سلامہ بنت حرث رضی اللہ عنہ	12	2
490	حضرت سلامہ بنت مطلق رضی اللہ عنہ	12	1
491	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	10	38
492	حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ	6	47
493	حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
494	حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ	6	64
495	حضرت سلمہ بن محجن رضی اللہ عنہ	6	21
496	حضرت سلمہ بن محجن رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
497	حضرت سلمہ بن سلامہ بن قیس رضی اللہ عنہ	6	1
498	حضرت سلمہ بن صحاحیہ رضی اللہ عنہ	10	1
499	حضرت سلمہ بن صحاحیہ رضی اللہ عنہ	6	3
500	حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ	8	7
501	حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
502	حضرت سلمہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ	8	2
503	حضرت سلمہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
504	حضرت سلمہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ	7	2
505	حضرت سلمہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ	6	1
506	حضرت سلمہ بنت حزامہ رضی اللہ عنہ	12	1
507	حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہ	12	2
508	حضرت سلمیٰ بنت قیس رضی اللہ عنہ	12	2
509	حضرت سلمیٰ بنت قیس رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
510	حضرت سلیم رضی اللہ عنہ	9	1
511	حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ	8	9
512	حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
513	حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ	6	6
514	حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
515	حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات	نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
538	حضرت سید بن مسیرہ رضی اللہ عنہ	6	1	516	حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ	9	196
539	حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ	7	31	517	حضرت سرہ بن فاک اسدی رضی اللہ عنہ	7	1
540	حضرت شداد بن الحاد رضی اللہ عنہ	6	2	518	حضرت سہل بن ابی شمرہ رضی اللہ عنہ	6	12
541	حضرت شداد بن الحاد رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ	519	حضرت سہل بن ابی شمرہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
542	حضرت شریح بن اوس رضی اللہ عنہ	7	1	520	حضرت سہل بن الحظیفہ رضی اللہ عنہ	7	10
543	حضرت شریح بن حسن رضی اللہ عنہ	7	4	521	حضرت سہل بن الحظیفہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
544	حضرت ثریہ بن سیدہ انصاری رضی اللہ عنہ	7	26	522	حضرت سہل بن حنیفہ رضی اللہ عنہ	6	15
545	حضرت ثریہ بن سیدہ انصاری رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ	523	حضرت سہل بن سعدی الساعدی رضی اللہ عنہ	6	100
546	حضرت ثقیف بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا	12	3	524	حضرت سہل بن سعدی الساعدی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
547	حضرت ثقیف بن اوس رضی اللہ عنہ	6	1	525	حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ	6	43
548	حضرت ثقیف بن قید رضی اللہ عنہ	6	2	526	حضرت سہل بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا	12	1
549	حضرت ثیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ	6	2	527	حضرت سہیل بن ابیہاء رضی اللہ عنہ	6	4
550	حضرت محار العبدی رضی اللہ عنہ	6	4	528	حضرت سہیل بن ابیہاء رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
551	حضرت محار العبدی رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ	529	حضرت سوادہ بن الربیع رضی اللہ عنہ	6	1
552	حضرت محار القادی رضی اللہ عنہ	6	11	530	حضرت سوادہ بنت معہ رضی اللہ عنہا	12	3
553	حضرت محار القادی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ	531	حضرت سیدہ انصاری رضی اللہ عنہ	6	1
554	حضرت محار القادی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ	532	حضرت سید بن نعمان رضی اللہ عنہ	6	3
555	حضرت محار القادی رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ	533	حضرت سید بن نعمان رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
556	حضرت محار القادی رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ	534	حضرت سید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ	6	2
557	حضرت محار بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ	8	1	535	حضرت سید بن قیس رضی اللہ عنہ	8	2
558	حضرت مصعب بن جشمہ رضی اللہ عنہ	6	44	536	حضرت سید بن مقرن رضی اللہ عنہ	6	7
559	حضرت مصعب بن جشمہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ	537	حضرت سید بن مقرن رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی	جلد نمبر	تعداد مرویات
584	حضرت طارق بن سید رضی	10	مشتکر
585	حضرت طارق بن شہاب رضی	8	9
586	حضرت طارق بن عبداللہ رضی	12	3
587	حضرت طلحہ القناری رضی	10	8
588	حضرت فضیل بن عکرمہ رضی	9	1
589	حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی	1	24
590	حضرت طلق بن علی رضی	10	31
591	حضرت طلق بن علی رضی	6	مشتکر
592	حضرت ظہیر بن رضی	7	1
593	حضرت عائشہ بن عمرو رضی	9	13
594	حضرت عائشہ صدیقہ رضی	11	2434
595	حضرت عائشہ بنت قدامہ رضی	12	مشتکر
596	حضرت عامر بن عدی رضی	10	4
597	حضرت عامر بن عمر رضی	6	1
598	حضرت عامر المزی رضی	6	2
599	حضرت عامر بن ربیعہ رضی	6	33
600	حضرت عامر بن شہر رضی	6	3
601	حضرت عامر بن شہر رضی	8	مشتکر
602	حضرت عامر بن مسعود رضی	8	1
603	حضرت عامر بن املہ رضی	10	15
604	حضرت عباد بن شریح رضی	7	1
605	حضرت عبادہ بن الصامت رضی	7	141
606	حضرت عبادہ بن الصامت رضی	10	مشتکر
606	حضرت عبادہ بن الولید رضی	6	2
نمبر شمار	نام صحابی رضی	جلد نمبر	تعداد مرویات
560	حضرت معصود بن معاذ رضی	9	3
561	حضرت صفوان بن امیہ رضی	12	22
562	حضرت صفوان بن امیہ رضی	6	مشتکر
563	حضرت صفوان بن المعطل السلی رضی	10	3
564	حضرت صفوان بن عسال رضی	8	22
565	حضرت صفیہ ام المؤمنین رضی	12	10
566	حضرت سماء بنت اسر رضی	12	3
567	حضرت النہدی رضی	8	9
568	حضرت صبیب رضی	10	9
569	حضرت صبیب بن شان رضی	8	12
570	حضرت شہادہ بنت زبیر رضی	12	5
571	حضرت شہادہ بنت زبیر رضی	12	مشتکر
572	حضرت شہاک بن سفیان رضی	6	3
573	حضرت شہاک بن قیس رضی	6	2
574	حضرت شہاک بن قیس رضی	10	مشتکر
575	حضرت شہار بن ازہار رضی	6	10
576	حضرت شہار بن ازہار رضی	8	مشتکر
577	حضرت شہار بن ازہار رضی	8	مشتکر
578	حضرت شہار بن ازہار رضی	8	مشتکر
579	حضرت ضمیرہ بن شہید رضی	8	1
580	حضرت ضمیرہ بن سعد السلی رضی	9	2
581	حضرت طارق بن اشیم رضی	12	14
582	حضرت طارق بن اشیم رضی	6	مشتکر
583	حضرت طارق بن سید رضی	8	6

نمبر شمار	نام صحابی بن مسن	جلد نمبر	تعداد مرویات
607	حضرت عبادہ بن قرط بن مسن	6	4
608	حضرت عبادہ بن قرط بن مسن	9	مشترکہ
609	حضرت عباس بن عبدالمطلب بن مسن	1	28
610	حضرت عباس بن مرداس السنہ بن مسن	6	1
611	حضرت عبدالحکیم بن صفی عن ابی عن جده بن مسن	6	1
612	حضرت عبد الرحمن بن ابی افراسی بن مسن	6	20
613	حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق بن مسن	1	12
614	حضرت عبد الرحمن بن ابی عمیرہ ہارونی بن مسن	7	3
615	حضرت عبد الرحمن بن ابی قراہ بن مسن	6	4
616	حضرت عبد الرحمن بن ابی قراہ بن مسن	7	مشترکہ
617	حضرت عبد الرحمن بن ابی قراہ بن مسن	7	مشترکہ
618	حضرت عبد الرحمن بن ازھر بن مسن	6	7
619	حضرت عبد الرحمن بن ازھر بن مسن	8	مشترکہ
620	حضرت عبد الرحمن بن حسنہ بن مسن	7	4
621	حضرت عبد الرحمن بن خطاب بن مسن	6	6
622	حضرت عبد الرحمن بن حشم بن مسن	6	2
623	حضرت عبد الرحمن بن سرہ بن مسن	9	16
624	حضرت عبد الرحمن بن شبل بن مسن	6	16
625	حضرت عبد الرحمن بن شبل بن مسن	6	مشترکہ
626	حضرت عبد الرحمن بن صفوان بن مسن	6	4
627	حضرت عبد الرحمن بن یحیٰ بن مسن	6	4
628	حضرت عبد الرحمن بن عثمان بن مسن	6	مشترکہ
629	حضرت عبد الرحمن بن غنم اشعری بن مسن	7	9
630	حضرت عبد الرحمن بن قنودہ السہلی بن مسن	7	1

نمبر شمار	نام صحابی بن مسن	جلد نمبر	تعداد مرویات
631	حضرت عبد الرحمن بن معاویہ السہلی بن مسن	6	2
632	حضرت عبد الرحمن بن مزید بن ابی بن مسن	6	1
633	حضرت عبد الرحمن بن شمر الدلی بن مسن	8	4
634	حضرت عبد الرحمن بن شمر الدلی بن مسن	8	مشترکہ
635	حضرت عبد اللہ بن بشام	10	مشترکہ
636	حضرت عبد اللہ بن ربیع بن مسن	6	1
637	حضرت عبد اللہ بن ربیع بن مسن	6	1
638	حضرت عبد اللہ بن شمر بن ربیع بن مسن	6	3
639	حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی بن مسن	8	77
640	حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی بن مسن	8	مشترکہ
641	حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی بن مسن	6	2
642	حضرت عبد اللہ بن ابی حبیب بن مسن	7	4
643	حضرت عبد اللہ بن ابی حبیب بن مسن	8	مشترکہ
644	حضرت عبد اللہ بن ابی حذرہ بن مسن	10	2
645	حضرت عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن مسن	6	1
646	حضرت عبد اللہ بن ارقم بن مسن	6	2
647	حضرت عبد اللہ بن ارقم بن مسن	6	مشترکہ
648	حضرت عبد اللہ بن ارقم بن مسن	6	3
649	حضرت عبد اللہ بن انیس بن مسن	8	6
650	حضرت عبد اللہ بن انیس بن مسن	6	مشترکہ
651	حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزاء بن مسن	7	16
652	حضرت عبد اللہ بن زبیر بن مسن	6	37
653	حضرت عبد اللہ بن سائب بن مسن	6	10
654	حضرت عبد اللہ بن السعدی بن مسن	10	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد روایات
679	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	10	15
680	حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ	6	1
681	حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ	6	2
682	حضرت عبداللہ بن عقیق رضی اللہ عنہ	6	1
683	حضرت عبداللہ بن ہدی رضی اللہ عنہ	8	4
684	حضرت عبداللہ بن طیم رضی اللہ عنہ	8	7
685	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	3	2029
686	حضرت عبداللہ بن عمرو بن اعرج رضی اللہ عنہ	7	2
687	حضرت عبداللہ بن عمرو بن الاحاس رضی اللہ عنہ	3	627
688	حضرت عبداللہ بن قراط رضی اللہ عنہ	8	2
689	حضرت عبداللہ بن مالک اوی رضی اللہ عنہ	8	2
690	حضرت عبداللہ بن مالک ابن حصینہ رضی اللہ عنہ	10	16
691	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	2	900
692	حضرت عبداللہ بن حشہ رضی اللہ عنہ	7	2
693	حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ	9	3
694	حضرت عبداللہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ	7	6
695	حضرت عبداللہ بن یحییٰ بن مالک رضی اللہ عنہ	10	3
696	حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ	9	65
697	حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
698	حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
699	حضرت حمید اللہ بن اسلم رضی اللہ عنہ	8	1
700	حضرت حمید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	1	1
701	حضرت حمید اللہ بن ہدی رضی اللہ عنہ	10	2
702	حضرت حمید بن خالد السلمی رضی اللہ عنہ	6	10

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد روایات
655	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	2	1810
656	حضرت عبداللہ بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ	7	28
657	حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	6	2
658	حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
659	حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صمیم رضی اللہ عنہ	10	14
660	حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	7	4
661	حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
662	حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ	1	22
663	حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	6	1
664	حضرت عبداللہ بن خاتمہ رضی اللہ عنہ	6	1
665	حضرت عبداللہ بن ظلمہ رضی اللہ عنہ	10	4
666	حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ	7	10
667	حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
668	حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
669	حضرت عبداللہ بن غیب رضی اللہ عنہ	10	1
670	حضرت عبداللہ بن یحییٰ السلمی رضی اللہ عنہ	8	1
671	حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	6	2
672	حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ	6	5
673	حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
674	حضرت عبداللہ بن زید بن عامر رضی اللہ عنہ	6	44
675	حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ	6	5
676	حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ	9	12
677	حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ	8	5
678	حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
703	حضرت عبید بن خالد السلمي رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
704	حضرت عبید بن خالد السلمي رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
705	حضرت عبید مولى النبی صلی اللہ علیہ وسلم	10	4
706	حضرت عبیدہ بن عمرو رضی اللہ عنہ	6	4
707	حضرت عبیدہ بن عمرو رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
708	حضرت قہبان بن مالک رضی اللہ عنہ	6	11
709	حضرت قہبان بن مالک رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
710	حضرت قہبان بن مالک رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
711	حضرت عقبہ بن عبد ربیعہ رضی اللہ عنہ	7	22
712	حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ	9	4
713	حضرت عقبہ بن غزوہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
714	حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ	7	41
715	حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
716	حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ	7	4
717	حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ	6	4
718	حضرت عثمان بن مظعان ذی النورین رضی اللہ عنہ	1	163
719	حضرت عداۃ بن خالد بن ہذیل رضی اللہ عنہ	9	2
720	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ	8	59
721	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
722	حضرت عدی بن عیسوی الکندی رضی اللہ عنہ	7	12
723	حضرت عرابی بن ساریہ رضی اللہ عنہ	7	26
724	حضرت عرفیہ بن اسعد رضی اللہ عنہ	8	13
725	حضرت عرفیہ بن اسعد رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
726	حضرت عرفیہ بن اسعد رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
727	حضرت عرفیہ بن شریح رضی اللہ عنہ	8	4
728	حضرت عروہ اللخمی رضی اللہ عنہ	9	1
729	حضرت عروہ بن ابی الجعد البازنی رضی اللہ عنہ	8	17
730	حضرت عروہ بن مغیرہ الطائی رضی اللہ عنہ	8	7
731	حضرت عروہ بن مغیرہ الطائی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
732	حضرت عصام المونی رضی اللہ عنہ	6	1
733	حضرت عطیہ السدی رضی اللہ عنہ	7	3
734	حضرت عطیہ القریظی رضی اللہ عنہ	8	5
735	حضرت عطیہ القریظی رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
736	حضرت عطیہ القریظی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
737	حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ	6	12
738	حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
739	حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ	7	185
740	حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
741	حضرت عقبہ بن عمرو الأسداری رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
742	حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ	7	4
743	حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
744	حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	6	4
745	حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	1	مشترکہ
746	حضرت کرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ	7	2
747	حضرت کرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
748	حضرت علاء بن اعصر رضی اللہ عنہ	8	5
749	حضرت علاء بن اعصر رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
750	حضرت علقمہ بن مرثدہ رضی اللہ عنہ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
751	حضرت عاتقہ بن رملہ البلوئی رضی اللہ عنہ	10	1
752	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (المرتضیٰ)	1	819
753	حضرت علی بن شیمان رضی اللہ عنہ	6	5
754	حضرت علی بن شیمان رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
755	حضرت علی بن طلق الیمامی رضی اللہ عنہ	10	4
756	حضرت عظیم بن عیسٰی رضی اللہ عنہ	6	1
757	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	8	38
758	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
759	حضرت عمارہ بن حزام انصاری رضی اللہ عنہ	10	2
760	حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ	7	9
761	حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
762	حضرت عمر الجمعی رضی اللہ عنہ	7	1
763	حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ	6	14
764	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	1	309
765	حضرت عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ	10	1
766	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	9	202
767	حضرت عمرو انصاری رضی اللہ عنہ	7	1
768	حضرت عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ	10	
769	حضرت عمرو بن ام کوثم رضی اللہ عنہ	6	2
770	حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ	7	26
771	حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
772	حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
773	حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ	6	1
774	حضرت عمرو بن الجوح رضی اللہ عنہ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
775	حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ	8	2
776	حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ	10	6
777	حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
778	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	7	50
779	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
780	حضرت عمرو بن الغفواء رضی اللہ عنہ	10	1
781	حضرت عمرو بن تغلبہ رضی اللہ عنہ	9	8
782	حضرت عمرو بن تغلبہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
783	حضرت عمرو بن حریت رضی اللہ عنہ	8	6
784	حضرت عمرو بن حزام انصاری رضی اللہ عنہ	10	5
785	حضرت عمرو بن خارجه رضی اللہ عنہ	7	20
786	حضرت عمرو بن خارجه رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
787	حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ	6	7
788	حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
789	حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
790	حضرت عمرو بن شاس الکلبی رضی اللہ عنہ	6	1
791	حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ	7	43
792	حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
793	حضرت عمرو بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	8	1
794	حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ	7	2
795	حضرت عمرو بن مرہ الجبلی رضی اللہ عنہ	7	5
796	حضرت عمرو بن یزید رضی اللہ عنہ	6	3
797	حضرت عمیرہ بن ابی ذر رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
798	حضرت عمیرہ بن سلمہ الضمری رضی اللہ عنہ	6	1



نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مروریات
799	حضرت عبید بن جریح	10	9
800	حضرت عبید بن جریح	10	مشترکہ
801	حضرت عوف بن مالک انجمی	10	41
802	حضرت عوف بن ساعدہ	6	1
803	حضرت عوف بن اسحق	6	2
804	حضرت عوف بن اسحق	8	مشترکہ
805	حضرت عیاض بن ابی ربیعہ	6	3
806	حضرت عیاض بن ابی ربیعہ	8	مشترکہ
807	حضرت عیاض بن عمار	8	10
808	حضرت عیاض بن عمار	7	مشترکہ
809	حضرت عیین بن یزاد بن ساءہ	8	2
810	حضرت عقیق بن حارث	7	4
811	حضرت عقیق بن حارث	10	1
812	حضرت فاطمہ بنت ابی حبشہ	12	3
813	حضرت فاطمہ بنت ابی حبشہ	12	مشترکہ
814	حضرت فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ	12	10
815	حضرت فاطمہ بنت قیس	12	36
816	حضرت فاطمہ بنت قیس	12	مشترکہ
817	حضرت فاطمہ بنت ابی حبیہ	12	2
818	حضرت فاکہ بن سعد	6	1
819	حضرت فرات بن میان الکلبی	8	1
820	حضرت فراس بن	8	1
821	حضرت فروہ بن مسیک	6	6
822	حضرت فروہ بن مسیک	12	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مروریات
823	حضرت فرید بنت مالک بن	12	3
824	حضرت فرید بنت مالک بن	12	مشترکہ
825	حضرت فضال اللہ بن	8	1
826	حضرت فضال بن عبید اللہ بن	10	39
827	حضرت فضل بن عباس	1	44
828	حضرت فیروز دہلی	7	7
829	حضرت قارب بن	10	1
830	حضرت قبیصہ بن عمار	6	11
831	حضرت قبیصہ بن عمار	9	مشترکہ
832	حضرت قتادہ بن نعمان	6	9
833	حضرت قتادہ بن نعمان	12	مشترکہ
834	حضرت قتادہ بن مطلق	9	6
835	حضرت قتیبہ بنت مسلم	12	1
836	کشم بن تمام	6	1
837	حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمار	6	8
838	حضرت قرہ اموی	6	20
839	حضرت قرہ اموی	9	مشترکہ
840	حضرت قرہ بن دعوس النمری	9	1
841	حضرت قطب بن قتادہ	6	2
842	حضرت قطب بن مالک	8	1
843	حضرت قطب بن مطرف الغفاری	6	2
844	حضرت قیس الخداعی	7	1
845	حضرت قیس بن افرزہ	6	8
846	حضرت قیس بن افرزہ	8	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی بخیر	جلد نمبر	تعداد روایات
847	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ بنی تملہ	6	14
848	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ بنی تملہ	10	مشترکہ
849	حضرت قیس بن عاکہ بنی تملہ	7	3
850	حضرت قیس بن عاکہ بنی تملہ	7	مشترکہ
851	حضرت قیس بن عاصم بنی تملہ	9	5
852	حضرت قیس بن عمرو بنی تملہ	10	2
853	حضرت قیس بن خرمہ بنی تملہ	7	1
854	حضرت کعبہ بنی تملہ	12	2
855	حضرت کرومہ بن سفیان بنی تملہ	6	1
856	حضرت کرز بن علقمہ الخزاعی بنی تملہ	6	4
857	حضرت کعب بن زید بنی تملہ	6	1
858	حضرت کعب بن عاصم اشعری بنی تملہ	10	3
859	حضرت کعب بن عجرہ بنی تملہ	8	34
860	حضرت کعب بن عمرو بنی تملہ	6	
861	حضرت کعب بن عیاض بنی تملہ	7	2
862	حضرت کعب بن مالک بنی تملہ	12	14
863	حضرت کعب بن مالک انصاری بنی تملہ	6	37
864	حضرت کعب بن مالک انصاری بنی تملہ	10	مشترکہ
865	حضرت کعب بن مرہ البصری بنی تملہ	8	3
866	حضرت کعب بن مرہ السلمی بنی تملہ	7	14
867	حضرت کلدہ بن ضبل بنی تملہ	6	1
868	حضرت کیسان بنی تملہ	6	3
869	حضرت کیسان بنی تملہ	8	مشترکہ
870	حضرت لباد بنی تملہ	6	1
871	حضرت لقیط بن صبرہ بنی تملہ	6	6
872	حضرت لقیط بن صبرہ بنی تملہ	7	مشترکہ
873	حضرت لیث بن ثابت قاضی بنی تملہ	12	1
874	حضرت ماعز بنی تملہ	8	2
875	حضرت مالک بن حارث بنی تملہ	8	4
876	حضرت مالک بن حارث بنی تملہ	9	مشترکہ
877	حضرت مالک بن حویرث بنی تملہ	6	18
878	حضرت مالک بن حویرث بنی تملہ	9	مشترکہ
879	حضرت مالک بن زیدہ بنی تملہ	7	1
880	حضرت مالک بن صعصعہ بنی تملہ	7	4
881	حضرت مالک بن عبد اللہ الحنفی بنی تملہ	10	4
882	حضرت مالک بن قحطامہ بنی تملہ	7	2
883	حضرت مالک بن عمرو القشیری بنی تملہ	8	1
884	حضرت مالک بن عمیرہ بنی تملہ	10	1
885	حضرت مالک بن خلدہ بنی تملہ	6	6
886	حضرت مالک بن حمیرہ بنی تملہ	6	1
887	حضرت ہاشم بن مسعود بنی تملہ	6	6
888	حضرت ہاشم بن مسعود بنی تملہ	9	مشترکہ
889	حضرت مجمع بن جاریہ بنی تملہ	6	8
890	حضرت مجمع بن جاریہ بنی تملہ	7	مشترکہ
891	حضرت مجمع بن جاریہ بنی تملہ	8	مشترکہ
892	حضرت مجمع بن یزید بنی تملہ	6	3
893	حضرت نجیح بن الدیلمی بنی تملہ	6	3
894	حضرت نجیح بن ادورع بنی تملہ	8	8

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
919	حضرت مسور بن مخرمہ و مروان رضی اللہ عنہ	8	25
920	حضرت مسور بن یزید رضی اللہ عنہ	6	1
921	حضرت مسیب بن خزان رضی اللہ عنہ	10	4
922	حضرت مطرب بن عکاس رضی اللہ عنہ	10	2
923	حضرت مطرف بن عبد اللہ بن ابیہ رضی اللہ عنہ	6	25
924	حضرت مطلب رضی اللہ عنہ	7	7
925	حضرت مطلب بن ابی و داع رضی اللہ عنہ	6	4
926	حضرت مطلب بن ابی و داع رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
927	حضرت مطلب بن و داع رضی اللہ عنہ	12	6
928	حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ	6	8
929	حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
930	حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ	7	1
931	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ	10	153
932	حضرت معاذ بن عبد اللہ بن ضعیب رضی اللہ عنہ	6	1
933	حضرت معاذ بن عفرہ رضی اللہ عنہ	7	2
934	حضرت معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ	6	1
935	حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ	7	111
936	حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ	6	15
937	حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
938	حضرت معاویہ بن جاحم رضی اللہ عنہ	6	a
939	حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ	12	5
940	حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ	9	60
941	حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
942	حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
885	حضرت یحییٰ بن ادرع رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
896	حضرت عمر بن النعمانی رضی اللہ عنہ	6	4
897	حضرت عمر بن النعمانی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
898	حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ	8	10
899	حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
900	حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ	6	2
901	حضرت محمد بن یحییٰ رضی اللہ عنہ	8	1
902	حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ	7	1
903	حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	10	3
904	حضرت محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	10	2
905	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	6	11
906	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
907	حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ	10	19
908	حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ	10	4
909	حضرت حمید بن مسعود رضی اللہ عنہ	10	11
910	حضرت مختار رضی اللہ عنہ	10	2
911	حضرت خثعم بن سلیم رضی اللہ عنہ	7	1
912	حضرت مرہ البہری رضی اللہ عنہ	9	3
913	حضرت مرہ البہری رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
914	حضرت مریم بن عقیان رضی اللہ عنہ	9	1
915	حضرت مروان السلمی رضی اللہ عنہ	7	3
916	حضرت مزید بن حوالہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
917	حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ	7	16
918	حضرت مسلمہ بن خالد رضی اللہ عنہ	7	2



نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مردیات
1007	حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ	10	2
1008	حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ	6	1
1009	حضرت وہب بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	6	2
1010	حضرت وہب بن خنیس رضی اللہ عنہ	7	4
1011	حضرت وہب بن خنیس رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
1012	حضرت یزید ابوالسائب بن یزید رضی اللہ عنہ	7	4
1013	حضرت یزید بن اخیس رضی اللہ عنہ	7	1
1014	حضرت یزید بن اسود العامری رضی اللہ عنہ	7	6
1015	حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ	8	2
1016	حضرت یسیرہ زوجہ	12	1
1017	حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ	7	22
1018	حضرت یحییٰ بن مرداس رضی اللہ عنہ	7	27
1019	حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	6	9
1020	حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
1021	حضرت یونس بن شداد رضی اللہ عنہ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مردیات
991	حضرت حمیب بن مغفل رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
992	حضرت حماد بن زیاد رضی اللہ عنہ	6	4
993	حضرت حماد بن زیاد رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
994	حضرت حمزہ بن ابی اسود رضی اللہ عنہ	10	6
995	حضرت حشام بن حکیم بن خزام رضی اللہ عنہ	6	8
996	حضرت حشام بن حکیم بن خزام رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
997	حضرت حشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ	6	17
998	حضرت حلب الطائی رضی اللہ عنہ	10	21
999	حضرت حنظل بن اسامہ رضی اللہ عنہ	6	2
1000	حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ	8	45
1001	حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
1002	حضرت داہد بن معبد رضی اللہ عنہ	7	9
1003	حضرت دالمہ بن اسقع رضی اللہ عنہ	7	28
1004	حضرت دالمہ بن اسقع رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
1005	حضرت والد بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	12	1
1006	حضرت دحیٰ بن اسحق رضی اللہ عنہ	6	3

## مسند الخفاء الراشدين

### مُسْنَدُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

#### حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَعِمَدَ اللَّهُ وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ آيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا زَاوُوا الْمُتَكَبِّرَ قَلَمَ يُغَيِّرُوهُ أَوْ شَكَّ أَنْ يَعْنَهُمُ اللَّهُ بِعَفَايِهِ [أخرجه الحميدي: ۳، وأبو داود: ۴۳۳۸، والنسائي: ۱۲۱۶۸]

(۱) قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرماتے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

وہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ گمراہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ

کریں تو غمغریب ان سب کو اللہ کا نذاب گھیر لے گا۔

(۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَرَزَاقِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ وَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرِي اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا خَلَفَ لِي صَدَّقَهُ وَإِنِّي أَتَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ قَالَ مِسْعَرٌ وَيُصَلِّيُ وَقَالَ سُفْيَانُ ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَفَرَ لَهُ.

[أخرجه الطيالسي: ۱، ۲، أبو داود: ۱۵۲۱، والنسائي: ۱۵۰۶]

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا تھا مجھے اس

سے فائدہ پہنچاتا تھا، اور جب کوئی دوسرا شخص مجھ سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے اس پر قسم لیتا، جب وہ قسم کھا لیتا کہ یہ حدیث اس نے نبی ﷺ ہی سے سنی ہے تب کہیں جا کر میں اس کی بات کو سچا تسلیم کرتا تھا۔

مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ یہ حدیث بیان کرنے میں سچے ہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو آدمی کوئی گناہ کر بیٹھے، پھر وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو یقیناً معاف فرمادے گا۔

(۳) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو سَعِيدٍ يَغْنِي الْعَنْفَرِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ سَرُجًا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ مَرُّ الْبُرَاءِ فَلْيَحْمِلْهُ إِلَيَّ مَنَزِلِي فَقَالَ لَا حَتَّى تَحْدِثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ حِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ مَعَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ خَرَجْنَا فَأَذْلَجْنَا فَأَحْتَفْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ فَصُرْتُ بِبَصْرِي هَلْ أَرَى ظِلًّا نَأْوِي إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِصُخْرَةٍ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا بِقَيْءٍ ظِلُّهَا فَسَوَّيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَنْتُ لَهُ فَرْوَةً وَقُلْتُ اضْطَجِعْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاضْطَجِعَ ثُمَّ خَرَجْتُ أَنْظُرَ هَلْ أَرَى أَحَدًا مِنْ الطَّلَبِ فَإِذَا أَنَا بِرَأْعِي غَمٍّ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَاءُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَمِّكَ مِنْ لَبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ هَلْ أَنْتَ خَالِبٌ لِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرْتُهُ فَأَعْقَلَ شَاةً مِنْهَا ثُمَّ أَمَرْتُهُ فَتَقَضَّ صُرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ فَتَقَضَّ كَفَّيْهِ مِنَ الْغُبَارِ وَمَعِيَ إِدَارَةٌ عَلَى قِمَاحٍ حَرْقَةٍ فَحَلَبْتُ لِي كُفْيَةً مِنَ الْمَلِكِ فَصَبَّيْتُ يَغْنِي الْمَاءَ عَلَى الْقَدَحِ حَتَّى بَرَدَ اسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاقَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَقْبَطْتُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قُلْتُ هَلْ أَتَى الرَّجُلُ قَالَ فَأَرْتَحِلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَا فَلَمْ يَذُرْكُنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا سَرَّافَةٌ بَنَى مَالِكُ بْنُ جُعْشَمٍ عَلَى قَرَسٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لِحِقَنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَّا فَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قَدْرُ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لِحِقَنَا وَتَكَيْتُ قَالَ لِمَ تَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ مَا عَلَى نَفْسِي أَتَيْتُ وَلَكِنْ أَتَيْتُكَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْخُفْهُ بِمَا شِئْتَ فَسَاخَتْ قَوَائِمُ قُرَيْبِهِ إِلَى بَطْنِهَا فِي أَرْضٍ صَلْبَةٍ وَوُتِبَ عَنْهَا وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجِيبَنِي بِمَا أَنَا فِيهِ فَوَاللَّهِ لَا أَعْمِيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ وَهَذِهِ كِتَابَتِي فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ بِبَابِلَى وَغَنَمِي فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُطْلِقَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَتَلَقَّاهُ النَّاسُ فَاخْرَجُوا فِي الطَّرِيقِ وَعَلَى الْأَجَاجِيرِ

فَاسْتَدَ الْخَدَمُ وَالصَّبِيَّانُ فِي الطَّرِيقِ يَقُولُونَ اللَّهُ أَكْبَرُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَتَزَارَعَ الْقَوْمُ أَنَّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَشْوَالَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِأَكْثَرِهِمْ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا حَيْثُ أَمَرَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَوَّلُ مَنْ كَانَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ الْمُهَاجِرِينَ مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الدَّارِ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى أَخُو بَنِي فِهْرٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشْرِينَ رَاكِبًا فَقُلْنَا مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَى أَتْرَى ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ الْبَرَاءُ وَلَمْ يَقْدَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى حَقِظْتُ سُورًا مِنَ الْمُفَصَّلِ قَالَ إِسْرَائِيلُ وَكَانَ الْبَرَاءُ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي

حَارِثَةَ | صححه البخاری (۳۶۱۵) و مسلم ۲۰۰۹ وابن حبان ۱۶۲۸۱

(۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے والد حضرت عازب بن جہنم سے ۱۳ درہم کے عوض ایک زین خریدی اور میرے والد سے فرمایا کہ اپنے بیٹے براء سے کہہ دیجئے کہ وہ اسے اٹھا کر میرے گھر تک پہنچا دے، انہوں نے کہا کہ پہلے آپ وہ دو اقد سنائیے جب نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور آپ بھی ان کے ہمراہ تھے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شبہ ہجرت ہم لوگ رات کی تاریکی میں نکلے اور سارا دن اور ساری رات تیزی سے سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، میں نے نظر دوڑا کر دیکھا کہ کہیں کوئی سایہ نظر آتا ہے یا نہیں؟ مجھے اچانک ایک چٹان نظر آئی، میں اسی کی طرف لپکا تو وہاں کچھ سایہ موجود تھا، میں نے وہ جگہ برابر کی اور نبی ﷺ کے پیٹھ کے لیے اپنی پوسٹیں بچھادی، اور نبی ﷺ سے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ دیر آرام فرمالیجئے، چنانچہ نبی ﷺ لیٹ گئے۔

ادھر میں یہ جائزہ لینے کے لیے نکلا کہ کہیں کوئی جاسوس تو نہیں دکھائی دے رہا؟ اچانک مجھے بکریوں کا ایک جڑوا ہل گیا، میں نے اس سے پوچھا بیٹا! تم کس کے ہو؟ اس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جس سے جانتا تھا، میں نے اس سے کہا کہ کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، میں نے اس سے دودھ وہ کر دینے کی فرمائش کی تو اس نے اس کا بھی ثبوت جواب دیا، اور میرے کہنے پر اس نے ایک بکری کو قاتوا ہو میں کر لیا۔

پھر میں نے اس سے بکری کے تھن پر سے غبار صاف کرنے کو کہا جو اسے کر دیا، پھر میں نے اس سے اپنے ہاتھ بھاڑنے کو کہا تا کہ گرد و غبار دور ہو جائے چنانچہ اس نے اپنے ہاتھ بھی بھاڑ لیے، اس وقت میرے پاس ایک برتن تھا، جس کے منہ پر چھوٹا سا کپڑا لپٹا ہوا تھا، اس برتن میں اس نے تھوڑا سا دودھ دوہا اور میں نے اس پر پانی چھڑک دیا تا کہ برتن نیچے سے ٹھنڈا ہو جائے۔

اس کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں وہاں پہنچا تو نبی ﷺ بیدار ہو چکے تھے، میں نے نبی ﷺ سے دودھ نوش فرمانے کی درخواست کی، جسے جب نبی ﷺ نے قبول کر لیا اور اتنا دودھ پیا کہ میں مطمئن اور خوش ہو گیا، اس کے بعد نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا اب روا لگی کا وقت آ گیا ہے اور اب ہمیں چلنا چاہئے؟



نبی ﷺ کے ایمان پر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے، پوری قوم ہماری تلاش میں تھی، لیکن سراقہ بن مالک بن عیشم کے ماہر جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا، ہمیں کوئی نہ پاسکا، سراقہ کو دیکھ کر میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ جاسوس ہم تک پہنچ گیا ہے، اب کیا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا آپ غمگین اور دل برداشتہ نہ ہوں، اللہ ہمارے ساتھ ہے، ادھر وہ ہمارے اور قریب آ گیا اور ہمارے اور اس کے درمیان ایک یا دو تین نیزوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا، میں نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو ہمارے قریب پہنچ گیا ہے اور یہ کہہ کر میں رو پڑا۔

نبی ﷺ نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے عرض کیا بخدا! میں اپنے لیے نہیں رو رہا، میں تو آپ ﷺ کے لیے رو رہا ہوں کہ اگر آپ ﷺ کو پکڑ لیا گیا تو یہ نجانے کیا سلوک کریں گے؟ اس پر نبی ﷺ نے سراقہ کے لئے بددعا فرمائی کہ اسے اللہ! تو جس طرح چاہے، اس سے ہماری کفایت اور حفاظت فرما۔

اسی وقت اس کے گھوڑے کے پاؤں پیٹ تک زمین میں دھنس گئے، حالانکہ وہ زمین انتہائی سہل اور سخت تھی، اور سراقہ اس سے نیچے گر پڑا اور کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ! میں جانتا ہوں کہ یہ آپ کا کوئی عمل ہے، آپ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات دے دے، میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کی تلاش میں اپنے پیچھے آنے والے تمام لوگوں پر آپ کو کھنٹی رکھوں گا اور کسی کو آپ کی خبر نہ ہونے دوں گا، نیز یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر بطور نشانی کے آپ لے لیجئے، فلاں فلاں مقام پر آپ کا گدڑ میرے اونٹوں اور بکریوں پر ہوگا، آپ کو ان میں سے جس چیز کی جتنی ضرورت ہو، آپ لے لیجئے گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں، پھر آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی اور اسے ربائی مل گئی، اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹ گیا اور ہم دونوں اپنی راہ پر ہو لئے یہاں تک کہ ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچ گئے، لوگ نبی ﷺ سے ملاقات کے لئے اپنے گھروں سے نکل پڑے، کچھ اپنے گھروں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر نبی ﷺ کا دیدار کرنے لگے، اور راستے ہی میں بچے اور غلام مل کر زور زور سے نعرہ بکبیر بلند کرتے ہوئے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، محمد ﷺ تشریف لے آئے۔

نبی ﷺ کی تشریف آوری پر لوگوں میں یہ جھگڑا ہونے لگا کہ نبی ﷺ کس قبیلے کے مہمان نہیں گئے؟ نبی ﷺ نے اس جھگڑے کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا آج رات تو میں خواجہ عبدالطلب کے احوال بنو نجار کا مہمان بنوں گا تاکہ ان کے لئے باعث عز و شرف ہو جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ ہاں تشریف لے گئے جہاں کا آپ کو حکم ملا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین میں سے ہمارے یہاں سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ”جن کا تعلق بنو عبدالمدار سے تھا“ تشریف لائے تھے، پھر بنو نضیر سے تعلق رکھنے والے ایک نابینا صحابی حضرت ابن ام عکثم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیس سواریوں کے ساتھ ہمارے یہاں رونق افروز ہوئے۔

جب حضرت عمر فاروقؓ نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ کا کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ بھی میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں، چنانچہ کچھ ہی عرصے کے بعد نبی ﷺ بھی مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے اور حضرت صدیق اکبرؓ جینے بھی ساتھ آئے۔

حضرت براءؓ جینے بھی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی تشریف آوری سے قبل ہی میں مفصلات کی متعدد سورتیں پڑھ اور یاد کر چکا تھا، راوی حدیث اسرائیل کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازبؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو حارثہ سے تھا۔

(۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ قَالَ إِسْرَائِيلُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُسَيْعٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ بِرِوَاةٍ لِهَاطِلٍ مَكَّةَ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبِيٌّ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذَّةٌ فَاجْلُهُ إِلَى مَذَّتِهِ وَاللَّهُ بَرَاءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ قَالَ فَسَارَ بِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْحَقُّ فَرَدَّ عَلَيَّ أَبَا بَكْرٍ وَبَلَّغْنَا أَنْتَ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ بَغَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ مَا حَدَّثَ فِيكَ إِلَّا خَيْرٌ وَلَكِنْ أَمُرْتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مَعِيَ | إسناده ضعيف، وقال أحمد:

هذا حديث مكره، وقال ابن نعيم في المنهاج ۵/ ۶۳: (لا يوذى عني إلا علي) من الكذب |

(۲) حضرت صدیق اکبرؓ جینے سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں امیر مہاجرین کا بھیجے وقت اہل مکہ سے اس براءت کا اعلان کرنے کی ذمہ داری بھی سونپی تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا، کوئی آدمی یہ نہ ہو کہ طواف نہیں کر سکے گا۔ جنت میں صرف وہی شخص داخل ہو سکے گا جو مسلمان ہو، جس شخص کا پیغمبر اسلامؐ نے یہ ہے کسی خاص مدت کے لئے کوئی معاہدہ پہلے سے ہوا ہو وہ اپنی مدت کے اختتام تک برقرار رہے گا، اور یہ کہ اللہ اور اس کا پیغمبر مشرکین سے بری ہیں۔

جب حضرت صدیق اکبرؓ جینے اس پیغام کو لے کر روانہ ہو گئے اور تین دن کی مسافت طے کر چکے، تو نبی ﷺ نے حضرت علیؓ جینے سے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ جینے کے پیچھے جاؤ اور انہیں میرے پاس واپس بلا کر لاؤ، اور امارت حج نہیں لیکن صرف یہ پیغام تم نے اہل مکہ تک پہنچانا ہے، حضرت علیؓ جینے روانہ ہو گئے، جب حضرت صدیق اکبرؓ جینے واپس آئے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! کیا میرے بارے کوئی نئی بات پیش آ گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا آپ کے بارے تو صرف خیر ہی پیش آ سکتی ہے، اصل میں بات یہ ہے کہ اس پیغام کو اہل عرب کے روانہ کے مطابق اہل مکہ تک یا خود میں پہنچا سکتا تھا یا میرے خاندان کا کوئی فرد، اس لئے میں نے صرف یہ ذمہ داری حضرت علیؓ جینے کے سپرد کر دی۔

(۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصْمٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَوْسَطَ قَالَ خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي هَذَا عَامَ الْأَوَّلِ وَبَغَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَلُوا اللَّهَ الْمَعَاذَةَ أَوْ قَالَ الْعَاقِبَةَ فَلَمْ يَزُتْ أَحَدٌ قَطُّ بَعْدَ الْيَقِينِ الْفَضْلُ مِنَ الْعَاقِبَةِ أَوْ الْمَعَاذَةِ

عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابُرُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ تَعَالَى [صححه ابن حبان]

۹۵۲، والحاكم ۵۲۹/۱، قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۴۹) [النظر: ۱۷، ۳۴، ۴۴]

(۵) اوسط کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ اس جگہ گذشتہ سال نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ رو پڑے، پھر فرمایا اللہ سے درگزر کیا کرو، کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر نعمت کسی کو نہیں دی گئی، سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی کا تعلق نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں ہوں گی، جھوٹ بولنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جھوٹ کا تعلق گناہ سے ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں ہوں گی، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، قطع تعلقی مت کرو، ایک دوسرے سے منہمت پھيرو، اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ قَالََا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يُعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يُعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى مَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ حِينَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَرَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هَذَا الْقَيْظِ عَامَ الْأَوَّلِ سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى إِنْ

الترمذی: حدیث حسن غریب. قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۳۵۵۸) قال شعيب: إسناده حسن [إراجع: ۵]

(۶) حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ممبر رسول پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، نبی ﷺ کا ذکر کر کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ رو پڑے، پھر جب حالت تسبیح تو فرمایا کہ میں نے گذشتہ سال اسی جگہ پر نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ سے اس کے عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو، اور دنیا و آخرت میں یقین کی دعاء مانگا کرو۔

(۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يُعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّوَالُ مَطْهُرَةٌ لِلْفَمِ مَرْصَادٌ لِلرَّبِّ [قال شعيب: صحيح لغيره]

[النظر: ۶۲]

(۷) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سواک منہ کی پاکیزگی اور پروردگار کی خوشنودی کا سبب ہے۔

(۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَبْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرُو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَذْعُرُ بِهِ لِي صَلَاحِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ [النظر: ۲۸] وَقَالَ يُونُسُ كَبِيرًا حَدَّثَنَا حَسَنُ الْأَشْبَثِ عَنْ ابْنِ لَهِيْعَةَ قَالَ قَالَ كَبِيرًا [صححه البخاری (۸۳۴)، ومسلم (۲۷۰۵)، وابن خزيمة (۸۴۵)، وابن حبان (۱۹۷۶)]

(۸) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں نماز میں مانگ لیا کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا تلقین فرمائی کہ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا، تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، اس لئے خاص اپنے فضل سے میرے گناہوں کو معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔

(۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاتَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا جِيئَنِي بِطَلْبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَلَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْرٍ فَقَالَ لَهُمُ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَتْ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ [صححه البخاری (۴۰۳۵)، ومسلم (۱۷۵۹)، وابن حبان (۴۸۲۳)] [النظر: ۵۸، ۵۵، ۲۵]

(۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا مطالبہ لے کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لائے، اس وقت ان دونوں کا مطالبہ ارض فکد اور خیر کا حصہ تھا، ان دونوں بزرگوں کی گفتگو سننے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال میں سے کھا سکتی ہے، اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں اس طریقے کو کسی صورت میں چھوڑوں گا۔

(۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُفْرِغُ قَالَ حَدَّثَنَا خُوْدَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى هَذَا الْمِيرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مِنْ عَامِ الْآلِ ثُمَّ اسْتَعْبَرْتُ أَبُو بَكْرٍ وَبَنِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ تَلَوْا شَيْئًا بَعْدَ تَحْلِيلَةِ الْإِبْخَلَصِ مِنْ آلِ الْعَالِيَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَالِيَةَ [صححه ابن حبان

(۱۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس منبر رسول اللہ ﷺ پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آج ہی کے دن گزشتہ سال میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، اور یہ کہہ کر آپ رو پڑے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کلمہ توحید و اخلاص کے بعد تمہیں عافیت بھی دوسری نعمت کوئی نہیں دی گئی، اس لئے اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔

(۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَوِيَ فِي الْغَارِ وَقَالَ مَرَّةً وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَاللَّهِ تَاللَّهِمَا | صححه البيهقي (۳۶۵۳)، ومسلم (۲۳۸۱)، وابن حبان (۶۲۷۸) |

(۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شب بھرت کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس وقت ہم لوگ غار ثور میں تھے، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں کی طرف دیکھ لیا تو نیچے سے ہم نظر آ جائیں گے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا ابوبکر! ان دو کے بارے تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیرا "اللہ" ہو۔

(۱۲) حَدَّثَنَا وَرَّاحٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ بِالْمَشْرِقِ يَقُولُ لَهَا حُورًا سَانٍ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَطْرُوقَةُ | قال الترمذی، حسن غریب. قال الألبانی: صحيح

(الترمذی: ۲۲۳۷، ابن ماجہ: ۴۰۷۲) || النظر: ۱۳۲

(۱۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کا خروج مشرق کے ایک علاقے سے ہوگا جس کا نام "خراسان" ہوگا، اور اس کی پیروی ایسے لوگ کریں گے جن کے چہرے چمکی کمان کی طرح محسوس ہوں گے۔

(۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى صَاحِبُ الدَّقِيقِ عَنْ فَوْقِدٍ عَنْ مَرْثَةَ بْنِ شَرَّاحِيلَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ وَلَا خَبٌّ وَلَا خَائِنٌ وَلَا سَيِّءُ الْمَلَكَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَفْرُقُ بَابَ الْجَنَّةِ الْمُتْلُو كَوْنٌ إِذَا أَحْسَوْا فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَوَالِيهِمْ | قال الترمذی، غریب. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۱۹۴۶ و ۱۹۶۳) || النظر: ۳۱، ۳۲

(۱۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بخیل، کوئی دھوکہ باز، کوئی خیانت کرنے والا اور کوئی بد اخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، اور جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹانے والے لوگ "غلام" ہوں گے، لیکن اس سے مراد وہ غلام ہیں جو اللہ اور اپنے آقاؤں کے معاملے میں اچھے ثابت ہوں یعنی حقوق اللہ کی بھی

فکر کرتے ہوں اور اپنے آقا کی خدمت میں بھی کسی قسم کی کمی نہ کرتے ہوں اور ان کے حقوق بھی مکمل طور پر ادا کرتے ہوں۔

(۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَصِيعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ لَبَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ قَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْتَ وَرَثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ أَهْلُهُ قَالَ لَا بَلْ أَهْلُهُ قَالَتِ قَاتِنُ سَهْمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً ثُمَّ قَبِضَهُ جَعَلَهُ لِلدَّيِّ يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ قَرَأْتُ أَنَّ أَرْدَةَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَتْ قَاتِنُ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ إِنْ هَذَا كَثِيرٌ: فَنُفِضَ لَفْظُ هَذَا

الحدث غرابه و نكارة. قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۲۹۷۳) | | راجع: ۱۹

(۱۸) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو حضرت فاطمہؓ نے جینے والے حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس ایک قاصد کے ذریعے یہ پیغام بھجوایا کہ نبی ﷺ کے وارث آپ ہیں یا نبی ﷺ کے اہل خانہ؟ انہوں نے جواب فرمایا کہ نبی ﷺ کے اہل خانہ ہی ان کے وارث ہیں، حضرت فاطمہؓ نے جینے والے فرمایا تو پھر نبی ﷺ کا حصہ کہاں ہے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا کہ میں نے خود جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو کوئی چیز کھلاتا ہے، پھر انہیں اپنے پاس بلا لیتا ہے تو اس کا قسم اس شخص کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو خلیفہ وقت ہو، اس لیے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مال کو مسلمانوں میں تقسیم کروں، یہ تمام تفصیل سن کر حضرت فاطمہؓ نے جینے والے فرمایا کہ نبی ﷺ اسے آپ نے جو سنا ہے، آپ اسے زیادہ جانتے ہیں، چنانچہ اس کے بعد انہوں نے اس کا مطالبہ کرنا چھوڑ دیا۔

(۱۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الطَّاقَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو نَعَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ الْبَرَاءُ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ وَالَانَ الْعَدَوِيِّ عَنْ حَدِيقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَلَّى الْعِدَّةَ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الصُّبْحِ صَبَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى الْأُولَى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ كُلَّ ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ حَتَّى يَمُتَ الْيَمِينُ الْآخِرَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا بَكْرٍ أَلَا تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ عَرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنْ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَأَمْرِ الْآخِرَةِ فَجَمِعَ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ بِصُعِيدٍ وَاحِدٍ فَقَطَعَ النَّاسُ بِذَلِكَ حَتَّى انْطَلَقُوا إِلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْعَرَفُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ فَقَالُوا يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو النَّسْرِ وَأَنْتَ أَصْطَفَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْهُ الْوَلَدِ لَقِيتُ انْطَلَقُوا إِلَى أَبِيكُمْ بَعْدَ أَبِيكُمْ إِلَى نُوحٍ إِنَّ اللَّهَ أَصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ

فَأَنْتَ أَصْطَفَاكَ اللَّهُ وَاسْتَجَابَ لَكَ فِي دُعَايِكَ وَلَمْ يَدْعُ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَعَارًا يَقُولُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي أَنْطَلِقُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي وَلَكِنْ أَنْطَلِقُوا إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا يَقُولُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي وَلَكِنْ أَنْطَلِقُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى يَقُولُ عِيسَى لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي وَلَكِنْ أَنْطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْقِعُ لَكُمْ إِلَى رُكْمٍ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَيَنْطَلِقُ قَبَائِلُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَّةِ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيلُ فَيَخْرُ سَاجِدًا قَدَرُ جُمُعَةٍ وَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارْأُفِعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمِعُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ قَالَ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَّ سَاجِدًا قَدَرُ جُمُعَةٍ أُخْرَى يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارْأُفِعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَقْعَ سَاجِدًا فَيَأْخُذُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِضَعْبِهِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى بَشَرٍ قَطُّ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ خَلَقْتَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ حَتَّى إِنَّهُ لَيَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ أَكْثَرَ مِمَّا بَيْنَ صَعَاءَ وَأَبْلَةَ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا الصَّادِقِينَ فَيُشْفَعُونَ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا الْأَنْبِيَاءَ قَالَ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْخُمْسَةُ وَالسَّبَّةُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا الشَّهَدَاءَ فَيُشْفَعُونَ لِمَنْ أَرَادُوا وَقَالَ فَإِذَا قَعَلْتَ الشَّهَدَاءَ ذَلِكَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ أَذْخِلُوا جَنَّتِي مَنْ تَمَنَّاهُ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا قَالَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انظُرُوا فِي النَّارِ هَلْ تَلْقَوْنَ مِنْ أَحَدٍ عَمِلَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ فَيَجِدُونَ فِي النَّارِ رَجُلًا يَقُولُ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ فَيَقُولُ لَا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَسَامِيعَ النَّاسِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْصِبْهُمَا لِعَبْدِي كَأَسْمَاحِهِ إِلَى عَبْدِي ثُمَّ يُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ رَجُلًا يَقُولُ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ فَيَقُولُ لَا غَيْرَ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُ وَلَدِي إِذَا مِتَّ فَأَخْرِقُونِي بِالنَّارِ ثُمَّ أَطْحُونِي حَتَّى إِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ لَاحِظُهُمَا بِي إِلَى الْبَحْرِ فَأَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللَّهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيَّ رَبُّ الْعَالَمِينَ أَبَدًا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَ قَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ مَخَافِكَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انظُرْ إِلَى مُلْكٍ أَكْبَرَ مِنْكَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَهُ وَعَشْرَةً أَكْثَرَهُ قَالَ فَيَقُولُ لِمَ تَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ وَذَلِكَ الَّذِي ضَحَكْتُ مِنْهُ مِنَ الضَّحَى. [صححه ابن

حبان (٦٩٧٦) نقل عن إسحاق قوله: هذا من أشرف الحديث]

(۱۵) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ ﷺ نے صبح فجر کی نماز پڑھائی، اور نماز پڑھا کر چاشت کے وقت تک اپنے مصلی پر ہی بیٹھ رہے، چاشت کے وقت نبی ﷺ کے چہرہ مبارک پر محک کے آثار نمودار ہوئے۔

لیکن آپ ﷺ اپنی جگہ ہی تشریف فرما رہے، تا آنکہ ظہر، عصر اور مغرب بھی پڑھ لی، اس دوران آپ ﷺ نے کسی سے کوئی بات نہیں کی، حتیٰ کہ عشاء کی نماز بھی پڑھ لی، اس کے بعد آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے۔

لوگوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نبی ﷺ سے آج کے احوال سے متعلق کیوں نہیں دریافت کرتے؟ آج تو نبی ﷺ نے ایسا کام کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گئے اور نبی ﷺ سے اس دن کے متعلق دریافت کیا، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں بتاتا ہوں۔

دراصل آج میرے سامنے دنیا و آخرت کے وہ تمام امور پیش کیے گئے جو آئندہ رونما ہونے والے ہیں، چنانچہ مجھے دکھایا گیا کہ تمام اولین و آخرین ایک نیلے پر جمع ہیں، لوگ پسینے سے ٹھک آ کر بہت گھبرائے ہوئے ہیں، اسی حال میں وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں، اور پسینہ گویا ان کے منہ میں لگام کی طرح ہے، وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ اے آدم! آپ ابو البشر ہیں، اللہ نے آپ کو اپنا برگزیدہ بنایا ہے، اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں جواب دیا کہ میرا بھی وہی حال ہے جو تمہارا ہے، اپنے باپ آدم کے بعد دوسرے باپ ”ابو البشر“انی، حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، کیونکہ اللہ نے انہیں بھی اپنا برگزیدہ بندہ قرار دیا ہے، چنانچہ وہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے، اللہ نے آپ کو بھی اپنا برگزیدہ بندہ قرار دیا ہے، آپ کی دعاؤں کو قبول کیا ہے، اور زمین پر کسی کا فرکا کھراتی نہیں چھوڑا، وہ جواب دیتے ہیں کہ تمہارا گوہر مقصود میرے پاس نہیں ہے، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، کیونکہ اللہ نے انہیں اپنا خلیل قرار دیا ہے۔

چنانچہ وہ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں، لیکن وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ تمہارا گوہر مقصود میرے پاس نہیں ہے، البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، کیونکہ اللہ نے ان سے براہ راست کلام فرمایا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی معذرت کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کر دیتے تھے اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی معذرت کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تم اس بستی کے پاس جاؤ جو تمام اولاد آدم کی سرادہ ہے، وہی وہ پہلے شخص ہیں جن کی قبر قیامت کے دن سب سے پہلے کھولی گئی، تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ، وہ تمہاری سفارش کریں گے۔

چنانچہ نبی ﷺ بارگاہِ خداوندی میں جاتے ہیں، ادھر سے حضرت جبریل بارگاہِ الہی میں حاضر ہوتے ہیں، اللہ کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ میرے پیغمبر کو آنے کی اجازت دو اور انہیں جنت کی خوشخبری بھی دو، چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام یہ پیغام نبی ﷺ کو پہنچاتے ہیں جسے سن کر نبی ﷺ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور متواتر ایک ہفتہ تک سرجھو در جتے ہیں، ایک ہفتہ گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محمد ﷺ! اپنا سر تواٹھائیے، آپ جو کہیں گے ہم اسے سننے کے لئے تیار ہیں، آپ جس کی سفارش کریں گے، اس کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔



یہ سن کر نبی ﷺ سر اٹھاتے ہیں اور جوں ہی اپنے رب کے رخ تاباں پر نظر پڑتی ہے، اسی وقت دوبارہ سجدہ و ریزہ جاتے ہیں، اور مزید ایک جفتہ تک سر سجدہ درجے میں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنا سر تو اٹھا لیے، آپ جو کہیں گے اس کی شنوائی ہوگی اور جس کی سفارش کریں گے قبول ہوگی، نبی ﷺ سجدہ و ریزہ ہی رہنا چاہیں گے لیکن حضرت جبریل علیہ السلام آ کر بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے قلب منور پر ایسی دعاؤں کا دروازہ کھولتا ہے جو اب سے پہلے کسی بشر پر کبھی نہیں کھولا تھا۔

چنانچہ اس کے بعد نبی ﷺ فرماتے ہیں پروردگار! تو نے مجھے اولاد آدم کا سردار بنا کر پیدا کیا اور میں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا، قیامت کے دن سب سے پہلے زمین میرے لیے کھولی گئی، میں اس پر بھی فخر نہیں کرتا، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آنے والے اتنے زیادہ ہیں جو صنعاء اور ایلہ کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ جگہ کو ہر کیے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد کہا جائے گا کہ صدیقین کو بلاؤ، وہ آ کر سفارش کریں گے، پھر کہا جائے گا کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو بلاؤ، چنانچہ بعض انبیاء علیہم السلام تو ایسے آئیں گے جن کے ساتھ اہل ایمان کی ایک بڑی جماعت ہوگی، بعض کے ساتھ پانچ چھ آدمی ہوں گے، بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوگا، پھر شہداء کو بلاؤ گے کہ حکم ہوگا چنانچہ وہ اپنی مرضی سے جس کی چاہیں گے سفارش کریں گے۔

جب شہداء بھی سفارش کر چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں ارحم الراحمین ہوں، جنت میں وہ تمام لوگ داخل ہو جائیں جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، چنانچہ ایسے تمام لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! جہنم میں کوئی ایسا آدمی تو نہیں ہے جس نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہو؟ تلاش کرنے پر انہیں ایک آدمی ملے گا، اسی کو بارگاہ الہی میں پیش کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا کبھی تو نے نیکی کا کام بھی کیا ہے؟ وہ جواب میں کہے گا نہیں! البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں حق و شرا، اور تجار کے درمیان غریبوں سے نرمی کر لیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جس طرح یہ میرے بندوں سے نرمی کرتا تھا، تم بھی اس سے نرمی کرو، چنانچہ اسے بخش دیا جائے گا۔

اس کے بعد فرشتے جہنم سے ایک اور آدمی کو نکال کر لائیں گے، اللہ تعالیٰ اس سے بھی یہی پوچھیں گے کہ تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام بھی کیا ہے؟ وہ کہے گا کہ نہیں! البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں نے اپنی اولاد کو یہ وصیت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا کر میری راکھ کا سرمہ بنانا اور مسند کے پاس جا کر اس راکھ کو بوا تعمیر دینا، اس طرح رب العالمین کبھی مجھ پر قادر نہ ہو سکے گا، اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ وہ جواب دے گا تیرے خوف کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ سب سے بڑے بادشاہ کا ملک دیکھو، تمہیں وہ اور اس جیسے دس ملکوں کی حکومت ہم نے عطا کر دی، وہ کہے گا کہ پروردگار! تو بادشاہوں کا بادشاہ ہو کر مجھ سے کیوں مذاق کرتا ہے؟ اس بات پر مجھے چاشت کے وقت ہنسی آئی تھی اور میں ہنس پڑا تھا۔

(۱۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنشَى عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَكُنْ تَقَرُّونَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ صَلَّى إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ وَإِنَّكُمْ تَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوْضِعِهَا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ وَلَا يَعْرِوهُ أَوْشَكَ اللَّهُ أَنْ يُعْطَهُمْ بِعِقَابِهِ قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَكُنْ وَالْكَذِبُ فَإِنَّ الْكَذِبَ مُجَانِبٌ لِلْإِيمَانِ | قَالَ شُعَيْبٌ | إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ | | ارجع: ۱۱ |

(۱۶) قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبرؓ نے خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ صَلَّى إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہِ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

لیکن تم اسے اس کے صحیح مطلب پر محمول نہیں کرتے۔ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو مختاریب ان سب کو اللہ کا مذاب کثیر لے گا نیز میں نے حضرت صدیق اکبرؓ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جموت سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جموت ایمان سے الگ ہے۔

(۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَ بْنَ عَامِرٍ وَرَجُلًا مِنْ جَمِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطِ الْبَجَلِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ حِينَ نُوفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ بَكَى ثُمَّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْصَّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْحَيَّةِ وَإِنَّا نَكُنْ وَالْكَذِبُ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَسَلُّوا اللَّهَ الْمُعَاافَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُوْتْ رَجُلٌ بَعْدَ الْيَقِينِ شَيْئًا خَيْرًا مِنَ الْمُعَاافَةِ ثُمَّ قَالَ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابِرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا | قَالَ شُعَيْبٌ | إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ | | ارجع: ۱۵ |

(۱۷) اوسط کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے وصال مبارک کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس جگہ گذشتہ سال نبی ﷺ کھڑے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ رو پڑے، پھر فرمایا سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی کا تعلق نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں ہوں گی، جموت بولنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جموت کا تعلق حق سے ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں ہوں گی، اور اللہ سے عافیت کی دعا مانگا کرو کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر نعمت کسی کو نہیں دی گئی پھر فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، قطع تعلقی مت کرو، ایک دوسرے سے مزہ مت چھیرو، اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۱۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي طَائِفَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَاءَهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَا أَطَيْبَتِكَ حَيًّا وَمَيِّتًا مَا مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبَّ الْكُفَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَتَقَارَدَانِ حَتَّى اتَّوَهُهُ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا أَنْزَلَ فِي الْأَنْصَارِ وَلَا ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَأْنِهِمْ إِلَّا وَذَكَرَهُ وَقَالَ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكْتُ الْأَنْصَارُ وَادِيًا سَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَقَدْ عَلِمْتُ يَا سَعْدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنْتَ قَاعِدُ قُرَيْشٍ وَلَا هَذَا الْأَمْرُ فَبَرَّ النَّاسُ تَبَعَ لِبَرْهَمٍ وَفَاجَرَهُمْ تَبَعَ لِفَاجِرِهِمْ قَالَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ صَدَقْتَ نَحْنُ الْوُزَرَاءُ وَأَنْتُمْ الْأُمَرَاءُ قَالَ سَعْدٌ صَحِيحٌ لِعَبْدِ

(۱۸) حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ جس وقت حضور نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ کا وصال ہوا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منورہ کے قریبی علاقے میں تھے، وہ نبی ﷺ کے انتقال کی خبر سنتے ہی تشریف لائے، نبی ﷺ کے روئے انور سے پڑا بنایا، اسے بوسہ دیا، اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ زندگی میں اور اس دنیوی زندگی کے بعد بھی کہتے پانچ چیز ہیں، سب کعبہ کی قسم! محمد بن عبد الرحمن! داغ و مفارقت دے گئے۔

اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تیزی سے ساتھ صحیفہ بنی ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں تمام انصار مسند خلافت طے کرنے کے لیے جمع تھے، یہ دونوں حضرات وہاں پہنچے، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی، اس دوران انہوں نے قرآن کریم کی وہ تمام آیات اور نبی ﷺ کی وہ تمام احادیث جو انصار کی فضیلت سے تعلق رکھتی تھیں، سب بیان کر دیں اور فرمایا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اگر لوگ ایک راستے پر چلتے اور انصار دوسرے پر، تو نبی ﷺ انصار کا راستہ اختیار کرتے۔

پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: ”ہاں آپ بھی جانتے ہیں کہ ایک مجلس میں ”جس میں آپ بھی موجود تھے“ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ خلافت کے حقدار قریش ہوں گے، لوگوں میں سے جو نیک ہوں گے وہ قریش کے نیک افراد کے تابع ہوں گے اور جو بدکار ہوں گے وہ بدکاروں کے تابع ہوں گے۔“

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ سچ کہتے ہیں، اب ہم وزیر ہوں گے اور آپ امیر یعنی خلیفہ۔

(۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ يَقُولُ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَمَلُ عَلَى مَا فُورِعَ مِنْهُ أَوْ عَلَى أَمْرِ مُؤْتَفَقٍ قَالَ بَلْ عَلَى أَمْرِ قَدْ فُورِعَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ فَفِيمَا الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كُلُّ مَسْرُورٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ قَالَ شُعْبٌ: حسنٌ لِعَبْدِ

(۱۹) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں، کیا وہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے یا ہمارا عمل پہلے ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں! بلکہ وہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا جو شخص جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسے اس کے اسباب مہیا کر دیئے جاتے ہیں اور وہ عمل اس کے لئے آسان کر دیا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کا تعلق مسئلہ تقدیر سے ہے، اس کی مکمل وضاحت کے لئے ہماری کتاب ”الطریق الاسلامی شرح مسند الامام الاعظم“ کا مطالعہ کیجئے۔

(۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَهْلِ الْفَقْهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ تَوْفَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنُوا عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوسِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي ظِلِّ أُطَمٍ مِنَ الْأَطَامِ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ فَلَمْ أَشْعُرْ أَنَّهُ مَرَّ وَلَا سَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ عُمَرُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَا يُعْجِبُكَ أَنِّي مَرَرْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي وَلَا يَدِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَانِبِي أَحْرَكَ عُمَرُ قَدْ خَرَّ أَنَّهُ مَرَّ عَلَيْكَ فَسَلَّمَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَمَا الَّذِي حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلَى وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتُ وَلَكِنِّي خَشِيتُكُمْ يَا بَنِي أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ وَقَدْ شَعَلَكَ عَنْ ذَلِكَ أَمْرٌ فَعَلْتُ أَجَلَ قَالَ مَا هُوَ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَفَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلِيلٌ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ سَأَلْتَهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجَاةُ هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَبِلَ لَهَا نَجَاةً قَالَ قَالَ شُعَيْبٌ: الْمَرْفُوعُ مِنْهُ صَحِيحٌ بِشَوَاهِدِهِ

(۲۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد بہت سے صحابہ کرام جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ، بلکہ بعض حضرات کو طرح طرح کے وساوس نے گھیرنا شروع کر دیا تھا، میری بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی، اسی تناظر میں ایک دن میں کسی نیلے کے سانے میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا، انہوں نے مجھے سلام کیا، لیکن مجھے یہ نہ ہی نہ چل سکا کہ وہ یہاں سے گزر کر گئے ہیں یا انہوں نے مجھے سلام کیا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں سے ہو کر سیدھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، اور ان سے کہا کہ آپ کو ایک حیرانگی کی بات بتاؤں؟ میں ابھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تھا، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے میرے سلام

کا جواب ہی نہیں دیا؟ یہ خلافت صدیقی کا واقعہ ہے، اس منہ بہ من سے تھوڑی دیر بعد سامنے سے حضرت صدیق اکبرؓ عجلوہ۔ حضرت عمر فاروقؓ جلیلوہ آتے ہوئے دکھائی دیئے، ان دونوں نے آتے ہی مجھے سلام کیا۔

اس کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ عجلوہ فرماتے کہ میرے پاس ابھی تمہارے بھائی عمر آئے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ ان کا آپ کے پاس سے گزرا ہوا، انہوں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا، آپ نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا، حضرت عمرؓ عجلوہ کہنے لگے یوں نہیں! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ نے ایسا کیا ہے، اصل بات یہ ہے کہ اے بنو امیہ! آپ لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھتے ہیں، میں نے کہا کہ خدا کی قسم! مجھے آپ کے گھر نے کا احساس ہوا اور نہ ہی مجھے آپ کے سلام کرنے کی فہم ہو سکی۔

حضرت صدیق اکبرؓ عجلوہ نے فرمایا عثمانؓ ٹھیک کہہ رہے ہیں، اچھا یہ بتائیے کہ آپ کسی سوچ میں ڈوب ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت صدیق اکبرؓ عجلوہ نے پوچھا کہ آپ کن خیالات میں مستغرق تھے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اپنے پاس بلا لیا اور میں آپؐ سے یہ بھی نہ پوچھ سکا کہ اس حادثہ جانکاہ سے صحیح سالم نجات پانے کا کیا راستہ ہو گا؟

حضرت صدیق اکبرؓ عجلوہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میں نبی ﷺ سے معلوم کر چکا ہوں، یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ ہی اس سوال کے زیادہ حقدار تھے، اس لئے اب مجھے بھی اس کا جواب بتا دیجئے، حضرت صدیق اکبرؓ عجلوہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا تھا یا رسول اللہ! اس حادثہ جانکاہ سے نجات کا راستہ کیا ہو گا؟ تو آپؐ نے فرمایا جو شخص میری طرف سے وہ کلمہ تو حید قبول کر لے "بوس" نے اپنے چچا خواجہ ابو طالب پر پیش کیا تھا اور انہوں نے وہ کلمہ کہنے سے انکار کر دیا تھا، وہ کلمہ ہی ہر شخص کے لئے نجات کا راستہ اور سب ہے۔

(۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ خَبِوَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ تَعَبَنِي إِلَى الشَّامِ يَا يَزِيدُ إِنَّ لَكَ قَرَابَةً عَسَيْتَ أَنْ تَمُوتَ لَهُمْ بِالْمَارَةِ وَذَلِكَ أَكْبَرُ مَا أَخَافُ عَلَيْكَ فَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَأَمَرَهُ عَلَيْهِمْ أَحَدًا مُحَابَاةً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا غَدَلًا حَتَّى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ وَمَنْ أَعْطَى أَحَدًا جَمَى اللَّهِ فَقَدْ أَتْنَهَكَ فِي جَمَى اللَّهِ شَيْئًا بَعِيرٍ حَقَقَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ أَوْ قَالَ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اساده صحيح. صحيح الحاكم (۱/۲۳۹)

(۲۱) حضرت یزید بن ابی سفیانؓ عجلوہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا صدیق اکبرؓ عجلوہ نے جب شام کی طرف روانہ فرمایا تو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا یزید! تمہاری کچھ رشتہ داریاں ہیں، ہو سکتا ہے کہ تم امیر لشکر ہونے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دو، مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ اسی چیز کا اندیشہ ہے، کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمانوں

کے کسی اجتماعی معاملے کا مددگار بنے، اور وہ دوسروں سے مخصوص کر کے کسی منصب پر کسی شخص کو مقرر کر دے، اس پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ اس کا کوئی فرض اور کوئی نقلی عبادت قبول نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کر دے۔

اور جو شخص کسی کو اللہ کے نام پر حفاظت دینے کا وعدہ کر لے اور اس کے بعد تاحق اللہ کے نام پر دی جانے والی اس حفاظت کے وعدے کو توڑ دیتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے یا یہ فرمایا کہ اللہ اس سے بری ہے۔

(۲۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبُذْرِ وَقُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَاسْتَوْدَتْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَوَاقِدِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِينَ أَلْفًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأْتُ أَنَّ ذَلِكَ آتٍ عَلَى أَهْلِ الْفَرَى وَمُصِيبٌ مِنْ حَقَائِقِ الْبُؤَادِ | اسنادہ ضعیف |

(۲۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنی امت میں ستر ہزار آدمی ایسے بھی عطا کیے گئے ہیں جو بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے سے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ہر طرح کی بیماری سے پاک ہونے میں ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے۔

میں نے اپنے رب سے اس تعداد میں اضافے کی درخواست کی تو اس نے میری درخواست کو قبول کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مزید ستر ہزار کا اضافہ کر دیا (گویا اب ستر ہزار میں سے ہر ایک کو ستر ہزار سے ضرب دے کر جو تعداد حاصل ہوگی، وہ سب جنت میں مذکور طریقے کے مطابق داخل ہوں گے) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری رائے کے مطابق یہ وہ لوگ ہوں گے جو بیتوں میں رہتے ہیں یا کسی دیہات کے کناروں پر آباد ہوتے ہیں۔

(۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَضَّاصِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْمَلْ سُونًَا يُعْزَرْ بِهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ (ترمذی)۔

غریب نو فی اسنادہ مقال۔ قال الأسانسی: ضعيف الاسناد (ترمذی: ۳۰۳۹)۔ قال شعيب: صحيح بصرفه وشواهده |

(۲۳) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص برے اعمال کرے گا، اسے دنیا میں ہی اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

(۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرُ مَتَّهِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَقَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنُوا عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُوْسِسَ قَالَ عُثْمَانُ فَكُنْتُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ | اسنادہ ضعیف | اسنادہ ضعیف | (ترمذی: ۳۰۳۹)۔ قال شعيب: صحيح بصرفه وشواهده |

(۲۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بنے، بلکہ بعض حضرات کو طرح طرح کے وسوسے نے گھیرنا شروع کر دیے تھے، میری بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی جس کا ترجمہ حدیث نمبر ۲۱ میں گذر چکا ہے۔

(۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتُهُ حَتَّى تَوَقَّيْتُ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَرْبِعَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَقَدَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٌ فَقَبَلَهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْرٌ وَفَدَكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحَقْرِهِ الْبَنَى تَعْرُوهُ وَتَوَازِيهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَيَّ مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهَمَّا عَلَى ذَلِكَ الْيَوْمَ | صححه البخاري (۳۰۹۲) ومسلّم (۱۷۵۹) | [راجع: ۱۹]

(۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے وصال مبارک کے بعد حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ مالِ غنیمت میں سے نبی ﷺ کا جو ترکہ بنتا ہے، اس کی میراث تقسیم کر دیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ذہن میں اس پر کچھ بوجھ محسوس ہوا، چنانچہ انہوں نے اس معاملے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بات کرنا ہی چھوڑ دی اور یہ سلسلہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک رہا، یاد رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ ہی زندہ رہیں۔

اصل میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ارضِ خیر و فدک میں سے نبی ﷺ کے ترکہ کا مطالبہ کر رہی تھیں، نیز صدقاتِ مدینہ میں سے بھی اپنا حصہ وصول کرنا چاہتی تھیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس مطالبے کو پورا کرنے سے معذرت کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی ﷺ جس طرح جو کام کرتے تھے، میں اسے چھوڑ نہیں سکتا بلکہ اس طرح عمل کروں گا جیسے نبی ﷺ فرماتے تھے، اس لئے کہ

مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں نے نبی ﷺ کے کسی عمل اور طریقے کو چھوڑا تو میں بیک جاؤں گا۔

بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صدقاتِ مدینہ کا انتظام حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا تھا، جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے، جبکہ خیر اور فدک کی زمینیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت کے زیر انتظام ہی رکھیں اور فرمایا کہ یہ نبی ﷺ کا صدقہ ہیں، اور اس کا مصروف پیش آمدہ حقوق اور مشکل حالات ہیں اور ان کی ذمہ داری وہی سنبھالے گا جو خلیفہ ہو، یہی وجہ ہے کہ آج تک ان دونوں کی یہی صورت حال ہے۔

(۲۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَقَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا تَمَلَّكَتْ بِهَذَا النَّبِيِّ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْضِي:

وَأَبِيصُّ يُسْتَسْقَى الْعَمَامُ بِوَجْهِهِ وَبَيْعُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَزْمَلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَلِكَ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | اسنادہ ضعیف |

(۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ فاطمہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس دنیوی فانی زندگی کے آخری لمحات گزار رہے تھے تو میں نے ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ ایسے خوبصورت چہرے والا ہے کہ جس کے رونے اور فکری برکت سے طلب باران کی جاتی ہے، قیاموں کا سہارا اور یواؤں کا محافظ ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! یہ رسول اللہ ﷺ کی شان ہے۔

(۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذَرُوا ابْنَ يَتِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُقْبَرَ نَبِيٌّ إِلَّا حَيْثُ يَمُوتُ فَأَخْرَوْا فِرَاشَهُ وَحَفَرُوا لَهُ تَحْتَ فِرَاشِهِ قَالَ شُعْبَةُ:

قَوِي ضَرَفٌ |

(۲۷) ابن جریر کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے یہ حدیث سنائی کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو لوگوں کے علم میں یہ بات نہ تھی کہ نبی ﷺ کی قبر مبارک کہاں بنائی جائے؟ حتیٰ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے کو حل کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کی قبر وہیں بنائی جاتی ہے جہاں ان کا انتقال ہوتا ہے، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کا بستر مبارک اٹھا کر اس کے نیچے قبر مبارک کھودی اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔

(۲۸) حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْقَاصِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَذْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي عَظَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمَنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ | صححه البخاری (۸۳۴) | ومعه (۲۷۰۵) | | راجع: ۱۸۰ |



(۲۸) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا دعا سکھا دیجئے جو میں نماز میں مانگ لیا کروں؟ نبی علیہ السلام نے انہیں یہ دعا تلقین فرمائی کہ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا، تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، اس لئے خاص اپنے فضل سے میرے گناہوں کو معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيصٍ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ آيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ حَتَّى آتِيَ عَلَى آخِرِ آيَةِ آيَةٍ وَإِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ لَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ اللَّهُ أَنْ يَعْمَهُمْ بِعِقَابِهِ إِلَّا وَابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَعْبٌ:

اسناد صحیح [راجع: ۱۸]

(۲۹) قیسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ صَلَّى إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

یاد رکھو! جب لوگ گنہگار کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو عقرب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا۔ یاد رکھو! کہ میں نے نبی علیہ السلام کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ آيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ صَلَّى إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ اللَّهُ أَنْ يَعْمَهُمْ بِعِقَابِهِ قَالَ شَعْبٌ: اسناد صحیح [راجع: ۱۸]

(۳۰) قیسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ صَلَّى إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ گنہگار کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو عقرب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا۔

(۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَامٌ عَنْ فَرْقِدِ السَّيْحِيِّ وَعَقَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْثَةُ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ اسْنَادُهُ ضَعِيفٌ [راجع: ۱۱۳]

(۳۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بد اخلاق شخص جنت میں نہ جائے گا۔

(۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقِدِ السَّيْحِيِّ عَنْ مَرْثَةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبٌّ وَلَا بَيْحِيلٌ وَلَا مَنَانٌ وَلَا سَيِّءُ الْمَلَكَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَطَاعَ اللَّهَ وَأَطَاعَ سَيِّدَهُ اسْنَادُهُ ضَعِيفٌ [راجع: ۱۱۳]

(۳۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی دھوکہ باز، کوئی بخیل، کوئی احسان جتانے والا اور کوئی بد اخلاق جنت میں داخل نہ ہوگا، اور جنت کا دروازہ سب سے پہلے جو شخص بجائے گا وہ غلام ہوگا، بشرطیکہ وہ اللہ کی اطاعت بھی کرتا ہو اور اپنے آقا کی بھی اطاعت کرتا ہو۔

(۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقِدِ السَّيْحِيِّ عَنْ مَرْثَةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبٌّ وَلَا بَيْحِيلٌ وَلَا مَنَانٌ وَلَا سَيِّءُ الْمَلَكَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَطَاعَ اللَّهَ وَأَطَاعَ سَيِّدَهُ اسْنَادُهُ ضَعِيفٌ [راجع: ۱۱۳]

(۳۳) عمرو بن حریت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کچھ بیمار ہو گئے، جب صحت یاب ہوئے تو لوگوں سے ملنے کے لیے باہر تشریف لائے، لوگوں سے معذرت کی اور فرمایا ہم تو صرف خیر ہی چاہتے ہیں، پھر فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ حدیث ارشاد فرمائی ہے کہ دجال ایک مشرقی علاقے سے خروج کرتے گا جس کا نام ”خراسان“ ہوگا، اور اس کی پیروی ایسے لوگ کریں گے جن کے چہرے بچپنی کمانوں کی طرح ہوں گے۔

(۳۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَةَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ جَمُصَ وَحِثَانَ قَدْ أَذْرَكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرْثَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَطَ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ النَّاسَ وَقَالَ مَرْثَةُ جِئْتُ اسْتَحْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَامَ الْوَأَلِ مَقَامِي هَذَا وَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْطُوا بَعْدَ الْيَقِينِ شَيْئًا خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اسْنَادُهُ ضَعِيفٌ [راجع: ۱۵]

(۳۴) اوسط کہتے ہیں کہ خلافت کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے سے لڑے کھڑے ہوئے تو میں نے انہیں

یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس جگہ گزشتہ سال نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ رو پڑے، پھر فرمایا میں اللہ سے درگزر اور عافیت کی درخواست کرتا ہوں، کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر نعمت کسی کو نہیں دی گئی، سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی جنت میں ہوگی، جھوٹ بولنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جھوٹ کا حلق گناہ سے ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں ہوں گی، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، قطع تعلقی مت کرو، ایک دوسرے سے منہ مت پھيرو، اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَنْبُغِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَّرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يقرأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أَنْزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ | صححه ابن حبان (۷۰۶۶) قال شعيب: اسنادہ حسن | | النظر: ۱۴۲۵۵ |

(۳۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ خوشخبری دی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ قرآن کریم جس طرح نازل ہوا ہے، اسی طرح اس کی تلاوت پر مضبوطی سے جما رہے، اسے چاہیے کہ قرآن کریم کی تلاوت ابن ام عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت پر کرے۔

(۳۶) قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَضًّا أَوْ رَطْبًا قَالَ شعيب: اسنادہ صحیح | | باتنی فی مسند عمر: ۱۱۷۵ |

(۳۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت منقول ہے، البتہ اس میں غضا یا رطبا دونوں الفاظ آئے ہیں۔

(۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَسِيْرِ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنُ أَبِي الْحَسَامِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَيَّتُ أَنْ أَكُونَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُنْجِيَنِي مِمَّا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِي أَنْفُسِنَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ سَأَلْتَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يُنْجِيَكُمُ مِنْ ذَلِكَ أَنْ تَقُولُوا مَا أَمَرْتُ عَمَى أَنْ يَقُولَهُ قَالَ

شعيب: صحیح بخیرہ | | راجع: ۱۲۰ |

(۳۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس چیز کی بڑی تمنائی کہ کاش! میں نبی ﷺ کے وصال سے پہلے یہ دریافت کر لیتا کہ شیطان ہمارے دلوں میں جو وسوسے اور خیالات ڈالتا ہے، ان سے ہمیں کیا چیز بچا سکتی ہے؟ یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ سوال نبی ﷺ سے پوچھ چکا ہوں، جس کا جواب نبی ﷺ نے یوں دیا تھا کہ تم وہی کلمہ تلاوت کرنا کہتے رہو جو میں نے اپنے بچا کے سامنے پیش کیا تھا لیکن انہوں نے وہ کلمہ کہنے سے انکار کر دیا تھا، اس کلمہ کی کثرت ہی تمہیں ان وسوسے سے نجات دلا دے گی۔

(۲۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْطُوا فِي الدُّنْيَا خَيْرًا مِنَ الْيَقِينِ وَالْمَعَادَةِ فَسَلُّوهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ شُعْب: صحيح لغيره [راجع: ۵]

(۳۸) خوبہ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگو! انسان کو دنیا میں ایمان اور عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی، اس لئے اللہ سے ان دونوں چیزوں کی دعا کرتے رہا کرو۔

(۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَخْفِرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْخِرَاحِ يَضْرَحُ كَخَفْرِ أَهْلِ مَكَّةَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ زَيْدٌ بَنُ سَهْلٍ يَخْفِرُ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَلْحَدُ قَدْعَا الْعَبَّاسِ وَجَلْبَنٍ فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا أَذْهَبْ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ وَلِلْآخَرِ أَذْهَبْ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ اللَّهُمَّ خَرِّ لِرَسُولِكَ قَالَ فَوَجَدَ صَاحِبُ أَبِي طَلْحَةَ أَبَا طَلْحَةَ فَجَاءَ بِهِ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْب: صحيح

بسنو اعدہ [باقی برقم: ۲۳۵۷]

(۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کے وصال کے بعد جب قبر مبارک کی کھدوائی کا ارادہ کیا اور معلوم ہوا کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صندوق قبر بناتے ہیں جیسے اہل مکہ، اور حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ "جن کا اصل نام زید بن سہل تھا" اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر بناتے ہیں، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کو بلایا، ایک کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور دوسرے کو ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس، اور دعا کی کہ اے اللہ! اپنے پیغمبر کے لئے جو بہتر ہوا سی کو پسند فرما لے، چنانچہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس جانے والے آدمی کو حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ مل گئے اور وہ انہی کو لے کر آ گیا، اس طرح نبی ﷺ کے لئے بغلی قبر تیار کی گئی۔

(۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَنِي عُنَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ صَلَاةِ الْفَصْرِ بَعْدَ وَقَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَايَ وَعَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِي إِلَى جَنِبِهِ فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَلْعَبُ مَعَ غُلَامَانِ فَاحْتَمَلَهُ عَلَى رَقَبَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَبَايَ شَبَّ النَّبِيُّ لَيْسَ سَبِيهَا بِعَلِيٍّ قَالَ وَعَلَيٌّْ يَضْحَكُ [صححه البيهقي (۳۵۵۲) والحاكم

(۱/۶۸/۳)]

(۴۰) حضرت عقبہ بن حارث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے وصال مبارک کے چند دن بعد عصر کی نماز پڑھ کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبوی سے نکلا، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک جانب تھے، حضرت

صدق اکبرؓ کا گنہار حضرت امام حسنؓ کے پاس سے ہوا جو اپنے ہم جو یوں کے ساتھ خلیل رہے تھے، حضرت صدیق اکبرؓ نے انہیں اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھایا اور فرمانے لگے میرے باپ قربان ہوں، یہ تو پورا پورا نبی ﷺ کے مشابہ ہے، علیؓ کے مشابہ تھوڑی ہے، اور حضرت علیؓ ہیؓ جو نبیؐ کا سرکار ہے۔

(۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو دُرٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَبَاءَ مَا عَزَّ بِي مَالِكٌ فَأَعْتَرَفْتُ عَنْهُ مَرَّةً فَرَدَّهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَأَعْتَرَفْتُ عَنْهُ الثَّانِيَةَ فَرَدَّهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ إِنِ اعْتَرَفْتَ الرَّابِعَةَ وَجَعَلْتَ قَالَ فَأَعْتَرَفْتُ الرَّابِعَةَ فَجَبَسَتْ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَأَمَرُ بِرَجُلٍ مَالِ شَعْبٍ: صحيح لغيره |

(۳۱) حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اتنی دیر میں ماعز بن مالک آ گئے اور ایک مرتبہ بدکاری کا اعتراف نبی ﷺ کے سامنے کیا، نبی ﷺ نے انہیں واپس بھیج دیا، دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا، تیسری مرتبہ جب نبی ﷺ نے انہیں واپس بھیجا تو میں نے ان سے کہا اگر تم نے چوتھی مرتبہ بھی اعتراف کر لیا تو نبی ﷺ تمہیں رجم کی سزا دیں گے، تاہم انہوں نے چوتھی مرتبہ آ کر بھی اعتراف جرم کر لیا، نبی ﷺ نے انہیں روک لیا اور لوگوں سے ان کے متعلق دریافت کیا، لوگوں نے بتایا کہ ہمیں تو ان کے بارے میں خبر ہی کا علم ہے، بہر حال! ضابطے کے مطابق نبی ﷺ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دے دیا۔

(۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ ذِي عَصَوَانَ الْعُتَيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ بْنِ اللَّخْمِيِّ عَنْ رَافِعِ الطَّائِي رَفِيعِ أَبِي بَكْرٍ فِي غَزْوَةِ الشَّلَاسِلِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَمَّا قِيلَ مِنْ بَيْعَتِهِمْ فَقَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ عَمَّا تَكَلَّمْتُ بِهِ الْأَنْصَارُ وَمَا تَكَلَّمْتُ بِهِ وَمَا تَكَلَّمْتُ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْأَنْصَارُ وَمَا ذَكَرْتُمْ بِهِ مِنْ إِمَامِي إِيَّاهُمْ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَجِهِ فَيَا بَعُورِي لَذَلِكَ وَقِيلَتْهَا مِنْهُمْ وَتَعَوَّضْتُ أَنْ تَكُونَ فِتْنَةً بَعْدَهَا وَرَدَّ قَالَ شَعْبٍ: اسنادہ حید |

(۳۲) حضرت رافع طائیؓ نے جو غزوہ ذات السلاسل میں حضرت صدیق اکبرؓ کے رفیق تھے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکرؓ سے انصار کی بیعت کے بارے میں کہی جانے والی باتوں کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے وہ سب باتیں بیان فرمائیں جو انصار نے کہی تھیں، یا جو وہ انہوں نے فرمائی تھیں، یا جو حضرت عمر فاروقؓ نے انصار سے کہی تھیں اور انہیں بھی یہ یاد دلایا کہ نبی ﷺ کے حکم سے آپ کے مرض الوفا میں وہ لوگ میری امامت میں نماز ادا کرتے رہے ہیں، اس پر تمام انصار نے میری بیعت کر لی، اور میں نے اسے ان کی طرف سے قبول کر لیا، بعد میں مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کسی امتحان کا سبب نہ بن جائے، چنانچہ اس کے بعد فتنہ اترے ادیش آ کر رہا۔

(۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي وَحِشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدَّهِ وَحِشِيِّ بْنِ

حَرْبٌ أَنْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَقَدَ لِيَحَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَلَى قِتَالِ أَهْلِ الرَّدَّةِ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَسَيِّفٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ سَلَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ | مسنده الحاکم (۲۹۸:۳) قال النیسبی (۲۹۷:۹) | روحانه تغانقال شعب:

صحیح بشواہدہ |

(۳۳) حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے قتال کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اعزاز میں خصوصی طور پر جھنڈا تیار کروایا اور فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کا بہترین بندہ اور اپنے قبیلہ کا بہترین فرد خالد بن ولید ہے جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، جو اللہ نے کفار و منافقین کے خلاف میان سے نکال کر سونت لی ہے۔

(۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ غَامِرٍ الْكَلَابِيِّ عَنْ أَوْسَطِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنَةِ فَلَقَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ فَخَفَضَهُ الْعُبْرَةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ سَلُّوا اللَّهَ الْمُعَاوَاةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَزَلْ أَحَدٌ مِثْلَ يَقِينٍ بَعْدَ مُعَاوَاةٍ وَلَا أَشَدَّ مِنْ رِبِيَّةٍ بَعْدَ كُفْرٍ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَهَمًّا فِي الْجَنَّةِ وَيَأْتِيكُمْ وَالْكَذِبُ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَهَمًّا فِي النَّارِ | مسنده الحاکم (۲۹۸:۳) قال النیسبی (۲۹۷:۹) | روحانه تغانقال شعب:

حاجان (۹۵۲) قال شعب: مسنده حسن | راجع: ۱۵ |

(۳۴) اوسط کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال کے ایک سال بعد میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، تو میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے پایا، انہوں نے فرمایا کہ اس جگہ گزشتہ سال نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ رو پڑے، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر فرمایا لوگو! اللہ سے درگزر کی درخواست کیا کرو، کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر نعمت کسی کو نہیں دی گئی، اسی طرح کفر کے بعد شک سے بڑھ کر کسی کو نہیں دی گئی، چنانچہ کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی کا تعلق جہنم کے ساتھ ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں ہوں گی، جھوٹ بولنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جھوٹ کا تعلق گناہ سے ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں ہوں گی۔

(۱۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ أَبُو سَعْدٍ الصَّاعِنِيُّ الْمَكْفُوفُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ أَيْ يَوْمَ هَذَا قَالُوا بَلَى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِي فَلَا تَنْتَظِرُوا بِي الْغَدَ فَإِنَّ أَحَبَّ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي إِلَيَّ أَفْرُبُّهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | مسنده ضعیف |

(۳۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس دنیوی زندگی کے آخری لمحات قریب

آئے، تو انہوں نے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ پیر کا دن ہے، فرمایا اگر میں آج ہی رات دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو کل کا انتظار کرتا ہوں بلکہ رات ہی کو دفن کروں گا کیونکہ مجھے وہ دن اور رات زیادہ محبوب ہے جو نبی ﷺ کے زیادہ قریب ہو۔

(٢٦) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ وَقَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا مَقَامِي عَامَ الْأَوَّلِ فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْطَ عَبْدٌ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ الْعَاقِبَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ وَالْبِرِّ فَإِنَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ وَالْفُجُورَ فَإِنَّهُمَا فِي النَّارِ قَالَ شُعْبَةُ: صَحِيحٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ١٥٠ (١٥)

(۴۶) حضرت ابو نعیمہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال کے پورے ایک سال بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ گذشتہ سال نبی ﷺ بھی اسی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو، کیونکہ کسی انسان کو عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی، سچائی اور نیکی اختیار کرو کیونکہ یہ دونوں جنت میں جوں کی توڑ اور جھوٹ اور گناہ سے بچ کر کیونکہ یہ دونوں جہنم میں جوں کی توڑ۔

(٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَسْمَاءَ أَوْ ابْنِ أَسْمَاءَ مِنْ بَنِي فِرَازَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَفَعَّلِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَفْعَلَنِي مِنْهُ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدِّقُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَذِيبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فَيُصَلِّي وَرَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى لِدَلِكِ الذَّنْبِ إِلَّا غَفَرَهُ لَهُ وَقَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوًّا أَوْ يَظْلِمَ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ عَظَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْآيَةَ إِذَا غُلَّ شُعْبَةُ: اسناده

صحیح || اجہ: ۲ ||

(۴۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی نبی ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ جیسے پابستا تھا مجھے اس سے فائدہ پہنچاتا تھا۔

مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ یہ حدیث بیان کرنے میں سچے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان کوئی گناہ کر بیٹھے، پھر وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو یقیناً معاف فرمادے گا، اس کے بعد نبی ﷺ نے یہ دو آیتیں پڑھیں ”جو شخص کوئی گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے، پھر اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا مہربان پائے گا“ اور ”وہ لوگ کہ جب وہ کوئی گناہ کر بیٹھیں یا اپنے اور ظلم کریں“

(٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي عَقِيلٍ النَّخَعِيِّ إِذَا قَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَرَأَ

إِحْدَى هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَنْ يَعْمَلْ سُوئًا يُجْزَ بِهِ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاجِشَةً ۖ قَالَ شُعَيْبٌ: اسنادہ صحیح ۱۲: ۱  
(۴۸) ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے کہ نبی ﷺ نے  
ان دو میں سے کسی ایک آیت کی تلاوت فرمائی

”مَنْ يَعْمَلْ سُوئًا يُجْزَ بِهِ“ یا ”وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاجِشَةً“

(۴۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ  
قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا عَامَ أَوَّلِ فَقَالَ أَلَا  
إِنَّهُ لَمْ يُقَسِّمْ بَيْنَ النَّاسِ شَيْءًا أَفْضَلَ مِنَ الْمُعَاوَةِ بَعْدَ الْيَقِينِ أَلَا إِنَّ الصَّدُقَ وَالْبِرَّ فِي الْجَنَّةِ أَلَا إِنَّ الْكُذْبَ  
وَالْفُجُورَ فِي النَّارِ قَالَ شُعَيْبٌ: صحیح لغیرہ ۱

(۴۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے  
کھڑے ہوئے، اور فرمایا کہ گزشتہ سال ہمارے درمیان اسی طرح نبی ﷺ کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ لوگوں کے  
درمیان ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت تقسیم نہیں کی گئی، یاد رکھو! سچائی اور نیکی جنت میں ہے اور جھوٹ اور  
گناہ جہنم میں۔

(۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاغِي عَنَمٍ قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَخَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْبَةً مِنْ لَبَنٍ  
فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ قَالَ شُعَيْبٌ: اسنادہ صحیح ۱۲: ۱

(۵۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف  
ہجرت کر کے آ رہے تھے تو راستے میں آپ ﷺ کو پیاس لگی، اتفاقاً وہاں سے کبریوں کے ایک چرواہے کا گدڑ ہوا، حضرت  
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پیالہ لے کر اس میں نبی ﷺ کے لیے حوڑ اسادودھ دیا اور اسے لے کر نبی ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

(۵۱) حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَاصِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَخَذْتُ  
مَضْجَعِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَوْ قَالَ اللَّهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ  
وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَعَلَيْكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ  
نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ كُلِّ



(۵۱) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں صبح و شام اور ہر لمحے پڑھ لیتے وقت پڑھ لیا کروں، نبی عظیمؐ نے دعا سکھائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! آسمان و زمین و پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ و سب کچھ جاننے والے، ہر چیز کے پالنے والا اور مالک! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہو سکتا، میں اپنی ذات کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَاصِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ كَرَّمَ مَقَامَهُ

اصححه ابي حنن (٣٠٥) قال: شعيب: اسأله صحيح || راجع: ٥١ |

(۵۲) یہی حدیث ایک دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے جو عبارت میں مذکور ہے۔

(۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ آيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَا وَضَعَهَا اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ عَنْ صَلَاتٍ إِذَا أَهْنَيْتُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ يَنْتَهَمُونَ فَلَمْ يَنْكُرُوا فَيُوشِكُ أَنْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ بِعَفَائِهِمْ رَحِمَهُ

(۵۳) قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرماتے تھے کہ اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو۔ اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

اور تم اسے اس کے صحیح حمل پر محمول نہیں کرتے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو غفریب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا۔

(٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَمْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَوَّادٍ الْقَاضِي يَقُولُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ النَّسْلِيِّ قَالَ أَعْلَظَ رَجُلٌ لِيَئِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَاثْنَاهُ وَقَالَ مَا هِيَ لِأَخِي بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَبَاسِيُّ: مَسْجِحٌ (أبو داود: ٤٦٦٣) ۱

(۵۴) حضرت ابو ہریرہؓ، اسلمی جلیق سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان میں گستاخی کی اور انہیں ہانت کلمات کہے، میں نے عرض کیا کہ میں اس کی مروانہ ازادوں؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے مجھے پیار سے جھٹک کر فرمایا کہ نبی علیہ السلام کے بعد یہ بات کسی کے لیے نہیں ہے (شان رسالت میں گستاخی کی نہ تو میں ہے البتہ ہم اپنے لیے اس کی اجازت نہیں دیں گے)



كَلِمُوا اَنْفُسَهُمْ [قال شعيب: اسنادہ صحيح] [راجع: ۱۲]

(۵۶) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی نبی ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا تھا مجھے اس سے فائدہ پہنچاتا تھا، اور جب کوئی دوسرا شخص مجھ سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے اس پر قسم لیتا، جب وہ قسم کھا لیتا کہ یہ حدیث اس نے نبی ﷺ ہی سے سنی ہے تب کہیں جا کر میں اس کی بات کو سچا تسلیم کرتا تھا۔

مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ یہ حدیث بیان کرنے میں سچے ہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو آدمی کوئی گناہ کر بیٹھے، پھر وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو یقیناً معاف فرما دے گا، پھر مجری ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اور وہ لوگ کہ جب وہ کوئی گناہ کر بیٹھیں یا اپنی جان پر ظلم کریں....."

(۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ ارْسَلَ اِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَقْتُلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنْتَ عَلَامٌ شَابَ عَاقِلٌ لَا تَسْهَمُكَ قَدْ كُنْتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ يَرْسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْبِغُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ صَحِيحَهُ

البخاری (۴۹۸۶) وابن حبان (۴۵۰۷) [الغفر: ۷۶]

(۵۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے جبکہ یمامہ میں شہید ہونے والے حفاظ کی خبر بھیجوائی اور مجھ سے فرمایا کہ زید! تم ایک بھدر انور جوان ہو، ہم تمہیں کسی غلط کام کے ساتھ متجم بھی نہیں کرتے، تم نبی ﷺ کے کاتب بھی رہ چکے ہو، اس لئے قرآن کریم کو مختلف جگہوں سے تلاش کر کے یکجا اکٹھا کرو۔

(۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ اتَيَا اَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيراثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَمَّا جَنِيذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ قَدَاكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً وَاِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هَذَا الْمَالِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَا اَدْعُ اَمْرًا وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصْنَعُهُ فِيْهِ اِلَّا صَنَعْتُهُ [راجع: ۱۹]

(۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے بعد ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی میراث کا مطالبہ لے کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لائے، اس وقت ان دونوں کا مطالبہ ارض فدک اور خیبر کا حصہ تھا، ان دونوں بزرگوں کی گفتگو سننے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد رضی اللہ عنہم اس مال میں سے کھا سکتے ہیں، اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کو جیسا کرتے

ہوئے دیکھا ہے، میں اس طریقے کو کسی صورت میں چھوڑوں گا۔

(۵۹) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا خَلِيفَةُ اللَّهِ لَقَالَ آتَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَا رَاضٍ بِهِ وَأَتَا رَاضٍ بِهِ وَأَتَا رَاضٍ بِأَمَلٍ

شعب: اسنادہ ضعیف [انظر: ۶۴]

(۵۹) ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو "یا علیہ اللہ" کہہ کر پکارا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں خلیفہ اللہ نہیں ہوں بلکہ خلیفہ رسول اللہ ہوں اور میں اسی درجے پر راضی ہوں۔

(۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا أَبِی بَكْرٍ مَنْ یُرِثُكَ إِذَا مِتَّ قَالَ وَلَدِیْ وَأَهْلِی قَالَتْ لَمَّا لَنَا لَا نَرِثُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ إِنَّ النَّبِیَّ لَا یُورِثُ وَلَکِنِّیْ أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَعُولُ وَآلُفِیْهِ عَلٰی مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یُفِیْهِ قَالَ شُعْبَةُ: صَحِیحٌ

لغیرہ [انظر: ۷۹]

(۶۰) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب آپ اس دنیا سے کوچ فرمائیں گے تو آپ کا وارث کون ہوگا؟ فرمایا میرے بیوی بچے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ پھر ہم کیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث نہیں ہیں؟ فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن کی عیال داری اور تنہائی فرماتے تھے میں ان کی عیال داری اور کفالت کرتا رہوں گا، اور جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے میں اس پر خرچ کرتا رہوں گا۔

(۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا یَزِيدُ بْنُ زُرْعَةَ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطْرُفٍ بْنِ الشَّحْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَمَلِهِ فَقَضِبَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جِدًّا لَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ لَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ صَرَفَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ أَجْمَعَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ النَّعْوِ لَمَّا تَفَرَّقْنَا أُرْسِلَ إِلَيَّ بَعْدَ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ قَالَ وَنَسِيتُ الَّذِي قُلْتُ قُلْتُ دَعَوْنِي قَالَ أَمَا تَذَكَّرُ مَا قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ أَرَأَيْتَ جِئْتُ رَأَيْتَنِي غَضِبْتُ عَلَى الرَّجُلِ فَقُلْتُ أَضْرِبْ عُنُقَهُ يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ أَمَا تَذَكَّرُ ذَاكَ أَوْ كُنْتُ لَمَاعِلًا ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَاللَّهِ وَالْآنَ إِنِّي أَمُرْتَنِي فَعَلْتُ قَالَ وَبَحَكَ أَوْ وَتَلَكَ إِنَّ تَلَكَ وَاللَّهِ مَا هِيَ بِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۵۴]

(۶۱) حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی کام میں مشغول تھے،

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اسی دوران ایک مسلمان پر کسی وجہ سے غصہ آ گیا اور وہ غصہ بہت زیادہ بڑھ گیا، جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ جب میں نے قتل کا نام لیا تو انہوں نے گفتگو کا عنوان اور موضوع ہی بدل دیا۔

جب ہم لوگ وہاں سے فراغت کے بعد منتشر ہو گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کے ذریعے مجھے بلا بھیجا، اور فرمایا ابو ہریرہ! تم کیا کہہ رہے تھے؟ میں اس وقت تک بھول چکا تھا کہ میں نے کیا کہا ہے، میں نے عرض کیا کہ میں تو بھول گیا ہوں، آپ ہی یاد کر دیجئے، فرمایا کہ تمہیں اپنی کبھی ہوئی بات یاد نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا بخدا! مجھے یاد نہیں ہے۔ فرمایا یاد کرو جب تم نے مجھے ایک شخص پر غصہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو تم نے کہا تھا یا خلیفہ رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ یاد آیا؟ کیا تم واقعی ایسا کر گزرتے؟ میں نے قسم کھا کر عرض کیا جی ہاں! اگر آپ اب بھی مجھے یہ حکم دیں تو میں اسے پورا کر گزروں، فرمایا افسوس! خدا کی قسم! حضور ﷺ کے بعد یہ کسی کے لئے نہیں ہے۔

(۶۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّوَاءُ مَطْهُرَةٌ لَلْفَمِ مَرَضَةٌ لَلرَّبِّ [راجع: ۷]

(۶۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سواک منہ کی پاکیزگی اور پروردگار کی خوشنودی کا سبب ہے۔

(۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ وَأَمْرُهُ أَنْ يَقُولَهُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ [راجع: ۱۰۱]

(۶۳) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں صبح و شام پڑھ لیا کروں، نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہہ لیا کہ جو جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! اے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ سب کچھ جاننے والے، ہر چیز کے پالتار اور مالک! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہو سکتا، میں اپنی ذات کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور انہیں حکم دیا کہ صبح و شام اور ہر ستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کریں۔

(۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرِو الْجُمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا خَلِيفَةَ اللَّهِ لَقَالَ بَلْ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَرْضَى بِهِ [راجع: ۱۰۹]

(۶۴) ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو "یا خلیفہ اللہ" کہہ کر پکارا گیا تو آپ نے فرمایا

کہ میں خلیفہ اللہ نہیں ہوں بلکہ خلیفہ رسول اللہ ہوں اور میں اسی درجے پر راضی ہوں۔

(۶۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ كَانَ رُبَّمَا سَقَطَ الْحِطَامُ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَيَضْرِبُ بِدِرَاجٍ نَافِيَةٍ فَيَسْتَحْضِئُهَا فَيَأْخُذُهَا قَالَ فَقَالُوا لَهُ أَفَلَا أَمَرْتَنَا نَأْخُذُكَ فَقَالَ إِنَّ حَبِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا [حسن لغیرہ]

(۶۵) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اگر اونٹنی کی لگام چھوٹ کر گر جاتی، تو آپ اپنی اونٹنی کے اگلے پاؤں پر ہاتھ مارتے، وہ بیٹھ جاتی تو خود اس کی لگام اٹھاتے، ہم عرض کرتے کہ آپ ہمیں کیوں نہیں حکم دیتے کہ ہم آپ کو پکڑ ادیں؟ فرماتے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔

(۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ آدَمَ لَمْ يُعْطَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنَ الْعَاقِبَةِ فَاَسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ وَالْبِرِّ فَإِنَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ وَالْفُجُورَ فَإِنَّهُمَا فِي النَّارِ [راجع: ۵]

(۶۶) حضرت ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے پورے ایک سال بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ گزشتہ سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ اللہ سے عاقبت کا سوال کیا کرو، کیونکہ کسی انسان کو عاقبت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی، سچائی اور نیکی اختیار کرو کیونکہ یہ دونوں جنت میں ہوں گی، اور جھوٹ اور گناہ سے بچو کیونکہ یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

(۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بَخْفًا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّدَّةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَابَلَهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَا أَلْفَرُقُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْأَكْلَانِ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَرَأَيْنَا ذَلِكَ وَشَدَّادُ صَحِيحَةِ الْبُخَارِيِّ (۶۹۲۴) [ومسلم (۲۰)] [انظر: ۱۱۷، ۲۹۳، ۳۳۵]

(۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اس وقت تک لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ "لا الہ الا اللہ" نہ کہہ لیں، لیکن جب وہ یہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، ہاں! اگر کوئی حق ان کی طرف متوجہ ہو تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا، باقی ان کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہے۔

جب قتلہ امداد پیش آیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کس

طرحِ قائل کر سکتے ہیں جب کہ آپ نے بھی نبی ﷺ کی یہ حدیث سن رکھی ہے؟ فرمایا بخدا! میں نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق نہیں کروں گا اور جو ان دونوں کے درمیان تفریق کرے گا، میں اس سے ضرور قتل کروں گا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم بھی ان کے ساتھ اس قاتل میں شریک ہو گئے تب ہمیں جا کر احساس ہوا کہ اسی میں رشد و ہدایت تھی۔

(۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْأَيَّةِ لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَكُلُّ سُوءٍ عَمِلْنَا جُزْئًا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفَوَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْتَ تَمْرُضُ أَلَسْتَ تَنْصَبُ أَلَسْتَ تَحْزَنُ أَلَسْتَ تُصَيِّكُ الْمَلَأَاءُ قَالَ بَلَى قَالَ فَهَوَّ مَا تُحْزَنُونَ بِهِ [صحيح ابن حبان

(۲۸۹۹)، والحاكم (۷۴/۳) قال شعيب: صحيح بطريقه و شواهدہ] [انظر: ۶۹، ۷۰، ۷۱]

(۶۸) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد کیا بہتری باقی رہ جاتی ہے کہ تمہاری خواہشات اور اہل کتاب کی خواہشات کا کوئی اعتبار نہیں، جو برا عمل کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا، تو کیا ہمیں ہر برے عمل کی سزا دی جائے گی؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوبکر! اللہ آپ کی بخشش فرمائے، کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ پریشان نہیں ہوتے؟ کیا آپ غمگین نہیں ہوتے؟ کیا آپ رنج و تکلیف کا شکار نہیں ہوتے؟ عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا یہی تو بدلہ ہے۔

(۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَطْعَمَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْأَيَّةِ قَالَ يَوْحَمَكُمُ اللَّهُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْتَ تَمْرُضُ أَلَسْتَ تَحْزَنُ أَلَسْتَ تُصَيِّكُ الْمَلَأَاءُ

قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ بِذَلِكَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شُعَيْبٌ: صحيح وإسناده ضعيف [راجع: ۶۹]

(۶۹) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد کیا بہتری باقی رہ جاتی ہے (کہ تمہاری خواہشات اور اہل کتاب کی خواہشات کا کوئی اعتبار نہیں، جو برا عمل کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا، تو کیا ہمیں ہر برے عمل کی سزا دی جائے گی؟) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوبکر! اللہ آپ پر رحم فرمائے، کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ پریشان نہیں ہوتے؟ کیا آپ غمگین نہیں ہوتے؟ کیا آپ رنج و تکلیف کا شکار نہیں ہوتے؟ عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا یہی تو بدلہ ہے۔

(۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّقْفِيُّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْأَيَّةِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثُ [قال شعيب: صحيح وإسناده ضعيف] [راجع: ۶۸]

(۷۰) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد کیا بہتری باقی رہ جاتی ہے پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ النَّقْفِيُّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْتَ تَنْصَبُ أَلَسْتَ تَحْزَنُ أَلَسْتَ تُصَيِّكُ اللَّوَاءَ فَهَذَا مَا تُحْزَنُونَ بِهِ قَالَ شَيْبٌ صَحِيحٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ [راجع: ۶۸]

(۷۱) ابو بکر بن ابی زہیر کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہاری خواہشات اور اہل کتاب کی خواہشات کا کوئی اعتبار نہیں، جو برائے کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا، تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمیں ہر برے عمل کی سزا دی جائے گی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابو بکر! اللہ آپ پر رحم فرمائے، کیا آپ پتھر نہیں ہوتے؟ کیا آپ پریشان نہیں ہوتے؟ کیا آپ ٹلکین نہیں ہوتے؟ کیا آپ رنج و تکلیف کا شکار نہیں ہوتے؟ یہی تو بدلہ ہے۔

(۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَسَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخَذْتُ هَذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُمْ إِنَّ هَذِهِ قَرَائِصُ الصَّدَقَةِ الَّتِي قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ إِلَيَّ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سِيلَهَا مِنْ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهَيْهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سِيلَ قَوْقَ ذَلِكَ فَلَا يُعْطِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِيهِ كُلُّ خَمْسٍ دُوْهُ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فِيهِمَا ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَبُونٌ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ فِيهِمَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ فِيهِمَا حِقَّةٌ طُرُوقَةٌ فَالْحَقْلِي إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فِيهِمَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَسِتِّينَ فِيهِمَا بَنَاتُ لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فِيهِمَا حِقَّتَانِ طُرُوقَتَانِ فَالْحَقْلِي إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فِيهِ كُلُّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَإِلَى كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي قَرَائِصِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتْ لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتْ لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتْ لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَاتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَإِلَى صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فِيهِمَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ



فَإِنْ زَادَتْ فِيهَا شَاتَانِ إِلَى مَاتَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَبِهَا ثَلَاثٌ شِبَاهٌ إِلَى ثَلَاثٍ مِائَةً فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا كُلُّ مِائَةٍ شَاءَ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَازٍ وَلَا تَبَسُّ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَقَرِّقٍ وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْمَةُ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوْيَةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاءَ وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرُّقْعَةِ رُبْعُ الْعُسْرِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ الْعَمَلُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً دَرَّعَهُ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا صَحِاحُ الْبَحَارِ

(۱۴۸۸)، وابن خزيمة (۲۶۶۱ و ۲۶۷۳ و ۲۲۸۱ و ۲۲۹۶) وابن حبان (۳۶۶۶) [انظر: ۱۴۴۸، ۱۴۵۰،

[۱۴۵۳، ۱۴۵۵، ۲۳۸۷، ۳۱۰۶، ۲۹۵۵]

(۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک خط لکھا جس میں یہ تحریر فرمایا کہ یہ زکوٰۃ کے مقررہ اصول ہیں جو خود نبی ﷺ نے مسلمانوں کے لئے مقرر فرمائے ہیں، یہ وہی اصول ہیں جن کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا تھا، ان اصولوں کے مطابق جب مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کی جائے تو انہیں زکوٰۃ ادا کر دینی چاہئے اور جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ زیادہ نہ دے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بچپن سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری واجب ہوگی، جب اونٹوں کی تعداد بچپن سے ہو جائے تو ایک بنت مخاض (جو اونٹنی دوسرے سال میں لگ گئی ہو) واجب ہوگی اور یہی تعداد ۳۵ اونٹوں تک رہے گی، اگر کسی کے پاس بنت مخاض نہ ہو تو وہ ایک ابن لبون مذکر (جو تیسرے سال میں لگ گیا ہو) دے دے، جب اونٹوں کی تعداد ۳۶ ہو جائے تو اس میں ۳۵ تک ایک بنت لبون واجب ہوگی، جب اونٹوں کی تعداد ۳۶ ہو جائے تو اس میں ایک حقہ (چوتھے سال میں لگ جانے والی اونٹنی) کا وجوب ہوگا جس کے پاس رات کو نہ جانور آ سکے۔

یہ حکم ماٹھ تک رہے گا، جب یہ تعداد ۶۱ ہو جائے تو ۵ تک اس میں ایک جذعہ (جو پانچویں سال میں لگ جائے) واجب ہوگا، جب یہ تعداد ۶۷ ہو جائے تو ۹۰ تک اس میں دو بنت لبون واجب ہوں گی، جب یہ تعداد ۹۱ ہو جائے تو ۱۲۰ تک اس میں دو ایسے حقے ہوں گے جن کے پاس نہ جانور آ سکے، جب یہ تعداد ۱۲۰ سے تجاوز کر جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ واجب ہوگا۔

اور اگر زکوٰۃ کے اونٹوں کی عمریں مختلف ہوں تو جس شخص پر زکوٰۃ میں ”جذعہ“ واجب ہو لیکن اس کے پاس جذعہ نہ ہو، حقہ ہو تو اس سے وہی قبول کر لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس صرف جذعہ ہو تو اس سے وہ لے کر زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے میں درہم یا دو بکریاں دے دے، اور اگر اسی مذکورہ شخص کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے وہ لے کر دو بکریاں، بشرطیکہ آسانی سے ممکن ہو، یا بیس درہم بھی وصول کیے جائیں۔

اگر کسی شخص پر بنت لبون واجب ہو مگر اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے وہ لے کر اسے زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا

دو بکریاں دے دے، اور اگر اسی مذکورہ شخص کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے وہی لے کر وہ بکریاں بشرط آسانی یا عیس و رہم بھی وصول کیے جائیں، اور اگر کسی شخص پر بنت مخاض واجب ہو اور اس کے پاس صرف ابن لبون مذکر ہو تو اسی کو قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں لی جائے گی، اور اگر کسی شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے ہاں! البتہ اگر مالک کچھ دینا چاہے تو اس کی مرضی پر موقوف ہے۔

ساتھ (خود چر کر اپنا پیٹ بھرنے والی) بکریوں میں زکوٰۃ کی تفصیل اس طرح ہے کہ جب بکریوں کی تعداد چالیس ہو جائے تو ۱۲۰ تک اس میں صرف ایک بکری واجب ہوگی، ۱۲۰ سے زائد ہونے پر ۲۰۰ تک دو بکریاں واجب ہوں گی، ۲۰۰ سے زائد ہونے پر ۳۰۰ تک تین بکریاں واجب ہوں گی، اس کے بعد ہر سو میں ایک بکری دینا واجب ہوگی۔

یاد رہے کہ زکوٰۃ میں انتہائی بوڑھا اور عیب دار جانور نہ لیا جائے، اسی طرح خوب عمدہ جانور بھی نہ لیا جائے ہاں! اگر زکوٰۃ دینے والا اپنی مرضی سے دینا چاہے تو اور بات ہے، نیز زکوٰۃ سے بچنے کے لئے متفرق جانوروں کو جمع اور اکٹھے جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے اور یہ کہ اگر دو قسم کے جانور ہوں (مثلاً بکریاں بھی اور اونٹ بھی) تو ان دونوں کے درمیان برابری سے زکوٰۃ تقسیم ہو جائے گی، نیز یہ کہ اگر کسی شخص کی سائے بکریوں کی تعداد ۴۰۰ سے کم ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے الا یہ کہ اس کا مالک خود دینا چاہے، نیز چاندی کے ڈھلے ہوئے سکوں میں ربع عشر واجب ہوگا، سو اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک سونوے درہم ہوں تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے الا یہ کہ اس کا مالک خود زکوٰۃ دینا چاہے.....

(٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَمَلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ أَخَذَ ابْنُ جُرَيْجٍ الصَّلَاةَ مِنْ عَطَاءٍ وَأَخَذَهَا عَطَاءٌ مِنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَخَذَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَاتَتْ أَخَذَ أَحْسَنَ صَلَاةٍ مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ

(۷۳) عبدالرزاق کہتے ہیں کہ اہل مکہ کہا کرتے تھے ابن جریج نے نماز حضرت عطاء بن ابی رباح سے سیکھی ہے، عطاء نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے ابن جریج سے بڑھ کر بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔

(٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّسْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُتَيْبٍ أَوْ حُلَيْفَةَ بِنِ حَذَافَةَ شَكَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتَوَلَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ لَلْقَيْتُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ فَلَيْتَ لِيَالِي فَلَقَيْتُ لَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ بِوَرِي عَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحُكَ حَفْصَةَ ابْنَةُ عُمَرَ لَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ

أَوْجَدَ عَلَيْهِ مَنَى عَلَى عُمَانَ فَلَيْتُ لِكَلِي فَتَطَبَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنكِحَتْهَا إِيَّاهُ فَلَقِيْنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلِيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا حِينَ عَرَضْتُهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَلَمْ أَكُنْ يَأْفِكُنِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُهَا لَنَكَّحْتُهَا

[صححه البخاری (۵۱۲۹)، وابن حبان (۴۰۳۹)] [انظر: ۴۰۰۵، ۵۱۲۲، ۵۱۴۵]

(۷۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیٹی حفصہ کے شوہر حضرت جیس بن حذافہ رضی اللہ عنہما حدیث فوت ہو گئے اور وہ بیوہ ہو گئی، یہ بدری صحابی تھے اور مدینہ منورہ میں فوت ہو گئے تھے، میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کے سامنے اپنی بیٹی سے نکاح کی پیشکش رکھی، انہوں نے مجھ سے سو پنے کی مہلت مانگی اور چند روز بعد کہہ دیا کہ آج کل میرا شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے، اس کے بعد میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، مجھے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت زیادہ غصہ آیا۔

چند دن گزرنے کے بعد نبی کریم ﷺ نے حفصہ کے ساتھ اپنے لیے پیغام نکاح بھیج دیا، چنانچہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم ﷺ سے کر دیا، اتفاقاً ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو وہ فرمانے لگے کہ شاید آپ کو اس بات پر غصہ آیا ہو گا کہ آپ نے مجھے حفصہ سے نکاح کی پیشکش کی اور میں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا؟ میں نے کہا ہاں! ایسا ہی ہے، انہوں نے فرمایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ جب آپ نے مجھے یہ پیشکش کی تھی تو مجھے اسے قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں تھا، البتہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حفصہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا، میں نبی کریم ﷺ کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا، اگر نبی کریم ﷺ انہیں چھوڑ دیتے تو میں ضرور ان سے نکاح کر لیتا۔

(۷۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ سُلَيْمٍ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ فَرْقِدِ السَّبْعِيِّ عَنْ مَرْثَةِ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَأَنَا مِمَّا قَالَ بَلَى فَأَكْثَرُ مُوْهُمُ كَرَامَةِ أَوْلَادِهِمْ وَأَطْعَمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَرَسٌ ضَالِحٌ تَرْتَبِطُهُ تَفَاتِيلٌ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَحْوَكُ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (ابن

ماجہ: ۳۶۹۱]

(۷۵) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بد اخلاق شخص جنت میں نہ جائے گا، اس پر ایک شخص نے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ ہی نے ہمیں نہیں بتایا کہ سب سے زیادہ غلام اور ستم اس امت میں ہی ہوں گے؟ (یعنی ان کے ساتھ بد اخلاقی کا ہو جانا ممکن ہی نہیں بلکہ واقعہ بھی ہے) فرمایا کیوں نہیں! البتہ تم ان کی عزت

اسی طرح کرو جیسے اپنی اولاد کی عزت کرتے ہو، اور جو خود دکھاتے ہو اسی میں سے انہیں بھی کھلایا کرو، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا دنیا میں ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟ فرمایا وہ نیک گھوڑا جسے تم تیار کرتے ہو، اس پر تم راہ خدا میں جہاد کر سکتے ہو اور تمہارا غلام تمہاری قنایت کر سکتا ہے، یاد رکھو! اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو وہ تمہارا بھائی ہے، یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ دہرائی۔

(۷۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلَ إِلَيْهِ مَقْتُلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ لِذَا عُمَرُ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ بِأَهْلِ الْيَمَامَةِ مِنْ قُرَاءِ الْقُرْآنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا أَخَشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلَ بِالْقُرَاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ لَا يُوعَى وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَكَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ بِزَلِّ بُرْجَانِي فِي ذَلِكَ عَنِّي شَرَحَ اللَّهُ بِذَلِكَ صُدْرِي وَزَالَتْ فِيهِ الْبُذْيُ زَاى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّكَ شَابٌ عَاقِلٌ لَا تَسْهَمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الرُّوحَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْمَعْهُ قَالَ زَيْدٌ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ تَكَلَّفُوا نَفْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِالْقَلِّ عَلَى مِثْلِ مَا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۷]

(۷۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس جنگ یمامہ کے شہداء کی خبر دے کر قاصد کو بھیجا، میں جب ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جنگ یمامہ میں بڑی سخت معرکہ آرائی ہوئی ہے اور مسلمانوں میں سے جو قراء تھے وہ بڑی تعداد میں شہید ہو گئے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ اگر اسی طرح مختلف جگہوں میں قراء کرام یونہی شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کہیں ضائع نہ ہو جائے کہ اس کا کوئی حافظ ہی نہ رہے، اس لئے میری رائے یہ ہوئی کہ میں آپ کو جمع قرآن کا مشورہ دوں، میں نے عمر سے کہا کہ جو کام نبی ﷺ نے نہیں کیا، میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں؟ لیکن انہوں نے مجھ سے کہا کہ بخدا! یہ کام سراسر خیر ہی خیر ہے اور یہ مجھ سے مسلسل اس پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اس مسئلے پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی شرح صدر عطا فرمادیا اور اس سلسلے میں میری بھی وہی رائے ہو گئی جو عمر کی تھی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ادب سے بولتے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی نے فرمایا کہ آپ ایک سمجھدار نوجوان ہیں اور نبی ﷺ کے کاتب وحی بھی رہ چکے ہیں اس لئے جمع قرآن کا یہ کام آپ سرائیجام دیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بخدا! اگر یہ لوگ مجھے کسی پہاڑ کو اس کی جگہ سے منتقل کرنے کا حکم دے دیتے تو وہ مجھ پر جمع قرآن کے اس حکم سے زیادہ بھاری نہ ہوتا، چنانچہ میں نے بھی ان سے یہی کہا کہ جو کام نبی ﷺ نے نہیں کیا، آپ وہ کام کیوں کر رہے ہیں؟ (لیکن جب میرا بھی شرح صدر ہو گیا تو میں نے یہ کام شروع

کیا اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا

(۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ خَاصِمَ الْعَبَّاسِ عَلِيٌّ فِي أَشْيَاءَ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَيْءٌ تَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَحْرُكْهُ فَلَا أُحَرِّكُكَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فَقَالَ شَيْءٌ لَمْ يَحْرُكْهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَسْتُ أُحَرِّكُكَ قَالَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ قَالَ فَاسْتَكْتَعْتُ عُثْمَانُ وَنَكَسَ رَأْسَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَحِيشْتُ أَنْ يَأْخُذَهُ فَضْرَبْتُ بِيَدِي بَيْنَ كَتِفَيْ الْعَبَّاسِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ أَفْسَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتَهُ لِعَلِيٍّ قَالَ فَسَلَّمَهُ لَهُ [قال شعب: صحيح وإسناده صحيح]

(۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح مبارک پرواز کر گئی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان نبی ﷺ کے ترکہ میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی ﷺ جو چیز چھوڑ کر گئے ہیں اور آپ ﷺ نے اسے نہیں ہلایا میں بھی اسے نہیں ہلاؤں گا۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو وہ دونوں حضرات ان کے پاس اپنا معاملہ لے کر آئے لیکن انہوں نے یہی فرمایا کہ جس چیز کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہلایا میں بھی اسے نہیں ہلاؤں گا، جب خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوئی تو وہ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھی آئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا موقف سن کر خاموشی اختیار کی اور سر جھکا لیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسے حکومت کی تحویل میں نہ لے لیں چنانچہ میں نے اپنے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا اور ان سے کہا ابا جان! میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ اسے علی کے حوالے کر دیجئے چنانچہ انہوں نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

(۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي تَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَقَالَ قَعْدٌ سَنَةٌ أَوْ سَبْعَةٌ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ عُمَرُ مَا يَا عَبَّاسُ قَدْ عَلِمْتُ مَا تَقُولُ ابْنُ أَحِبِّي وَلِي شَطْرُ الْمَالِ وَقَدْ عَلِمْتُ مَا تَقُولُ يَا عَلِيُّ تَقُولُ ابْنَتُهُ تَحْبِي وَلَهَا شَطْرُ الْمَالِ وَهَذَا مَا كَانَ بِي يَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَيْنَا كَيْفَ كَانَ يَقْضَعُ فِيهِ قَوْلِيهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمِلَ فِيهِ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَأَيْنَا مِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْلَفَ بِاللَّهِ لَأَجْهَدَنَّ أَنْ أَعْمَلَ فِيهِ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ وَعَمَلَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخَلَفَ بِأَنَّهُ لَصَادِقٌ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ لَا يُوْرَثُ وَإِنَّمَا مِيرَاثُهُ فِي فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَسَاكِينِ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخَلَفَ بِأَنَّهُ لَصَادِقٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ لَا يَمُوتُ حَتَّى يَوْمَ بَعْضُ أُمَّيْهِ وَهَذَا مَا كَانَ فِي يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَيْنَا كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ فَإِنْ شِئْتُمَا أُعْطِيَتْكُمَا لِنَعْمَلَا فِيهِ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْلِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى أَذْفَعُهُ إِلَيْكُمَا قَالَ فَخَلَعُوا ثُمَّ جَاءَا فَقَالَ النَّبَّاسُ أَذْفَعُهُ إِلَيْ عَلِيٍّ فَإِنِّي لَقَدْ طَبْتُ نَفْسًا بِهِ لَهُ (قال شعيب: صحيح لغيره دون قوله: ((إن النبي ..... أمتة)) [

(۷۸) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ گئے، ان دونوں کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عباس! رک جائیے، مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ آپ کے پیچھے تھے اس لئے آپ کو نصف مال ملنا چاہیے، اور اے علی! مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ کی رائے یہ ہے کہ ان کی صاحبزادی آپ کے نکاح میں تھیں اور ان کا آدھا حصہ بننا تھا۔

اور نبی ﷺ کے ہاتھوں میں جو کچھ تھا، وہ میرے پاس موجود ہے، ہم نے دیکھا ہے کہ نبی ﷺ کا اس میں کیا طریقہ کار تھا؟ نبی ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے، انہوں نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے خلیفہ بنایا گیا، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس طرح نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا، میں اسی طرح کرنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔

پھر فرمایا کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی اور اپنے سچے ہونے پر اللہ کی قسم بھی کھائی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ان کا ترکہ فقراء مسلمین اور مساکین میں تقسیم ہوتا ہے، اور مجھ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بھی بیان کی اور اپنے سچا ہونے پر اللہ کی قسم بھی کھائی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی نبی اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے کسی امتی کی اقتدا نہیں کر لیتا۔

بہر حال! نبی ﷺ کے پاس جو کچھ تھا، وہ یہ موجود ہے، اور ہم نے نبی ﷺ کے طریقہ کار کو بھی دیکھا ہے، اب اگر آپ دونوں چاہتے ہیں کہ میں یہ اوقاف آپ کے حوالے کر دوں اور آپ اس میں اسی طریقے سے کام کریں گے جیسے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے تو میں اسے آپ کے حوالے کر دیتا ہوں۔

یہ سن کر وہ دونوں کچھ دیر کے لئے خلوت میں چلے گئے، تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ یہ اوقاف علی کے حوالے کر دیں، میں اپنے دل کی خوشی سے اس بات کی اجازت دیتا ہوں۔

(۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطِيَّةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَطَلَّبُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
إِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَا أَوْرَثُ [قال الترمذی: حسن غریب من هذا الوجه فان

الالبانی: (الترمذی: ۱۶۰۸)، وقال الألبانی: صحيح قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۶۰]

(۷۹) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں، اور ان سے نبی ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا، دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے مال میں وراثت جاری نہیں ہوگی۔

(۸۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُسْتَنَبِ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ وَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَهْرِ لَذَكْرِ لَعْنَةِ قُتَيْبٍ فِي النَّاسِ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ وَهِيَ أَوَّلُ صَلَاةٍ فِي الْمُسْلِمِينَ نُودِيَ بِهَا إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ لَصَيْدَةِ الْمَيْمُونِ شَيْئًا صَنَعَ لَهُ كَانَ يَخْطُبُ عَلَيْهِ وَهِيَ أَوَّلُ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَلَوْ دِدْتُ أَنَّ هَذَا كَقَابِيهِ غَيْرِي وَلَكِنْ أَخَذْتُمُونِي بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُطِيقُهَا إِنْ كَانَ لَمَعُصُومًا مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنْ كَانَ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ مِنْ السَّمَاءِ [إسناده ضعيف]

(۸۰) قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے وصال مبارک کے ایک مہینے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، لوگوں میں سنا دی کر دی گئی کہ نماز تیار ہے، اور یہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد وہ پہلی نماز تھی جس کے لئے مسلمانوں میں ”الصلوة جامعہ“ کہہ کر سنا دی گئی تھی، چنانچہ لوگ جمع ہو گئے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر رونق افروز ہوئے، یہ آپ کا پہلا خطبہ تھا جو آپ نے اہل اسلام کے سامنے ارشاد فرمایا، اس خطبے میں آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے اللہ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا لوگو! میری خواہش تھی کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس کام کو سنبھال لیتا، اگر آپ مجھے نبی ﷺ کی سنت پر پرکھ کر دیکھنا چاہیں گے تو میرے اندر اس پر پورا اترنے کی طاقت نہیں ہے۔ نبی ﷺ تو شیطان کے حملوں سے محفوظ تھے اور ان پر تو آسمان سے وحی کا نزول ہوتا تھا (اس لئے میں ان کے برابر کہاں ہو سکتا ہوں؟)

(۸۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَمْتُ وَإِذَا أَخَذْتُ مَضْجَعِي مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ أَنْتَ هَدَانِي إِلَى إِلَهِ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ وَأَنْ أَتَرَفَ عَلَى نَفْسِي سَوْفًا أَوْ أَجْزُهُ إِلَى مُسْلِمٍ [قال شعيب: حسن لغیرہ۔]

اٰخِرُ مُسْنَدِ اَبِی بَكْرٍ الصَّدِیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۸۱) حضرت صدیق اکبر ؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے صبح و شام اور بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! اے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ سب کچھ جاننے والے، ہر چیز کے پالنے والا اور مالک! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہو سکتا، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں اپنی ذات کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے، خود اپنی جان پر کسی گناہ کا بوجھ لا دینے سے یا کسی مسلمان کو اس میں کھینچ کر مبتلا کرنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔



## أَوَّلُ مُسْنَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

### حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا وَخَيْلًا وَرَقِيقًا نَحِبُّ أَنْ يَكُونَ لَنَا فِيهَا زَكَاةٌ وَظَهَرُوا قَالَ مَا لَعَلَّهُ صَاحِبَائِي قَتَلُوا فَافْعَلْهُ وَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيُّ هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً رَابِعَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ [صححه ابن خزيمة (۲۲۹۰)، والحاكم

(۴۰۰/۱) قال شعيب: [إسناده صحيح] [انظر: ۲۱۸]

(۸۲) حارثہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شام کے کچھ لوگ حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور کہنے لگے کہ ہمیں کچھ مال و دولت، گھوڑے اور غلام ملے ہیں، ہماری خواہش ہے کہ ہمارے لیے اس میں پاکیزگی اور تزکیہ نفس کا سامان پیدا ہو جائے، حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے میرے دو پیشرہ جس طرح کرتے تھے میں بھی اسی طرح کروں گا، پھر انہوں نے صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ عَنْہُمْ سے مشورہ کیا، ان میں حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْہُ بھی موجود تھے، وہ فرمانے لگے کہ یہ مال حلال ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اسے ٹیکس نہ بنالیں کہ بعد میں بھی لوگوں سے وصول کرتے رہیں۔

(۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ الصَّبِيَّ بْنَ مَعْبُدٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا تَغْلِيْبًا أَعْرَابِيًّا فَاسْلَمَ فَسَأَلَ أَيْ الْعَمَلِ الْفَضْلُ فَقِيلَ لَهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرَادَ أَنْ يُجَاهِدَ فَقِيلَ لَهُ حَتَمْتُ فَقَالَ لَا فَقِيلَ حُجَّ وَاعْتَمِرْ ثُمَّ جَاهِدْ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْحَوَاطِيطِ أَهْلٌ بِهِمَا جَمِيعًا قَرَأَهُ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلَّمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ لَهُمْ أَهْلٌ مِنْ جَمَلِهِ أَوْ مَا هُوَ بِأَهْدَى مِنْ نَاقِيهِ فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ هَدَيْتَ لِسْنِي نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَكَمُ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ حَدَّثَكَ الصَّبِيُّ فَقَالَ نَعَمْ [صححه ابن خزيمة: (۳۰۶۹) قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۷۹۸)، و (۱۷۹۹)، ابن

ماجہ: ۲۹۷۰، النسائی: ۱۴۶/۵ و ۱۴۷] [انظر: ۱۶۹، ۲۲۷، ۲۵۴، ۳۷۹] [انظر: ۲۱۸]

(۸۳) حضرت ابو داؤد کہتے ہیں کہ کُص بن معبد ایک دیہاتی قبیلہ بنو تغلب کے عیسائی تھے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا، انہوں

نے لوگوں سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ لوگوں نے بتایا راہِ خدا میں جہاد کرنا، چنانچہ انہوں نے جہاد کا ارادہ کر لیا، اسی اثنا میں کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے حج کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں! اس نے کہا آپ پہلے حج اور عمرہ کر لیں، پھر جہاد میں شرکت کریں۔

چنانچہ درج کی نیت سے روانہ ہو گئے اور میقات پر پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، جیسا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو اپنے پیغمبر کی سنت پر رہنمائی نصیب ہوگئی۔

راوی حدیث حکم کہتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد سے پوچھا کہ یہ روایت آپ کو خود کسی نے سنائی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۸۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ بِجَمْعِ الصُّبْحِ ثُمَّ وَقَفَ وَقَالَ إِنَّ الْمُسْبِرِينَ كَانُوا لَا يُقْبَضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَقَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ [صححه البخاری (۱۶۸۴)] [انظر: ۲۸۵۰، ۳۵۸۰، ۲۹۵۰، ۲۷۵۰، ۲۰۰۰]

(۸۳) عمرو بن ميمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہمیں مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھائی، پھر توقف کیا اور فرمایا کہ مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے وہاں نہیں جاتے تھے، نبی ﷺ نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے مٹی کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۸۵) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ قَالَ أَبِي فَقَدَّحْنَا بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَمَا أَعْجَبَكَ مِنْ ذَلِكَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا دَعَا الْأَشْيَاحَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَائِي مَعَهُمْ فَقَالَ لَا تَتَكَلَّمُوا حَتَّى يَتَكَلَّمُوا قَالَ قَدَّعَانَا ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا قَدْ عَلِمْتُهَا فَاتَمِسُوا بِهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَتَرَاهُ فَيَقِي أُمَّ الْوَيْلِ تَرَوْنَهَا [صححه ابن حزم (۲۱۷۲)]، قال شعيب: [إسناده قوي] [راجع: ۲۹۸]

(۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلائے تو مجھے بھی ان کے ساتھ بلا لیتے اور مجھ سے فرماتے کہ جب تک یہ حضرات بات نہ کر لیں، تم کوئی بات نہ کرنا۔ اسی طرح ایک دن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا اور فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، وہ آپ کے علم میں بھی ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو، یہ بتائیے کہ آپ کو آخری عشرے کی کس طاق رات میں شب قدر معلوم ہوئی ہے؟ (ظاہر ہے کہ ہر صحابی کا جواب مختلف تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو میری رائے اچھی

معلوم ہوئی)

(۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَعْلِي يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ الْيَدِيِّينَ سَأَلُوا عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوا لَهُ إِنَّمَا اتَّيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَعَنِ الرَّجُلِ مَا يَصْلُحُ لَهُ مِنْ أَمْرٍ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَقَالَ أَسْحَارُ أَنْتُمْ لَقَدْ سَأَلْتُمُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا نَوْرٌ فَمَنْ شَاءَ نَوَّرَ بَيْتَهُ وَقَالَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا وَقَالَ فِي الْحَائِضِ لَهَا مَا قَوِيَ الْإِذَا قَالَ الْبُوصَيْرِيُّ: هَذَا إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ مِنَ الطَّرِيقِينَ، قَالَ

[الالبانی: ضعیف (ابن ماجہ: ۱۳۷۵)]

(۸۷) ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم آپ سے تین سوال پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔

(۱) گھر میں نفلی نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

(۲) غسل جنابت کا کیا طریقہ ہے؟

(۳) اگر عورت "ایام" میں ہو تو مرد کے لئے کہاں تک اجازت ہے؟

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگ بڑے عقلمند محسوس ہوتے ہیں، میں نے ان چیزوں سے متعلق جب سے نبی ﷺ سے دریافت کیا تھا، اس وقت سے لے کر آج تک مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں پوچھا جو آپ لوگوں نے پوچھا ہے، اور فرمایا کہ انسان گھر میں جو نفلی نماز پڑھتا ہے تو وہ نور ہے اس لئے جو چاہے اپنے گھر کو نور کر لے، غسل جنابت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوئے، پھر وضو کرے اور پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال کر حسب عادت غسل کرے اور ایام والی عورت کے متعلق فرمایا کہ ازار سے اوپر کا جتنا حصہ ہے، مرد اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

(۸۷) حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَمْسُحُ عَلَى خُفَيْهِ بِالْعِرَاقِيِّ حِينَ يَتَوَضَّأُ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا عِنْدَ عَمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي سَلْ أَبَاكَ عَمَّا أَنْكَرْتُ عَلَى مِنْ مَسْحِ الْخُفَيْنِ قَالَ لَقَدْ كُنْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا حَدَّثَكَ سَعْدٌ بِشَيْءٍ فَلَا تَرُدُّ عَلَيْهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسُحُ عَلَى الْخُفَيْنِ [صححه ابن خزيمة (۱۸۴) قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۲۳۷]

(۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے عراق میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے تو مجھے اس پر بڑا تعجب اور اچھٹیا ہوا، بعد میں جب ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک مجلس میں

اکٹے ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ آپ کو سب علی الحنفین کے بارے میں جو توجہ ہو رہا تھا، اس کے متعلق اپنے والد صاحب سے پوچھ لیجئے، میں نے ان کے سامنے سارا واقعہ ذکر کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کوئی حدیث بیان کریں تو آپ اس کی تردید مت کیا کریں، کیونکہ خود نبی ﷺ بھی موزوں پر سح فرماتے تھے۔

(۸۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ سَعْدٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ [صححه البخاری (۲۰۲) وابن عزیمة (۱۸۲)]

(۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے موزوں پر سح فرمایا ہے، بعد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بات صحیح ہے، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کوئی حدیث بیان کریں تو آپ اس کے متعلق کسی دوسرے سے نہ پوچھا کریں۔

(۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُطَيْيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيُحُمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رُؤْيَا لَا أَرَاهَا إِلَّا لِحُضُورِ أَحَبِّی رَأَيْتُ كَانَ دِيكَمَا نَفَرَتَا نَفَرَتَيْنِ قَالَ وَذَكَرَ لِي أَنَّهُ دِيكَ أَحْمَرُ فَقَصَصَهَا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ امْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ يَقْتُلُكَ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ قَالَ وَإِنَّ النَّاسَ يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُصْنِعْ دِينَهُ وَخِلَافَتَهُ إِلَيَّ بَعَثَ إِلَيَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ يَعْجَلُ بِي أَمْرٌ فَإِنَّ الشُّورَى فِي هَؤُلَاءِ السَّنَةِ الْبَاقِيَةِ مَا تَنَبَّى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ لَمَنْ تَابَعْتُمْ مِنْهُمْ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا وَإِنِّي أَغْلَمُ أَنَّ أَنَا سَيَطْفَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا قَاتِلُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ أُولَئِكَ أَغْدَاءُ اللَّهِ الْكُفَّارُ الضَّالُّونَ وَإِنَّهُمْ اللَّهُ مَا أَتْرَكُ فِيهَا عَهْدَ إِلَيَّ رَبِّي فَاسْتَخْلَفَنِي شَيْئًا أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ الْكَلَالَةِ وَإِنَّهُمْ اللَّهُ مَا أَغْلَطَ لِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنْذُ صَحِبْتُهُ أَشَدَّ مَا أَغْلَطَ لِي فِي شَأْنِ الْكَلَالَةِ حَتَّى طَعَنَ بِأَصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ تَكْفِيكَ أَمَةُ الصَّيْبِ إِلَيَّ نَزَلَتْ فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْتُ لَفَسَافُضِي فِيهَا بِقَضَائِهِ يَعْلَمُهُ مَنْ يَقْرَأُ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ وَإِنِّي أَشْهَدُ اللَّهَ عَلَى أَمْرٍ الْأَمْضَارِ إِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيَعْلَمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَيَتَّبِعُوا أَمْرَهُمْ سَنَةً نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَفَعُوا إِلَيَّ مَا عَمِيَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ إِلَيْهَا النَّاسَ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا النَّوْمُ وَالْبَصَلُ وَإِنَّهُمْ اللَّهُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ رِجْلَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فَيَأْمُرُ بِهِ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيُخْرَجُ بِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى

يُؤْتَى بِهِ الْبَيْعَ لَمَنْ أَكَلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيَمْتَحِنَا قَالَ فَخَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَصِيبَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ

[صححه مسلم (۵۶۷)، وابن حزمہ (۱۶۶۶ و ۱۶۶۷)] [انظر: ۱۷۹، ۱۸۶، ۳۴۱]

(۸۹) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دن منبر پر خطبہ کے لئے تشریف لائے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، نبی ﷺ کا تذکرہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کی، پھر فرمانے لگے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آ گیا ہے، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرنے والے مجھے دوسرے ٹھونگ ماری ہے، مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ مرغ سرخ رنگ کا تھا، میں نے یہ خواب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ آپ کو ایک عجمی شخص شہید کر دے گا۔

پھر فرمایا کہ لوگ مجھ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دوں، اتنی بات تو طے ہے کہ اللہ اپنے دین کو ضائع کرے گا اور نہ ہی اس خلافت کو جس کے ساتھ اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا تھا، اب اگر میرا فیصلہ جلد ہو گیا تو میں مجلس شوریٰ ان چھ افراد کی مقرر کر رہا ہوں جن سے نبی ﷺ بوقت رحلت راضی ہو کر تشریف لے گئے تھے، جب تم ان میں سے کسی ایک کی بیعت کر لو تو ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ مسئلہ خلافت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کریں گے، بخدا! میں اپنے ان ہاتھوں سے اسلام کی مدافعت میں ان لوگوں سے قتال کر چکا ہوں، یہ لوگ دشمنانِ خدا، کافر اور گمراہ ہیں، اللہ کی قسم! میں نے اپنے پیچھے کلام سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا جس کا مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہو، اور اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی صحبت اختیار کرنے کے بعد مجھے یا انہیں پڑتا کہ کسی مسئلہ میں آپ مجھ سے ناراض ہوئے ہوں، سوائے کلام کے مسئلہ کے کہ اس میں آپ ﷺ انتہائی سخت ناراض ہوئے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی میرے سینے پر رکھ کر فرمایا کہ تمہارے لیے اس مسئلے میں سورۂ نساء کی وہ آخری آیت ”جو گرمی میں نازل ہوئی تھی“ کافی ہے۔

اگر میں زندہ رہا تو اس مسئلے کا ایسا حل نکال کر جاؤں گا کہ اس آیت کو پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے سب ہی کے علم میں وہ حل آ جائے، اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے مختلف شہروں میں جو امراء اور گورنریجے ہیں وہ صرف اس لئے کہ لوگوں کو دین سکھائیں، نبی ﷺ کی سنتیں لوگوں کے سامنے بیان کریں، اور میرے سامنے ان کے وہ مسائل پیش کریں جن کا ان کے پاس کوئی حل نہ ہو۔

لوگو! تم دو ایسے درختوں میں سے کھاتے ہو جنہیں میں گندہ سمجھتا ہوں ایک لبثن اور دوسرا بیاز (کچا کھانے سے منہ میں بد بو پیدا ہو جاتی ہے) بخدا! میں نے دیکھا ہے کہ اگر نبی ﷺ کو کسی شخص کے منہ سے اس کی بد بو آتی تو آپ ﷺ حکم دیتے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا جاتا تھا اور یہی نہیں بلکہ اس کو جنت البقیع تک پہنچا کر لوگ واپس آتے تھے، اگر کوئی شخص انہیں کھانا ہی چاہتا ہے تو پکا کر ان کی بو مار دے۔

راوی کہتے ہیں کہ جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا اور ہر کو آپ پر قائلانہ حملہ ہو گیا۔

(۹۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ إِلَى أَمْوَالِنَا بِخَيْبَرَ نَتَقَاهَا فَلَمَّا قَدِمْنَاهَا تَفَرَّقْنَا فِي أَمْوَالِنَا قَالَ فَعِدِّي عَلَى تَحْتِ اللَّيْلِ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى فِرَاشِي فَلَمَّعَتْ يَدَايَ مِنْ مِرْقَئِي فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اسْتَصْرَحَ عَلَيَّ صَاحِبَايَ فَاتَّيَبَايَ فَسَأَلَانِي عَمَّنْ صَنَعَ هَذَا بِكَ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ فَأَصْلَحَا مِنْ يَدَيَّ ثُمَّ قَدِمُوا بِي عَلَى عُمَرَ فَقَالَ هَذَا عَمَلُ يَهُودَ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خُطْبَةً فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْرَ عَلَى أَنَا نَخْرِجُهُمْ إِذَا شِئْنَا وَقَدْ عَدُّوا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدُّوا يَدَيْهِ كَمَا بَلَّغَكُمْ مَعَ عَدُوَّتِهِمْ عَلَى الْأَنْصَارِ قُلْتُ لَا تَشْكُ أَتَهُمْ أَصْحَابَهُمْ لَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ بِخَيْبَرَ فَلْيُلْحِقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجُ يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ [صحيحه البخاری (۲۷۳۰)]

(۹۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ خیبر میں اپنے اپنے مال کی دیکھ بھال کے سلسلے میں گیا ہوا تھا، جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو ہر ایک اپنی اپنی زمین کی طرف چلا گیا، میں رات کے وقت اپنے بستر پر سو رہا تھا کہ مجھ پر کسی نے حملہ کر دیا، میرے دونوں ہاتھ اپنی کہنیوں سے مل گئے، جب صبح ہوئی تو میرے دونوں ساتھیوں کو اس حادثے کی خبر دی گئی، وہ آئے اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ یہ کس نے کیا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے کچھ خبر نہیں ہے۔

انہوں نے میرے ہاتھ کی بڑی کوچھ جگہ پر بٹھایا اور مجھے لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے، انہوں نے فرمایا یہ یہودیوں کی ہی کارستانی ہے، اس کے بعد وہ لوگوں کے سامنے خطاب کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگو! نبی ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ معاملہ اس شرط پر کیا تھا کہ ہم جب انہیں چاہیں گے، نکال سکیں گے، اب انہوں نے عبداللہ بن عمر پر حملہ کیا ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ انہوں نے اس کے ہاتھوں کے جوڑ بلا دیئے ہیں، جب کہ اس سے قبل وہ ایک انصاری کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کر چکے ہیں، ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ ان ہی کے ساتھی ہیں، ہمارا ان کے علاوہ یہاں کوئی اور دشمن نہیں ہے، اس لئے خیبر میں جس شخص کا بھی کوئی مال موجود ہو، وہ وہاں چلا جائے کیونکہ اب میں یہودیوں کو وہاں سے نکالنے والا ہوں، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں خیبر سے بے دخل کر کے نکال دیا۔

(۹۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَحْبِسُونِ عَنْ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النَّذَاءَ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَيْضًا أَوَلَمْ تَسْمَعُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ [صحيحه البخاری (۸۸۲)]، ومسلم (۸۴۵)،

وابن حزيمة (۱۷۴۸) [انظر: ۳۱۹، ۳۲۰]

(۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ دوران خطبہ ایک صاحب آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے پوچھا کہ نماز کے لئے آنے میں اتنی تاخیر؟ انہوں نے جواباً کہا کہ میں نے تو جیسے ہی اذان سنی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا اچھا، کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لئے جائے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

(۹۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ جَاءَنَا بِكَبَابٍ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ يَا عَتَبَةُ بْنُ قَرْقَدٍ وَإِيَّاكُمْ وَالنَّعْمَ وَزَيْ أَهْلَ الشُّرْكِ وَلَبَّيْسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لَبَّيْسِ الْحَرِيرِ وَقَالَ إِلَّا هَكَذَا وَوَقَعَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ [صححه البخاری (۵۸۲۹)، ومسلّم (۲۰۶۹)] [انظر: ۲۴۲، ۲۴۳، ۳۰۱، ۳۰۶، ۳۵۷]

(۹۲) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ہم آذر بائیجان میں تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک خط آ گیا، جس میں لکھا تھا اے عتبہ بن قرقد! بیش پرستی، ریشمی لباس، اور شرکین کے طریقوں کو اختیار کرنے سے اپنے آپ کو بچاتے رہنا اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے سو اے اتنی مقدار کے اور نبی ﷺ نے انگلی بلند کر کے دکھائی۔

(۹۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَعْقَبِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ لَبِيَّةٍ يُعَدِّثُ عَنْ أَبِي بَسَّانٍ الدَّؤَلِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعِنْدَهُ نَقَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى سَفِيٍّ أَيْبٍ مِنْ قُلَعَةٍ مِنَ الْعِرَاقِ فَكَانَ فِيهِ خَاتَمٌ فَأَخَذَهُ بَعْضُ بَنِيهِ فَأَذْخَلَهُ فِي فِيهِ فَأَنْزَعَهُ عُمَرُ مِنْهُ ثُمَّ بَغَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ لِمَ تَبْكِي وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ لَكَ وَأَظْهَرَكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَأَقْرَبَ غَيْبَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَفْتَحُ الدُّنْيَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا أَلْقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمُ الْعُدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَشْفِقُ مِنْ ذَلِكَ [قال شعيب: إسناده ضعيف]

(۹۳) ایک مرتبہ ابوسنان دؤلی رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت مہاجرین اولین کی ایک جماعت ان کی خدمت میں موجود اور حاضر تھی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک کس منگوا یا جوان کے پاس عراق سے لایا گیا کتا، جب اسے کھولا گیا تو اس میں سے ایک انگوٹھی نکلی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے پوتے نے وہ لے کر اپنے منہ میں ڈال لی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ واپس لے لی اور رونے لگے۔

حاضرین نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی نعمات عطا فرمائیں، دشمن پر آپ کو غلبہ عطا فرمایا اور آپ کی آنکھوں کو کھنڈا کیا؟ فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص پر اللہ





کریں، دونوں صورتیں برابر ہیں، اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لئے بخشش کی درخواست کریں گے تب بھی اللہ ان کی بخشش نہیں فرمائے گا، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے پر اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ستر سے زائد مرتبہ اس کے لئے استغفار کرتا۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، جنازے کے ساتھ گئے اور اس کی قبر پر کھڑے رہے تاکہ وہاں سے فراغت ہوگئی، مجھے خود پر اور اپنی جرات پر تعجب ہو رہا تھا، حالانکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ بہتر جانتے تھے، بخدا! ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ مندرجہ ذیل دو آیتیں نازل ہو گئیں۔

”ان منافقین میں سے اگر کوئی مر جائے تو آپ کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں، اس کی قبر پر کھڑے نہ ہوں، بیشک یہ لوگ تو اللہ اور رسول کے نافرمان ہیں، اور فسق کی حالت میں مرے ہیں۔“

اس آیت کے نزول کے بعد نبی ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی اور اسی طرح منافقین کی قبروں پر بھی کھڑے نہیں ہوئے۔

(۹۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ كَمَا حَدَّثَنِي عَنْهُ نَافِعٌ مَوْلَاهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلرَّجُلِ إِلَّا تَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَأْتِ بِهِ ثُمَّ لِيَصِلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَقُولُ لَا تَلْتَحِقُوا بِالْقُوبِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ كَمَا تَفْعَلُ الْيَهُودُ قَالَ نَافِعٌ وَلَوْ قُلْتُ لَكُمْ إِنَّهُ أَسْنَدَ ذَلِكَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَجُوتُ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَّابٌ [قال شعب: إسناده حسن] [وسبأني في مسند ابن عمر: ۱۶۳۰۶]

(۹۶) نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے اگر کسی آدمی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو، وہ اسی کو تہبند کے طور پر بندھ لے اور نماز پڑھ لے، کیونکہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے، اور وہ یہ بھی فرماتے تھے کہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسے کلاف کی طرح مت لپیٹے جیسے یہودی کرتے ہیں، نافع کہتے ہیں کہ اگر میں یہ کہوں کہ انہوں نے اس کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کی ہے تو امید ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں گا۔

(۹۷) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مَخْرَاقٍ عَنْ شَهْرِ عَنْ عَفْصَةَ بِنْتِ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قِيلَ لَهُ أَذْخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَحَدِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ السَّمَاءِيَّةِ شَيْئًا [قال شعب: حسن لغیره]

(۹۷) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے آٹھ میں سے جس دروازے سے چاہے، جنت میں داخل ہو جائے۔

(۹۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مَطْرِفٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَ

رَجُلٌ ابْنُ لَهْ يَسْفُو فَقَتَلَهُ لَمُرْعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقَادُ الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ لَقَتَلْتُكَ قَلِيلًا أَنْ تَبْرَحَ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۹۸) مجاہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے کوار کے وار کر کے اپنے بیٹے کو مار ڈالا، اسے پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اگر جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ والد سے اولاد کا قصاص نہیں لیا جائے گا تو میں تجھے بھی قتل کر دیتا اور تو یہاں سے اٹھنے بھی نہ پاتا۔

(۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سَلَمَانَ الْأَعْمَشِيِّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ نَظَرَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَتَلْتُكَ ثُمَّ قَتَلَهُ [صححه البخاری (۱۰۹۷)، ومسلم (۱۲۷۰)، وابن حبان (۳۸۲۲) و ۲۷۴ و ۳۸۲] [انظر: ۳۲۵۰، ۱۷۶]

(۹۹) عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی نظریں حجر اسود پر جما رکھی ہیں اور اس سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں بخدا! اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بھی بوسہ نہ دیتا، یہ کہہ کر آپ نے اسے بوسہ دیا۔

(۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أُخْبِتَ نِمْرَ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعَزَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أَحْدِثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيَ الْعُمَالَةُ كَرِهَتْهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبَدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَا تَفْعَلْ لِيَأْنِي قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الْقَطَاءَ فَأَقُولُ أُعْطِيهِ الْفَقْرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أُعْطَانِي مَرَّةً مَلَأَ فَمَلَأْتُ أُعْطِيهِ الْفَقْرَ إِلَيْهِ مِنِّي قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَصَوِّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تَصِيغُهُ نَفْسُكَ [صححه البخاری (۷۱۶۳)، ومسلم (۱۰۴۵) وابن خزيمة (۲۳۶۴) و ۲۳۶۵ و ۲۳۶۶] [انظر: ۲۸۰، ۲۷۹]

(۱۰۰) ایک مرتبہ عبد اللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ خلافت فاروقی کے زمانے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کیا تم وہی ہو جس کے متعلق مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہیں عوام الناس کی کوئی ذمہ داری سونپی گئی ہے لیکن جب تمہیں اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینے سے ناگواری کا اظہار کرتے ہو؟ عبد اللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں! ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ میں نے عرض کیا میرے پاس اللہ کے فضل

سے گھوڑے اور غلام سب ہی کچھ ہے اور میں مالی اعتبار سے بھی صحیح ہوں، اس لئے میری خواہش ہوتی ہے کہ میری خواہ  
مسلمانوں کے ہی کاموں میں استعمال ہو جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا مت کرو، کیونکہ ایک مرتبہ میں نے بھی یہی چاہا تھا، نبی ﷺ مجھے کچھ دینا چاہتے تو  
میں عرض کر دیتا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ جو محتاج لوگ ہیں، یہ انہیں دے دیجئے، اسی طرح ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے کچھ  
مال و دولت عطا فرمایا، میں نے حسب سابق یہی عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا  
اے لے لو، اپنے مال میں اضافہ کرو، اس کے بعد صدقہ کرو، اور یاد رکھو! اگر تمہاری خواہش اور سوال کے بغیر کہیں سے مال  
آئے تو اسے لے لیا کرو، ورنہ اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔

(۱۰۸) حَدَّثَنَا سَكْنُ بْنُ نَافِعٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ دُرَّاجٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
طَالِبٍ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ رُكْعَتَيْنِ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَرَأَاهُ عُمَرُ عَنْهُ فَنَقِطَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا. [إسناده ضعيف] [انظر: ۱۰۶]

(۱۰۸) ربیعہ بن دراج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دوران سفر مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعت  
نماز بطور نفل کے پڑھ لی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے کہ جناب رسول  
اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(۱۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ رَجُلٍ  
مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَا جِدَّةٌ قَالَ عَارَمْتُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَعَصَّ أُذُنِي فَقَطَعَ مِنْهَا أَوْ  
عَصِصْتُ أُذُنَهُ فَقَطَعْتُ مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَاجًّا رَفَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِمَا إِلَى  
عُمَرَ بْنِ الْعَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ الْخَارِجُ بَلَغَ أَنْ يَنْتَصَ مِنْهُ فَلْيَنْتَصْ قَالَ فَلَمَّا انْتَهَى بِنَا إِلَى عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَكَرَ إِلَيْنَا فَقَالَ نَعَمْ قَدْ بَلَغَ هَذَا أَنْ يَنْتَصَ مِنْهُ اذْعُوا إِلَيَّ حَجَّامًا فَلَمَّا ذَكَرَ الْحَجَّامُ قَالَ أَمَّا  
إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ أُعْطِيتُ خَالِي غُلَامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يَبَارِكَ اللَّهُ  
لَهَا فِيهِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا أَنْ تَجْعَلَ حَجَّامًا أَوْ ضَايِعًا إِذَا الْإِنْسَانِي: ضَعِيف (أبو داود: ۳۴۳۰ و ۳۴۳۱ و

۳۴۳۲) وارسنہ ابو حاتم [انظر: ۱۰۳]

(۱۰۹) ماجدہ نامی ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ایک لڑکے کی ہڈی سے گوشت پھیل ڈالا، اس نے  
میرا کان اپنے دانتوں سے چبا کر کاٹ ڈالا، جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ارادے سے ہمارے یہاں تشریف لائے تو یہ  
معاملہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ، اگر رحم لگنے  
والا قصاص کے درجے تک پہنچتا ہو تو اس سے قصاص لینا چاہیے۔

جب ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا اور انہوں نے ہمارے احوال سے تو فرمایا ہاں ایہ قصاص کے درجے تک پہنچتا ہے، اور فرمایا کہ میرے پاس حجام کو بلا کر لاؤ، جب حجام کا ذکر آیا تو وہ فرمانے لگے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے لیے باعث برکت بنائے گا اور میں نے انہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ اسے حجام یا قصائی یا رنگ ریز بنائیں۔

(۱۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي عَيْنٍ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زُجَلٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ حَجَّجَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ فَلَمْ يَكُنْ الْحَدِيثُ [قال شعيب]

[إسناده ضعيف] [انظر: ۱۰۲]

(۱۰۳) گزشتہ روایت اس دوسری سند سے بھی منقول ہے جو عبارت میں ذکر ہوئی۔

(۱۰۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَحِمَ لَبِيبَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ لِيَسْبِلْهُ فَاثْمَرُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَحَصِّنُوا فُرُوجَ هَذِهِ النِّسَاءِ [قال

شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۳۶۹]

(۱۰۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو جو رخصت دینی تھی سو دے دی، اور وہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے، اس لئے آپ لوگ حج اور عمرہ مکمل کیا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم بھی دیا ہے، اور ان عورتوں کی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

(۱۰۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَجْنَبَ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ [راجع: ۹۴]

(۱۰۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا اگر کوئی آدمی اختیاری طور پر ناپاک ہو جائے تو کیا اسی حال میں سو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! وضو کر لے اور سو جائے۔

(۱۰۶) حَدَّثَنَا الْعَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بِنِ دَرَّاجٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَمَعَتَيْنِ لَتَغَيِّطَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهَا [راجع: ۱۰۱]

(۱۰۶) ربیعہ بن دراج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دوران سفر مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعت نماز بطور نفل کے پڑھ لی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(۱۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيزَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجْتُ أَنْتَعِزُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ أَسْلِمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْحَاقَّةِ فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ مِنْ تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ شَاعِرٌ كَمَا قَالَتْ قُرَيْشٌ قَالَ فَقَرَأَ إِنَّهُ يَقُولُ رَسُولُ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ يَقُولُ شَاعِرٌ قَلِيلًا مَا تَوَمَّنُونَ قَالَ قُلْتُ كَاهِنٌ قَالَ وَلَا يَقُولُ كَاهِنٌ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قَالَ فَوَقَعَ الْإِسْلَامُ فِي قُلُوبِي كُلِّ مَوْقِعٍ [إسناده ضعیف]

(۱۰۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں قول اسلام سے پہلے نبی ﷺ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے ارادے سے نکلا لیکن پتہ چلا کہ وہ مجھ سے پہلے ہی مسجد میں جا چکے ہیں، میں جا کر ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے سورہ حاقہ کی تلاوت شروع کر دی، مجھے نظم قرآن اور اس کے اسلوب سے تعجب ہونے لگا، میں نے اپنے دل میں سوچا وہ اللہ! یہ شخص شاعر ہے جیسا کہ قریش کہتے ہیں، اتنی دیر میں نبی ﷺ اس آیت پر پہنچ گئے کہ ”وہ تو ایک معزز قاصد کا قول ہے، کسی شاعر کی بات تھوڑی ہے لیکن تم ایمان بہت کم لاتے ہو“

یہ سن کر میں نے اپنے دل میں سوچا یہ تو کاہن ہے، ادھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا کلام ہے، تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو، یہ تو رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اگر یہ پیغمبر ہماری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرے تو ہم اسے اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیں اور اس کی گردن توڑ ڈالیں، اور تم میں سے کوئی ان کی طرف سے رکاوٹ نہ بن سکے“ یہ آیات سن کر اسلام نے میرے دل میں اپنے پیچھے مضبوطی سے گاڑنا شروع کر دیے۔

(۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيزَةِ وَعِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ وَزَاوِدِ بْنِ سَعْدٍ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا لَمَّا بَلَغَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَرَعَ حَدَّثَ أَنَّ بِالْشَّامِ وَتَاءً شَدِيدًا قَالَ تَلَقَّيْتُ أَنَّ شِدَّةَ الْوَبَاءِ فِي الشَّامِ فَقُلْتُ إِنَّ أَدْرَسَنِي أَجَلِي وَأَتُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَتَّى اسْتَخْلَفْتُهُ فَإِنْ سَأَلَنِي اللَّهُ لِمَ اسْتَخْلَفْتُهُ عَلَى أَمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَمِيْنَا وَأَمِيْنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَأَنْكَرْتُ الْقَوْمَ ذَلِكَ وَقَالُوا مَا بَالُ عَلِيٍّ قُرَيْشِي يَعْزُونَ بَنِي فِهْرٍ ثُمَّ قَالَ فَإِنْ أَدْرَسَنِي أَجَلِي وَقَدْ تَوَفَّيْتُ أَبُو عُبَيْدَةَ اسْتَخْلَفْتُ مُعَاذَ بْنِ جَبَلٍ فَإِنْ سَأَلَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِمَ اسْتَخْلَفْتُهُ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ نَبِيَّةً [قال شعيب: حسن لغيره]

(۱۰۸) شریح بن عبید اور راشد بن سعید وغیرہ کہتے ہیں کہ سفر شام میں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ”سرغ“ نامی مقام پر پہنچے تو

آپ کو خبر ملی کہ شام میں طاعون کی بڑی خت و باء پھیلی ہوئی ہے، یہ خبر سن کر انہوں نے فرمایا کہ مجھ شام میں طاعون کی واء پھیلنے کی خبر ملی ہے، میری رائے یہ ہے کہ اگر میرا آخری وقت آ پہنچا اور ابوعبیدہ بن الجراح جیٹنڈ زندہ ہوئے تو میں انہیں اپنا خلیفہ نامزد کر دوں گا اور اگر اللہ نے مجھ سے اس کے متعلق باز پرس کی کہ تو نے امت مسلمہ پر انہیں اپنا خلیفہ کیوں مقرر کیا؟ تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے آپ ہی کے پیغمبر کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا ہر نبی کا ایک امین ہوتا ہے اور میرا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔

لوگوں کو یہ بات اچھی نہ لگی اور وہ کہنے لگے کہ اس صورت میں قریش کے بڑے لوگوں یعنی بنی فہر کا کیا بنے گا؟ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر میری موت سے پہلے ابوعبیدہ فوت ہو گئے تو میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ مقرر کر دوں گا اور اگر اللہ نے مجھ سے پوچھا کہ تو نے اسے کیوں خلیفہ مقرر کیا؟ تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے آپ کے پیغمبر کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ وہ قیامت کے دن علماء کے درمیان ایک جماعت کی صورت میں اٹھائے جائیں گے۔

(۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْرَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَلَدَ لِأَبِي أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْوَلِيدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَيْتُمُوهُ بِأَسْمَاءٍ قَرَأْتِكُمْ لِيَكُونَنَّ لِي هَذِهِ الْأَمَّةُ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ الْوَلِيدُ لَهُوَ شَرٌّ عَلَى هَذِهِ الْأَمَّةِ مِنْ فِرْعَوْنَ لَقَوْمِهِ [إسناده ضعيف]

(۱۰۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے یہاں لڑکا پیدا ہوا، انہوں نے بچے کا نام ولید رکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس بچے کا نام اپنے فرعونوں کے نام پر رکھا ہے (کیونکہ ولید بن مغیرہ مشرکین مکہ کا سردار اور مسلمانوں کو اذیتیں پہنچانے میں بہت سرگرم تھا) میری امت میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام ولید ہوگا جو اس امت کے حق میں فرعون سے بھی زیادہ بدتر ہوگا۔

(۱۱۰) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَاةٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رَجُلَانِ مَرُؤِيَتُونَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَزْهَاهُمَا عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ [صححه البخاری (۵۸۱)، ومسلم (۸۲۶)]

[انظر: ۱۳۰، ۲۷۰، ۲۷۱، ۳۵۵، ۳۶۴]

(۱۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے اور فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۱۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نَقِيرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنْ فَلَانٍ خِلَالٍ قَالَ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَأَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ مَا أَقْدَمَكَ قَالَ بِأَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ خِلَالٍ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ رُبَّمَا كُنْتُ أَنَا وَالْمَرْأَةُ لِي بِنَاءٍ ضَيِّقٍ فَتَحْضُرُ الصَّلَاةَ فَإِنْ صَلَّيْتُ أَنَا وَهِيَ كَانَتْ يَجْذِبُنِي وَإِنْ صَلَّيْتُ خَلْفِي عَوَّجَتْ مِنَ الْبِنَاءِ فَقَالَ عُمَرُ تَسُوْرُ بَيْتِكَ وَبَيْتِهَا يَتَوَبُّ ثُمَّ تَصَلِّيُ يَجْذِبُكَ إِنْ شِئْتَ وَعَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْقَصْرِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَنِ الْقَصَصِ فَإِنَّهُمْ أَرَادُونِي عَلَى الْقَصَصِ فَقَالَ مَا شِئْتَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُنْعَمَ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَنْتَهِيَ إِلَى قَوْلِكَ قَالَ أَحْسَنِي عَلَيْكَ أَنْ تَقْصُرَ فَتَرْفَعَ عَلَيْهِمْ فِي نَفْسِكَ ثُمَّ تَقْصُرَ فَتَرْفَعَ حَتَّى يُخَيَّلَ إِلَيْكَ أَنَّكَ لَوْ قُفُّهُمْ بِمَنْزِلَةِ الثَّرَيَّا فَيُصْعَكَ اللَّهُ تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ ذَلِكَ إِذَا شِئْتَ قَالَ شَعِبٌ:

[رسانہ حسن]

(۱۱۱) حارث بن معاویہ کندی بیحد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں تین سوال پوچھنے کے لئے سواری پر سفر کر کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوا، جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنے کی وجہ پوچھی، میں نے عرض کیا کہ تین باتوں کے متعلق پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، فرمایا وہ تین باتیں کیا ہیں؟

میں نے عرض کیا کہ بعض اوقات میں اور میری بیوی ایک تنگ کمرے میں ہوتے ہیں، نماز کا وقت آ جاتا ہے، اگر ہم دونوں وہاں نماز پڑھتے ہوں تو وہ کمرے بالکل ساتھ ہوتی ہے اور اگر وہ کمرے پیچھے کھڑی ہوتی ہے تو کمرے سے باہر چلی جاتی ہے اب کیا کیا جائے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان ایک کپڑا لٹکا لیا کرو، پھر اگر تم چاہو تو وہ تمہارے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتی ہے۔

پھر میں نے عمر کے بعد دو فل پڑھنے کے حوالے سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، پھر میں نے ان سے وعظ گوئی کے حوالے سے پوچھا کہ لوگ مجھ سے وعظ کہنے کا مطالبہ کرتے ہیں؟ فرمایا کہ آپ کی مرضی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ براہ راست منع کرنے کو اچھا نہیں سمجھ رہے، میں نے عرض کیا کہ میں آپ کی بات کو حرف آخر سمجھوں گا، فرمایا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر تم نے قصہ گوئی یا وعظ شروع کر دیا تو تم اپنے آپ کو ان کے مقابلے میں اونچا سمجھنے لگو گے، جتنی کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم وعظ کہتے وقت اپنے آپ کو شریار پر پہنچا ہوا سمجھنے لگو گے، جس کے نتیجے میں قیامت کے دن ان تمہیں اسی قدر ان کے قدموں کے نیچے ڈال دے گا۔

(۱۱۲) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا [اصححه البخاری (۶۶۴۷)، ومسلم

(۱۱۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء اجداد کے نام کی قسمیں کھانے سے روکتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی ﷺ کی زبان اس کی ممانعت کا حکم سنا ہے، میں نے اس طرح کی کوئی قسم نہیں اٹھائی، اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی بات برہنہ مل سکی یا کسی سے نقل کر کے کہی ہے۔

(۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْخُذْ مِنَ الْخَبْلِ وَالزَّقِيقِ صَدَقَهُ إِذَا قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لغيره | (۱۱۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ وصول نہیں فرمائی۔

(۱۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَامِي فَيُكْمُ فَقَالَ اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوا الْكُذْبَ حَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلَ لَيْبِدُهُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ تَبْحَةَ الْحَبَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ لَا يَخْلُوْنَ أَحَدُكُمْ بِأَمْرَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَهُمَا وَمَنْ سَرَّهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتُهُ مَبْنِيَّةٌ فَهُوَ مُؤْمِنٌ [قال الألباني: صحيح (الترمذی: ۲۶۶۵)]

(۱۱۴) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دوران سفر ”حبابہ“ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اسی طرح خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے جیسے میں کھڑا ہوا ہوں، اور فرمایا کہ میں تمہیں اپنے صحابہ کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، یہی حکم ان کے بعد والوں اور ان کے بعد والوں کا بھی ہے، اس کے بعد جموت اتنا عام ہو جائے گا کہ گواہی کی درخواست سے قبل ہی آدمی گواہی دینے کے لئے تیار ہو جائے گا، سو تم میں سے جو شخص جنت کا ٹھکانہ چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ”جماعت“ کو لازم پکڑے، کیونکہ اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے، یاد رکھو! تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے، اور جس شخص کو اپنی نیکی سے خوشی اور برائی سے غم ہو، وہ مؤمن ہے۔

(۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عُمَرَ وَصَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى هَذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذِي عُمَرُو بْنِ الْأَسْوَدِ [إسناده ضعيف].

(۱۱۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جو شخص نبی ﷺ کی سیرت کو دیکھنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ عمرو بن اسود کی سیرت



کودیکھ لے۔

(۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَزِيدٍ هَاشِمُ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا يَسَّازُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبٍ فَقَالَ رَجُلٌ لَا وَابِي فَقَالَ رَجُلٌ لَا تَخْلِفُوا بِأَبَائِنَاكُمْ فَانْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعَيْبُ: صَحِيحٌ لَغِيرِهِ [النظر: ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۹۱]۔

(۱۱۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، ایک آدمی نے قسم کھاتے ہوئے کہا ”لا وابی“ تو دوسرے آدمی نے اس سے کہا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۱۱۷) حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو الْيَمَانِ قَالَا أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَّرَ مَنْ كَفَّرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعَنِي عَنَّا قَاتِلُوا يَوْدُوْنَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتِلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَلِقَاتِلِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ [صحيحه البخاری (۱۳۹۹)، وسلم (۲۰)، وابن حبان (۲۱۶)]۔ [النظر: ۲۳۹، ۲۳۵]۔

(۱۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے، اور ان کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے، اور اہل عرب میں سے جو کافر ہو سکتے تھے، سو ہو گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے قتال کر سکتے ہیں جبکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں، جو شخص ”لا الہ الا اللہ“ کہہ لے، اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، ہاں اگر اسلام کا کوئی حق ہو تو الگ بات ہے، اور اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہوگا؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتے ہیں، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، بخدا! اگر انہوں نے ایک بکری کا بچہ ”جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے“ بھی روکا تو میں ان سے قتال کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس معاملے میں شرح صدر کی دولت عطا فرمادی ہے اور میں سمجھ گیا کہ ان کی رائے ہی برحق ہے۔

(۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُؤَمِّرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا بَعْدَ الْقَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ [قال شعيب: حسن لشواهدہ]۔

(۱۱۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔

(۱۱۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الزُّبَيْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مِغْيَثٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَاحِبَ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا [قال شعيب: حسن لشواهدہ]۔

(۱۱۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ سواری کی اگلی سیٹ پر بیٹھے کا حق دار سواری کا مالک ہے۔

(۱۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حُمَيْرَةَ بْنِ عَبْدِ كَلَّالٍ قَالَ سَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الشَّامِ بَعْدَ مَيْسِرِهِ الْأَوَّلِ كَانَ إِلَيْهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَهَا بَلَغَهُ وَمَنْ مَعَهُ أَنَّ الطَّاعُونَ قَاشٍ فِيهَا فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ ارْجِعْ وَلَا تَقَحَّمْ عَلَيْهِ قُلُوبَ نَزَلَتْهَا وَهُوَ بِهَا لَمْ تَرَ لَكَ الشُّحُوصَ عَنْهَا فَانْصَرَفَ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَعَرَسَ مِنْ لَيْلِيَةِ تِلْكَ وَأَنَا أَقْرَبُ الْقَوْمِ مِنْهُ فَلَمَّا انْبَعَثَ انْبَعَثَ مَعَهُ فِي آثَرِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَدَوْنِي عَنْ الشَّامِ بَعْدَ أَنْ شَارَفْتُ عَلَيْهِ بَانَ الطَّاعُونَ فِيهِ آلَا وَمَا مُنْصَرَفِي عَنْهُ مُؤَخَّرٌ فِي أَجَلِي وَمَا كَانَ قُدُومِيهِ مُعْجَلِي عَنْ أَجَلِي آلَا وَلَوْ قَدْ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَفَرَّغْتُ مِنْ حَاجَاتِي لَا بُدَّ لِي مِنْهَا لَقَدْ سِرْتُ حَتَّى أَذْخَلَ الشَّامَ ثُمَّ أَنْزَلَ جِمَصَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيُعَذَّبَنَّ اللَّهُ مِنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ عَلَيْهِمْ مَبْعُوثُهُمْ فِيمَا بَيْنَ الزُّبُونِ وَخَاتِئِطِهَا فِي الْبَرْثِ الْأَخْمَرِ مِنْهَا [إسناده ضعيف. صححه الحاكم (۸۸/۳) وقال الذهبي: منكر. وقال ابن الحوزي في العلل المتناهية ۱/ ۳۰۷: هذا حديث لا يصح]۔

(۱۲۰) حمیرہ بن عبد کلّال کہتے ہیں کہ پہلے سفر شام کے بعد ایک مرتبہ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب اس کے قریب پہنچے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو یہ خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے، ساتھیوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہیں سے واپس لوٹ چلیے، آگے مت بڑھیے، اگر آپ وہاں چلے گئے اور واقعی یہ وبا وہاں پھیلی ہوئی ہو تو ہمیں آپ کو وہاں سے منتقل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آئے گی۔

چنانچہ مشورہ کے مطابق حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے منورہ واپس آ گئے، اس رات جب آپ نے آخری پہر میں

پڑاؤ والا تو میں آپ کے سب سے زیادہ قریب تھا، جب وہ اٹھے تو میں بھی ان کے پیچھے پیچھے اٹھ گیا، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں شام کے قریب پہنچ گیا تھا لیکن یہ لوگ مجھے وہاں سے اس بناء پر واپس لے آئے کہ وہاں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے، حالانکہ وہاں سے واپس آ جانے کی بناء پر میری موت کے وقت میں تو تاخیر نہیں ہو سکتی، اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ میری موت کا پیغام جلد آ جائے، اس لئے اب میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر میں مدینہ منورہ پہنچ کر ان تمام ضروری کاموں سے فارغ ہو گیا جن میں میری موجودگی ضروری ہے تو میں شام کی طرف دوبارہ ضرور روانہ ہوں گا، اور شہر ”محض“ میں پڑاؤ کروں گا، کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ستر ہزار ایسے بندوں کو اٹھائے گا جن کا حساب ہوگا اور نہ ہی عذاب اور ان کے اٹھائے جانے کی جگہ نہ جہنم کے درخت اور سرخ و نرم زمین میں اس کے باغ کے درمیان ہوگی۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حَبِوَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ مَنْ قَامَ إِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ غُفِرَ لَهُ عَطَايَاهُ فَكَانَ عَمَّا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي أَنْ أَسْمَعَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ تَجَاهِي جَالِسًا اتَّعَجَبُ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْجَبُ مِنْ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِي فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا بَنِي أُمِّی فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ تَطَرُّعًا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَحُتُّ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَجْلِهَا شَاءَ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (أبو داود: ۱۷۰). قال شعب: صحيح لغيره.

(۱۳۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ایک دن نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ حدیث بیان کرنے کے لیے بیٹھے اور فرمایا جو شخص استھلائی شمس کے وقت کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھ لے، اس کے سارے گناہ اس طرح معاف کر دیے جائیں گے گویا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے یہ ارشاد سننے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس مجلس میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، وہ فرمانے لگے کہ کیا آپ کو اس پر تعجب ہو رہا ہے؟ آپ کے آنے سے پہلے نبی ﷺ نے اس سے بھی زیادہ عجیب بات فرمائی تھی، میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کیا بات تھی؟ فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر آسمان

کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے اور یہ کہہ

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“

اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(۱۲۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَحْيَىٰ أَبَا دَاوُدَ الطَّبَّائِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُسْلِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صِفْتُ عُمَرَ فَنَازَلَتْ أَمْرَاتُهُ فَضَرَبَتْهَا وَقَالَ يَا أَشْعَثُ احْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا حَفِظْتُهُنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُ الرَّجُلَ فِيْمَ ضَرَبَ أَمْرَاتُهُ وَلَا تَنْتَمِ إِلَّا عَلَى وَتَرٍ وَتَسِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (أبو داود: ۲۱۴۷، ابن ماجه: ۱۹۸۶)۔

(۱۲۲) اشعث بن قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دعوت کی، ان کی زوجہ محترمہ نے انہیں دعوت میں جانے سے روکا، انہیں یہ بات ناگوار گذری اور انہوں نے اپنی بیوی کو مارا، پھر مجھ سے فرمانے لگے اشعث! تین باتیں یاد رکھو جو میں نے نبی ﷺ سے سُن کر یاد کی ہیں۔

(۱) کسی شخص سے یہ سوال مت کرو کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے؟

(۲) وتر پڑھے بغیر مت سویا کرو۔

(۳) تیسری بات میں بھول گیا۔

(۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَحْيَىٰ الرَّشْكُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ أُمِّ عَمْرٍو ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَلَبَّسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا يَكْسَاهُ فِي الْآخِرَةِ صَحَّحَهُ الْبُخَارِيُّ (۵۸۳۴)، ومسلم (۲۰۶۹)۔ [راجع: ۲۶۹، ۵۵۱]۔

(۱۲۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا، وہ آخرت میں اسے نہیں پہنایا جائے گا۔

(۱۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنَ الرَّائِبِ فِي جَنَابِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ يَقُولُ لَقَدْ كَانَ فِي هَذَا حَاضِرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَثِيرٌ قَالَ أَبِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَلَمْ يَجْزِ بِهِ حَسَنُ الْأَشْيَبِ جَابِرٌ قَالَ (شعب: حسن لغیرہ)۔ [وسیاتی فی مسند جابر: ۱۴۷۳۴]۔

(۱۲۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب ایک سوار مدینہ منورہ کے اطراف و جوارب میں پھر لگا لگا ہوگا اور کبڑا ہوگا کہ کبھی یہاں بہت سے مؤمن آباد

ہوا کرتے تھے۔

(۱۳۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي الْقَاسِمِ السَّيِّحِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ قَاصِّ الْأَجْنَادِ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَفْعِدَنَّ عَلَى مَا يَدَّوْ يَدَّارُ عَلَيْهِمَا بِالْخَمْرِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَامَ إِلَّا بِإِزَارٍ وَمَنْ كَانَتْ تَوْرَمُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَدْخُلُ الْحَمَامَ [قال شعب: حسن لغيره]۔

(۱۳۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر مت بیٹھو جہاں شراب پیش کی جاتی ہو، جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو اور جو عورت اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں مت جائے۔

(۱۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَنبَأَنَا لَيْثٌ وَيُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ سُرَّاقَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْلَى رَأْسَ غَارٍ أَظْلَمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ جَهَّزَ غَارِيًا حَتَّى يَسْتَقِيلَ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتَّى يَمُوتَ قَالَ قَالَ يُونُسُ أَوْ يُوجَعُ وَمَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى بَنَى اللَّهُ لَهُ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ [صححه ابن حبان (۱۶۰۸) والحاكم (۸۹/۲) وأرسله البوصيري]۔ قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۷۳۵ و ۲۷۵۸)۔

(۱۳۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مجاہد کے سر پر سایہ کرے، اللہ قیامت کے دن اس پر سایہ کرے گا، جو شخص مجاہد کے لیے سامانِ جہاد مہیا کرے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے، اس کے لیے اس مجاہد کے برابر اجر لکھا جاتا رہے گا جب تک وہ فوت نہ ہو جائے، اور جو شخص اللہ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کرے جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے، اللہ جنت میں اس کا گھر تعمیر کر دے گا۔

(۱۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَنُوا هَؤُلَاءِ أَحَقُّ مِنْهُمْ أَهْلُ الصُّفَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تُخَيِّرُونِي بَيْنَ أَنْ تَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ وَبَيْنَ أَنْ تَسْأَلُونِي وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ [صححه مسلم (۱۰۵۶)]۔ [انظر: ۲۳۴]۔

(۱۳۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچھ چیزیں تقسیم فرمائیں، میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! ان کے زیادہ مقدار تو ان لوگوں کو چھوڑ کر اہل صفہ تھے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم مجھ سے غیر مناسب طریقے سے سوال کرنے یا مجھے بخیل قرار دینے میں خود مختار ہو، حالانکہ میں بخیل نہیں ہوں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر میں نے اہل صفہ کو کچھ نہیں دیا تو اپنے پاس کچھ بچا کر نہیں رکھا اور اگر دوسروں کو دیا ہے تو ان کی ضروریات کو سامنے رکھ کر دیا۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْحَدِيثِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لغيره [انظر: ۲۱۶، ۲۴۳]۔

(۱۳۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے حدیث لائق ہونے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۱۳۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مُسْتَبِدًّا إِلَى أَبِي عُبَّاسٍ وَعِنْدَهُ ابْنُ عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اغْلُمُوا إِنِّي لَمْ أَقُلْ فِي الْكَلَالَةِ شَيْئًا وَلَمْ أَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِي أَحَدًا وَأَنَّهُ مَنْ أَذْرَكَ وَلَاقِيَّ مِنْ سَبِي الْعَرَبِ فَهُوَ حَرٌّ مِنْ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَمَا إِنَّكَ لَوِ اشْتَرْتَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَأَتَمَّنَكَ النَّاسُ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَتَمَّنَهُ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ رَأَيْتُ مِنْ أَصْحَابِي حِرْصًا سَيِّئًا وَإِنِّي جَاعِلٌ هَذَا الْأَمْرَ إِلَى هَؤُلَاءِ النَّفَرِ السَّيِّئَةِ الَّذِينَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ أَذْرَجْتَنِي أَحَدَ رَجُلَيْنِ ثُمَّ جَعَلْتَ هَذَا الْأَمْرَ إِلَيْهِ لَوُتَّقْتُ بِهِ سَالِمَ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ [إسناده ضعيف]

(۱۳۹) حضرت ابورافع کہتے ہیں کہ آخری ایام میں ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، آپ نے فرمایا کہ یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہیے کہ میں نے کالہ کے حوالے سے کوئی قول اختیار نہیں کیا، اور نہ ہی اپنے بعد کسی کو بطور خلیفہ کا مزد کیا ہے اور یہ کہ میری وفات کے بعد عرب کے جتنے قیدی ہیں، سب راہِ خدا میں آزاد ہوں گے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اگر آپ کسی مسلمان کے متعلق خلیفہ ہونے کا مشورہ ہی دے دیں تو لوگ آپ پر اعتماد کریں گے جیسا کہ اس سے قبل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور لوگوں نے ان پر بھی اعتماد کیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا دراصل مجھے اپنے ساتھیوں میں ایک بری لالچ دکھائی دے رہی ہے، اس لئے میں ایسا تو نہیں کرتا، البتہ ان چھ آدمیوں پر اس بوجھ کو ڈال دیتا ہوں جن سے نبی ﷺ بوقت وفات دنیا سے راضی ہو کر گئے تھے، ان میں سے جسے چاہو، خلیفہ

منتخب کرلو۔

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو میں سے کوئی ایک آدمی بھی موجود ہوتا اور میں خلافت اس کے حوالے کر دیتا تو مجھے اطمینان رہتا، ایک سالم جو کہ ابوحذیفہ کے غلام تھے اور دوسرے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ۔

(۱۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رَجُلًا مَوْصِيُونَ فِيهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ (راجع: ۱۱۰)۔

(۱۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے "جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں" کہ نبی ﷺ فرماتے تھے فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔

(۱۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْتَبَ عَلَى الرَّحْمَنِ فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ لَمْ أَرِ حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ وَاسْتَلَمْتُكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ وَلَا قَبْلُكَ وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الأنبى: ۱۱۰)۔

اسنادہ قوی:۔

(۱۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حجرا سود کو بوسہ دینے کے لیے اس پر جھکتے تو فرمایا کہ میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے اپنے حبیب ﷺ کو تیری تعظیم یا استلام کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا اور کبھی تیرا استلام نہ کرتا، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ تمہارے لیے پیغمبر خدا ﷺ کی زندگی کے ایک ایک لمحے میں بہترین رہنمائی موجود ہے۔

(۱۳۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِی بَيْدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَيْذَا قَالَ لَهُ فَتَحْتَمَّ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ ذَا شَرٌّ مِنْهُ فَتَحْتَمَّ بِخَاتَمٍ مِنْ فِصَّةٍ فَسَكَتَ عَنْهُ (الأنبى: ۱۱۰)۔ حسن لغیرہ:۔

(۱۳۲) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ ﷺ نے فرمایا اسے اتار دو، چنانچہ اس نے اتار دی، اور اس کی جگہ لوہے کی انگوٹھی پہن لی، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو اس سے بھی بری ہے، پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی اور نبی ﷺ نے اس پر سکوت فرمایا۔

(۱۳۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَصِمٌ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَأَتَاهُمْ عُمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ اسْمِعُوا لِمَا أَرْسَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَوْمَ النَّاسِ فَأَيُّكُمْ يُطِيبُ نَفْسَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | صححه الحاكم (۶۷/۳)، قال الألباني: حسن الاسناد (النسائي: ۷/۲۰۶) | انظر: ۳۷۶۰۳۸۴۲.

(۱۳۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو انصار کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر ہم میں سے ہوگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا گروہ انصار! کیا آپ کے علم میں یہ بات نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم خود دیا تھا؟ آپ میں سے کون شخص اپنے دل کی بشاشت کے ساتھ ابوبکر سے آگے بڑھ سکتا ہے؟ اس پر انصار کہنے لگے اللہ کی پناہ! کہ ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں۔

(۱۳۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَتَرَكَ مَوْضِعَ طُغْرٍ عَلَى ظَهْرِهِ قَدَمِهِ فَاَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ فَوَجَعَ قَوَّضًا ثُمَّ صَلَّى | صححه مسلم (۲۴۳) |

(۱۳۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو نماز کے لئے وضو کر رہا تھا، اس نے وضو کرتے ہوئے پاؤں کی پشت پر ایک ناخن کے بقدر جھک چھوڑ دی یعنی وہ اسے دھونے کا یا وہاں تک پانی نہیں پہنچا، نبی ﷺ نے بھی اسے دیکھ لیا اور فرمایا کہ جا کر اچھی طرح وضو کرو، چنانچہ اس نے جا کر دوبارہ وضو کیا اور نماز پڑھی۔

(۱۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَنَى هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ رَافِعٍ الطَّائِفِيُّ بِصُرَّتِي حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ عَنْ قُرُوحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَأَى طَعَامًا مَثُورًا فَقَالَ مَا هَذَا الطَّعَامُ فَقَالُوا طَعَامٌ جَلَبَ إِلَيْنَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ فِيهِ وَفِيْمَنْ جَلَبَهُ قِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ قَدْ احْتَكِرَهُ قَالُوا وَمَنْ احْتَكِرَهُ قَالُوا قُرُوحُ مَوْلَى عُثْمَانَ وَقُلَانِ مَوْلَى عُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَدَعَاهُمَا فَقَالَ مَا حَمَلَكُمَا عَلَى احْتِكَارِ طَعَامِ الْمُسْلِمِينَ قَالَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَشْتَرِي بِأَمْوَالِنَا وَنَبِيعُ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ احْتَكِرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْأَفْلَاسِ أَوْ بَجْدَامٍ فَقَالَ قُرُوحُ عَنْهُ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعَاهَدُ اللَّهُ وَأَعَاهَدُكَ أَنْ لَا أَعُوذَ فِي طَعَامِ أَبَدًا وَأَمَّا مَوْلَى عُمَرَ فَقَالَ إِنَّمَا نَشْتَرِي بِأَمْوَالِنَا وَنَبِيعُ قَالَ أَبُو يَحْيَى فَلَقَدْ رَأَيْتُ مَوْلَى عُمَرَ مَخْذُومًا وَأُورِدَهُ ابْنُ الْحَوْزَى فِي

الغلل المتناهية، وقال الذهبي: والخبر منكر، وصححه البوصيري قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۲۱۵۵) |

(۱۳۵) فروغ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں مسجد جانے کے لیے گھر سے نکلے، راستے میں



انہیں جگہ جگہ غلہ نظر آیا، انہوں نے پوچھا یہ غلہ کیسا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ درآمد کیا گیا ہے، فرمایا اللہ اس میں برکت دے اور اس شخص کو بھی جس نے اسے درآمد کیا ہے، لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین! تو ذخیرہ اندوزی کا مال ہے، پوچھا کس نے اسے ذخیرہ کر کے رکھا ہوا تھا؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عثمان کے غلام فروغ اور آپ کے غلام غلام نے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ تم نے مسلمانوں کی غذائی ضروریات کی ذخیرہ اندوزی کیوں کی؟ انہوں نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! ہم اپنے پیسوں سے خریدتے اور بیچتے ہیں (اس لئے ہمیں اپنی ملوکہ چیز پر اختیار ہے، جب مرضی نیچیں) فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی غذائی ضروریات کی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے شکستہ سی اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔

فروغ نے تو یہ سن کر اسی وقت کہا امیر المؤمنین! میں اللہ سے اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام اپنی اسی بات پر اڑا رہا کہ ہم اپنے پیسوں سے خریدتے اور بیچتے ہیں (اس لئے ہمیں اختیار ہوتا چاہیے) ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ بعد میں جب میں نے اسے دیکھا تو وہ کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہو چکا تھا۔

(۱۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَمْرٍو يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ الْفَقْرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا أَفْقُلْتُ أَعْطِهِ الْفَقْرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَمَمْلُوكُهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ عَبْدٌ مُشْرَفٌ وَلَا سَائِلٌ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تَبْعُهُ نَفْسَكَ [صححه البخاری (۷۱۶۴)،

ومسلم (۱۰۴۵)۔] [انظر: ۱۳۷]۔

(۱۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں عرض کر دیتا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ جو محتاج لوگ ہیں، یہ انہیں دے دیجئے، اسی طرح ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے کچھ مال و دولت عطا فرمایا، میں نے حسب سابق یہی عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے لو، اپنے مال میں اضافہ کرو، اس کے بعد صدقہ کرو، اور یاد رکھو! اگر تمہاری خواہش اور سوال کے بغیر کہیں سے مال آئے تو اسے لے لیا کرو، ورنہ اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔

(۱۳۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرٍو يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَذَكَرْتُ مَعْنَاهُ [صححه البخاری (۱۴۷۳)، ومسلم (۱۰۴۵)۔] [راجع: ۱۳۶]۔

(۱۳۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا فَقَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضَّضْتُ يَمَاءً وَأَنْتَ صَائِمٌ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيمٌ [صححه ابن خزيمة (۱۹۹۹) ابواب حبان (۳۵۴۴)، والمحاکم (۴۳۱/۱) قال الآلبانی: صحيح (أبو داود: ۲۳۸۵) وقال النسائي:

هذا الوجه]۔ [انظر: ۳۷۷۰]۔

(۱۳۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بہت خوش تھا، خوشی سے سرشار ہو کر میں نے روزہ کی حالت میں ہی اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، اس کے بعد احساس ہوا تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے، میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دے دیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ! اگر آپ روزے کی حالت میں کھلی کر لوتو کیا ہوگا؟ میں نے عرض کیا اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے، فرمایا پھر اس میں کہاں سے ہوگا؟

(۱۳۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يُعْنِي ابْنَ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ لَوَافِقَتِهَا وَقَدْ وَقَعَ فِيهَا مَرَضٌ فَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَأَتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبْتُ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأَتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبْتُ ثُمَّ مَرَّ بِالثَّلَاثَةِ فَأَتَنِي عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبْتُ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ مَا وَجَبْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَنْ بَعَثَ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَقَالَ وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ [صححه البخاری (۲۶۴۳)]۔ [انظر: ۳۸۹، ۳۱۸، ۲۰۴]۔

(۱۳۹) ابوالاسود ہونہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا، وہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ وہاں کوئی بیماری پھیل ہوئی ہے جس سے لوگ بکثرت مر رہے ہیں، میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ کا گذر ہوا، لوگوں نے اس مردے کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گذرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی، تیسرا جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی، میں نے بالا خرہ پوچھ ہی لیا کہ امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟

فرمایا میں نے تو وہی کہا ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا جب بھی یہی حکم ہے، ہم نے دو کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے، پھر ہم نے خود ہی ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۱۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا بِكَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ وَالْفَتْحُ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا قَالَ الْأَبْيَانِي: ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ (الترمذی):

(۷۱۴) قال شعب: حديث قوی | | راجع: ۱۴۲۰ |

(۱۳۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ رمضان میں بھی جہاد کے لئے نکلے تھے، اور فتح مکہ کا واقعہ تو خیر رمضان ہی میں پیش آیا تھا، ان دونوں موقعوں پر ہم نے دورانِ سفر روزے نہیں رکھے تھے۔ (بلکہ بعد میں قضاء کی تھی)

(۱۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَوْفٍ الْعَنْزِيُّ بَصْرِيُّ قَالَ أُنْبَأَنَا الْغَضَّانُ بْنُ حَنْظَلَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَنْظَلَةَ بْنُ نَعْمٍ وَقَدْ إِلَى عُمَرَ فَكَانَ عُمَرُ إِذَا مَرَّ بِهِ إِنْسَانٌ مِنَ الْوُفْدِ سَأَلَهُ يَمْنَحُ هُوَ حَتَّى مَرَّ بِهِ أَبِي فَسَأَلَهُ يَمْنَحُ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ غَنَزَةٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَتَّى مِنْ هَاهُنَا مَيْعَى عَلَيْهِمْ مَنْصُورُونَ | اسنادہ ضعیف |

(۱۴۱) غَضَّانُ بن حَنْظَلَةَ کہتے ہیں کہ ان کے والد حَنْظَلَةَ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک وفد لے کر حاضر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وفد کے جس آدمی کے پاس سے بھی گزرتے اس کے متعلق یہ ضرور پوچھتے کہ اس کا تعلق کہاں سے ہے؟ چنانچہ جب میرے والد کے پاس پہنچے تو ان سے بھی یہی پوچھا کہ آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ انہوں نے بتایا قبیلہ غَزَرہ سے، تو فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس قبیلہ کے لوگ مظفر و منصور ہوتے ہیں۔

(۱۴۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَتَيْنِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَيَوْمَ الْفَتْحِ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا | راجع: ۱۴۰ |

(۱۴۲) معمرؓ جو کہ ایک مشہور محدث ہیں نے ایک مرتبہ حضرت سعید بن مسیبؓ سے دورانِ سفر روزہ رکھنے کا حکم دریافت کیا تو انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث انہیں سنائی کہ ہم نے ماہِ رمضان میں دو مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، ایک غزوہ بدر کے موقع پر اور ایک فتح مکہ کے موقع پر اور دونوں مرتبہ ہم نے روزے نہیں رکھے۔

(۱۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا دَبْلَمُ بْنُ عَزْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ الْكُرْدِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُفَّانَ النَّهْدِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلِّ مَنَافِي عَلَيْهِمُ الْكُفْرَانُ | اسنادہ قوی | | النظر: ۳۱۰ |

(۱۴۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خطرہ اس منافق سے ہے جو زبانِ دامن ہو۔

(۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَزِيِّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ وَائِلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ

مَعَ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي أَرْضِ الرُّومِ فَوَجَدَ فِي مَنَاجِرٍ وَجَلَّيَ غُلُولٌ فَسَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمْ فِي مَنَاجِرِهِ غُلُولًا فَأَخْرِجُوهُ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَأَخْرَجَ مَنَاجِرَهُ فِي السُّوقِ قَالَ فَوَجَدَ فِيهِ مُصْحَفًا فَسَأَلَ سَالِمًا فَقَالَ بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِمِثْلِهِ قَالَ الترمذی: هذا الحديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه. وقال البخاری: عامة اصحابنا يحتجون بهذا في الغلول وهو باطل ليس بشيء. قال الألبانی: ضعيف (ابوداؤد: ۲۷۱۳، الترمذی: ۱۴۶۱).

(۱۳۳) حضرت سالم بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمہ بن عبد الملک کے ساتھ ارض روم میں تھے کہ ایک آدمی کے سامان سے چوری کا مال غنیمت نکل آیا، لوگوں نے حضرت سالم بن عبد اللہ سے اس مسئلے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کے سامان میں سے تمہیں چوری کا مال غنیمت مل جائے، اس سامان کو آگ لگا دو، اور شاید یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کی چٹائی کرو۔ چنانچہ لوگوں نے اس کا سامان نکال کر بازار میں لا کر رکھا، اس میں سے ایک قرآن شریف بھی نکلا، لوگوں نے سالم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے بچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو۔

(۱۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْعَجْبِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَغَدَابِ الْقَبْرِ وَسُوءِ الْعُمَرَاءِ صَححه ابن حبان (۱۰۲۴)، والحاكم (۵۳۰۱)، قال الألبانی: ضعيف (ابوداؤد: ۱۵۳۹، ابن ماجہ: ۳۸۴۴، النسائی: ۸/ ۲۵۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۷۲)، قال شعب: اساده صحيح [انظر: ۳۸۸].

(۱۳۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے، بخل سے، بزدلی سے، دل کے قتل سے، غدا قبر سے اور بری عمر سے۔

(۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَبَيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْخَوْلَائِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ قُصَاةَ بَنِي عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشُّهَدَاءُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جِيءَ الْإِيمَانُ لِقَى الْعُدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قِيلَ لَذَلِكَ الَّذِي يُرْفَعُ إِلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَفَتْ فَلَنَسُوهُ أَوْ فَلَنَسُوهُ عُمَرَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جِيءَ الْإِيمَانُ لِقَى الْعُدُوَّ فَكَانَتْ يَضْرِبُ جِلْدُهُ بِسُوءِ الطَّلَحِ أَنَا هُمْ غَرِبَ فَقَتَلَهُ هُوَ لِي الذَّرَجَةُ الثَّانِيَّةَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جِيءَ الْإِيمَانُ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لِقَى الْعُدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قِيلَ لَذَلِكَ لِي الذَّرَجَةُ الثَّانِيَّةَ قَالَ الترمذی: حسن غريب، قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۱۶۴۴)، [انظر: ۱۵۰].

(۱۳۶) حضرت قاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے شہداء تین طرح کے ہوتے ہیں۔

① وہ مسلمان آدمی جس کا ایمان مضبوط ہو، دشمن سے اس کا آنا سامنا ہوا اور اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا، یہ تو وہ آدمی ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ گردیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور خود نبی ﷺ نے اپنا سر بلند کر کے دکھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی۔

② وہ مسلمان آدمی جس کا ایمان مضبوط ہو، دشمن سے آنا سامنا ہوا، اور ایسا محسوس ہوا کہ اس کے جسم پر کسی نے کانٹے چبھا دیئے ہوں، اچانک کہیں سے ایک تیر آیا اور وہ شہید ہو گیا، یہ دوسرے درجے میں ہوگا۔

③ وہ مسلمان آدمی جس کا ایمان مضبوط ہو لیکن اس نے کچھ اچھے اور کچھ برے دونوں طرح کے عمل کیے ہوں، دشمن سے جب اس کا آنا سامنا ہوا تو اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا، یہ تیسرے درجے میں ہوگا۔

(۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدَّهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقَادُّ وَالِدٌ مِنَ وَلَدِهِ (النظر: ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰)۔

(۱۴۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا باپ سے اس کی اولاد کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۱۴۷) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِثُ الْمَالُ مَنْ يَرِثُ الْوَلَدُ (قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه): ۲۶۶۲، الترمذی: ۱۶۰۰)۔ قال شعيب: حديث حسن۔ [راجع: ۱۶۷]۔

(۱۴۷) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مال کا وارث وہی ہوگا جو ولد کا وارث ہوگا۔

(۱۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقَادُّ وَلَدٌ مِنْ وَالِدِهِ (قال شعيب: حديث حسن۔ [راجع: ۱۶۷]۔

(۱۴۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باپ سے اس کی اولاد کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۱۴۹) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ شَرْحِبِيلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً (ضعف البوصیری اسنادہ۔ وقال الترمذی: حديث عمر هذا ليس بشيء، قال الألبانی: حسن (ابن ماجه: ۱۶۱۲)۔ قال شعيب: صحيح

لغيره۔ [انظر: ۱۶۱]۔

(۱۴۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ بھی دھویا تھا۔

(۱۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَصْلَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَدَّ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ فَقِيلَ لَكَ الْإِيمَانُ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهِ هَكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ فَلَنْسُوهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فَلَنْسُوهُ عُمَرُ وَالثَّانِي رَجُلٌ مُؤْمِنٌ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَانَتْ بَصَرُهُ يَنْظُرُ بَصَرَهُ بِشَوْكِ الطَّلَحِ جَاءَهُ سَهْمٌ عَرَبٌ فَقَتَلَهُ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثُ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى قِيلَ قَالَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعُ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ إِسْرَافًا كَثِيرًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قِيلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ [راجع: ۱۱۶].

- (۱۵۰) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے شہداء چار طرح کے ہوتے ہیں۔  
 ① وہ مسلمان آدمی جس کا ایمان مضبوط ہو، دشمن سے اس کا آنا سامنا ہوا اور اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا، یہ تو وہ آدمی ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ گردیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور خود نبی ﷺ نے اپنا سر بلند کر کے دکھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی۔  
 ② وہ مسلمان آدمی جس کا دشمن سے آنا سامنا ہوا، اور ایسا محسوس ہوا کہ اس کے جسم پر کسی نے کانٹے چبھاد دیے ہوں، اچانک کہیں سے ایک تیر آیا اور وہ شہید ہو گیا، یہ دوسرے درجے میں ہوگا۔  
 ③ وہ مسلمان آدمی جس نے کچھ اچھے اور کچھ برے دونوں طرح کے عمل کیے ہوں، دشمن سے جب اس کا آنا سامنا ہوا تو اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا، یہ تیسرے درجے میں ہوگا۔  
 ④ وہ مسلمان آدمی جس نے اپنی جان پر بے حد ظلم کیا، اس کا دشمن سے آنا سامنا ہوا، تو اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا اور شہید ہو گیا، یہ چوتھے درجے میں ہوگا۔

(۱۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْغَفَافِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ غَامَ تَبُوكَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً [راجع: ۱۴۹].

- (۱۵۱) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے سال اپنے اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دہرایا تھا۔  
 (۱۵۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ أَهْلُ مَكَّةَ ثُمَّ لَا يَغْبِرُ بِهَا أَوْ لَا يَغْرُفُهَا إِلَّا قَلِيلٌ ثُمَّ تَعْتَلِيءُ وَتَبْنَى ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْهَا فَلَا يَمُودُونَ فِيهَا أَبَدًا [اسنادہ ضعیف].

(۱۵۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عتق ریب اہل مکہ اپنے شہر سے نکلیں گے لیکن دوبارہ اسے بہت کم آباد کر سکیں گے، پھر شہر مکہ بھر جائے گا اور وہاں بڑی عمارتیں بن جائیں گی، اس وقت جب اہل مکہ وہاں سے نکل گئے تو دوبارہ وہاں کبھی نہیں آ سکیں گے۔

(۱۵۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا تَوَضَّأَ لِمَصَلَّةٍ الظُّهْرِ فَتَوَضَّعَ ظُفْرُ عَلَى ظُهُرِهِ فَاقْبَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَاحْسِنْ وَضُوءَكَ فَوَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى [راجع: ۱۳۴]۔

(۱۵۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو نمازِ ظہر کے لئے وضو کر رہا تھا، اس نے وضو کرتے ہوئے پاؤں کی پشت پر ایک ناخن کے بقدر جگہ چھوڑ دی یعنی وہ اسے وضو نہ سکایا وہاں تک پانی نہیں پہنچا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ جا کر اچھی طرح وضو کرو، چنانچہ اس نے جا کر دوبارہ وضو کیا اور نماز پڑھی۔

(۱۵۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ رَوَعُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَقَ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ تَعْبِيبٌ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ [النظر: ۱۰۶، ۱۳۱]۔

(۱۵۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عیسائیوں نے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حد سے زیادہ آگے بڑھایا مجھے اس طرح مت بڑھاؤ، میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں۔

(۱۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَوَارِبًا بِمَكَّةَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا قَالَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَوْ يَقْرَأَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تَخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تَسْمِعُهُمُ الْقُرْآنَ حَتَّى يَأْخُذُوهُ عَنكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا [صححه البیہاری]

(۴۷۲۲) "بومسلمہ (۴۷۶) و ابن حبان (۶۵۶۶) و ابن حزمہ (۱۵۸۷) [۱]۔ [سبائی فی مسند ابن عباس: ۱۸۵۳]۔

(۱۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت قرآنی

لَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا

جس وقت نازل ہوئی ہے، اس وقت آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں روپوش تھے، وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے تو قرآن کریم کی تلاوت بلند آواز سے کرتے تھے، جب مشرکین کے کانوں تک وہ آواز پہنچتی تو وہ خود قرآن کو، قرآن نازل کرنے والے کو اور قرآن لانے والے کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ

اتنی بلند آواز سے قرأت نہ کیا کریں کہ مشرکین کے کانوں تک وہ آواز پہنچے اور وہ قرآن ہی کو برا بھلا کہنا شروع کر دیں، اور اتنی پست آواز سے بھی تلاوت نہ کریں کہ آپ کے ساتھی اسے سن ہی نہ سکیں، بلکہ درمیان نہ راستہ اختیار کریں۔

(۱۵۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَّنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَهْرَانَ عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ هُشَيْمٌ مَرَّةً خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَنَّنِي عَلَيْهِ قَدْ كَرَّ الرَّجْمُ فَقَالَ لَا تَخْذَعْنَ عَنْهُ فَإِنَّهُ حَدَّثَ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجِمَ وَرَجِمْنَا بَعْدَهُ وَلَوْ أَنَّ يَبْقُولَ قَاتِلُونَ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ لَكُنْتُمْ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمُصْحَفِ شَيْءٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ هُشَيْمٌ مَرَّةً وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَلَانٌ وَقَلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجِمَ وَرَجِمْنَا مِنْ بَعْدِهِ إِلَّا وَإِنَّ سَبْحُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ قَوْمٌ يَخْذَعُونَ بِالرَّحِمِ وَبِالدَّجَالِ وَبِالشَّقَاعَةِ وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ وَيَقُومُ يُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا امْتَحَشُوا اسنادہ ضعیف۔ [الطبر: ۱۹۷، ۳۲۲، ۳۹۱]۔

(۱۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے، حمد و ثناء کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے رجم کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ رجم کے حوالے سے کسی دھوکے کا شکار مت رہنا، یہ اللہ کی مقرر کردہ سزاؤں میں سے ایک ہے، یاد رکھو! نبی ﷺ نے بھی رجم کی سزا جاری فرمائی ہے اور ہم بھی نبی ﷺ کے بعد یہ سزا جاری کرتے رہے ہیں، اگر کہنے والے یہ نہ کہتے کہ عمر نے قرآن میں اضافہ کر دیا اور ایسی چیز اس میں شامل کر دی جو کتاب اللہ میں سے نہیں ہے تو میں اس آیت کو قرآن کریم کے حاشیے پر لکھ دیتا۔

یاد رکھو! عمر بن خطاب اس بات کا گواہ ہے کہ نبی ﷺ نے رجم کی سزا جاری فرمائی ہے اور نبی ﷺ کے بعد ہم نے بھی یہ سزا جاری کی ہے، یاد رکھو! تمہارے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو رجم کی تکذیب کرتے ہوں گے، دجال، شفاعت اور عذاب قبر سے انکار کرتے ہوں گے اور اس قوم کے ہونے کو چھٹلائیں گے جنہیں جہنم میں جل کر کوند ہو جانے کے بعد نکال لیا جائے گا۔

(۱۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَّنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاقِفْتُ رَمِي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَتَزَلْتُ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَانَكَ يَدْخُلُ عَلَيْهِمُ الْبُرْ وَالْقَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَهُمْ أَنْ يَحْتَجِبُوا فَتَزَلْتُ أَبْنَةَ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُهُ فِي الْغُبَةِ فَقُلْتُ لَهُمْ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ آزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ قَالَ فَتَزَلْتُ كَذَلِكَ صحیحہ البخاری (۲۰۲)، وابن حبان (۶۸۹۶)، [الطبر: ۲۵۰، ۱۶۰]۔

(۱۵۷) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی ہے۔

① ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو مصلی بنا لیتے، اس پر یہ آیت نازل ہو گئی کہ مقام ابراہیم کو مصلی بناؤ۔



- ① ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات کے پاس نیک اور بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ انہیں پردے کا حکم دے دیں تو بہتر ہے؟ اس پر آیت حجاب نازل ہو گئی۔
- ② ایک مرتبہ نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات نے کسی بات پر ایک کر لیا، میں نے ان سے کہا کہ اگر نبی ﷺ نے جہیں طلاق دے دی تو ہو سکتا ہے ان کا رب انہیں تم سے بہتر عیویاں عطاء کر دے، ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کی آیت نازل ہو گئی۔

(۱۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ بِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بَنِي حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أُسَوِّدَهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَرَعَ قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ الْفِرَاقَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ مَا هَكَذَا أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقْرُؤْهُ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْ يَا بِشَامُ فَقَرَأَ كَمَا كَانَ قَرَأَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ أَقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْفُرْقَانَ نَزَلَ عَلَيَّ سَبْعَةَ أَحْرُوفٍ (قال الألباني: صحيح (السنائي: ۲/ ۱۵۰) | انظر المسور وعبد الرحمن بن عبد: ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۳۷۵)۔

(۱۵۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت بشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورہ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے اس میں ایسے حروف کی تلاوت کی جو نبی ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے، میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا، میرا دل چاہا کہ میں ان سے نماز ہی میں پوچھ لوں، بہر حال! فراغت کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ تمہیں سورہ فرقان اس طرح کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے، میں نے کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں، بخدا! نبی ﷺ نے آپ کو اس طرح یہ سورت نہیں پڑھائی ہوگی۔

یہ کہہ کر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کہنے لگا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سورہ فرقان خود پڑھائی ہے، میں نے اسے سورہ فرقان کو ایسے حروف میں پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے؟ نبی ﷺ نے بشام سے اس کی تلاوت کرنے کے لیے فرمایا، انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے وہ پہلے پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر مجھ سے کہا کہ عمر! تم بھی پڑھ کر سناؤ، چنانچہ میں نے بھی پڑھ کر سنا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورت اس طرح بھی نازل ہوئی ہے، اس کے بعد ارشاد فرمایا بے شک اس قرآن کا نزول سات قرأتوں

پر ہوا ہے۔

(۱۵۹) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ مِنَ الذَّقْلِ اصْحَحَهُ مُسْلِمٌ (۲۹۷۸) قَالَ شُعْبَةُ: اسنادہ حسن۔ [انظر: ۳۵۳]۔

(۱۵۹) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے جناب رسول اللہ ﷺ کو بیوک کی وجہ سے کروٹیں بدلتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کو ردی کھجور بھی ملتی تھی جس سے آپ ﷺ اپنا پیٹ بھر لیتے۔

(۱۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَأَقْفُ رُبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَاقِفِي رُبِّي فِي ثَلَاثٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتُ الْمَقَامَ مُصَلًّى قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ لَوْ حَجَّجْتُ عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبِرُّ وَالْفَاجِرُ فَأَنْزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَّغْنِي عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَاسْتَفْرَيْتُهُنَّ أَقُولُ لَهُنَّ لَتَكْفُرْنَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللَّهُ بِكُنْ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ حَتَّى آتِيَتْ عَلَى إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْطُ بَسَانَهُ حَتَّى تَعْطَهُنَّ لَتَكْفُرْنَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَائِلَاتٍ الْآيَةُ (راجع: ۱۵۷)۔

(۱۶۰) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی ہے۔

① ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کاش! آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لیتے، اس پر یہ آیت نازل ہو گئی کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لو۔

② ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات کے پاس نیک اور بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ انہیں پردے کا حکم دے دیں تو بہتر ہے؟ اس پر آیت حجاب نازل ہو گئی۔

③ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات نے کسی بات پر ایک کر لیا، میں نے ان سے کہا کہ تم باز آ جاؤ، ورنہ ہو سکتا ہے ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے، میں اسی سلسلے میں امہات المؤمنین میں سے کسی کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے عمر! کیا نبی ﷺ اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں کر سکتے کہ تم انہیں نصیحت کرنے نکلے ہو؟ اس پر میں رک گیا، لیکن ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کی آیت نازل ہو گئی۔

(۱۶۱) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةُ فِي

حَدَّثَنَا قَالَ الزُّهْدِيُّ يُعْنَى ذَا الْحُلَيْفَةِ، صححه البخاری (۱۵۳۴) و ابن خزيمة (۲۶۱۷)۔

(۱۶۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے وادی عقیق میں نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج رات ایک آنے والا میرے رب کے پاس سے آیا اور کہنے لگا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھے اور حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کر کے احرام باندھ لیں، مراد ذوالحلیفہ کی جگہ ہے۔

(۱۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ بْنِ الْحَذَّانِ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُبَّ يَا لَوْرِي رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ | صححه البخاری (۲۱۳۴) و مسلم (۱۵۸۶) | النظر: ۳۸: ۳۱۹۰۔

(۱۶۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سونا چاندی کے بدلے بیچنا اور خریدنا سود ہے الایہ کہ نقد ہو، گندم کی گندم کے بدلے خرید و فروخت سود ہے الایہ کہ نقد ہو، جو کی خرید و فروخت جو کے بدلے سود ہے الایہ کہ نقد ہو، اور کھجور کی خرید و فروخت کھجور کے بدلے سود ہے الایہ کہ نقد ہو۔

(۱۶۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَبَا عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْوَيْدَةَ مَعَ عُمَرَ قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيُفْطَرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَكُلُوا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ | صححه البخاری (۱۹۹۰) و مسلم (۱۱۳۷) و ابن خزيمة (۲۹۵۹) و ابن حبان (۲۶۰۰) | النظر: ۲۲۴: ۲۲۵۰، ۲۸۲۔

(۱۶۵) ابو عبید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان دونوں کے روزے سے منع فرمایا ہے، عید الفطر کے دن تو اس لیے کہ اس دن تمہارے روزے ختم ہوتے ہیں اور عید الاضحیٰ کے دن اس لیے کہ تم اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کھا سکو۔

(۱۶۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَقَ النَّصَارَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ | قال شعيب: إسناده صحيح [راجع: ۱۵۴]۔

(۱۶۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عیسائیوں نے جس طرح حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کو حد سے زیادہ آگے بڑھایا مجھے اس طرح مت بڑھاؤ، میں تو اللہ کا بندہ ہوں، لہذا تم مجھے اس کا بندہ اور پیغمبر ہی کہا کرو۔

(۱۶۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَبَأُ أَحَدَنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَتَنَامُ إِنَّ شَاءَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً لَيْتَوَضَّأُ وَلَيْسَمَ [راجع: ۹۴]۔

(۱۶۵) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی اختیاری طور پر تاپاک ہو جائے تو کیا اسی حال میں ہو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا چاہے تو وضو کر کے سو جائے (اور چاہے تو یونہی سو جائے)

(۱۶۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَاهَا أَوْ بَعْضُ نَتَاجِهَا يَبَاحُ فَأَرَادَ شِرَاءَهُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ انْزُكْهَا تَوَافِكَ أَوْ تَلَقَّهَا جَمِيعًا وَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَنَهَاهُ وَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تُعْذُ فِي صَدَقَتِكَ [صححه البخاری (۲۶۳۶) و مسند (۱۶۲۰)] | النظر: ۲۵۸

[۳۸۵: ۲۸۱]

(۱۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی سبیل اللہ کسی شخص کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا۔ بعد میں دیکھا کہ وہ گھوڑا خود یا اس کا کوئی بچہ بازار میں بک رہا ہے، انہوں نے سوچا کہ اسے خرید لیتا ہوں، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سے مشورہ کیا، نبی ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور فرمایا کہ اسے مت خرید و اور اپنے صدمے سے رجوع مت کرو۔

(۱۶۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ مُتَابَعَهُ بَيْنَهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبَرُ حَبْتَ الْحَدِيدِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۲۸۸۷)]. قال ضعيف: صحيح لغيره. وهذا إسناد ضعيف |

(۱۶۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حج و عمرہ کے تسلسل کے ساتھ کیا کرو، کیونکہ ان کے تسلسل سے فقر و فاقہ اور گناہ ایسے دور ہو جاتے ہیں جیسے بھٹی میں لوہے کا میل کھیل دور ہو جاتا ہے۔

(۱۶۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَا تَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهِجْرَتُهُ إِلَيَّ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُغِيْبُهَا أَوْ أَمْرٍ أَوْ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَيَّ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ [صححه البخاری (۵۴)، ومسلم (۱۹۰۷)، وابن خزيمة (۱۴۲) و ۱۴۳ و

(۴۵۵)، وابن حبان (۳۸۸)] | النظر: ۳۰۰

(۱۶۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر انسان کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو، سو جس شخص کی ہجرت اللہ کی طرف ہو، تو وہ اس کی طرف ہی ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی، اور جس کی ہجرت حصول دنیا کے لئے ہو یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اس چیز کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے کی۔

(۱۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصَّبِيُّ بْنُ مُعَبَّدٍ كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا قَالَسْتُ قَالَهُنَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَسَمِعَنِي زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأَنَا أَهْلُ بَيْهَمَاءَ فَقَالَا لَهَذَا أَصْلٌ مِنْ بَعِيرٍ أَهْلِيهِ فَكَانَتَا حُمِلَ عَلَيَّ بِكِلْمَتَيْهِمَا جَبَلٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمَا فَلَا مَهْمَا وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ هُدَيْتَ لِسَنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُدَيْتَ لِسَنَةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۸۳]

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبُو وَائِلٍ كَثِيرًا مَا ذَهَبْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى الصَّبِيِّ نَسْأَلُهُ عَنْهُ

(۱۶۹) حضرت ابو وائل عیسیٰ سے مروی ہے کہ میں بن معبد کہتے ہیں کہ میں ایک عیسائی تھا، پھر میں نے اسلام قبول کر لیا، میں نے میقات پر پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، ان دونوں کی یہ بات مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ بوجھ ثابت ہوئی، چنانچہ میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس سے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی طرف متوجہ ہو کر انہیں ملامت کی اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ کو اپنے پیغمبر کی سنت پر رہنمائی نصیب ہوگئی۔

(۱۷۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ذِكْرًا لِعُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ وَقَالَ مَرَّةً بَلَغَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ حِمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ سَمُرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُواهَا فَبَاعُوهَا [صححه البخاری (۲۲۴۳)۔ ومسلّم (۱۵۸۲)۔ وابن حبان (۶۲۵۳)]

(۱۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ سمرہ نے شراب فروخت کی ہے، انہوں نے فرمایا اللہ اسے ہلاک کرے، نبی ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے کہ ان پر جلی کو احرام قرار دیا گیا لیکن انہوں نے اسے پگھلا کر اس کا تیل بنالیا اور اسے فروخت کرنا شروع کر دیا۔

(۱۷۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يَوْجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِحِمْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصَةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِيهِ مِنْهَا نَفَقَةً سَنَةً وَقَالَ مَرَّةً قُوتُ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عِدَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

[صححه البخاری (۲۹۰۴)۔ ومسلّم (۱۷۵۷)] || انظر: ۱۳۳۷

(۱۷۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو نضیر سے حاصل ہونے والے اموال کا تعلق مالِ فئی سے تھا جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو اس پر گھوڑے یا کوئی اور سواری دوڑانے کی ضرورت نہیں پیش آئی، اس لئے یہ مال خاص

نبی ﷺ کا تھا، نبی ﷺ اس میں سے انہی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفقہ ایک ہی مرتبہ دے دیا کرتے تھے اور جو باقی چٹا اس سے گھوڑے اور دیگر اسلحہ جو جہاد میں کام آ سکے "فرما کر لیتے تھے۔

(۱۷۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَلِصَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِهِ أَعْلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَهُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ | صححه البحاری (۳۰۹۴) و۔

مسلمہ (۱۷۵۷) | انظر: ۳۳۳، ۳۳۶، ۳۴۹، ۴۲۵، ۱۳۹۱، ۱۴۰۶، ۱۴۵۰، ۱۶۵۸، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲ |

(۱۷۳) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۷۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ | قال شعب: صحيح لغيره |

(۱۷۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بچہ بستر والے کا ہوتا ہے۔

(۱۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَنبَأَنَا ابْنُ جُوَيْنِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الْدِّينَ كَفَرُوا وَقَدْ آمَنَ اللَّهُ النَّاسُ فَقَالَ لِي عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَهُ تَصَدَّقِي اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ | صححه مسلمہ (۶۸۶)، وابن حزيمة (۹۴۵)، وابن حبان

(۲۷۳۹) | انظر: ۲۴۴، ۲۴۵ |

(۱۷۷) یحییٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قرآن کریم میں قصر کا جو حکم "خوف" کی حالت میں آیا ہے، اب تو ہر طرف امن و امان ہو گیا ہے تو کیا یہ حکم ختم ہو گیا؟ (اگر ایسا ہے تو پھر قرآن میں اب تک یہ آیت کیوں موجود ہے؟) تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تمہیں ہوا ہے اور میں نے بھی نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کیا ہے، لہذا اس کے صدقے اور میرائی کو قبول کرو۔

(۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَعْرِفُهُ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَرْوَانَ أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ

جَنَّتْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكُوفَةِ وَتَرَكْتُ بِهَا رَجُلًا يُمَلِّئِي الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ فَفَضِبَ وَانْتَفَخَ حَتَّى كَادَ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ شُعْبَتَيْ الرَّحْلِ فَقَالَ وَمَنْ هُوَ وَيُحَلِّقُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَمَا زَالَ يُطْفَأُ وَيَسْرَى عَنْهُ الْغَضَبُ حَتَّى عَادَ إِلَى خَالِهِ الْيَتَّى كَانَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ وَيُحَلِّقُ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ هُوَ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ وَمَا أَخَذْتُكَ عَنْ ذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ كَذَاكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا مَعَهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ قِرَاءَتَهُ فَلَمَّا كُنَّا أَنْ نَعْرِفَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَطَبًا كَمَا أَنْزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِي أُمِّ عَبْدِ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ الرَّجُلُ يَدْعُو فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ سَلْ نَعْطُكَ سَلْ نَعْطُكَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَعْدُونَ إِلَيْهِ فَلَا بُشْرَةَ قَالَ فَقَدَوْتُ إِلَيْهِ لِابْشُرِهِ فَوَجَدْتُ أَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَبَشُرُهُ وَلَا وَاللَّهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى غَيْرِ قَطُّ إِلَّا وَسَبَقَنِي إِلَيْهِ | صححه ابن حزيمة (١٥٦ و ١٣٤١)، وابن حبان (٢٠٣٤) قال الألباني: صحيح (الترمذي: ١٦٩) | راجع:

|| ٣٦ | النظر: ١٧٨، ٢٤٨، ٢٦٥، ٢٦٧ |

(۱۷۵) قیس بن مروان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین! میں کوئی سے آپ کے پاس آ رہا ہوں، وہاں میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ کر آیا ہوں جو اپنی یاد سے قرآن کریم الملاء کر رہا ہے، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور ان کی رگیں اس طرح پھول گئیں کہ کپاوس کے دونوں کنارے ان سے بھر گئے، اور مجھ سے پوچھا افسوس! وہ کون ہے؟ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

میں نے دیکھا کہ ان کا نام سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ ٹھنڈا ہونے لگا اور ان کی وہ کیفیت ختم ہونا شروع ہو گئی یہاں تک کہ وہ نازل ہو گئے اور مجھ سے فرمایا کہ بخت! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے علم کے مطابق لوگوں میں ان سے زیادہ اس کا کوئی حق دار نہیں ہے، اور میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناؤ ہوں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ رات کے وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے معاملات میں مشورہ کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے، ایک مرتبہ اسی طرح رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے، میں بھی وہاں موجود تھا، فراغت کے بعد جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل آئے، دیکھا کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قراءت سننے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

ابھی ہم اس آدمی کی آواز پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کو اسی طرح ترازو پڑھتا چاہے جیسے وہ نازل ہوا ہے، تو اسے چاہئے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت پر اسے پڑھے، پھر وہ آدمی بیٹھ کر، عا۔

کرنے لگا، نبی ﷺ اس سے فرمانے لگے مانگو، تمہیں عطاء کیا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ صبح ہوتے ہی میں انہیں یہ خوشخبری ضرور سناؤں گا، چنانچہ جب میں صبح انہیں یہ خوشخبری سنانے کے لیے پہنچا تو وہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی پایا، وہ مجھ پر اس معاملے میں بھی سبقت لے جا چکے تھے اور انہیں وہ خوشخبری سنا چکے تھے، بخدا! میں نے جس معاملے میں بھی ان سے مسابقت کی کوشش کی، وہ ہر اس معاملے میں مجھ سے سبقت لے گئے۔

(۱۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقَالُ الْحَجَرُ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَقْبَلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَكَ لَمْ أَقْبَلُكَ (ارجع: ۱۹۹)

(۱۷۶) عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور اس سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے لیکن میں تجھے پھر بھی بوسہ دے رہا ہوں اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بھی بوسہ نہ دیتا۔

(۱۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لِي فِي مَقَامِي هَذَا فَقَالَ أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يُحْلِفُ أَحَدُهُمْ عَلَى الْيَمِينِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ عَلَيْهَا وَيَشْهَدُ عَلَى الشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُنَالَ بِمُحْبُوخَةِ الْحَنَةِ فَلْيَلْزِمَ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُقُونَ رَجُلًا بِأَمْرَاقٍ فَإِنَّ تَالِئَهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ تَسْرُهُ حَسَنَتُهُ وَتَسْوِئُهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ (اصححه ابن حبان (۵۵۸۶) قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۲۳۶۳))

(۱۷۷) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دوران سفر "حابیہ" میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اسی طرح خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے جیسے میں کھڑا ہوں، اور فرمایا کہ میں تمہیں اپنے صحابہ کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، یہی حکم ان کے بعد والوں اور ان کے بعد والوں کا بھی ہے، اس کے بعد ایک قوم ایسی آئے گی جو قسم کی درخواست سے پہلے ہی قسم کھانے کے لئے تیار ہوگی اور گواہی کی درخواست سے قبل ہی آدمی گواہی دینے کے لئے تیار ہو جائے گا، سو تم میں سے جو شخص جنت کا ٹھکانہ چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ "جماعت" کو لازم پکڑے، کیونکہ اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دوسے دور ہوتا ہے، یاد رکھو! تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے، اور جس شخص کو اپنی نیکی سے خوشی اور برائی سے غم ہو، وہ مؤمن ہے۔

(۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُقْلَمَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذَلِكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُ [راجع: ۱۷۵]

[۱۷۵]

(۱۷۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ روزانہ رات کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس مسلمانوں کے معاملات میں شورے کے لئے تشریف لے جاتے تھے، ایک مرتبہ میں بھی اس موقع پر موجود تھا۔

(۱۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْ الْكَلَالَةِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّبِّ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ [راجع: ۱۸۹]

(۱۷۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ”کلالہ“ سے متعلق نبی ﷺ سے جتنی مرتبہ سوال کیا، اس سے زیادہ کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا، یہاں تک کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنی انگلی رکھ کر فرمایا کہ تمہارے لیے سورۃ نساء کی آخری آیت جو موسم گرما میں نازل ہوئی تھی، وہ کافی ہے۔

(۱۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنَّيَاحَةِ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۱۲۹۲)، ومسلم (۹۲۷)] [انظر: ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۶۴، ۳۵۴، ۳۶۶]

(۱۸۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۱۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَهْمَاءَ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْمَاءُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثَةَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ وَمِثْرَةَ الْأَرْجَوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صَوْمِ رَجَبٍ فَكَيْفَ يَمْنُ بِصَوْمِ الْآبَةِ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ [صححه مسلم (۲۰۶۹)]

(۱۸۱) عبد اللہ ”جو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام تھے“ کہتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔

① کپڑوں میں ریشمی نقش و نگار کو۔

② سرخ رنگ کے کپڑوں کو۔

③ مکمل ماہِ رجب کے روزوں کو۔

انہوں نے جواباً کہلوا بھیجا کہ آپ نے رجب کے روزوں کو حرام قرار دینے کی جو بات ذکر کی ہے، جو شخص خود سارا سال روزے رکھتا ہو، وہ یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے؟ (یعنی میں نے یہ بات نہیں کہی) اور جہاں تک کہڑوں میں نقش و نگار کی بات ہے تو میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے، وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

(۱۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيذٍ وَأَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَكَّةَ وَالْعَدِينَةِ فَنَرَيْنَا الْهَلَالَ وَكُنْتُ حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ قَالَ سَارَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَرِينَا مَضَارِعَهُمْ بِالْأَنْفُسِ يَقُولُ هَذَا مَضْرَعُ فُلَانٍ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَهَذَا مَضْرَعُ فُلَانٍ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ فَجَعَلُوا يُضْرَعُونَ عَلَيْهَا قَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَبُونَا بِكَ تَكُونُوا يُضْرَعُونَ عَلَيْهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَطَرَحُوا لِي بَنُو فَانْطَلَقُوا إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ يَا فُلَانُ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ اللَّهُ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَكَلِّمُ قَوْمًا قَدْ جَفَوْا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا [صححه مسلم (۲۸۷۳)]

(۱۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھے کہ ہمیں پہلی کاچاند دکھائی دیا، میری بصارت تیز تھی اس لئے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ابھی دیکھتا ہوں، میں اس وقت فرش پر چپت لیٹا ہوا تھا، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہل بدر کے حوالے سے حدیث بیان کرنے لگے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ایک دن پہلے ہی وہ تمام جگہیں دکھادیں جہاں کفار کی لاشیں گرئی تھیں، نبی ﷺ دکھاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ یہاں فلاں کی لاش گرے گی، اور انشاء اللہ کل یہاں فلاں شخص قتل ہوگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ انہی جگہوں پر گرنے لگے جہاں نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔

میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ تو اس جگہ سے "جس کی نشاندہی آپ نے فرمائی تھی" ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہوئے، اس کے بعد نبی ﷺ کے حکم پر ان کی لاشیں تھہیت کر ایک کنویں میں پھینک دی گئیں، پھر نبی ﷺ اس کنوئیں کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اور ایک ایک کا نام لے کر فرمایا کہ کیا تم نے اپنے پروردگار کے وعدے کو سچا پایا یا نہیں؟ میں نے تو اپنے پروردگار کے وعدے کو سچا پایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں سے گفتگو فرما رہے ہیں جو مردار ہو چکے، فرمایا میں نے ان سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ جواب نہیں دے سکتے (اور تم جواب دے سکتے ہو)

(۱۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ فَلَمَّا رَجَعَ عُمَرُ وَجَاءَ

بَنُو مُعَمَّرِ بْنِ حَبِيبٍ يَخَاصِمُونَهُ فِي وَلَاءِ أَخِيهِمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوْ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصِيَّتِهِ مَنْ كَانَ فَقَضَى لَنَا بِهِ [قال ابن عبد البر: حسن صحيح غريب قال الألباني: حسن (أبو داود: ۲۹۱۷، ابن ماجه: ۲۷۳۲)]

(۱۸۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنو معمر بن حبیب اپنی بہن کی ولاء کا جھگڑالے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اسی طرح فیصلہ کروں گا جیسے میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اولاد یا والد نے جو کچھ بھی جج کیا ہے وہ سب اس کے عصب کا ہوگا خواہ وہ کوئی بھی ہو، چنانچہ انہوں نے اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

(۱۸۴) قَالَ قَرَأْتُ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِثَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُعَمَّرٍ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْمَرِيِّ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا الْقَدْرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَقَالَ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ فَقُولُوا إِنَّ ابْنَ عُمَرَ مِنْكُمْ بَرِيءٌ وَأَنْتُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنََّّهُمْ بَيْنَا هُمْ جُلُوسٌ أَوْ قُعُودٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يُنْشِئُ حَسَنَ الرَّجُلِ حَسَنَ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مَا تَعْرِفُ هَذَا وَمَا هَذَا بِصَاحِبِ سَفَرٍ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْكَ قَالَ نَعَمْ لَجَاءَهُ فَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ وَيَدَيْهِ عَلَى فُجَيْتَيْهِ فَقَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُرِثِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ وَتَصَاتِرَ وَتَحُجَّ أَلَيْسَ قَالَ قَالُوا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تَزُومَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَأَلْبَعْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدْرَ كُلَّهُ قَالَ قَالُوا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ تَحَاتُّ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ قَمَتِي السَّاعَةَ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ قَالُوا أَشْرَاطُهَا قَالَ إِذَا الْعُرَاةُ الْحَقَاقَةُ الْعَالَةَ رِغَاءَ النَّشَاءِ تَطَاوَلُوا فِي الْبَيْنَانِ وَوَلَدَتْ الْإِيمَانَ رَبَّاهُنَّ قَالَ ثُمَّ قَالَ عَلَى الرَّجُلِ قَطْلُوهُ فَلَمْ يَزُوا شَيْئًا فَمَحَتْ يَوْمِيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اتَّقِ دَرِيءَ مِنَ السَّائِلِ عَنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ جَاءَكُمْ بِعِلْمِكُمْ دِينَكُمْ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مَرْثَنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَيْ شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ أَلَا قَالَ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا نَعْمَلُ قَالَ أَهْلُ الْحَيَّةِ يَسْرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ يَسْرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ قَالَ يَحْيَى قَالَ هُوَ هَكَذَا يَعْنِي كَمَا قَرَأْتُ عَلَى

[انظر: ۱۹۱، ۳۷۶، ۳۶۸، وعن ابن عمر: ۳۷۴، ۳۷۵، ۵۸۵۶، ۵۸۵۷]

(۱۸۳) یحییٰ بن عمر اور حمید بن عبدالرحمان حمیری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہوئی، ہم نے ان کے سامنے مسئلہ تقدیر کو پھیرا اور لوگوں کے اعتراضات کا بھی ذکر کیا، ہماری بات سن کر انہوں نے فرمایا کہ جب تم ان

لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہہ دینا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تم سے بری ہے، اور تم اس سے بری ہو، یہ بات تین مرتبہ کہہ کر انہوں نے یہ روایت سنائی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی چلتا ہوا آیا، خوبصورت رنگ، خوبصورت بال اور سفید کپڑوں میں ملبوس اس آدمی کو دیکھ کر لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اشاروں میں کہنے لگے کہ ہم تو اسے نہیں پہچانتے اور یہ مسافر بھی نہیں لگتا۔

اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے اسے اجازت دے دی، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا کر اور نبی ﷺ کی رانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ ”اسلام کیا ہے؟“ نبی ﷺ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہو ہی نہیں سکتا اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں، نیز یہ کہ آپ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور حج بیت اللہ کریں۔

اس نے اگلا سوال یہ پوچھا کہ ”ایمان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، جنت و جہنم، قیامت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے اور تقدیر پر یقین رکھو، اس نے پھر پوچھا کہ ”اسان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوئی عمل اس طرح کر دو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم یہ تصور نہیں کر سکتے تو کم از کم یہی تصور کر لو کہ وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے پھر پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے سوال پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی ہم دونوں ہی اس معاملے میں بے خبر ہیں، اس نے کہا کہ پھر اس کی کچھ علامات ہی بتا دیجئے؟ فرمایا جب تم یہ دیکھو کہ جن کے جسم پر چیتھڑ اور پاؤں میں لیرا نہیں ہوتا تھا، غریب اور چرواہے تھے، آج وہ بڑی بڑی بلڈنگیں اور عمارتیں بنا کر ایک دوسرے پر فخر کرنے لگیں، لونگیاں اپنی مالکن کو جہنم دینے لگیں تو قیامت قریب آگئی۔

جب وہ آدمی چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ذرا اس آدمی کو بلا کر لانا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب اس کی تلاش میں نکلے تو انہیں کچھ نظر نہ آیا، دو تین دن کے بعد نبی ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابن خطاب! کیا تمہیں علم ہے کہ وہ سائل کون تھا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا وہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی اہم اہم باتیں سکھانے آئے تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے قبیلہ نجیہ یا مزینہ کے ایک آدمی نے بھی یہ سوال پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا ان کا فیصلہ پہلے سے ہو چکا ہے یا ہمارا عمل پہلے ہوتا ہے؟ فرمایا ان کا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا اہل جنت کے لئے اہل جنت کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اہل جہنم کے لیے اہل جہنم کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں۔

(۱۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَكِّمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ نَبِيِّ الْجَعْرِ وَالذَّبَابِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيلِ الْجَعْرِ وَالذَّبَابِ وَقَالَ مَنْ

سَرَّهُ أَنْ يُحَرِّمَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ فَلْيُحَرِّمَ النَّبِيُّ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبَابِ وَالْجَرِّ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثْتُ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّبَابِ وَالْمُرْقِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَخِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالذَّبَابِ وَالْمُرْقِ وَالْبُسْرِ وَالْتَّمْرِ إِنْ قَالَ شُعْب: إسناده صحيح || النظر: ۲۶۰، ۱۳۶۰ | (۱۸۵) ابوالحکم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منکے کی نیزہ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ نبی ﷺ نے منکے کی نیزہ اور کدو کی توہی سے منع فرمایا ہے، اس لئے جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیزہ کو حرام سمجھے۔

ابوالحکم کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہی سوال حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ نبی ﷺ نے منکے اور کدو کی توہی کی نیزہ سے منع فرمایا ہے، پھر میں نے یہی سوال حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کی توہی اور ہنر منکے سے منع فرمایا ہے، اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے منکے، کدو کی توہی، اور لکڑی کو کھوکھلا کر کے بطور برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے اور کچی اور کچی بھجور کی شراب سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۱۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَدْ كَرَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ كَانَ وَيَكَا قَدْ تَقَرَّبَتِي تَقَرَّبَتِي وَلَا أَرَاهُ إِلَّا لِحُضُورِ أَجَلِي وَإِنْ أَفْوَأَ مَا يَأْمُرُونِي أَنْ أَسْتَحْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيعَ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَالَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجَلَ بِي أَمْرٌ فَالْحِلَافَةُ سُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السَّنَةِ الَّذِينَ تَوَقَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قَوْمًا سَيَطْعُونُ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا صَرَّيْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا فَأُولَئِكَ أَغْدَاءُ اللَّهِ الْكَافِرَةُ الضَّلَالُ وَإِنِّي لَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ إِلَيَّ مِنَ الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَطَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مُنْذُ صَاحَبْتُهُ مَا أَغْلَطَ لِي فِي الْكَلَالَةِ وَمَا رَاجَعْتُهُ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ حَتَّى طَعَنَ يَاسُجِيْعُ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ فَإِنْ أَعْيَشَ أَقْبَضِي فِيهَا قَضِيَّتَهُ يَقْبِضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأُمَصَارِ فَإِنَّمَا بَعْثْتُهُمْ لِيَعْلَمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ قِسْمَهُمْ وَيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ وَيَرَفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْغَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ إِنَّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ

فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَيْعِ وَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيَمْتُهُمَا طَبْعًا (راجع: ۱۸۹)

(۱۸۹) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے لئے تشریف لائے، نبی ﷺ کا تذکرہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کی، پھر فرمانے لگے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آ گیا ہے، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرنے نے مجھے دوسرے ٹھونک ماری ہے۔

کچھ لوگ مجھ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دوں، اتنی بات تو سنے ہے کہ اللہ اپنے دین کو ضائع کرے گا اور نہ ہی اس خلافت کو جس کے ساتھ اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا تھا، اب اگر میرا فیصلہ جلد ہو گیا تو میں مجلس شوریٰ ان چھ افراد کی مقرر کر رہا ہوں جن سے نبی ﷺ کا وقت رحلت راضی ہو کر تشریف لے گئے تھے۔

میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ مسئلہ خلافت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کریں گے، بخدا! میں اپنے ان ہاتھوں سے اسلام کی مدافعت میں ان لوگوں سے قتال کر چکا ہوں، اگر یہ لوگ ایسا کریں تو یہ لوگ دشمنانِ خدا، کافرا اور گمراہ ہیں، میں نے اپنے پیچھے کمال سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا، نبی ﷺ کی محبت اختیار کرنے کے بعد مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کسی مسئلہ میں آپ مجھ سے ناراض ہوئے ہوں، سوائے کمال کے مسئلہ کے کہ اس میں آپ ﷺ انتہائی سخت ناراض ہوئے تھے، اور میں نے نبی ﷺ سے کسی چیز میں اتنا کھرا نہیں کیا جتنا کمال کے مسئلے میں کیا تھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی میرے سینے پر رکھ کر فرمایا کیا تمہارے لیے اس مسئلے میں سورۃ نساء کی وہ آخری آیت ”جو گرمی میں نازل ہوئی تھی“ کافی نہیں ہے؟

اگر میں زندہ رہا تو اس مسئلے کا ایسا حل نکال کر جاؤں گا کہ اس آیت کو پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے سب ہی کے علم میں وہ مل آ جائے، پھر فرمایا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے مختلف شہروں میں جو امراء اور گورنر بھیجے ہیں وہ صرف اس لئے کہ لوگوں کو دین سکھائیں، نبی ﷺ کی سنتیں لوگوں کے سامنے بیان کریں، ان میں مالِ غنیمت تقسیم کریں، ان میں انصاف کریں اور میرے سامنے ان کے وہ مسائل پیش کریں جن کا ان کے پاس کوئی حل نہ ہو۔

لوگو! تم دو درختوں میں سے کھاتے ہو جنہیں میں گندہ سمجھتا ہوں (ایک بسن اور دوسرا پیاز، جنہیں کچا کھانے سے من میں بد بو پیدا ہو جاتی ہے) میں نے دیکھا ہے کہ اگر نبی ﷺ کو کسی شخص کے من سے اس کی بد بو آتی تو آپ ﷺ حکم دیتے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا جاتا تھا اور یہی نہیں بلکہ اس کو جنت البقیع تک پہنچا کر لوگ واپس آتے تھے، اگر کوئی شخص انہیں کھانا ہی چاہتا ہے تو پکا کر ان کی بو مارو۔

(۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِبَطْنَةِ بَنِي عَبِيدِ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ شِيعْتَ وَاعْتَبَرْتُ مِنْهُ نُوْقَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَلَّتْ سَاتُكَ يَا مَلِكَةُ إِمَارَةُ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنْی لَأَجِدُكُمْ أَنْ لَا أَفْعَلَ ذَلِكَ إِنْی سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْی لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ إِلَّا وَجَدَ رَوْحَهُ

لَهَا رَوْحًا حِينَ تَخْرُجُ مِنْ جَسَدِهِ وَكَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا أَسْأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَلَمْ يُعْبَرْ بِيْهَا فَلَذَلِكِ الَّذِي دَخَلْنِيْ قَالَ عُمَرُو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَنَا اَعْلَمُنَا قَالَ فَلِلّٰهِ الْخُحْدُ فَمَا هِيَ قَالَ هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي قَالَهَا لَعَمْرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ طَلَحَةُ صَدَقْتُ اِمَامٌ شَعْبٍ صَحِيحٌ عَرَفَهُ اَنْضَرُ: ۱۲۵۶

(۱۸۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا بات ہے، نبی ﷺ کے وصال مبارک کے بعد سے آپ پر اگندہ حال اور غبار آلود رہتے تھے ہیں؟ کیا آپ کو اپنے پیٹے زاد بھائی کی یعنی میری خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی پناہ! مجھے تو کسی صورت ایسا نہیں کرتا چاہیے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نزاع کی حالت میں وہ کلمہ کہہ لے تو اس کے لئے روح نکلے میں سہولت پیدا ہو جائے اور قیامت کے دن وہ اس کے لیے باعث نور ہو، مجھے انہوں نے یہ کہ میں نبی ﷺ سے اس کلمے کے بارے میں پوچھ نہیں سکا، اور خود نبی ﷺ نے بھی نہیں بتایا، میں اس وجہ سے پریشان ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کبر پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟ فرمایا وہی کلمہ جو نبی ﷺ نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا معنی "لا الہ الا اللہ" حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے یہ فرمایا۔

(۱۸۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنْبَاَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ اِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَكُمْ تَقْرَءُوْنَ آيَةً فِيْ كِتَابِكُمْ لَوْ عَلَيْنَا مَغْشَرُ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَا تَخْدَعُنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ وَاَيُّ آيَةٍ هِيَ قَالَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنََكُمْ وَانْتَمَسْتُ عَلَيْكُمْ بِعَمِيْنٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ اِنِّيْ لَاعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّاعَةَ الَّتِي نَزَلَتْ فِيْهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ | صَحِيْحَةُ الْبُخَارِي (۴۵) وَمُسْنَدُ (۳۰۱۷) وَاِسْنَدُ حَبِيْث (۱۸۸۵) اَنْضَرُ: ۲۷۲

(۱۸۸) عارِق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے جس دن وہ نازل ہوئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے آیت تکمیل دین کا حوالہ دیا، اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا! مجھے علم ہے کہ یہ آیت کس دن اور کس وقت نازل ہوئی تھی، یہ آیت نبی ﷺ پر جمعہ کے دن عرفہ کی شام نازل ہوئی تھی۔

(۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حَنْتِفٍ عَنْ أَبِي اَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْتِفٍ اَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَاوَدٌ اِلَّا عَالَ فَكَتَبَ فِيْ ذٰلِكَ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَتَبَ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مُوَلَّى مَنْ لَا مُوَلَّى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ [صححه ابن حبان (۶۰۳۷) وقال الثرمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۲۷۳۷، الترمذی: ۲۶۰۳) قال

شعیب: إسناده حسن] [انظر: ۱۳۲۳]

(۱۸۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو تیرا مارا جس سے وہ جاں بحق ہو گیا، اس کا صرف ایک ہی وارث تھا اور وہ تھا اس کا ماسوں، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا، انہوں نے جواباً لکھ بھیجا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو، اللہ اور رسول اس کے مولیٰ ہیں، اور جس کا کوئی وارث نہ ہو، ماسوں ہی اس کا وارث ہوگا۔

(۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفَرٍ الْعُبَيْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يَمْكُهُ لِي إِيمَارَةُ الْحِجَاجِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ بَا عُمَرُ إِنَّكَ رَجُلٌ قَوِيٌّ لَا تُزَاحِمُ عَلَى الْحَجَرِ فَلَوْ دَيَّ الضَّعِيفُ إِنَّ وَجَدْتُ خَلْوَةً لَأَسْتَلِمَهُ وَإِلَّا فَاسْتَقْبَلَهُ لَهْلُلُ وَكَبُرُ [قال شعیب: حسن رجاله ثقات]

(۱۹۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا عمر! تم طاقتور آدمی ہو، حجاز و سود کو بوسہ دینے میں مزاحمت نہ کرنا، کہیں کمزور آدمی کو تکلیف نہ پہنچے، اگر خالی جگہ مل جائے تو استلام کر لینا، ورنہ محض استقبال کر کے جلیل و تکبر پر ہی اکتفا کر لینا۔

(۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا كَثْمَسٌ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُوْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يُسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ آتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ [صححه مسلم (۸) قال شعیب: إسناده صحيح]

[راجع: ۱۸۴]

(۱۹۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے پوچھا کہ ”ایمان“ کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں، یوم آخرت اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو، حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا آپ نے سچ کہا، ہمیں تعجب ہوا کہ سوال بھی کر رہے ہیں اور تصدیق بھی کر رہے ہیں، بعد میں نبی ﷺ نے بتایا کہ یہ جبریل تھے جو ہمیں تمہارے دین کی اہم باتیں سکھانے آئے تھے۔

(۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَقَالَ مَوْتَةٌ جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرِ الصَّائِمَ يَعْنِي



الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ | صححه البخاری (۱۹۵۴)، ومسله (۱۱۰۰) وابن خزيمة (۲۰۵۸)، وابن حبان

(۳۵۱۳) || راجع: ۲۳۸، ۲۳۹، ۳۸۳ |

(۱۹۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رات یہاں سے آجائے اور دن وہاں سے چلا جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے، مشرق اور مغرب مراد ہے۔

(۱۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَقَا رَجُلًا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ هَلَالًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفِطَرُوا ثُمَّ قَامَ إِلَى عُرْسٍ فِيهِ مَاءٌ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَتَيْتُكَ إِلَّا بِأَسْأَلِكَ عَنْ هَذَا أَفَرَأَيْتَ غَيْرَكَ فَعَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ غَيْرًا مِنِّي وَغَيْرَ الْأَمَةِ رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلْتُ وَعَلَيْهِ جَنَّةٌ شَامِيَةٌ صَبَقَةُ الْكُمَيْنِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ ثُمَّ صَلَّى عُمَرُ

الْمَغْرِبِ | إسناده ضعيف || انظر: ۱۳۰۷ |

(۱۹۳) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے سوال کا چاند دیکھ لیا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! روزہ افطار کرو، پھر خود کھڑے ہو کر ایک برتن سے "جس میں پانی تھا" وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، وہ آدمی کہنے لگا بخدا! امیر المؤمنین! میں آپ کے پاس یہی پوچھنے کے لئے آیا تھا کہ آپ نے کسی اور کو بھی موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں! اس ذات کو جو مجھ سے بہتر تھی، میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے ایک شامی جبہ پہن رکھا تھا جس کی آستینیں تنک تھیں اور نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ جبے کے نیچے سے داخل کیے تھے، یہ کہہ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز پڑھانے کے لئے چلے گئے۔

(۱۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الصَّبَّ وَلَكِنْ قَدَرَهُ وَ قَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَنْ

سُلَيْمَانَ الْيَشْكُوكِيِّ | صححه مسلم (۱۹۵۰) || انظر: ۱۶۷۴۰ |

(۱۹۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اگرچہ گوہ کو حرام تو قرار نہیں دیا البتہ اسے ناپسند ضرور کیا ہے۔

(۱۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَهُ فِي الْعُمُرَةِ فَأَذِنَ لَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا لَا تَنْتَسِنَا مِنْ دُعَائِكَ وَقَالَ بَعْدَ فِي الْمَدِينَةِ يَا أَيُّهَا أَشْرِكُنَا فِي دُعَائِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَحْبَبُ أَنْ لِي بِهَا مَا طَلَعْتَ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لِقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا إِيَّاكَ الْغَرَمَدِي: حسن صحيح. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۶۹۸، ابن ماجه: ۲۸۶۴،

الترمذی: ۳۵۶۲ |

(۱۹۵) حضرت عرفاروق جیونڈ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے عمرہ پر جانے کے لیے اجازت مانگی، نبی ﷺ نے انہیں اجازت دیتے ہوئے فرمایا بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا، یا یہ فرمایا کہ بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس ایک لفظ "یا ائی" کے بدلے مجھے وہ سب کچھ دے دیا جائے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے یعنی پوری دنیا تو میں اس ایک لفظ کے بدلے پوری دنیا کو پسند نہیں کروں گا۔

(۱۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ مَا تَعْمَلُ فِيهِ أَقْدَ فُرْعَ مِنْهُ أَوْ فِي شَيْءٍ مُبْتَدَأٍ أَوْ أَمْرٍ مُبْتَدَعٍ قَالَ فِيمَا قَدْ فُرِعَ مِنْهُ فَقَالَ عَمْرٍو أَلَا تَنكِحُ فَقَالَ اعْمَلْ يَا ابْنَ الْخَطَابِ فَكُلُّ مُسْرٍ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ إِنْ شَاءَ

حسن لغیرہ

(۱۹۶) ایک مرتبہ حضرت عرفاروق جیونڈ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم جو عمل کرتے ہیں، کیا وہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے یا ہمارا عمل پہلے ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں! بلکہ وہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے، حضرت عرفاروق جیونڈ نے عرض کیا کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ فرمایا ابن خطاب! عمل کرتے رہو کیونکہ جو شخص جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اسے اس کے اسباب مہیا کر دیئے جاتے ہیں اور وہ عمل اس کے لئے آسان کر دیا جاتا ہے، پھر جو سعادت مند ہوتا ہے وہ نیکی کے کام کرتا ہے اور جو اشیاء میں ہے ہوتا ہے وہ بد بختی کے کام کرتا ہے۔

(۱۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَمَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَسَمِعَهُ يَقُولُ أَلَا وَإِنِّي أَنَا مَا يَقُولُونَ مَا بَالُ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ الْجَلْدُ وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَلَوْلَا أَنِّي يَقُولُ قَائِلُونَ أَوْ يَتَكَلَّمُونَ أَتَنَكَّلُونَ أَنَّنَا عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَادَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ لَأَتَّبِعُهَا كَمَا نَزَلَتْ إِنْ قَالَ

شعب: إسناده صحيح [راجع: ۱۵۶]

(۱۹۷) حضرت عبد الرحمن بن عوف جیونڈ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عرفاروق جیونڈ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یاد رکھو! بعض لوگ کہتے ہیں کہ رجم کا کیا مطلب؟ قرآن کریم میں تو صرف کوڑے مارنے کا ذکر آتا ہے، حالانکہ رجم کی سزا خود نبی ﷺ نے بھی دی ہے اور ہم نے بھی دی ہے، اگر کہنے والے یہ نہ کہتے کہ عمر نے قرآن میں اضافہ کر دیا تو میں اسے قرآن میں لکھ دیتا۔

(۱۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ حَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ ابْنِ السَّمِطِ أَنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دَوْمَيْنُ مِنْ جَمْصٍ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى

رَضَعَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ اتَّصَلِي رَضَعَيْنِي فَقَالَ رَأَيْتَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَدِي الْحُلَيْفَةَ يَصَلِّي رَضَعَيْنِي فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[صححه مسلم (۶۹۲)] [انظر: ۲۰۷]

(۱۹۸) ابن سبط کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرزمین "دومین" جو جمہ سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے، پر میرا آنا ہوا، وہاں حضرت جبر بن نفیر نے دو رکعتیں پڑھیں، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر یہی سوال کیا تھا، انہوں نے مجھے جواب دیا تھا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۹۹) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ عُمَرُ أَيْتُهُ سَاعَةٌ هَذِهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النَّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْعُغْلِ

[صححه البخاری (۸۷۸)، ومسلم (۸۴۵)] [انظر: ۲۰۲، ۳۱۲]

(۱۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دوران خطبہ ایک صاحب آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سا وقت ہے آئے کا؟ انہوں نے جواباً کہا کہ امیر المؤمنین! میں بازار سے واپس آیا تھا، میں نے تو جیسے ہی اذان سنی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اوپر سے وضو بھی؟ جبکہ آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ لَا يُبَيِّضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى تُشْرِقَ الشَّمْسُ عَلَى قَبْرِ فَخَالِقِهِمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ [راجع: ۱۸۴]

(۲۰۰) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے، نبی ﷺ نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اور مزدلفہ سے سعی کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْأَخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ

جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْعَى إِلَّا مُسْلِمًا [صححه مسلم (۱۷۶۷)] [راجع: ۲۱۵، ۲۱۹]

(۲۰۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال کر ہوں گا، یہاں تک کہ جزیرہ عرب میں مسلمانوں کے علاوہ کوئی نہ رہے گا۔

(۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَا هُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَدْ خَلَّ وَجَلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آيَةُ سَاعَةِ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شِغْلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَتَقَلِّبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّدَاءَ فَلَمْ أَرِذْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُمْ وَلِي مَوَاضِعَ آخَرُ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْعُسَلِ [راجع: ۱۶۹]

(۲۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دوران خطبہ ایک صاحب آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا؟ انہوں نے جواباً کہا کہ آج میں بہت مصروف تھا، ابھی ابھی میں بازار سے واپس آیا تھا، میں نے تو جیسے ہی اذان سنی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اوپر سے وضو بھی؟ جبکہ آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۰۴) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكُ الْحَنَفِيُّ أَبُو زَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرٍ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ عَلَیْهَا أَوْ عِبَانَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَعَرَجْتُ فَتَنَادَيْتُ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ [صححه مسلم (۱۱۴)، وابن حبان (۴۸۴۹)] [راجع: ۱۳۲۸]

(۲۰۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے دن نبی ﷺ کے کچھ صحابہ سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیئے جو یہ کہہ رہے تھے کہ فلاں بھی شہید ہے، فلاں بھی شہید ہے، یہاں تک کہ ان کا گزرا ایک آدمی پر ہوا، اس کے بارے بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ بھی شہید ہے، نبی ﷺ نے فرمایا برگزینیں! میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر چوری کی تھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب! جا کر لوگوں میں منادی کر دو کہ جنت میں صرف مومنین ہی داخل ہوں گے، چنانچہ میں نکل کر یہ منادی کرنے لگا کہ جنت میں صرف مومنین ہی داخل ہوں گے۔

(۲۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرْبًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبْتَ ثُمَّ مَرَّ بِأَخْرَى

فَأُتِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرٌ فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِالنَّالِيَةِ فَأُتِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرٌّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْمَنَ مُسْلِمُهُ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةً يَحْيِيهِ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْنَا أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ أَوْ ثَلَاثَةً فَقُلْنَا أَوْ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ ثُمَّ لَمْ تَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ [راجع: ۱۱۳۹]

(۲۰۳) ابوالاسود دیکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا، وہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ وہاں کوئی بیمار ہی پھیل ہوئی ہے جس سے لوگ بکثرت مر رہے ہیں، میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ کا گزر ہوا، لوگوں نے اس مردے کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واجب ہوئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہوئی، تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہوئی، میں نے بالآخر یہ چھٹی ایسا کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ واجب ہوئی؟

انہوں نے فرمایا میں نے تو بتی کہا ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی خیر کی نواہی دے دیں اس کے لیے جنت واجب ہوئی، ہم نے عرض کیا اُمرتین آدمی ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا تب بھی میں تم سے، ہم نے دو کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا دوہوں تب بھی میں تم سے، پھر ہم نے خود ہی ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۲۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هُبَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَيْمٍ الْجُبَشَانِيَّ يَقُولُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا

[صححه ابن حبان (۷۳۰)، والحاكم (۳۱۸/۴)، وقال الترمذی حسن صحیح قال الألبانی: صحیح (ابن ماجة):

۴۱۶۴، الترمذی: (۲۳۴۴) [انظر: ۳۷۰، ۳۷۳]

(۲۰۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم اللہ پر اس طرح ہی توکل کر لیتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق عطا کیا جاتا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے جو صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

(۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهَدَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ رِبْعَةَ الْجَرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدْرِ وَلَا تَقَاتِبُوهُمْ [صححه ابن حبان (۷۹)،

والحاكم (۵۸۱) قال الألبانی: ضعيف (أبی داود: ۴۷۱۰ و ۴۷۲۰)]

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَرَّةً سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۰۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مگر میں تقدیر کے ساتھ مت بیٹھا کرو، اور گفتگو شروع کرنے میں ان سے پہل نہ کیا کرو۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ الْقَهْمَانِيِّ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفْعٍ عَنِ ابْنِ السَّمُطِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عُمَرَ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرَاحَ: ۱۶۸

(۲۰۷) ابن سمط کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذوالحلیفہ کی طرف روانہ ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں دو رکعتیں پڑھیں، میں نے ان سے اس کے متعلق سوال کیا، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَأَ أَنبَا عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ نَظَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ ثَلَاثٌ مِائَةٍ وَتَيْفٌ وَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا هُمْ أَلْفٌ وَزِيَادَةٌ فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَعَلَيْهِ رِدَاؤُهُ وَإِذَا هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ أَنْجِزْ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِن تَهْلِكْ هَذِهِ الْعَصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَلَا تَعْبُدُ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَ يَسْتَعِيذُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُوهُ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ فَاتَّاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَآخَذَ رِدَاؤَهُ فَقَرَأَهُ ثُمَّ الْقُرْآنَ مِنْ وَرَائِهِ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مَا شَدَنَكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيَنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ تَسْتَعِينُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرَدِّفِينَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُئِذٍ وَالتَّقْوَى فَهَوَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا وَأَيَّرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا فَاسْتَشَارَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعَلِيًّا وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو النِّعَمِ وَالْعَشِيرَةِ وَالْإِخْوَانِ فَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ الْفِدْيَةَ فَيَكُونُوا مَا أَخَذْنَا مِنْهُمْ قُوَّةً لَنَا عَلَى الْكُفَّارِ وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ فَيَكُونُوا لَنَا عَصَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى مَا رَأَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمْكِنَنِي مِنْ فُلَانٍ قَرِيبًا لِمَعْمَرٍ فَاضْرِبْ عَنْقَهُ وَتُمْكِنَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبْ عَنْقَهُ وَتُمْكِنَ حُمْزَةَ مِنْ فُلَانٍ أَخِيهِ فَيَضْرِبْ عَنْقَهُ حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّهُ لَيْسَتْ فِي قُلُوبِنَا هَوَادَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ هَؤُلَاءِ صَنَادِبُهُمْ وَأَنْمَتُهُمْ وَقَادَتُهُمْ فَهَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَمْ يَهَوْ مَا قُلْتُ فَآخَذَ مِنْهُمْ الْفِدَاءَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْعَدِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَدَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِذَا هُمَا يَتَكَيَّانِ فَقُلْتُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرُنِي مَاذَا يَمْكُوكَ أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُمْ بُكَاءَ نَحْيَتْ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءَ نَحْيَتْ لِيَكُنْ كَمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنَ الْفِدَاءِ لَقَدْ عَرَضَ عَلَيَّ عَدَابُكُمْ أَذْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِشَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يَفْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أَجَلَ لَهُمُ الْغَنَائِمُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ أَحَدٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عَوْفُوا بِمَا صَنَعُوا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ أَخِذِهِمُ الْفِدَاءَ فَقَتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ وَفَرَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُيِّسَتْ وَرَبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ وَمَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَوْلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ بِمِثْلَيْهَا الْآيَةَ بِأَخِذِكُمْ الْفِدَاءُ | صححه مسلم (۱۷۶۳)، واس حبان (۴۷۹۳) | انظر: (۲۶۶)

(۲۰۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کا جائزہ لیا تو وہ تین سو سے کچھ اوپر تھے، اور مشرکین کا جائزہ لیا تو وہ ایک ہزار سے زیادہ معلوم ہوئے، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر دعا، کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے، نبی ﷺ نے اس وقت چادر اوڑھ رکھی تھی، دعا کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا الہی! تیرا وعدہ کہاں گیا؟ الہی! اپنا وعدہ پورا فرما، الہی! اگر آج یہ معنی بھر مسلمان ختم ہو گئے تو زمین میں پھر کبھی بھی آپ کی عبادت نہیں کی جائے گی۔

اس طرح آپ ﷺ مستقل اپنے رب سے فریاد کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کی ردا مبارک گر گئی، یہ دیکھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، نبی ﷺ کی چادر کو اٹھا کر نبی ﷺ پر ڈال دیا اور پیچھے سے نبی ﷺ کو چمٹ گئے اور کہنے لگے اے اللہ کے نبی! آپ نے اپنے رب سے بہت دعا کر لی، وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی کہ اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اور اس نے تمہاری فریاد کو قبول کر لیا تھا کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار فرشتوں سے کروں گا جو لگاتار آئیں گے۔

جب غزوہ بدر کا معرکہ پایا ہوا اور دونوں لشکر ایک دوسرے سے ملے تو اللہ کے فضل سے مشرکین کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، چنانچہ ان میں سے ستر قتل ہو گئے اور ستر ہی گرفتار کر کے قید کر لیے گئے، ان قیدیوں کے متعلق نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا اے اللہ کے نبی! یہ لوگ ہمارے ہی بھائی بند اور رشتہ دار ہیں، میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں، وہ مال کافروں کے خلاف ہماری طاقت میں اضافہ کرے گا اور یقین ممکن ہے کہ اللہ انہیں بھی ہدایت دے دے تو یہ بھی ہمارے دست و پا زوہن جائیں گے۔

نبی ﷺ نے پوچھا ابن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میری رائے وہ نہیں ہے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے، میری رائے یہ ہے کہ آپ فلاں آدمی کو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قریبی رشتہ دار تھا، میرے حوالے کر دیں اور میں اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اڑا دوں، آپ عقیل کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں اور وہ ان کی گردن اڑا دیں، جزہ کو

فلاں پر غلبہ عطا فرمائیں اور وہ اپنے ہاتھ سے اسے قتل کریں، تاکہ اللہ جان لے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کے لیے کوئی نرمی کا پہلو نہیں ہے، یہ لوگ مشرکین کے سردار، ان کے قائد اور ان کے سرغنہ ہیں، جب یہ قتل ہو جائیں گے تو کفر و شرک اپنی موت آپ مر جائے گا۔

نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دی اور میری رائے کو چھوڑ دیا، اور ان سے فدیہ لے لیا، اگلے دن میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خیر تو ہے آپ اور آپ کے دوست (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) رو رہے ہیں؟ مجھے بھی بتائیے تاکہ اگر میری آنکھوں میں بھی آنسو آجائیں تو آپ کا ساتھ دوں، ورنہ کم از کم رونے کی کوشش ہی کر لوں۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھیوں نے مجھے فدیہ کا جو مشورہ دیا تھا اس کی وجہ سے تم سب پر آنے والا عذاب مجھے اتنا قریب دکھائی دیا جتنا یہ درخت نظر آ رہا ہے، اور اللہ نے یہ آیت نازل کی ہے کہ پیغمبر اسلام کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اگر ان کے پاس قیدی آئیں۔ آخر آیت تک، بعد میں ان کے لئے مالی نسیئت کو حلال قرار دے دیا گیا۔

آئندہ سال جب غزوہ احد ہوا تو غزوہ بدر میں فدیہ لینے کے عوض مسلمانوں کے ستر آدمی شہید ہو گئے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کو چھوڑ کر منتشر ہو گئے، نبی ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے، خود کی کڑی نبی ﷺ کے سر مبارک میں ٹکس گئی، نبی ﷺ کا روئے انور خون سے بھر گیا اور یہ آیت قرآنی نازل ہوئی کہ جب تم پر وہ مصیبت نازل ہوئی جو اس سے قبل تم مشرکین کو خود بھی پہنچا چکے تھے تو تم کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو گیا؟ آپ فرمادیجئے کہ یہ تمہاری طرف سے ہی ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ شکست فدیہ لینے کی وجہ سے ہوئی۔

(۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ شَيْءٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِنَفْسِي نِكَاحُكَ أَتَمَّ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْكَ قَالَ فَرَكِبْتُ وَاحِدَتَيْنِ فَتَقَدَّمْتُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي شَيْءٍ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِمَنَاذِيرَ بَنِي دِيٍّ يَأْتِي عُمَرَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَطْلُ أَنَّ نَزَلَ فِي شَيْءٍ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلْتُ عَلَى الْبَارِخَةِ سُورَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

[صحیحہ البخاری (۱۷۷)، وابن حبان (۶۱۰۹)]

(۲۰۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، میں نے نبی ﷺ سے کسی چیز کے متعلق تین مرتبہ سوال کیا، لیکن نبی ﷺ نے ایک مرتبہ بھی جواب نہ دیا، میں نے اپنے دل میں کہا ابن خطاب! تیری ماں تجھے روئے تو نے نبی ﷺ سے تین مرتبہ ایک چیز کے متعلق دریافت کیا لیکن انہوں نے تجھے کوئی جواب نہ دیا، یہ سوچ کر میں اپنی سواری پر سوار



ہو کر وہاں سے نکل آیا کہ کہیں میرے بارے قرآن کی کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک منادی میرا نام لے کر پکارتا ہوا آیا کہ عمر کہاں ہے؟ میں یہ سوچتا ہوا واپس لوٹ آیا کہ شاید میرے بارے قرآن کی کوئی آیت نازل ہوئی ہے، وہاں پہنچا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ پسندیدہ ہے، پھر نبی ﷺ نے سورۃ الفتح کی پہلی آیت تلاوت فرمائی۔

(۲۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُسَوِّدُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوَّكِیَّةِ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِطَعَامٍ فَلَدَعَا إِلَيْهِ رَجُلًا فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَالَ وَأَيُّ الصَّيَامِ تَصُومُ لَوْلَا كَرَاهِيَةٌ أَنْ أَزِيدَ أَوْ أَنْقُصَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ الْأَعْرَابِيُّ بِالْأَرْتَبِ وَلَكِنْ أَرْسَلُوا إِلَيَّ عَمَّارٌ فَلَمَّا جَاءَ عَمَّارٌ قَالَ أَشَاهِدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَاءَهُ الْأَعْرَابِيُّ بِالْأَرْتَبِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَقَالَ كُلُّوْهَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَالَ وَأَيُّ الصَّيَامِ تَصُومُ قَالَ أَوَّلَ الشَّهْرِ وَآخِرَهُ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمُ الثَّلَاثَ عَشْرَةَ وَالْأَرْبَعَةَ عَشْرَةَ وَالْخَمْسَةَ عَشْرَةَ قَالَ شَعِبٌ:

حسن بشو اھدو و هذا إسناده ضعيف |

(۲۱۰) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، انہوں نے ایک آدمی کو شرکت کی دعوت دی، اس نے کہا کہ میں روزے سے ہوں، فرمایا تم کون سے روزے رکھ رہے ہو؟ اگر کسی میثی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے سامنے نبی ﷺ کی وہ حدیث بیان کرتا جب ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خرگوش لے کر حاضر ہوا، تم ایسا کرو کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ۔

جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ اس دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب ایک دیہاتی ایک خرگوش لے کر آیا تھا؟ فرمایا جی ہاں میں نے اس پر خون لگا ہوا دیکھا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اسے کھاؤ، وہ کہنے لگا کہ میرا روزہ ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا روزہ؟ اس نے کہا کہ میں ہر ماہ کی ابتدا اور اختتام پر روزہ رکھتا ہوں، فرمایا اگر تم روزہ رکھنا ہی چاہتے ہو تو نفل روزے کے لئے مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا انتخاب کیا کرو۔

(۲۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا غَابِرٌ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي مَنْ أَنْتَ فُلْتُ مَسْرُوقٌ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ وَلَكِنَّكَ مَسْرُوقٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ غَابِرٌ قَرَأْتُهُ فِي الدِّيَّانِ مَكْتُوبًا مَسْرُوقٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ هَكَذَا سَمَّاهُ عُمَرُ قَالَ

الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۹۵۷، ابن ماجہ: ۳۷۳۱) |

(۲۱۱) مسروق بن اجدع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ تم

کون ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں سروق بن اجدع ہوں، فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجدع شیطان کا نام ہے، اس لئے تمہارا نام سروق بن عبدالرحمن ہے، عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ان کے رجسٹر میں ان کا نام سروق بن عبدالرحمن لکھا ہوا دیکھا تو ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میرا یہ نام رکھا تھا۔

(۲۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لُحَيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُعَوِّذِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْعَزْلِ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا يَأْذِنَهَا [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ۱۹۲۸)]

(۲۱۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لَئِنْ عِشْتُ إِلَى هَذَا الْعَامِ الْمُقْبِلِ لَا يَفْتَحُ لِلنَّاسِ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَهُمْ كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ [صححه البخاری (۴۲۳۵)] [انظر: ۲۸۴]

(۲۱۳) ”اُلم“ جو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو جو بستی اور شہر بھی مفتوح ہوگا، میں اسے فاتحین کے درمیان تقسیم کر دیا کروں گا جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرما دیا تھا۔

(۲۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يَسَّافٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَحَلَفْتُ لَا زَأْبِي فَهَتَفَ بِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا يَا بَنِيكُمْ لِذَا هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۱۶]

(۲۱۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی غزوے میں تھا، ایک موقع پر میں نے قسم کھاتے ہوئے کہا ”لا زأبی“ تو پیچھے سے ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ اپنے آباء و اجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ [راجع: ۲۰۱]

(۲۱۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال کر رہوں گا۔

(۲۱۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْحَقَيْنِ [راجع: ۲۸]

(۲۱۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے موزوں پر سہ فرمایا۔

(۲۱۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ يَعْنِي أَبَا الْأَحْوَصِ عَنْ بِسْمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ الْمُعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ مَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَإِذَا اشْتَدَّ الرَّحَامُ فَلْيَسْجُدِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَلَى ظَهْرِ أُخِيهِ وَرَأَى قَوْمًا يَصَلُّونَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ صَلُّوا فِي الْمَسْجِدِ قَالَ شُعْب: حَدِيثٌ سَحٍ

(۲۱۷) سیار بن عمرو کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دورانِ خطبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اس مسجد کی تعمیر نبی ﷺ نے مہاجرین و انصار کے ساتھ مل کر فرمائی ہے، اگر رش زیادہ ہو جائے تو (مسجد کی کسی کو مورد التزام ٹھہرانے کی بجائے) اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کر لیا کرو، اسی طرح ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو راستے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ مسجد میں نماز پڑھا کرو۔

(۲۱۸) قَالَ قُرَآتُ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَاهُ أَشْرَافُ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا أَصْبْنَا مِنْ أَمْوَالِنَا وَرَقِيقًا وَقَدَرَاتٍ فَخُذْ مِنْ أَمْوَالِنَا صَدَقَةً تُكْفِّرُنَا بِهَا وَتَكُونُ لَنَا زَكَاةً فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ لَمْ يَقْعُلْهُ اللَّذَانِ كُنَّا مِنْ قَبْلِي وَلَكِنْ انْطَبَرُوا حَتَّى آتَانَا الْمُسْلِمِينَ [راجع: ۱۸۲]

(۲۱۸) حارث بن مضرب کہتے ہیں کہ انہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کا شرف حاصل ہوا، شام کے کچھ معززین ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے امیر المؤمنین! ہمیں کچھ غلام اور جانور ملے ہیں، آپ ہمارے مال سے زکوٰۃ وصول کر لیجئے تاکہ ہمارا مال پاک ہو جائے، اور وہ ہمارے لیے پاکیزگی کا سبب بن جائے، فرمایا یہ کام تو مجھ سے پہلے میرے دو پیشرو حضرات نے نہیں کیا، میں کیسے کر سکتا ہوں، البتہ ٹھہرو! میں مسلمانوں سے مشورہ کر لیتا ہوں۔

(۲۱۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُؤَمِّلٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ عِشْتُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَتْرَكَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا [راجع: ۲۰۱]

(۲۱۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں زندہ رہا تو جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال کر رہوں گا، یہاں تک کہ جزیرہ عرب میں مسلمان کے علاوہ کوئی نہ رہے گا۔

(۲۲۰) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ بَلَغَ بِهِ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَهُ شَيْءٌ مِنْ وَرِيدِهِ أَوْ قَالَ مِنْ جُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ

فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى الظُّهْرِ فَكَانَ مَا قَرَأَهُ مِنْ لَيْلِهِ [صححه مسنم (٧٤٧)، وابن حبان (٢٦٤٣)!

| انظر: ٣٧٧ |

(۲۲۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص سے اس کا رات والی دعاؤں کا معمول کسی وجہ سے چھوٹ جائے اور وہ اسے اگلے دن فجر اور ظہر کے درمیان کسی بھی وقت پڑھ لے تو گویا اس نے اپنا معمول رات ہی کو پورا کیا۔

(٢٢١) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَأَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَمَّاكُ الْحَنْفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي  
عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَكَيْفَ وَنَظَرَ  
إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا هُمْ أَلْفٌ وَزِيَادَةٌ فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِيلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ وَعَلَيْهِ رِدَاؤُهُ  
وَإِذَا هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ آتِنَا مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ أَنْجِرْ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ  
فَلَا تُعْبِدْ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَ يَسْتَعِيذُ رَبَّهُ وَيَدْعُوهُ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَائَهُ  
فَرَدَّاهُ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَّاكَ مَا شِئْتُمْ رَتَلْتَ فَإِنَّهُ سَيَجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجِبْ لَكُمْ أَتَى مُيَمِّدُكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرَدِّفِينَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ مَيْدٍ وَالتَّقْوَا  
فَهَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا وَأَسْرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا فَاسْتَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعَلِيًّا وَعُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ وَالْإِخْوَانُ قَاتَا أَرَى أَنْ  
تَأْخُذَ مِنْهُمْ الْفِدَاءَ فَيَكُونُوا مَا أَخَذْنَا مِنْهُمْ قُوَّةً تَنَا عَلَى الْكُفَّارِ وَعَسَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَهْدِيَهُمْ فَيَكُونُوا لَنَا  
عَضُدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى مَا رَأَى أَبُو  
بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكِّنَنِي مِنْ فُلَانٍ قَرِيبٍ لِعُمَرَ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَتُمْكِنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ  
وَتُمْكِنَ حُمْزَةً مِنْ فُلَانٍ أَحَبَّهِ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي قُلُوبِنَا هَوَادَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ هَؤُلَاءِ  
صَانِدِيهِمْ وَإِيْمَتُهُمْ وَقَادَتُهُمْ فَهَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوِ مَا قُلْتُ  
فَأَخَذَ مِنْهُمْ الْفِدَاءَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْفِدَاءِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَدَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا  
هُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ وَإِذَا هُمَا يَبْكِيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا يَبْكِيَا أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ  
بُكَاءَ بَكَيْتَ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءَ تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ  
أَصْحَابُكَ مِنَ الْفِدَاءِ وَلَقَدْ عَرَضَ عَلَيَّ عَذَابُكُمْ أَذْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِشَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا  
كَانَ لِيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُنْجَحَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَتَسْكُنَنَّ فِيهَا أَجْلًا لَهُمْ  
الْقَنَانِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عَوْفُوا بِمَا صَنَعُوا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ فَقُتِلَ مِنْهُمْ

سَبْعُونَ وَفَرَ اصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُتِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَهَيِّئْتُ النَّبِيَّةُ عَلَى رَأْسِهِ وَسَلَّ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَوَّلًا أَصَابَتَكُمْ مُصِيبَةً قَدْ أَصَبْتُمْ مِنْهَا إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِأَخْذِكُمْ الْفِدَاءُ راجع: ۱۲۰۸

(۲۲۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کا جائزہ لیا تو وہ تین سو سے کچھ اوپر تھے، اور مشرکین کا جائزہ لیا تو وہ ایک ہزار سے بھی زیادہ معلوم ہوئے، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر دعا کی، اے میرے ہاتھ پھیلا دیے، نبی ﷺ نے اس وقت چادر اوڑھ رکھی تھی، دعا کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا الہی! تیرا وعدہ کہاں گیا؟ الہی! اپنا وعدہ پورا فرما، الہی! اگر آج یہ مٹی بھر مسلمان ختم ہو گئے تو زمین میں پھر کبھی بھی آپ کی عبادت نہیں کی جائے گی۔

آپ ﷺ مستقل اسی طرح اپنے رب سے فریاد کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ردا، مبارک گرہنی، یہ دیکھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، نبی ﷺ کی چادر کو اٹھا کر نبی ﷺ پر ڈال دیا اور پیچھے سے نبی ﷺ کو چمت گئے اور کہنے لگے اے اللہ کے نبی! آپ نے اپنے رب سے بہت دعا کر لی، وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی کہ اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اور اس نے تمہاری فریاد کو قبول کر لیا تھا کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار فرشتوں سے کروں گا جو لگا تار آئیں گے۔

جب غزوہ بدر کا معرکہ چاہوا اور دونوں لشکر ایک دوسرے سے ملے تو اللہ کے فضل سے مشرکین کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، چنانچہ ان میں سے ستر قتل ہو گئے اور ستر ہی گرفتار کر کے قید کر لیے گئے، ان قیدیوں کے متعلق نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا اے اللہ کے نبی! یہ لوگ ہمارے ہی بھائی بند اور رشتہ دار ہیں، میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں، ۱۰۰ ہزار فوں کے خلاف ہماری طاقت میں اضافہ کرے گا اور عین ممکن ہے کہ اللہ انہیں بھی ہدایت دے۔ تو یہ بھی ہمارے دست و بازو بن جائیں گے۔

نبی ﷺ نے پوچھا ابن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بخدا! میری رائے وہ نہیں ہے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے، میری رائے یہ ہے کہ آپ فلاں آدمی کو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قریبی رشتہ دار تھا، میرے حوالے کر دیں اور میں اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اڑا دوں، آپ عقیل کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں اور وہ ان کی گردن اڑا دیں، حمزہ کو فلاں پر غلبہ عطا فرمائیں اور وہ اپنے ہاتھ سے اسے قتل کریں، تاکہ اللہ جان لے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کے لیے کوئی نرمی کا پہلو نہیں ہے، یہ لوگ مشرکین کے سردار، ان کے قائد اور ان کے سرغنہ ہیں، جب یہ قتل ہو جائیں گے تو کفر و شرک اپنی موت آپ مر جائے گا۔

نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دی اور میری رائے کو چھوڑ دیا، اور ان سے فدیہ لے لیا، اگلے دن میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، میں نے عرض کیا یا

رسول اللہ! خیر تو ہے آپ اور آپ کے دوست (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) دور ہے ہیں؟ مجھے بھی بتائیے تاکہ اگر میری آنکھوں میں بھی آنسو آ جائیں تو آپ کا ساتھ دوں، ورنہ کم از کم رونے کی کوشش ہی کر لوں۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھیوں نے مجھے فدیہ کا جو مشورہ دیا تھا اس کی وجہ سے تم سب پر آنے والا عذاب مجھے اتنا قریب دکھائی دیا جتنا یہ درخت نظر آ رہا ہے، اور اللہ نے یہ آیت نازل کی ہے کہ پیغمبر اسلام کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اگر ان کے پاس قیدی آئیں... آخر آیت تک، بعد میں ان کے لئے مالی غنیمت کو حلال قرار دے دیا گیا۔

آئندہ سال جب غزوہ احد ہو تو غزوہ بدر میں فدیہ لینے کے عوض مسلمانوں کے ستر آدمی شہید ہو گئے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑ کر منتشر ہو گئے، نبی ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے، خود کی کڑی نبی ﷺ کے سر مبارک میں گھس گئی، نبی ﷺ کا روئے انور خون سے بھر گیا اور یہ آیت قرآنی نازل ہوئی کہ جب تم پر وہ مصیبت نازل ہوئی جو اس سے قبل تم مشرکین کو خود بھی پہنچا چکے تھے تو تم کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو گیا؟ آپ فرما دیجئے کہ یہ تمہاری طرف سے ہی ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ شکست فدیہ لینے کی وجہ سے ہوئی۔

(۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا بِنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَوْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَزَلْ خَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُرَاتِينِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَوْبًا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَجَّجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِنَعْصِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ الْمُرَاتَانِ مِنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَوْبًا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاعْتَجَبَا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللَّهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمَهُ عَنْهُ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعْمَرُ قُرَيْشٍ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا السَّيْدَةَ وَحَدَّثْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَانِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي فِي بَيْتِ أُمِّيَّةَ بِنْتِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي قَالَ فَتَقَضَّيْتُ يَوْمًا عَلَى أُمْرَاتِي إِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَكْثَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُكْثِرُنَ أَنْ أُرَاجِعَكَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعُنَّهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَخَسِرَ أَفْتَاكُمْ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يُعْصِبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيُعْصِبَ رَسُولُهُ إِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَتَسْأَلِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا تَعْرَتِيكَ إِنْ كَانَتْ بَجَارَتِكَ هِيَ أَوْ سَمَّ وَأَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ مِنْكَ يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِي خَارٌ مِنَ الْإِنْسَانِ وَكُنَّا

تَنَابَتْ النُّزُولُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَاتَّزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِيَنِي بِغَيْرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ  
وَأْتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ عَسَانَ لَنُعَلَّ النُّعْلَ لِنَعْرِوْنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي يَوْمًا ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً  
فَقَضَرْتُ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ وَمَاذَا أَجَانَتْ عَسَانَ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ  
مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ الرَّسُولُ نِسَانَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَانِيًا حَتَّى إِذَا  
صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَى بَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَعْلَقَكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَذْرِي هُوَ هَذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرِيقَةِ فَأَتَيْتُ عَلَامًا لَهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ  
اسْتَأْذِنُ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْعَلَامُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ الْيَمَنِيَّ فَإِذَا  
عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَعَجَلْتُ لَيْلًا ثُمَّ عَلَيْنِي مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْعَلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعُمَرَ  
فَدَخَلَ الْعَلَامُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَخَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الْيَمَنِيِّ ثُمَّ عَلَيْنِي مَا أَجِدُ  
فَأَتَيْتُ الْعَلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا  
الْعَلَامُ يَذْعُرُنِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ آذَنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ  
مُتَكِبٌ عَلَى رَمْلٍ خَصِيرٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ يَعْقُوبُ فِي حَدِيثٍ صَالِحٍ قَالَ رَمَالٌ خَصِيرٍ قَدْ أَثَرُ فِي حَنْبِهِ فَقُلْتُ  
أَطَلَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَانُكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مُعْشَرٌ  
فَرِيضٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ  
نِسَائِهِمْ فَتَقَضَّتْ عَلَى أَمْرَائِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تَرَايِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تَرَايِعَنِي فَقَالَتْ مَا تَنْكِرُ أَنْ أَرَايِعَكَ  
قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ أَرْوَاحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَايِعُنَّهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ  
خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَخَسِرَ أَتَمَنْ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا يَغْضَبَ رَسُولُهُ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ  
فَبَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَعْزُكَ إِنْ  
كَانَتْ جَارَتُكَ هِيَ أَوْسَمُ وَأَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ فَبَسَمَ أُخْرَى فَقُلْتُ أَسْأَلُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ قَوْلًا لِلَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أَهْبَةً ثَلَاثَةً  
فَقُلْتُ ادْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَيَّ أَمْنِيكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاسْتَوَى  
جَالِسًا ثُمَّ قَالَ أَفِي شَيْءٍ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ طَبَائِبُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ  
اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَ أَقْسَمُ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرٌ مِنْ شِدَّةٍ مَوْجِدَةٍ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَابَهُ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ | إصححه المحضري (٨٩)، ومسنده (١٤٧٩)، وإليه خبره (١٩٢١ و ٢١٧٨) وإسناده (٢٢٦٨) |

(۲۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی بڑی آرزو تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی ان دو ازواج مطہرات کے بارے سوال کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ ”اگر تم دونوں تو یہ کرو تو اچھا ہے کیونکہ تمہارے دل میز ھے ہو چکے ہیں“ لیکن ہمت نہیں ہوتی تھی، حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے لئے شریف لے گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، راستے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما لوگوں سے ہٹ کر چلے گئے، میں بھی پانی کا برتن لے کر ان کے پیچھے چلا گیا، انہوں نے اپنی طبعی ضرورت پوری کی اور جب واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما وضو کرنے لگے۔

اس دوران مجھے موقع مناسب معلوم ہوا، اس لئے میں نے پوچھ ہی لیا کہ امیر المؤمنین! نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو عورتیں کون تھیں جن کے بارے اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم تو یہ کرو تو اچھا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابن عباس! حیرانگی کی بات ہے کہ تمہیں یہ بات معلوم نہیں، وہ دونوں عائشہ اور حفصہ تھیں، اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے حدیث سناتا شروع کی اور فرمایا کہ ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے، لیکن جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو یہاں کی عورتیں، مردوں پر غالب نظر آئیں، ان کی دیکھا دیکھی ہماری عورتوں نے بھی ان سے یہ طور طریقہ سیکھنا شروع کر دیئے۔

میرا گھر اس وقت عوالیٰ میں بنو امیہ بن زید کے پاس تھا، ایک دن میں نے اپنی بیوی پر حفصہ کا اظہار کسی وجہ سے کیا تو وہ انا مجھے جواب دینے لگی، مجھے بڑا تعجب ہوا، وہ کہنے لگی کہ میرے جواب دینے پر تو آپ کو تعجب ہو رہا ہے بخدا! نبی ﷺ کی ازواج مطہرات بھی انہیں جواب دیتی ہیں بلکہ بعض اوقات تو ان میں سے کوئی سارا دن تک نبی ﷺ سے بات ہی نہیں کرتی۔

یہ سنتے ہی میں اپنی بیٹی حفصہ کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ کیا تم نبی ﷺ کے ساتھ ٹکرا کر کرتی ہو؟ انہوں نے اقرار کیا، پھر میں نے پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی سارا دن تک نبی ﷺ سے بات ہی نہیں کرتی؟ انہوں نے پھر اقرار کیا، میں نے کہا کہ تم میں سے جو یہ کرتا ہے وہ بڑے نقصان اور خسارے میں ہے، کیا تم لوگ اس بات پر مطمئن ہو کہ اپنے پیغمبر کو ناراض دیکھ کر تم میں سے کسی پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور وہ ہلاک ہو جائے؟ خبردار! تم آئندہ نبی ﷺ سے کسی بات پر ٹکرا کر نا اور نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا، جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بتا دینا، اور اپنی سبکی یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زیادہ جیتی اور لاڈلی سمجھ کر کہیں تم دھوکہ میں نہ رہنا۔

میرا ایک انصاری پڑوسی تھا، ہم دونوں نے باری مقرر کر رکھی تھی، ایک دن وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ایک دن میں، وہ اپنے دن کی خبریں اور وہی مجھے سناتا اور میں اپنی باری کی خبریں اور وہی اسے سناتا، اس زمانے میں ہم لوگ آپس میں یہ گفتگو بھی کرتے رہتے تھے کہ بنو غسان کے لوگ ہم سے مقابلے کے لئے اپنے غموڑوں کے نعل غموٹہ رہے ہیں۔

اس تناظر میں میرا پڑوسی ایک دن عشاء کے وقت میرے گھر آیا اور زور زور سے دروازہ بجایا، پھر مجھے آواز دی دینے لگا، میں جب باہر نکل کر آیا تو وہ کہنے لگا کہ آج تو ایک بڑا اہم واقعہ پیش آیا ہے، میں نے پوچھا کہ کیا بنو غسان نے حملہ کر دیا؟



اس نے کہا نہیں! اس سے بھی زیادہ اہم واقعہ پیش آیا ہے، نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے، میں نے یہ سنتے ہی کہا کہ حصہ خسارے میں رہ گئی، مجھے پتہ تھا کہ یہ ہو کر رہے گا۔

خیر! فجر کی نماز پڑھ کر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور سیدھا حصہ کے پاس پہنچا، وہ رو رہی تھیں، میں نے ان سے پوچھا کیا نبی ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے کچھ خبر نہیں، وہ اس بالا خانے میں اکٹیلے رہ رہے ہیں، میں وہاں پہنچا تو نبی ﷺ کا ایک سیاہ فام غلام ملا، میں نے کہا کہ میرے لیے اندر داخل ہونے کی اجازت لے کر آؤ، وہ گیا اور تھوڑی دیر بعد آ کر کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ سے آپ کا ذکر کر دیا تھا لیکن نبی ﷺ خاموش رہے۔

میں وہاں سے آ کر منبر کے قریب پہنچا تو وہاں بھی بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے دوتا ہوا پایا، میں بھی تھوڑی دیر کے لیے وہاں بیٹھ گیا، لیکن پھر بے چینی مجھ پر غالب آ گئی اور میں نے دوبارہ اس غلام سے جا کر کہا کہ میرے لیے اجازت لے کر آؤ، وہ گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی آ کر کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ سے آپ کا ذکر کیا لیکن نبی ﷺ خاموش رہے، تین مرتبہ اسی طرح ہونے کے بعد جب میں واپس جانے لگا تو غلام نے مجھے آواز دی کہ آئیے، آپ کو اجازت مل گئی ہے۔

میں نے اندر داخل ہو کر نبی ﷺ کو سلام کیا، دیکھا کہ نبی ﷺ ایک چٹائی سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں جس کے نشانات آپ ﷺ کے پہلوئے مبارک پر نظر آ رہے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات و طلاق دے دی؟ نبی ﷺ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا نہیں! میں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! ذرا دیکھئے تو سہی، ہم قریشی لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہتے تھے، جب مدینہ منورہ پہنچے تو یہاں ایسے لوگوں سے پالا پڑا جن پر ان کی عورتیں غالب رہتی ہیں، ہماری عورتوں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی ان کے طور طریقے سیکھنا شروع کر دیئے، چنانچہ ایک دن میں اپنی بیوی سے کسی بات پر ناراض ہوا تو وہ الٹا مجھے جواب دینے لگی، مجھے تعجب ہوا تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو میرے جواب دینے پر تعجب ہو رہا ہے، بخدا! نبی ﷺ کی بیویاں بھی انہیں جواب دیتی ہیں اور سارا سارا دن تک ان سے بات نہیں کرتیں۔

میں نے کہا کہ جو ایسا کرتی ہے وہ نقصان اور خسارے میں ہے، کیا وہ اس بات سے مطمئن رہتی ہیں کہ اگر اپنے پیغمبر کی ناراضگی پر اللہ کا غضب ان پر نازل ہوا تو وہ ہلاک نہیں ہوں گی؟ یہ سن کر نبی ﷺ مسکرائے، میں نے مزید عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بعد میں حصہ کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تو اس بات سے دھوکہ مند نہ رہ کہ تیری سہیلی نبی ﷺ کی زیادہ چیتا ہے اور لاؤٹی ہے، یہ سن کر نبی ﷺ دوبارہ مسکرائے۔

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بے تکلف ہو سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے اجازت دے دی، چنانچہ میں نے سر اٹھا کر نبی ﷺ کے کاشانہ اقدس کا جائزہ لینا شروع کر دیا، اللہ کی قسم! مجھے وہاں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی جس کی طرف بار بار نظریں اٹھیں، سوائے تین کچھ کٹھاؤں کے، میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کی امت پر رحمت اور شادگی فرمائے، فارس اور روم! جو اللہ کی عبادت نہیں کرتے! ان پر تو بڑی فرائی کی گئی ہے، نبی ﷺ یہ سن کر سیدھے

ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابن خطاب! کیا تم اب تک شک میں مبتلا ہو؟ ان لوگوں کو دنیا میں یہ ساری چیزیں دے دی گئی ہیں، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے بخشش کی دعاء فرما دیجئے، نبی ﷺ نے اصل میں یہ قسم کھالی تھی کہ ایک مہینے تک اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس نہیں جائیں گے کیونکہ نبی ﷺ کو ان پر سخت غصہ اور غم تھا، تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر اس سلسلے میں وحی نازل فرمادی۔

(۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ أَمَلَى عَلَيَّ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَلَيْطِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُحْيُ يُسْمَعُ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوْنِي كَدَوْنِي النَّحْلِ فَمَكْنَتُنَا سَاعَةً لَا تُسْقَبُ الْقِبْلَةُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُفْهِمْنَا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْْنَا وَآيُرْنَا وَلَا تُؤْيِرْنَا عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَارْضِنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى عَشْرِ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى نَوْتَمَ الْعَشْرَ آيَاتٍ [صححه الحاكم (۳۹۲/۲) وقال النسائي: هذا حديث منكرو قال

الالباني: ضعيف (الترمذي: ۳۱۷۳)]

(۳۳۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر جب نزول وحی ہوتا تو آپ کے روئے انور کے قریب سے شہد کی مکھوں کی جھنساہٹ کی سی آواز سنائی دیتی تھی، ایک مرتبہ ایسا ہوا تو ہم کچھ دیر کے لئے رک گئے، نبی ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر اپنے ہاتھ پھیلائے اور یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما، کی نہ فرما، ہمیں معزز فرما، ذلیل نہ فرما، ہمیں عطا فرما، محروم نہ فرما، ہمیں ترجیح دے، دوسروں کو ہم پر ترجیح نہ دے، ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں راضی کر دے، اس کے بعد فرمایا کہ مجھ پر ابھی ابھی دس ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ اگر ان کی پابندی کوئی شخص کر لے، وہ جنت میں داخل ہوگا، پھر نبی ﷺ نے سورۃ المؤمنون کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت فرمائی۔

(۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا نَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ شَهِدَ الْبُعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يُخْطَبَ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِفَامَةٍ ثُمَّ خُتِبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ إِنَّمَا أَخَذَهُمَا يَوْمَ فِطْرِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ وَعِيدُكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمَ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نَسِيكِكُمْ [راجع: ۱۶۳]

(۳۳۴) ابو عبید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! نبی ﷺ نے ان دو دنوں کے روزے سے منع فرمایا ہے، عید الفطر کے دن تو اس لیے کہ اس دن تمہارے روزے ختم ہوتے ہیں اور عید الاضحیٰ کے دن اس لئے کہ تم اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کھا سکو۔

(۲۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعَبْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ ذَكَرَ الْحَدِيثَ إِذَا قَالَ شُعَيْبُ: [إسناده حسن] | راجع: ۱۶۳ |

(۲۲۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

(۲۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبِلَ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ [صحیح مسلم] | راجع: ۱۲۷۰ | وابن خزيمة (۲۷۱۱) وابن حبان (۳۸۲۱) قال شعب: صحیح لغيره |

(۲۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس سے مخاطب ہو کر فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بھی بوسہ دیتا۔

(۲۲۷) حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنِي سَيَّارٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَصْرَانِيًّا يُقَالُ لَهُ الصَّبِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ أَسْلَمَ فَأَرَادَ الْجِهَادَ فَقَبِلَ لَهُ أُنْدًا بِالْحَجِّ فَاتَى النَّشْعَرِيَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَهْلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةَ جَمِيعًا فَقَبِلَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَأْتِي إِذْ مَرَّ بِرَبْدٍ مِنْ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَهَذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرٍ أَهْلِيهِ فَسَمِعَهَا الصَّبِيُّ فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذِهِ لِسَنَةِ نَبِيِّكَ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى يَقُولُ وَقَفْتُ لِسَنَةِ نَبِيِّكَ [راجع: ۱۸۳]

(۲۲۷) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ میں بن معبد ایک عیسائی آدمی تھے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا، انہوں نے جہاد کا ارادہ کر لیا، اسی اثناء میں کسی نے کہا آپ پہلے حج کر لیں، پھر جہاد میں شرکت کریں۔

چنانچہ وہ اشعری کے پاس آئے، انہوں نے صبی کو حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لینے کا حکم دیا، انہوں نے ایسا ہی کیا، وہ یہ تکبیر پڑھتے ہوئے، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے پاس سے گزرے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، صبی نے یہ بات سن لی اور ان پر بہت بو جھڑپی، جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کو اپنے پیغمبر کی سنت پر رہنمائی نصیب ہو گئی۔

(۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ كَذَاكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُ [راجع: ۱۷۵]

(۲۲۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ روز اترات کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔

کے پاس مسلمانوں کے معاملات میں مشورے کے لئے تشریف لے جاتے تھے، ایک مرتبہ میں بھی اس موقع پر موجود تھا۔

(۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّجٍ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَغْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُكَ لَمْ أَقْبِلُكَ [اصححه مسلم (۱۲۷۰)] [النظر: ۳۶۱]

(۲۲۹) عبد اللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور اس سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں، میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، کسی کو نفع پہنچ سکتا ہے اور نہ نقصان، لیکن میں تجھے پتھر بھی بوسہ دے رہا ہوں، اگر میں نے نبی علیہ السلام کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بھی بوسہ دیتا۔

(۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِبْرَاهِيمُ أَخَذَنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ [راجع: ۱۹۴]

(۲۳۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی آدمی احتیاری طور پر ناپاک ہو جائے تو کیا اسی حال میں سو سکتا ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! وضو کر لے اور سو جائے۔

(۲۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرِ النَّهَارُ وَعَابَتْ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتُ [راجع: ۱۹۲]

(۲۳۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رات آ جائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو تمہیں روزہ افطار کر لینا چاہیے، (مشرق اور مغرب مراد ہے۔)

(۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو حَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءًا مَعْمُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي قَالَ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنُ أَبِيزَى قَالَ وَمَا ابْنُ أَبِيزَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِينَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ مَوْلَى فَقَالَ إِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ فَاضٍ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهِدَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ [قال

شعب: [إسنادان صحيحان]

(۲۳۲) حضرت عامر بن وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ”عصفان“ نامی جگہ میں نافع بن عبد الحارث کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں مکہ مکرمہ کا گورنر بنا رکھا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اپنے پیچھے اپنا نائب کسے بنایا؟ انہوں نے کہا عبد الرحمن بن ابیزی کو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ابن ابیزی کون ہے؟

عرض کیا ہمارے سوالی میں سے ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایک غلام کو اپنا نائب بنا آئے؟ عرض کیا کہ وہ قرآن کریم کا قاری ہے، علم فرائض و وراثت کو جانتا ہے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے پیغمبر ﷺ اس کے متعلق فرمائے ہیں کہ بیشک اللہ اس کتاب کے ذریعے بہت سے لوگوں کو عزتیں عطا فرمائے گا اور بہت سے لوگوں کو نیچے کر دے گا۔

(۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمْعٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَوْحَرِ ابْطُ بِكَ حَتَّى أَبَايَعَكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْتَ أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَا كُنْتُ لِأَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَوْمَنَا فَأَمَّا حَتَّى مَاتَ [إسناده ضعيف]

(۲۳۳) ابو البختری کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ اس امت کے امین ہیں، انہوں نے فرمایا میں اس شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جسے نبی ﷺ نے ہماری امامت کا حکم دیا ہو اور وہ نبی ﷺ کے وصال تک ہماری امامت کرتے رہے ہوں۔

(۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَلَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعْمُ هَؤُلَاءِ أَحَقُّ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ خَيْرُ رِوَيْ بَيْنَ أَنْ يُسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ يُسْأَلُونِي فَلَسْتُ بِبَاطِلٍ [راجع: ۱۱۲۷]

(۲۳۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچھ چیزیں تقسیم فرمائیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے زیادہ مقدار تو ان لوگوں کو چھوڑ کر دوسرے لوگ تھے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انہوں نے مجھ سے غیر مناسب طریقے سے سوال کرنے یا مجھے بخل قرار دینے میں مجھے اختیار دے دیا ہے، حالانکہ میں بخل نہیں ہوں۔  
فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر میں نے اہل صفہ کو کچھ نہیں دیا تو اپنے پاس کچھ بچا کر نہیں رکھا اور اگر دوسروں کو دیا ہے تو ان کی ضروریات کو سامنے رکھ کر دیا۔

(۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ وَهُوَ نَوْمٌ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۹۴، وسبانی فی مسند ابن عمر: ۴۹۲۹]

(۲۳۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا اگر کوئی آدمی اختیاری طور پر ناپاک ہو جائے تو

کیا اسی حال میں سو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! نماز والا وضو کر لے اور سو جائے۔

(۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۹۴]

(۲۳۶) گزشتہ روایت ایک دوسری سند سے بھی مذکور ہے جو عبارت میں گزر چکی۔

(۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَانْكُمْ تَتَعَلَّمُونَ هَذَا فَقَالَ سَعْدٌ نَعَمْ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَفَيْتَ ابْنَ اُجَيٍّ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ بَيْتَا صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَسَحُ عَلَى خُفَايْنَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعَمْ وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مَا لَمْ يَخْلُعْهُمَا وَمَا يُوْقُتْ لِلذَّكَاءِ وَفَمَا حَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه):

(۵۴۶)، وابن خزيمة: (۱۸۴)] [راجع: ۸۷]

(۲۳۷) ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ آپ یہ بھی کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! پھر وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المؤمنین! ذرا ہمارے بھیجے موزوں پر مسح کا مسکہ بتا دیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ماضی میں نبی ﷺ کے ساتھ اور اب بھی موزوں پر مسح کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ اگرچہ کوئی شخص یا خانہ یا پیشاب ہی کر کے آیا ہو؟ فرمایا ہاں! اگرچہ وہ پاخانہ یا پیشاب ہی کر کے آیا ہو، نافع کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی موزوں پر مسح کرنے لگے اور اس وقت تک مسح کرتے رہے جب تک موزے اتار نہ لیتے اور اس کے لیے کسی وقت کی تعیین نہیں فرماتے تھے۔

(۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ صَرَفْتُ عَنْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَقًا يَذْهَبُ فَقَالَ اَنْظِرْنِي حَتَّى يَأْتِيَنَا حَاظِرُنَا مِنَ الْغَائِطِ قَالَ فَسَمِعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا تَفَارِقْهُ حَتَّى تَسْتَوِلِيَ مِنْهُ صَرَفَهُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالْوَرَقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ [راجع: ۱۶۲]

(۲۳۸) حضرت مالک بن اوس بن الحداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے سونے کے بدلے چاندی کا معاملہ طے کیا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ذرا دیکھو، ہمارا خازن ”غابہ“ سے آتا ہی ہوگا، یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! تم اس وقت تک ان سے جدا نہ ہونا جب تک کہ ان سے اپنی چیز وصول نہ کرلو، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونے کی چاندی کے بدلے خرید و فروخت سود ہے الا یہ کہ معاملہ نقد ہے۔

(۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا ارْتَدَّ أَهْلُ الرَّدَةِ فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عُمَرُ كَيْفَ تَقَابِلُ النَّاسَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيتُوا أَنْ أَقَابِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بَحْثَهَا وَحِسَابَهُمْ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَتَّعُونِي غَنَاقًا كَانُوا يُؤْذُونَهَا إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ زَايَتْ أَنْ اللَّهَ فَقَدْ شَرَحَ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ (إرجع: ۱۱۱۷)

(۲۳۹) عید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اہل عرب میں سے جو مرتد ہو سکتے تھے، سو ہو گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے قتال کر سکتے ہیں جبکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں، جو شخص "لا الہ الا اللہ" کہہ لے، اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، ہاں! اگر اسلام کا کوئی حق ہو تو الگ بات ہے، اور اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہوگا؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتے ہیں، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، بخدا! اگر انہوں نے ایک کبریٰ کا بچہ جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے، بھی روکا تو میں ان سے قتال کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس معاملے میں شرح صدر کی دولت عطا فرمادی ہے اور میں سمجھ گیا کہ ان کی رائے ہی برحق ہے۔

(۲۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يَسَّازٍ عَنْ يَكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ فِي رُحْبِ أُسَيْبٍ فِي غَزَاةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَفْتُ فَقُلْتُ لَا وَابِي فَتَهَرَّبَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي وَقَالَ لَا تَخْلِفُوا يَا أَبَا بَكْرٍمُ فَلْتَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إرجع: ۱۱۱۶)

(۲۴۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی غزوے میں تھا، ایک موقع پر میں نے قسم کھاتے ہوئے کہا "لا وابی" تو پیچھے سے ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَخْلِفُ يَا بِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَخْلِفُوا يَا أَبَا بَكْرٍمُ قَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا خَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَاكَ وَلَا أَتَمُّ (إرجع: ۱۱۱۶)

(۲۳۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں کھانے سے منع فرمایا ہے چنانچہ اس کے بعد میں نے جان بوجھ کر یا نقل کے طور پر بھی ایسی قسم نہیں کھائی۔

(۲۳۲) حَدَّثَنَا خَلْفٌ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْخُرَيْبِ فِي إِصْبَعَيْنِ [راجع: ۱۹۲]

(۲۳۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے لئے دو انگلیوں کے برابر ریشم کی اجازت دی ہے۔

(۲۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْيَاسِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْبَةَ بْنِ قُرْقِدٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَشْيَاءَ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيهَا كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْخُرَيْرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا هَكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ أَبُو عُمَانَ فَرَأَيْتُ أَتَاهَا أَرْزَارُ الطَّيْلِيسَةِ جِئْنَ رَأَيْتَا الطَّيْلِيسَةَ

(۲۳۵) ابوعثمان کہتے ہیں کہ ہم حضرت عتبہ بن قرظ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک خط آگیا، جس میں لکھا تھا، جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنتا ہے سوائے اتنی مقدار کے اور نبی ﷺ نے انگلی بلند کر کے دکھائی، اس کا آخرت میں ریشم کے حوالے سے کوئی حصہ نہیں۔

(۲۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِفْصَارُ النَّاسِ الصَّلَاةَ الْيَوْمَ وَإِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ يَحْسَبُ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقْتَهُ [راجع: ۱۷۴]

(۲۳۷) یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قرآن کریم میں قصر کا جو حکم ”خوف“ کی حالت میں آیا ہے، اب تو ہر طرف امن و امان ہو گیا ہے تو کیا یہ حکم ختم ہو گیا؟ (اگر ایسا ہے تو پھر قرآن میں اب تک یہ آیت کیوں موجود ہے؟) تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تمہیں ہوا ہے اور میں نے بھی نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا یہ اللہ کی طرف سے صدق ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کیا ہے، لہذا اس کے صدقے اور مہربانی کو قبول کرو۔

(۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ أَبِي جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ يُحَدِّثُ فَذَكَرَهُ



(۲۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مذکور ہے۔

(۲۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةُ الرَّبِّاءِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا فَذَعَرُوا الرَّبِّاءَ وَالرَّيْبَةَ [قال البوصيري: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۲۲۷۶) قال شعيب:

حسن] [انظر: ۱۳۵۰]

(۲۴۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں سب سے آخری آیت سودے متعلق نازل ہوئی ہے، اس لئے نبی ﷺ کو اپنے وصال مبارک سے قبل اس کی مکمل وضاحت کا موقع نہیں مل سکا، اس لئے سود کو بھی چھوڑ دو اور جس چیز میں ذرا بھی شک ہو اسے بھی چھوڑ دو۔

(۲۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنَّبَاةِ عَلَيْهِ [راجع: ۱۸۰]

(۲۴۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۲۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ [راجع: ۱۸۰]

(۲۴۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر اس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۲۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ يَحْيَىٰ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا كُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ لَا نَجِدُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجِمَ وَقَدْ رَجِمْنَا [قال

الترمذي: حسن صحيح قال الألباني: صحيح (الترمذي: ۱۴۳۱)] [انظر: ۳۰۲]

(۲۴۹) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آیت رجم کے حوالے سے اپنے آپ کو ہلاکت میں پڑنے سے بچانا، کہیں کوئی شخص یہ نہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو ہمیں دوسراؤں کا تذکرہ نہیں ملتا، میں نے نبی ﷺ کو بھی رجم کی سزا جاری کرتے ہوئے دیکھا ہے اور خود ہم نے بھی یہ سزا جاری کی ہے۔

(۲۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَفَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ وَأَفَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتُ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَصْلًى فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَأَتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَصْلًى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ قُلُوا أَمَرْتُ أَهْلِي بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةً

الْحَبَابِ وَتَلْعَبِي مَعَانِي النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْضُ نِسَائِهِ قَالَ فَاسْتَفْرَيْتُ أَهْقَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَ فَجَعَلْتُ اسْتَفْرِيَهُنَّ وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَاللَّهِ لَئِنْ انْتَهَيْتُنَّ وَإِلَّا لَيَسْلُتَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ خَيْرًا مِنْكُمْ قَالَ فَاتَيْتُ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُعْطَى نِسَائَهُ حَتَّى تَكُونَ أَنْتَ تَعْطِيَهُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي رُبُّهُ إِنَّ عُلْفُكُمْ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ [راجع: ۱۵۷]

(۲۵۰) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی ہے۔

① ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کاش اہم مقام ابراہیم کو مصلی بنا لیتے، اس پر یہ آیت نازل ہو گئی کہ مقام ابراہیم کو مصلی بنا لو۔

② ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے پاس نیک اور بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم دے دیں تو بہتر ہے؟ اس پر اللہ نے آیت حجاب نازل فرمادی۔

③ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے ناراضگی کا مجھے پتہ چلا، میں ان میں سے ہر ایک کے پاس فردا فردا گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ باز آ جاؤ، ورنہ ہو سکتا ہے ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے، حتیٰ کہ میں نبی ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس گیا تو وہ کہنے لگیں عمر! کیا نبی ﷺ نصیحت کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں جو تم ان کی بیویوں کو نصیحت کرنے آ گئے ہو؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کی آیت نازل فرمادی۔

(۲۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو ذِيبَانَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ لَا تَلْبِسُوا نِسَاءَكُمْ الْخَوِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يُحَدِّثُ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْخَوِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَبَسَهُمْ فِيهَا خَوِيرٌ [راجع: ۱۲۳]

(۲۵۱) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اپنی عورتوں کو بھی ریشمی کپڑے مت پہنایا کرو کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے، وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا، اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے فرمایا کہ جو آخرت میں بھی ریشم نہ پہن سکے وہ جنت میں ہی داخل نہ ہوگا، کیونکہ قرآن میں آتا ہے کہ اہل جنت کا لباس ریشم کا ہوگا۔

فائدہ: یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا، جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ ریشمی کپڑے کی ممانعت مرد کے لیے ہے، عورت کے لیے نہیں۔

(۲۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ فَلَدَغَمَرُ مَعْنَاهُ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ قَرَأَهُ مُهْتَمًّا قَالَ لَعَلَّكَ سَأَلْتَ إِيمَارَةَ ابْنِ

عَمَّتْ قَالَ يَعْزِي أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَالَ لَا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي  
لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا الرَّجُلُ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا كَانَتْ نُورًا لِي صَاحِبِهَا أَوْ وَجَدَ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ  
عُمَرُ إِنَّا أَخْبِرُكَ بِهَا هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي أَرَادَ بِهَا عَمَّهُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَكَانَتَا كَيْفَ عَنِّي عِطَاءُ  
قَالَ صَدَقْتَ لَوْ عَلِمَ كَلِمَةً مِمَّنْ أَفْضَلَ مِنْهَا لَأَمَرَهُ بِهَا [راجع: ۱۸۷]

(۲۵۲) امام محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں پریشان  
حال دیکھا، وہ کہنے لگے کہ شاید آپ کو اپنے چچا زاد بھائی کی یعنی میری خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی پناہ! مجھے تو  
کسی صورت میں ایسا نہیں کرنا چاہیے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں  
کہ اگر کوئی شخص نزاع کی حالت میں وہ کلمہ کہہ لے تو اس کے لئے روح نکلنے میں سہولت پیدا ہو جائے اور قیامت کے دن وہ اس  
کے لیے باعث نور ہو، (مجھے انفسوس ہے کہ میں نبی ﷺ سے اس کلمے کے بارے میں پوچھ نہیں سکا، اور خود نبی ﷺ نے بھی نہیں بتایا،  
میں اس وجہ سے پریشان ہوں)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، (حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہہ کر پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟)  
فرمایا وہی کلمہ جو نبی ﷺ نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا یعنی ”لا الہ الا اللہ“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہوئے کہ آپ نے حج  
فرمایا، آپ نے میرے اوپر سے پردہ ہٹا دیا، اگر نبی ﷺ اس سے افضل بھی کوئی کلمہ جانتے ہوتے تو اپنے چچا کو اسی کا حکم دیتے۔  
(۲۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ طُفْتُ  
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الرَّكْنِ الَّذِي يَلِي الْبَابَ مِمَّا يَلِي الْحَجَرَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ  
يَسْتَسْلِمُ فَقَالَ أَمَا طُفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَلْ رَأَيْتَهُ يَسْتَسْلِمُ قُلْتُ لَا قَالَ  
فَانْفُذْ عَنْكَ فَإِنَّ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةً حَسَنَةً [الخط: ۳۱۳، و سبانی فی مسند عثمان بن عفان: ۵۱۲]

(۲۵۳) حضرت یحییٰ بن ابی نعیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا، جب میں رکن  
یمانی پر پہنچا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا تاکہ وہ استلام کر لیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کے  
ساتھ کبھی طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا تو کیا آپ نے نبی ﷺ کو اس کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟  
میں نے کہا نہیں! فرمایا پھر اسے چھو دو، کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے اسوۂ حسنہ موجود ہے۔

(۲۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي الصَّبِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ كُنْتُ  
نَصْرَانِيًّا فَاسْتَسَلَمْتُ فَاجْتَنَهَدْتُ فَلَمْ أَلْ فَاهْلُلْتُ بِحَجَّةٍ وَعُمُرَةٌ فَمَرَوْتُ بِالْعَذِيبِ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ  
وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا ابْنَهُمَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ دَعُهُ فَلَهُوَ أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِهِ قَالَ فَكَانَتَا بَعِيرِي  
عَلَى عَقِيْقَى فَاتَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي عُمَرُ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا هَدَيْتَ لِسَنَةً

بَيِّنَاتٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۸۳]

(۲۵۳) حضرت ابو اہل کہتے ہیں کہ مہی بن عبد قیلہ و ثعلبہ کے آدمی تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا، اور محنت کرنے میں کوئی کمی نہ کی۔

پھر میں نے میقات پر پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا، زید بن موحان اور سلمان بن ربیعہ کے پاس سے مقام عذیب میں میرا گزر ہوا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ شخص اپنے اوٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، ہمیں کہتے ہیں کہ اس جملے سے مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرا اوٹ میری گردن پر ہے، میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کی بات کا کوئی اعتبار نہیں، آپ کو اپنے پیغمبر کی ملت پر رہنمائی نصیب ہوگی۔

(۲۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أُعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ قَارِظُ بْنُ دُرَيْكٍ [صححه البخاری ۲۰۴۲ و مسلم (۱۶۵۶)] [انظر: ۱۷۰۵]

(۲۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں ذکر کیا یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ منت مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا، اب کیا کروں؟ فرمایا اپنی منت پوری کرو۔

(۲۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَا سَفِيَّانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ صُفْيِ بْنِ عُقْبَةَ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِنُصْرَةَ بْنِ قَارِظٍ قَارِظُ الْجَهَادِ أَوْ النَّحَجِ فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي يُقَالُ لَهُ هُدَيْمٌ فَسَأَلْتُهُ فَأَمَرَنِي بِالنَّحَجِ فَقَرَنْتُ بَيْنَ النَّحَجِ وَالْعُمَرَةِ فَذَكَرْتُ [راجع: ۱۸۳]

(۲۵۶) صفی بن عبد کہتے ہیں کہ میں نے نبیایہ عیسائیت کو خیر باد کہا تھا، میں نے ارادہ کیا کہ جہاد یا حج پر روانہ ہو جاؤں، چنانچہ میں نے اپنے ایک ہم قوم سے جس کا نام "ہدیم" تھا، مشورہ کیا تو اس نے مجھے حج کرنے کو کہا، میں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر لی، اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سَفِيَّانٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ وَكُعْتَانُ وَصَلَاةُ النَّاصِعِ وَكُعْتَانُ وَصَلَاةُ الْفِطْرِ وَكُعْتَانُ وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ وَكُعْتَانُ تَمَامٌ غَيْرُ لَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَفِيَّانٌ وَقَالَ زُبَيْدٌ مَرَّةً أَرَاهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ الشُّكِّ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه ابن خزيمة (۱۴۲۵)، وابن حبان (۲۷۸۳)، قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۰۶۴، ابن ماجه: ۱۰۶۳، الترمذی: ۱۱۱/۳ و ۱۱۸ و ۱۸۳)]

(۲۵۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر کی نماز میں دو رکعتیں ہیں، عیدین میں سے ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہیں، اور جمعہ کی بھی دو رکعتیں ہیں، اور یہ ساری نمازیں مکمل ہیں، ان میں سے تھوڑی سی بھی نہیں ہے جیسا کہ لسان نبوت سے ادا ہو چکا۔

(۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَ قَوْمًا كَانَ حَمَلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَاغَى فِي السُّوقِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهَاةً وَقَالَ لَا تَعُوذَنَّ بِي صَلَافُكَ [راجع: ۱۶۶]

(۲۵۸) اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا، بعد میں دیکھا کہ وہ نبی گھوڑا بازار میں بک رہا ہے، انہوں نے سوچا کہ اسے خرید لیتا ہوں، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سے مشورہ کیا، نبی ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور فرمایا کہ اسے مت خریدو اور اپنے صدقے سے رجوع مت کرو۔

(۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبَيْدَهُ عَيْسِبَ نَخْلٍ وَهُوَ يُجْلِسُ النَّاسَ يَقُولُ اسْمَعُوا لِقَوْلِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَهُ شَدِيدٌ بِصِحْفَةٍ فَقَرَأَهَا عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِمَا فِي هَذِهِ الصِّحْفَةِ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَلَاؤُكُمْ قَالَ قَيْسٌ قَرَأْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ

(۲۵۹) قیس کہتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ اس حال میں دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی اور وہ لوگوں کو بخار رہے تھے، اور کہہ رہے تھے کہ خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی بات توجہ سے سنو، اتنی دیر میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ”جس کا نام شدید تھا“ ایک کاغذ لے کر آ گیا، اور اس نے لوگوں کو وہ پڑھ کر سنایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کاغذ میں جس شخص کا نام درج ہے (وہ میرے بعد خلیفہ ہوگا اس لئے) تم اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا، بخدا! میں نے اس سلسلے میں مکمل احتیاط اور کوشش کر لی ہے، قیس کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا (جس کا مطلب یہ تھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کاغذ میں ان ہی کا نام لکھوایا تھا۔)

(۲۶۰) حَدَّثَنَا مَوْثِلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ السُّلَيْمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْخَمْرِ وَالْذَّبَابِ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ فَأَخْبَرَنِي بِهِمَا أَكْثَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْخَمْرِ وَالْذَّبَابِ شَكَّ سُفْيَانُ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْخَمْرِ وَالْذَّبَابِ [راجع: ۱۸۵]

(۲۶۰) عمران السلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منکر کی نبیذ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے منکر کی نبیذ اور کدو کی توبی سے منع فرمایا ہے۔

پھر میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے کہہ دی تو نبی اور سب سے منع فرمایا ہے۔

پھر میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ نبی ﷺ نے منع اور کہہ دی تو نبی کی نیند سے منع فرمایا ہے۔

(۲۶۱) حَدَّثَنَا اسودُّ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ آدَمَ وَأَبِي مَرْثَمٍ وَأَبِي شُعَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ بِالْحَبَابَةِ فَذَكَرَ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدِّسِ قَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِحَدَّثَنِي أَبُو سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ آدَمَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِكُثْبٍ آتَى تَرَى أَنْ أَصْلَى فَقَالَ إِنْ أَخَذْتُ عَنِّْي صَلَاتِي خَلْفَ الصَّخْرَةِ فَكَانَتْ الْقُدْسُ كُلُّهَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَاهَيْتَ الْيَهُودِيَّةَ لَا وَلَكِنْ أَصْلَى حَتَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَطَّ وَذَلِكَ فَكُنَسَ الْكُنَاسَةُ لِي وَذَلِكَ وَتَحَسَّ النَّاسُ [إسناده ضعيف]

(۲۶۱) فتح بیت المقدس کے واقعے میں مختلف روایات ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا کہ آپ کی رائے میں مجھے کہاں نماز پڑھنی چاہئے؟ انہوں نے کہا کہ اگر آپ میری رائے پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو معمرہ کے پیچھے نماز پڑھیں، اس طرح پورا بیت المقدس آپ کے سامنے ہوگا، فرمایا تم نے بھی یہودیوں جیسی بات کہی، ایسا نہیں ہو سکتا، میں اس مقام پر نماز پڑھوں گا جہاں نبی ﷺ نے شب معراج نماز پڑھی تھی، چنانچہ انہوں نے قبلہ کی طرف بڑھ کر نماز پڑھی، پھر نماز کے بعد اپنی چادر بچھائی اور اپنی چادر میں وہاں کا سارا کوڑا کرکٹ اکٹھا کیا، لوگوں نے بھی ان کی پیروی کی۔

(۲۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مَعْمُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْفَضِيلَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ لَقَالَ لَأَنْ أَكُونُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي حُمْرُ النَّعَمِ [قال شعيب: صحيح لغيره]۔

(۲۶۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ”کلالہ“ کے متعلق سوال کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت کلالہ کافی ہے، مجھے اس مسئلے کے متعلق نبی ﷺ سے دریافت کرنا سرخ اونٹوں کے ملنے سے زیادہ پسندیدہ تھا۔

(۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ تَصِيَّبِي الْجَنَابَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأَ وَصُورَتُهُ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۹۴]

(۲۶۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر میں ناپاک ہو

جاؤں تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ شرمگاہ کو دھو کر نماز والا وضو کر کے سو جاؤ۔

(۳۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُرَّةَ قَالَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ يُعَذِّبُ اللَّهُ هَذَا النَّمِثَ بِمَكَايَ هَذَا الْحَيِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُمَرَ وَلَا كَذَبَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ۱۱۸۰)

(۲۶۳) قزوے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ میت کو اہل محلہ کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کریں گے؟ فرمایا کہ یہ بات مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہے، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کی ہے اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی طرف۔

(۳۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ الْقُرْقُوعِ عَنْ قَيْسٍ أَوْ ابْنِ قَيْسٍ رَجُلٍ مِنْ جُعْفَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقْرَأُ فَنَاقَمَ فَسَمِعَ قِرَاءَتَهُ ثُمَّ رَكَعَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَجَدَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ قَالَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ سَرَهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَصًا كَمَا أَنْزَلَ فَلْيُقْرَأْ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَأَذَلَجْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ لَأُبَشِّرَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا ضَرَبْتُ الْبَابَ أَوْ قَالَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتِي قَالَ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ قُلْتُ جِئْتُ لَأُبَشِّرَكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ سَبَقَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ إِنْ يَفْعَلْ فَإِنَّهُ سَيَأْتِي بِالْخَيْرَاتِ مَا اسْتَبَقْنَا خَيْرًا قَطُّ إِلَّا سَبَقْنَا إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ (راجع: ۱۱۷۰)

(۲۶۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ نبی ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، میں بھی نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ ان کی قراءت سننے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رکوع سجدہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا یا عمر تمہیں دیا جائے گا، پھر واپس جاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کو اسی طرح تروتازہ پڑھنا چاہے جیسے وہ نازل ہوا ہے، اسے چاہئے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت پر اسے پڑھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ رات ہی کو میں انہیں یہ خوشخبری ضرور سناؤں گا، چنانچہ جب میں نے ان کا دروازہ بجایا تو انہوں نے فرمایا کہ رات کے اس وقت میں خیر تو ہے؟ میں نے کہا کہ میں آپ کو نبی ﷺ کی طرف سے خوشخبری سنانے کے لئے آیا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ پر سبقت لے گئے ہیں، میں نے کہا اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو وہ نیکیوں میں بہت زیادہ آگے بڑھنے والے ہیں، میں نے جس معاملے میں بھی ان سے مسابقت کی کوشش

کی وہ ہر اس معاملے میں مجھ سے سبقت لے گئے۔

(۲۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أُسَيْبِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَهْلُ الْيَمَنِ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَفِرُّ الرِّفَاقَ فَيَقُولُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ قَرْنٍ حَتَّى آتِيَ عَلَى قَرْنٍ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا قُرُونٌ قَوَّعَ رِمَامٌ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ رِمَامٌ أَوْيسَ فَتَارَهُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَعَرَفَهُ فَقَالَ عُمَرُ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أَوْيسُ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ كَانَ بِكَ مِنَ الْبَنَاتِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ فَدَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَذْهَبَهُ عَنِّي إِلَّا مَوْضِعَ الدَّرْهَمِ مِنْ سُرَّتِي لِأَذْكُرَ بِهِ رَبِّي قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ مَنْ رَجُلٌ يَقُولُ لَهُ أَوْيسُ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدَّرْهَمِ فِي سُرَّتِهِ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِي غِمَاصِ النَّاسِ فَلَمْ يَذُرْ آيَةً وَقَعَ قَالَ فَقَدِمَ الْكُوفَةَ قَالَ وَكُنَّا نَجْتَمِعُ فِي خَلْفَةِ قَنْذَكُرُ اللَّهِ وَكَانَ يَجْلِسُ مَعَنَا فَكَانَ إِذَا ذَكَرَ هُوَ وَقَعَ حَدِيثُهُ مِنْ قُلُوبِنَا مَوْفَعًا لَا يَقَعُ حَدِيثٌ غَيْرُهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [صححه مسلم (۲۵۰۴)]

(۲۶۶) اسیر بن جابر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل یمن کا وفد آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی کی رسی تلاش کرتے جاتے تھے اور پوچھتے جاتے تھے کہ کیا تم میں سے کوئی "قرن" سے بھی آیا ہے، یہاں تک کہ وہ پوچھتے پوچھتے "قرن" کے لوگوں کے پاس آ پہنچے اور ان سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا تعلق "قرن" سے ہے، اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی یا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے جانوروں کی لگام چھوٹ کر گر پڑی، ان میں سے ایک نے دوسرے کو اٹھا کر وہ لگام دی تو ایک دوسرے کو پہچان لیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان سے پوچھا کہ آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ عرض کیا اویس! فرمایا کیا آپ کی کوئی والدہ بھی تھیں؟ عرض کیا جی ہاں! فرمایا کیا آپ کے جسم پر چھک کا بھی کوئی نشان ہے؟ عرض کیا جی ہاں! لیکن میں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اسے ختم کر دیا، اب وہ نشان میری ناف کے پاس صرف ایک درہم کے برابر رہ گیا ہے تاکہ اسے دیکھ کر مجھے اپنے رب کی یاد آتی رہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اللہ سے میرے لیے بخشش کی دعا کیجئے، انہوں نے عرض کیا کہ آپ صحابی رسول ہیں، آپ میرے حق میں بخشش کی دعا کیجئے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خیر الائمین "اویس" نامی ایک آدمی ہوگا، جس کی والدہ بھی ہوگی، اور اس کے جسم پر چھک کے نشانات ہوں گے، پھر جب وہ اللہ سے دعا کرے گا تو ناف کے پاس ایک درہم کے برابر جگہ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اس بیماری کو اس سے دور فرما دیں گے، حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے بخشش کی دعا کی اور لوگوں کے ہجوم میں گھس کر



غائب ہو گئے، کسی کو پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں چلے گئے؟

بعد میں وہ کوآؤ آ گئے تھے، راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ ایک حلقہ بنا کر ذکر کیا کرتے تھے، یہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھے تھے، جب یہ ذکر کرتے تھے تو ان کی بات ہمارے دلوں پر اتنا اثر کرتی تھی کہ کسی دوسرے کی بات اتنا اثر نہیں کرتی تھی۔

(۳۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقُرَيْعِ عَنْ قَيْسٍ أَوْ ابْنِ قَيْسٍ وَجُلٍّ مِنْ جُعْفَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانٍ [راجع: ۱۷۵]

(۳۶۷) گذشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے جو عبارت میں موجود ہے۔

(۳۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُعْوَلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ قَالَ وَعَوَّلَ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُعْوَلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ [صحیح مسلم (۱۲۷) وابن حبان (۳۱۳۲)]

(۳۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ روئے اور بیٹھنے لگیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عاصم! کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس پر حج کر دیا جاتا ہے، اسے عذاب ہوتا ہے؟ اس کے بعد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ پر بھی ایسی ہی کیفیت طاری ہوئی تو ان سے بھی یہی فرمایا۔

(۳۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الرُّثْكَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ أُمِّ عُمَرَ ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُخَطِّبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخَبِرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا يَكْسَاهُ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۱۲۳]

(۳۶۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا، آخرت میں اسے نہیں پہنایا جائے گا۔

(۳۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مَرَضِيٌّ فِيهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً شَهِدَ عِنْدِي رَجُلٌ مَرَضِيٌّ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ [راجع: ۱۱۰]

(۳۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے "جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں" کہ نبی ﷺ فرماتے تھے دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور عصر کی نماز کے بعد

غروب آفتاب تک کوئی نقلی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۲۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا شَهِدَ عِنْدِي رَجُلَانِ مُرَضِيَّوْنَ (راجع: ۱۱۰)

(۲۷۱) - یہی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

(۲۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعِمْرٍ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ آيَةً لَوْ أَنْزَلْتُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ حَيْثُ أَنْزَلْتُ وَأَيُّ يَوْمٍ أَنْزَلْتُ وَالْأَنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلْتُ أَنْزَلْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَشْكُ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَوْ لَا يَغْنَى الْيَوْمَ اكْتُمَلَتْ لَكُمْ دِينُكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا (راجع: ۱۸۸)

(۲۷۲) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے جس دن وہ نازل ہوئی، (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے آیت تکمیل دین کا حوالہ دیا،) اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا! مجھے علم ہے کہ یہ آیت کس دن اور کس وقت نازل ہوئی تھی، یہ آیت نبی ﷺ پر جمعہ کے دن عرفہ کی شام نازل ہوئی تھی۔

(۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبُطْحَاءِ فَقَالَ يَمُ أَهْلُكَ قُلْتُ يَا هَلاَلٍ كَمَا هَلاَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ سَفَتْ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ جَلْ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشِطَتْنِي وَعَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أَفْبَى النَّاسِ بِذَلِكَ يَمَارَةَ أَبِي تَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَامَارَةَ عَمْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنِّي لَقَائِمٌ فِي الْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النَّسِكَ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْبَىٰ فَيَا فُهْدَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَاتَّخِذُوا قَلَمًا قَدِيمًا قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي قَدْ أَحَدَثَ فِي شَأْنِ النَّسِكَ قَالَ إِنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ قَالَ وَأَتَّخِذُوا الْحَجَّ وَالْمَعْمَرَةَ لِلَّهِ وَإِنْ نَأْخُذَ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّىٰ تَحَرَ الْهَدْيُ (صححه البخاری ۱۰۵۰۹)، ومسلم (۱۲۲۱)

(۲۷۳) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یمن سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ ﷺ "بہاء" میں تھے، نبی ﷺ نے مجھے احرام کی حالت میں دیکھ کر پوچھا کہ کس نیت سے احرام باندھا؟ میں نے عرض کیا

یہ نیت کر کے کہ جس نیت سے نبی ﷺ نے احرام باندھا ہو، میرا بھی وہی احرام ہے، پھر پوچھا کہ قربانی کا جانور ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں! فرمایا کہ پھر خانہ کعبہ کا طواف کر کے صفارہ کے درمیان سعی کرو اور حلال ہو جاؤ۔

چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا، صفارہ کے درمیان سعی کی، پھر اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے سر کے بالوں میں کنگھی کی اور میرا سر پانی سے دھویا، بعد میں لوگوں کو بھی حضراتِ شیعین رضی اللہ عنہم کے دورِ خلافت میں یہی مسئلہ بتا رہا، ایک دن ایام حج میں کسی جگہ کھڑا ہوا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ نہیں جانتے، امیر المؤمنین نے حج کے معاملات میں کیا نئے احکام جاری کیے ہیں؟

اس پر میں نے کہا لوگو! ہم نے جسے بھی کوئی فتویٰ دیا ہو، وہ سن لے، یہ امیر المؤمنین موجود ہیں، ان ہی کی اقتداء کرو، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا کہ مناسک حج میں آپ نے یہ کیا نیا حکم جاری کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم قرآن کریم کو لیتے ہیں تو وہ ہمیں اتمام حج و عمرہ کا حکم دیتا ہے اور اگر ہم نبی ﷺ کی سنت کو لیتے ہیں تو نبی ﷺ قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوئے۔

فائدہ: دراصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کو جمع کر کے کی ممانعت کی تھی، یہاں اسی کا ذکر ہے۔

(۲۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكَ حَقِيًّا [صححه مسلم (۱۲۷۱)] [انظر: ۳۸۲]

(۲۷۴) سويد بن غفله رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور اس سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے جو کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا لیکن میں نے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو تجھ پر مہربان دیکھا ہے۔

(۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ عَلَى نَبِيٍّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرَفِي نَبِيٍّ كَيْمَا نَعْبُدُ بَعْنِي فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ [راجع: ۸۴]

(۲۷۵) عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں جاتے تھے، نبی ﷺ نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اور مزدلفہ سے مٹی کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۲۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ

آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَا بِهَا وَحَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا فَأَخْشَى أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ عَهْدُ فَيَقُولُوا إِنَّا لَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فَتَرَكْنَا قَرِيبَةَ أَنْزَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَقٌّ عَلَى مَنْ رَزَى إِذَا أُخْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْعَجَلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ [قال شعيب: إسناده صحيح] [النظر: ۳۹۱]

(۲۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا، ان پر کتاب نازل فرمائی، اس میں رجم کی آیت بھی تھی جسے ہم نے پڑھا، اور یاد کیا تھا، مجھے اندیشہ ہے کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد لوگ یہ نہ کہیں گے کہ ہمیں تو رجم سے متعلق کوئی آیت نہیں ملتی اور یوں ایک فریضہ "جو اللہ نے نازل کیا ہے" چھوٹ جائے، یاد رکھو! کتاب اللہ سے رجم کا ثبوت برحق ہے اس شخص کے لئے جو شادی شدہ ہو "خواہ مرد ہو یا عورت" جبکہ گواہ موجود ہوں، یا عورت حاملہ ہوگی، ہو یا وہ اعتراف جرم کر لے۔

(۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ مَا أُنْزِلُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا فَأَخَذْتُ بِنُؤَيْبٍ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ اقْرَأْ لَقَرَأَ الْقُرْآنَ الْاِثْنِي سَمِعْتُهَا مِنْهُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأَقْرَأُوا مَا تَيَسَّرَ [صححه البعاری (۲۴۱۹)، ومسلم (۸۱۸) وابن حبان (۷۴۱)] [راجع: ۱۵۸]

(۲۷۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ہشام بن حکیم کو نماز میں سورہ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے اس میں ایسے حروف کی تلاوت کی جو نبی ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔

میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھینچتا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سورہ فرقان خود پڑھائی ہے، میں نے اسے سورہ فرقان کو ایسے حروف میں پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے؟ نبی ﷺ نے ہشام سے اس کی تلاوت کرنے کے لیے فرمایا، انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے انہیں سنا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر مجھ سے کہا کہ عمر! تم بھی پڑھ کر سناؤ، چنانچہ میں نے بھی پڑھ کر سنا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورت اس طرح بھی نازل ہوئی ہے، اس کے بعد ارشاد فرمایا ہے شک اس قرآن کا نزول سات قراءتوں پر ہوا ہے، لہذا تمہارے لیے جو آسان ہو اس کے مطابق تلاوت کر لیا کرو۔

(۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمُرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْيُسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَرَرْتُ بِهِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَذَكَرَ

(۲۷۸) یہی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

(۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَمْ أُحَدِّثْكَ أَنَّكَ تَلِي مِنَ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيَ الْعُمَالَةَ لَمْ تَقْبَلْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَنَا غَنِيٌّ لِي عَبْدٌ وَلِي أَفْرَاسٌ أُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَفْعَلُ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الْعُمَّاءُ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَإِنَّا أَنْ تَمَوَّلَهُ وَإِنَّا أَنْ تَصَدَّقَ بِهِ وَمَا آتَاكَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْعَمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ لَهُ وَلَا سَائِلِهِ فَخُذْهُ وَمَا لَا تَتَّبِعُهُ تَفْسَكَ [راجع: ۱۰۰]

(۲۷۹) ایک مرتبہ عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ خلافت فاروقی کے زمانے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کیا تم وہی ہو جس کے متعلق مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہیں عوام الناس کی کوئی ذمہ داری سونپی گئی ہے لیکن جب تمہیں اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینے سے ناگواری کا اظہار کرتے ہو؟ عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں! ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ میں نے عرض کیا میرے پاس اللہ کے فضل سے گھوڑے اور غلام سب ہی کچھ ہے اور میں مالی اعتبار سے بھی صحیح ہوں، اس لئے میری خواہش ہوتی ہے کہ میری تنخواہ مسلمانوں کے ہی کاموں میں استعمال ہو جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا مت کرو، کیونکہ ایک مرتبہ میں نے بھی یہی چاہا تھا، نبی ﷺ مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں عرض کر دیتا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ جو محتاج لوگ ہیں، یہ انہیں دے دیجئے، اسی طرح ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے کچھ مال و دولت عطا فرمایا، میں نے حسب سابق یہی عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے لو، اپنے مال میں اضافہ کرو، اس کے بعد صدقہ کرو، اور یاد رکھو! اگر تمہاری خواہش اور سوال کے بغیر کہیں سے مال آئے تو اسے لے لیا کرو، ورنہ اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔

(۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيَ عُمَرُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ فَقَدَّرَ مِنْهُ أَنْ يَلَا أَنَّهُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ وَقَالَ لَا تَتَّبِعُهُ تَفْسَكَ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۱۰۰]

(۲۸۰) یہی حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں گزری ہے۔

(۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ لِي سَبِيلَ اللَّهِ فَأَصَاعَهُ صَاحِبُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتْبَاعَهُ وَطَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَقُلْتُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَتَّبِعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَ بَدْرَهُمْ فَإِنَّ الَّذِي يَمُودُ فِي صَدَقِيهِ كَالْكَلْبِ يَمُودُ فِي قَيْئِهِ [راجع: ۱۱۶]

(۲۸۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے فی سبیل اللہ کسی شخص کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا، اس نے اسے ضائع کر دیا، میں نے سوچا کہ اسے خرید لیتا ہوں، کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ اسے ستا فروخت کر دے گا، لیکن میں نے نبی ﷺ سے مشورہ کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسے مت خرید و اگرچہ وہ تمہیں پیسوں کے بدلے دے کیونکہ صدقہ دے کر رجوع کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کتابی کر کے اسے دوبارہ چاٹ لے۔

(۲۸۲) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَوْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيذَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمٌ فِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نَسِيكِكُمْ [راجع: ۱۶۳]

(۲۸۳) ابوعبید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے آ کر پہلے نماز پڑھا لی، پھر لوگوں کی طرف منہ پھیر کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان دنوں کے روزے سے منع فرمایا ہے، عید الفطر کے دن تو اس لیے کہ اس دن تمہارے روزے ختم ہوتے ہیں اور عید النحر کے دن اس لئے کہ تم اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کھا سکو۔

(۲۸۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَجُلَاةً غَيْرُوا فَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّبَعَتْهُ عَائِكَ ابْنَةُ زَيْدٍ فَكَانَ يَكْرَهُ خُرُوجَهَا وَيَكْرَهُ مَعَهَا وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُكُمْ بِسَاوُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَمْنَعُوهُنَّ [قال شعيب: صحيح]

(۲۸۵) حضرت سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بڑے غیور طبع آدمی تھے، جب وہ نماز کے لئے نکلے تو ان کے پیچھے پیچھے عاتکہ بنت زید بھی چلی جاتیں، انہیں ان کا نکلنا بھی پسند نہ تھا اور روکنا بھی پسند نہ تھا، اور وہ نبی ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ جب تمہاری عورتیں تم سے نماز کے لئے مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں مت روکو۔

(۲۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قُرَيْبَةُ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبٍ [راجع: ۲۱۳]

(۲۸۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو یسعی اور شریعت بھی مفتوح ہوتا، میں اسے فاتحین کے درمیان تقسیم کر دیتا جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

(۲۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْفَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ بُنْتُ عَنْ أَبِي الْعَصَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ وَلَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ تَحَانَتْ مَكْرَمَةٌ فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقَرَّى عِنْدَ اللَّهِ كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصِدِّقْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَةً وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْتَكِلِي بِصَدَقَةِ امْرَأَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْلِي بِصَدَقَةِ امْرَأَتِهِ حَتَّى تَكُونَ لَهَا عِدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ وَحَتَّى يَقُولَ كَلْبَتُ إِلَيْكَ عَلَقَى الْقُرْبَةَ قَالَ وَكُنْتُ غَلَامًا عَرَبِيًّا مَوْلَدًا لَمْ أَزِدْ مَا عَلَقَى الْقُرْبَةَ قَالَ وَأَعْرَضَى تَقُولُونَهَا لِمَنْ قِيلَ فِي مَدَارِئِكُمْ وَمَاتَ قِيلَ فَلَنْ شَهِدًا وَمَاتَ فَلَنْ شَهِدًا وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْفَرَ عَجَبُ ذَاتِهِ أَوْ ذَتْ رَاحِلَتِهِ ذَهَبًا أَوْ وَرَقًا يَلْتَمِسُ التَّجَارَةَ لَا تَقُولُوا ذَاكُمْ وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ أَوْ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قِيلَ أَوْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ إِنْ صَحَّحَهُ ابْنُ حَبَانَ (٤٦٢٠)، وَالْحَاكِمُ (١٧٥/٢-١٧٦) قَالَ

الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (أَبُو دَاوُدَ: ٢١٠٦، ابْنُ مَاجَهَ: ١٨٨٧، التِّرْمِذِيُّ: ١١١٤، النَّسَائِيُّ: ١١٧/٦) || انظر: ١٢٨٧

(۲۸۵) ابوالجفاء سلمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کھرا کر کے ساتھ یہ بات دہراتے ہوئے سنا کہ لوگو! اپنی بیویوں کے مہر زیادہ مت باندھا کرو، کیونکہ اگر یہ چیز دنیا میں باعث عزت ہوتی یا اللہ کے نزدیک تقویٰ میں شمار ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ حق دار نبی ﷺ تھے، جبکہ نبی ﷺ کسی کی بیوی یا بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا، اور انسان اپنی بیوی کے حق مہر سے ہی آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے، جو بعد میں اس کے لئے خود اپنی ذات سے دشمنی ثابت ہوتی ہے اور انسان یہاں تک کہہ جاتا ہے کہ میں تو تمہارے پاس مشکیزہ کا منہ باندھنے والی رسی تک لانے پر مجبور ہو گیا ہوں۔

ابوالجفاء ”جو کہ راوی ہیں“ کہتے ہیں کہ میں چونکہ عرب کے ان غلاموں میں سے تھا جنہیں ”مولدین“ کہا جاتا ہے اس لئے مجھے اس وقت تک ”علق القربہ“ (جس کا ترجمہ مشکیزہ کا منہ باندھنے والی رسی کیا گیا ہے) کا معنی معلوم نہیں تھا۔

پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص دوران جہاد مقتول ہو جائے یا طبعی طور پر فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی شہید ہو گیا، فلاں آدمی شہید ہو کر دنیا سے رخصت ہوا، حالانکہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی سواری کے پچھلے حصے میں یا کچادے کے نیچے سونا چاندی چھپا رکھا ہو جس سے وہ تجارت کا ارادہ رکھتا ہو، اس لئے تم کسی کے متعلق یقین کے ساتھ یہ مت کہو کہ وہ شہید ہے، البتہ یہ کہہ سکتے ہو کہ جو شخص راہِ خدا میں مقتول یا فوت ہو جائے (وہ شہید ہے) اور جنت میں داخل ہو گا جیسا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے۔

(۲۸۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْخَرَبِيِّ سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي قُرَاسٍ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ الْإِنَّمَا بَيْنَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ إِذْ بَيْنَ ظَهْرِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذْ يَنْزِلُ الْوَحْيُ وَإِذْ بَنَيْنَا اللَّهَ مِنْ أَخْبَارِكُمْ الْآلَا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ انْطَلَقَ وَقَدْ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَإِنَّمَا نَعْرِفُكُمْ بِمَا تَقُولُ لَكُمْ مَنْ أَظْهَرَ مِنْكُمْ خَيْرًا وَخَيْرًا وَأَحَبَّنَا عَلَيْهِ وَمَنْ أَظْهَرَ مِنْكُمْ لَنَا شَرًّا كُنَّا بِهِ شَرًّا وَأَبْغَضْنَا عَلَيْهِ سَرَّائِلُكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ الْآلَا إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا حِينٌ وَأَنَا أَحْسِبُ أَنَّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ اللَّهَ وَمَا عِنْدَهُ فَقَدْ حَبِلَ إِلَيَّ بِأَحْوَرَةٍ الْآلَا إِنَّ رَجُلًا قَدْ قَرَنُوهُ يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ النَّاسِ فَلَا يُدَوُّوا اللَّهَ

بِقَرَانِكُمْ وَأَرِيدُوهُ بِأَعْمَالِكُمْ إِلَّا إِنِّي وَاللَّهِ مَا أُرْسِلُ عَمَّالِي إِلَيْكُمْ لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا يَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ وَلَكِنْ أُرْسِلُهُمْ إِلَيْكُمْ لِيَعْلَمُواكُمْ دِينَكُمْ وَتُسَبِّحُكُمْ قَمَنَ فَعِلَ بِهِ شَيْءٌ سِوَى ذَلِكَ فَلْيَرْفَعَهُ إِلَى قَوْلِ الْإِذَى نَفْسِي بِيَدِهِ إِذَنْ لَأَقِصَّه مِنْهُ قَوْلَتِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْرَأَيْتَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَعِيَّةٍ فَادَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَنْتَ لَمُقْتَضِهِ مِنْهُ قَالَ إِي وَالْإِذَى نَفْسُ عَمْرٍو بِيَدِهِ إِذَنْ لَأَقِصَّه مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصُ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَيَذَلُّوهُمْ وَلَا تَحْمَرُّوهُمْ فَتَقْتُلُوهُمْ وَلَا تَمْنَعُوهُمْ حُقُوقَهُمْ فَتَكْفُرُوهُمْ وَلَا تَنْزِلُوهُمْ الْغِيَاضَ فَتَضَيُّعُوهُمْ [اصححه الحاكم (۴/۴۳۹)].

قال الألباني: ضعيف مختصراً (أبو داود: ۴۵۳۷، النسائي: ۳۴/۸)

(۲۸۶) ابوفراس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا لوگو! جب تک نبی ﷺ ہم میں موجود رہے، وحی نازل ہوتی رہی، اور اللہ ہمیں تمہارے حالات سے مطلع کرتا رہا اس وقت تک تو ہم تمہیں پہچانتے تھے، اب چونکہ نبی ﷺ تشریف لے گئے ہیں اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اس لئے اب ہم تمہیں ان چیزوں سے پہچانیں گے جو ہم تمہیں کہیں گے۔

تم میں سے جو شخص ”خیر“ ظاہر کرے گا ہم اس کے متعلق اچھا گمان رکھیں گے اور اس سے محبت کریں گے اور جو ”شر“ ظاہر کرے گا ہم اس کے متعلق اچھا گمان نہیں رکھیں گے اور اس بناء پر اس سے نفرت کریں گے، تمہارے پوشیدہ راز تمہارے رب اور تمہارے درمیان ہوں گے۔

یاد رکھو! مجھ پر ایک وقت ایسا بھی آیا ہے کہ جس میں میں سمجھتا ہوں جو شخص قرآن کریم کو اللہ اور اس کی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے پڑھتا ہے وہ میرے سامنے آخرت کا تخیل پیش کرتا ہے، یاد رکھو! بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو قرآن کریم کی تلاوت سے لوگوں کے مال و دولت کا حصول چاہتے ہیں، تم اپنی قراءت سے اللہ کو حاصل کرو، اپنے اعمال کے ذریعے اللہ کو حاصل کرو، اور یاد رکھو! میں نے تمہارے پاس اپنے مقرر کردہ گورنروں کو اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ تمہاری چیزیں دھڑکیں، اور تمہارے مال و دولت پر قبضہ کر لیں، میں نے تو انہیں تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ وہ تمہیں تمہارا دین اور نبی ﷺ کی سنتیں سکھائیں۔

جس شخص کے ساتھ اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوا ہو، اسے چاہئے کہ وہ اسے میرے سامنے پیش کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں اسے بدلہ ضرور لے کر دوں گا، یہ کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر سامنے آئے اور کہنے لگے امیر المؤمنین! اگر کسی آدمی کو رعایا پر ذمہ دار بنایا جائے اور وہ رعایا کو ادب سکھانے کے لئے کوئی سزا دے دے تو کیا آپ اس سے بھی قصاص لیں گے؟ فرمایا ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں عمری جان ہے میں اس سے بھی قصاص لوں گا، میں نے خود نبی ﷺ کو اپنی طرف سے قصاص دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

یاد رکھو! مسلمانوں کو مار پیٹ کر ذلیل مت کرو، انہیں انگاروں پر مت رکھو کہ انہیں آزمائش میں مبتلا کرو، ان سے ان



کے حقوق مت روکو کہ انہیں کفر اختیار کرنے پر مجبور کر دو، اور انہیں غصہ مت دلاؤ کہ انہیں ضائع کر دو۔

(۲۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً أُخْرَى أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ بُنْتُ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لَا تَغْلُوا صَدُقَ النِّسَاءُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَذَكَرَ أَيُّوبُ وَهَشَامُ وَابْنُ عُثْمَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ عَنْ عُمَرَ نَحْنُ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ بُنْتُ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ [راجع: ۱۲۸۵]

(۲۸۷) مہر زیادہ مقرر نہ کرنے والی روایت جو ”عقرب گزری“ ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةً أَمَّ أَبَانَ ابْنَةَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعِنْدَهُ عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدُهُ قَالَ فَأَرَاهُ أُخْرَاهُ بِمَكَّانٍ ابْنُ عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي وَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتُ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكَيْفِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ رَسُولَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ فَأَعْلَمَ مِنْ ذَلِكَ أَنَّا طَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ صَهْبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ وَإِنَّهُ صَهْبٌ فَقَالَ مَرُوءَةٌ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرَبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مَرَّةً فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا بَلَّغْنَا الْمَدِينَةَ لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صَهْبٌ فَقَالَ وَالْأَخَاهُ وَاصْبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا رَسُولَهُ وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بَعْضُ بُكَاءِ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكَيْفِ أَهْلِهِ أَحَدٌ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُرِيدُهُ اللَّهُ عَذْرًا وَجَلَّ بِكَيْفِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ أَصْحَكَ وَأَبْكَى وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ أَيُّوبُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةُ قَوْلَ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونِي عَنْ غَيْرِ كَذَائِبٍ وَلَا مَكْدَبِينَ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ [صححه البخاری (۱۲۸۷)]

ومسلم (۹۲۸) وابن حبان (۳۱۳۶) [النظر: ۲۹۰]

(۲۸۸) حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازے کے انتظار میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہاں عمرو بن عثمان بھی تھے، اتنی دیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کا رہنما لے آیا، شاید اسی نے انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نشست کا بتایا، چنانچہ وہ میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے اور میں ان دونوں کے درمیان ہو گیا، اچانک گھر سے رونے کی آوازیں آنے لگیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ میں

نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میت کو اس کے اہل خانہ کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، اور اہل خانہ کو یہ حدیث کہلو ابھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام بیدا میں پہنچے تو ان کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو کسی درخت کے سائے میں کھڑا تھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا جا کر خبر لاؤ کہ یہ آدمی کون ہے؟ میں گیا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے، میں نے واپس آ کر عرض کیا کہ آپ نے مجھے فلاں آدمی کے بارے میں معلوم کرنے کا حکم دیا تھا، وہ صہیب رضی اللہ عنہ ہیں، فرمایا انہیں ہمارے پاس آنے کے لیے کہو، میں نے عرض کیا ان کے ساتھ ان کے اہل خانہ بھی ہیں، فرمایا اگر چاہل خانہ ہوں تب بھی انہیں بلا کر لاؤ۔

خیر! مدینہ منورہ پہنچنے کے چند دن بعد ہی امیر المؤمنین پر قاتلانہ حملہ ہوا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو وہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی کہنے لگے ہائے! میرے بھائی، ہائے! میرے دوست، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت کو اس کے رشتہ داروں کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی ذکر کیا، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی تھی کہ میت کو کسی کے رونے دھونے سے عذاب ہوتا ہے، نبی ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا فر کے اہل خانہ کے رونے دھونے کی وجہ سے اس کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے، اصل ہجرت اور رلانے والا تو اللہ ہے، اور یہ بھی اصول ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کا یہ قول معلوم ہوا تو فرمایا کہ تم لوگ جن سے حدیث روایت کر رہے ہو، نہ تو وہ جھوٹے تھے اور نہ ان کی تکذیب کی جاسکتی ہے، البتہ بعض اوقات انسان سے سننے میں غلطی ہو جاتی ہے۔

(۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَدْ تَخَرَّعْتُ حَدِيثَ أَبِي ثَابِتٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهَهُمَا لَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ لِإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (النظر: ۲۹۰)

(۲۸۹) ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت مروی ہے البتہ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے جو ان کے سامنے ہی تھے، فرمایا کہ آپ ان رونے والیوں کو رونے سے روکتے کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت پر اس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۲۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَقَّعْتُ ابْنَةَ عُثْمَانَ ابْنَ عُثْمَانَ بِمَكَّةَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهَهُمَا

أَلَا تَنْهَى عَنْ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَلَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ [مكرر ما قبله]

(۲۹۰) عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی فوت ہو گئی، اس کے جنازے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں شریک ہوئے، جبکہ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے عمرو بن عثمان سے کہا کہ تم ان لوگوں کو رونے سے کیوں نہیں روکتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۹۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يَسَّادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ فِي رَكْبٍ أَسِيرُ فِي غَزَاةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفْتُ لَقُلْتُ لَا وَابِي لَهْتَافَ بِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي لَا تَحْلِفُوا يَا أَبَائِكُمْ فَالْتَفْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۱۱۶]

(۲۹۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں تھا، ایک موقع پر میں نے قسم کھاتے ہوئے کہا ”لا وابی“ تو پیچھے سے ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو، میں نے دیکھا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(۲۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُو سَعْدٍ الصَّاعِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْخَدَّانِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَحْلِفُ عَلَى أَيْمَانٍ ثَلَاثَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَالِ مِنْ أَحَدٍ وَمَا أَنَا بِأَحَقُّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ الْمُسْلِمِينَ أَحَدٌ إِلَّا وَلَهُ فِي هَذَا الْمَالِ نَصِيبٌ إِلَّا عَبْدًا مَمْلُوكًا وَلَكِنَّا عَلَى مَنَازِلًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَسَمْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ وَبَلَاؤُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَالرَّجُلُ وَقَدَّمُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَالرَّجُلُ وَغَنَاؤُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ وَاللَّهُ لَيَنْ يَبْقِيَ لَهُمْ لِبَائِثِينَ الرَّاعِي يَجْعَلُ صَنْعَاءَ حَظَّهُ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَهُوَ يَزْعَى مَكَانَهُ [قال الألباني: حسن موفق (أبو داود: ۲۹۵۰) قال شعيب: إسناده ضعيف]

(۲۹۲) مالک بن اوس کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تین باتوں پر قسم کھایا کرتے تھے، وہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم! اس مال کا ایک کی نسبت دوسرا کوئی شخص زیادہ حقدار نہیں (بلکہ سب برابر مستحق ہیں) اور میں بھی کسی دوسرے کی نسبت زیادہ مستحق نہیں ہوں، اللہ کی قسم! ہر مسلمان کا اس مال میں حق ہے سوائے اس غلام کے جو اپنے آقا کا اب تک مملوک ہے، البتہ ہم کتاب اللہ کے مطابق درجہ بندی کریں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا طریقہ تقسیم حاصل کریں گے۔

چنانچہ ایک آدمی وہ ہے جس نے اسلام کی خاطر بڑی آزمائشیں برداشت کیں، ایک آدمی وہ ہے جو قدیم الاسلام ہو،

ایک آدمی وہ ہے جو اسلام میں غنی رہا اور ایک آدمی وہ ہے جو ضرورت مند رہا، اللہ کی قسم! اگر میں زندہ رہا تو ایسا ہو کر رہے گا کہ جبل صنعاء سے ایک چرواہا آئے گا اور اس مال سے اپنا حصہ وصول کرے گا اور اپنی جگہ جانور بھی چراتار رہے گا۔

(۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ الْأَعْمَاجِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُخَارِقِ زُهَيْرُ بْنُ سَالِمٍ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ وَلَّاهُ عُمَرُ جَمْعَ قَدْ حَكَرَ الْعِدِيثَ قَالَ عُمَرُ يُعْنِي لِكُفِّهِ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ أَمْرِ فَلَا تَكْتُمْنِي قَالَ وَاللَّهِ لَا أَكْتُمُكَ شَيْئًا أَغْلَمُهُ قَالَ مَا أَخَوْفُ شَيْءٍ تَخَوَّفُهُ عَلَى أُمَّةٍ مُحْتَدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمَّةٌ مُضِلِّينَ قَالَ عُمَرُ صَدَقْتَ قَدْ أَسَرَّ ذَلِكَ إِلَيَّ وَأَغْلَقْتَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [إسناده ضعيف]

(۲۹۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعید کو "جمع" کا گورنر مقرر فرما رکھا تھا، ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک سوال پوچھتا ہوں، مجھ سے کچھ نہ چھپانا، انہوں نے عرض کیا کہ مجھے جس چیز کا علم ہوگا، اسے نہیں چھپاؤں گا، فرمایا امت مسلمہ کے حوالے سے تمہیں سب سے زیادہ خطرناک بات کیا معلوم ہوتی ہے؟ عرض کیا گمراہ کن ائمہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے سچ کہا، مجھے یہ بات نبی ﷺ نے بتائی تھی۔

(۲۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَالِحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ أَرْسِلُوا إِلَيَّ طَيْبًا يَنْظُرُ إِلَيَّ جُرْجِي هَذَا قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيَّ طَيْبًا مِنْ الْعَرَبِ فَسَقَى عُمَرُ نَبِيذًا قَشَبَةً النَّبِيذُ بِالْهَمْزِ جِنْ خَرَجَ مِنَ الطَّعْنَةِ الْيُمْنَى تَنَعَتْ السَّرَّةُ قَالَ فَذَعُوتُ طَيْبًا آخَرَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ لَنَا فَنَجَّحَ اللَّيْنُ مِنَ الطَّعْنَةِ صَلَدًا أَتَيْتُ فَقَالَ لَهُ الطَّيْبُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَغْهَدَ فَقَالَ عُمَرُ صَدَقْنِي أَخُو بَنِي مُعَاوِيَةَ وَلَوْ قُلْتُ غَيْرَ ذَلِكَ كَذَبْتُكَ قَالَ فَسَقَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ جِنْ سَمِعُوا ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَيْنَا مَنْ كَانَ بَايَعَنَا فَلْيُخْرِجْ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْدَبُ الْيَمِينُ يَبْكَاءُ أَهْلِيهِ عَلَيْهِ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَقْرَأُ أَنْ يَبْكِي عِنْدَهُ عَلَى هَالِكٍ مِنْ وَلَدِهِ وَلَا غَيْرِهِمْ [راجع: ۱۸۰]

(۲۹۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاتلانہ حملہ میں زخمی ہونے کے بعد فرمایا میرے پاس طیب کو بلا کر لاؤ، جو میرے زخموں کی دیکھ بھال کرے، چنانچہ عرب کا ایک نامی گرامی طیب بلا یا گیا، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبیذ پلائی، لیکن وہ ناف کے نیچے لگے ہوئے زخم سے نکل آئی اور اس کا رنگ خون کی طرح سرخ ہو چکا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد انصار کے بنو معویہ میں سے ایک طیب کو بلا یا، اس نے آ کر انہیں دودھ پلایا، وہ بھی ان کے زخم سے چکنا سفید نکل آیا، طیب نے یہ دیکھ کر کہا کہ امیر المؤمنین! اب وصیت کر دیجئے، (یعنی اب پتہ مشکل ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا، اگر تم کوئی دوسری بات کہتے تو میں تمہاری بات نہ مانتا۔

یہ سن کر لوگ رونے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ پر مت رود، جو رونا پاتا ہے وہ باہر چلا جائے کیا تم لوگوں نے نبی ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ میت کو اس کے اہل خانہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے، اسی وجہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے

بیوں یا کسی اور کے انتقال پر رونے والوں کو اپنے پاس نہیں بٹھاتے تھے۔

(۲۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا الْقَاسِمُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى يَبْرُوا الشَّمْسَ عَلَى نَيْبٍ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرَفُ نَيْبٍ كَيْفَمَا يَغِيرُ فَأَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ [راجع: ۸۴، البخاری]

(۲۹۵) عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شرکین طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے، اور کہتے تھے کہ کوہِ نمبر روشن ہوتا کہ ہم حملہ کریں، جبکہ نبی ﷺ مزدلفہ سے مٹی کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْيُسُوفِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَاسِمِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَرَرْتُ بِهَاشِمِ بْنِ حَكِيمٍ بَيْنَ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَافَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أَنْ أَسْأِرَهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَنَظَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّيْهُ بِرِذَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَفْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرُؤُهَا قَالَ أَفْرَأَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَوُ أَفْرَأَيْهَا هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرُؤُهَا قَالَ فَانْطَلَقْتُ أَفُودُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا وَأَنْتَ أَفْرَأَتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ يَا عُمَرُ أَفْرَأَ يَا هَاشِمُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَأَ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَفْرَأَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْفُرْقَانَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ فَأَفْرَأُوا مِنْهُ مَا تَبَسَّرَ [راجع: ۱۱۵۸]

(۲۹۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دور نبوت میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں سورۃ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے اس میں ایسے حروف کی تلاوت کی جو نبی ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے، میرا دل چاہا کہ میں ان سے نمازی میں پوچھ لوں، بہر حال فراغت کے بعد میں نے انہیں چادر سے گھسٹ کر پوچھا کہ تمہیں سورۃ فرقان اس طرح کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے، میں نے کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں، بخدا! نبی ﷺ نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے۔

یہ کہہ کر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھینچتا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سورۃ فرقان خود پڑھائی ہے، میں نے اسے سورۃ فرقان کو ایسے حروف میں پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے

نہیں پڑھائے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اے چھوڑ دو، پھر ہشام سے اس کی عادت کرنے کے لیے فرمایا، انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے وہ پہلے پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر مجھ سے کہا کہ عمر! تم بھی پڑھ کر سناؤ، چنانچہ میں نے بھی پڑھ کر سنا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورت اس طرح بھی نازل ہوئی ہے، اس کے بعد ارشاد فرمایا بے شک اس قرآن کا نزول سات قراءتوں پر ہوا ہے، لہذا تمہارا لیے اس میں سے جو آسان ہو، اس کے مطابق تلاوت کر لیا کرو۔

(۲۹۷) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بِنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ مَخِيضَةٍ لَمْ يُغَيِّرْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُذِّتْ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَنَطَّرْتُ حَتَّى سَلَّمْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ لَدَخَرْتُ مَعَنَاهُ [راجع: ۱۵۸]

(۲۹۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دو نبوت میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں سورۃ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے اس میں ایسے حروف کی تلاوت کی جو نبی ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے، میرا دل چاہا کہ میں ان سے نمازی میں پوچھ لوں، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَمَسِّحًا لِيَلَّةِ الْقَدْرِ فَلْيَتَمَسَّحْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَقَرَأْ

[راجع: ۸۵]

(۲۹۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

(۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَسْتَخْلِفُ لِقَالَ إِنْ أَتَرُكَ فَقَدْ تَرَكْتَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ اسْتَخْلِفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البیہاقی (۷۲۱۸)، ومسلم (۱۸۴۳) وابن حبان (۴۴۷۸)]

(۲۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ اپنا خلیفہ کسی کو مقرر کر دیجئے؟ فرمایا اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے بہتر ذات نے بھی مقرر نہیں کیا تھا یعنی نبی ﷺ نے اور اگر مقرر کر دوں تو مجھ سے بہتر ذات نے بھی مقرر کیا تھا یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِي يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يُخَطِّبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْقَمَلُ بِالْبَيْتِ وَإِنَّمَا لِأَمْرِؤَ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ أَمْرًا يَنْزَوِجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ [راجع: ۱۶۸]

(۳۰۰) حضرت عمر فاروقؓ جیٹوں سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و مدار تو نیت پر ہے اور ہر انسان کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو، سو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو، تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت حصول دنیا کے لئے ہو یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اس چیز کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے کی۔

(۲۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ اتَّبِرُوا وَارْتَدُّوا وَانْتَعِلُوا وَالْقَوَا الْحِفَافَ وَالسَّرَاوِيكِلَاتِ وَالْقَوَا الرُّكْبَ وَانْزُوا وَعَلَيْكُمْ بِالْمَعَدَّةِ وَارْمُوا الْأَعْرَاضَ وَذَرُوا التَّعَمُّعَ وَزَيِّ الْقَعِيمِ وَإِيَّاكُمْ وَالْخَيْرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ لَا تَلْبَسُوا مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْبَعِهِ [راجع: ۱۹۲]

(۳۰۱) حضرت عمر فاروقؓ جیٹوں فرمایا کرتے تھے کہ تہبند بھی باندھا کرو اور جسم کے اوپر والے حصے پر چادر بھی ڈالا کرو، جو تے پہنا کرو، سوز سے اور شلوار چھوڑ دو، سواری و گھمنوں کے بل بٹھا کر اس پر سوار ہونے کی بجائے کوڈ کر سوار ہوا کرو تا کہ تمہاری بہادری اور ہمت میں اضافہ ہو، قبیلہ سعد کی سواریوں کو اپنے اوپر لازم کرلو، ہدف پر نشانہ لگانا سیکھو، تاز و نعت، پیش پرستی اور تحم کے طور طریقے چھوڑ دو، اور ریشم سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ ریشم مت پہنو، سوائے اتنی مقدار کے اور نبی ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

(۲۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ وَأَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَدْ زَانَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ [راجع: ۱۲۹۹]

(۳۰۲) سیدنا فاروقؓ اعظم جیٹوں نے فرمایا کہ آیت رجم کے حوالے سے اپنے آپ کو ہلاکت میں پڑنے سے بچانا کہیں کوئی شخص یہ نہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو ہمیں دو سزاؤں کا ذکر نہیں ملتا، میں نے نبی ﷺ کو کبھی رجم کی سزا جاری کرتے ہوئے دیکھا ہے اور خود ہم نے بھی یہ سزا جاری کی ہے۔

(۲۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ الْقَوَامُ حَدَّثَنِي شَيْخٌ كَانَ مُرَاطِبًا بِالسَّاحِلِ قَالَ لَقِيتُ أَبَا صَالِحٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا وَابْنُ خُرٍّ يُشْرِفُ فِيهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى الْأَرْضِ يُسْتَأْنَدُ اللَّهُ فِي أَنْ يُفْصِخَ عَلَيْهِمْ فَيَكْفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [إسناده ضعيف]

(۳۰۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی رات ایسی نہیں گذرتی جس میں ستر تین مرتبہ زمین پر جھانک کر نہ دیکھتا ہو، وہ ہر مرتبہ اللہ سے یہی اجازت مانگتا ہے کہ زمین والوں کو ڈو دے، لیکن اللہ اسے ایسا کرنے سے روک دیتا ہے۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سَبْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَنْ طَلْحَةَ أَمْرًا أَنكَ قَالَ طَلَفْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَدَكُرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَدَكُرُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيُرَا جَعَلَهَا فَإِذَا عَظُرَتْ فَلْيَطْلُقْهَا فِي طَهْرٍهَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هَلْ اعْتَدَدْتُ بِأَيِّ طَلَفْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَمَّا لِي لَا اعْتَدْتُ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ لَدَكُرْتُهَا لَعَنْتُهَا وَاسْتَحْمَقْتُ إِنْ قَالَ

شعيب: [إسناده صحيح] [سبائي في مسند ابن عمر: ۵۲۶۸]

(۳۰۳) انس بن سیرین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ اپنی زوجہ کو طلاق دینے کا واقعہ تو سنا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو "ایام" کی حالت میں طلاق دے دی، اور یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی بتادی، انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا اسے کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لے، جب وہ "پاک" ہو جائے تو ان ایام طہارت میں اسے طلاق دے دے، میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے وہ طلاق شارکی تھی جو "ایام" کی حالت میں دی تھی؟ انہوں نے کہا کہ اسے شارک کرنے کیا وجہ تھی؟ اگر میں ایسا کرتا تو لوگ مجھے بیوقوف سمجھتے۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الشَّامِيِّ قَالَ لَيْسَ أَبُو أُمَامَةَ قَوْبًا جَدِيدًا فَلَمَّا بَلَغَ تَرْفُوتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَحْدَّ قَوْبًا فَلَيْسَهُ لَقَالُ حِينَ يَبْلُغُ تَرْفُوتَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى التَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ أَوْ قَالَ أَلْقَى تَقْصَدُقُ بِهِ تَحَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقِيَ جَوَارِ اللَّهِ وَلَقِيَ تَخَنَّفَ اللَّهُ حَيًّا وَمَيِّتًا حَيًّا وَمَيِّتًا [إسناده ضعيف]

(۳۰۵) ابو العلاء شامی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن کیا، جب وہ ان کی پہلی کی ہڈی تک پہنچا تو انہوں نے یہ دعا پڑھی کہ اس اللہ کا شکر جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ذریعے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں، اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں، پھر فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہنے اور جب وہ اس کی پہلی کی ہڈی تک پہنچے تو یہ دعا پڑھے (جس کا ترجمہ ابھی گذرا) اور پھر اپنا کپڑا صدقہ کر دے، وہ زندگی میں بھی اور زندگی کے بعد بھی اللہ کی حفاظت میں، اللہ کے پڑوس میں اور اللہ کی نگہبانی میں رہے گا۔



(۲۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ أَنْ يَتَمَّ وَهُوَ جُنْبٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ يَتَوَضَّأُ وَصُورَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَتَمَّ [راجع: ۱۹۱]

(۳۰۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر ہم میں سے کوئی شخص ناپاک ہو جائے اور وہ غسل کرنے سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز والا وضو کر کے سو جائے۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا وَرَقَاءُ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّعَلُّبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْبَيْعِ يَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ فَأَقْبَلَ رَأَيْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ فَقَالَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ أَهْلُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ أَكْبَرُ إِنَّمَا يَكْفِي الْمُسْلِمِينَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَوَّضًا فَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَعَلَيْهِ جَنَّةٌ صَبَقَهُ الْكُفَّاءُ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِهَا وَمَسَحَ [راجع: ۱۹۳]

(۳۰۷) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنت البقیع میں چاند دیکھ رہے تھے کہ ایک سوار آ دی آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس سے آنا سامنا ہو گیا، انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم کس طرف سے آ رہے ہو؟ اس نے بتایا مغرب کی جانب سے، انہوں نے پوچھا کیا تم نے چاند دیکھا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے سوال کا چاند دیکھ لیا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا مسلمانوں کے لئے ایک آدمی کی گواہی بھی کافی ہے، پھر خود کھڑے ہو کر ایک برتن سے ”جس میں پانی تھا“ وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، اور مغرب کی نماز پڑھائی، اور فرمایا میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے ایک شامی جب پہن رکھا تھا جس کی آستینیں تنک تھیں اور نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ جے کے نیچے سے نکال کر مسح کیا تھا۔

(۲۰۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا جَوْرِ أَنْبَاءًا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخُرَيْبِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ قَالَ حَرَجَ رَجُلٌ مِنْ طَلْحِيَّةٍ مُهَاجِرًا يُقَالُ لَهُ بَيْرُحٌ ثُمَّ أَسَدٌ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيَّامٍ فَرَأَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ غَرِيبٌ فَقَالَ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ عَمَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ هَذَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ الَّتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَرْضًا يُقَالُ لَهَا عَمَانٌ يَنْصَحُ بِسَاحَتِهَا الْبَحْرُ بِهَا حَتَّى مِنَ الْعَرَبِ لَوْ أَتَاهُمْ رَسُولِي مَا رَمَوْهُ بِسَهْمٍ وَلَا حَجَرٍ

[إسناده ضعيف]

(۳۰۸) ابولبید کہتے ہیں کہ ایک آدمی ”جس کا نام ”بیرح بن اسد“ تھا“ طاحیہ نامی جگہ سے ہجرت کے ارادے سے روانہ ہوا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچا تو نبی ﷺ کی وفات ہوئے کئی دن گزر چکے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو وہ انہیں اجنبی محسوس ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا آپ کون ہو؟ اس نے کہا کہ میرا تعلق ”عمان“ سے ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ”اچھا“ کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے، اور عرض کیا کہ ان کا تعلق اس سرزمین سے ہے جس کے متعلق میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں جس کا نام ”عمان“ ہے، اس کے ایک کنارے سمندر بہتا ہے، وہاں عرب کا ایک قبیلہ بھی آباد ہے، اگر میرا قاصد ان کے پاس گیا ہے تو انہوں نے اسے کوئی تیر یا پچتر نہیں مارا۔

(۲۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ نَوَاصِعَ لِي هَكَذَا وَجَعَلَ يَزِيدُ بَاطِنُ كَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَذْنَاهَا إِلَى الْأَرْضِ رَفَعَهُ هَكَذَا وَجَعَلَ بَاطِنُ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ وَرَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ (إسنادہ صحیح)

(۲۰۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث قدسی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میرے لیے اتنا سامجھتا ہے ”راوی نے زمین کے قریب اپنے ہاتھ کو لے جا کر کہا“ تو میں اسے اتنا بلند کر دیتا ہوں، راوی نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ اٹھا کر دکھایا۔  
فائدہ: یعنی تواضع اختیار کرنے والے کو اللہ کی طرف سے نعمتیں اور عظمیٰ عطا ہوتی ہیں۔

(۲۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَزْوَانَ الْعَبْدِيِّ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ الْكُرْدِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ تَحْتَ مِنْبَرِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخَوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلِّ مُنَافٍ عَلَيْهِمُ الْإِنْسَانُ (راجع: ۱۱۴۳)

(۲۱۰) ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے منبر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا اور وہ لوگوں کے سامنے خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خطرہ اس منافق سے ہے جو زبان دان ہو۔

(۲۱۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَحَدَّثَنَا مُصْعَبُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ بَسَّارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الْأَيَّةَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ وَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةَ فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبَعَلْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةَ فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبَعَلْتُ أَهْلَ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ وَجُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَيَمِمْ

الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ النَّارَ اَلْإِمَامُ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ وَأَشَارَ إِلَى تَدْنِيسِ فِعْهِ عِنْدَ الْعَقْلِ وَكَذَلِكَ هُوَ أَبُو حَنَانٍ وَاسْ كَبِيرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: هَذَا الْحَدِيثُ مُنْقَطِعٌ بِهَذَا الْإِسَادِ قَالَ الْأَنْبَاسِيُّ:

صَعْبٌ (أَبُو دَاوُدَ: ٤٧٠٣، التِّرْمِذِيُّ: ٣٠٧٥) قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لغيره |

(۳۱۱) مسلم بن یسار الجعفی کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا

”وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ“

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے بھی اس نوعیت کا سوال کسی کو پوچھتے ہوئے سنا تھا، اس موقع پر نبی ﷺ نے اس کا جواب یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی جب تخلیق فرمائی تو کچھ عرصے بعد ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا کہ میں نے ان لوگوں کو جنت کے لئے اور اہل جنت کے اعمال کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

اس کے بعد وہ بارہ ہاتھ پھیر کر ان کی کچھ اور اولاد کو نکالا اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جہنم کے لئے اور اہل جہنم کے اعمال کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، ایک آدمی نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کیا فائدہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے جب کسی بندے کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے تو اسے اہل جنت کے کاموں میں لگائے رکھے گا یہاں تک کہ وہ جنتیوں والے اعمال کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائے اور اس کی برکت سے جنت میں داخل ہو جائے، اور اگر کسی بندے کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے تو وہ اسے اہل جہنم کے کاموں میں لگائے رکھے گا، یہاں تک کہ جہنمیوں کے اعمال کرتا ہوا وہ دنیا سے رخصت ہو جائے گا اور ان کی محنت سے جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

(۳۱۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَمَرُّ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَائِمٌ يَتَخَطَّبُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ سَاعَةٌ هَذِهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النَّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتَ فَأَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْعُسْلِيِّ اِنظر: ۱۹۹ |

(۳۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دوران خطبہ ایب صاحب آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سا وقت ہے آئے کا؟ انہوں نے جواباً کہا کہ امیر المؤمنین! میں بازار سے واپس آیا تھا، میں نے تو جیسے ہی اذان سنئی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اور سے وضو بھی؟ جبکہ آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيحٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ بَعْضِ بَنِي نَعْلَى عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ طُفْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَلَمَ الرَّحْمَنُ قَالَ يَعْلَى فُكِنْتُ مِمَّا يَلِي أَيْمَنَ فَلَمَّا بَلَغْتُ الرَّحْمَنَ الْغُرْبَى الَّذِي يَلِي الْأَسْوَدَ جَرَوْتُ بِيَدِهِ يَسْتَلِمُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقُلْتُ لَا تَسْتَلِمُ قَالَ أَلَمْ تَطُفْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ أَفَرَأَيْتَهُ يَسْتَلِمُ هَذَيْنِ الرَّكْنَيْنِ الْغُرْبَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِيهِ أَسْوَدٌ حَسَنَةٌ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَانْفُذْ عَنْكَ [راجع: ۱۲۵۳]

(۳۱۳) حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا، انہوں نے حجر اسود کا استلام کیا، جب میں رکن یرمائی پر پہنچا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا تاکہ وہ استلام کر لیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا کیا آپ استلام نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کے ساتھ بھی طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا تو کیا آپ نے نبی ﷺ کو اس کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے فرمایا کیا جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے اسودہ حسنہ موجود نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا پھر اسے چھو دو۔

(۳۱۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ وَابُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادَانِ قَالَ جِئْتُ بَدَنَ بَنِي لَی فَاذْدْتُ أَنْ أَصْرِفَهَا فَلَقِيتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ فَاصْطَرَفَهَا وَآخَذَهَا فَقَالَ حَتَّى يَجِيءَ سَلَمٌ حَارِزِي قَالَ أَبُو عَامِرٍ مِنَ الْعَابَةِ وَقَالَ فِيهَا كُلُّهَا هَاءَ وَهَاءَ قَالَ فَسَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاتُ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاتُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاتُ [راجع: ۱۱۶۲]

(۳۱۵) حضرت مالک بن اوس بن الحدادان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سونے کے بدلے چاندی حاصل کرنے کے لئے اپنے کچھ دینار لے کر آیا، راستے میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھ سے سونے کے بدلے چاندی کا معاملہ طے کر لیا اور میرے دینار پکڑ لیے اور کہنے لگے کہ ذرا خازن "غابہ" سے آتا ہی ہوگا، میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اس کا حکم پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونے کی چاندی کے بدلے خرید و فروخت سود ہے الا یہ کہ معاملہ نقد ہے، اسی طرح گندم کے بدلے گندم کی بیج سود ہے الا یہ کہ معاملہ نقد ہو، اسی طرح بھور کے بدلے بھور کی بیج سود ہے الا یہ کہ معاملہ نقد ہو۔

(۳۱۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيْتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ [نظر: ۱۳۳۴]

(۳۱۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت پر اس کے اہل خانہ کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۱۶) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُعْبِرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي أَنَابٍ مِنْ قَوْمِي فَجَعَلَ يَقْرُضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَيِّبٍ فِي الْفَقْرِ وَيَعْرِضُ عَنِّي قَالَ فَاسْتَقْبَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ حَبَالٍ وَجْهٍ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَعْرِفُنِي قَالَ فَضَحِكْتُ حَتَّى اسْتَلْقَى لِقَافَهُ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُكَ أَمَنْتَ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَذْبَرُوا وَوَفَيْتَ إِذْ عَذَرُوا وَإِنْ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةٌ طَيِّبَةٌ جَنَّتْ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخَذَ يُعْتَذِرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا قَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَحْبَبْتُ بِهِمُ الْفَقَاءَ وَهُمْ سَادَةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا يَتَوَبَّعُهُمُ مِنَ الْحَقُوقِ | صحيحه البخاری (۱۳۹۴) و مسلم (۲۵۲۳) |

(۳۱۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے بٹوئی کے ایک آدمی کو دو ہزار روپے لیکن مجھ سے اعراض کیا، میں ان کے سامنے آیا تب بھی انہوں نے اعراض کیا، میں ان کے چہرے کے رش کی جانب سے آیا لیکن انہوں نے پھر بھی اعراض کیا، یہ دیکھ کر میں نے کہا امیر المؤمنین! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے، پھر چرت لیٹ گئے اور فرمایا ہاں! اللہ کی قسم! میں آپ کو جانتا ہوں، جب یہ کافر تھے آپ نے اس وقت اسلام قبول کیا تھا، جب انہوں نے پیٹھ پھیر رکھی تھی آپ متوجہ ہو گئے تھے، جب انہوں نے عہد شکنی کی تھی تب آپ نے وعدہ وفا کیا تھا، اور سب سے پہلا وہ مال صدقہ جسے دیکھ کر نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہرے کھل اٹھے تھے، بٹوئی کی طرف سے آنے والا وہ مال تھا جو آپ ہی لے کر آئے تھے۔

اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان سے معذرت کرتے ہوئے فرمانے لگے میں نے ان لوگوں کو مال دیا ہے جنہیں فقر وفاقہ اور جنگلاتی نے کمزور کر رکھا ہے، اور یہ لوگ اپنے اپنے قبیلے کے سردار ہیں، کیونکہ ان پر حقوق کی نیابت کی ذمہ داری ہے۔

(۳۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِيمَا الرَّمْلَانِ الْآنَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاصِبِ وَقَدْ آخَا اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَنَقَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ وَمَعَ ذَلِكَ لَا نَدْعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | صحيحه البخاری (۱۶۰۵) و النحاكم (۱/۵۴۴) و ابن حزمہ (۲۷۰۸) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن |

(۳۱۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اب طواف کے دوران ”بجاء اللہ نے اسلام کو شان و شوکت عطا فرما دی، اور کفر و اہل کفر کو ذلیل کر کے نکال دیا“ دل اور کندھے خالی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی، لیکن اس کے باوجود ہم اسے ترک نہیں کریں گے کیونکہ ہم اسے نبی ﷺ کے زمانے سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔

(۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ عَفَّانُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرٌ فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأَتَيْتُ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مُسْلِمٌ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ يَخْتِمُونَ إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْهُ عَنْ الْوَاحِدِ [راجع: ۱۳۹]

(۳۱۸) ابوالاسود دہشتہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا، وہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ وہاں کوئی بیمار پھیلی ہوئی ہے جس سے لوگ بکثرت مر رہے ہیں، میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ کا گذر ہوا، لوگوں نے اس مردے کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گذرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی، تیسرا جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی، میں نے بالآخر پوچھ ہی لیا کہ امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟

فرمایا میں نے تو وہی کہا ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا تب بھی جنتی حکم ہے، ہم نے دو کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا دو ہوں تب بھی جنتی حکم ہے، پھر ہم نے خود ہی ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يُعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَحْبِسُونَنِي عَنْ الْجُمُعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النَّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَآيَضًا أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ [راجع: ۱۹۱]

(۳۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جو کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دوران خطبہ ایک صاحب آ کر بیٹھ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ نماز سے کیوں رکے رہے؟ انہوں نے جوابا کہا کہ میں نے تو جیسے ہی اذان سنی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا، کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لئے جائے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

(۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلَّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ فَذَكَرَهُ [راجع: ۱۹۱]

(۳۲۰) گذشتہ روایت اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانٍ فِيمَا يَحْسِبُ حَرْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ لُبَيْسِ الْحَرِيرِيِّ فَقَالَ سَلْ عَنْهُ عَائِشَةُ فَقَالَتْ سَلْ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو خَفْصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ [صححه البحاری (۵۸۳۵) و ابن ماجہ (۱۸۸۱)]

(۳۲۱) عمران بن حطان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ریشمی لباس کی بابت سوال کیا، انہوں نے کہا کہ اس کا جواب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو، عمران نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھو، انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد محترم کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(۳۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ آتَا أَوَّلَ مَنْ أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ طُعِنَ فَقَالَ احْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا يَذَرَكْنِي النَّاسُ أَمَا أَنَا فَلَمْ أَقْضِ فِي الْكَلَامَةِ قَضَاءً وَلَمْ أَسْتَخْلِفْ عَلَى النَّاسِ خَلِيفَةً وَكُلُّ مَمْلُوكٍ لَهُ عَتِيقٌ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ أَيْ ذَلِكَ أَفْعَلُ فَقَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنْ أَدْعَ إِلَى النَّاسِ أَمْرَهُمْ فَقَدْ تَرَكْتُهُ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَإِنْ اسْتَخْلِفْتُ فَقَدْ اسْتَخْلَفْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَيْبُرُ بِالْجَنَّةِ صَاحِبَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَلْتُ صُحْبَتَهُ وَوَلَّيْتُ أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَوِيْتُ وَأَذَيْتُ الْأَمَانَةَ فَقَالَ أَنَا تَبَشِيرُكَ بِإِيَّائِي بِالْجَنَّةِ فَوَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي قَالَ عَفَّانٌ فَلَا وَاللَّهِ الْبَدَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَوْ أَنَّ لِي الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا لَأَتَذَنَّبْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ مَا آتَانِي قَبْلَ أَنْ أَعْلَمَ الْخَيْرَ وَأَمَا قَوْلُكَ فِي أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ فَوَاللَّهِ لَوِ دِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كُفَّاهَا لَا لِي وَلَا عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتُ مِنْ صُحْبَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ لَكَ [فان شعب: إسناده صحيح، أخرجه الطبرانی: ۲۰]

(۳۲۲) حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث سنائی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما قاتلانہ حملے میں زخمی ہوئے تو سب سے پہلے ان کے پاس پہنچنے والا میں ہی تھا، انہوں نے فرمایا کہ میری تین باتیں یاد رکھو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ لوگ جب تک آئیں گے اس وقت تک میں نہیں بچوں گا اور لوگ مجھے نہ پاسکیں گے، ”کھالہ“ کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرتا، لوگوں پر اپنا نائب اور خلیفہ کسی کو مقرر نہیں کرتا، اور میرا ہر تمام آزاد ہے۔

لوگوں نے ان سے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! کسی کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ میں جس پہلو کو بھی اختیار کروں، اسے مجھ سے بہتر ذات نے اختیار کیا ہے، چنانچہ اگر میں لوگوں کا معاملہ ان ہی کے حوالے کر دوں تو نبی ﷺ نے

بھی ایسا ہی کیا تھا، اور اگر کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دوں تو مجھ سے بہتر ذات نے بھی اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے۔

میں نے عرض کیا کہ آپ کو جنت کی بشارت ہو، آپ کو نبی علیہ السلام کی ہم نشینی کا شرف حاصل ہوا، اور طویل موقع ملا، اس کے بعد آپ کو امیر المومنین بنایا گیا تو آپ نے اپنے مضبوط ہونے کا ثبوت پیش کیا اور امانت کو ادا کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم نے مجھے جنت کی جو بشارت دی ہے، اللہ کی قسم! اگر میرے پاس دنیا و مافیہا کی نعمتیں اور خزانے ہوتے تو اصل صورت حال واضح ہونے سے پہلے اپنے سامنے پیش آنے والے ہولناک واقعات و مناظر کے فدیے میں دے دیتا، اور مسلمانوں پر خلافت کا جو تم نے ذکر کیا ہے تو بخدا! میری تمنا ہے کہ برابر سرا بر چھوٹ جاؤں، نہ میرا کوئی فائدہ ہو اور نہ مجھ پر کوئی وبال ہو، البتہ نبی علیہ السلام کی ہم نشینی کا جو تم نے ذکر کیا ہے، وہ صحیح ہے۔

(۳۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ أَنْ عِلِّمُوا عِلْمَانَكُمْ الْغُيُومَ وَمَقَاتِلَكُمْ الرِّمَى فَكَانُوا يَخْتَلِفُونَ إِلَى الْأَعْرَاضِ فَجَاءَ سَهْمٌ عَرَبٌ إِلَى غُلَامٍ فَقَتَلَهُ فَلَمْ يُوَجِّدْ لَهُ أَصْلًا وَثَمَانًا فِي حَجَرٍ خَالٍ لَهُ فَكَتَبَ فِيهِ أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَنْ أَدْفَعَ عَقْلَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ (راجع: ۱۸۹)

(۳۲۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط میں لکھا کہ اپنے لڑکوں کو تیرا اور اپنے جنگجوؤں کو تیرا اندازی کرنا سکھاؤ، چنانچہ لوگ مختلف چیزوں کو نشانہ بنا کر تیرا اندازی سیکھنے لگے، اسی تناظر میں ایک بچے کو نامعلوم تیر لگا، جس سے وہ جاں بحق ہو گیا، اس کا صرف ایک ہی وارث تھا اور وہ تھا اس کا ماموں، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا، انہوں نے جواباً لکھ بھیجا کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس کا کوئی مولا نہ ہو، اللہ اور رسول اس کے مولا ہیں، اور جس کا کوئی وارث نہ ہو، ماموں ہی اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَرِثُ الْوَلَاءُ مَنْ وَرِثَ الْمَالِ مِنْ وَالِدِهِ أَوْ وَلَدِهِ (راجع: ۱۸۷)

(۳۲۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مال کی وراثت اسی کو ملے گی جسے ولہ یا ملے گی خواہ وہ باپ ہو یا بیٹا۔



(۳۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى الْحَجَرَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا فَقَبَّلَهُ [راجع: ۱۹۹]

(۳۲۵) عابِس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کے قریب آئے اور اس سے مخاطب ہو کر فرمایا بخدا! میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے جو کسی کو نفع نقصان نہیں دے سکتا، اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا، یہ کہہ کر آپ نے اسے قریب ہو کر بوسہ دیا۔

(۳۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا دَجِيزُ بْنُ أَبِي الْعُصَيْنِ بَصْرِيُّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي عَنْ عُمَرَ فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ أَحَافَ أَنْ أَزِيدَ أَوْ أَنْقُصَ كُنَّا إِذَا قُلْنَا لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَافَ أَنْ أَزِيدَ حَرْفًا أَوْ أَنْقُصَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَهُوَ فِي النَّارِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۳۲۶) دجین "جن کی کنیت ابوالعصین تھی" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا، وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی حدیث سنانے کی فرمائش کی، انہوں نے معذرت کی اور فرمایا کہ مجھے کی بیشی کا اندیشہ ہے، ہم بھی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو وہ یہی جواب دیتے تھے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں کچھ کی بیشی نہ ہو جائے، اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کرتا ہے وہ جہنم میں ہوگا۔

(۳۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي مَوْقٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخُذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يَبْدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَلْفَ أَلْفٍ حَسَنَةٍ وَمَعَهَا عَنْهَا بِهَا أَلْفَ أَلْفٍ مَسِيَّةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ [قال الترمذی: غریب. وقال أبو حاتم: هذا حديث منكر جدا و أنكره ابن المديني وقال الترمذی: سالت محمدا عن هذا الحديث فقال: هذا حديث منكر قال الألبانی: حسن (ابن ماجه: ۲۲۳۵، الترمذی: ۳۴۲۸ و ۳۴۲۹) قال شعيب: إسناده ضعيف جدا]

(۳۲۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یا زار میں یہ کلمات کہے "جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریقات بھی اسی کی ہیں، ہر طرح کی خیر اسی کے دست قدرت میں ہے، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا، دس لاکھ گناہ مٹا دے گا اور جنت میں اس کے لئے محل بنائے گا۔

(۳۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْمَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمٌ خَيْرٌ أَقْبَلَ نَقَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ فَلَانٌ شَهِيدٌ وَفَلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا بِرَجُلٍ فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ يُجَرُّ إِلَى النَّارِ فِي عَابَةٍ عَلَيْهَا اخْرُجْ يَا عُمَرُ فَنَادَى إِلَى النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ [راجع: ۱۲۰۳]

(۳۲۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرود خیر کے دن نبی ﷺ کے کچھ صحابہ سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیئے جو یہ کہہ رہے تھے کہ فلاں بھی شہید ہے، فلاں بھی شہید ہے، یہاں تک کہ ان کا گزرا ایک آدمی پر ہوا، اس کے بارے میں بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ بھی شہید ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں! میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت میں سے ایک چادر چوری کی تھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب! جا کر لوگوں میں منادی کر دو کہ جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے، چنانچہ میں نکل کر یہ منادی کرنے لگا کہ جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے۔

(۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا وَابِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّهُ مِنْ خَلْفٍ يَتَنِيءُ دُونَ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ [قال شعب: إسناده صحيح]

(۳۲۹) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی موقع پر اپنے باپ کی قسم کھائی، نبی ﷺ نے انہیں روکتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھاتا ہے، وہ شرک کرتا ہے۔

(۳۳۰) حَدَّثَنَا حَمَّادُ الْخَطَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَادَ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَسْطُوَانَةِ إِلَى الْمَقْصُورَةِ وَزَادَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبِعِي تَزِيدُ فِي مَسْجِدِنَا مَا زِدْتُ فِيهِ [إسناده ضعيف]

(۳۳۰) نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں اسطوانہ یعنی ستون سے لے کر مقصورہ شریف تک کا اضافہ کروایا، بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی توسیع میں اس کی عمارت بڑھائی، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمارا پی اس مسجد کی عمارت میں مزید اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو میں بھی اس میں اضافہ نہ کرتا۔

(۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ مَعَهُ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ وَلَا تَرَعُبُوا عَنْ آيَاتِكُمْ فَإِنَّهُ كَفَّرَ بِكُمْ أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرَعُبُوا عَنْ آيَاتِكُمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أُطْرِقُ ابْنُ مَرْثِمٍ وَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ وَرَسُولُهُ وَرَبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ كَمَا أَطْرَقَ النَّصَارَى ابْنُ مَرْثِمٍ [قال شعيب: إسناده صحيح] (راجع: ۱۵۹، ۱۶۰)

(۳۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ان پر کتاب نازل فرمائی، اس میں رجم کی آیت بھی تھی جس کے مطابق نبی ﷺ نے بھی رجم کیا تھا اور ہم نے بھی رجم کیا تھا، پھر فرمایا کہ ہم لوگ یہ حکم بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباؤ اجداد سے بے رشتہ ظاہر نہ کرو کیونکہ یہ تمہاری جانب سے کفر ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس طرح حد سے آگے مت بڑھاؤ جیسے حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا، میں تو ایک بندہ ہوں، اس لئے یوں کہا کرو کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَتْ أَنْ أَقُولَهَا لَكُمْ زَعَمُوا أَنْتَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَإِنِّي إِنْ لَا أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَغْدِلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ [صححه مسلم (۱۸۲۳)]

(۳۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے، میں اسے آپ تک پہنچانے میں کوتاہی نہیں کروں گا، لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کر رہے؟ انہوں نے ایک لمحے کے لئے اپنا سر جھکا کر اٹھایا اور فرمایا کہ اللہ اپنے دین کی حفاظت خود کرے گا، میں کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کروں گا کیونکہ نبی ﷺ نے بھی کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا، اور اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کر دیتا ہوں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جب میں نے انہیں نبی ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تو میں سمجھ گیا کہ وہ نبی ﷺ کے برابر کسی کو نہیں کریں گے اور یہ کہ وہ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کریں گے۔

(۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ كُنَّ الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لَكُمْ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُؤَدُّ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً.

[راجع: ۱۷۲]

(۳۳۳) مالک بن اوس کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مجھے بلوایا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی، جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو

کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

(۳۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكِيَ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ (راجع: ۱۳۱۵)

(۳۲۴) سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبرؓ کا انتقال ہوا تو لوگ رونے لگے، اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے میت پر اس کے اہل محلہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۲۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رِبَاعٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفَرَ مَنْ خَفَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَابِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِرتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مَنَى مَالَهُ وَنَفْسَهُ وَحِسَابَهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَكَاتِلٌ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ إِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي غَنًا قَانُوا يُوَدُّونَهَا إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتِلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ (راجع: ۱۱۷) [راجع: ۱۶۷]

(۳۲۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے، اور ان کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ منتخب ہو گئے، اور اہل عرب میں سے جو کافر ہو سکتے تھے، سو ہو گئے تو حضرت عمر فاروقؓ نے سیدنا صدیق اکبرؓ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے قتال کر سکتے ہیں جبکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں، جو شخص "لا الہ الا اللہ" کہہ لے، اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، ہاں! اگر اسلام کا کوئی حق ہو تو الگ بات ہے، اور اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہو گا؟

حضرت صدیق اکبرؓ نے یہ سن کر فرمایا اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتے ہیں، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، بخدا! اگر انہوں نے ایک بکری کا بچہ "جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے" بھی روکا تو میں ان سے قتال کروں گا، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو اس معاملے میں شرح صدر کی دولت عطا فرمادی ہے اور میں سمجھ گیا کہ ان کی رائے ہی برحق ہے۔

(۳۲۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَوَرَّثْنَا صَدَقَةٌ (راجع: ۱۱۷۲)

(۳۳۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوئی، ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

(۳۳۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ وَقَالَ إِنَّ أَمْوَالَ بَنِي النَّظِيرِ كَانَتْ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةً سَنَةً وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (راجع: ۱۷۱)

(۳۳۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو نظیر سے حاصل ہونے والے اموال کا تعلق مال فئی سے تھا جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو اس پر گھوڑے یا کوئی اور سواری دوڑانے کی ضرورت نہیں پیش آئی، اس لئے یہ مال خاص نبی ﷺ کا تھا، نبی ﷺ اس میں سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفقہ ایک ہی مرتبہ دے دیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اس سے گھوڑے اور دیگر اسلحہ جو جہاد میں کام آسکے، فراہم کر لیتے تھے۔

(۳۳۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْهَبَ النَّهَارُ وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ (راجع: ۱۹۲)

(۳۳۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رات یہاں سے آجائے اور دن وہاں سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے، مشرق اور مغرب مراوے۔

(۳۳۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَا رَأَيْتُ مُوَضَّعًا فَمَكُثْتُ سَتَيْنِ فَلَمَّا كُنَّا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَذَهَبَ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَجَاءَ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ فَذَهَبْتُ أَصُوبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتِمِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَانِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (راجع: ۱۲۲)

(۳۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے اس بات کی بڑی آرزو تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے (نبی ﷺ کی ان دو ازواج مطہرات کے بارے) سوال کروں (جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تم دونوں تو بہ کر لو تو اچھا ہے کیونکہ تمہارے دل نیزھے ہو چکے ہیں) لیکن ہمت نہیں ہوئی تھی اور دو سال گزر گئے، حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے تشریف لے گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، راستے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں سے ہٹ کر چلنے لگے، میں بھی پانی کا برتن لے کر ان کے پیچھے چلا گیا، انہوں نے اپنی طبعی ضرورت پوری کی اور جب واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں کون ہیں جو نبی ﷺ پر غالب آ چکی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ عانشرہ اور

(۳۱۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الْعُقَيْدِ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَا تَعْلَمُوا صَدُقَ النِّسَاءَ لِإِنِّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرَمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَىٰ فِي الْآخِرَةِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْنَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ وَلَا بَنَاتِهِ فَوْقَ الثُّنَىٰ عَشْرَةَ وَفِيَّةً وَآخَرَىٰ تَقُولُونَهَا فِي مَغَازِيكُمْ قُتِلَ فَلَانٌ شَهِيدًا مَاتَ فَلَانٌ شَهِيدًا وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْفَرَ عَجَزَ ذَاتِيهِ أَوْ ذَفَّ رَاحِلِيهِ ذَعَبًا وَفِيَّةً يَتَّبِعِي النَّجَارَةَ فَلَا تَقُولُوا ذَاكُمْ وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ [راجع: ۲۸۵]

(۳۳۰) ابوالجفاء سلمیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عرفاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگو! اپنی بیویوں کے مہر زیادہ مت باندھا کرو، کیونکہ اگر یہ چیزیں دنیا میں باعث عزت ہوتی یا اللہ کے نزدیک تقویٰ میں شمار ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ حق دار نبی ﷺ تھے، جبکہ نبی ﷺ کی کسی بیوی یا بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا۔

پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص دوران جہاد مقتول ہو جائے یا طبعی طور پر فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی شہید ہو گیا، فلاں آدمی شہید ہو کر دنیا سے رخصت ہوا، حالانکہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی سواری کے پچھلے حصے میں یا کھادے کے نیچے سونا چاندی چمپا رکھا ہو جس سے وہ تجارت کا ارادہ رکھتا ہو، اس لئے تم کسی کے متعلق یقین کے ساتھ یہ مت کہو کہ وہ شہید ہے، البتہ یہ کہہ سکتے ہو کہ جو شخص راہ خدا میں مقتول یا فوت ہو جائے (وہ شہید ہے) اور جنت میں داخل ہوگا جیسا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے۔

(۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ أَمَلَهُ عَلِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّسَىٰ عَلَيْهِ وَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي زَوَّيْتُكُمْ دِيكَانَ تَقْرَبِي تَقْرَبِي وَلَا أَرَىٰ ذَلِكَ إِلَّا بِمُضَوِّرٍ أَجَلِي وَإِنْ نَاسًا يَأْمُرُونِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعْ خِلَافَتَهُ وَدِينَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنْ عَجَلَ بِي أَمْرٌ فَالْحِلَافَةُ شَوْزَىٰ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ النَّسَةِ الَّذِينَ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَلْيُهْمُ بَابِعْمُ لَهُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رِجَالًا سَيَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ وَإِنِّي قَاتَلْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا فَلَاؤَلَيْكَ أَغْدَاءُ اللَّهِ الْكَافِرَةُ الضَّالُّونَ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا هُوَ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْخِلَافَةِ وَلَقَدْ سَأَلْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَمَا أَغْلَطَ لِي فِي شَيْءٍ قَطُّ مَا أَغْلَطَ لِي فِيهَا حَتَّى طَعَنَ بِيَدِهِ أَوْ بِأَصْبَعِهِ فِي صَدْرِي أَوْ بَحْنِي وَقَالَ يَا عُمَرُ تَكْفِيكَ الْآيَةُ الَّتِي نَزَلَتْ فِي الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَحْسَنَ أَفْضَلَ فِيهَا فَيَسَّيْتُ لَا يَخْتَلِفُ فِيهَا أَحَدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَوْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أَمْرٍ أَلَمَّا نَصَرْتُ فَإِنِّي نَعْتُهُمْ يُعْلَمُونَ النَّاسَ دِينَهُمْ وَسَنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَيَقْسِمُونَ فِيهِمْ فَيَنْهَمُونَ وَيَعْلَمُونَ عَلَيْهِمْ وَمَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ يَرْفَعُونَهُ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّكُمْ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الثُّومُ وَالْبَصَلُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَيْعِ فَمَنْ كَانَ أَكْلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيَمْنَهُمَا طَبْعًا قَالَ فَخَطَبَ بَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَصِيبَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ يَارَبِّعَ لَيَالٍ يَقِينُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ (اح: ۱۸۹)

(۳۴۱) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دن منبر پر خطبہ کے لئے تشریف لائے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی، پھر فرمانے لگے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آ گیا ہے، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے دوسرے چوہے مار دی ہے۔ پھر فرمایا کہ لوگ مجھ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دوں، اتنی بات تو سنی ہے کہ اللہ اپنے دین کو ضائع کرے گا اور نہ ہی اس خلافت کو جس کے ساتھ اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا تھا، اب اگر میرا فیصلہ جد ہو گیا تو میں مجلس شوریٰ ان افراد کی مقرر کر رہا ہوں جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحلت راضی ہو کر تشریف لے گئے تھے، جب تم ان میں سے کسی ایک کی بیعت کر لو تو ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ مسئلہ خلافت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کریں گے، بخدا! میں اپنے ان ہاتھوں سے اسلام کی مہ افعت میں ان لوگوں سے قتال کر چکا ہوں، یہ لوگ دشمنان خدا، کافرا و کمراد ہیں، اللہ کی قسم! میں نے اپنے پیچھے کلالہ سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا جس کا مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہو، اور اللہ کی قسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اختیار کرنے کے بعد مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کسی مسئلہ میں آپ مجھ سے ناراض ہوئے ہوں، سوائے کلالہ کے مسئلہ کے کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ناراض ہوئے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی میرے سینے پر رکھ کر فرمایا کہ تمہارے لیے اس مسئلہ میں سورۃ نسا کی وہ آخری آیت ”جو کمری میں نازل ہوئی تھی“ کافی ہے۔

اگر میں زندہ رہا تو اس مسئلہ کا ایسا حل نکال کر جاؤں گا کہ اس آیت کو پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے سب ہی کے علم میں وہ حل آ جائے، اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے مختلف شہروں میں جو امراء اور گورنریجے ہیں وہ صرف اس لئے کہ لوگوں کو دین سکھائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں لوگوں کے سامنے بیان کریں، ان کے درمیان مال غنیمت تقسیم کریں اور ان میں عدل و انصاف سے کام لیں اور میرے سامنے ان نے وہ مسائل پیش کریں جن کا ان کے پاس کوئی حل نہ ہو۔

پھر فرمایا لوگو! تم دو ایسے درختوں میں سے کھاتے ہو جنہیں میں گندہ سمجھتا ہوں ایک لہسن اور دوسرا پیاز (کچا کھانے سے منہ میں بد بو پیدا ہو جاتی ہے) بخدا! میں نے دیکھا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے منہ سے اس کی بد بو آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دے دے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا جاتا تھا اور یہی نہیں بلکہ اس کو جنت البقیع تک پہنچا کر لوگ واپس آتے تھے،

اگر کوئی شخص انہیں کھانا ہی چاہتا ہے تو پکا کر ان کی بومار دے۔

راوی کہتے ہیں کہ جحد کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا اور ۲۶ ذی الحجہ بروز بدھ کو آپ پر قاتلانہ حملہ ہو گیا۔

(۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هِيَ سَنَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمُتَنَعَةَ وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ يَمُوتُوا بِهِمْ تَحْتَ الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرَوْهُمَا بِهِمْ حُجَّاجًا (النظر: ۱۳۵۱)

(۳۴۲) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چہ جمع نبی ﷺ کی سنت ہے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اپنی اپنی بیویوں کے ساتھ بیلو کے درخت کے نیچے رات گزاریں اور صبح کو انھیں کرج کی نیت کر لیں۔ فائدہ: دراصل حج تمتع میں آدمی عمرہ کے کراہم کھول لیتا ہے اور اس کے لئے اپنی بیوی کے قریب جانا حلال ہو جاتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا ہو، اسی کی رات وہ اپنی بیوی کے پاس رہا ہو اور صبح اس کے سر سے پانی کے پچکتے ہوئے قطرات لوگوں کو کچھ اشارات دے رہے ہوں، اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے اچھا نہیں سمجھتے تھے، ورنہ اس کے نفس جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔

(۲۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ أُنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ جَدِّهِ الشَّلَكِ مِنْ يَزِيدَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بَعْدَ الْحَدِيثِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَصَلَّى (راجع: ۱۱۲۸)

(۳۴۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو حدیث کے بعد وضو کرتے ہوئے دیکھا جس میں نبی ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

(۲۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ عِيَّاضَ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ شَهِدْتُ الْبُرْمُوكَ وَعَلَيْنَا عَمْسَةُ أَمْزَاءِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبُو حَسَنَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعِيَّاضُ وَلَيْسَ عِيَّاضُ هَذَا بِالَّذِي حَدَّثَ سِمَاكًا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ قِتَالُ فَعَلَيْكُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ فَكُنَّا إِلَيْهِ إِنَّهُ قَدْ جَاحَ إِلَيْنَا الْمَوْتُ وَاسْتَمَدَدْنَاهُ فَكُنَّا إِلَيْهِ إِنَّهُ قَدْ جَانَيْهِ كِتَابُكُمْ تَسْمِعُونِي وَإِنِّي أَدْلُكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَعَزُّ نَصْرًا وَأَحْضَرُ جُنْدًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَنْصِرُوهُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَصَرَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي أَقَلِّ مِنْ عِدَّتِكُمْ فَإِذَا آتَاكُمْ كِتَابِي هَذَا فَقَاتِلُوهُمْ وَلَا تَرَاْجِعُونِي قَالَ فَقَاتَلْنَاهُمْ فَهَرَمْنَاهُمْ وَقَتَلْنَاهُمْ أَرْبَعٌ فَرَايِسَ قَالَ وَأَصْنَا أَمْوَالًا فَتَشَاوَرُوا فَأَشَارَ عَلَيْنَا عِيَّاضُ أَنْ تُعْطِيَ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ عَشْرَةً قَالَ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَنْ يَرَاهُنِي فَقَالَ شَابَّ أَتَا إِن لَمْ تَغْضَبْ قَالَ فَسَبَّهَ قَرَأْتُ عَقِيصَتِي أَبِي



عَبْدَةُ تَنْفُزَانٍ وَهُوَ خَلَفَهُ عَلَى قَرْيَةٍ عَرَبِيَّةٍ [قال شعب: إسناده حسن]

(۳۳۳) حضرت عیاض اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ یرموک میں موجود تھا، ہم پر پانچ امراء مقرر تھے (۱) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ (۲) حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (۳) حضرت ابن حنہ رضی اللہ عنہ (۴) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (۵) حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ، یاد رہے کہ اس سے مراد خود راوی حدیث نہیں ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرما رکھا تھا کہ جب جنگ شروع ہو تو تمہارے سردار حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہوں گے، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف ایک مراسلہ میں لکھ کر بھیجا کہ موت ہماری طرف اچھل اچھل کر آ رہی ہے، ہمارے لیے لکھ روانہ کیجئے، انہوں نے جواب میں لکھ بھیجا کہ میرے پاس تمہارا خط پہنچا جس میں تم نے مجھ سے امداد کی درخواست کی ہے، میں تمہیں ایسی ہستی کا پتہ بتاتا ہوں جس کی نصرت سب سے زیادہ مضبوط اور جس کے لشکر سب سے زیادہ حاضر باش ہوتے ہیں، وہ ہستی اللہ تبارک و تعالیٰ ہیں، ان ہی سے مدد مانگو، کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی نصرت غزوہ بدر کے موقع پر بھی کی گئی تھی جبکہ وہ تعداد میں تم سے بہت تھوڑے تھے، اس لئے جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو ان سے قتال شروع کرو اور مجھ سے بار بار امداد کے لئے مت کہو۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے قتال شروع کیا تو مشرکین کو شرمناک ہزیمت سے دو چار کیا اور چار فرسخ تک انہیں قتل کرتے چلے گئے، اور ہمیں مال غنیمت بھی حاصل ہوا، اس کے بعد مجاہدین نے باہم مشورہ کیا، حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ہر مجاہد کو فی کس دس درہم دیئے جائیں، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ساتھ اس کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ ایک نوجوان بولا اگر آپ ناراض نہ ہو تو میں کروں گا، یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا، میں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے بالوں کی چوٹیوں کو دیکھا کہ وہ ہوا میں لہرا رہی تھیں اور وہ نوجوان ان کے پیچھے ایک عربی گھوڑے پر بیٹھا ہوا تھا۔

(۲۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَّنَا عُبَيْدَةُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَدَخَلْتُ عَلَى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَلَى جُبَّةَ خَزٍّ فَقَالَ لِي سَالِمٌ مَا تَصْنَعُ بِهَذِهِ الْقِيَابِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْخَيْرُ مَنْ لَا خِلَاقَ لَهُ

(۳۳۵) علی بن زید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا، حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت میں نے ایک نفیس ربیعی جب زیب تن کر رکھا تھا، حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان کپڑوں کا کیا کرو گے؟ میں نے اپنے والد کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ربیثم وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

(۲۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَرَاهُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ ابْنَهُ عَمْدًا فَرَفَعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَجَلَّ عَلَيْهِ مَائَةً مِنَ الْبَابِلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ

جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ نَيْتَةً وَقَالَ لَا يَوْرَثُ الْقَاتِلُ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْتُلُ وَالِدٌ بَوْلَدِهِ لَقَتَلْتُكَ (راجع: ۱۴۷)

(۳۲۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر مار ڈالا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو انہوں نے اس پر سواونت دیت واجب قرار دی، تمیں حقے، تمیں جذعے اور چالیس شیے یعنی جو دوسرے سال میں لگے ہوں، اور فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا، اور اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ باپ کو بیٹے کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔  
قائدہ: حقد اور جذعہ کی تعریف پیچھے گزر چکی ہے۔

(۲۴۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَيَزِيدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَمِيْعٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ لَوْ رَزَقْتُكَ قَالَ وَدَعَا خَالَ الْمَقْتُولِ فَأَعْطَاهُ الْإِبِلَ [قال شعيب: حسن لغیره]

(۳۳۷) ایک دوسری سند سے اسی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقتول کے بھائی کو بلایا اور دیت کے وہ اونٹ اس کے حوالے کر دیئے۔

(۲۴۸) حَدَّثَنَا مُقْبُوْبٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَعُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جُنْدٍ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ أَخَذَ عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ نَيْتَةً إِلَى نَائِلٍ عَامِيهَا كُلُّهَا خَلِيفَةُ قَالَ ثُمَّ دَعَا أَخَا الْمَقْتُولِ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ دُونَ أَبِيهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ

(۳۳۸) مجاہد سے گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر سواونت دیت واجب قرار دی، تمیں حقے، تمیں جذعے اور چالیس شیے یعنی جو دوسرے سال میں لگے ہوں، اور سب کے سب حاملہ ہوں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقتول کے بھائی کو بلایا اور دیت کے وہ اونٹ اس کے حوالے کر دیئے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قاتل کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۲۴۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِلَى عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ الْقَضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَذَّاءِ كَذَا فَقَالَ النَّاسُ الْفِصْلُ بَيْنَهُمَا الْفِصْلُ بَيْنَهُمَا قَالَ لَا الْفِصْلُ بَيْنَهُمَا قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ (۵۰/۱) (راجع: ۱۷۲)

(۳۳۹) مالک بن اوس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما اپنا جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس

فیصلہ کرانے آئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور ان کے درمیان فلاں فلاں چیز کا فیصلہ کر دیجئے، لوگوں نے بھی کہا کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ یہ دونوں جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

(۲۵۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا أَنْزَلَ آيَةُ الرَّبَِّا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَلَمْ يَقْسُرْهَا قَدَعُوا الرَّبََّا وَالرَّيَّةَ [راجع: ۱۲۴۶]

(۳۵۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں سب سے آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی ہے، اس لئے نبی ﷺ کو اپنے وصال مبارک سے قبل اس کی مکمل وضاحت کا موقع نہیں مل سکا، اس لئے سود کو بھی چھوڑ دو اور جس چیز میں ذرا بھی شک ہو اسے بھی چھوڑ دو۔

(۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يَقْتَبِي بِالْمَتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدُكَ يَبْغِضُ فَنِيَّكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي السُّلُكِ بَعْدَكَ حَتَّى لَقِبَهُ بَعْدَ فَنَائِهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيْهِمْ مُعْرِضِينَ فِي الْآزَاكِ وَيَرَوْهُمُ لِلْحَجِّ تَقَطُّرُ رُؤُوسَهُمْ [اصححه مسلم (۱۲۲۲)]

(۳۵۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حج تمتع کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے، ایک دن ایک شخص آ کر ان سے کہنے لگا کہ آپ اپنے کچھ فتوے روک کر رکھیں، آپ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ کے پیچھے امیر المؤمنین نے مناسک حج کے حوالے سے کیا نئے احکام جاری کیے ہیں؟ جب ان دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کی بابت دریافت کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ حج تمتع نبی ﷺ اور ان کے صحابہ نے بھی کیا ہے لیکن مجھے یہ چیز ابھی معلوم نہیں ہوئی کہ لوگ پیلو کے درخت کے نیچے اپنی بیویوں کے پاس ”رات گذاریں“ اور صبح کوچ کے لئے اس حال میں روانہ ہوں کہ ان کے سروں سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہوں۔

(۲۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَنَافُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ حَجَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَرَادَ أَنْ يَخْطُبَ النَّاسَ خُطْبَةً فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّهُ لَقَدْ اجْتَمَعَ عِنْدَكَ رَعَاةُ النَّاسِ فَأَخَّرَ ذَلِكَ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ دَنَوْتُ مِنْهُ قَرِيبًا مِنَ الْبَيْتِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ مَا بَالُ الرَّجْمِ وَإِنَّمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْجُلْدُ وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَلَوْ لَا أَنْ

يَقُولُوا أَثْبِتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ فِيهِ لَأَثْبِتُهَا كَمَا أَنْزَلْتُ [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۳۹۱]

(۳۵۲) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے تشریف لے گئے، وہاں انہوں نے مخصوص حالات کے تناظر میں کوئی خطبہ دینا چاہا لیکن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اس وقت تو لوگوں کا کمزور طبقہ بہت بڑی مقدار میں موجود ہے، آپ اپنے اس خطبہ کو مدینہ منورہ واپسی تک مؤخر کر دیں (کیونکہ وہاں کے لوگ سمجھدار ہیں، وہ آپ کی بات سمجھ لیں گے، یہ لوگ بات کو صحیح طرح سمجھ نہ سکیں گے اور شورش پیا کر دیں گے۔)

چنانچہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آ گئے تو ایک دن میں منبر کے قریب گیا، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ بعض لوگ کہتے ہیں رحم کی کیا حیثیت ہے؟ کتاب اللہ میں تو صرف کوڑوں کی سزا ذکر کی گئی ہے؟ حالانکہ نبی ﷺ نے بھی رحم کی سزا جاری فرمائی ہے اور ان کے بعد ہم نے بھی، اور اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے کتاب اللہ میں اس چیز کا اضافہ کر دیا جو اس میں نہیں ہے تو میں اس حکم والی آیت کو قرآن کریم (کے حاشیے) پر لکھ دیتا۔

(۳۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحُجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ يَعْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُ الْيَوْمَ يَكُلُوِي مَا يَجِدُ ذَقَلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ [راجع: ۱۵۹]

(۳۵۴) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے جناب رسول اللہ ﷺ کو ہموک کی وجہ سے کروٹیں بدلتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کو ردی سمجھو بھی نہ ملتی تھی جس سے آپ ﷺ اپنا پیٹ بھر لیتے۔

(۳۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحُجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ يُعَذِّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نَيْحَ عَلَيْهِ وَقَالَ حُجَّاجٌ بِالنَّبَا حَةِ عَلَيْهِ [راجع: ۱۸۰]

(۳۵۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رُوَيْحًا أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي رِجَالٌ قَالَ شُعْبَةُ أَحْبَبْتُ قَالَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَحْبَبُهُمْ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ [راجع: ۱۱۰]

(۳۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے "جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں" کہ نبی ﷺ نے دو

وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، ایک توبہ کہ عمر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے اور دوسرے یہ کہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۲۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرِ بَعْجَانَ مَعَ عَتَبَةَ بْنِ قُرْقِدٍ أَوْ بِالشَّامِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَبَرِ إِلَّا هَكَذَا أَصْبَعِينَ قَالَ أَبُو عُمَانَ لَمَّا عَتَمْنَا إِلَّا أَنَّهُ الْأَعْلَامُ [راجع: ۱۹۲]

(۳۵۶) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ہم حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام یا آذربائیجان میں تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک خط آ گیا، جس میں لکھا تھا جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے سوائے اتنی مقدار یعنی دوا لکیوں کے۔

(۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ [مکرر ماقبلہ]

(۳۵۷) گذشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ صَلَّى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصُّبْحَ وَهُوَ بِجَمْعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ الْمَشْرُكِينَ كَانُوا لَا يَفْضَحُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرَفُ نَبِيٍّ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَلَا فَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ [راجع: ۸۴، البخاری]

(۳۵۸) عمرو بن ميمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہمیں مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھائی، اور فرمایا کہ مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے، اور کہتے تھے کہ کوہِ شہر روشن ہوئی ہے اللہ نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اور مزدلفہ سے منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۲۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصِيْبِي الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَمَا أَصْنَعُ قَالَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ تَوَضَّأْ ثُمَّ ارْقُدْ [صححه البخاری (۲۸۷) ومسلم (۳۰۶) وابن حبان (۱۲۱۵)] [انظر: ۵۰۵۶، ۵۰۱۹۰، ۵۰۳۱۴]

[۵۰۹۶۷، ۵۰۴۹۷، ۵۰۴۴۲]

(۳۵۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر میں رات کو ناپاک ہو جاؤں تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز ادا و دھو کر سو جاؤ۔

(۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجَزْرِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجَزْرِ وَعَنِ الدُّبَاءِ وَعَنِ

المؤلفات [راجع: ۱۸۵]

(۳۶۰) ابوالحکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مکہ کی نبیہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مکہ، کدو کی توبی، ہزرنگ کی روٹی، ہڈیا یا برتن سے منع فرمایا ہے۔

(۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ أَمَا إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ [راجع: ۲۲۹]

(۳۶۱) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجرا سود کو بوسہ دے رہے ہیں اور اس سے خطاب ہو کر فرما رہے ہیں، میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، لیکن میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۳۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الصَّبْعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ قَالَ حَبَّجْتُ فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكَمَا أَحْمَرُ تَقْرَبْنِي نَفْرَةً أَوْ تَقْرَبْنِي شُعْبَةُ الشَّائِكُ لَكَ مِنْ أَمْرِ أَنَّهُ طَعِنَ فَأَذِنَ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ لَكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ثُمَّ أَهْلُ الشَّامِ ثُمَّ أَذِنَ لِأَهْلِ الْبِعْرَاقِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِمْ مَنْ دَخَلَ قَالَ لَكَ أَنَّ كُلَّكُمْ دَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ أَتَوْا عَلَيْهِ وَبَكَوْا قَالَ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنُهُ بِعِصَامَةِ سَوْدَاءَ وَالَّذِي يُسِيلُ قَالَ فَلَمَّا أَوْصِنَا قَالَ وَمَا سَأَلَهُ الْوَصِيَّةَ أَحَدٌ غَيْرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَقْبَلُوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ فَقُلْنَا أَوْصِنَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ فَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقْلُونَ وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ شَعْبُ الْإِسْلَامِ الَّذِي لِحَجٍّ إِلَيْهِ وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ فَإِنَّهُمْ أَصْلُكُمْ وَمَا دَنَكُمْ وَأَوْصِيكُمْ بِأَهْلِ دِمَعِيكُمْ فَإِنَّهُمْ عَهْدُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِبَائِكُمْ قَوْمُوا عَنِّي قَالَ فَمَا زَادَنَا عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلَتْهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْأَعْرَابِ وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ فَإِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَغَدُوْكُمْ غَدُوْكُمْ [صححه البخاری (۳۱۶۲)، والطبائسی: ۶۶]

(۳۶۲) جویریہ بنت قدامہ کہتے ہیں کہ جس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، مجھے اس سال حج کی سعادت نصیب ہوئی، میں مدینہ منورہ بھی حاضر ہوا، وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سرخ رنگ کا مرغ مجھے ایک یاد مرتبہ ٹھونک مارتا ہے، اور ایسا ہی ہوا تھا کہ قاتلانہ حملے میں ان پر نیزے کے زخم آئے تھے۔

بہر حال لوگوں کو ان کے پاس آنے کی اجازت دی گئی تو سب سے پہلے ان کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے، پھر عام اہل مدینہ، پھر اہل شام اور پھر اہل عراق، اہل عراق کے ساتھ داخل ہونے والوں میں میں بھی شامل تھا، جب بھی لوگوں کی کوئی جماعت ان کے پاس پہنچی تو ان کی تعریف کرتی اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

جب ہم ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کے پیٹ کو سفید نمائے سے باندھ دیا گیا ہے لیکن اس میں سے خون کا سیل رواں جاری ہے، ہم نے ان سے وصیت کی درخواست کی جو کہ اس سے قبل ہمارے علاوہ کسی اور نے نہ کی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کتاب اللہ کو لازم پکڑو، کیونکہ جب تک تم اس کی اتباع کرتے رہو گے، ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ہم نے مزید وصیت کی درخواست کی تو فرمایا میں تمہیں مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ لوگ تو کم اور زیادہ ہوتے ہی رہتے ہیں، انصار کے ساتھ بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کا قلعہ ہیں جہاں اہل اسلام نے آکر پناہ لی تھی، نیز دیہاتیوں سے کیونکہ وہ تمہاری اصل اور تمہارا مادہ ہیں، نیز ذمیوں سے بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارے نبی کی ذمہ داری میں ہیں (ان سے معاہدہ کر رکھا ہے) اور تمہارے اہل و عیال کا رزق ہیں۔ اب جاؤ، اس سے زائد بات انہوں نے کوئی ارشاد نہیں فرمائی، البتہ راوی نے ایک دوسرے موقع پر دیہاتیوں سے متعلق جملے میں اس بات کا بھی اضافہ کیا کہ وہ تمہارے بھائی اور تمہارے دشمن کے دشمن ہیں۔

(۳۶۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنَانَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضَّبْعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ قَالَتْ حَجَجْتُ الْمَدِينَةَ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَخُطِبَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكَمَا أَحْمَرُ نَقْرَتِي نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ شُعْبَةُ الشَّائِكُ قَالَ لِمَا لَبْتُ إِلَّا جُمُعَةً حَتَّى طَعِنَ لَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَوْصِيكُمْ بِأَهْلِي دِيْعِيكُمْ لِأَنَّهُمْ ذِمَّةٌ بَيْنَكُمْ قَالُوا شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْأَعْرَابِ وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ لِأَنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَعَدُوُّ عَدُوِّكُمْ [مكرر ماقبل]

(۳۶۳) جویریہ بنت قدامہ کہتے ہیں کہ جس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، مجھے اس سال حج کی سعادت نصیب ہوئی، میں مدینہ منورہ بھی حاضر ہوا، وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سرخ رنگ کا مرغنا مجھے ایک یاد مرتبہ ٹھونگ مارتا ہے، چنانچہ ابھی ایک جمعہ ہی گزرا تھا کہ ان پر حملہ ہو گیا، پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی اور یہ کہ میں تمہیں ذمیوں سے بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارے نبی کی ذمہ داری میں ہیں (ان سے معاہدہ کر رکھا ہے) اور دیہاتیوں کے حوالے سے فرمایا کہ میں تمہیں دیہاتیوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے بھائی اور تمہارے دشمنوں کے دشمن ہیں۔

(۳۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَعَبْدُ الْوَهَّابُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فَهِدَ عِنْدِي رَجُلَانِ مُرْضِيَانِ لِيهِمَا عُمَرُ وَأَرْضَاهُمَا عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ [راجع: ۱۱۰]

(۳۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے ”جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں“ کہ نبی ﷺ نے منع

فرمایا ہے کہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔

(۳۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بُسِّ الْحَوْبِ إِلَّا مَوْجِعَ أَصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ وَأَشَارَ بِكَفِّهِ [صححه مسلم (۲۰۶۹)، وابن حبان (۵۴۴۱)]

(۳۶۵) سويد بن غفله کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ”جاہلیہ“ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے (مرد کو) منع فرمایا ہے، سوائے دو تین یا چار انگلیوں کی مقدار کے اور یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کیا۔

(۳۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَتَّى يَعْذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبِيعُ عَلَيْهِ [راجع: (۱۸۰)]

(۳۶۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا كَثْمٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ وَبُرَيْدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا كَثْمٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى قَالِ يَزِيدُ لَا تَرَى عَلَيْهِ أَثَرَ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِجْذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ مَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ وَتَصُومَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجَبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ وَالْآخِرِ وَالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرُهُ وَشَرُّهُ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ يَزِيدُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَةُ رَجُلًا وَأَنْ تَرَى الْحُقُوفَ الْعُرَاةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبَنَاءِ فَإِنْ تَمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَلَيْتَ مِثْلًا قَالَ يَزِيدُ ثَلَاثًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ أَتَاكُمْ بِعِلْمِكُمْ دِينَكُمْ [صححه مسلم (۸)، وابن حبان (۱۷۳)، وابن عزيمة (۲۵۰۴)] [راجع: (۱۸۴)]



(۳۶۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ چانک ایک آدمی چلا ہوا آیا، وہ مضبوط، سفید کپڑوں میں لبوس اور انتہائی سیاہ بالوں والا تھا اس پر سفر کے آثار نظر آ رہے تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔

وہ آدمی نبی ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اس نے نبی ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا کر نبی ﷺ کی رانوں پر ہاتھ رکھ لیے اور کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ، مجھے اسلام کے بارے بتائیے کہ ”اسلام“ کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہو ہی نہیں سکتا اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں، نیز یہ کہ آپ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور استطاعت ہونے کی صورت میں حج بیت اللہ کریں، اس نے نبی ﷺ کی تصدیق کی تو ہمیں اس کے سوال اور تصدیق پر تعجب ہوا۔

اس نے اگلا سوال یہ پوچھا کہ ”ایمان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں، یوم آخرت اور ہر اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو، اس نے کہا آپ نے حج فرمایا، پھر پوچھا کہ ”احسان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم یہ تصور نہیں کر سکتے تو پھر بھی تصور کر لو کہ وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے (اس لئے یہ تصور ہی کر لیا کرو کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے)۔

اس نے پھر پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا جس سے سوال پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی ہم دونوں ہی اس معاملے میں خبر نہیں، اس نے کہا کہ پھر اس کی کچھ علامات ہی بتا دیجئے؟ فرمایا جب تم یہ دیکھو کہ جن کے جسم پر چھینچڑا اور پاؤں میں لیرا نہیں ہوتا تھا، غریب اور چرواہے تھے، آج وہ بڑی بڑی بلذتیں اور عمارتیں بنا کر ایک دوسرے پر فخر کرنے لگیں، لونڈیاں اپنی مالکن کو جنم دیے لگیں تو قیامت قریب آگئی۔

پھر وہ آدمی چلا گیا تو کچھ دیر بعد نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عمر! کیا تمہیں علم ہے کہ وہ سائل کون تھا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا وہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی اہم اہم باتیں سکھانے آئے تھے۔

(۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْعَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَا يُرَى عَلَيْهِ الْقَوْلُ السَّفَرِ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا لَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ [قال شعب: إسناده صحيح] [راجع: ۱۸۴]

(۳۶۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(۳۶۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِحَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُنْعَةِ وَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتُمُ بِهَا قَالَ فَقَالَ لِي عَلَى يَدَي جَرَى

الْحَدِيثُ تَمَتُّعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَفَّانٌ وَنَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَكَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ هُوَ الْقُرْآنُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الرَّسُولُ وَإِنَّهُمَا كَانَتَا مُتَعَتَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا مُتْعَةُ الْحَجِّ وَالْأُخْرَى مُتْعَةُ النِّسَاءِ [بخاری]

شعب: [إسناده صحيح] [راجع: ۱۰۴ و سبانی فی مسند جابر: ۱۴۲۳۱]

(۳۶۹) ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع کرتے ہیں جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی اجازت دیتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ اور ایک روایت کے مطابق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں بھی حج تمتع کیا ہے، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا کہ قرآن، قرآن ہے اور پیغمبر، پیغمبر ہے، حالانکہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں وہ طرح کا حجتہ ہوتا تھا، ایک حجتہ انج جسے حج تمتع کہتے ہیں اور ایک حجتہ النساء جو عورتوں کو طلاق دے کر رخصت کرتے وقت کپڑوں کی صورت میں دینا مستحب ہے۔

(۳۷۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَنَّنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَيْمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَخَّيْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَتَّى تَوْحِيْلَهُ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو حِمَامًا وَتَقْرُوحُ بِطَانًا [راجع: ۲۰۵]

(۳۷۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم اللہ پر اس طرح ہی توکل کر لیتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق عطا کیا جاتا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے جو صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

(۳۷۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي بِكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قُرِئَتْ مِنْهَا وَأَذْنَبْتُ إِلَيْهِ أَمْرِي بِعَمَالِهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا عَمِلْتُ إِلَيْهِ وَاجِرِي عَلَى اللَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتُ لِإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَمْرِي لَقُلْتُ مِنْكَ لَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ [راجع: ۱۰۰]

(۳۷۱) عبداللہ بن ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی جگہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا، جب میں فارغ ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ مال ان کے حوالے کر دیا تو انہوں نے مجھے تنخواہ دینے کا حکم دیا میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ کام اللہ کی رضا کے لئے کیا ہے اور وہی مجھے اس کا اجر دے گا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں جو دیا جائے وہ لے لیا کرو، کیونکہ نبی ﷺ کے دور میں ایک مرتبہ میں نے بھی یہی

خدمت سرانجام دی تھی، نبی ﷺ نے مجھے کچھ مال و دولت عطا فرمایا، میں نے تمہاری والی بات کہہ دی، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہاری خواہش اور سوال کے بغیر کہیں سے مال آئے تو اسے کھالیا کرو، ورنہ اسے صدقہ کر دیا کرو۔

(۲۷۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي بِكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ قَضَيْتُ بِمَا وَأَنْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ [راجع: ۱۲۸]

(۳۷۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بہت خوش تھا خوشی سے سرشار ہو کر میں نے روزہ کی حالت میں ہی اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، اس کے بعد احساس ہوا تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے، میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دے دیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر آپ روزہ کی حالت میں کھلی کر لوتو کیا ہوگا؟ میں نے عرض کیا اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے، فرمایا پھر اس میں کہاں سے ہوگا؟

(۲۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّهُ قَالَ لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَيْمٍ الْجَيْشَانِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ إِلَّا تَزَوَّدُوا أَفْهَافًا وَتَزَوَّدُوا بِطَانًا [راجع: ۲۰۵]

(۳۷۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم اللہ پر اس طرح ہی توکل کر لیتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق عطا کیا جاتا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے جو صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

(۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْثَدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي الْقَائِمِ فَلَنَقِي قَوْمًا يَقُولُونَ لَا قَدْرَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَقِيتَهُمْ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ فَلَمَّا نِمْنَا نَشَأُ نَحْدَثُ بَيْنَنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَذَكَرَ مِنْ هَيْبَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنُهُ قَدْنَا فَقَالَ أَذْنُهُ قَدْنَا فَقَالَ أَذْنُهُ قَدْنَا حَتَّى كَادَ رُكْبَتَاهُ تَمَسَّانِ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا عُمَرُ لَوْ أَنَّكَ أَخْبَرْتَنِي مَا الْإِيمَانُ أَوْ عَنْ الْإِيمَانِ قَالَ تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ سُفْيَانُ أَرَاهُ قَالَ خَيْرُهُ وَشَرُّهُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ كُلِّ ذَلِكَ قَالَ صَدَقْتَ صَدَقْتَ قَالَ الْقَوْمُ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا أَشَدَّ تَوَقُّيرًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

هَذَا كَأَنَّهُ يُعَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ أَوْ تَعْبُدَهُ كَمَا كُنْتَ تَرَاهُ فَإِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ كُلُّ ذَلِكَ نَقُولُ مَا رَأَيْنَا أَشَدَّ تَوْفِيرًا لِرَسُولِ اللَّهِ مِنْ هَذَا فَيَقُولُ صَدَقْتَ صَدَقْتَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ ذَلِكَ مِرَارًا مَا رَأَيْنَا أَشَدَّ تَوْفِيرًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا ثُمَّ وَكَلَى قَالَ سُبْحَانَ قَبْلَتَيْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّجَسُّوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَ هَذَا جَبْرِيلُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ مَا آتَانِي فِي صُورَةٍ إِلَّا عَرَفْتُهُ غَيْرَ هَذِهِ الصُّورَةِ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ٤٦٩٧)]

[راجع: ١٨٤] [انظر: ٣٧٥، وسيلتي في مسند ابن عمر: ٥٨٥٦، ٥٨٥٧]

(۳۷۴) یحییٰ بن عمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ ہم لوگ دنیا میں مختلف جگہوں کے سفر پر آتے جاتے رہتے ہیں، ہماری ملاقات بعض ان لوگوں سے بھی ہوتی ہے جو تقدیر کے منکر ہوتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہہ دینا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تم سے بری ہے، اور تم اس سے بری ہو، یہ بات تین مرتبہ کہہ کر انہوں نے یہ روایت سنائی کہ ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا، پھر انہوں نے اس کا حلیہ بیان کیا۔

نبی ﷺ نے دو مرتبہ اسے قریب ہونے کے لئے کہا چنانچہ وہ اتنا قریب ہوا کہ اس کے گھٹنے نبی ﷺ کے گھٹنوں سے چھونے لگے، اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ "ایمان" کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، جنت و جہنم، قیامت کے بعد و بارہ جی اٹھنے اور تقدیر پر یقین رکھو، اس نے پوچھا کہ "اسلام کیا ہے؟" نبی ﷺ نے فرمایا یہ کہ آپ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور حج بیت اللہ کریں اور غسل جنابت کریں۔

اس نے پھر پوچھا کہ "احسان" کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم یہ تصور نہ کر سکو تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے (اس لئے یہ تصویر ہی کر لیا کہ وہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے) اس کے ہر سوال پر ہم یہی کہتے تھے کہ اس سے زیادہ نبی ﷺ کی عزت و توقیر کرنے والا ہم نے کوئی نہیں دیکھا اور وہ بار بار کہتا جا رہا تھا کہ آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔

اس نے پھر پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے سوال پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی ہم دونوں ہی اس معاملے میں بے خبر ہیں۔

جب وہ آدمی چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ذرا اس آدمی کو بلا کر لانا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تلاش میں نکلے تو انہیں وہ نہ ملا، نبی ﷺ نے فرمایا وہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی اہم باتیں سکھانے آئے تھے، اس سے پہلے وہ جس صورت میں بھی آتے تھے میں انہیں پہچان لیتا تھا لیکن اس مرتبہ نہیں پہچان سکا۔

(۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ يَمْعَرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ أَوْ سَأَلَهُ رَجُلٌ إِنَّا نَسِيرُ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ فَتُنْفَى قَوْمًا يَقُولُونَ لَا قَدَرَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَهُمْ مِنْهُ بُرَاءٌ فَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْنُو فَقَالَ أَذْنُو فَقَدْ نَا رَنُوءَةً ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْنُو فَقَالَ أَذْنُو فَقَدْ نَا رَنُوءَةً ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْنُو فَقَالَ أَذْنُو فَقَدْ نَا رَنُوءَةً حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَمَسَّ رُكْبَتَاهُ رُكْبَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ فَقَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ [راجع: ۹۴]

(۳۷۵) یحییٰ بن عمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ ہم لوگ دنیا میں خلف جگہوں کے سفر پر آتے جاتے رہتے ہیں، ہماری ملاقات بعض ان لوگوں سے بھی ہوتی ہے جو تھک کر کے مکر ہوتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہہ دینا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تم سے بری ہے، اور تم اس سے بری ہو، یہ بات تین مرتبہ کہہ کر انہوں نے یہ روایت سنائی کہ ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ چاک ایک آدمی آیا، پھر انہوں نے اس کا حلیہ بیان کیا۔

نبی ﷺ نے دوسرے اسے قریب ہونے کے لئے کہا چنانچہ وہ اتنا قریب ہوا کہ اس کے گھٹنے نبی ﷺ کے گھٹنوں سے چھونے لگے، اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ "ایمان" کیا ہے؟..... پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۷۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْجَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ كَهَيْجَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَظَلَّ رَأْسَ غَارٍ أَعْلَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ جَهَّزَ غَارِيَا حَتَّى يَسْتَقْبَلَ بِجَهَارِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِهِ وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ [راجع: ۱۲۶]

(۳۷۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی عباد کے سر پر سایہ کرے، اللہ قیامت کے دن اس پر سایہ کرے گا، جو شخص عباد کے لیے سامانِ جہاد بھیج کرے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے، اس کے لیے اس عباد کے برابر اجر لکھا جاتا رہے گا، اور جو شخص اللہ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کرے جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے، اللہ جنت میں اس کا گھر تعمیر کر دے گا۔

(۲۷۷) حَدَّثَنَا عَتَّابٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَنبَاءُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ بَلَغَ بِهِ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَهُ شَيْءٌ مِنْ وَرْدِهِ أَوْ قَالَ مِنْ جُزْئِهِ مِنْ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى الظُّهْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنْ لَيْلَتِهِ [راجع: ۲۲۰]

(۳۷۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص سے اس کا رات والی دعاؤں کا معمول کسی وجہ سے چھوٹ جائے اور وہ اسے اگلے دن فجر اور ظہر کے درمیان کسی بھی وقت پڑھ لے تو گویا اس نے اپنا معمول رات ہی کو پورا کیا۔

(۳۷۸) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَجْوِيزُ الْخَمْرِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنَاتٍ شَافِيَةً فَتَرَلْتُ هَذِهِ آيَةَ الْبَيِّنَةِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ قَالَ قَدَعِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنَاتٍ شَافِيَةً فَتَرَلْتُ آيَةَ الْبَيِّنَةِ فِي سُورَةِ النَّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ لَكَانَ مِنْ دَاوَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَامَ الصَّلَاةَ نَادَى أَنْ لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانٌ قَدَعِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنَاتٍ شَافِيَةً فَتَرَلْتُ آيَةَ الْبَيِّنَةِ فِي الْمَائِدَةِ قَدَعِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ قَهْلُ أَنْتُمْ مُتَشَبِّهُونَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا [صححه الحاكم (۱/۴۳۶)] وذكر الترمذي أن إرساله أصح قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۶۷۰، الترمذي: ۳۰۹۹، النسائي: ۲۸۶/۸)

(۳۷۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حرمِ شراب کا حکم نازل ہوا شروع ہوا تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے کوئی شافی بیان نازل فرمائیے، چنانچہ سورۃ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ“

”اے نبی ﷺ! یہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے پوچھتے ہیں، آپ فرمائیے کہ ان کا گناہ بہت بڑا ہے۔“

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی، انہوں نے پھر وہی دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے کوئی شافی بیان نازل فرمائیے، اس پر سورۃ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ“

”اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔“

اس آیت کے نزول کے بعد نبی ﷺ کا مؤذن جب اقامت کہتا تو یہ ندا بھی لگاتا کہ نئے میں مدہوش کوئی شخص نماز کے قریب نہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت بھی سنائی گئی، لیکن انہوں نے پھر وہی دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے کوئی شافی بیان نازل فرمائیے، اس پر سورۃ آمدہ کی آیت نازل ہوئی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس کی تلاوت بھی سنائی گئی، جب نبی ﷺ ”قَهْلُ أَنْتُمْ مُتَشَبِّهُونَ“ پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم باز آ گئے، ہم باز آ گئے۔

(۳۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ صَبِيٍّ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّكَ كَانَ نَضْرِبُهَا تَغْلِيظًا فَلَسَلَمَ

فَسَأَلَ أُمِّي الْعَمَلُ أَفْضَلَ فَقِيلَ لَهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرَادَ أَنْ يُجَاهِدَ فَقِيلَ لَهُ أَحْبَبْتَ قَالَ لَا  
 قِيلَ لَهُ حُجَّ وَاعْتَمِرْ ثُمَّ جَاهِدْ فَأَهْلُ بَيْتِهِمَا جَمِيعًا قَوَّاقِ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَا هُوَ أَضَلُّ  
 مِنْ نَاقِيهِ أَوْ مَا هُوَ بِأَهْدَى مِنْ جَنَابِهِ فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ  
 نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۳]

(۳۷۹) حضرت ابو دائل کہتے ہیں کہ صبح بن معبد ایک دیہاتی قبیلہ بنو تغلب کے عیسائی تھے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا، انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ لوگوں نے بتایا راہِ خدا میں جہاد کرنا، چنانچہ انہوں نے جہاد کا ارادہ کر لیا، اسی اثناء میں کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے حج کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں! اس نے کہا آپ پہلے حج اور عمرہ کر لیں، پھر جہاد میں شرکت کریں۔

چنانچہ وہ حج کی نیت سے روانہ ہو گئے اور میقات پر پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، صبح جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو اپنے پیغمبر کی سنت پر رہنمائی نصیب ہو گئی۔

(۲۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلْحَجَرِ إِنَّمَا أَنْتَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَبَّلَهُ [قال شعب: صحيح رجاله

ثقات] [انظر: ۳۸۱]

(۳۸۰) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو محض ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا، یہ کہہ کر آپ نے اسے بوسہ دیا۔

(۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ قَالَ ثُمَّ قَبَّلَهُ [مكرر ما قبله]

(۳۸۱) عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس سے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا یہ کہہ کر انہوں نے اسے بوسہ دیا۔

(۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ عَقْلَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَّلَهُ وَاتْرَمَهُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ خَفِيفًا يَعْينِي الْحَجَرُ [راجع: ۲۷۴]

(۳۸۲) سوید بن علفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے چٹ کر اسے بوسہ دیا، اور اس سے

مخاطب ہو کر فرمایا میں نے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو تجھ پر مہربان دیکھا ہے۔

(۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهْنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَهْنَا لَقَدْ أَظْفَرَ الصَّائِمُ [راجع: ۱۹۲]

(۳۸۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رات یہاں سے آجائے اور دن وہاں سے چلا جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے، مشرق اور مغرب مراد ہے۔

(۳۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَتَعَوَّذُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الَّذِي يَتَعَوَّذُ فِي قَتْلِهِ [راجع: ۱۶۶]

(۳۸۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ دے کر دوبارہ اس کی طرف رجوع کرنے والا اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو اپنے منہ سے قئی کر کے اس کو چاٹ لے۔

(۳۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْعَجَاهِلِيَّةِ لَا يُبَيِّضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى يَقُولُوا أَشْرَفُ نَبِيٍّ كَيْفَا يُغَيِّرُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَكَانَ يَذْفَعُ مِنْ جَمْعٍ مِقْدَارَ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ [راجع: ۸۴]

(۳۸۷) حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے وہاں نہیں جاتے تھے، اور کہتے تھے کہ وہ مہیر روشن ہوتا کہ ہم حملہ کریں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اور وہ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے جبکہ نماز فجر اسفار کر کے پڑھنے والوں کی مقدار کے تناسب سے پڑھی جاسکتی تھی۔

(۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا رِبَاعُ بْنُ أَبِي مُعَرُّوفٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ لِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَمِيَّتَ لَيُعَذَّبُ بِمَكَاةٍ أَهْلِيهِ عَلَيْهِ [راجع: ۲۸۸]

(۳۸۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میت کو اس پر اس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ فِي السَّقَرِ [قال شعب: صحيح لغيره]

(۳۹۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دوران سفر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔



(۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْعُودُ مِنَ الْبُحْلِ وَالْجُبْنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَأَزْدِلَ الْعُمُرُ وَلَتَنِ الصَّدْرُ قَالَ وَكِيعٌ فَتَنَةُ الصَّدْرِ أَنْ يَمُوتَ الرَّجُلُ وَذَكَرَ وَكِيعٌ الْفِتْنَةَ لَمْ يَتَّبِعْ مِنْهَا [راجع: ۲۱۴۵]

(۳۸۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ (پانچ چیزوں سے) اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے، بخل سے، بزدلی سے، دل کے فتنے سے، عذاب قبر سے اور بری عمر سے۔

(۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ خَلَسَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَجْلِسًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُهُ تَمُرٌ عَلَيْهِ الْجَنَانُ قَالَ لَمَرُوا بِجِنَاذَةٍ فَكَلْتُمَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُوا بِجِنَاذَةٍ فَكَلْتُمَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُوا بِجِنَاذَةٍ فَقَالُوا هَذَا كَانَ أَكْذَبَ النَّاسِ أَكْذَبَهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ مِنْ كَذِبٍ عَلَى رُوحِهِ بِي حَسِيدِهِ قَالَ قَالُوا أَرَأَيْتَ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةَ قَالَ وَجَبَتْ قَالُوا أَرَأَيْتَ إِذَا شَهِدَ ثَلَاثَةً قَالَ وَجَبَتْ قَالُوا وَالنَّبِيُّ قَالَ وَجَبَتْ وَلَئِنْ أَكُونَ فُلْتُ وَاحِدًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ لَقِيلَ لِعُمَرَ هَذَا شَيْءٌ تَقُولُهُ بِرَأْيِكَ أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۳۹]

(۳۸۹) عبد اللہ بن مرثدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں نبی ﷺ بھی بیٹھے تھے اور وہاں سے جنازے گزرتے تھے، وہاں سے ایک جنازہ کا گزر ہوا، لوگوں نے اس مردے کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی، تیسرے جنازے پر بھی ایسا ہی ہوا، جب چوتھا جنازہ گزرا تو لوگوں نے کہا کہ یہ سب سے بڑا جمو تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں میں سب سے بڑا جمو تادمہ ہوتا ہے جو اللہ پر سب سے زیادہ جموت باندھتا ہے، اس کے بعد وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے جسم میں موجود روح پر جموت باندھتے ہیں، لوگوں نے کہا یہ بتائیے کہ اگر کسی مسلمان کے لیے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، لوگوں نے نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں؟ تو فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، ہم نے دو کے متعلق پوچھا، فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے، اگر میں ایک کے متعلق پوچھ لیتا تو یہ میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسندیدہ تھا، کسی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ بات آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، بلکہ میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

(۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدًا لَمَّا بَنَى الْقَصْرَ قَالَ انْقَطَعَ الصُّوْتُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَلَمَّا قَدِمَ أَخْرَجَ زُنْدَهُ وَأَوْزَى نَارَهُ وَابْتَدَعَ

خَطْبًا بِدِرْهَمٍ وَقِيلَ لِسَعْدٍ إِنَّ رَجُلًا قَتَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ مَا قَالَهُ فَقَالَ نَزَدَى عَنْكَ الَّذِي تَقُولُهُ وَتَفْعَلُ مَا أَمُرْنَا بِهِ فَأَخْرَقَ الْبَابَ ثُمَّ أَتَى بَعْضُ عَلَيْهِ أَنْ يُزَوِّدَهُ فَأَبَى فَخَرَجَ فَقَدِمَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَجَرَ إِلَيْهِ فَسَارَ ذَهَابَهُ وَرُجُوعُهُ بَسْعَ عَشْرَةَ فَقَالَ لَوْلَا حُسْنُ الظَّنِّ بِكَ لَرَأَيْنَا أَنَّكَ لَمْ تَزِدْ عَلَيْنَا قَالَ بَلَى أُرْسِلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيُعْتَذِرُ وَيَحْلِفُ بِاللَّهِ مَا قَالَهُ قَالَ فَهَلْ زَوَّدَكَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَزُوِّدَنِي أَنْتَ قَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ أَمُرَ لَكَ فَيَكُونَ لَكَ الْبَارِدُ وَيَكُونَ لِي الْحَارُ وَخَوِيتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَقَدْ قَتَلَهُمُ الْجُوعُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَسْبُعُ الرَّجُلُ دُونَ جَارِهِ أَحْمَرُ مُسْنَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [قال شعيب: رحمه الله]

(۳۹۰) عباہ بن رفاعہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایک محل تعمیر کروایا ہے جہاں فریادیوں کی آوازیں پہنچنا بند ہو گئی ہیں، تو انہوں نے فوراً حضرت عمر بن مسعود رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا، انہوں نے وہاں پہنچ کر حتماً نکال کر اس سے آگ سلگائی، ایک درہم کی لکڑیاں خریدیں اور انہیں آگ لگا دی۔

کسی نے جا کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک آدمی ایسا کر رہا ہے، انہوں نے فرمایا کہ وہ محمد بن مسلمہ ہیں، یہ کہہ کر وہ ان کے پاس آئے اور ان سے قسم کھا کر کہا کہ انہوں نے کوئی بات نہیں کہی ہے محمد بن مسلمہ کہنے لگے کہ میں تو جو حکم ملا ہے، ہم وہی کریں گے، اگر آپ نے کوئی پیغام دینا ہو تو وہ بھی پہنچا دیں گے، یہ کہہ کر انہوں نے اس محل کے دروازے کو آگ لگا دی۔

پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں زور اور کی پشیمانی لیکن انہوں نے اسے بھی قبول نہ کیا اور واپس روانہ ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جس وقت وہ پہنچے وہ دو پہر کا وقت تھا اور اس آنے جانے میں ان کے کل 19 دن صرف ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اگر آپ کے ساتھ حسن ظن نہ ہوتا تو ہم یہ سمجھتے کہ شاید آپ نے ہمارا پیغام ان تک نہیں پہنچایا۔

انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں! اس کے جواب میں انہوں نے آپ کو سلام کہلوایا ہے، اور معذرت کی ہے اور اللہ کی قسم کھا کر کہا ہے کہ انہوں نے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا انہوں نے آپ کو زور اور دیا؟ عرض کیا میں نے خود ہی نہیں کیا، فرمایا پھر اپنے ساتھ کیوں نہیں لے گئے؟ عرض کیا کہ مجھے یہ چیز اچھی نہ لگی کہ میں انہیں آپ کا کوئی حکم دوں، وہ آپ کے لئے تو ٹھنڈے رہیں اور میرے لیے گرم ہو جائیں، پھر میرے ارد گرد اہل مدینہ آباد ہیں جنہیں ہموک نے مار رکھا ہے اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو چھوڑ کر خود سیراب نہ ہوتا پھرے۔

## حَدِيثُ السَّقِيفَةِ

### حديث سقيفة

(٢٩١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطُّغْجِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى رَحْلِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَقْرَبُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ قَوْلَ جَدِّي وَأَنَا أَنْظِرُهُ وَذَلِكَ بِمَنْى فِي آخِرِ حَجَّةِهِ حَجَّهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَاتِمْتُ فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي قَائِمُ الْعِيشَةِ فِي النَّاسِ فَمَحَضَرُهُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ الَّذِينَ يَرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ أَمْرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمُؤْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَغَوَاةَهُمْ وَإِنَّهُمْ الَّذِينَ يُعْلَبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ إِذَا قُمْتَ فِي النَّاسِ فَأَخْشَى أَنْ تَقُولَ مَقَالَةً يَطِيرُ بِهَا أَوْلِيكَ فَلَا يَغُورُهَا وَلَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا وَلَكِنْ حَتَّى تَقْدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسَّنَةِ وَتَحْلُصُ بِعِلْمَاءِ النَّاسِ وَأَشْرَافِهِمْ تَقُولُ مَا قُلْتَ مُتَمَحِّكًا فَيَعُونَ مَقَالَاتِكَ وَيَضَعُونَهَا مَوَاضِعَهَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْنَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ سَالِمًا صَالِحًا لَا تَكْلَمَنَّ بِهَا النَّاسُ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقِيبِ ذِي الْحِجَّةِ وَكَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَجَلْتُ الرِّوَاخَ صَكَّةَ الْأَعْمَى فَقُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا صَكَّةَ الْأَعْمَى قَالَ إِنَّهُ لَا يَبَالِي أَيْ سَاعَةٍ خَرَجَ لَا يَعْرِفُ الْحَرَّ وَالْبُرْدَ وَتَنَحَوْ هَذَا فَوَجَدْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ عِنْدَ رُكْنِ الْمِنْبَرِ الْأَيْمَنِ قَدْ سَبَقَنِي فَجَلَسْتُ حِذَانَهُ تَحُلُكُ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمَّ انْتَسَبَ أَنْ طَلَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قُلْتُ لَيَقُولَنَّ الْعِيشَةُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ مَقَالَةً مَا قَالَهَا عَلَيْهِ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ فَانْكُرَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَشَيْتُ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ فَجَلَسَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَدِّونَ قَامَ فَاتَّخَذَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنِّي قَائِلُ مَقَالَةٍ قَدْ قَدَّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا لَا أَذْهَبُ لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجْلِي فَمَنْ وَعَاَهَا وَعَقَلَهَا فَلْيَحْذَرْتُ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاجِلَتُهُ وَمَنْ لَمْ يَعْهَا فَلَا أَجَلَ لَهُ أَنْ يُكَلِّبَ عَلَيَّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ يَمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَفَرَّانَاها وَوَعَيْتَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَضَلُّوا بِتَرْكِ قِرْبَضَةٍ قَدْ أَنْزَلَهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ رَزَى إِذَا

أُحْصِيَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ الْخَيْلُ أَوْ الْإِعْيَارُ أَلَا وَإِنَّا قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ لَا تَرْعَوْا عَنْ  
 آبَائِكُمْ فَإِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْعَوْا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَطْرُقُونِي  
 كَمَا طَرَقَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا  
 مِنْكُمْ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَايَعْتُ فَلَمَّا قَالَا يَغْتَرِّبَانِ امْرُؤُا أَنْ يَقُولَ إِنَّ بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ فَلَمَّا قَالَا وَإِنَّهَا كَانَتْ كَذَلِكَ أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفَى شَرِّهَا وَلَيْسَ فِيكُمْ الْيَوْمَ مَنْ تَقْطَعُ  
 إِلَيْهِ الْأَعْنَاقُ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا وَإِنَّهُ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَنَّ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمَا تَخَلَّفُوا فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَلَّفَتْ عَنَّا الْأَنْصَارُ بِأَجْمَعِهَا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ لَانْطَلَقْنَا نَزُومُهُمْ حَتَّى لَقَيْنَا رَجُلَانِ  
 صَالِحَيْنِ قَدْ كَرَّأْنَا لَنَا الْكَلِمَةَ فَقَالَا أَيْنَ تَرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنْ  
 الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرُبُوهُمْ وَالْقُصْرُ أَمْرُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَنَأْتِيَهُمْ لَانْطَلَقْنَا  
 حَتَّى جِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا هُمْ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ رَجُلٌ مُزْمَلٌ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا  
 فَقَالُوا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا وَجِعَ فَمَلَأَ جِلْسَنَا قَامَ خَطِيبُهُمْ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ  
 وَقَالَ أَمَا بَعْدُ فَتَحَنَّنْ أَنْصَارُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَيِّبَتِ الْإِسْلَامَ وَأَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ مِنَّا وَقَدْ ذُكِرَتْ  
 ذَالَةُ مِنْكُمْ يَرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ أَصْلَانَا وَيَحْضُرُونَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ قَدْ  
 زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعَجَبْتَنِي أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَهَا بَيْنَ يَدَيِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ كُنْتُ أَذَارِي مِنْهُ بَعْضَ  
 الْحَدِّ وَهُوَ كَانَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْفَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رِسْلِكَ فَكْرَهُتُ أَنْ أَغْضِبَهُ وَكَانَ أَحْلَمَ  
 مِنِّي وَأَوْفَرُ وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ كَلِمَةٍ أَعَجَبْتَنِي فِي تَرْوِيرِي إِلَّا قَالَهَا فِي يَدَيْهِ وَأَفْضَلَ حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ أَمَا  
 بَعْدُ فَمَا ذَكَرْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَلَمْ تَعْرِفِ الْعَرَبُ هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ  
 الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ أَنَّهُمَا يَسْتَمُّ وَاحِدًا بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ  
 الْجَرَّاحِ فَلَمْ أَكْرِهْ مِنَّا قَالِ غَيْرَهَا وَكَانَ وَاللَّهِ أَنْ أَلَدَّمُ فَتَضَرَّبَ عَيْنِي لَا يَغْرِبُنِي ذَلِكَ إِلَيَّ إِنِّي أَحَبُّ إِلَيَّ  
 مِنْ أَنْ أَتَاكَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا أَنْ تَغَيَّرَ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
 أَنَا جَدُّنِهَا الْمُحَكِّكُ وَعَدُّنِهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ مَا مَعْنَى أَنَا  
 جَدُّنِهَا الْمُحَكِّكُ وَعَدُّنِهَا الْمُرَجَّبُ قَالِ كَأَنَّهُ يَقُولُ أَنَا ذَاهِبَتِهَا قَالِ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتْ الْأَصْوَاتُ  
 حَتَّى خَشِيتُ الْإِخْلَالَاتِ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَهُ

الْأَنْصَارُ وَتَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عَدَاةٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدًا فَقُلْتُ قَتَلَ اللَّهُ سَعْدًا وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيهَا حَضْرَتًا أَمْرًا هُوَ أَقْوَى مِنْ مُتَابِعَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَيْشِيًا إِنْ قَارَفْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ نَكُنْ بَيْعَةً أَنْ يُحْدِثُوا بَعْدَنَا بَيْعَةً قِيمًا أَنْ نَتَابِعَهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِنَّمَا أَنْ نَعَالِفَهُمْ لِكَيْ يَكُونَ فِيهِ قِسَادٌ فَمَنْ يَبِيعُ أَمِيرًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةِ الْمُسْلِمِينَ فَلَا بَيْعَةَ لَهُ وَلَا بَيْعَةَ لِلَّذِي بَابِعَهُ تَعَرَّةٌ أَنْ يُفْتَلًا قَالَ مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ لَقِيَاهُمَا عُيُوبُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ الَّذِي قَالَ أَنَا جُدِيلُهَا الْمُعْتَكَلُ وَعُدْبَةُهَا الْمُرَجَّبُ الْحُبَابُ بْنُ الْمُظَنِّرِ صَحَّحَهُ الْبُخَارِيُّ (۲۴۶۲) وَمُسْلِمٌ (۱۶۹۱) وَابْنُ حِبَانَ (۴۱۴) | راجع: ۱۵۴، ۱۵۶، ۱۵۹، ۱۲۴۹ |

(۳۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں جو آخری حج کیا ہے، یہ اس زمانے کی بات ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنی سواری کے پاس واپس آئے، میں انہیں پڑھایا کرتا تھا، انہوں نے مجھے اپنا انتقاد کرتے ہوئے پایا، اس وقت ہم لوگ منیٰ میں تھے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آتے ہی کہنے لگے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں فلاں شخص سے بیعت کر لوں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج رات کو میں کھڑا ہو کر لوگوں کو اس گروہ سے بچنے اور احتیاط کرنے کی تاکید کروں گا جو خلافت کو غصب کرنا چاہتے ہیں، لیکن میں نے ان سے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ ایسا نہ کیجئے، کیونکہ حج میں ہر طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں، شریک ہوتے ہیں اور گھنیا سوچ رکھنے والے بھی، جب آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کچھ کہنا چاہیں گے تو یہ آپ پر غالب آ جائیں گے، مجھے اندیشہ ہے کہ آپ اگر کوئی بات کہیں گے تو یہ لوگ اسے اڑالے جائیں گے، صحیح طرح اسے یاد نہ رکھ سکیں گے اور صحیح حمل پر اسے محمول نہ کر سکیں گے۔

البتہ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے جائیں، جو کہ دارالہجۃ اور دارالسنۃ ہے، اور خالصۃ علماء اور معززین کا گہوارہ ہے، تب آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہہ دیں اور خوب اعتماد سے کہیں، وہ لوگ آپ کی بات کو سمجھیں گے بھی اور اسے صحیح حمل پر بھی محمول کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اگر میں مدینہ منورہ صحیح سالم پہنچ گیا تو سب سے پہلے لوگوں کے سامنے یہی بات رکھوں گا۔

ذی الحجہ کے آخر میں جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو جمعہ کے دن میں اندھوں سے ٹکراتا ہوا صحیح ہی مسجد میں پہنچ گیا، راوی نے ”اندھوں سے ٹکراتے“ کا مطلب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کسی خاص وقت کی پرداہ نہیں کرتے تھے، اور نہ ہی گرمی سردی وغیرہ کو خاطر میں لاتے تھے (جب دل چاہتا آ کر منبر پر رونق افروز ہو جاتے) بہر حال! میں نے منبر کی دائیں جانب حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے ہوئے پایا جو مجھ سے سبقت لے گئے تھے، میں بھی ان کے برابر جا کر بیٹھ گیا، اور میرے گھٹنے ان کے گھٹنے سے رگڑ کھا رہے تھے۔

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہوئے نظر آئے، میں نے انہیں دیکھتے ہی کہا کہ آج یہ اس منبر سے ایسی بات کہیں گے جو اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہ کہی ہوگی، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اس پر تعجب کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ کوئی ایسی بات کہیں جواب سے پہلے نہ کہی ہو، اسی اثناء میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آ کر منبر پر تشریف فرما ہو گئے۔

جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوا تو سب سے پہلے کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ کی حمد و ثناء کی، پھر "اما بعد" کہہ کر فرمایا لوگو! میں آج ایک بات کہنا چاہتا ہوں جسے کہنا میرے لیے ضروری ہو گیا ہے، کچھ خبر نہیں کہ شاید یہ میری موت کا پیش خیمہ ہو، اس لئے جو شخص اسے یاد رکھ سکے اور اچھی طرح سمجھ سکے، اسے چاہئے کہ یہ بات وہاں تک لوگوں کو پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری جاسکتی ہو اور جو شخص اسے یاد نہ رکھ سکے، اس کے لئے مجھ پر جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حق کے ساتھ بھیجا، ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور ان پر نازل ہونے والے احکام میں رجم کی آیت بھی شامل تھی، جسے ہم نے پڑھا، اور یاد کیا، نیز نبی ﷺ نے بھی رجم کی سزا جاری فرمائی اور ان کے بعد ہم نے بھی یہ سزا جاری کی، مجھے خطرہ ہے کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد کوئی یہ نہ کہنے لگے کہ ہمیں تو کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں ملتی، اور وہ اللہ کے نازل کردہ ایک فریضے کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں۔

یاد رکھو! اگر کوئی مرد یا عورت شادی شدہ ہو کر بدکاری کا ارتکاب کرے اور اس پر گواہ بھی موجود ہوں، یا عورت حاملہ ہو، یا وہ اعتراف جرم کرے تو کتاب اللہ میں اس کے لئے رجم کا ہونا ایک حقیقت ہے، یاد رکھو! ہم یہ بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباؤ اجداد سے اعراض کر کے کسی دوسرے کی طرف نسبت نہ کرو کیونکہ ایسا کرنا کفر ہے۔

یاد رکھو! جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حد سے زیادہ بڑھاڑے، حاکم پریش کیا گیا، مجھے اس طرح مت بڑھانا، میں تو شخص اللہ کا بندہ ہوں، اس لئے تم بھی مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہی کہو۔

مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ لوگوں میں سے بعض لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ جب عمر مر جائے گا تو ہم فلاں شخص کی بیعت کر لیں گے، کوئی شخص اس بات سے دھوکہ میں نہ رہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک اور جلدی میں ہوئی تھی، ہاں! ایسا ہی ہوا تھا، لیکن اللہ نے اس کے شر سے ہماری حفاظت فرمائی، لیکن اب تم میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی شخص موجود نہیں ہے جس کی طرف گردنیں اٹھ سکیں۔

ہمارا یہ واقعہ بھی سن لو کہ جب نبی ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہے، جبکہ انصار سب سے کٹ کر مکمل طور پر سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے، اور مہاجرین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اکٹھے ہونے لگے، میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمارے ساتھ انصار کی بھائیوں کی طرف چلیے۔

چنانچہ ہم ان کے پیچھے روانہ ہوئے، راستے میں ہمیں دو نیک آدمی ملے، انہوں نے ہمیں بتایا کہ لوگوں نے کیا کیا ہے؟

اور ہم سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ ان کے پاس نہ جائیں تو بہتر ہے، آپ اپنا معاملہ خود طے کر لیجئے، میں نے کہا کہ نہیں! ہم ضرور ان کے پاس جائیں گے۔ چنانچہ میں سیف بنی ساعدہ میں ان کے پاس پہنچ گئے، وہاں تمام انصار اکٹھے تھے، اور ان کے درمیان میں ایک آدمی چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہوا تھا، میں نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ بیمار ہیں۔

بہر حال! جب ہم پیٹھ گئے تو ان کا ایک مقرر کھڑا ہوا اور اللہ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد کہنے لگا کہ ہم اللہ کے انصار و مددگار ہیں، اور اسلام کا لشکر ہیں، اور اسے گروہ مہاجرین! تم ہمارا ایک گروہ ہو، لیکن اب تم ہی میں سے کچھ ہماری جزیں کاٹنے لگے ہیں، وہ ہماری اصل سے جدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور انہیں کاروبار خلافت سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔

جب وہ اپنی بات کہہ کر خاموش ہوا تو میں نے بات کرنا چاہی کیونکہ میں اپنے دل میں ایک بڑی عمدہ تقریر سوچ کر آیا تھا، میرا ارادہ یہ تھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کچھ کہنے سے پہلے میں اپنی بات کہہ لوں، میں نے اس میں بعض سخت باتیں بھی شامل کر رکھی تھیں لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ حلیم اور باوقار تھے، انہوں نے مجھے روک دیا، میں نے انہیں ناراض کرنا مناسب نہ سمجھا، کیونکہ وہ مجھ سے بڑے عالم اور زیادہ پروقار تھے۔

بخدا! میں نے اپنے ذہن میں جو تقریر سوچ رکھی تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کا ایک کلمہ بھی نہ چھوڑا اور فی البدیہہ وہ سب کچھ بلکہ اس سے بہتر کہہ دیا جو میں کہنا چاہتا تھا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی تقریر ختم کر لی، اس تقریر کے دوران انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنی جو نیکیاں ذکر کی ہیں، آپ ان کے اہل اور حقدار ہیں، لیکن خلافت کو پورا عرب قریش کے اسی قبیلے کا حق سمجھتا ہے کیونکہ پورے عرب میں حسب نسب اور جگہ کے اعتبار سے یہ لوگ ”مرکز“ شمار ہوتے ہیں، میں آپ کے لئے ان دو میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں، آپ جس مرضی کو منتخب کر لیں، یہ کہہ کر انہوں نے میرا اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پوری تقریر میں یہ بات اچھی نہ لگی، بخدا! میں یہ سمجھتا تھا کہ اگر مجھے آگے بڑھایا جائے تو میری گردن اڑا دی جائے، مجھے یہ بہت بڑا گناہ محسوس ہوتا تھا کہ میں ایک ایسی قوم کا حکمران بنوں جس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا شخص موجود ہو، البتہ اب موت کے وقت آکر میرا حراج بدل گیا ہے (یہ کس نفسی کے طور پر فرمایا گیا ہے)

انصار کے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے ان معاملات کا خوب تجربہ ہے اور میں اس کے بہت سے پھلوں کا بوجھ لا دے رہا ہوں، اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا، اس پر شور و شغب بڑھ گیا، آوازیں بلند ہونے لگیں اور مجھے خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں جھگڑا نہ ہو جائے، یہ سوچ کر میں نے فوراً کہا ابوبکر! اپنا ہاتھ بڑھا دے، انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو میں نے ان کی بیعت کر لی، یہ دیکھ کر مہاجرین نے بھی بیعت کر لی اور انصار نے بھی بیعت کر لی، اور ہم وہاں سے کوڈر

آگئے، اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہمیں رو گئے۔

کسی نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا، میں نے کہا اللہ نے ایسا کیا ہوگا (ہم کیا کر سکتے ہیں؟) اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! آج ہمیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے واقعے سے زیادہ مضبوط حالات کا سامنا نہیں ہے، ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر لوگ جدا ہو گئے اور اس وقت کوئی خلیفہ نہ ہوا تو وہ کسی سے بیعت کر لیں گے، اب یا تو ہم کچھ ناپسندیدہ فیصلوں پر انہیں اپنے اتباع پر قائم کریں، یا پھر ہم ان کی مخالفت میں احکام جاری کریں، ظاہر ہے کہ اس صورت میں فساد ہوگا۔

اس لئے یاد رکھو! جو شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کی بیعت کرے گا اس کی بیعت کا کوئی اعتبار نہیں، اور نہ ہی وہ اس شخص کے ہاتھ پر مجمع ہوگی جس سے بیعت لی گئی ہے، اس اندیشے سے کہ کہیں وہ دونوں قتل نہ ہو جائیں۔

(۲۹۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورٍ الْأَنْصَارِ بَيْنِي النَّخَارِ ثُمَّ بَيْنِي عِبْدُ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَلْخَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ ثُمَّ بَيْنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ فِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ [صححه البخاری و صححه مسلم و سبانی برقم (۱۳۱۲۵) سبانی فی مسند انس: ۱۳۱۲۵]

(۳۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھروں کا پتہ نہ بتاؤں؟ بنو نجار، پھر بنو عبد الاشہل، پھر حارث بن خزرج، پھر بنو ساعدہ اور فرمایا کہ انصار کے ہر گھر میں خیر ہی خیر ہے۔

(۲۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا [صححه البخاری (۲۱۱۱) و مسلم (۱۵۱۳) و ابن حبان (۴۹۶۶)] [سبانی فی مسند ابن عمر: ۴۸۸۴، ۵۱۵۸، ۵۴۱۸، ۵۵۱۰، ۶۰۰۶]

(۳۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بائع اور مشتری جب تک جدا نہ ہو جائیں، انہیں اختیار ہے یا یہ فرمایا کہ وہ بیع ہی اختیار پر قائم ہوگی۔

(۲۹۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَانَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْخَبَلَةِ [صححه البخاری (۲۱۴۳)، و مسلم (۱۵۱۴) و ابن حبان (۴۹۴۶)] [سبانی فی مسند ابن عمر: ۴۴۹۱، ۴۶۴۰، ۵۳۰۷، ۵۴۶۶، ۵۵۱۰]

(۳۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حاملہ جانور کے حمل سے پیدا ہونے والے بچے کی "جرا بھی ماں کے پیٹ میں ہی ہے" پیٹ میں ہی بیج کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۹۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَانَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتْبَاعُ الطَّعَامَ عَلَى



عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِعْتُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِتَقْلِيلِهِ مِنَ الْمَعْنَى الَّتِي ابْتِغَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ  
يُؤَاهُ قَبْلَ أَنْ يَبِيعَهُ [صححه البخاری (۲۱۲۳)، ومسلم (۱۵۲۷)] [سبائی فی مسند ابن عمر: ۴۶۳۹، ۴۷۱۶،

۵۹۲۴، ۶۱۹۱، ۶۲۷۵]

(۳۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دو رہاسعادت میں ہم لوگ خرید و فروخت کرتے تھے، بعض اوقات  
نبی ﷺ ہمارے پاس یہ پیغام بھیجتے تھے کہ کسی چیز کو بیچنے سے پہلے ہم ایک چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکتے ہیں۔

(۲۹۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ [صححه البخاری (۲۱۲۶)، ومسلم (۱۵۲۶)] [ابن

حبان (۴۹۸۶)] [سبائی فی مسند ابن عمر: ۴۷۳۶، ۵۳۰۹]

(۳۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص غلہ خریدے، اسے اس وقت تک  
آگے نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

(۲۹۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ فَإِنَّهُ يَقُومُ فِيمَا عَدَلٍ فَيُعْطَى شُرَكَاءُ  
حَقَّهُمْ وَعَقَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ أَعْتَقَ مَا أَعْتَقَ [صححه البخاری (۲۵۲۲)، ومسلم (۱۵۰۱)] [ابن حبان (۴۳۱۶)]

[سبائی فی مسند ابن عمر: ۴۴۵۱، ۵۰۹۱، ۵۱۵۰، ۵۴۷۴، ۵۵۸۲۱، ۵۹۲۰، ۶۰۳۸، ۶۲۷۹، ۶۴۵۳]

(۳۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی غلام کو اپنے حصے کے بقدر آزاد  
کر دیتا ہے تو وہ غلام کی قیمت کے اعتبار سے ہوگا چنانچہ اب اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی، باقی شرکا کو ان کے حصے کی قیمت  
دے دی جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا، ورنہ جتنا اس نے آزاد کیا ہے اتنا ہی رہے گا۔

(۲۹۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُبَيٍّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ [صححه البخاری (۵۳۱۲)، ومسلم (۱۴۹۶)]

[سبائی فی مسند ابن عمر: ۴۷۷، ۴۹۹۵]

(۳۹۸) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والے کے متعلق مسئلہ پوچھا، انہوں  
نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایسے میاں بیوی کے درمیان تفریق کرا دی تھی۔

(۲۹۸م) حَدَّثَنَا وَجَيْعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ  
لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلْتُكَ [سقط من الحديث]

(۳۹۸م) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے مخاطب ہو کر فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو حجر ہے جو کسی کو نفع نقصان  
نہیں پہنچا سکتا، اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بھی بوسہ نہ دیتا۔

## مُسْنَدُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

### حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْغَارِيِّ قَالَ قَالَ أَبِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُم عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَنَائِي وَإِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْيَمِينِ فَقَرَأْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَهُمَا سَطْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمَا فِي السَّبْعِ الطَّوَالِ مَا حَمَلَكُم عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ مِنَ السُّورِ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءَ يَدْعُو بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ عِنْدَهُ يَقُولُ ضَعُوا هَذَا فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَيُنْزَلُ عَلَيْهِ الْآيَاتُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَكَانَتْ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَّلِ مَا أَنْزَلَ بِالْمَدِينَةِ وَبَرَاءَةَ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ فَكَانَتْ فَصَتْهَا شَبِيهَا بِقَصَبِهَا فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَمَيِّنْ لَنَا أَنَّهُمَا مِنْهَا وَكُنْتُ أَنَّهُمَا مِنْهَا فَمِنْ تَمَّ قَرَأْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطَّوَالِ [صححه ابن حبان (۴۳)، والحاكم (۲۲۱: ۲) وقال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۷۸۶ و ۷۸۷، الترمذی: ۳۰۸۶)]

قال شعب: إسناده ضعيف ومنه منكر | انظر: ۴۹۹ |

(۳۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ لوگوں نے سورۃ انفال کو جو مثنیٰ میں سے ہے، سورۃ براءۃ کے ساتھ ”جو کہ مبین میں سے ہے“ ملائے پر کس چیز کی وجہ سے آپ کو مجبور پایا، اور آپ نے ان کے درمیان ایک سطر کی ”بسم اللہ“ تک نہیں لکھی اور ان دونوں کو ”سبع طوال“ میں شمار کر لیا، آپ نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ پر جب وحی کا نزول ہو رہا تھا تو بعض اوقات کئی کئی سورتیں اکٹھی نازل ہو

جاتی تھیں، اور نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب کوئی وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ اپنے کسی کا صاحبِ وحی کو بلا کر اسے لکھواتے اور فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں فلاں جگہ رکھو، بعض اوقات کئی آیتیں نازل ہوتیں، اس موقع پر آپ ﷺ بتا دیتے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو، اور بعض اوقات ایک ہی آیت نازل ہوتی لیکن اس کی جگہ بھی آپ ﷺ بتا دیا کرتے تھے۔

سورۃ انفال مدینہ منورہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی، جبکہ سورۃ براءۃ نزول کے اعتبار سے قرآن کریم کا آخری حصہ ہے، اور دونوں کے واقعات و احکام ایک دوسرے سے حد درجہ مشابہت رکھتے تھے، اور نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہم پر یہ واضح نہ فرما سکے کہ یہ اس کا حصہ ہے یا نہیں؟ میرا گمان یہ ہوا کہ سورۃ براءۃ، سورۃ انفال ہی کا جزو ہے اس لئے میں نے ان دونوں کو ملا دیا، اور ان دونوں کے درمیان ”بسم اللہ“ والی سطر بھی نہیں لکھی اور اسے ”سج طوال“ میں شمار کر لیا۔

(۴۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حُمْرَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ تَوَصَّاهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْبَلَاغِ ثُمَّ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَصَّاهُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ دَخَلَ فَصَلَّى غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْآخَرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا [صححه البخاری (۱۶۰) ومسلم (۲۲۷) وابن حبان

(۱۰۴۱) وابن خزيمة (۲)]

(۴۰۰) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پھر کی چوکی پر بیٹھ کر وضو فرمایا، اس کے بعد فرمایا کہ میں تم سے نبی ﷺ کی زبانی سنی ہوئی ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اگر کتاب اللہ میں ایک آیت (جو کتمانِ علم کی مذمت پر مشتمل ہے) نہ ہوتی تو میں تم سے یہ حدیث کبھی بیان نہ کرتا، کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھے، تو اگلی نماز پڑھنے تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۴۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ثُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُعْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ [صححه مسلم (۱۴۰۹)

وابن خزيمة (۲۶۴۹) وابن حبان (۴۱۲۴)] [انظر: ۴۶۲، ۴۶۶، ۴۹۲، ۴۹۶، ۵۳۴، ۵۳۵]

(۴۰۱) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا محرم خود نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرائے، بلکہ پیغام نکاح بھی نہ بھیجے۔

(۴۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حُرْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ خَرَجَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَغْضِ الطَّرِيقِ قَبْلَ لَيْلِي رَضُوا أَنْ يَلْقَاهُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا صَحَابِيهِ إِذَا ارْتَحَلْتُمْ فَارْتَحِلُوا فَأَقْلَبْ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ فَلَمْ يَكْلَمْهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ نَهَيْتَ عَنْ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَلَى

قَالَ فَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَعَّ قَالَ بَلَى [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۵۲/۵)] قال

شعيب: حسن لغیره [انظر: ۴۲۴: وسیاتی فی مسند علی برقم: ۱۱۴۶]

(۴۰۲) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کے ارادے سے نکلے، جب راستے کا کچھ حصہ طے کر چکے تو کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع کیا ہے، یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا جب وہ روانہ ہوں تو تم بھی کوچ کرو، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرہ کا احرام باندھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں کوئی بات نہ کی، بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود ہی ان سے پوچھا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ حج تمتع سے روکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج تمتع کرنے کے بارے میں نہیں سنا؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں۔

(۴۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [صححه ابن خزيمة: (۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۶۷) والحاكم (۱۴۹/۱)] قال

الألبانی: حسن صحيح (أبو داود: ۱۱۰، ابن ماجه: ۴۳۰) قال شعيب: صحيح لغیره

(۴۰۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۴۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّظْرِ عَنْ أَبُو أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ بِالنَّمَقَاعِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسَّ هَكَذَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالُوا نَعَمْ [صححه مسلم (۲۳۰)] [انظر (أبو أنس أو بشر من سعيد): ۴۸۷، ۴۸۸]

(۴۰۴) ابوالانس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا، اس وقت ان کے پاس چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اسی طرح دیکھا ہے۔

(۴۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ [صححه البخاری (۵۰۲۸)] [انظر: ۴۱۲، ۴۱۳، ۵۰۰]

(۴۰۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے افضل اور بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور سکھائے۔

(۴۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَهَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَمَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

فَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَاتُ كَقَارَاتٍ لِمَا بَيَّنَّهُمْ [صححه مسلم (۲۳۱)، وابن حبان (۱۰۴۳)] [النظر: ۴۷۳، ۵۰۳، ۳۰۶] حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص عَمَّ الہی کے مطابق اچھی طرح مکمل وضو کرے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی۔

(۴۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قَالَ قَيْسٌ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَوْمَ الذَّارِ حِينَ حُصِرَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَيْنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ قَالَ قَيْسٌ فَكَانُوا يَزُورُهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ [صححه ابن حبان (۶۹۱۸)، والحاكم (۹۹/۳)] وقال الترمذی: حسن صحيح غريب لا يعرفه إلا من حديث إسماعيل بن أبي خالد قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۱۳ الترمذی: ۳۷۱۱) قال شعيب: إسناده حسن [مكرر: ۵۰۱]

(۳۰۷) ابوسہلہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا اور وہ "یوم الدار" کے نام سے مشہور ہوا، انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا، میں اس پر ثابت قدم اور قائم ہوں۔

(۴۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ [صححه مسلم (۶۵۶)، وابن حزمیة: (۱۴۷۳)، وابن حبان (۲۰۵۸)] [النظر: ۴۹۱]

(۳۰۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز عشاء اور نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے ساری رات قیام کرنا، اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے نصف رات قیام کرنا، اور جو شخص فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ساری رات قیام کرنے کی طرح ہے۔

(۴۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ قَامَ اللَّيْلَ كُلَّهُ [قال شعيب: صحيح]

(۳۰۹) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز عشاء اور نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے ساری رات قیام کرنا، اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے نصف رات قیام کرنا، اور جو شخص فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ساری رات

قیام کرنے کی طرح ہے۔

(۴۱۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ حَذَّابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرُوخٍ مَوْلَى الْقُرَيْشِيِّينَ أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ أَرْضًا قَائِمًا عَلَيْهِ فَلَقِيَهُ فَقَالَ لَهُ مَا مَعَكَ مِنْ قَبْضٍ مَالِكَ قَالَ إِنَّكَ غَشِيْتَنِي فَمَا أَلْقَى مِنَ النَّاسِ أَحَدًا إِلَّا وَهُوَ يَلُومُنِي قَالَ أَوْ ذَلِكَ يَمْنَعُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْتَرِ بَيْنَ أَرْضِكَ وَمَالِكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَنَانًا وَقَاصِبًا وَمُقْتَصِبًا [قال البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات إلا أنه منقطع. قال الألباني: حسن (ابن ماجه):

۲۲۰۲، النسائي: ۳۱۸/۷] قال شعيب: حسن لغيره [انظر: ۴۱۴ (عمرو بن دينار عن رجل) ۵۰۸۰، ۴۸۵۰]

(۳۱۰) عطاء بن فروخ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کوئی زمین خریدی، لیکن جب اس کی طرف سے تاخیر ہوئی تو انہوں نے اس سے ملاقات کی اور اس سے فرمایا کہ تم اپنی رقم پر قبضہ کیوں نہیں کرتے؟ اس نے کہا کہ آپ نے مجھے دھوکہ دیا، میں جس آدمی سے بھی ملتا ہوں وہ مجھے ملامت کرتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم صرف اس وجہ سے رکے ہوئے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، فرمایا پھر اپنی زمین اور پیسوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دے لو (اگر تم اپنی زمین واپس لینا چاہتے ہو تو وہ لے لو اور اگر پیسے لینا چاہتے ہو تو وہ لے لو) کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا جو نرم ہو، خواہ خریدار ہو یا دکاندار، ادا کرنے والا ہو یا تقاضا کرنے والا۔

(۴۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا يَقَعُ لِلنِّسَاءِ مِنْكَ قَالَ فَلَمَّا ذُكِرَتْ النِّسَاءُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ اذْنُ يَا عَلْقَمَةَ قَالَ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ لِإِنَّهُ أَعْطَى لِلْعُرُوفِ وَأَخْصَنَ لِلْفُرُوجِ وَمَنْ لَا فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءَ [قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ۱۷۱/۴ و ۵۶/۶) قال شعيب: صحيح]

(۳۱۱) علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ عورتوں کے لئے آپ کے پاس کیا باقی بچا؟ عورتوں کا تذکرہ ہوا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے قریب ہونے کے لئے کہا کہ میں اس وقت تو جوان تھا، پھر خود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہی فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مہاجرین کے نوجوانوں کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم میں سے جس کے پاس استطاعت ہو اسے شادی کر لینی چاہیے کیونکہ اس سے لگا ہیں جبکہ جاتی ہیں اور شرمگاہ بھی حفاظت ہو جاتی ہے، اور جو ایسا نہ کر سکے، وہ روزے رکھے کیونکہ یہ ثبوت کو توڑ دیتے ہیں۔

(۴۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبَهْزٌ وَحَجَّاجٌ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُلْقَمَةَ بْنَ مَرْثَدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ مَنْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ تَعَلَّمَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ آتَاكَ الْإِلَهِي أَفْعَدَنِي هَذَا الْمُتَقَدِّمُ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَسْمَعْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلَكِنْ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبِي وَقَالَ بَهْزٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ عُلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ أَخْبَرَنِي وَقَالَ خَيْرَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ [راجع: ۴۰۰]

(۴۱۲) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن کیلئے اور سکھائے، راوی حدیث ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہیں کہ اسی حدیث نے مجھے یہاں (قرآن پڑھانے کے لئے) شمار کھائے۔

(۴۱۳) حَدَّثَنَا عُفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُلْقَمَةَ بْنَ مَرْثَدٍ وَقَالَ لَهُ مِنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ عَلَّمَهُ [راجع: ۴۰۰]

(۴۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(۴۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ سَمَحًا بَانِعًا وَمُبْتَاعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا لَقَدْ خَلَّ الْجَنَّةَ [قال شعيب: حسن لغیره] [راجع: ۴۱۰]

(۴۱۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی بائع اور مشتری ہونے میں یا ادا کرنے والا اور قضا کرنے والا ہونے کی صورت میں نرم خو ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۴۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ قَرَصًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَهَرِ قَدَمَيْهِ ثُمَّ صَبَحَ فَقَالَ يَا أَصْحَابِي أَلَا تَسْأَلُونِي عَمَّا أَضْحَكُنِي فَقَالُوا بَلَى صَبَحْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ قَرِيبٍ مِنْ هَذِهِ الْبُقْعَةِ قَرَصًا كَمَا تَوْصَأْتُ ثُمَّ صَبَحَ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مَا أَضْحَكُنِي فَقَالُوا مَا أَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا بِوَضوءٍ لَغَسَلَ وَجْهَهُ حَطًّا اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ عَظِيئَةٍ أَصَابَهَا بِوَجْهِهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذَلِكَ وَإِنْ مَسَحَ بِرَأْسِهِ كَانَ كَذَلِكَ وَإِذَا ظَهَرَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذَلِكَ [قال شعيب: صحيح لغیره] [انظر: ۴۳۰، ۴۷۶، ۵۰۳]

(۴۱۵) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، چنانچہ کھل کی، ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ دھویا، اور دونوں بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں کے اوپر والے حصے پر بھی مسح فرمایا اور ہنس پڑے، پھر اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ تم مجھ سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھتے؟ لوگوں نے کہا امیر المؤمنین! آپ ہی

بتائیے کہ آپ کیوں منے؟ فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بھی اسی طرح پانی منگوایا اور اس جگہ کے قریب بیٹھ کر اسی طرح وضو کیا جیسے میں نے کیا، پھر نبی ﷺ بھی ہنس پڑے اور اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ تم مجھ سے بننے کی وجہ کیوں نہیں پوچھتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا انسان جب وضو کا پانی منگوئے، اور چہرہ دھوئے تو اللہ اس کے وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے جو چہرے سے ہوتے ہیں، جب بازو دھوتا ہے جب بھی ایسا ہی ہوتا ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب پاؤں کو پاک کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

(۱۱۶) حَدَّثَنَا بَهْرٌ أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَفْعُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ رَوَّجَنِي أَهْلِي أُمَّةً لَهُمْ رُومِيَّةٌ قَوْلَعْتُ عَلَيْهَا قَوْلَدْتُ لِي غَلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا قَوْلَدْتُ لِي غَلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ طَبَنَ لَهَا غَلَامًا لِأَهْلِي رُومِيٍّ يُقَالُ لَهُ يُوَحَّسُّ فَرَأَيْنَاهُ بِلِسَانِهِ قَالَ قَوْلَدْتُ غَلَامًا كَأَنَّهُ وَرَّعَةٌ مِنَ الْوَرَّعَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ هُوَ لِيُوَحَّسُّ قَالَ فَرَأَيْنَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَهْدِيُّ أَحْسَبُهُ قَالَ سَأَلْتُهُمَا فَاغْتَرَفَا فَقَالَ اتْرَضِيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْغَايِرِ الْحَجَرِ قَالَ مَهْدِيُّ وَأَحْسَبُهُ قَالَ جَلَدَهَا وَجَلَدَهُ وَكَانَا مَمْلُوكَيْنِ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود ۲۲۷۵)] [انظر: ۴۱۷، ۴۶۷، ۵۰۲]

(۴۱۶) رباح کہتے ہیں کہ میرے آقا نے اپنی ایک رومی باندی سے میری شادی کر دی، میں اس کے پاس گیا تو اس سے مجھ جیسا ہی ایک کالا لونڈا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھ دیا، دوبارہ ایسا موقع آیا تو پھر ایک کالا لونڈا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبید اللہ رکھ دیا۔

اتفاق کی بات ہے کہ میری بیوی پر میرے آقا کا ایک رومی غلام عاشق ہو گیا جس کا نام ”یوحس“ تھا، اس نے اسے اپنی زبان میں رام کر لیا، چنانچہ اس مرتبہ جو بچہ پیدا ہوا وہ رومیوں کے رنگ کے مشابہ تھا، میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ”یوحس“ کا بچہ ہے، ہم نے یہ معاملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہارے درمیان وہی فیصلہ کروں جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا؟ نبی ﷺ کا فیصلہ یہ ہے کہ بچہ بستر والے کا ہو گا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

(۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَفْعُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ قَالَ فَرَأَيْنَاهُمَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ لَقَدْ كَرَّرْتُهُ [راجع: ۴۱۶]

(۴۱۷) گذشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں گذری۔



(۴۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ دَعَا عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَمَاءٍ وَهُوَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَسَكَبَ عَلَى يَمِينِهِ فَمَسَلَهَا ثُمَّ أَذْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ عَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [صححه البخاري (۱۵۹) ومسلم (۲۲۶) وابن حبان (۱۰۵۸) وابن خزيمة: (۱۵۸ و ۱۵۹)] [انظر: ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۸، ۴۵۹، ۴۷۲، ۴۷۸، ۴۸۳، ۴۸۶، (عكرمة بن خالد عن رجل) ۴۸۹، ۵۱۶، ۵۲۷]

(۴۱۸) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے پانی منگوایا، سب سے پہلے اسے دائیں ہاتھ پر ڈالا، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، کبھی بھی کی اور تاک میں پانی بھی ڈالا، تین مرتبہ کبھیوں سمیت بازوؤں کو بھی دھویا، پھر سر کا مسح کر کے تین مرتبہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھولے اور فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل میں خیالات اور وساوس نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

(۴۱۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ دَعَا عُمَانُ أَنَّهُ رَأَى عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِإِنَاءٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [مكرر ما قبله] (۴۱۹) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَشْرَفَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مُحْضَرٌ فَقَالَ أَنُشِدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِرَاءَ إِذْ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَوَكَّلَهُ بِقَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ اسْكُنْ حِرَاءَ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَأَنَا مَعَهُ فَأَنْتَشِدُ لَهُ رَجُلًا قَالَ أَنُشِدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُسَرِّكِينَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ هَذِهِ يَدِي وَهَذِهِ يَدُ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَابْتَاعَ لِي فَأَنْتَشِدُ لَهُ رَجُلًا قَالَ أَنُشِدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَوْمَ بَيْعَةِ لَنَا بِهَذَا الْيَبْتِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ فِي الْجَنَّةِ فَأَنْتَعَهُ مِنْ مَالِي فَوَسَّعْتُ بِهِ الْمَسْجِدَ فَأَنْتَشِدُ لَهُ رَجُلًا قَالَ وَأَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالَ مَنْ يُنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ يَصِفُ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي قَالَ فَأَنْتَشِدُ لَهُ رَجُلًا وَأَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يَاعُ مَاؤَهَا ابْنُ السَّبِيلِ فَأَنْتَعَهَا مِنْ مَالِي فَأَنْتَعَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ قَالَ فَأَنْتَشِدُ لَهُ رَجُلًا [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۳۶/۶)] [انظر: ۵۱۱، ۵۵۵]

بأسناد مختلفہ |

(۴۲۰) ابو سلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے، ایک مرتبہ انہوں نے اپنے گھر کے بالا خانے سے جھانک کر فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنے والوں کو اللہ کا واسطہ دے کر "یوم حرام" کے حوالے سے پوچھتا ہوں کہ جب جبل حرام، ملنے لگا، اور نبی ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا اے جبل حرام! اٹھ رہا، کہ تجھ پر سوائے ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید کے کوئی نہیں ہے، اس موقع پر میں موجود تھا؟ اس پر کئی لوگوں نے ان کی تائید کی۔

پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنے والوں کو اللہ کا واسطہ دے کر "بیعت رضوان" کے حوالے سے پوچھتا ہوں کہ جب نبی ﷺ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف بھیجا تھا اور اپنے ہاتھ کو میرا ہاتھ قرار دے کر میری طرف سے میرے خون کا انتقام لینے پر بیعت کی تھی؟ اس پر کئی لوگوں نے پھر ان کی تائید کی۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنے والوں کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا تھا جنت میں مکان کے عوض ہماری اس مسجد کو کون وسیع کرے گا؟ تو میں نے اپنے مال سے جبکہ خرید کر اس مسجد کو وسیع نہیں کیا تھا؟ اس پر بھی لوگوں نے ان کی تائید کی۔

پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اللہ کا واسطہ دے کر "جیش عسرة" (جو غزوہ تبوک کا دوسرا نام ہے) کے حوالے سے پوچھتا ہوں جب کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا آج کون خرچ کرے گا؟ اس کا دیا ہوا مقبول ہوگا، کیا میں نے اپنے مال سے نصف لشکر کو سامان میں مینا نہیں کیا تھا؟ اس پر بھی لوگوں نے ان کی تائید کی۔

پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اللہ کا واسطہ دے کر "بیر رومہ" کے حوالے سے پوچھتا ہوں جس کا پانی مسافر تک کو پینا جاتا تھا، میں نے اپنے مال سے اسے خرید کر مسافروں کے لئے بھی وقف کر دیا، کیا ایسا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَهَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُفْصَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَمَسَّحَهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْيُمُوقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَلْبَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوًا مِنْ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [راجع: ۱۶۱۸]

(۴۲۱) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا، پھر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا، تین مرتبہ کہنے ل سمیت بازوؤں کو بھی دھویا، پھر سر کا مسح کر کے تین تین مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھو لیے اور فرمایا کہ

میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا تھا جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل میں خیالات اور وساوس نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

(۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَكْحُلَ عَلَيْهِ وَهُوَ مُحْرَمٌ أَوْ يَأْتِيَ شَيْءً يَكْحُلُهُمَا وَهُوَ مُحْرَمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيهُمَا بِالصَّيْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۱۲۰۹)، وابن خزيمة: (۲۶۵۴)] [انظر: ۴۹۹، ۴۹۷، ۴۶۵]

(۳۲۲) نبی بن وہب کہتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ نے ایک مرتبہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کروایا کہ کیا حرم آنکھوں میں سرمہ لگا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا بھیجا کہ صبر کا سرمہ لگا سکتا ہے (صبر کرے جب تک احرام نہ کھل جائے، سرمہ نہ لگائے) کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے حوالے سے ایسی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَلِمَ أَنَّ الصَّلَاةَ حَقٌّ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ [إسناده ضعيف]

(۳۲۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ نماز برحق اور واجب ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ يَحْيَى الْبُرَاءُ وَاسْمُهُ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَجَّ عُثْمَانُ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَخْبَرَ عَلِيٌّ أَنَّ عُثْمَانَ نَهَى أَصْحَابَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَصْحَابِهِ إِذَا رَاحَ فَرُوحُوا فَأَهْلَ عَلِيٍّ وَأَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ فَلَمْ يَكْلُمُهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ نَهَيْتَ عَنْ التَّمَتُّعِ أَلَمْ يَمْنَعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَقْدَرَى مَا أَجَابَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۴۰۲]

(۳۲۴) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حج کے ارادے سے نکلے، جب راستے کا کچھ حصہ طے کر چکے تو کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع کیا ہے، یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا جب وہ روانہ ہوں تو تم بھی کوچ کرو، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرہ کا احرام باندھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں کوئی بات نہ کی، بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود ہی ان سے پوچھا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ حج تمتع سے روکتے ہیں؟ کیا نبی ﷺ نے حج تمتع نہیں کیا تھا؟ راوی کہتے ہیں مجھے

معلوم نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کیا جواب دیا۔

(۲۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَبِينَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ مَوْلَاهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنُ الْعَوَامِ قَالَ وَلَا أَذْرِي أَذْكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ قَالَ انْذَنُ لَهُمْ ثُمَّ مَكَتَ مَسَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ قَالَ انْذَنُ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْفَضْلُ ابْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهُمَا حَبِيبِي يَخْتَصِمَانِ بِيَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الْقَوْمُ الْفَضْلُ ابْنُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَرْحَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِهِ فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُنْشِدْكُمْ اللَّهَ الَّذِي يَرِثُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَهُ قَالُوا أَفَدَّ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هَذَا الْقُرْآنِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ بَشِيءٌ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرُهُ فَقَالَ وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْحَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ وَاللَّهُ مَا أَحْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ كَسَمَهَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا فِيمَكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ يَنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلٌ مَالِ اللَّهِ فَلَمَّا قِصَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا (راجع: ۱۷۲)

(۲۲۵) مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا، ابھی ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام "جس کا نام "یرفأ" تھا اندر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا بلاؤ، تھوڑی دیر بعد وہ غلام پھر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا انہیں بھی بلاؤ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہوتے ہی فرمایا امیر المؤمنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، اس وقت ان کا جھگڑا بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مال فنی کے بارے تھا، لوگوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک کو دوسرے سے نجات عطا فرمائیے کیونکہ اب ان کا جھگڑا بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سوال پوچھا اور انہوں نے بھی تائید کی،

اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں۔

اللہ نے یہ مال نبی خصوصیت کے ساتھ جوہ ف نبی علیہ کو دیا تھا، اسی کو اس میں سے کچھ نہیں دیا تھا اور فرمایا تھا

"وما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما او جفتم علیہ من خیل ولا ركاب"

اس لئے یہ مال نبی علیہ کے لئے خاص تھا، لیکن بعد انہوں نے تمہیں چھوڑ کر اسے اپنے لیے محفوظ نہیں کیا اور نہ ہی اس مال کو تم پر ترجیح دی، انہوں نے یہ مال بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیا یہاں تک کہ یہ حقوڑا سا بیج گیا جس میں سے وہ اپنے اہل خانہ کو سال بھر کا نفقہ دیا کرتے تھے، اور اس میں سے بھی اگر کچھ بیج جاتا تو اسے راہ خدا میں تقسیم کر دیتے، جب نبی علیہ کا وصال ہو گیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی علیہ کے بعد ان کے مال کا وہ دار اور سرپرست میں ہوں، اور میں اس میں وہی طریقہ اختیار کروں گا جس پر نبی علیہ چلتے رہے۔

(۴۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَسْعَدٍ عَنْ أَنَانَ بْنِ عُفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةً فَقَامَ إِلَيْهَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا | قال شعيب: حسن لغيره || انظر: ۵۷۰، ۵۹۵، ۵۹۶ |

(۴۳۶) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر ایک جنازہ پر پڑی تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے بھی اس موقع پر نبی علیہ کو کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ يُصَلِّيَانِ ثُمَّ يَنْصُرُونَ فَإِنَّ النَّاسَ لَمَسِمِعُهُمَا يَقُولَانِ تَهَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ | قال شعيب: إسناده صحيح || انظر: ۴۳۵، ۵۱۰ |

(۴۳۷) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید النحر دونوں موقعوں پر مجھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہونے کا موقع ملا ہے، یہ دونوں حضرات پہلے نماز پڑھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، میں نے ان دونوں حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۴۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْخُدَعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ يَقُصُّ قِصَّةَ مَا هَارَقَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اسْتَشْرَفَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَضَّصَ ثَلَاثًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ | راجع: ۴۱۸ |

(۴۳۸) حران "جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا، تین مرتبہ تاک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ گلی کی، اور مکمل حدیث ذکر

کی جو پیچھے بھی نہ رہی ہے۔

(۱۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّ ابْنًا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَدْ عَايَمَاءُ لَمْ يَمْسُ ثَلَاثًا وَاسْتَقَرَّ ثَلَاثًا وَعَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَذْنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ ثُمَّ قَالَ قَدْ تَحَرَّيْتُ لَكُمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ

شعبہ: حسن لبعبرہ || انظر: ۱۵۵۴

(۳۲۹) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے پاس موجود حضرات سے فرمایا کہ کیا میں آپ کو نبی ﷺ کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! چنانچہ انہوں نے پانی منگوا یا، تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ تا کہ میں پانی والا، تین مرتبہ چہرے کو دھویا، تین تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے، پھر فرمایا کہ جان لو کہ کان، سر کا حصہ ہیں، پھر فرمایا میں نے خوب احتیاط سے تمہارے سامنے نبی ﷺ کی طرح وضو پیش کیا ہے۔

(۱۳۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَوْفُ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ مَعْبُدِ الْجُبَيْتِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ عَايَمَاءُ قَرَضًا فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ وَضُوئِهِ تَبَسَّمَ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مِمَّا صَحَّحْتُ قَالَ فَقَالَ تَوْضًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضًا ثُمَّ تَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مِمَّا صَحَّحْتُ قَالَ فَلَمَّا أَعْلَمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَاتَمَّ وَضُوئَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَاتَمَّ صَلَاتَهُ خَرَجَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ مِنَ الذُّنُوبِ إِنْ قَالَ شَعْبَةُ: حسن لبعبرہ || راجع: ۱۴۱۵

(۳۳۰) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے پانی منگوا کر وضو کیا اور قراعت کے بعد مسکرانے لگے، اور فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو، میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح وضو کیا تھا جیسے میں نے کیا اور آپ ﷺ بھی مسکرائے تھے، اور دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم جانتے ہو، میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا جب بندہ وضو کرتا ہے اور کامل وضو کر کے نماز شروع کرتا ہے اور کامل نماز پڑھتا ہے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے جنم لے کر آیا ہو۔

(۱۳۱) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهِي عَنْ الْمُسْتَعَةِ وَعَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَغْتَبِي بِهَا فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَوْلًا فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَبْلٌ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقْتُ لِقَاتَةَ مَا كَانَ خَوْفُهُمْ قَالَ لَا أَذْرِي | صحیحہ سلسلہ (۱۲۲۳) || انظر: ۱۴۳۲، ۱۷۵۶

(۳۳۱) عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حج تمتع سے روکے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے

جواز کا فتویٰ دیتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ کہا ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ جانتے بھی ہیں کہ نبی ﷺ نے اسے اسی طرح کیا ہے پھر بھی اس سے روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بات تو ٹھیک ہے، لیکن ہمیں اندیشہ ہے (کہ لوگ رات کو بیویوں کے قریب جائیں اور صبح کو غسل جنابت کے پانی سے گیلے ہوں اور حج کا اہرام باندھ لیں)

(۱۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ كَانَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُنْعَةِ وَعَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِعَلِيٍّ قَوْلًا ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَا قَدْ تَمَتَّنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَجَلَ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ [راجع: ۱۴۳۱]

(۳۳۲) عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غنی بنی ہونے لگوں کو حج تمتہ سے روکتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ کہا ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ جانتے بھی ہیں کہ نبی ﷺ نے اسے اسی طرح کیا ہے پھر بھی اس سے روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بات تو ٹھیک ہے، لیکن ہمیں اندیشہ ہے (کہ لوگ رات کو بیویوں کے قریب جائیں اور صبح کو غسل جنابت کے پانی سے گیلے ہوں اور حج کا اہرام باندھ لیں)

(۱۳۳) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ قَابِطٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ عُمَانُ بْنُ عُفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِهِ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَمْنَعُنِي أَنْ أَخَذَ مِنْكُمْ إِلَّا الصُّرَّ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَرَسَ لَيْلِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلَ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يَقَامُ لَيْلُهَا وَيَصَامُ نَهَارُهَا [صححه الحاكم (۸۱/۲) وقال البيهقي: هذا]

إسناده ضعيف قال الألباني: صحيح (اسن ماجہ: ۲۷۶۶) قال شعب: حسن، وهذا إسناده ضعيف [انظر: ۱۴۶۳]

(۳۳۳) ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے، ایسا نہیں ہے کہ نخل کی وجہ سے میں اسے تمہارے سامنے بیان نہ کروں گا، میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک رات کی پہرہ داری کرنا ایک ہزار راتوں کے قیام لیل اور صیام نہار سے بڑھ کر افضل ہے۔

(۱۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَافِرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ عُفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَنَى اللَّهُ لَهُ لَهْلَهً فِي الْجَنَّةِ [صححه البخاری (۵۰۰)، ومسلم (۵۳۳)] وابن

حزبہ: (۱۲۹۲۱) وابن حبان (۱۶۰۹) [انظر: ۱۵۰۶]

(۳۳۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے، اللہ اس کے لئے اسی طرح کا ایک گھر جنت میں تعمیر کر دیتا ہے۔

(۴۷۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ يُصَلِّيَانِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى ثُمَّ يَنْصَرِفَانِ يُدْعِرَانِ النَّاسَ قَالَ وَسَمِعْتُهُمَا يَقُولَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ قَالَ وَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْقَى مِنْ نُكُكُمُ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ بَعْدَ ثَلَاثٍ [راجع: ۴۲۷] | العنبر: ۵۱۰، ۵۸۷، ۸۰۶ |

(۴۳۵) ابو عبید حبشہ کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں موقعوں پر مجھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہونے کا موقع ملا ہے، یہ دونوں حضرات پہلے نماز پڑھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، میں نے ان دونوں حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۴۳۶) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ دَاوُدَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ لَمَسَمَنِي أَمْضِضُ قَالَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ قُلْتُ لَيْلِكَ قَالَ آلا أُخْبِرُكَ عَنْ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْمَقَاعِدِ دَعَا بِوَضُوءٍ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْظَرَ إِلَيَّ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعب: إسناده حسن]

(۴۳۶) محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام "ابن داؤد" کے پاس آیا، ان کے کانوں میں میرے کلی کرنے کی آواز گئی تو میرا نام لے کر مجھے پکارا، میں نے "لبیک" کہا، انہوں نے کہا کہ کیا میں آپ کو نبی ﷺ کی طرح وضو کا طریقہ نہ بتاؤں؟ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بچ پر بیٹھ کر وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جس میں انہوں نے تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ اور تین تین مرتبہ دونوں بازو دھوئے، ہر کا مسح تین مرتبہ (اور اکثر روایات کے مطابق ایک مرتبہ) کیا اور پاؤں دھو لیے، پھر فرمایا کہ جو شخص نبی ﷺ کا طریقہ وضو دیکھنا چاہتا ہے، وہ جان لے کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو فرماتے تھے۔

(۴۳۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَفَّانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْضُورٌ فِي الدَّارِ فَدَخَلَ مَذْخَلًا كَانَ إِذَا دَخَلَهُ يَسْمَعُ كَلَامَهُ مِنْ عَلَى الْبَلَاطِ قَالَ فَدَخَلَ ذَلِكَ الْمَذْخَلَ وَخَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ يَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ أَنَا قَالُوا فَلَمَّا يَكْفِيهِمُ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَبِمَ يَقْتُلُونَنِي إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بِإِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَائِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا فُقِئِلَ بِهَا



قَالَ اللَّهُ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يَدِينَنِي بَدَلًا مِنْهُ هَدَانِي اللَّهُ وَلَا زَيْتٌ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قُلْتُ وَلَا فَتَلْتُ نَفْسًا فِيهِ يَقْتُلُونَنِي [صححه الحاكم (۳۵۰: ۹) وقال الترمذی: حسن. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۵۰۲،

ابن ماجه: ۲۵۳۳، ترمذی: ۲۱۵۸، السنائی: ۹۱۷) || انظر: ۴۳۸، ۴۶۸، ۵۰۹۰ ||

(۳۳۷) حضرت ابوامامہ بن بکرؓ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت عثمان غنیؓ اپنے گھر میں محصور تھے، ہم ان کے ساتھ ہی تھے، تھوڑی دیر کے لئے وہ کسی کمرے میں داخل ہوئے تو چوکی پر بیٹھے والوں کو بھی ان کی بات سنائی دیتی تھی، اسی طرح ایک مرتبہ وہ اس کمرے میں داخل ہوئے تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لاکر فرمانے لگے کہ ان لوگوں نے مجھے ابھی قتل کی دھمکی دی ہے، ہم نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔

حضرت عثمان غنیؓ فرماتے تھے جملہ کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جب کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرمات ہوئے سنا ہے کہ تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے، یا تو وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے، یا قاتل ہو اور مقتول کے عوض اسے قتل کر دیا جائے، اللہ کی قسم! مجھے تو اللہ نے جب سے ہدایت دی ہے، میں نے اس دین کے بدلے کسی دوسرے دین کو پسند نہیں کیا، میں نے اسلام تو بڑی دور کی بات ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی بدکاری نہیں کی اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا ہے، پھر یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟

(۴۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ قَالَ إِبْنِي لَمَعَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدَّارِ وَهُوَ مُحْصُورٌ وَقَالَ كُنَّا نَدْخُلُ مَذْخَلًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ تَكْرَرْتُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ أَوْ نَحْوَهُ [قال شعيب: إسناده صحيح || راجع: ۴۳۷]

(۳۳۸) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ دَعَا عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ إِبْنِي سَالِمُ لَكُمْ وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ تَصْدُقُونِي نَسْتَدْرِكُكُمْ اللَّهُ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ قُرَيْشًا عَلَى سَائِرِ النَّاسِ وَيُؤْتِرُنِي هَاشِمًا عَلَى سَائِرِ قُرَيْشٍ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ أَنَّ يَدِي مَقَاتِيحَ الْجَنَّةِ لَأَعْطَيْتُهَا بَنِي أُمَيَّةَ حَتَّى يَدْخُلُوا مِنْ عِنْدِ أَخَوِهِمْ فَكَبَتْ إِلَيَّ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَقَالَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ يَعْنِي عَمَارًا أَفَلَيْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيجِدًا يَدِي تَمَشِّي فِي الْبُطْحَاءِ حَتَّى آتِيَ عَلَى أَبِيهِ وَأُمِّي وَعَلَيْهِ يُعَذِّبُونَ فَقَالَ أَبُو عَمَارٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ الذَّهَرُ

هَكَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِرْ نَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا سِرِّ وَقَدْ قَعَلْتُ | [سنادہ ضعیف |  
(۴۳۹) سالم بن ابی الجعد بخبر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا جن میں حضرت  
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے، اور فرمایا کہ میں آپ لوگوں سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے چند باتوں کی تصدیق کروانا  
چاہتا ہوں، میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ لوگ نہیں جانتے کہ نبی ﷺ دوسرے لوگوں کی نسبت قریش کو ترجیح  
دیتے تھے اور بنو ہاشم کو تمام قریش پر؟ لوگ خاموش رہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے ہاتھ میں جنت کی چابیاں ہوں تو میں وہ بنو امیہ کو دے دوں تاکہ وہ سب کے  
سب جنت میں داخل ہو جائیں (قرابت داروں سے تعلق ہوتا ایک فطری چیز ہے، یہ دراصل اس سوال کا جواب تھا جو لوگ  
حضرت عثمان پر اقرار یا پروری کے سلسلے میں کرتے تھے)۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں آپ کو ان کی یعنی حضرت  
عمار رضی اللہ عنہ کی کچھ باتیں بتاؤں؟ میں نبی ﷺ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چلتا چلتا واوی بلیا، میں پہنچا، یہاں تک کہ  
نبی ﷺ ان کے والدین کے پاس جا پہنچے، وہاں انہیں مختلف سرائیں دی جا رہی تھیں، عمار کے والد نے نبی ﷺ کو دیکھ کر عرض کیا  
یا رسول اللہ! کیا ہم ہمیشہ اسی طرح رہیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تھا صبر کرو، پھر دعا فرمائی اے اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما،  
میں بھی اب صبر کر رہا ہوں۔

(۴۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ  
عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ سِوَى ظِلِّ بَيْتٍ وَجِلْفِ الْعُجْبِ  
وَتَوْبِ بُوَارَى عَوْرَتِهِ وَالْمَاءِ فَمَا فَضَّلَ عَنْ هَذَا فَلَيْسَ لِابْنِ آدَمَ فِيهِمْ حَقٌّ | صحیحہ الحاکم (۳۱۶/۴) وقال

الترمذی: حسن صحیح قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۳۴۱)

(۴۴۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا گھر کے سائے، خشک روٹی کے ٹکڑے،  
شرمگاہ کو چھپانے کی بستر کپڑے اور پانی کے علاوہ جتنی بھی چیزیں ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی انسان کا استحقاق نہیں ہے۔

(۴۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ شَيْخٍ مِنْ ثَقِيفٍ ذَكَرَهُ حُمَيْدٌ بِصَلَاحٍ ذَكَرَ أَنَّ عَمَّهُ  
اخْبَرَهُ أَنَّ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَلَسَ عَلَى الْبَابِ الثَّانِي مِنْ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعَا بِكُفَيْفٍ فَتَعَرَّفَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ثُمَّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْتُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ

ضعیف: حسن لغیرہ |

(۴۴۱) ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی کے باب عالی کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا، انہوں نے شانے کا



نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا عثمان! جب خریدار کو تو اسے تول کر لیا کرو، اور جب بیچا کرو تو تول کر بیچا کرو۔

(۱۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَذَكَرَ مِثْلَهُ [مكرر مقابله]

(۳۳۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي فَرَّةٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّزَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ [صححه الحاكم (۵۴۱/۱) وقال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح أو حسن صحيح (أبو داود: ۵۰۸۹، ابن ماجه: ۳۸۶۹، الترمذی: ۳۳۸۸) قال شعيب: إسناده حسن]

[انظر: ۵۲۸، ۴۷۴]

(۳۳۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ دعا پڑھ لیا کرے اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“

(۱۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْحَقَّافُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُمرَانَ بْنِ أَبَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ لَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا أَحَدُكَ مَا هِيَ هِيَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ الَّتِي أَعَزَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَهِيَ كَلِمَةُ التَّقْوَى الَّتِي آخَصَّ عَلَيْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَةُ ابْنُ خَالِطٍ عِنْدَ الْمَوْتِ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ [إسناده قوى]

(۳۳۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو بندہ بھی اسے دل سے حق سمجھ کر کہے گا، اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے گی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں آپ کو بتاؤں، وہ کلمہ کون سا ہے؟ وہ کلمہ اخلاص ہے جو اللہ نے اپنے پیغمبر اور ان کے صحابہ کو جہنم پر لازم کیا تھا، یہ وہی کلمہ تقویٰ ہے جو نبی ﷺ نے اپنے چچا خویلد ابوطالب کے سامنے ان کی موت کے وقت بار بار پڑھ لیا تھا، یعنی اللہ کی وحدانیت کی گواہی۔

(۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى الْمُعَلَّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جُمِعَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُمْرَ لَقَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَلِيَّةُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهِ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ [صححه البخاری (۲۹۲)].

و مسلم (۳۴۷) وابن خزيمة (۲۲۴) [انظر: ۴۵۸]

(۳۳۸) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ یہ سوال پوچھا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے مباشرت کرے لیکن انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے، ایسا ہی وضو کر لے، اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے، اور فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہی سوال حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

(۳۳۹) حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ نَزَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَأَ قَالَ بِالْعِلْمِ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

(۳۳۹) حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت قرآنی (لَنُزَعَنَّ دَرَجَاتٍ مِّنْ نَّشَأَ) کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعے ہم جس کے درجات بلند کرنا چاہتے ہیں، اس کو دیتے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ مطلب آپ سے کس نے بیان کیا؟ فرمایا زید بن اسلم نے۔

(۳۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا مَسْرُورُ بْنُ مُعْبِدٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَلَّيْتُ فَلَمْ أَذِرْ أَشْفَعْتُ أَمْ أَوْتَرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي وَأَنْ يَتَلَعَّبَ بِكُمْ الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِكُمْ مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ فَلَمْ يَذِرْ أَشْفَعَ أَوْ أَوْتَرْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا تَمَامُ صَلَاتِهِ [قال شعيب: حسن]

(۳۴۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک شخص نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نماز پڑھ رہا تھا، مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ میں نے ہفت عدد میں رکعتیں پڑھیں یا طاق عدد میں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنے آپ کو اس بات سے بچاؤ کہ دوران نماز شیطان تم سے کھیلنے لگے، اگر تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور اسے ہفت اور طاق کا پتہ نہ چل سکے تو اسے سجدے دو سجدے کر لینے چاہئیں، کہ ان دونوں سے نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

(۳۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالََا حَدَّثَنَا سَوَّادُ أَبُو عُمَارَةَ الرَّمْلِيُّ عَنْ مَسِيرَةَ بْنِ مُعْبِدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا بَرِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْعَصْرَ فَأَنْصَرَفَ إِلَيْنَا نَعُدُّ صَلَاتِهِ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَجَدَ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ إِلَيْنَا فَأَعْلَمَنَا أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَرَّ مِنْهُ نَحْوُهُ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۳۴۱) مسیرہ بن معبد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں بربید بن ابی کبشہ نے عصر کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد وہ ہماری طرف رخ کر

کے بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ میں نے مروان بن حکم کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے بھی اسی طرح دو سجده کیے، اور ہماری طرف رخ کر کے بتایا کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تھی اور انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان فرمائی تھی۔

(۴۵۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُبِيرَةَ بِنْتُ مُسْلِمٍ أُمًّا سَلَمَةَ يَذْكُرُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْرَفَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ مُحْصُورٌ فَقَالَ غَلَامٌ يَقْتُلُونِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ ذَمُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثٍ رَجُلٌ رَزَى بَعْدَ إِحْصَائِهِ فَقَعَلِيهِ الرَّجُلُ أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَعَلِيهِ الْقَوْدُ أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَقَعَلِيهِ الْقَتْلُ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَيْتٌ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا قَتَلْتُ أَحَدًا فَأَقْبِدَ نَفْسِي مِنْهُ وَلَا ارْتَدَدْتُ مِنْذُ اسْلَمْتُ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

[قال الألبانی: صحيح (النسائی ۱۰۳/۷) | راجع: ۴۳۷]

(۴۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، انہوں نے لوگوں کو جھانک کر دیکھا اور فرمانے لگے بھلا کس جرم میں تم لوگ مجھے قتل کرو گے؟ جب کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے، یا تو وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے، یا قاتل ہو اور مقتول کے عوض اسے قتل کر دیا جائے، اللہ کی قسم! مجھے تو اللہ نے جب سے ہدایت دی ہے، میں کبھی مرتد نہیں ہوا، میں نے اسلام تو بڑی دور کی بات ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی بدکاری نہیں کی اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔ جس کا مجھ سے قصاص لیا جائے۔

(۴۵۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُحَيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَوَلَّى وَتَرَكَ مَا لَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يُبْصِلُ فِيهِ حَقَّ اللَّهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضْرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحْبَبْتُ لَوْ أَنَّ لِي هَذَا الْجَبَلُ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ وَبِتَقْبُلَ مِنِّي أَدْرُ خَلْفِي مِنْهُ يَسَّ أَوْ أَقِي أُنَشِّدُكَ اللَّهُ يَا عُثْمَانُ أَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ [إسناده ضعيف]

(۴۵۵) مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اجازت لے کر آئے، انہوں نے اجازت دے دی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں لاش تھی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن جریج رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے کعب! عبدالرحمن فوت ہو گئے ہیں اور اپنے ترکہ میں مال چھوڑ گئے ہیں، اس مسئلے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ اگر وہ اس کے ذریعے حقوق اللہ ادا کرتے تھے تو کوئی حرج نہیں، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی

لاٹھی اٹھا کر انہیں مارنا شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر میرے پاس اس پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے پیچھے اس میں سے چھ اوقیہ بھی چھوڑوں، میں اسے خرچ کر دوں گا تا کہ وہ قبول ہو جائے، اے عثمان! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا آپ نے بھی یہ ارشاد سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں!

(۴۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَعْجَرٍ الْقَاصُّ عَنْ هَانِئِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالَ كَانَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَقَفَتْ عَلَى قَبْرِ بَنِي حَتْمٍ يَبْلُغُ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تَذَكَّرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَسْكِي وَتَسْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنْزِلِ الْأَخِرَةِ فَإِنْ يَبْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَسْرَ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَبْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَلْفَعُ مِنْهُ [قال شعيب: إسناده صحيح]

(۳۵۳) بانی "جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی قبر پر رکتے تو اتنا روتے کہ دائرہ می تر ہو جاتی، کسی نے ان سے پوچھا کہ جب آپ جنت اور جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں، تب تو نہیں روتے اور اس سے رو پڑتے ہیں؟ فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے قبر آخرت کی پہلی منزل ہے، اگر وہاں نجات مل گئی تو بعد کے سارے مراحل آسان ہو جائیں گے اور اگر وہاں نجات نہ ملی تو بعد کے سارے مراحل دشوار ہو جائیں گے اور نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے جتنے بھی مناظر دیکھے ہیں، قبر کا منظر ان سب سے ہولناک ہے۔

(۴۵۵) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوَّانَ وَمَا إِخَالَهُ بَنِيهِمْ عَلَيْنَا قَالَ أَصَابَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَعَاةً سَنَةَ الرَّعَافِ حَتَّى تَخْلَفَ عَنْ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَقَدْخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوا لَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ فَسَكَتَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِنْلَ مَا قَالَ لَهُ الْاَوَّلُ وَرَدَّ عَلَيْهِ نَحْوُ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا الزُّبَيْرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كَانَ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَأَخْبَهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه

البخاری (۳۷۱۷)] [انظر: ۴۵۶]

(۳۵۵) مروان سے روایت ہے کہ "عام الرعاف" میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ناک سے ایک مرتبہ بہت خون نکلا (بیسے کثیر پھوٹا کہتے ہیں) یہاں تک کہ وہ حج کے لئے بھی نہ جاسکے اور زندگی کی امید ختم کر کے وصیت بھی کر دی، اس دوران ایک قریشی آدمی ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیجئے، انہوں نے پوچھا کیا لوگوں کی بھی یہی رائے ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! انہوں نے پوچھا کہ کن لوگوں کی یہ رائے ہے؟ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

اس کے بعد ایک اور آدمی آیا، اس نے بھی پہلے آدمی کی باتیں دہرائیں، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے بھی وہی جواب دیئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ لوگوں کی رائے کسے خلیفہ بنانے کی ہے؟ اس نے کہا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

کو فرمایا ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میرے علم کے مطابق وہ سب سے بہتر اور نبی ﷺ کی نظروں میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔

(۴۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ بِإِسْنَادِهِ مِنْهُ [قال شعب: صحيح] [راجع: ۴۵۵]

(۳۵۶) گزشتہ روایت اس دوسری سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں گزری۔

(۴۵۷) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَسَّاحٍ قَالَ رَأَى أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا وَقَالَ رَأَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا [راجع: ۴۲۶]

(۳۵۷) ابان بن عثمان بنینہ نے ایک جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر ایک جنازے پر پڑی تو وہ بھی کھڑے ہو گئے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بھی جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے تھے۔

(۴۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ نَحْوَهُ [راجع: ۴۲۶] [سقط من المبعية]. (۳۵۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۵۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْعُجَيْنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَمَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَمْنِ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَحَّأُ كَمَا يَتَوَحَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذِكْرَهُ قَالَ وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَأَبِي بَن كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ [راجع: ۴۴۸]

(۳۵۸) حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ یہ سوال پوچھا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے مباشرت کرے لیکن انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے، ایسا ہی وضو کر لے، اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے، اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہی سوال حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

(۴۵۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكِعَ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَغْتَرُّوا [صححه البعاری ۶۴۳۳] و مسلم



(۲۶۶) [راجع: ۱۹۸]

(۳۵۹) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ بیٹھ ہوئے تھے، انہوں نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی جگہ بہترین انداز میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرما دے گا، نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ دھوکے کا شکار نہ ہو جاتا۔

(۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَمَرَ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ بْنِ مُوسَى يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَخَلَ شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ سَلِمَانُ انْظُرْ إِلَيَّ الشَّيْخُ فَأَقْعُدْهُ مَقْعِدًا صَالِحًا فَإِنِ لِفَرْنِشٍ حَقًّا فَقُلْتُ أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَلَا أَخَذْتُكَ حَدِيثًا بَلَّغَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ بَلَى قَالَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذَا مِنْ حَدِيثِكَ هَذَا قَالَ قُلْتُ حَدَّثَنِيهِ رِبْعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا بَنِي إِنْ وَرِثْتَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَأَكْرِمْ قُرَيْشًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللَّهُ [صححه ابن حبان (۶۲۶۹) والحاكم (۷۱/۴) قال شعيب: حسن لغيره]

(۳۶۰) عبید اللہ بن عمیر کہتے ہیں میں سلیمان بن علی کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنی دیر میں قریش کے ایک بزرگ تشریف لائے، سلیمان نے کہا دیکھو! شیخ کو اچھی جگہ بٹھاؤ کیونکہ قریش کا حق ہے، میں نے کہا گورنر صاحب! کیا میں آپ کو ایک حدیث سناؤں جو مجھے نبی ﷺ کے حوالے سے پہنچی ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں؟ میں نے کہا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قریش کی توہین کرتا ہے، گویا وہ اللہ کی توہین کرتا ہے، اس نے کہا سبحان اللہ! کیا خوب، یہ روایت تم سے کس نے بیان کی ہے؟ میں نے کہا ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، انہوں نے عمرو بن عثمان کے حوالے سے کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا بیٹا! اگر تمہیں کسی جگہ کی امارت ملے تو قریش کی عزت کرتا کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو قریش کی اہانت کرتا ہے، گویا وہ اللہ کی اہانت کرتا ہے۔

(۱۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوُرَاقِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ جِئْتُ حُصَيْرَ إِيَّائِي عِنْدِي تَجَازَيْتَ قَدْ أَغْدَدْتُهَا لَكَ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَحْوِلَ إِلَيَّ مَكَّةَ فَإِنَّكَ مِنْ أَزَادَةِ أَنْ يَأْتِيَنَّكَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُلْعَدُّ بِمَكَّةَ كَيْشٌ مِنْ قُرَيْشٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ مِثْلُ نَضِيفِ أَوْزَادِ النَّاسِ [إساده ضعيف || انظر: ۴۸۱، ۴۸۲]

(۳۶۱) ابن ابی کی کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ شروع ہوا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض

کیا کہ میرے پاس بہترین قسم کے اونٹ ہیں جنہیں میں نے آپ کے لئے تیار کر دیا ہے، آپ ان پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ شریف لے چلیں، جو آپ کے پاس آتا چاہے گا، وہیں آ جائے گا؟ لیکن انہوں نے انکار کر تے ہوئے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مکہ مکرمہ میں قریش کا ایک میزہ ہا الحاد پھیلائے گا جس کا نام عبداللہ ہوگا، اس پر لوگوں کے گناہوں کا آدھا بوجھ ہوگا۔ (میں وہ ”میزہ“ نہیں بنانا چاہتا)۔

(۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْبَغُ وَلَا يَنْخُبُ [راجع: ۱۶۰]

(۳۶۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا محرم خود نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرائے، بلکہ پیغام نکاح بھی نہ بھیجے۔

(۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا كَثْمٌ حَدَّثَنَا مَصْعَبُ بْنُ قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى مَنبَرِهِ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَنْتَعِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِهِ إِلَّا الضَّرَّ بِكُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَسَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْفَضْلُ مِنَ الْفَيْ لَيْلَةٍ يَقَامُ لَيْلَهَا وَيَصَامُ نَهَارَهَا [راجع: ۱۶۳]

(۳۶۳) ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے، ایسا نہیں ہے کہ بخل کی وجہ سے میں اسے تمہارے سامنے بیان نہ کروں گا، میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک رات کی پہرہ داری کرنا ایک ہزار راتوں کے قیام لیل اور صیام نہار سے بڑھ کر افضل ہے۔

(۱۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا عَنْ أَبِي يَسْرٍ الْغُبَرِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ [صححه مسلم (۲۶) وابن حبان (۲۰۱)] [انظر: ۱۶۸]

(۳۶۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اسے اس بات کا یقین تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۶۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمَدَتْ عَنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَرَادَ أَنْ يَحْكُمَهَا فَتَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَضُمَّهَا بِالضَّرِّ وَزَعَمَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ [راجع: ۱۶۲]

(۴۶۵) عمر بن عبد اللہ کو حالت احرام میں آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہو گیا، انہوں نے آنکھوں میں سرمہ لگانا چاہا تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں منع کر دیا اور کہا کہ صبر کا سرمہ لگا سکتا ہے (صبر کرے جب تک احرام نہ کھل جائے، سرمہ نہ لگائے) کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے حوالے سے ایسی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَتَهَاہُ أَبَانُ وَزَعَمَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ [راجع: ۴۰۱]

(۴۶۶) نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ عمر بن عبد اللہ نے حالت احرام میں اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہا تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے روک دیا اور بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ محرم نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرے۔

(۱۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ خَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَقُوبٍ يُعَدِّثُ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ رَوَّحِبِي أَهْلِي أَمَةً لَهُمْ رُومِيَّةٌ وَلَدَتْ لِي غُلَامًا أَسْوَدَ فَعَلِقَهَا عَبْدُ رُومِيٍّ يَقَالُ لَهُ يُوْحَنَسُ فَجَعَلَ يَرِاطِبُهَا بِالرُّومِيَّةِ فَحَمَلَتْ وَلَدَ كَانَتْ وَلَدَتْ لِي غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ وَكَانَ وَزَعَةً مِنَ الْوَزَغَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ يُوْحَنَسٍ فَسَأَلْتُ يُوْحَنَسَ فَاَعْتَرَفَ فَاتَّيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ حَكُرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَسَأَلَهُمَا ثُمَّ قَالَ سَأَلْنِي بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ فَالْحَقُّهُ بِي قَالَ فَجَعَلَهُمَا فَوَلَدَتْ لِي بَعْدَ غُلَامًا أَسْوَدَ [إسناده ضعيف]

[راجع: ۴۱۶]

(۴۶۷) رباح کہتے ہیں کہ میرے آقا نے اپنی ایک رومی باغی سے میری شادی کر دی، میں اس کے پاس گیا تو اس سے مجھ جیسا ہی ایک کالا کھوٹا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھ دیا، دوبارہ ایسا موقع آیا تو پھر ایک کالا کھوٹا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھ دیا۔

اتفاق کی بات ہے کہ اس پر میرے آقا کا ایک رومی غلام عاشق ہو گیا جس کا نام ”یوحنس“ تھا، اس نے اسے اپنی زبان میں رام کر لیا، چنانچہ اس مرتبہ جو بچہ پیدا ہوا وہ رومیوں کے رنگ کے مشابہہ تھا، میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ”یوحنس“ کا بچہ ہے، ہم نے یہ معاملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہارے درمیان وہی فیصلہ کروں جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا؟ نبی ﷺ کا فیصلہ یہ ہے کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور زانی کے لئے پھر ہیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا نسب نامہ مجھ سے ثابت کر دیا اور ان دونوں کو گڈے مارے اور اس کے بعد بھی اس کے یہاں میرا ایک بیٹا پیدا ہوا جو کالا تھا۔

(۱۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أَمَاتَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدَّارِ وَهُوَ مَحْصُورٌ قَالَ وَكُنَّا نَدْخُلُ مَدْخَلًا إِذَا دَخَلْنَاهُ سَمِعْنَا كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَابِطِ قَالَ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُنْتَبِهًا لَوْنُهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ أَيْفَا قَالَ قُلْنَا يَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَقَالَ وَبِمَ يَقْتُلُونِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ أَمِيرٍ مُسْلِمٍ إِلَّا إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٍ كَفَرٌ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَيْتُ بَدَلًا بِدِينِي مُدَّ هَذَا بِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا قِيمَ يَقْتُلُونِي [راجع: ۴۳۷]

(۲۶۸) حضرت ابوامامہ بن ہبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، میں ان کے ساتھ ہی تھا تھوڑی دیر کے لئے ہم کسی کمرے میں داخل ہوتے تو چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنانا دیتی تھی، اسی طرح ایک مرتبہ وہ اس کمرے میں داخل ہوئے تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے تو ان کا رنگ اڑا ہوا تھا اور وہ فرمانے لگے کہ ان لوگوں نے مجھے ابھی قتل کی دھمکی دی ہے، ہم نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جب کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے، یا تو وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے، یا قاتل ہو اور مقتول کے عوض اسے قتل کر دیا جائے، اللہ کی قسم! مجھے تو اللہ نے جب سے ہدایت دی ہے، میں نے اس دین کے بدلے کسی دوسرے دین کو پسند نہیں کیا، میں نے اسلام تو بڑی دور کی بات ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی بدکاری نہیں کی اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا ہے، پھر یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟

(۱۶۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح وَسُرَيْجٌ وَحُسَيْنٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ حُسَيْنُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا يُمْتَنِعُنِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ أَوْعَى أَصْحَابِهِ عَنْهُ وَلَكِنِّي أَشْهَدُ لَسَمْعِهِ يَقُولُ مَنْ قَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ حُسَيْنٌ أَوْعَى أَصْحَابِهِ عَنْهُ وَقَالَ

شعب: [إسناده حسن]

(۲۶۹) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں تم سے اگر نبی ﷺ کی احادیث بکثرت بیان نہیں کرتا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ میں اسے یاد نہیں رکھ سکا، بلکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف ایسی بات کو منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا جاتا ہے۔

(۱۷۰) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي زُهْرَةُ بْنُ مُعْبِدٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كُنْتُكُمْ حَبِيبًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَامَةً تَفَرَّقَكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أَحَدِّثَكُمْوهُ لِيُخَارَ أَمْرُو لِنَفْسِهِ مَا بَدَأَ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَبَّاطُ يَوْمٍ لِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ [راجع: ۱۴۴۲]

(۲۷۰) ابوصالحؒ ”جو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو منبر پر دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگو! میں نے اب تک نبیؐ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے بیان نہیں کی تاکہ تم لوگ مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ، لیکن اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم سے بیان کروں تاکہ ہر آدمی جو مناسب سمجھے، اسے اختیار کر لے، میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ راہِ خدا میں ایک دن کی پہرہ داری، دوسری جگہوں پر ہزار دن کی پہرہ داری سے بھی افضل ہے۔

(۱۷۱) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ سَفَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَقَالَ حِينَ يَخْرُجُ بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ اعْتَصَمْتُ بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا رَزَقَ خَيْرَ ذَلِكَ الْمَخْرُجِ وَصُرِفَ عَنْهُ شَرُّ ذَلِكَ الْمَخْرُجِ [إسناده ضعيف]

(۲۷۱) حضرت عثمانؓ نے فرمادیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان اپنے گھر سے نکلے وقت ”خواہے سفر کے ارادے سے نکلے یا ویسے ہی“ یہ دعا پڑھ لے

”بِسْمِ اللَّهِ، آمَنْتُ بِاللَّهِ، اعْتَصَمْتُ بِاللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

تو اسے اس کی خیر عطا فرمائی جائے گی اور اس نکلنے کے شر سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(۱۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَفَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَسَلَ رِجْلَيْهِ عَسَلًا قَالَ الْأَبَابِيُّ. صحيح (ان ماحۃ: ۴۳۰) قال شعب: حسن لغیره [النظر: ۴۱۸]

(۲۷۲) حضرت عثمانؓ نے فرمادیا کہ میں نے نبیؐ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، ہر کا سر کیا اور پاؤں کو اچھی طرح دھویا۔

(۱۷۳) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرَةَ جَمَاعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَمَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بَرْدَةَ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ وَأَنَا قَائِمٌ مَعَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالضَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَقَارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ [راجع: ۱۴۰۶]

(۳۷۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص حکم الہی کے مطابق اچھی طرح مکمل وضو کرے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی۔

(۱۷۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّوَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي أَوَّلِ يَوْمِهِ أَوْ فِي أَوَّلِ لَيْلِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ إِلَّا رَاحَ [راجع: ۱۷۶]

(۳۷۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دن یا رات کے آغاز میں یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لیا کرے اسے اس دن یا رات میں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔“

(۱۷۷) حَدَّثَنَا عُفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا أَبُو يَسَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْفَضْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَقَالَ لَا أَقْضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَلَا أَوْمُ زَجْلَيْنِ أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَاذَ بِاللَّهِ فَقَدْ عَاذَ بِمَا عَاذَ بِهِ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَى قَالَ فَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَسْتَمْلِكَنِي فَأَعْقَاهُ وَقَالَ لَا تُخَيِّرْ بَهَذَا أَحَدًا [قال شعيب: حسن لغيره]

(۳۷۵) یزید بن مویہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو قاضی بننے کی پیشکش کی، انہوں نے فرمایا کہ میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کروں گا اور نہ ہی امامت کروں گا، کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ نہیں سنا جو اللہ کی پناہ میں آجائے وہ مکمل طور پر محفوظ ہو جاتا ہے؟ فرمایا کیوں نہیں! اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی عہدہ دیں، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا اور فرمایا کہ کسی کو اس کے بارے میں مت بتائیے۔

(۱۷۸) حَدَّثَنَا عُفَّانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ غَوَّحَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ [صححه مسلم (۲۷۵)] [راجع: ۱۷۵]

(۳۷۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں، حتیٰ کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

(۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ حَدَّثَنَا رُسَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ هَجَرُوا فَإِنِّي مُهْجَرٌ فَهَجَرِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي مُعَذِّبُكُمْ بِعَذِيبٍ مَا تَكَلَّمْتُ بِهِ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ

يَوْمِي هَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رِبَاطَ يَوْمِي سَبِيلُ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ مِمَّا سِوَاهُ فَلْيُرَاطِبْ أَمْرُوهُ حَيْثُ شَاءَ هَلْ بَلَغْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدُ [راجع: ۴۴۲]

(۳۷۷) ابوصالحؒ جو حضرت عثمانؓ کے آ زاد کردہ غلام ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! روانہ ہو جاؤ کیونکہ میں بھی روانہ ہونے لگا ہوں، لوگ روانہ ہونے لگے تو فرمایا کہ میں نے اب تک نبی ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے بیان نہیں کی، نبی ﷺ نے فرمایا کہ راہ خدا میں ایک دن کی پہرہ داری، دوسری جگہوں پر ہزار دن کی پہرہ داری سے بھی افضل ہے، اس لئے جو شخص چاہے وہ پہرہ داری کرے، کیا میں نے تم تک پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! فرمایا اللہ! تو گواہ رہ۔

(۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْوُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمُرَانَ قَالَ كَانَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَلَدَعَا بَوْصُوءَ لِقَوْصًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فِي مَقْعَدِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَمِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَجَعَ وَتَغَيَّرَ عِفْرَهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوا [راجع: ۴۱۸]

(۳۷۸) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ غنی رضی اللہ عنہ پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے پانی منگوا کر خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی جگہ بہترین انداز میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرما دے گا، نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ دھوکے کا شکار نہ ہو جانا۔

(۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ارطاةُ يَغْنِي ابْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوْنٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُمَرَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ أَنْتَ مَنَّعٌ عَمَّا بَلَغَنِي عَنْكَ لَأَعْتَذِرَ بَعْضُ الْعُدْرِ فَقَالَ عُمَرَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَيُبْحَكَ إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ وَحَفِظْتُ وَلَيْسَ كَمَا سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَقْتُلُ أَمِيرٌ وَيَتَّبِعُنِي مَنُورٌ وَإِنِّي أَنَا الْمَقْتُولُ وَلَيْسَ عَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا قَتَلَ عَمْرٌ وَاحِدٌ وَإِنَّهُ يُجْتَمَعُ عَلَيَّ [استنادہ ضعیف]

(۳۷۹) ابوعون انصاری کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ سے ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ غنی رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ آپ کے حوالے سے مجھے جو باتیں معلوم ہوئی ہیں، آپ ان سے رک جائیے؟ حضرت ابن مسعودؓ نے ان کے سامنے کچھ عذر پیش کیے، حضرت عثمانؓ نے فرمایا افسوس! میں نے اس بات کو سنا بھی ہے اور محفوظ بھی کیا ہے ”خواہ آپ نے نہ سنا ہو“ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ایک حکمران قتل کیا جائے گا اور شر پھیلانے والے اس میں جلد بازی کریں گے، یاد رکھو! وہ مقتول ہونے والا میر میں ہی ہوں، اس سے مراد حضرت عمرؓ نہیں ہیں، کیونکہ انہیں تو صرف ایک آدمی نے شہید کیا تھا، جب کہ مجھ پر یہ سب مل کر حملہ کرنے والے ہیں۔

(۸۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شَعِيبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَةَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بَنَ الْيَحْيَارِ

أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي أَدْرُكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقُلْتُ لَهُ لَا وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عَلَيْهِمُ وَالْيَقِينُ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعُذْرَاءِ فِي سِرِّهَا قَالَ فَتَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلَوْ سُوِيَهُ وَأَمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ إِلَيْهِ جَرَّتِي كَمَا قُلْتُ وَنَلْتُ صَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا لَيْسَ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَيْتُهُ حَتَّى تَوَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخارى (۳۶۹۶)] [انظر: ۵۶۱]

(۳۸۰) عید اللہ بن عدی بن الحیار کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا بیچو! کیا تم نے نبی ﷺ کو پایا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں! البتہ ان کے حوالے سے خالص معلومات اور ایسا یقین ضرور میرے پاس ہیں جو کنواری دو شیرہ کو اپنے پردے میں ہوتا ہے، اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حمد و ثناء اور اقرار شہادتین کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اللہ و رسول کی دعوت پر بلیک کیے والوں میں میں بھی تھا، نیز نبی ﷺ کی شریعت پر ایمان لانے والوں میں میں بھی تھا، پھر میں نے جہش کی طرف دونوں مرتبہ ہجرت کی، مجھے نبی ﷺ کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہوا اور میں نے نبی ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی ہے، اللہ کی قسم! میں نے کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی دھوکہ دیا، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

(۴۸۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَازِمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْوُزَاعِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ الْعَامَةِ وَلَقَدْ نَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكَ خِصَالًا ثَلَاثًا اخْتَرِ إِحْدَاهُنَّ إِمَّا أَنْ تَخْرُجَ فَتَقَاتِلَهُمْ فَإِنَّ مَعَكَ عَدَدًا وَقُوَّةً وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ وَإِمَّا أَنْ نَخْرِقَ لَكَ بَابًا يَسُورِي الْبَابَ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ فَتَقْعُدَ عَلَى رِوَاكِكَ فَتُلْحِقَ بِمَكَّةَ لِإِيَّتِهِمْ لَنْ يَسْتَحِيلُوكَ وَأَنْتَ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تُلْحِقَ بِالشَّامِ لِإِيَّتِهِمْ أَهْلُ الشَّامِ وَلِيَهُمْ مَعَاوِيَةُ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا أَنْ أَخْرُجَ فَأَقَاتِلَ فَلَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ خَلَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي أَتِيهِ بِسَفْكِ الدَّمَاءِ وَأَمَا أَنْ أَخْرُجَ إِلَى مَكَّةَ لِإِيَّتِهِمْ لَنْ يَسْتَحِيلُونِي بِهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُلْحِدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ يَكُونُ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ فَلَنْ أَكُونَ أَنَا إِيَّاهُ وَأَمَا أَنْ أُلْحِقَ بِالشَّامِ لِإِيَّتِهِمْ أَهْلُ الشَّامِ وَلِيَهُمْ مَعَاوِيَةُ فَلَنْ أَفَارِقَ دَارَ هِجْرَتِي وَمَجَاوَزَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۴۶۱]

(۳۸۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے، ان دنوں باغیوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا تھا، اور آ کر عرض کیا کہ آپ مسلمانوں کے عمومی حکران ہیں، آپ پر جو پریشانیاں آ رہی ہیں، وہ بھی نگاہوں کے سامنے ہیں،



میں آپ کے سامنے تین درخواستیں رکھتا ہوں، آپ کسی ایک کو اختیار کر لیجئے یا تو آپ باہر نکل کر ان باغیوں سے قتال کریں، آپ کے پاس افراد بھی ہیں، طاقت بھی ہے اور آپ برحق بھی ہیں، اور یہ لوگ باطل پر ہیں، یا جس دروازے پر یہ لوگ کھڑے ہیں، آپ اسے چھوڑ کر اپنے گھر کی دیوار توڑ کر کوئی دوسرا دروازہ نکھوائیں، سواری پر بیٹھیں اور مکہ مکرمہ چلے جائیں، جب آپ وہاں ہوں گے تو یہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، یا پھر آپ شام چلے جائے کیونکہ وہاں اہل شام کے علاوہ حضرت امیر معاویہؓ بھی موجود ہیں۔

حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں باہر نکل کر ان باغیوں سے قتال کروں تو میں نبی ﷺ کے پیچھے سب سے پہلا وہ آدمی ہرگز نہیں ہوں گا جو امت میں خنزیر کی کرے، رہی یہ بات کہ میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں تو یہ میرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے تو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش کا ایک آدمی مکہ مکرمہ میں الحاد پھیلانے لگا، اس پر اہل دنیا کو ہونے والے عذاب کا نصف عذاب دیا جائے گا، میں وہ آدمی نہیں بننا چاہتا، اور جہاں تک شام جانے والی بات ہے کہ وہاں اہل شام کے علاوہ امیر معاویہؓ بھی ہیں تو میں دارالحجرہ اور نبی ﷺ کے پردوں کو کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا۔

۱۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ لَقَدْ تَوَكَّرَ الْحَدِيثُ وَقَالَ يُلْحِدُ [راجع: ۴۶۱]

(۲۸۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

۱۸۳) حَدَّثَنَا حجاجُ وَيُونُسُ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَنَافِعِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُطْعِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاسْبَغَ الوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ [راجع: ۴۱۸]

(۲۸۳) حضرت عثمان غنیؓ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز کے لئے روانہ ہو اور اسے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

۱۸۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُوسَى بْنِ هِلَالَةَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً مِنْ مَنَى أَسْلَمَ فَوَضَعَتْ وَضُوءَهُ أَنَّهُ ذَاتَ يَوْمٍ لِلصَّلَاةِ فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَالَ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَخَذَنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَخَذَنِيكُمْ فَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدَّثَنَا إِنْ كَانَ خَيْرًا فَتَأْخُذْ بِهِ أَوْ شَرًّا فَتَنْقِيهِ قَالَ فَقَالَ لِنَائِي مُحَذِّدُكُمْ بِهِ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَذَا الْوُضُوءَ فَاحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا كَقَرَّتْ عَنْهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى مَا لَمْ يُصِْبْ مُقْتَلَةً يَعْنِي كَبِيرَةً [قال شعب: صحيح لغيره].

(۳۸۳) حمران کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا تھا، ان کا معمول تھا کہ وہ روزانہ نہایا کرتے تھے، ایک دن نماز کے لئے میں نے وضو کیا پانی رکھا، جب وہ وضو کر چکے تو فرمانے لگے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتا تھا، پھر میں نے سوچا کہ نہ بیان کروں، یہ نہ کر حکم بن ابی العاص نے کہا کہ امیر المؤمنین! بیان کر دیں، اگر خیر کی بات ہوگی تو ہم بھی اس پر عمل کر لیں گے اور اگر شرکی نشانہ ہی ہوگی تو ہم بھی اس سے بچ جائیں گے، فرمایا میں تم سے یہ حدیث بیان کرنے لگا تھا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اسی طرح وضو کیا اور فرمایا جو شخص اس طرح وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر نماز کے لئے کھڑا ہو، اور رکوع و سجود کو اچھی طرح مکمل کرے تو یہ وضو اگلی نماز تک اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، بشرطیکہ کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔

(۱۸۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ قُؤُوحٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَدْخَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا قَاصِبًا وَمُقْتَصِصًا وَبَانِعًا وَ مُشْتَرِيًا [راجع: ۴۱۰]۔

(۳۸۵) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا جو نرم خو ہو خواہ خریدار ہو یا دکاندار، ادا کرنے والا ہو یا تقاضا کرنے والا۔

(۱۸۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي زَيْلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّ الْمُؤَدَّ بْنَ الْمُؤَدِّ أَدَّنَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ قَدَعَا عُثْمَانُ يَطْهَرُ فَتَطَهَّرَ قَالَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَطَهَّرَ كَمَا أَمَرَ وَصَلَّى كَمَا أَمَرَ كَفَّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ فَاسْتَشْهَدَ عَلَى ذَلِكَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَشَهِدُوا لَهُ بِذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: حسن لغیره]۔ [راجع: ۴۱۸]۔

(۳۸۶) ایک مرتبہ جب مؤذن نے عمر کی اذان دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص حکم الہی کے مطابق وضو کرے، وہ اس کے سارے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، اس کے بعد انہوں نے چار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس پر گواہی لی اور چاروں نے اس بات کی گواہی دی کہ واقعی نبی ﷺ نے یہی فرمایا تھا۔

(۱۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَشَجِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَتَى عُثْمَانَ الْمَقَاعِدَ قَدَعَا بِرَوْضٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرَجُلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا يَتَوَضَّأُ بِأَهْوَلَاءِ أَكْثَاكَ قَالُوا نَعَمْ لَنَقِي مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْده [قال شعيب: اسنادہ حسن]۔ [راجع: ۴۰۴]۔

(۳۸۷) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بخجوں کے پاس آ کر بیٹھ گئے، وضو کیا منگوایا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا،

پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، اور تین تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، پھر سر اور پاؤں کا تین تین مرتبہ مسح کیا (جو کہ دوسری روایات کے خلاف ہے) پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو وہاں موجود تھے، ان سے فرمایا کیا ایسا ہی ہے؟ انہوں نے ان کی تصدیق کی۔

(۴۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّلَيْدِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ هَذَا قَالُوا نَعَمْ [راجع: ۴۰۴] قَالَ أَبِي هَذَا الْعَدْنِيُّ كَانَ بِمَكَّةَ مُسْتَمْلِيًا ابْنُ عَيْنَةَ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۴۸۸) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہوں کے پاس آ کر بیٹھ گئے، وضو کا پانی منگوا لیا، اور تمام اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا، اور چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو وہاں موجود تھے، ان سے فرمایا کیا ایسا ہی ہے؟ انہوں نے ان کی تصدیق کی۔

(۴۸۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ حُمُرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ وَهُوَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَشَقَّ وَاسْتَشَرَّ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْقَفَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَمَرَ يَدَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أذُنَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا عَلَى لِحْيَتَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَّعَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَوَضَّأْتُ لَكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ رُكَّعْتُ رُكْعَتَيْنِ كَمَا رَأَيْتُهُ رَكَّعَ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ فَرَّغَ مِنْ رُكْعَتَيْهِ مِنْ تَوَضُّأٍ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَكَّعَ رُكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ لِبِهِمَا نَفْسَهُ غَيْرَ لَهُ مَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ صَلَاتِهِ بِالْأَمْسِ [قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۴۱۸]

(۴۸۹) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے دیکھا کہ انہوں نے پانی منگوا لیا، سب سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، کبھی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت بازوؤں کو بھی دھویا، پھر سر کا مسح کر کے دونوں ہاتھ کالوں کی ظاہری سطح پر گزرا، پھر ڈاڑھی پر پھیرے اور تین تین مرتبہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھو لیے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا میں نے جس طرح نبی ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا، اسی طرح تمہیں بھی وضو کر کے دکھا دیا اور جس طرح انہوں نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، میں نے بھی پڑھ کر دکھا دیں، اور ان دو رکعتوں سے فارغ ہو کر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل میں خیالات اور وساوس نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ نماز سے اب تک ہونے والے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

(۱۹۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَيْدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَقِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الْوَلِيدَ بْنِ عُقْبَةَ فَقَالَ لَهُ الْوَلِيدُ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ جَفَوْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَلَيْغُهُ إِلَيَّ لَمْ أَفِرْ يَوْمَ عَيْنِينَ قَالَ عَاصِمٌ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ أَتَخَلَّفْ يَوْمَ بَدْرٍ وَلَمْ أَتْرُكْ سُنَّةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَانْطَلَقَ فَمَعَرَّ ذَلِكَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ أَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي لَمْ أَفِرْ يَوْمَ عَيْنِينَ فَكَيْفَ يَمْعُرُنِي بِذَنْبٍ وَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ قَوْلُوا مِنْكُمْ يَوْمَ النَّقِيِّ الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَتَبُوا وَاقْدَرَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي تَخَلَّفْتُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَمْرَضُ رُقِيَّةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَتْ وَقَدْ ضَرَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِي وَمَنْ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِي فَقَدْ شَهِدَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي لَمْ أَتْرُكْ سُنَّةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنِّي لَا أُطِيقُهَا وَلَا هُوَ قَائِمٌ فَخَذَّنِي بِذَلِكَ [قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۵۵۶]

(۲۹۰) شہین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی، ولید نے کہا کیا بات ہے، آپ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ انصاف نہیں کر رہے؟ انہوں نے کہا کہ میری طرف سے انہیں یہ پیغام پہنچا دو کہ میں غزوہ احد کے دن فرار نہیں ہوا تھا، میں غزوہ بدر سے پیچھے نہیں رہا تھا اور نہ ہی میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت کو چھوڑا ہے، ولید نے جا کر یہ ساری بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بتادی۔

انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے یہ جو کہا کہ میں غزوہ احد سے فرار نہیں ہوا تھا، وہ مجھے ایسی لغزش سے عار کیسے دلا سکتے ہیں جسے اللہ نے خود معاف کر دیا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ تم میں سے جو لوگ دو لشکروں کے ملنے کے دن پیٹھے کر چلے گئے تھے، انہیں شیطان نے پھسلا دیا تھا، بعض ان چیزوں کی وجہ سے جو انہوں نے کیں، اور غزوہ بدر سے پیچھے رہ جانے کا جو طعن انہوں نے مجھ دیا ہے تو اصل بات یہ ہے کہ میں نبی ﷺ کی صابری اور اپنی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی حجاز داری میں مصروف تھا، یہاں تک کہ وہ اسی دوران فوت ہو گئیں، جبکہ نبی ﷺ نے شرکا و بدر کے ساتھ مال غنیمت میں میرا حصہ بھی شامل فرمایا، اور یہ سمجھا گیا کہ نبی ﷺ نے جس کا حصہ مقرر فرمایا وہ غزوہ بدر میں شریک تھا، رہی ان کی یہ بات کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت نہیں چھوڑی تو یہی بات یہ ہے کہ اس کی طاقت مجھ میں ہے اور نہ خود ان میں ہے، تم جا کر ان سے یہ باتیں بیان کر دیتا۔

(۱۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ بِعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ لِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ لِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ [راجع: ۴۰۸]

(۲۹۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ

پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے نصف رات قیام کرنا، اور جو شخص فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ساری رات قیام کرنے کی طرح ہے۔

(۱۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَبَعَثَنِي إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤَسِّمِ فَقَاتَبْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَخَاكَ أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَةَ قَارِزَةَ أَنْ يُشْهَدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَا أَرَاهُ عَرِيقًا جَائِلًا إِنَّ الْمُحْرَمَ لَا يُنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَعْنَاهُ يُرْفَعُهُ [راجع: ۱۴۰۱]

(۳۹۲) نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ابن عمر نے شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا دوران حج پر وکرام بنایا اور مجھے ابان بن عثمانؓ کے پاس ”جو کہ ”امیر حج“ تھے“ بھیجا، میں نے ان کے پاس جا کر کہا کہ آپ کے بھائی اپنے بیٹے کے نکاح کرنا چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ آپ بھی اس میں شرکت کریں، انہوں نے کہا کہ میں تو اسے عراقی دیہاتی نہیں سمجھتا تھا، یاد رکھو! محرم نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کر سکتا ہے، پھر انہوں نے حضرت عثمانؓ کے حوالے سے اس مضمون کی حدیث سنائی۔

(۱۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَعَسَلَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ سَقَطَتْ عَطَايَاهُ بَعْثِي مِنْ وَجْهِهِ وَيَدْيِهِ وَرَأْسِهِ [راجع: ۱۴۰۰]

(۳۹۳) حمران کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے پنج پر بیٹھ کر وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کے گناہ اس کے چہرے، ہاتھوں، پاؤں اور سر سے جھڑ جاتے ہیں۔

(۱۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي بَرْ عَنْ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنِيبَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ أَمِيرُ مَا يَصْعُقُ بِهِمَا قَالَ قَالَ صَمَدُهُمَا بِالصَّبْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۶۵]

(۳۹۴) نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ عمر بن عبد اللہ کی آنکھیں دکھ لگیں تو حضرت ابان بن عثمانؓ سے یہ مسئلہ دریافت کر دیا کہ وہ کیا کریں؟ انہوں نے جواب میں کہلا بھیجا کہ صبر کا سرمہ لگا سکتا ہے (صبر کرے) جب تک احرام نہ کھل جائے، سرمہ نہ لگائے) کیونکہ میں نے حضرت عثمانؓ غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ مَتَّاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةً مُقْبِلَةً فَلَمَّا رَأَاهَا قَامَ وَقَالَ

رَأَيْتُ عُثْمَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ [راجع: ۴۶۶]

(۳۹۵) ابان بن عثمان نے ایک جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر ایک جنازے پر پڑی تو وہ بھی کھڑے ہو گئے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بھی جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے تھے۔

(۴۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكُحُ الْمُحْرَمُ وَلَا يَخْطُبُ [راجع: ۴۰۱]

(۳۹۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا محرم خود نکاح کرے اور نہ کسی سے پیغام نکاح بھیجے۔

(۴۹۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ رَجُلٍ مِنَ الْحَبَشَةِ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ أَوْ قَالَ فِي الْمُحْرَمِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَهُ أَنْ يَضُمَّهَا بِالصَّيْرِ [راجع: ۴۶۶]

(۳۹۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے محرم کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر اس کی آنکھیں دکھنے لگیں تو صبر کا سر نہ لگائے۔

(۴۹۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَالِدٍ الْحَدَّادُ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حُمُرَانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۴۶۴]

(۳۹۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اسے اس بات کا یقین تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۴۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْقَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى سُورَةِ الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَنَافِي وَإِلَى سُورَةِ بَرَاءَةِ وَهِيَ مِنَ الْبَيْنِينَ فَفَرَقْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطَّوَالِ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الرَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ مِنَ السُّورِ ذَوَاتِ الْعَدِيدِ فَكَانَ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ لَهُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَإِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْآيَاتِ قَالَ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَإِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْآيَةَ قَالَ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ سُورَةُ الْأَنْفَالِ مِنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ سُورَةُ بَرَاءَةِ مِنْ أَوَّلِ مَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَكَانَتْ فُصَّتْهَا شَبِيهَا بِفُصَّتِهَا فَطَنَّا أَنَّهَا مِنْهَا وَفُصِّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَمَسَّ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ

أَجَلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطَّوَالِ

[راجع: ۳۹۹]

(۳۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ لوگوں نے سورۃ انفال کو ”جو مثنیٰ میں سے ہے“ سورۃ براءۃ کے ساتھ ”جو کہ مثنیٰ میں سے ہے“ ملانے پر کس چیز کی وجہ سے اپنے آپ کو مجبور پایا، اور آپ نے ان کے درمیان ایک سطر کی ”بسم اللہ“ تک نہیں لکھی اور ان دونوں کو ”سبع طوال“ میں شمار کر لیا، آپ نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ پر جب وحی کا نزول ہو رہا تھا تو بعض اوقات کئی کئی سورتیں اکٹھی نازل ہو جاتی تھیں، اور نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب کوئی وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ اپنے کسی کاتب وحی کو بلا کر اسے لکھواتے اور فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں فلاں جگہ رکھو، بعض اوقات کئی آیتیں نازل ہوتیں، اس موقع پر آپ ﷺ بتا دیتے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو، اور بعض اوقات ایک ہی آیت نازل ہوتی لیکن اس کی جگہ بھی آپ ﷺ بتا دیا کرتے تھے۔

سورۃ انفال مدینہ منورہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی، جبکہ سورۃ براءۃ نزول کے اعتبار سے قرآن کریم کا آخری حصہ ہے، اور دونوں کے واقعات و احکام ایک دوسرے سے حد درجہ مشابہت رکھتے تھے، ادھر نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہم پر یہ واضح نہ فرما سکے کہ یہ اس کا حصہ ہے یا نہیں؟ میرا گمان یہ ہوا کہ سورۃ براءۃ، سورۃ انفال ہی کا جزو ہے اس لئے میں نے ان دونوں کو ملا دیا، اور ان دونوں کے درمیان ”بسم اللہ“ والی سطر بھی نہیں لکھی اور اسے ”سبع طوال“ میں شمار کر لیا۔

(۵۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَسِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ أَفْضَلِكُمْ وَقَالَ شُعْبَةُ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ [راجع: ۴۱۲]

(۵۰۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قَالَ قَيْسٌ لَعَنَتْنِي أَبُو سَهْلَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ حِينَ حُصِرَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى عَهْدًا قَاتَا صَابِرًا عَلَيْهِ قَالَ قَيْسٌ فَكُنَّا بِرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ [راجع: ۴۰۷]

(۵۰۱) ابوسہل کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا اور وہ ”یوم الدار“ کے نام سے مشہور ہوا، انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا، میں اس پر ثابت قدم اور قائم ہوں۔

(۵۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَحْقُوبَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

حَدَّثَنِي زُبَيْحُ قَالَ رَوَّيَنِي مَوْلَايَ جَبْرِیَّةُ رُوْمِيَّةٌ قَوْلَهُتُ عَلَيْهَا قَوْلَذْتُ لِي غُلَامًا اسْوَدَ مِنْلِي لَمَسَمْنَتْهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ وَلَعْتُ عَلَيْهَا قَوْلَذْتُ لِي غُلَامًا اسْوَدَ مِنْلِي لَمَسَمْنَتْهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ طِينَ لِي غُلَامٌ رُوْمِيٌّ قَالَ حَبِيبَتُهُ قَالَ يَا هَلْبِي رُوْمِيٌّ يَقَالُ لَهُ يُوَحَّسُّ قَرَأَاطَهَا بِلِسَانِيهِ يَغْنِي بِالرُّوْمِيَّةِ قَوْلَهُ عَلَيْهَا قَوْلَذْتُ لَهُ غُلَامًا أَحْمَرُ كَنَانَهُ وَرَغَّةٌ مِنَ الْوَرَّغَاتِ قُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هَذَا مِنْ يُوَحَّسُّ قَالَ قَارَأْتَعَنَّا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَقْرَأَ جَمِيعًا فَقَالَ عُثْمَانُ إِنْ شِئْتُمْ فَضِيْتُ بِكُمْ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ قَالَ حَبِيبَتُهُ قَالَ وَجَلَدَهُمَا [راجع: ۴۱۶]

(۵۰۲) زیاح کہتے ہیں کہ میرے آقا نے اپنی ایک رومی باندی سے میری شادی کر دی، میں اس کے پاس گیا تو اس سے مجھ جیسا ہی ایک کالا کونا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبداللہ رکھ دیا، دوبارہ ایسا موقع آیا تو پھر ایک کالا کونا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبید اللہ رکھ دیا۔

اتفاق کی بات ہے کہ اس پر میرے آقا کا ایک رومی غلام عاشق ہو گیا جس کا نام ”یوحس“ تھا، اس نے اسے اپنی زبان میں رام کر لیا، چنانچہ اس مرتبہ جو بچہ پیدا ہوا وہ رومیوں کے رنگ کے مشابہ تھا، میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ”یوحس“ کا بچہ ہے، ہم نے یہ معاملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہارا درمیان وہی فیصلہ کروں جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا؟ نبی ﷺ کا فیصلہ یہ ہے کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور غالباً انہوں نے ان دونوں کو کوڑے بھی مارے۔

(۵۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَمَاعٍ بَنِي شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَالْصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَاتُ كَقَارَاتٍ لِيَمَّا يَنْتَهَنُ [راجع: ۴۰۶]

(۵۰۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص علم الہی کے مطابق اچھی طرح مکمل وضو کرے تو فرض نمازیں درمیانِ اوقات کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی۔

(۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاحِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ زَاهِرٍ أَبَا رُوَّاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّا وَاللَّهِ قَدْ صَحَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَكَانَ يَعُودُ مَرَضَانًا وَيَتَّبِعُ جَنَائِزَنَا وَيَغْزُو مَعَنَا وَيُؤَيِّسُنَا بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ وَإِنَّا نَأْسُو بِمُعْلَمُونِي بِهِ عَسَى أَنْ لَا يَكُونَ أَحَدُهُمْ رَاهٍ قَطُّ [اخرجه البيهقي: ۴۰۱]

(۵۰۴) عباد بن زہر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا تھا: ہم لوگ سفر اور حضر میں نبی ﷺ کی ہم نشینی کا لطف اٹھاتے رہے ہیں، نبی ﷺ ہمارے پیادوں کی عیادت کرتے، ہمارے جنازہ میں شرکت



کرتے، ہمارے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے، تھوڑے اور زیادہ کے ساتھ ہماری غم خواری فرماتے، اور اب بعض ایسے لوگ مجھے کھانے کے لئے آتے ہیں جنہوں نے شاید نبی ﷺ کو کبھی دیکھا بھی نہ ہوگا۔

(۵۰۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ أَبُو شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ الْخُرَّاسَانِي يَقُولُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَبِّبِ يَقُولُ رَأَيْتُ عُثْمَانَ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ قَدْ عَا بِطَعَامٍ مِمَّا مَسَّنَهُ النَّارُ فَآكَلَهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ قَعُدْتُ مَقْعَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: حسن لغیره، أخرجه عبدالرزاق: ۶۴۳]

(۵۰۵) سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنیؓ کو بیٹھ کر دیکھا، انہوں نے آگ پر پکا ہوا کھانا منگوا یا اور کھانے لگے، پھر یوں ہی کھڑے ہو کر تازہ وضو کیے بغیر نماز پڑھ لی اور فرمایا میں نبی ﷺ کی طرح بیٹھا، نبی ﷺ نے جو کھایا، وہی کھایا اور جس طرح نبی ﷺ نے نماز پڑھی، میں نے بھی اسی طرح نماز پڑھی۔

(۵۰۶) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَكُتِبَ النَّاسُ ذَلِكَ وَأُحْبُوا أَنْ يَذْعُوهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ [راجع: ۱۴۳۴]

(۵۰۶) محمود بن لبیدؒ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ نے جب مسجد نبویؐ کی توسیع کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس پر خوشی کا اظہار کرنے کی بجائے اسے پرانی ہیئت پر برقرار رکھنے کو زیادہ پسند کیا، لیکن حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے، اللہ اسی طرح کا ایک گھر اس کے لئے جنت میں تعمیر کر دیتا ہے۔

(۵۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَى حَذْبِهَا فَلْيَبْرَأْ بَيْتًا فِي النَّارِ

(۵۰۷) حضرت عثمان غنیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر کسی جموئی بات کی نسبت میری طرف کرتا ہے، وہ جہنم میں اپنا گھر تیار کر لے۔

(۵۰۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ قُرُوحٍ مَوْلَى الْقُرَشِيِّينَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَّ اللَّهُ رَجُلًا الْجَنَّةَ كَانَ سَهْلًا مُسْتَرِيحًا وَبَاطِنًا وَمُقْنِصًا [راجع: ۱۴۱۰]

(۵۰۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا جو نرم خو ہو خواہ خریدار ہو یا دکاندار، ادا کرنے والا ہو یا قاضا کرنے والا۔

(۵۰۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ فِي الدَّارِ قَالَ وَلَمْ تَقْتُلُونِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَائِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا فُقِئَتْ بِهَا [راجع: ۴۳۷]

(۵۰۹) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، ہم ان کے ساتھ ہی تھے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جب کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے، یا تو وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے، یا قاتل ہو اور مقتول کے عوض اسے قتل کر دیا جائے۔

(۵۱۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيَانِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى ثُمَّ يَنْصَرِفَانِ يُذَكِّرَانِ النَّاسَ قَالَ وَسَمِعْتُهُمَا يَقُولَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ قَالَ وَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَقَى مِنْ نُسُكِكُمْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ بَعْدَ ثَلَاثٍ [راجع: ۴۳۷، ۴۳۵]

(۵۱۰) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں موقعوں پر مجھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہونے کا موقع ملا ہے، یہ دونوں حضرات پہلے نماز پڑھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، میں نے ان دونوں حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۱۱) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عُمَرَوِّ بْنِ جَاوَانَ قَالَ قَالَ الْأَخْضَفُ انْطَلَقْنَا حُجَّاجًا فَمَرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا إِذْ جَاءَنَا آتٍ فَقَالَ النَّاسُ مِنْ قَرَعٍ فِي الْمَسْجِدِ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَصَاحِبِي إِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَحَلَّلْتُهُمْ حَتَّى قُمْتُ عَلَيْهِمْ إِذَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَعَلِيَّةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي رِفَاحٍ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ جَاءَ عُثْمَانُ بِنُفْسِي فَقَالَ أَهَاهُنَا عَلِيُّ قَالَوَا نَعَمْ قَالَ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ قَالَوَا نَعَمْ قَالَ أَهَاهُنَا عَلِيَّةُ قَالَوَا نَعَمْ قَالَ أَهَاهُنَا سَعْدُ قَالَوَا نَعَمْ قَالَ أَنْشَدَكُمْ بِاللَّهِ الْإِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَّبِعْ مَرْثِدَ نِسِي فَلَانِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ

فَاتَّبَعْتُهُ فَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ اتَّبَعْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْنِي فِي مَسْجِدِنَا وَاجْزُهُ لَكَ  
قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَّبِعْ  
بَنِي رُومَةَ فَاتَّبَعْتُهَا بِحَدِّ وَكَذَا فَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ اتَّبَعْتُهَا بِعَيْنِي بَنِي  
رُومَةَ فَقَالَ اجْعَلْنِي سِقَايَةَ لِلْمُسْلِمِينَ وَاجْزُهَا لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اتَّعَلَمُونَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وَجْهِ الْقَوْمِ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَالَ مَنْ يُجَاهِزُ هَؤُلَاءِ عَقَرَ  
اللَّهُ لَهُ فَجَاهِزُوهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ خَطَايَا وَلَا عِقَالًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ  
اشْهَدْ ثُمَّ انْصَرَفَ [صححه ابن حبان (٦٩٢٠) وابن خزيمة: (٢٤٨٧) قال الألباني: ضعيف (النسائي: ٤٦/٦) و

٢٣٣ و ٢٣٤] قال شعب: صحيح لغيره [راجع: ٤٢٠]

(۵۱۱) اخف بن قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے، مدینہ منورہ سے گزر رہا تھا، ابھی ہم اپنے پرانے مکان  
میں تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ مسجد نبوی میں لوگ بڑے گھبرائے ہوئے نظر آ رہے ہیں، میں اپنے ساتھی کے ساتھ وہاں  
پہنچا تو دیکھا کہ لوگوں نے کل مسجد میں موجود چند لوگوں پر ہجوم کیا ہوا ہے، میں ان کے درمیان سے گزرتا ہوا وہاں جا کر کھڑا ہوا  
تو دیکھا کہ وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں، زیادہ دیر  
نہ گزری تھی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی دھیرے دھیرے چلتے ہوئے آ گئے۔

انہوں نے آ کر پوچھا کہ یہاں علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! پھر باری باری مذکورہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام  
لے کر ان کی موجودگی کے بارے پوچھا اور لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد انہوں نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کا  
واسطہ دے کر کہتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا جو شخص فلاں قبیلے کے  
اونٹوں کا باڑہ خرید کر دے گا، اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا، میں نے اسے خرید لیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو  
کر وہ خرید لینے کے بارے بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے ہمارے مسجد میں شامل کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا؟ لوگوں نے ان  
کی تصدیق کی۔

پھر انہوں نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ نبی ﷺ نے  
فرمایا تھا بے رومہ کون خریدے گا، میں نے اسے اچھی خاصی رقم میں خریدا، نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر بتایا کہ میں نے اسے  
خرید لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے مسلمانوں کے پینے کے لئے وقف کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا؟ لوگوں نے اس پر بھی  
ان کی تصدیق کی۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، کیا تم  
جانتے ہو کہ نبی ﷺ نے جیش العسرة (غزوہ تبوک) کے موقع پر لوگوں کے چرے دیکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ جو شخص ان کے لئے

سامان جہاد کا انتظام کرے گا، اللہ اسے بخش دے گا، میں نے ان کے لئے اتنا سامان مہیا کیا کہ ایک لگام اور ایک ری بھی کم نہ ہوئی؟ لوگوں نے اس پر بھی ان کی تصدیق کی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تمین مرتبہ فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہ، یہ کہہ کر وہ واپس چلے گئے۔

(۵۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ بَعْضِ بَنِي يَغْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ يَغْلَى طُفْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَاسْتَلَمْنَا الرُّكْنَ قَالَ يَغْلَى فَكُنْتُ مِمَّا يَلِي الْبَيْتَ فَلَمَّا بَلَغْنَا الرُّكْنَ الْغُرَبِيُّ الَّذِي يَلِي الْأَسْوَدَ جَوَزْتُ بِيَدِهِ لِيَسْتَلِمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقُلْتُ لَا تَسْلِمُ قَالَ فَقَالَ أَلَمْ تَطُفْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ أَرَأَيْتَ يَسْلِمُ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْغُرَبَيْنِ قُلْتُ لَا قَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِيهِ أَسْوَدٌ حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَانْفُذْ عَنْكَ [قال شعب: صحيح لغيره] [راجع: ۲۵۳]

(۵۱۲) حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا، انہوں نے حجر اسود کا استلام کیا، جب میں رکن یمانی پر پہنچا تو میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا تاکہ وہ استلام کر لیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا کیا آپ استلام نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کے ساتھ کبھی طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ فرمایا تو کیا آپ نے نبی ﷺ کو اس کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے فرمایا کیا جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے اسوۂ حسنہ موجود نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا پھر اسے چھو دو۔

(۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَنبَأَنَا أَبُو عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْحَارِثَ مَوْلَى عُثْمَانَ يَقُولُ جَلَسَ عُثْمَانُ يَوْمًا وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَجَاءَهُ الْمُؤَدُّونَ فَلَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ أَظَنَّهُ سَيَكُونُ فِيهِ مَدٌّ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي ثُمَّ قَامَ لَصَلَاةِ صَلَاةِ الظُّهْرِ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصُّبْحِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَعَلَّهُ أَنْ يَبْسُتَ يَقْمَرُغُ لَكِنَّهُ ثُمَّ إِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الصُّبْحَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْحَسَنَاتُ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ قَالُوا هَذِهِ الْحَسَنَاتُ فَمَا الْبَاقِيَاتُ يَا عُثْمَانُ قَالَ هُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [قال شعب: إسناده حسن]

(۵۱۳) حارث "جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تعریف فرماتے تھے، ہم بھی بیٹھے ہوئے تھے، اتنی دیر میں مؤذن آ گیا، انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا، میرا خیال ہے کہ اس میں ایک مد کے برابر پانی ہوگا، انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ

جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور کھڑا ہو کر ظہر کی نماز پڑھے تو فجر اور ظہر کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے، پھر عصر کی نماز پڑھنے پر ظہر اور عصر کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے، پھر مغرب کی نماز پڑھنے پر عصر اور مغرب کے درمیان، اور عشاء کی نماز پڑھنے پر مغرب اور عشاء کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

پھر ہو سکتا ہے کہ وہ ساری رات کروٹیں بدلتا رہے اور کھڑا ہو کر وضو کر کے فجر کی نماز پڑھ لے تو فجر اور عشاء کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور یہ وہی نیکیاں ہیں جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں، لوگوں نے پوچھا کہ حضرت! یہ تو "حسنات" ہیں، "باقیات" (جن کا تذکرہ قرآن میں بھی آتا ہے وہ) کیا چیز ہیں؟ فرمایا، وہ یہ کلمات ہیں

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ"

(۵۱۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانُ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَا يَسِرُ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَبَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَجْمَعِي عَلَيْكَ يَا بَنَاتِ فَقَضَى إِلَيَّ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي لَمْ أَزَكِّ قِرْعَتِ لَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ كَمَا قِرْعَتِ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَبِيبٌ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَقَالَ جَمَاعَةُ النَّاسِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَلَا أَسْتَحْيِي مَعَنَ يَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ | صحيحه مسلم (۲۴۰۲) | انظر: ۱۰۱۵

(۵۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دونوں سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اجازت چاہی، اس وقت نبی ﷺ بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھ رکھی تھی، نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور خود اسی طرح لیٹے رہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آ کر اجازت طلب کی، نبی ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی لیکن خود اسی کیفیت پر رہے، وہ بھی اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر بعد میں نے آ کر اجازت چاہی تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اپنے کپڑے سمیٹ لو، تھوڑی دیر میں بھی اپنا کام کر کے چلا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر آپ نے جو اہتمام کیا وہ حضرت

ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے آنے پر نہیں کیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عثمان میں شرم و حیا کا مادہ بہت زیادہ ہے، مجھے اندیشہ تھا کہ اگر میں نے انہیں اندریوں ہی بلالیا اور میں اپنی حالت پر ہی رہا تو وہ جس مقصد کے لئے آئے ہیں، اسے پورا نہ کر سکیں گے، اور بعض روایات کے مطابق یہ فرمایا کہ میں اس شخص سے حیا کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟

(۵۱۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْقَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْقَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَا يَسُ مِرْطٌ. عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَدَّكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عُقْبِلَ إِذَا قَالَ

شعب: [إسناده صحيح] [راجع: ۵۱۴]

(۵۱۵) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں مذکور ہے۔

(۵۱۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يُعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ وَنَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ بِنِ مُطْعِمٍ عَنْ مِقَادٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ قَاسِغَ الْوُضْوءِ ثُمَّ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ [راجع: ۴۱۸]

(۵۱۶) حضرت عثمان غنیؓ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز کے لئے روانہ ہو اور اسے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

(۵۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ يُعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَى عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ حَاجًّا وَدَخَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمْرَانَهُ قَبَاتٍ مَعَهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ عَدَا عَلَيْهِ رَدْعُ الطَّبِ وَمِلْحَقَةٌ مَعْصُفَرَةٌ مُقَدَّمَةٌ فَأَذْرَكَ النَّاسَ بِمَلِكٍ قَبْلَ أَنْ يَرَوْهُمَا فَلَمَّا رَأَاهُ عُثْمَانُ انْتَهَرَ وَأَلْفَ وَقَالَ اتْلِسْ الْمُعْصِفَرُ وَقَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُ وَلَا يَنْهَكَ إِنَّمَا نَهَانِي [إسناده ضعيف]

(۵۱۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ نے اس کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، ان کی زوجہ محترمہ اپنے قریبی رشتہ دار محمد بن جعفر کے پاس چلی گئیں، محمد نے رات انہی کے ساتھ گزار دی، صبح ہوئی تو محمد کے جسم سے خوشبو کی مہک پھوٹ رہی تھی، اور عصر سے رنگا ہوا الحاف ان کے اوپر تھا، کوچ کرنے سے پہلے ہی لوگوں کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے، حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں اس حال میں دیکھا تو انہیں ڈانٹا اور سخت ست کہا اور فرمایا کہ نبی ﷺ کے منع کرنے کے باوجود بھی تم نے عصر سے رنگا ہوا کپڑا پہن رکھا ہے؟ حضرت علیؓ نے بھی سن لیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے

اسے منع کیا تھا اور نہ ہی آپ کو انہوں نے تو مجھے منع کیا تھا۔

فائدہ: محمد بن جعفر چھوٹے بچے تھے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے قریبی رشتہ دار تھے، اور عام طور پر بچے رات کے وقت اپنے رشتہ داروں کے یہاں سوئی جاتے ہیں۔

(۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَأَبُو خَيْفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ وَقَالِ ابْنُ خَيْفَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُرُوءَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَنَّاهُ بِفَنَاءِ أَحَدِكُمْ نَهَرَ يَجْرِي يُغْتَسِلُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا كَانَ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا شَيْءَ قَالَ إِنَّ الصَّلَوَاتِ تَذْهِبُ الدُّنُوبَ كَمَا يَذْهَبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ [قال شعيب: إسناده صحيح]

(۵۱۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ بتاؤ! اگر تمہارے گھر کے محکمے میں ایک نہر بہہ رہی ہو اور تم روزانہ اس میں سے پانچ مرتبہ غسل کرتے ہو تو کیا تمہارے جسم پر کوئی میل پھیل جاتی رہے گی؟ لوگوں نے کہا بالکل نہیں! فرمایا پانچ نمازیں گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل پھیل کو ختم کر دیتا ہے۔

(۵۱۹) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَحَدَّثَ لِي كِتَابُ أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ الْأَخْمَسِيِّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَشَّ الْعَرْبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شِقَاعِي وَلَمْ تَنْلُهُ مَوَدَّتِي [قال شعيب: إسناده ضعيف جداً]

(۵۱۹) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اہل عرب کو دھوکہ دے، وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اسے میری محبت نصیب نہ ہوگی۔

(۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ مُعَمَّدٍ وَأَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُسَيْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ مُرَاجِمٍ مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِي عَنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَمَاعَةَ لَتَقُصَّ مِنَ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال شعيب: حسن لغیره]

(۵۲۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کا بھی قصاں لیا جائے گا۔

(۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَأْمُرُ لِي خَطْبَةً يَقْتُلُ الْبِكَالِبَ وَيَذْبَحُ الْحَمَامَ [إسناده ضعيف]

(۵۲۱) خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اپنے خطبے میں کتوں

کو قتل کرنے اور کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دے رہے تھے۔

(۵۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُبِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ أَجْمَلٍ النَّاسِ [قال شعب: إسناده حسن]

(۵۲۲) ام موسی کہتی ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل تھے۔

(۵۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَصْلَى لَمَعْرٍ وَجُلُّ بَيْنَ يَدَيْ لَمَعْنَةَ فَكَلِمَتِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ يَا ابْنَ أَحِي [قال شعب: صحيح]

(۵۲۳) ابراہیم بن سعد اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دن نماز پڑھ رہا تھا، ایک آدمی میرے سامنے سے گزرنے لگا، میں نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ نہ مٹا، میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا بھتیجے! اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔

(۵۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ إِنَّ وَحَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَضَعُوا رِجْلِي فِي الْقَبْرِ لَمَضَوْهَا [قال شعب: صحيح]

(۵۲۴) ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمہیں کتاب اللہ میں یہ حکم مل جاتا ہے کہ میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دو، تو تم یہ بھی کر گزرو۔

(۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْمُبِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَفَّ بِعَرَفَةَ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ هَذَا الْمَوْفِقُ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْفِقٌ ثُمَّ دَفَعَ يَمِينَهُ الْعَنْقَ وَجَعَلَ النَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَيَسْمَلُونَ وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّيِّئَةُ أَيُّهَا النَّاسُ السَّيِّئَةُ أَيُّهَا النَّاسُ حَتَّى جَاءَ الْمُرْدِفَةَ وَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ ثُمَّ وَلَفَّ بِالْمُرْدِفَةِ لَوْ لَفَّ عَلَى فَرْجٍ وَارْدَتْ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَقَالَ هَذَا الْمَوْفِقُ وَكُلُّ مُرْدِفَةَ مَوْفِقٌ ثُمَّ دَفَعَ وَجَعَلَ يَمِينَهُ الْعَنْقَ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَيَسْمَلُونَ وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّيِّئَةُ أَيُّهَا النَّاسُ السَّيِّئَةُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [سبأ في مسند علي بن أبي طالب: ۵۶۲]۔

(۵۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میدانِ عرفات میں وقوف کیا، اس وقت آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھار کھا تھا، اور فرمایا یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا میدان عرفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ نے عرفہ سے کوچ کیا اور سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! مطمئن رہو، یہاں تک کہ آپ ﷺ حردلفہ آ پہنچے، مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، پھر



مزدلفہ میں وقوف فرمایا۔

مزدلفہ کا وقوف آپ ﷺ نے جبل فزح پر فرمایا، اس وقت آپ ﷺ نے اپنی سواری پر اپنے پیچھے حضرت فضل بن عباسؓ کو بٹھا رکھا تھا، اور فرمایا یہ وقوف کی جگہ ہے، اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ نے مزدلفہ سے کوچ کیا، اور سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ پھر دائیں بائیں بھاگنے لگے اور نبی ﷺ نے بھی دوبارہ لوگوں کو سکون کی تلقین فرمائی اور راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي الْغُبُورِ الْغُبَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَعِيدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَعْتَقَ عَشْرِينَ مَمْلُوكًا وَدَعَا بِسَرَاوِيلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَنْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَإِنَّهُمْ قَالُوا لِي أَصْبِرْ فَإِنَّكَ تَفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ ثُمَّ دَعَا بِمُصْحَفٍ فَشَرَّهَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقِيلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ [إسناده ضعيف].

(۵۲۶) مسلم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ نے اپنی زندگی کے آخری دن اکٹھے بیس غلام آزاد کیے، شلوار منگوا کر مضبوطی سے باندھ لی، حالانکہ اس سے پہلے زمانہ جاہلیت یا زمانہ اسلام میں انہوں نے اسے کبھی نہ پہنا تھا، اور فرمایا کہ میں نے آج رات خواب میں نبی ﷺ اور حضرات شیخینؓ کو دیکھا ہے، یہ حضرات مجھ سے کہہ رہے تھے کہ صبر کرو، کل کاروزہ تم ہمارے ساتھ اظفار کرو گے، پھر انہوں نے قرآن شریف کا نسخہ منگوا لیا اور اسے کھول کر پڑھنے کے لئے بیٹھ گئے اور اسی حال میں انہیں شہید کر دیا گیا جب کہ قرآن کریم کا وہ نسخہ ان کے سامنے موجود تھا۔

(۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ لِقَسَلٍ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَعَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَسَلَ رِجْلَيْهِ عَسَلًا [راجع: ۱: ۱۶۸].

(۵۲۷) حضرت عثمان غنیؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، تین مرتبہ بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں کو اچھی طرح دھویا۔

(۵۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي مُؤَدُّودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِنَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى الْكَلْبِ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُعْمَى لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِنَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ [راجع: ۱: ۱۶۶].

(۵۲۸) حضرت عثمان غنیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تین مرتبہ مع کے وقت یہ دعا پڑھ لیا

کرے اسے رات تک کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی اور جو رات کو پڑھ لے تو صبح تک اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی، انشاء اللہ۔  
 ”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔“

(۵۲۸) حَدَّثَنَا [راجع: ۴۶۶]۔

(۵۲۸) م) ہاے پاس دستیاب نئے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

(۵۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَتَاحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَانَ أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةً مُقْبِلَةً فَلَمَّا رَأَاهَا قَامَ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَخَبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ [راجع: ۴۶۶]۔

(۵۲۹) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر ایک جنازے پر پڑی تو وہ بھی کھڑے ہو گئے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بھی جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے تھے۔

(۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْفَرَجَمَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قُرُوءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرَّؤُفَ [انظر: ۵۳۳]۔

(۵۳۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کے وقت سوتے رہنے سے انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۵۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُورِيُّ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُخَوِّزٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرُوءَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُفِنَ فِي بَيْتِهِ بِدِمَاسِيَةٍ وَلَمْ يَفْعَلْ [اسناده ضعيف]۔

(۵۳۱) فروغ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھا، انہیں ان کے خون آلود کپڑوں ہی میں سپرد خاک کر دیا گیا اور انہیں غسل بھی نہیں دیا گیا (کیونکہ وہ شہید تھے)۔

(۵۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَلَمٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَصْرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ الْفَرَسِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَوْكَلٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَكَلَّ اللَّهُ عَبْدًا فِي ظِلِّهِ يَوْمٌ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ تَوَكَّلَ لِعَارِمٍ [قال شعب: اسناده ضعيف جدا]۔

(۵۳۲) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، اللہ اس شخص کو اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا مقرر کو چھوڑ دے۔

(۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بَعِي الْخُرَيْبِيِّ أَبُو ذَكْرِيَّا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ

قَدْ سَمِعَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرَةُ تَمْنَعُ الرُّزْقَ [راجع: ۵۳۰].

(۵۳۲) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبر کے وقت سوتے رہنے سے انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۵۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَعْرُومُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكُحُ وَلَا يَخْطُبُ [راجع: ۴۰۱].

(۵۳۲) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا معروم خود نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرائے، بلکہ پیغام نکاح بھی نہ بھیجے۔

(۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَلَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنِي نُبَيْهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَ بْنَ عُثَيْدٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ عَلَى أَبِيهِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ ابْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ لَا أَرَاهُ أَغْوَابًا إِنَّ الْمَعْرُومَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكُحُ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي نُبَيْهِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ [قال شعيب: اسنادہ صحيح].

(۵۳۵) نبیین وہب کہتے ہیں کہ ابن عمر نے شیبہ بن جبر کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح کا دورانِ حج پر وگرا مایا اور مجھے ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ”جو کہ ”امیرج“ تھے“ بھیجا، میں نے ان کے پاس جا کر کہا کہ آپ کے بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ آپ بھی اس میں شرکت کریں، انہوں نے کہا کہ میں تو اسے دیکھائی نہیں سمجھتا تھا، یاد رکھو! عرم نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کر سکتا ہے، پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس مضمون کی حدیث سنائی۔

(۵۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ هَلَالِ ابْنَةِ وَجِيحٍ عَنْ نَائِلَةَ بِنْتِ الْفَرَاصَةِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَالَّتِ نَفَسَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ فَأَغْفَى فَاسْتَقِظَ فَقَالَ لِمَ تَلِينِي الْقَوْمُ قُلْتُ كَلَّا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَبْلُغْ ذَاكَ إِنَّ رِعِيَتَكَ اسْتَعْتَبُوكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي وَأَثَرُ بَكْرٍ وَعَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالُوا تَفْطِرُ عِنْدَنَا الْكَلِيلَةَ [اسنادہ ضعیف]

(۵۳۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت نائلہ بنت فرغمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اوجھ آئی اور وہ چلنے سے سو گئے، ذرا دیر بعد ہوشیار ہوئے تو فرمایا کہ یہ لوگ مجھے قتل کر رہے ہیں گے، میں نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ انشاء اللہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بات ابھی اس حد تک نہیں پہنچی، آپ کی رعایا آپ سے محض معمولی سی ناراض ہے، فرمایا نہیں! میں نے نبی ﷺ اور حضرات شیخین کو ابھی خواب میں دیکھا ہے، وہ مجھے بتا رہے تھے کہ آج رات تم روزہ ہمارے پاس آ کر افطار کرو گے۔

## وَمِنْ أَخْبَارِ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رضی اللہ عنہ

### حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حالات سے متعلق احادیث

(۵۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ رَعِمَ أَبُو الْيُقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَقْبُورًا عَلَى رِجْلَيْهِ قَاتَاهُ سَقَاتَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فَقَضَى بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَتَطَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ يَوْجِيئُهُ نَحَاثَاتُ جَدْرِي وَإِذَا شَعْرُهُ قَدْ كَسَا إِذَا أَغْبَى [إسناده ضعيف]

(۵۳۷) حسن بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا، میری نظر اچانک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر پڑی، وہ اپنی چادر کا ٹکیر بنا کر اس سے لپک لگائے ہوئے تھے، دودھ دی ان کے پاس بھجرتے ہوئے آئے، انہوں نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیا، پھر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں غور سے دیکھا تو وہ ایک حسین و جمیل آدمی تھے، ان کے رخسار پر چمک کے کچھ نشانات تھے، اور بالوں نے ان کے بازوؤں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

(۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي أُمُّ حُرَابٍ عَنْ بَنَاتِهِ قَالَتْ مَا خَضَبَ عُثْمَانُ قَطْرًا [إسناده ضعيف]

(۵۳۸) بنا نہ کہتی ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کبھی خضاب نہیں لگایا۔

(۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ حَدَّثَنِي وَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَيْمِيُّ عَنْ مَنْ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ حَبَبَ أَسْنَانِهِ بِذَقَبٍ

(۵۳۹) دیکھنے والے کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں پر سونے کی تار چڑھا رکھی تھی۔

(۵۴۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ بِشْرِ بْنِ إِسْلَاءَ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْمُؤَدِّنُ يَقُومُ الصَّلَاةَ وَهُوَ يُسْتَغْبَرُ النَّاسُ يَسْأَلُهُمْ عَنْ أَخْبَارِهِمْ وَأَسْأَلِيهِمْ [قال شعب: صحيح]

(۵۴۰) موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہیں، مؤذن اقامت کہہ رہا ہے اور وہ لوگوں سے ان کے حالات معلوم کر رہے ہیں، اور اشیاء کی قیمتوں کے نرخ دریافت فرما رہے ہیں۔

(۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَجَدَ لِي فِي

(۵۴۱) سائب بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سورہ میں کی تلاوت کی اور آیت مجیدہ پر پہنچ کر سجدہ بھی کیا۔

(۵۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ مَعْرُوفٍ يَتَاْعُ الْقَوَارِيزِيُّ كُوفِيُّ بَقْعَةِ كَحْدَا قَالَ سُرَيْجٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ قُرُوحَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعِيْدَ لَكَبَّرَ سَبْعًا وَخَمْسًا [اسنادہ ضعیف]۔

(۵۱۳) فروغ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے عید کی نماز پڑھی ہے، اس میں وہ سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

(۵۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا سَالِمُ أَبُو جَمْعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَذَكَرَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَشِدَّةَ حَيَاتِهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ لِكُنُوزٍ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابِ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَا يَضَعُ عَنْهُ الثَّوْبَ لِيُقِصَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ يَمْنَعُهُ الْحَيَاءُ أَنْ يُقِيمَ صَلَاتَهُ [قال شعب: رجاله ثقات]۔

(۵۱۵) خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کی شدت حیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر وہ گھر کے اندر بھی ہوتے تو جب تک دروازہ کواچھی طرح بند نہ کر لیتے، اپنے جسم پر پانی بہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے تھے، اور شرم و حیا ہی انہیں کمریدگی کرنے سے مانع ہوتی۔

(۵۱۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ شَيْبَةَ وَغَيْرُهُ قَالُوا وَلَيْ عَثْمَانُ لِنَتْنِي عَشْرَةَ وَكَانَتْ الْفِتْنَةُ خَمْسَ سِنِينَ [اسنادہ منقطع]۔

(۵۱۷) امیہ بن شبل وغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بارہ سال تک خلافت پر متمکن رہے، جن میں سے آخری پانچ سال آزمائش و امتحان کے گزرے۔

(۵۱۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّلَاحِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ وَقِيلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِنَمَانِ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةٌ خَمْسٌ وَثَلَاثِينَ وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ لِنَتْنِي عَشْرَةَ سَنَةً إِلَّا اَنِّي عَشَرْتُ يَوْمًا

(۵۱۹) ابو معشر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت اٹھارہ ذی الحجہ بروز جمعہ ۳۵ھ میں ہوئی، آپ کی کل مدت خلافت بارہ دن کم بارہ سال تھی۔

(۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لِي أَوْسَطُ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ [قال شعب: اسنادہ صحیح]۔

(۵۲۱) ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ایام تشریق کے درمیان ہوئی ہے۔ (ایام تشریق کو گزرتے ہوئے بہت زیادہ نہ ہوئے تھے)

(۵۲۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عُثْمَانَ قِيلَ وَهُوَ ابْنُ بَسْمِينَ سَنَةً أَوْ ثَمَانٍ وَكَمَلَتَيْنِ [قال شعب: اسنادہ منقطع]۔

(۵۳۷) قادمہ کہتے ہیں کہ شہادت کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عمر ۸۸ یا ۹۰ سال تھی۔

(۵۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا بِبَابِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَشْرِ الْأَضْحَى [انظر: ۵۵۱۰]۔

(۵۳۸) ابو العالیہ کہتے ہیں کہ عشرہ ذی الحجہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے پر ہم پہرہ داری کر رہے تھے۔

(۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ صَلَّى الزُّبَيْرُ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَذَفَنَهُ وَكُنَّا أَوْصَى إِلَيْهِ [قال شعيب: رجاله ثقات]۔

(۵۳۹) قادمہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور انہیں سپرد خاک کر دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہی کو یہ وصیت کی تھی۔

(۵۴۰) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ قِيلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَكَانَتْ الْفِتْنَةُ خَمْسَ سِنِينَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ أَشْهُرٌ لِلْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۵۴۰) عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ ۳۵ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، اور پانچ سال آزمائش کے گزرے، جن میں سے چار ماہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بھی خلیفہ رہے۔

(۵۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا بِبَابِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَشْرِ الْأَضْحَى [راجع: ۵۴۸]۔

(۵۴۱) ابو العالیہ کہتے ہیں کہ عشرہ ذی الحجہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے پر ہم پہرہ داری کر رہے تھے۔

(۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبَادَةَ الزُّرَقِيُّ الْأَنْصَارِيُّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

يَوْمَ حَوْصَرِ فِي مَوْضِعِ الْخَنَازِيرِ وَلَوْ أَلْفَى حَجَرٌ لَمْ يَقَعْ إِلَّا عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ فَرَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْرَفَ مِنَ الْخَوْخَةِ الَّتِي تَلَى مَقَامَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيْكُمْ طَلَعَتْ فَسَكُونُوا ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيْكُمْ طَلَعَتْ فَسَكُونُوا ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيْكُمْ طَلَعَتْ فَسَكُونُوا ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ عُثْمَانَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا أَرَاكَ هَاهُنَا مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّكَ تَكُونُ فِي جَمَاعَةٍ تَسْمَعُ بِذَلِكَ آخِرَ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ ثُمَّ لَا تُجِيبُنِي أَنْشُدَكَ اللَّهُ يَا طَلَعَتْ تَذَكَّرُ يَوْمَ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ

كَذَا وَكَذَا لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا طَلَعَتْ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَمَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَفِيهِ مِنْ أَمِيَّةٍ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ هَذَا يَعْنِي رَلِيقَى مَعِي فِي الْجَنَّةِ قَالَ طَلَعَتْ اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ انْصَرَفَ [استاده ضعیف، أخرجه البزار: ۳۷۴]۔

(۵۵۲) اسلم کہتے ہیں کہ جس دن ”موضع الجنازہ“ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا، میں اس وقت وہاں موجود تھا، باقی اتنی بڑی تعداد میں تھے کہ اگر کوئی پتھر پھینکا جاتا تو یقیناً وہ کسی نہ کسی آدمی کے سر پر ہی پڑتا، میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس بالا خانے سے ”جو مقام جبریل کے قریب تھا“ جھانک کر نیچے دیکھا اور فرمایا کیا تم میں اے لوگو! طلحہ موجود ہیں؟ لوگ خاموش رہے، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، بالا فر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر سامنے آ گئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا میرا خیال نہ تھا کہ آپ یہاں موجود ہوں گے، میں یہ سمجھتا تھا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کسی گردہ میں موجود ہوں اور تین مرتبہ میری آواز سنیں، پھر اس کا جواب نہ دیں، طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کو فلاں دن یاد ہے جب آپ اور میں نبی ﷺ کے ساتھ فلاں جگہ تھے، وہاں میرے اور آپ کے علاوہ کوئی صحابی نبی ﷺ کے ساتھ نہ تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! مجھے یاد ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت نبی ﷺ نے آپ سے فرمایا تھا کہ طلحہ! ہر جہی کے ساتھ جنت میں اس کی امت میں سے کوئی نہ کوئی رفیق ضرور ہوگا اور یہ عثمان بن عفان جنت میں میرے رفیق ہوں گے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! ایسا ہی ہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

(۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَوْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَهَانَ أَنَّهُ شَهِدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوْضِئًا يَوْمًا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ [راجع: ۱۴۱۵] (۵۵۳) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان کی موجودگی میں وضو کے لئے پانی منگوایا، چنانچہ ہلکی، تاک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۵۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَنَّنَا خَالِدُ بْنُ عَمِيْنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أُتْبِكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلْنَا بَلَى لَدَعَا بِمَاءٍ فغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى مِرْفَقَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ [راجع: ۱۴۲۹]۔

(۵۵۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے پاس موجود حضرات سے فرمایا کہ کیا میں آپ کو نبی ﷺ کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! چنانچہ انہوں نے پانی منگوایا، تین مرتبہ ہلکی کی، تین مرتبہ تاک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرے کو دھویا، تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھویا، سر اور کانوں کا مسح کیا اور تین مرتبہ پاؤں دھوئے، پھر فرمایا نبی ﷺ اسی طرح وضو فرماتے تھے۔

(۵۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا

هَلَالَ بَنُ حِقِّ عَنِ الْجَوْرِ عَنِ ثَمَامَةَ بْنِ حَزْنِ الْقَشِيرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الذَّارِ يَوْمَ أُصِيبَ عُمَانُ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاطْلَعَ عَلَيْهِمْ اَصْلَاحَةً فَقَالَ اِذْعُوا لِي صَاحِبِيكُمْ الَّذِينَ الْبَاكُمْ عَلَيَّ قَدْ عَيَا لَهُ فَقَالَ نَشَدْنُكَمُ اللَّهَ اَتَعْلَمَانِ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ضَاقَ الْمَسْجِدُ بِأَهْلِيهِ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذِهِ الْبُقْعَةَ مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ لِيَكُونَ فِيهَا كَالْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَأَشْتَرِيَتْهَا مِنْ خَالِصٍ مَالِي فَبَعَلَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي اَنْ أَصَلِّيَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَنْشَدُكُمْ اللَّهَ اَتَعْلَمُونَ اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا يَتْرُكُ يَسْتَعْلَبُ مِنْهُ إِلَّا رُومَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ لِيَكُونَ دَلْوُهُ فِيهَا كَدَلِيِّ الْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَأَشْتَرِيَتْهَا مِنْ خَالِصٍ مَالِي فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي اَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي صَاحِبُ جَيْشِ الْفُسْرَةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [صححه ابن عزيمة: (٢٤٩٢). قال الألباني: حسن (النسائي: ٢٣٥/٦، الترمذي: ٣٧٠٣)].

[راجع: ٤٢٠].

(۵۵۵) ثمامہ بن حزن قشیری کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، میں وہاں موجود تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے گھر سے جماعت کر دیکھا اور فرمایا اپنے ان دو ساتھیوں کو بلا کر لاؤ جو تمہیں مجھ پر چڑھا لائے ہیں، انہیں بلایا گیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور مسجد نبوی تک ہو گئی، تو نبی ﷺ نے فرمایا زمین کا یہ ٹکڑا اپنے مال سے خرید کر مسلمانوں کے لئے اسے وقف کون کرے گا؟ اس کا عوض اسے جنت میں بہترین شکل میں عطا کیا جائے گا، چنانچہ میں نے خالص اپنے مال سے اسے خریدا اور مسلمانوں کے لئے اسے وقف کر دیا، اب تم مجھے اس ہی میں دو رکعتیں پڑھنے سے روکتے ہو؟

پھر فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت سوائے بیر رومہ کے بیٹھے پانی کا کوئی اور کنواں نہ تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اسے خالص اپنے مال سے خریدے اور اپنا حصہ بھی مسلمانوں کے برابر رکھے؟ اور آخرت میں جنت کے اندر بہترین بدلہ حاصل کر لے؟ چنانچہ میں نے اسے خالص اپنے مال سے خریدا کر وقف کر دیا، اب تم مجھے اس ہی کا پانی پینے سے روکتے ہو؟ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں ہی غزوہ تبوک میں سامانِ جہاد مہیا کرنے والا ہوں، لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔

(۵۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَأَبُو عَيْمَةَ قَالَ لَا حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ لَقِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ الْوَلِيدَ بْنَ عَقْبَةَ فَقَالَ لَهُ الْوَلِيدُ مَالِي أَرَأَيْكَ قَدْ جَفَوْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَلَيْسَ لَهُ تَحَرُّرُ الْحَبِيدِ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي تَخَلَّفْتُ يَوْمَ بَدْرٍ لِإِنِّي كُنْتُ أَمْرَضَ وَهَيْئَةً بَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَتْ وَلَقَدْ حَزَبْتُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ



وَمَنْ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ فَقَدْ شَهِدَ فَقَدْ كَثُرَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ إِلَى آخِرِهِ [راجع: ۱۴۹۰]۔  
(۵۵۶) شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی، ولید نے کہا کیا بات ہے، آپ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ انصاف نہیں کر رہے! انہوں نے کہا کہ میری طرف سے انہیں یہ پیغام پہنچا دو پھر ادوی نے مکمل حدیث ذکر کی.....

اور غزوہ بدر سے پیچھے رہ جانے کا جو طعنہ انہوں نے مجھے دیا ہے تو اصل بات یہ ہے کہ میں نبی ﷺ کی صاحبزادی اور اپنی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تمارداری میں مصروف تھا، یہاں تک کہ وہ اسی دوران فوت ہو گئیں، جبکہ نبی ﷺ نے شرکا و بدر کے ساتھ مال غنیمت میں میرا حصہ بھی شامل فرمایا، اور یہ سمجھا گیا کہ نبی ﷺ نے جس کا حصہ مقرر فرمایا وہ غزوہ بدر میں شریک تھا۔

(۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ كَيْفَ بَايَعْتُمْ عُثْمَانَ وَتَوَكَّمْتُمْ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا ذُنُبِي قَدْ بَدَأَتْ بِعَلِيِّ فَقُلْتُ أَتَابِعُكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَسِيرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَقَالَ فِيمَا اسْتَطَعْتُ قَالَ ثُمَّ عَرَضْتُهَا عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَبِلَهَا [اسنادہ ضعیف]۔

(۵۵۷) ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کس طرح کر لی؟ انہوں نے فرمایا اس میں میرا کیا جرم ہے، میں نے تو پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرنا ہوں کتاب اللہ، سنت پیغمبر ﷺ اور سیرۃ حضراتِ شہینہ رضی اللہ عنہا پر، انہوں نے مجھ سے کہا کہ حسب استطاعت ایسا کرنے کی کوشش کروں گا، لیکن جب میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی پیشکش کی تو انہوں نے اسے قبول کر لیا۔

(۵۵۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ الْفُزَارِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ عَلَى الْيَمِينِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةً تَفَرَّقُكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ لَهَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ [راجع: ۱۴۴۲]۔

(۵۵۸) ابوصالحؒ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگو! میں نے اب تک نبی ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے بیان نہیں کی تاکہ تم لوگ مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ، لیکن اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم سے بیان کروں تاکہ ہر آدمی جو مناسب سمجھے، اسے اختیار کر لے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ راہِ خدا میں ایک دن کی پہرہ داری، دوسری جنگوں پر جردن کی پہرہ داری سے بھی افضل ہے۔

(۵۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِأَهْلِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

آبی ذُبَابٍ وَذَكَرَهُ [راجع: ۴۴۳]۔

(۵۵۹) حدیث نمبر (۳۴۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۵۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كُنْتُ أَتْبَاعَ النَّبِيِّ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذَا اشْتَرَيْتَ فَاكْتُلْ وَإِذَا بَعْتَ فَكُلْ

[راجع: ۴۴۴]۔

(۵۶۰) سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنیؓ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے میں یہودیوں کے ایک خاندان اور قبیلہ سے ”جنہیں بنو قینقاع کہا جاتا تھا“ سمجھو میں خریدتا تھا اور اپنا منافع رکھ کر آگے بیچ دیتا تھا، نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا عثمان! جب خرید کر تو اسے تول کر لیا کرو، اور جب بیچ کر تو تول کر بیچا کرو۔

(۵۶۱) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بِنَ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامُ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مَعَهُ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَمِنَ بِمَا بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامُ ثُمَّ هَاجَرْتُ إِلَيْهِ هَاجَرْتُ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَيْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ [راجع: ۴۸۰]۔

(۵۶۱) عبد اللہ بن عدی بن الخیار کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اللہ و رسول کی دعوت پر لبیک کہنے والوں میں میں بھی شامل تھا، نیز نبی ﷺ کی شریعت پر ایمان لانے والوں میں میں بھی تھا، پھر میں نے حبشہ کی طرف دونوں مرتبہ ہجرت کی، مجھے نبی ﷺ کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہوا اور میں نے نبی ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی ہے، اللہ کی قسم! میں نے کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی دھوکہ دیا، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

وَمِنْ مُسْنَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۵۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَأَقَاضَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَرَدْتُ أَسْمَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى بَعِيرِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ ثُمَّ أَتَى جَمْعًا فَصَلَّى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ أَتَى فُرَجَ فَوَقَّفَ عَلَى فُرَجَ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَجَمْعُ كُلِّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ سَارَ حَتَّى أَتَى مُحَسَّرًا فَوَقَّفَ عَلَيْهِ لِقَرَعٍ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتَّى جَارَ الزَّوَادِي ثُمَّ أَرَدَتْ الْفُضْلَ وَسَارَ حَتَّى أَتَى الْحَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمُنَحَرَّ فَقَالَ هَذَا الْمُنَحَرُّ وَمِنَى كُلُّهَا مَنَحَرٌّ قَالَ وَاسْتَفْتَنِي جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خُثْعَمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَفْنَدَ وَقَدْ أَدْرَكْتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُعْزِئُ عَنْهُ أَنْ أُوَدِّيَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ فَاذْهَبِي عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَقَدْ لَوَى عَنْقُ الْفُضْلِ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ لَوَيْتَ عَنْقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَأَيْتَ شَابَةً وَشَابَةً فَلَمْ آمَنْ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرُ قَالَ أَنْحَرْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْضَيْتُ قَبْلَ أَنْ أُحْلِقَ قَالَ أُحْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ أَتَى زُمَرَمَ فَقَالَ يَا يَسَى عَبْدَ الْمُطَّلِبِ سِفَايَتَكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يُغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَيْهَا لَتَزَعْتُ بِهَا [صححه ابن خزيمة: ٢٨٧٣]

و (٢٨٨٩) وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: حسن او حسن صحيح مختصراً (ابوداؤد: ١٩٢٢ و ١٩٣٥).

ابن ماجه: ٣٠١٠، الترمذی: (٨٨٥). [راجع: ٥٢٥]. [انظر: ١٣٤٨، ١٧٦٨، ٦١٣، ٥٦٤].

(۵۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا عرفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر غروب شمس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے، اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھالیا اور اپنی سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے لوگو! سکون اور اطمینان اختیار کرو۔

پھر آپ مزدلفہ پہنچے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، اور رات بھر ویسے رہے، صبح ہوئی تو آپ ﷺ جبل قریح پر تشریف لائے، وہاں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے وادی حشر پہنچے، وہاں ایک لمبے کے لئے رکے پھر اپنی اونٹنی کو سر پٹ دوڑا دیا تاکہ اس وادی سے نکل گئے (کیونکہ یہ عذاب کی جگہ تھی)

پھر سواری روک کر اپنے پیچھے حضرت فضل بن علیؓ کو بٹھالیا، اور چلتے چلتے منی پہنچ کر حجرہ عقبہ آئے اور اسے ننگریاں ماریں، پھر قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے اور منی پورا منی قربان گاہ ہے، اتنی دیر میں بنو خثعم کی ایک نوجوان عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس آئی، اور کہنے لگی کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ تقریباً ختم ہو چکے ہیں لیکن ان پر حج بھی فرض ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ حج کر سکتی ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تم اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتی ہو، یہ کہتے ہوئے نبی ﷺ نے حضرت فضل بن علیؓ کی گردن موڑ دی (کیونکہ وہ اس عورت کو دیکھنے لگے تھے)

حضرت عباسؓ نے یہ دیکھ کر پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی گردن کس حکمت کی بنا پر موڑ دی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ دونوں نوجوان ہیں، مجھے ان کے بارے شیطان سے امن نہ ہوا اس لئے دونوں کا رخ پھیر دیا، بہر حال! تھوڑی دیر بعد ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے پہلے پال کٹوا لیے، اب کیا کروں؟ فرمایا اب قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں، ایک اور شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ملحق سے پہلے طواف زیارت کر لیا، فرمایا کوئی بات نہیں، اب ملحق یا قصر کرلو۔

اس کے بعد نبی ﷺ طواف زیارت کے لئے حرم شریف پہنچے، طواف کیا، زمزم پیا اور فرمایا بنو عبدالمطلب! حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری پوری کرتے رہو، اگر لوگ تم پر غالب نہ آ جاتے تو میں بھی اس میں سے ڈول کھینچ کھینچ نکالتا۔

(۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَّلُ الْعَلَامِ يُنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوَّلُ الْحَارِثَةِ يُغْسَلُ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا لِقَادًا طَعِمَا غَسِلَ بَوَّلُهُمَا [صححه ابن خزيمة: (۲۸۴)]. قال الألبانی: صحيح (ابوداؤد: ۳۷۸، ابن ماجہ: ۲۲۵، الترمذی: ۶۱۰)، [النظر: ۷۵۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹].

(۵۶۳) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینے مارتا بھی کافی ہے اور بچی کا پیشاب جس چیز پر لگ جائے اسے دھویا جائے گا، قنادہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب انہوں نے کھانا پینا شروع نہ کیا ہو اور جب وہ کھانا پینا شروع کر دیں تو دونوں کا پیشاب جس چیز کو لگ جائے اسے دھونا ہی پڑے گا۔

(۵۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْمُصَنِّفُ حَدَّثَنَا الْمُعْبِرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُخْزُومِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ

عَلِيٌّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ مُرْدُفٌ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ يَسِيرَ الْعَنْقِ وَجَعَلَ النَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ حَتَّى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ وَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ ثُمَّ وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَوَقَفَ عَلَى قَرْحٍ وَأَرْدَفَ الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ وَجَعَلَ يَسِيرُ الْعَنْقِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ حَتَّى جَاءَ الْمُحْشَرَ فَقَرَعَ رَاحِلَتَهُ فَخَسَتْ حَتَّى خَرَجَ ثُمَّ غَادَ لَيْسِرَهُ الْأَوَّلَ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ ثُمَّ جَاءَ الْمُحْشَرَ فَقَالَ هَذَا الْمُحْشَرُ وَكُلُّ مِثْنٍ مُحْشَرٌ ثُمَّ جَانَتْهُ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَتَمٍ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَقَدْ أَفْنَدَ وَأَذْرَكَهُ قَرِيبَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَذَانَهَا فَيُحْزِرُهُ عَنْهُ أَنْ أُوْذِيَهَا عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَجَعَلَ يَضْرِبُ وَجْهَ الْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْهَا ثُمَّ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَمَيْتُ الْجُمُرَةَ وَأَلْقَيْتُ وَلَيْسْتُ وَلَمْ أَحْلِقْ قَالَ فَلَا حَرَجَ فَاحْلِقْ ثُمَّ أَتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي رَمَيْتُ وَحَلَقْتُ وَلَيْسْتُ وَلَمْ أَنْحَرْ فَقَالَ لَا حَرَجَ فَانْحَرْ ثُمَّ أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْعًا يَسْجُلُ مِنْ مَاءٍ ذَمْرَمَ فَشَرِبَ مِنْهُ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ انْزِعُوا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ تَغْلَبُوا عَلَيْهَا لَتَرَعْتُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُكَ تَصْرِفُ وَجْهَ ابْنِ أَحِيكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ غُلَامًا شَابًا وَجَارِيَةً شَابَةً فَخَسَيْتُ عَلَيْهِمَا الشَّيْطَانُ [راجع: ۵۶۲]۔

(۵۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جِہِ الدَّارِ کے موقع پر میدانِ عرفات میں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا عرفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر غروبِ شمس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے، اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھالیا اور اپنی سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے لوگو! سکون اور اطمینان اختیار کرو۔

پھر آپ مزدلفہ پہنچے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، اور رات بھر وہیں رہے، صبح ہوئی تو آپ ﷺ جبلِ قَرْحِ پر تشریف لائے، وہاں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے وادیِ محسر پہنچے، وہاں ایک لمبے کے لئے رکے پھر اپنی اونٹنی کو سر پرٹ دوڑا دیا تا آنکہ اس وادی سے نکل گئے (کیونکہ یہ عذاب کی جگہ تھی)

پھر سواری روک کر اپنے پیچھے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا، اور چلتے چلتے منی پہنچ کر حجرہ عقبہ آئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے اور منی پورا ہی قربان گاہ ہے، اتنی دیر میں بخشم کی ایک نوجوان عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس آئی، اور کہنے لگی کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ تقریباً ختم ہو چکے ہیں

لیکن ان پر حج بھی فرض ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تم اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتی ہو، یہ کہتے ہوئے نبی ﷺ نے حضرت فضل بن یزید کی گردن موڑ دی (کیونکہ وہ اس عورت کو دیکھنے لگے تھے)

تھوڑی دیر بعد ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے حجرہ عقبہ کی رمی کر لی، طواف زیارت کر لیا، کپڑے پہن لیے لیکن حلق نہیں کر دیا، اب کیا کروں؟ فرمایا اب حلق کر لو، کوئی حرج نہیں، ایک اور شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے حجرہ عقبہ کی رمی کر لی، حلق کر دیا، کپڑے پہن لیے؟ فرمایا کوئی بات نہیں، اب قربانی کر لو۔

اس کے بعد نبی ﷺ طواف زیارت کے لئے حرم شریف پہنچے، طواف کیا، حرم پیا اور فرمایا بنو عبد المطلب! حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری پوری کرتے رہو، اگر لوگ تم پر غالب نہ آ جاتے تو میں بھی اس میں سے ڈول کھینچ کھینچ کر نکالتا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے بھتیجے کی گردن کس حکمت کی بناء پر موڑی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ دونوں نوجوان ہیں، مجھے ان کے بارے شیطان سے امن نہ ہوا اس لئے دونوں کا رخ پھیر دیا۔

(۵۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَوَدَ مَرِيضًا قَالَ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبَّ النَّاسِ أَشْفَى أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يَمُادِرُ شَفَاءً. [قال الألبانی: صحيح (الترمذی، ۱۳۵۶۰)]

(۵۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ دعاء کرتے کہ اے لوگوں کے رب! اس پریشانی اور تکلیف کو دور فرما، اے شفاء عطا فرما کیونکہ تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیرے علاوہ کہیں سے شفاء نہیں مل سکتی، ایسی شفاء جو بیماری کا نام و نشان بھی نہ چھوڑے۔

(۵۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا أَحَدًا دُونَ مَشُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِبْرَاهِيمِ: ضَعِيف (ابن ماجہ: ۸۱۳۷، ۳۸۰۸، ۳۸۰۹ و [۳۸۰۹]) . [انظر: ۷۳۹۰، ۸۵۲۰]

(۵۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد اللہ یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۵۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَامِ مَدَنِيٌّ مَوْلَى لَالٍ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ بَيْنَمَا نَحْنُ بِمِنَى إِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَلَا يَصُومُهَا أَحَدٌ وَاتَّبَعَ النَّاسُ عَلَى جَمَلِهِ يَصْرُخُ بِذَلِكَ. [انظر: ۸۲۶۱، ۸۲۶۲، ۸۲۶۳]

(۵۶۷) عمرو بن سلیم کی والدہ کہتی ہیں کہ ہم میدان منیٰ میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول



اُخْتُ شَيْءٍ جَدَلًا [صححه البخاری (۷۳۴۷)، ومسلم (۷۷۵)، وابن خزيمة (۱۱۳۹، ۱۱۴۰)] . [انظر: ۵۷۵، ۷۰۰، ۹۰۱، ۹۰۰، ۷۰۰]

(۵۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے، میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں سو رہے تھے، صبح کا وقت تھا، نبی ﷺ اور اوزے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ تم لوگ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے جواب دیتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری رو میں اللہ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے، نبی ﷺ نے یہ سن کر مجھے کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے گئے، میں نے کان لگا کر سنا تو نبی ﷺ اپنی ران پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ انسان بہت زیادہ جھگڑا لواتا ہے۔

(۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ [قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۳۷۵) لزيادة فيه ليست هنا. قال شعيب: حسن لغيره].

(۵۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اور ان کی زوجہ محترمہ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

(۵۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ حَنْسِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَاتَّهَيْنَا إِلَى قَوْمٍ قَدْ بَنَوْا زُبَيْةً لِلْأَسَدِ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ يَتَذَاقُونَ إِذْ سَقَطَ رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِأَخَرٍ ثُمَّ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِأَخَرٍ حَتَّى صَارُوا فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ فَاتَّذَبَّ لَهُ رَجُلٌ يَعْرِبُةٌ فَقَتَلَهُ وَمَاتُوا مِنْ جِرَاحِهِمْ كُلُّهُمْ فَقَامُوا أَوْلِيَاءُ الْأَوَّلِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْآخِرِ فَأَعْرَجُوا السَّلَاحَ لِيَقْتِيلُوا فَاتَّاهُمُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى تَفِينَةِ ذَلِكَ فَقَالَ تُرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنِّي أَقْضِي بَيْنَكُمْ قَضَاءً إِنْ رَضِيتُمْ فَهُوَ الْقَضَاءُ وَإِلَّا حَجَرَ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونَ هُوَ الَّذِي يَقْضِي بَيْنَكُمْ فَمَنْ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا حَقَّ لَهُ أَجْمَعُوا مِنْ قِبَالِ الَّذِينَ خَفَرُوا الْبَيْتَ رُبْعَ الذِّئْبِ وَثَلُثَ الذِّئْبِ وَنَصَفَ الذِّئْبِ وَالذِّئْبُ كَامِلَةٌ لِلْأَوَّلِ الرَّبْعُ يَأْتِي هَكَذَا مَنْ قَوْلُهُ وَلِلثَّانِي ثُلُثُ الذِّئْبِ وَلِلثَّالِثِ نِصْفُ الذِّئْبِ فَاتُّوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَضَا عَلَيْهِ الْفِصَّةَ فَقَالَ أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ وَاحْتَسَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ عَلِيًّا قَضَى فَبِنَا فَقَضُوا عَلَيْهِ الْفِصَّةَ فَاجَازَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [استاده ضعيف]. [انظر: ۵۷۴، ۵۷۵، ۶۳، ۱۰۱، ۱۳۱].

(۵۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یمن بھیجا، میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جنہوں نے شیر کو شکار کرنے کے لئے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا (شیر آیا اور اس میں گر پڑا)، ابھی وہ یہ کام کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس گڑھے میں گر پڑا، اس کے پیچھے دوسرا تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی گر پڑے، اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر



دیا، یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ پکڑا اور شیر کو دے مارا، شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چلے گئے۔

مقتولین کے اولیاء اس طرح کال کر جنگ کے لئے ایک دوسرے کے آئے سنائے آ گئے، اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ ابھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم حیات میں، تم ان کی حیات میں یا ہی قتل و قتل کرو گے؟ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر تم اس پر راضی ہو گئے تو سمجھو کہ فیصلہ ہو گیا، اور اگر تم سمجھتے ہو کہ اس سے تمہاری تعفی نہیں ہوئی تو تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس کا فیصلہ کروالینا، وہ تمہارے درمیان اس کا فیصلہ کر دیں گے، اس کے بعد جو حد سے تجاوز کرے گا وہ حق پر نہیں ہوگا۔

فیصلہ یہ ہے کہ جن قبیلوں کے لوگوں نے اس گڑھے کی کھدائی میں حصہ لیا ہے ان سے چوتھائی دیت، تمہاری دیت، نصف دیت اور کامل دیت لے کر جمع کرو، اور جو شخص پہلے گر کر گڑھے میں شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا، اس کے درمیان کو چوتھائی دیت دے دو، دوسرے کو ایک تمہاری اور تیسرے کو نصف دیت دے دو، ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا)

چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کے پاس تھے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا قصہ سنایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوٹ مار کر بیٹھ گئے، اتنی دیر میں ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یہ فیصلہ فرمایا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو تافذ کر دیا۔

(۵۷۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ أَبِي سَمَاتٍ عَنْ حَنْشَلٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَلِلرَّابِعِ الدَّيَّةُ كَامِلَةٌ [راجع: ۵۷۳۔ ۵۷۴] (۵۷۴) اس دوسری روایت کے مطابق چوتھے آدمی کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوری دیت کا فیصلہ کیا تھا۔

(۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ فَتِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ كَتَبْتُ إِلَيْكَ بِخَطِّي وَخَتَمْتُ الْكِتَابَ بِخَاتَمِي بَذُكْرُ أَنَّ الْكَلْبَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطَمَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ أَلَا تَصْلَوْنَ لِقَوْلِ بَا رَسُولِ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ لَبَدًا شَاءَ أَنْ يَنْتَقِلَ بَعَثَنَا وَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لَكَ ذَلِكَ نَمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُذْبِرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا [راجع: ۵۷۱]۔

(۵۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ہمارے یہاں تشریف لائے، اور کہنے لگے کہ تم لوگ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے جواب دیے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری رو جس اللہ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے اٹھادیتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر مجھے کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے گئے، میں نے کان لگا کر سنا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ انسان بہت زیادہ جھگڑا لودا واقع ہوا ہے۔

(۵۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي ذُرِّيَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال الألباني: ضعيف (الترمذی: ۳۷۲۳)].

(۵۷۲) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ حضرات حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جو شخص مجھ سے محبت کرے، ان دونوں سے محبت کرے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

(۵۷۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ السَّخِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْعَافِقِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْكُحُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتَيْهَا وَلَا عَلَى خَالَئَتَيْهَا [قال شعيب: حديث صحيح].

(۵۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر بھی ارشاد فرمایا کہ موجودگی میں اس کی بھیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

(۵۷۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ وَابُو سَعِيدٍ مَوْلَى زَيْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَسَنُ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خَبِيزَةً فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ لَوْ قَرَّبَتْ إِلَيْنَا مِنْ هَذَا الْبَطِّي يَعْنِي الْوَرَقَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَكْثَرَ الْخَبِيرَ فَقَالَ يَا ابْنَ زُرَيْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ مَالِ اللَّهِ إِلَّا قِصْعَتَانِ قِصْعَةٌ يَأْكُلُهَا هُوَ وَأَهْلُهُ وَقِصْعَةٌ يَضَعُهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ [استاده ضعيف].

(۵۷۶) عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہمارے سامنے خزیرہ (سالمہ مع گوشت و روٹی کے) پیش کیا، میں نے بے تکلفی سے عرض کیا کہ اللہ آپ کا بھلا کرے، اگر آپ یہ بٹن ہمارے سامنے پیش کرتے تو کیا ہو جاتا، اب تو اللہ نے مالِ غنیمت کی بھی فراوانی فرما رکھی ہے؟ فرمایا ابن زبیر! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لئے اللہ کے مال میں سے صرف دو پیالے ہی حلال ہیں، ایک وہ پیالہ جس میں سے وہ خود اور اس کے اہل خانہ کھائیں اور دوسرا پیالہ وہ جسے وہ لوگوں کے سامنے پیش کر دے۔

(۵۷۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِمْبَرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَمِدْتُ مِنْذُ فَقَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِي [قال شعيب: استاده حسن].

(۵۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے نبی ﷺ نے ایسا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگایا ہے، مجھے کبھی آشوب چشم

کی بیماری نہیں ہوئی۔

(۵۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا مُكْرَفٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُورِثُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِي وَسْطِهِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ كَبَّتْ لَهُ الْوَرُثَةُ فِي آخِرِهِ.

[صححه ابن خزيمة: (۱۰۸۰) قال الألبانی: حسن صحيح (ابن ماجه: ۱۱۸۶)]. [انظر: ۶۵۳، ۸۲۵، ۱۱۵۲،

۱۶۱۸، ۱۲۱۵]

(۵۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، ۳۰ آخریں آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِبرَاهِيمَ التَّوَجَمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَصَّالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُفْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أُمِّهِ قَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمُحَدِّثِينَ وَإِذَا كَلَّمْتُمُوهُمْ فَلْيَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ قَبِدٌ رُمُحٍ [استاده ضعیف]۔

(۵۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جن لوگوں کو کوڑھ کی بیماری ہو، انہیں مت دیکھتے رہا کرو، اور جب ان سے بات کیا کرو تو اپنے اور ان کے درمیان ایک نیزے کے برابر فاصلہ رکھا کرو۔

(۵۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ وَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ وَلَا تَنْزِ الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ وَلَا تَجَالِسَ أَصْحَابَ النُّجُومِ [قال

شعيب: حسن لغيره]۔ [انظر: ۱۹۷۷]

(۵۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا علی! وضو اچھی طرح کیا کرو اگرچہ تمہیں شاق ہی کیوں نہ گزرے (مثلاً سردی کے موسم میں)، صدقہ مت کھایا کرو، گدھوں کو گھوڑوں پر مت کدواؤ، اور نجومیوں کے ساتھ اجتماع نہ کرنا۔

(۵۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِكَوْنِ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ لَمْ يَمُصْصْ وَأَسْتَشَقَّ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ هَكَذَا آتَيْتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

[صححه البخاری (۵۶۱۶)، وابن خزيمة: (۲۰۲) او ۱۶] [انظر: ۱۰۰۵، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴،

۱۲۲۳، ۱۳۱۶، ۱۳۶۶، ۱۳۷۲]

(۵۸۳) نزال بن ہرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کوزے میں پانی لایا گیا، وہ مسجد کے محن میں تھے، انہوں نے

چلو بھر کر پانی لیا اور اس سے کھلی کی، تاک میں پانی ڈالا، چہرہ کا مسح کیا، بازوؤں اور سر پر پانی کا گیلا ہاتھ پھیرا، پھر کھڑے کھڑے وہ پانی پی لیا اور فرمایا کہ جو آدمی بے وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یہ اس شخص کا وضو ہے اور میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٥٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُصْلُبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدٍ فَلْيَبْئُتُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۵۸۳) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کر لیا جائے۔

(٥٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُصْلُبٍ حَدَّثَنَا الْعُمَيْرَةُ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ٥٥٥)]

(۵۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت آخری کلام یہ تھا کہ نماز کی پابندی کرنا اور اپنے غلاموں یا ندیوں کے بارے اللہ سے ڈرتے رہنا۔

(٥٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ السَّحَابَةِ أَوْ الْيَمِينِ

قَلِيلًا [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ٨٦٣، ١٠١٩، ١١٢٤، ١١٦٨، ١٢٩١، ١٣٢١]

(۵۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے مجھے شہادت والی یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(٥٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَنَّنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَوْمَ عِيدِ بَدَا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَصَلَّى بِمَا أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُمَسِكَ أَحَدٌ مِنْ نُسَكِهِ شَيْئًا قَوْفَى لَلْأَلَةِ

أَيَّامٍ [راجع: ٤٣٥]

(۵۸۷) ابو عبید کہتے ہیں کہ..... ایک مرتبہ عید کے دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، اس میں اذان یا اقامت کچھ بھی نہ کہی، اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت اپنے پاس رکھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(٥٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ يَعْنِي ابْنَ الْبَرِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَيْرَ نِسَائِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَمْ يُخَيَّرْهُنَّ الطَّلَاقُ [إسناده ضعيف] [انظر: ۵۸۹]

(۵۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو دنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کے انتخاب کا اختیار دیا تھا لیکن اسے طلاق شمار نہیں کیا تھا اور نہ ہی انہیں طلاق کا اختیار دیا تھا۔

(۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنِ الْبَرِيدِ لَقَدْ كَرِهْتُهُ وَقَالَ خَيْرَ نِسَائِهِ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَمْ يُخَيَّرْهُنَّ الطَّلَاقُ [مكرر ماقبله]

(۵۸۹) گذشتہ روایت ایک اور سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ الْمُؤَدَّبُ يَعْقُوبُ جَارُنَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ [قال شعيب: صحيح]

(۵۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ شہید ہے۔

(۵۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَعَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ حَتَّى ابْتَدَأَ الشَّمْسُ [صححه البخاری (۴۵۳۳)، ومسلم (۶۲۷) وابن خزيمة (۱۳۳۵)] [انظر: ۹۹۱، ۹۹۲، ۱۱۳۴، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۲۲۱، ۱۳۰۸، ۱۳۱۴، ۱۳۲۷]

(۵۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (شرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۵۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بَنِي عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا وَكَانَ حَسَنٌ أَرْضَاهُمَا فِي أَنْفُسِنَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْرٍ [صححه البخاری (۵۱۱۵) ومسلم (۱۴۰۷)] [انظر: ۸۱۲، ۸۱۳، ۱۲۰۴]

(۵۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر کے زمانے میں ہی نکاح متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمادی تھی۔

(۵۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْسَمَ بِذُنُوقِ الْقَوْمِ عَلَيْهَا وَأَنْ أَقْسَمَ بِجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَارِزَ مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ تَحْنُ نَعِيطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا [صححه البخاری (۱۷۱۷)، ومسلم (۱۳۱۷)، وابن خزيمة

(۲۹۹۱ و ۲۹۹۲ و ۲۹۹۳) [انظر: ۸۹۴، ۸۹۷، ۹۰۰۲، ۹۰۰۳، ۹۱۰۰، ۹۱۰۱، ۹۲۰۹]

[۱۳۷۴، ۱۳۷۶، ۱۳۷۵]

(۵۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے موقع پر آپ کے ساتھ موجود رہوں، اور یہ کہ ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دوں اور گوشت بھی تقسیم کر دوں، اور یہ بھی حکم دیا کہ قصاب کو ان میں سے کوئی چیز مزدوری کے طور پر نہ دوں، اور فرمایا کہ اسے ہم اپنے پاس سے مزدوری دیتے تھے۔

(۵۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ سَأَلَنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْتَمَلُ يَوْمَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ قَالَ يُعْتَمَلُ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْحَجَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤَمَّنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرِيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مَدِينَةٍ وَلَا يَحُجُّ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا [قال الترمذی: حسن صحيح قال

الألبانی: صحيح (الترمذی: ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۳۰۹۲)]

(۵۹۳) مختلف راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر بھیجا تھا تو آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا گیا تھا؟ فرمایا کہ مجھے چار پیغامات دے کر بھیجا گیا تھا، ایک تو یہ کہ جنت میں مسلمانوں کے علاوہ کوئی شخص داخل نہ ہو سکے گا، دوسرا یہ کہ آئندہ بیت اللہ کا طواف برہنہ ہو کر کوئی نہ کر سکے گا، تیسرا یہ کہ جس شخص کا نبی ﷺ سے کوئی معاہدہ ہو، وہ مدت ختم ہونے تک برقرار رہے گا، اور اس سال کے بعد مسلمانوں کے ساتھ مشرک حج نہ کر سکیں گے۔

(۵۹۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الدِّينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدِّينِ وَأَنَّ أَغْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَقْرَأُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاءِ [إسناده ضعيف قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۲۰۹۴ و ۲۰۹۵ و ۲۱۲۲، ابن ماجه: ۲۷۱۵ و ۲۷۳۹)] [انظر:

[۱۲۲۲، ۱۰۹۱]

(۵۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ میت کے قرض کی ادائیگی اجراء و نفاذ وصیت سے پہلے ہو گی، جبکہ قرآن میں وصیت کا ذکر قرض سے پہلے ہے اور یہ کہ اخیاں بھائی تو وارث ہوں گے لیکن علاقائی بھائی وارث نہ ہوں گے۔  
فائدہ: ماں شریک بھائی کو اخیاں اور باپ شریک کو علاقائی کہتے ہیں۔

(۵۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْطِيكُمْ وَأَدْعُ أَهْلَ الصَّفَةِ تَلَوُّى الصَّفَةِ تَلَوُّى بَطُونُهُمْ مِنَ الْجُوعِ وَقَالَ مَرَّةً لَا أُعْطِيكُمْ وَأَدْعُ أَهْلَ الصَّفَةِ تَلَوُّى [قال الألبانی: إسناده قوى] [انظر: ۸۳۸]

(۵۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ میں تمہیں دیتا رہوں اور اہل صفہ کو چھوڑ دوں جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے اندر کو جھنسن پکے ہیں۔

(۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الْقَطَوَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ أَخْبَرَنِي خُزَيْمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْيَمَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي عُمَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي الْمَسْعَى كَمَا يَسْعَى عَنْ قُوْبِهِ فَلَمَّا بَلَغَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۵۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے ”مسعی“ میں صفا و مروہ کے درمیان اس حال میں سہی کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ کی اوپر کی چادر جسم سے ہٹ کر گھٹنوں تک پہنچ گئی تھی۔

(۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ لِي أَنْ تَكُنَ فِي صَلَاةٍ سَبَّحَ وَإِنْ تَكُنَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ أَذِنَ لِي [انظر: ۸۹۹۰۸۰۹۰۷۶۷]

(۵۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر نبی ﷺ اس وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھے رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، اور اگر آپ ﷺ اس وقت نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو یوں ہی اجازت دے دیتے (اور سبحان اللہ کہنے کی ضرورت نہ رہتی)۔

(۵۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ بَعْدَ الْقُرْآنِ قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِلَّا فَهُمْ يُؤْتِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ أَوْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَائِكَ الْأَسِيرِ وَلَا يَقْتُلُ مُسْلِمٌ بَكَافِرٍ [صححه البخاری (۶۹۰۳)]

(۵۹۹) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کی بارگاہ سے قرآن کے علاوہ بھی آپ کو کچھ ملے؟ فرمایا نہیں! اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جانداروں کو تندرستی بخشی، سوائے اس سمجھ اور فہم و فراست کے جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو فہم قرآن کے حوالے سے عطا فرما دے، یا وہ چیز جو اس جہنم میں ہے، اور کچھ نہیں ملا، میں نے پوچھا کہ اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا دیت کے احکام، قیدیوں کو چھوڑنے کے مسائل اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

(۶۰۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَقَالَ مَرَّةً إِنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْبُقْعَاءُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْحَةَ خَاصٍ لِأَنَّ بِهَا طَعِمَتَهُ مَعَهَا كِتَابٌ فَخَذُوهُ مِنْهَا

فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا عَمَلْنَا حَتَّى اتَيْنَا الرَّوَصَةَ اِذَا نَحْنُ بِالطَّعْمَةِ فَقُلْنَا اُخْرِجْنِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ قُلْنَا تُخْرِجُنِي الْكِتَابَ اَوْ تَقْلِبِينَ الْكِتَابَ قَالَ فَاخْرَجَتْ الْكِتَابَ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَخَذْنَا الْكِتَابَ فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُغَيِّرُهُمْ بِبَغْضِ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ لَا تَفْعَلْ عَلَيَّ اِنِّي كُنْتُ اَمْرًا مُّلتَصِفًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قُرَابَاتٌ يَحْمُونَ اَهْلِيَهُمْ بِمَكَّةَ فَاحْبَبْتُ اِذْ قَاتَلْتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ لِيَهُمْ اَنْ اَتَّخِذَهُ فِيَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قُرَابَتِي وَمَا قُلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَدْ صَدَّقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِي اَصْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهُ قَدْ اَطْلَعَ عَلَى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ [صححه

البخاری (۳۰۰۷) و مسلم (۲۴۹۴)]

(۶۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ روانہ ہو جاؤ، جب تم ”روضہ خاں“ میں پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہو گا، تم اس سے وہ خط لے کر واپس آ جانا، چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے، ہمارے گھوڑے ہمارے ہاتھوں سے نکلے جاتے تھے، یہاں تک کہ ہم ”روضہ خاں“ جا پہنچے، وہاں ہمیں واقعہ ایک عورت ملی، ہم نے اس سے کہا کہ تیرے پاس جو خط ہے وہ نکال دے، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے، ہم نے اس سے کہا کہ یا تو تو خود ہی خط نکال دے ورنہ ہم تجھے برہنہ کر دیں گے۔ مجبور ہو کر اس نے اپنے بالوں کی چوٹی میں سے ایک خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا، ہم وہ خط لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس خط کو جب کھول کر دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ مشرکین مکہ کے نام تھا جس میں نبی ﷺ کے ایک فیصلے کی خبر دی گئی تھی۔

نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ کیجئے گا، میں قریش سے تعلق نہیں رکھتا، البتہ ان میں شامل ہو گیا ہوں، آپ کے ساتھ جتنے بھی مہاجرین ہیں، ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار موجود ہیں جن سے وہ اپنے اہل خانہ کی حفاظت کروا لیتے ہیں، میں نے سوچا کہ میرا وہاں کوئی ایسی رشتہ دار تو موجود نہیں ہے، اس لئے ان پر ایک احسان کروں تاکہ وہ اس کے عوض میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام کافر ہو کر یا مرتد ہو کر یا اسلام کے بعد کفر کو پسند کرتے ہوئے نہیں کیا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا انہوں نے تم سے سچ بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شدت جذبات سے مغلوب ہو کر فرمایا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ غزوہ بدر میں شریک ہو چکے ہیں، اور تمہیں کیا خبر کہ اللہ نے آسمان



سے اہل بدر کو جھکا کر دکھا اور فرمایا تم جو کچھ کرتے رہو، میں تمہیں صاف کر چکا۔

(۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ أَبِي جَهْضَمٍ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِي عَنْ ثَلَاثَةٍ قَالَ فَمَا أَدْرِي لَهُ خَاصَّةٌ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةٌ نَهَانِي عَنْ الْقَسِي وَالْمَيْسِرَةِ وَأَنْ أَفْرَأَ وَأَنَا رَاجِعٌ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۶۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی ﷺ نے تین چیزوں سے منع فرمایا ہے، اب مجھے معلوم نہیں کہ ان کی ممانعت خصوصیت کے ساتھ میرے لیے ہے یا سب کے لیے عام ہے، نبی ﷺ نے مجھے ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۶۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ يَعْنِي الْيَمَامِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْيَمَامِيِّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَنَسَابَهَا بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ [قال شعيب: صحيح]

(۶۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ سامنے سے حضراتِ شیخین پہنچ آتے ہوئے دکھائی دیے، نبی ﷺ نے فرمایا علی! یہ دونوں حضرات انبیاء و مرسلین کے علاوہ جنت کے تمام بوزھوں اور جوانوں کے سردار ہیں۔

(۶۰۳) أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَخْطُبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ فَقُلْتُ مَا لِي مِنْ شَيْءٍ فَكَيْفَ نَمَّ ذَكَرْتُ جِلَّتْهُ وَعَانِدَتْهُ فَخَطَبْتُهَا إِلَيْهِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَايْنِ دِرْعُكَ الْحُطَيْمِيَّةُ أَيْبَى أَعْطَيْتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ هِيَ عِنْدِي قَالَ فَأَعْطَيْتُهَا قَالَ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهُ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۶۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نے نبی ﷺ کی صاجزادی کے لئے پیغام نکاح بھیجے گا ارادہ کیا تو دل میں سوچا کہ میرے پاس تو کچھ ہے نہیں پھر یہ کیسے ہوگا؟ پھر مجھے نبی ﷺ کی مہربانی اور شفقت یاد آئی چنانچہ میں نے پیغام نکاح بھیج دیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے بھی؟ میں نے عرض کیا نہیں! فرمایا تمہاری وہ حلیہ زورہ کیا ہوئی جو میں نے تمہیں فلاں دن دی تھی؟ عرض کیا کہ وہ تو میرے پاس ہے، فرمایا پھر وہی دے دو، چنانچہ میں نے وہ لاکرائی کو دے دی۔

(۶۰۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرِيدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ امْتَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَحْدِمُهُ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ ذَلِكَ تَسْبِجِينَ ثَلَاثًا

وَلَوْلَا بَنُو كَثِيرٍ لَفَلَّتْ وَلَوْلَا بَنُو ثَلَاثٍ لَفَلَّتْ وَلَوْلَا بَنُو ثَلَاثٍ لَفَلَّتْ وَلَوْلَا بَنُو ثَلَاثٍ لَفَلَّتْ (صحیح البخاری (۵۳۶۲)۔

و مسلم (۷۲۷) || انظر: ۷۴۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۴، ۱۱۲۹ ||

(۶۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ کی خدمت میں خادم کی درخواست لے کر آئیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو، ان میں سے کوئی ایک ۳۳ مرتبہ کہہ لیا کرو۔

(۶۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ الرَّسَيْي حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَسْلَمَةُ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو النَّجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ (إسناده ضعيف: جداً شبه موضوع || انظر: ۸۱۰)

(۶۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ مؤمن کو پسند کرتا ہے جو آزمائش میں مبتلا ہونے کے بعد توبہ کر لے۔

(۶۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَجِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَ ابْنَتِي فَأَمَرْتُ الْوَيْفَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْيِلُ ذِكْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ (قال شعيب: إسناده صحيح || انظر:

۱۱۸۲، ۱۰۱، ۸۱۱، ۶۱۸)

(۶۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے بکثرت مزی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر دھو کر لیا کرے۔

(۶۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْعَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ (انظر:

۹۶۸۔ وسناني حديث أبي هريرة في مسنده: ۷۴۰۶)

(۶۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت سواک کرنے کا حکم دے دیتا۔

(۶۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مَعِينَةُ بْنُ مِقْسَمٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ الْمُكَلْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍّ قَالَ قَالَ

عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَمِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْعَلَانِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي تَنْتَحِبُ فَاتَّبَعَتْ ذَلِكَ فَقَالَ اتَّذِرِي مَا أَخَذْتَ أَلَمْ تَكُنِ اللَّيْلَةَ كُنْتَ أَصْلَى فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فِي الدَّارِ فَخَرَجْتُ فَإِذَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا زِلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ أَنْتَظِرُكَ إِنَّ فِي بَيْتِكَ كَلْبًا فَلَمْ أَسْتَطِعِ الدُّخُولَ وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ وَلَا يَمْنَالُ [راجع: ۵۷۰] [انظر: ۱۲۹۰]

(۶۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ صبح شام دو مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر میں نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونا چاہتا اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو کھانس دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ میں رات کے وقت حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں پتہ ہے آج رات فرشتے نے کیا کیا؟ میں نماز پڑھ رہا تھا، کہ مجھے کسی کی آہٹ گھر میں محسوس ہوئی، میں گھبرا کر باہر نکلا تو سامنے حضرت جبریل علیہ السلام کھڑے تھے، وہ کہنے لگے کہ میری ساری رات آپ کے انتظار میں گزر گئی، آپ کے کمرے میں کہیں سے کتا آ گیا ہے اس لئے میں اندر نہیں آ سکا، کیونکہ ہم لوگ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی کتا، کوئی چبھی یا کوئی تصویر اور مورتی ہو۔

(۶۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْمَعَ بِالْمَقَابِلَةِ أَوْ بِمَدَائِرِهِ أَوْ شُرَفَاءِ أَوْ خُرُفَاءِ أَوْ جَدَعَاءِ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۲۸۰۴، ابن ماجه: ۳۱۴۲، الترمذی: ۱۴۹۸، النسائي: ۱۲۷۶ و ۲۱۶/۷)] [انظر: ۱۰۶۱، ۸۵۱، ۱۲۷۵]

(۶۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو، یا اس میں سوراخ ہو یا وہ پھٹ گیا ہو، یا جسم کے دیگر اعضاء کٹے ہوئے ہوں۔

(۶۱۰) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْغُصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَضَاءَ مَوْتِفَعَةٍ [صححه ابن خزيمة: ۲۸۴ و ۱۲۸۵] [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۲۷۴، النسائي: ۲۸۰/۱)] [انظر: ۱۰۷۳، ۱۱۹۴]

(۶۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے، وہاں اگر سورج صاف سہرا دکھائی دے رہا ہو تو جائز ہے۔

(۶۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاسِعٌ وَعَنْ خَاتَمِ اللَّذَّهَبِ وَعَنْ الْقَسِّيِّ وَالْمَعْصَرِيِّ [صححه مسلم: ۴۸۰]

(۶۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت، سونے کی انگوٹھی، ریشتی

کپڑے اور عمل سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۶۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِعَوْدَةٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَغَايِدًا جِئْتَ أَمْ شَايَةً قَالَ لَا بَلْ أَغَايِدًا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ أَغَايِدًا لِإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مَشَى فِي حِرَاقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدُوَّةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يَمُوتَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ [قال

الآلباني: صحيح (أبو داود: ۳۰۹۹، ابن ماجه: ۱۴۴۳) قال شعيب: صحيح موقوفاً] [انظر: ۷۰۲]

(۶۱۳) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا عیادت کی نیت سے آئے ہو یا اس کے بیمار ہونے پر خوشی کا اظہار کرنے کے لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں تو عیادت کی نیت سے آیا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر واقعی عیادت کی نیت سے آئے ہو تو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات میں چلا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے، اس کے بیٹھے پر اللہ کی رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، پھر اگر صبح کو جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائیں مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(۶۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَيْحِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لِسُؤْدَةَ وَلَمْ سَعَى الْوَيْحِيُّ قَالَ كَانَ شَدِيدَ السَّوَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَائِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَسْمَاءَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ هَذَا مَوْقِفٌ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ لَجَعَلْ يَسِيرُ الْعَنْقُ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَيَسْمَلُونَ وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ حَتَّى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ ثُمَّ وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَأَرَادَ الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ وَقَفَ عَلَى فُرُوحٍ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ لَجَعَلْ يَسِيرُ الْعَنْقُ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَيَسْمَلُونَ وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى مُحَسَّرٍ قَرَعَ رَأْسَهُ فَخَبَّتْ بِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ الْوَادِي ثُمَّ سَارَ مَسِيرَتَهُ حَتَّى أَتَى الْجُمُرَةَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَنْحَرَ فَقَالَ هَذَا الْمَنْحَرُ وَكُلُّ مَنَى مَنَحَرٍ لَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُعْبِرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۵۶۶]

(۶۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جیمہ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں توقف کیا اور

فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا عرفی وقوف کی جگہ ہے، پھر غروب شمس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے، اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھالیا اور اپنی سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے لوگو! سکون اور اطمینان اختیار کرو۔

پھر آپ مزدلفہ پہنچے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، اور رات بھر وہیں رہے، صبح ہوئی تو آپ ﷺ جبل قریح پر تشریف لائے، وہاں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے وادی محسر پہنچے، وہاں ایک نمے کے لئے رکے پھر اپنی اونٹنی کو سریت دوڑا دیا تاکہ اس وادی سے نکل گئے (کیونکہ یہ عذاب کی جگہ تھی)

پھر سواری روک کر اپنے پیچھے حضرت فضل بن یزید کو بٹھالیا، اور چلتے چلتے منی پہنچ کر ہمرہ عقبہ آئے اور اسے کنڈیاں ماریں، پھر قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے اور منی پورا ہی قربان گاہ ہے، پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔  
(۶۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْغِضُ الْعَرَبُ إِلَّا مُنَافِقًا | إسناده ضعيف

(۶۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عرب سے نفرت کرنے والا کوئی منافق ہی ہو سکتا ہے۔

(۶۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ رَعِمَ أَنْ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُوهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْعِجْرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَّبَ قَالَ وَفِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى نُؤُرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْلًا وَلَا صَرْفًا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى عَيْرٍ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى عَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَذْلًا وَذَمُّهُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْمَعِي بِهَا أَدْنَاهُمْ | صححه البخاری (۳۱۷۲)

ومسلم (۱۳۷۰) وابن حبان (۳۷۱۶) | (النظر: ۱۰۳۷)

(۶۱۵) ابراہیم تمیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفہ ”جس میں اونٹوں کی عمریں اور زموں کی کچھ تفصیلات ہیں“ کے علاوہ کچھ اور ہے جو ہم پڑھتے ہیں تو وہ جھوٹا ہے، اس صحیفہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عمر سے نو رتبہ مدینہ منورہ حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت کو ٹھکانہ دے، اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی

لغت ہے، قیامت کے دن اللہ اس سے کوئی فرض یا نفل یا عملی عبادت قبول نہ کرے گا۔

اور جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے (کسی دوسرے شخص کو اپنا باپ کہنا شروع کر دے) یا کوئی غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو اپنا آقا کہنا شروع کر دے، اس پر بھی اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ اس کا بھی کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کرے گا اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک جیسی ہے، ایک عام آدمی بھی اگر کسی کو امان دے دے تو اس کا لحاظ کیا جائے گا۔

(۶۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خُوَيْمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَأْخِزُوا مِنَ السَّمَاءِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ غَيْرِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُعَارِبٌ وَالْعَرَبُ خَذَعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ أَحْدَاثُ الْإِنْسَانِ سَفَهَاءُ الْأَخْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَبِيرِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانَهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَإِنَّمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه بخاری]

(۶۹۳۰) و مسلم (۱۰۶۶) [انظر: ۱۰۸۶، ۹۱۲]

(۶۱۶) سويد بن غفله کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا جب میں تم سے نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے نزدیک آسمان سے گر جانا ان کی طرف جھوٹی نسبت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور جب کسی اور کے حوالے سے کوئی بات کروں تو میں جنگجو آدمی ہوں اور جنگ تو نام ہی تدبیر اور چال کا ہے۔

میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قریب ایسی اقوام نکلیں گی جن کی عمر تھوڑی ہوگی اور عقل کے اعتبار سے وہ بیوقوف ہوں گے، نبی ﷺ کی باتیں کریں گے، لیکن ایمان ان کے گلے سے آگے نہیں جائے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو، کیونکہ ان کا قتل کرنا قیامت کے دن باعث ثواب ہوگا۔

(۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَعَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْغَضْرِ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَوَّسَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [صححه مسلم (۶۲۷) وابن حزيمة: (۱۱۳۷)] انظر:

[۱۲۹۹، ۱۲۴۶، ۱۰۳۶، ۹۱۱]

(۶۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے عصر کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ادا فرمائی۔

(۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُعَدِّ أَبِي يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ رَجُلًا مَدَّاهُ فَاَسْتَحْيَى اَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَدْيِ قَالَ فَقَالَ لِلْمَقْدَادِ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَدْيِ قَالَ لَسَالَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الْوُضُوءُ [صححه البخارى (۱۳۲)، ومسلم (۳۰۳) وابن خزيمة (۱۹)] [راجع: ۶۰۶]

(۶۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی، مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۶۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَرَّجَ الرَّجُلُ وَهُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ [قال شعب: حسن لغیره] [انظر: ۱۲۴۴]

(۶۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے رکوع یا سجدہ کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع فرمایا ہے۔

(۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَتَوَقَّى فِي قُرَيْشٍ وَتَدْعُنَا قَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا لَا تَبْغِي لِي هِيَ ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ [صححه مسلم (۱۴۴۶)] [انظر: ۱۳۵۸، ۱۰۹۹، ۱۰۳۸، ۹۱۴]

(۶۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میں جمہور کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بیٹی ہے (در اصل نبی ﷺ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بیٹی بھی)

(۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَبِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُثُ بِهِ قَالَ فَوَلَّعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَكَفَّ عِلْمَ مَنْزِلِهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالَ لَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ نَعْمَلُ قَالَ اْعْمَلُوا لِكُلِّ مَيْسَرَةٍ خَلِقَ لَهَا آتًا مَنْ أَغْطَى وَالتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَتَنْبِئْهُ لِّلْعُسْرَى وَأَمَّا مَنْ يَبْغِلُ وَاسْتَفْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَتَنْبِئْهُ لِّلْعُسْرَى [صححه البخارى (۴۹۴۶)، ومسلم (۲۶۴۷)] [انظر: ۱۳۴۹، ۱۱۸۱، ۱۱۱۰، ۱۰۶۸، ۱۰۶۷]

(۶۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ تشریف فرما تھے، آپ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کرید رہے تھے، تبوڑی دیر بعد سراخا کر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ "خواب جنت، ہو یا جہنم" اللہ کے علم میں موجود اور متعین ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس

فمضی نے دیا، تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم اس کے لئے آسانی کے اسباب پیدا کر دیں گے اور جو شخص بغل اختیار کرے، اپنے آپ کو مستغنی ظاہر کرے اور اچھی بات کی تکذیب کرے تو ہم اس کے لئے عسلی کے اسباب پیدا کر دیں گے۔

(۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا قَالَ وَجَدَ عَلَيْهِمْ فِي شَيْءٍ فَقَالَ قَالَ لَهُمُ الْيَسَّ قَدْ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطِيعُوا إِيَّاهُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا حَطَبًا ثُمَّ دَعَا بَنَاتِ قَاضِرْمَهَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَتَدْخُلْنَهَا قَالُوا فَهَمُّ الْقَوْمِ أَنْ يَدْخُلُوهَا قَالَ فَقَالَ لَهُمْ ثَابَتْ مِنْهُمْ إِنَّمَا قَرَرْتُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَلَا تَعْمَلُوا حَتَّى تَلْقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَمَرَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوهَا فَادْخُلُوهَا قَالُوا فَرَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرُوهُ فَقَالَ لَهُمْ لَوْ دَخَلْتُمُوهَا مَا خَرَجْتُمْ مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

[صحيحه البخاری (۴۳۴۰) و مسلم (۱۸۴۰)] [انظر: ۱۰۹۵، ۱۰۶۵، ۱۰۱۸، ۷۲۴]

(۶۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ایک انصاری کو ان کا امیر مقرر کر دیا، جب وہ لوگ روانہ ہوئے تو راستے میں اس انصاری کو کسی بات پر غصہ آ گیا، اور اس نے ان سے کہا کہ کیا تمہیں نبی ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! اس نے کہا کہ پھر کلڑیاں اکٹھی کرو، اس کے بعد اس نے آگ منگوا کر کلڑیوں میں آگ لگا دی اور کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔

لوگ ابھی اس میں چھلانگ لگانے کی سوچ ہی رہے تھے کہ ایک نوجوان کہنے لگا کہ آگ ہی سے تو بھاگ کر تم نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوئے ہو، اس میں جلد بازی مت کرو پہلے نبی ﷺ سے مل کر پوچھ لو، اگر وہ تمہیں اس میں چھلانگ لگانے کا حکم دیں تو ضرور ایسا ہی کرو۔

چنانچہ لوگ رک گئے اور واپس آ کر نبی ﷺ کو سارا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس میں ایک مرتبہ داخل ہو جاتے تو پھر کبھی اس میں سے نکل نہ سکتے، یاد رکھو! اطاعت کا تعلق تو صرف نیکی کے کاموں سے ہے۔

(۶۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي وَالِدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَنَازَةَ فِي نَبِيٍّ سَلِمَةَ لَقُمْتُ فَقَالَ لِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَأُخْبِرُكَ فِي هَذَا بِثَبَّتِ حَدَّثَنِي مَسْعُودُ بْنُ الْحَكَمِ الزُّرَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَحْبَةِ الْكُوفَةِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ [صحيحه

مسلم (۹۶۲)، وابن حبان (۳۰۵۴)] [انظر: ۱۰۹۵، ۱۰۶۳، ۱۱۶۷]

(۶۳۳) واقعہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں، بنو سلمہ کے کسی جنازے میں شریک تھا، میں جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا، تو نافع بن جبیر مجھ



سے کہنے لگے کہ بیٹھ جاؤ، میں تمہیں اس سلسلے میں ایک مضبوط بات بتاتا ہوں، مجھے مسعود بن حکم نے بتایا ہے کہ انہوں نے جامع کوفہ کے محن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ پہلے ہمیں جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے، پھر بعد میں آپ ﷺ خود بھی بیٹھے رہے لگے اور میں بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیا۔

(۶۲۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ عَنْ حُصَيْنِ أَبِي سَاسَانَ الرَّقَاشِيِّ أَنَّهُ قَدِيمُ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَلَى عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الرَّبِيعِ أَيْ بِشُرْبِهِ الْخَمْرِ فَكَلَّمَهُ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ ابْنُ عَمْرٍكَ فَأَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ يَا حَسَنُ قُمْ فَاجْلِدْهُ قَالَ مَا أَنْتَ مِنْ هَذَا فِي شَيْءٍ وَلَوْ هَذَا غَيْرُكَ قَالَ بَلْ صَنَعْتُ وَوَهَنْتُ وَعَجَزْتُ قُمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِنِ جَعْفَرٍ فَجَعَلَ عَبْدُ اللَّهِ يَضْرِبُهُ وَيَبْعُدُ عَلَيْهِ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ ثُمَّ قَالَ أَمْسِكْ أَوْ قَالَ كُفَّ جَلْدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَلَّمَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ إِصْحَابُهُ سَلَمَ (۱۷۰۷) [انظر: ۱۱۸۴، ۱۱۳۰]

(۶۲۴) ابو ساسان رقاشی کہتے ہیں کہ کوفہ سے کچھ لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ولید کی شراب نوشی کے حوالے سے کچھ خبریں بتائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اس حوالے سے گفتگو کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کا چچا زاد بھائی آپ کے حوالے ہے، آپ اس پر سر اجاری فرمائیے، انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حسن! کھڑے ہو کر اسے کوڑے مارو، اس نے کہا کہ آپ یہ کام نہیں کر سکتے، کسی اور کو اس کا حکم دیجئے، فرمایا اصل میں تم کمزور اور عاجز ہو گئے ہو، اس لئے عبداللہ بن جعفر تم کو کھڑے ہو کر اس پر سر اجاری کرو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کوڑے مارے جاتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مگنتے جاتے تھے، جب چالیس کوڑے ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بس کرو، نبی ﷺ نے شرابی کو چالیس کوڑے مارے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے تھے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مارے تھے اور دونوں ہی سنت ہیں۔

(۶۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ بَيْتِي فَعَدَا بَوْضُوءَ فَجَعَلَتْهُ يَقَعُ بِأَحَدِ الْمَدَّ أَوْ قَرِيبِهِ حَتَّى وَضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ بَالَ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا اتَّوَضَّأَ لَكَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلَى فَبَدَأَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَوَضِعَ لَهُ إِنَاءً فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرْنَا ثُمَّ أَخَذَ يَدَيْهِ فَصَلَّاهُمَا وَجْهَهُمَا وَالْقَمَمَ إِنْهَامَهُ مَا أَقْبَلَ مِنْ أَدْنَاهُ قَالَ ثُمَّ عَادَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَأَلْفَرَعَهَا عَلَى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ يَدَهُ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ مِنْ طُهُورِهِمَا ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ مِنَ الْمَاءِ فَصَلَّاهُمَا وَجْهَهُمَا عَلَى قَدَمَيْهِ وَبِهِمَا التَّلُّ ثُمَّ قَلَّبَهَا بَيْنَهُمَا ثُمَّ عَلَى الرَّجُلِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ وَلِمَى التَّلُّعَيْنِ قَالَ وَفِي

التَّعْلِينِ قُلْتُ وَفِي التَّعْلِينِ قُلْتُ وَفِي التَّعْلِينِ قُلْتُ وَفِي التَّعْلِينِ [صححه ابن خزيمة (۱۵۳)].

وابن حبان (۱۰۸۰) قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۱۱۷۷)

(۶۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے، انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا، ہم ان کے پاس ایک پیالہ لائے جس میں ایک مدیا اس کے قریب پانی آتا تھا، اور وہ لا کر ان کے سامنے رکھ دیا، اس وقت وہ چہ شب سے فارغ ہو چکے تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وضو کر کے نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

چنانچہ ان کے وضو کے لئے برتن رکھا گیا، پہلے انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر چہرے پر مارا، اپنے انگوٹھے کا پانی کان کے سامنے والے حصے پر ڈالا، تین مرتبہ اسی طرح کیا، پھر دائیں ہاتھ سے ایک چلو بھر کر پانی لیا، اور اسے پیشانی پر ڈال لیا، تاکہ وہ چہرے پر بہہ جائے، پھر دائیں ہاتھ کو کبھی سمیت تین مرتبہ دھویا، بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح دھویا، سر اور کانوں کا مسح کیا، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر اپنے قدموں پر ڈالا، جبکہ انہوں نے جوتی پہن رکھی تھی، پھر جوتی کو ہلایا اور دوسرے پاؤں کے ساتھ بھی اسی طرح کیا۔

میں نے عرض کیا کہ جوتی پہنے ہوئے بھی وضو ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! ہو سکتا ہے۔ یہ سوال جواب تین مرتبہ ہوئے۔  
(۶۲۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجُ فَقَالَ فِيهِمْ مُعَذِّجُ الْيَدِ أَوْ مُوَدِّنُ الْيَدِ أَوْ مُتَكِدُنُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَطْرُقُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُوهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكُفَّةِ إِي وَرَبِّ الْكُفَّةِ إِي وَرَبِّ الْكُفَّةِ

[صححه مسلم (۱۰۶۶)] [انظر: ۷۳۵، ۹۰۴، ۹۸۲، ۹۸۸، ۹۸۹، ۱۲۲۴، ۱۳۳۲]

(۶۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلقہ بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاؤ تو میں تم سے وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے؟ تو انہوں نے تین مرتبہ فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۶۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ حُتْبًا [قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۶۳۹،

۱۱۲۳، ۱۱۰۱، ۸۴۰]

(۶۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم پڑھایا کرتے تھے، بشرطیکہ احتیاری طور پر غسل کے ضرورت مند نہ ہوتے۔

(٦٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا بَغَيْتُ أَوْ كُنْتُ كَالْمُحْتَمَةِ أَمْ الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْعَالِمُ قَالَ الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْعَالِمُ [قال شعيب: حسن لغره]

(۶۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا جب آپ مجھے بھیجتے ہیں تو میں ڈھلا ہوا سکے بن کر جایا کروں یا وہاں کے حالات دیکھ کر فیصلہ کیا کروں کیونکہ موقع پر موجود شخص وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا؟ فرمایا بلکہ یہ بات سامنے رکھو کہ موقع پر موجود شخص وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا (اور حالات دیکھ کر فیصلہ کیا کرو)

(٦٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَتَّصِرٌ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعًا قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَى إِيْمَانِهِ مَنْ يَكْذِبْ عَلَى بَلْعِ النَّارِ [صححه البعاري (١٠٦)،

والمسلم في مقدمة صحيحه (١) [انظر: ٦٣٠، ١٠٠٠، ١٠٠١، ١٢٩٢]

(۶۲۹) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف جمہونی بات کی نسبت نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف کسی بات کی جمہونی نسبت کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(٦٢٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ جَرَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلْجَأْ النَّارَ [راجع: ٦٢٩]

(۶۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف جموئی بات کی نسبت نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف کسی بات کی جموئی نسبت کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَقَمْنَا وَقَعَدَ لَقَعْنَا (رواه: ١٦٢٣)

(۶۳۱) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ پہلے ہم نے نبی ﷺ کو جنازے کے احترام میں کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہونے لگے، بعد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو ہم بھی بیٹھے گئے۔

(٦٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَذْرُوكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ ابْنِ نُجَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُنُبٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ [قال الألباني:

[انظر: ٦٤٧، ٨١٥، ١١٧٢]

(۶۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی جہشی ہو، یا قصور یا کتا ہو۔

(۶۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جُرَيْجٍ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَى بِغَضَاءِ الْقُرْنِ وَالْأَذْنِ [صححه ابن خزيمة: (۲۹۱۳)، قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۸۰۵، ابن ماجه: ۳۱۴۵، الترمذی: ۱۵۰۴) قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۷۹۱، ۱۰۴۸، ۱۰۶۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴]

(۶۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینک یا کان کئے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔  
(۶۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الذَّبَا وَالْمَزَلَّتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَيْسَ بِالْكُوفَةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثٌ أَحْصَى مِنْ هَذَا [صححه البحاری (۵۵۹۴)، ومسلم (۱۹۹۴)] [انظر: ۱۱۸۰]

(۶۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دباہ اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔ (جن کی وضاحت پیچھے گزر چکی)  
(۶۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُجَالِيدٍ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَكْلِ الرِّبَا وَمُورِكَةَ وَكَاتِبَةَ وَشَاهِدَتَهُ وَالْعَالَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْوَأَيْسَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ [قال الألبانی: صحيح مختصراً (أبو داود: ۲۰۷۶ و ۲۰۷۷، ابن ماجه: ۱۹۵۳، الترمذی: ۱۱۱۹، النسائی: ۱۴۷/۸) قال شعيب: حسن لغیره] [انظر: ۶۶۰، ۶۷۱، ۷۲۱، ۸۴۴، ۹۸۰، ۱۲۸۹، ۱۳۶۴]

(۶۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سودکھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی عورتوں پر۔

(۶۳۶) حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا حَدِيثُ السَّنِّ قَالَ قُلْتُ تَبْعُنِي إِلَى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحَادِثٌ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي لِسَانَكَ وَيُبَيِّنُ قَلْبُكَ قَالَ لَمَّا شَكَّكْتُ فِي قَضَائِهِ بَيَّنَّ الْيَمَنِيُّ بَعْدَ [قال شعيب: صحيح] [انظر: ۱۱۴۵]

(۶۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں اس وقت نوخیز تھا، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جہاں لوگوں میں آپس میں اختلافات اور جھگڑے بھی ہوں گے اور مجھے فیصلہ کرنے کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے؟ فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہوا۔

(۶۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَجِيعٌ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْحِنِي وَإِنْ كَانَ أَجَلًا فَأَرْقِنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِي قَالَ مَا قُلْتَ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَصَبَّرَنِي يَرْجُلُهُ فَقَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ أَوْ أَشْفِهِ قَالَ فَمَا اشْكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجْعَ بَعْدُ [قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۵۶۴)] [انظر: ۱۰۵۷، ۸۴۱، ۶۳۸]

(۶۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا، میں اس وقت بیمار تھا اور یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے تو مجھے اس بیماری سے راحت عطا فرما اور مجھے اپنے پاس بلا لے، اگر اس میں دیر ہو تو مجھے اٹھالے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہو تو مجھے صبر عطا فرما، نبی ﷺ نے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنی بات پھر دہرا دی، نبی ﷺ نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری یعنی غصہ کا اظہار کیا اور فرمایا کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے پھر اپنی بات دہرا دی، نبی ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! اسے عافیت اور شفاء عطا فرما، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے وہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔

(۶۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مُعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ أَشْفِهِ فَمَا اشْكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجْعَ بَعْدُ [قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۶۳۷]

(۶۳۸) گزشتہ روایت ایک دوسری سند سے بھی مذکور ہے جو عبارت میں گزری۔

(۶۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مُعْنَاهُ اللَّحْمَ وَلَا يَحْجِزُهُ وَرُبَّمَا قَالَ يَحْبِبُهُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةِ [صححه ابن خزيمة: (۲۰۸) قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۲۹، ابن ماجه: ۵۹۴، الترمذی: ۱۴۶، النسائی: ۱۴۴/۱) قال شعيب: إسناده حسن]

[راجع: ۶۳۷]

(۶۳۹) عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں ایک آدمی کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ فرمانے لگے کہ نبی ﷺ قضاء حاجت کے بعد وضو کیے بغیر باہر تشریف لا کر قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے، آپ ﷺ ہمارے ساتھ گوشت بھی تناول فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو جنابت کے علاوہ کوئی چیز قرآن سے نہیں روکتی تھی۔

(۶۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْثَةُ بَنْتِ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ [صححه

[البخاری: (۳۴۳۲)، ومسلم: (۲۴۳۰)] [انظر: ۱۱۰۹، ۹۳۸، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳]

(۶۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران ہیں اور بہترین عورت حضرت خدیجہ بنت جحش ہیں۔

(۶۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ الْكِنْدِيِّ عَنْ زَادَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَدِيبِ حُجْمٍ وَهُوَ يَقُولُ مَا قَالَ لِقَامِ ثَلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَلِعَلِّي مَوْلَاهُ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۶۳۱) زادان کہتے ہیں کہ میں نے محسن مسجد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ غدیر خم کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں کون حاضر تھا اور کس نے نبی ﷺ کا فرمان سنا تھا؟ اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہو گئے اور ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولی ہوں، علی بھی اس کے مولی ہیں۔

(۶۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِدِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ إِنَّهُ مِثَا عَهْدٍ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَعْصِيَنِي إِلَّا مَنَافِقٌ وَلَا يُحْسِنُنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ [صححه مسلم (۷۸)، وابن حبان (۶۹۲۴)] [انظر: ۱۰، ۶۲، ۷۳۱]

(۶۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے مجھ سے یہ بات ذکر فرمائی تھی کہ مجھ سے بغض کوئی منافق ہی کر سکتا ہے اور مجھ سے محبت کوئی مؤمن ہی کر سکتا ہے۔

(۶۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَنبَأَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَيْمِلٍ وَفَرْبَةِ وَوَسَادَةِ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفَ الْإِذْخِرِ [قال شعيب: إسناده قوي] [انظر: ۱۰، ۷۱۵، ۸۱۹، ۸۳۸، ۸۵۳]

(۶۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چہرے میں روغنیں دار کپڑے، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا ٹکڑا یا تھا جس میں "ازخرا" نامی گھاس بھری ہوئی تھی۔

(۶۴۴) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا نَعِيمٌ بْنُ حَبِيبٍ الْمَدَائِنِيُّ عَنْ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالتَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْنَا الْكُفَّةَ لَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ وَصِدِّعْ عَلَيَّ مَنِيكَئِي فَلَمَبْتُ لِأَنَّهُضَ بِهِ فَرَأَى مِنِّي ضَعْفًا فَتَزَلَّ وَجَلَسَ لِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اصْعِدْ عَلَيَّ مَنِيكَئِي قَالَ لَصِيدْتُ عَلَى مَنِيكَئِهِ قَالَ فَتَهَضَّ بِِي قَالَ فَإِنَّهُ يُحْخِلُ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ لَبَلْتُ أَلْفَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدْتُ عَلَى الْبَيْتِ وَعَلَيْهِ تِمْنَالٌ صَفَرٌ أَوْ نُحَاسٍ فَجَعَلْتُ أَزَاوِلَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَمَكْتُ مِنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْدِفْ بِهِ

لَقَدْ لَبِثْتُ بِهِ لَمَكْسَرٌ كَمَا تَكْسَرُ الْقَوَارِيرُ ثُمَّ نَزَلْتُ لَأَنْطَلِقُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتَّى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوتِ خَشْيَةً أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ [إسناده ضعيف] [انظر: ١٣٠٢]

(۶۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا، ہم خانہ کعبہ پہنچے تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیٹھنے کے لئے فرمایا اور خود میرے کندھوں پر چڑھ گئے، میں نے کھڑا ہونا چاہا لیکن نہ ہو سکا، نبی ﷺ نے جب مجھ میں کمزوری کے آثار دیکھے تو نیچے اتار آئے، خود بیٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا میرے کندھوں پر چڑھ جاؤ، چنانچہ میں نبی ﷺ کے کندھوں پر سوار ہو گیا اور نبی ﷺ مجھے لے کر کھڑے ہو گئے۔

اس وقت مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اگر میں جا ہوں تو افق کو چھو لوں، بہر حال! میں بیت اللہ پر چڑھ گیا، وہاں پتیل یا تانبے کی ایک مورتی نظر آئی، میں اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے دیکھنے لگا، جب میں اس پر قہار ہو گیا تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اسے نیچے پھینک دو، چنانچہ میں نے اسے نیچے ہی دیا اور وہ شیشے کی طرح چٹکنا چور ہو گئی، پھر میں نیچے اتر آیا۔

پھر میں نور نبی ﷺ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے، تیزی سے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ گھروں میں جا کر چھپ گئے، ہمیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں کوئی آدمی نڈل جائے۔

(٦٤٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يَاسِينُ الْعِجْلِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ [إسناده ضعيف قال الألباني حسن (ابن ماجة: ٤٠٨٥)]

(۲۳۵) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مہدی کا تعلق ہم اہل بیت سے ہوگا۔ اللہ اسے ایک ہی رات میں سنوار دے گا۔

(٦٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَاضِي الرَّمْيِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَقَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَالْعَبَّاسُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِنْتِي وَزَوْقُ عَظِيمِي وَكُتْرُثُ مَوْلَانِي فَإِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَأْمُرَ بِي بِكَذَا وَكَذَا وَسَقَا مِنْ طَعَامٍ فَأَفْعَلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْعَلْ فَقَالَتْ قَاطِمَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْمُرَ بِي بِكَذَا أَمَرْتُ لِعَمَلِكَ فَأَفْعَلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْعَلْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَعْطَيْتَنِي أَرْضًا كَانَتْ مِعْشَتِي مِنْهَا ثُمَّ قَبَضَهَا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَرُدَّهَا عَلَيَّ فَقُلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْعَلْ فَقَالَتْ قَاطِمَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْمُرَ بِي بِكَذَا أَمَرْتُ لِعَمَلِكَ فَأَفْعَلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْعَلْ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَوَلَّيْنِي هَذَا الْحَقَّ إِلَيَّ جَعَلَهُ

اللَّهُ لَنَا فِي كِتَابِهِ مِنْ هَذَا النُّعْمِ نَافِئَةٌ فِي حَيَاتِكَ كَيْ لَا يَنَازِعِيهِ أَحَدٌ بَعْدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ لَوْ لَانِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمْتُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ وَلَانِيهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَسَمْتُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ وَلَانِيهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَسَمْتُ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ بَيْتِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ أَنَا مَا لِي كَثِيرٌ [قال الألباني: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۲۹۸۳ و ۲۹۸۴)]

(۶۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں میں، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں، اگر آپ مجھے اسے سن لیں غلہ اور گندم دے دیں تو میرا کام بن جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اچھا، دے دیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مناسب سمجھیں تو آپ نے اپنے چچا کے لئے جو حکم دیا ہے، وہ ہمارے لیے بھی دے دیں، نبی ﷺ نے فرمایا اچھا، دے دیں گے، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا تھا جس سے میری گذشتہ اوقات ہو جاتی تھی، لیکن پھر آپ نے وہ زمین واپس لے لی، اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو وہ مجھے واپس کر دیں، فرمایا اچھا، کر دیں گے۔

اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ نے قرآن کریم میں ہمارے لیے فحش کا جو حق مقرر فرمایا ہے، اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو مجھے اس کا نگران بنا دیجئے تاکہ میں آپ کی حیات طیبہ میں اسے تقسیم کیا کروں اور آپ کے بعد کوئی شخص اس میں مجھ سے جھگڑا نہ کر سکے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اچھا، بنا دیں گے۔

چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے اس کا نگران بنا دیا اور میں نبی ﷺ کی حیات میں اسے تقسیم کرتا رہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے زمانے میں مجھے اس کی نگرانی پر برقرار رکھا اور میں ان کی حیات میں بھی اسے تقسیم کرتا رہا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر برقرار رکھا اور میں اسے تقسیم کرتا رہا لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آخری سال تھا تو اس کی نگرانی مجھ سے لے لی گئی، اس وقت ان کے پاس بہت مال آیا تھا۔ (اور وہ مختلف طریقہ اختیار کرتا چاہتے تھے)

(۶۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا شَرَحْبِيلُ بْنُ مَذْهُبٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ لَمْ تَكُنْ لِأَخِي مِنْ الْخَلَاءِ إِنِّي كُنْتُ أَبِئِهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَسْلَمْتُ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَنَحَّضَ وَإِنِّي جِئْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ عَلَيَّ وَسَلِّمْ يَا أَبَا حَسَنِ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكَ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيَّ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغَضَبَكَ أَحَدٌ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا لَكَ لَا تُكَلِّمُنِي فِيمَا مَضَى حَتَّى تَكَلِّمَنِي الْلَيْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ فِي الْحَجْرَةِ حَرَكَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا جَبْرِيلُ قُلْتُ ادْخُلْ قَالَ لَا أَخْرُجُ إِلَيْكَ فَلَمَّا خَرَجْتُ قَالَ إِنَّ لِي بَيْنَكَ شَيْئًا لَا



(۶۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری کا مجھے ایک ایسے وقت میں شرف حاصل ہوتا تھا جو مخلوق میں میرے علاوہ کسی کو حاصل نہ ہو سکا، میں روزانہ صبح کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور سلام کرتا تھا، نبی ﷺ کھانسی کر مجھے اندر آنے کی اجازت عطا فرمادیتے۔

ایک مرتبہ میں رات کے وقت نبی ﷺ کے پاس پہنچا اور حسب عادت سلام کرتے ہوئے کہا ”السلام علیک یا نبی اللہ“ آپ ﷺ نے فرمایا ابوالحسن! رکو، میں خود ہی باہر آ رہا ہوں، جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ فرمایا نہیں، میں نے پوچھا تو پھر کل گذشتہ رات آپ نے مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کی؟ فرمایا مجھے اپنے حجرے میں کسی چیز کی آہٹ محسوس ہوئی، میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ میں جبریل ہوں، میں نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا تو وہ کہنے لگے نہیں، آپ ہی باہر تشریف لے آئیے۔

جب میں باہر آیا تو وہ کہنے لگے کہ آپ کے گھر میں ایک ایسی چیز ہے کہ وہ جب تک گھر میں رہے گی، کوئی فرشتہ بھی گھر میں داخل نہ ہوگا، میں نے کہا کہ جبریل! مجھے تو ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے، وہ کہنے لگے کہ جا کر اچھی طرح دیکھئے، میں نے گھر کھول کر دیکھا تو وہاں کتے کے ایک چھوٹے سے بچے کے علاوہ مجھے کوئی اور چیز نہیں ملی جس سے حسن کھیل رہے تھے، چنانچہ میں نے آکر ان سے یہی کہا کہ مجھے تو کتے کے ایک چھوٹے سے بچے کے علاوہ کچھ نہیں ملا، اس پر انہوں نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو کسی گھر میں جب تک رہیں گی، اس وقت تک رحمت کا کوئی فرشتہ وہاں داخل نہ ہوگا، کتا، چننی آدمی یا کسی جاندار کی تصویر۔

(۶۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُذَرِّجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ يَطْفَرِيهِ فَلَمَّا حَادَى زَيْنَبُ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صَفِيِّنَ قَنَادَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ فَلْتُ مَا وَجَدْتُ إِلَّا جَرَوْ قَالَ إِنَّهَا ثَلَاثٌ لَنْ يُلْجَ مَلَكٌ مَا دَامَ فِيهَا أَبَدًا وَاجِدَ مِنْهَا كُلِّبَ أَوْ حَبَابَةً أَوْ صُورَةً وَوُجَّحَ [قال شعيب: إسناده ضعيف]

(۶۳۸) عبداللہ بن نعمنی کے والد ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، ان کے ذمے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وضو کی خدمت تھی، جب وہ صفین کی طرف جاتے ہوئے زینبی کے قریب پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکار کر فرمایا ابوعبداللہ! فرات کے کنارے پر رک جاؤ، میں نے پوچھا کہ خیریت ہے؟ فرمایا میں ایک دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے

آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہو رہی تھی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے، خیر تو ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں؟ فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے پاس سے جبریل اٹھ کر گئے ہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کر دیا جائے گا، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس مٹی کی خوشبو سونگھا سکتا ہوں؟ میں نے انہیں اثبات میں جواب دیا، تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ایک مٹی بھر کر مٹی اٹھائی اور مجھ دے دی، بس اس وقت سے اپنے آنسوؤں پر مجھے قابو نہیں ہے۔

(۶۶۹) حَدَّثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَوَارِيُّ أَنَّنَا الْأَزْهَرُ بْنُ رَاشِدٍ الْكَاهِلِيُّ عَنْ الْخَضِرِ بْنِ الْقَوَّاسِ عَنْ أَبِي سَخِيلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أُخْبِرُكُمْ بِالْفَضْلِ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَدَّثَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ وَسَأَفْسُرُهَا لَكُمْ يَا عَلِيُّ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مَرَضٍ أَوْ عُقُوبَةٍ أَوْ بَلَاءٍ فِي الدُّنْيَا فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَاللَّهُ تَعَالَى أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُثْنِيَ عَلَيْهِمُ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَا عَفَا اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ تَعَالَى أَحْلَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ بَعْدَ عَفْوِهِ [إسناده ضعيف]

(۶۶۹) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی وہ سب سے افضل آیت "جو میں نبی علیہ السلام نے بتائی تھی" نہ بتاؤں، وہ آیت یہ ہے

﴿ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ﴾

اور نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ علی! میں تمہارے سامنے اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں دنیا میں جو بیماری، تکلیف یا آزمائش پیش آتی ہے تو وہ تمہاری اپنی حرکتوں اور کرتوتوں کی وجہ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس کی سزا دے، اور اللہ نے دنیا میں جس چیز سے درگزر فرمایا ہو، اس کے حکم سے یہ بعید ہے کہ وہ اپنے غم سے رجوع کر لے۔

(۶۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَإِسْرَافِيلُ وَأَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطِيقُونَهُ قَالَ قُلْنَا أَخْبِرْنَا بِهِ نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَطَقْنَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ أَهْمَلُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَبِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارُهَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ لَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَهْمَلُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَبِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارُهَا مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَبِي مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ لَصَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَأْرُوكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالتَّيْبِينَ وَمَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالتَّسْلِيمِينَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَّكَ سِتُّ عَشْرَةَ رَكَعَةً تَطَوُّعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَقُلَّ مَنْ يَدَاوِبُهُ

عَلَيْهَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَأَبِي إِسْحَاقَ حِينَ حَدَّثَهُ يَا أَبَا إِسْحَاقَ يَسُوِي حَدِيثُكَ هَذَا مِلَّةَ مُسْجِدِكَ ذَهَبًا [صححه ابن خزيمة: (۱۲۱۱ و ۱۲۳۲) قال الألباني: حسن (ابن ماجة) ۱۱۶۶، الترمذی: ۴۷۴ و ۴۷۹ و ۵۹۸ و ۵۹۹، النسائی: ۱۱۹/۲] قال شعيب: إسناده قوي [انظر: ۶۸۲،

[۱۲۷۵، ۱۲۶۱، ۱۲۵۸، ۱۲۵۲، ۱۲۴۲، ۱۲۰۸، ۱۲۰۳، ۱۲۰۲، ۱۸۸۵]

(۲۵۰) عام بن ضرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ فرمایا تم اس طرح پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے عرض کیا آپ بتا دیجئے، ہم اپنی طاقت اور استطاعت کے بقدر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، فرمایا کہ نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر قنوی دیر انتظار فرماتے، جب سورج مشرق سے اس مقدار میں نکل آتا جتنا مصری نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے۔

پھر قنوی دیر انتظار فرماتے اور جب سورج مشرق سے اتنی مقدار میں نکل آتا جتنا ظہر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر چار رکعت نماز پڑھتے، پھر سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد اور چار رکعتیں عصر سے پہلے پڑھتے تھے اور ہر دو رکعتوں میں ملائکہ مقررین، انبیاء کرام رضی اللہ عنہم اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں اور مومنین کے لئے سلام کے کلمات کہتے (تشہد پڑھتے) اس اعتبار سے پورے دن میں نبی ﷺ کے نوافل کی یہ سولہ رکعتیں ہوتیں، لیکن ان پر دوام کرنے والے بہت کم ہیں، یہ حدیث بیان کر کے حبیب بن ابی ثابت نے کہا کہ اے ابواسحاق! آپ کی یہ حدیث اس مسجد کے سونے سے بھر پور ہونے کے اعتبار سے برابر ہے۔

(۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ لَقَدْ أَوْتَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَكَبَّتِ الْوُتُرُ آخِرَ اللَّيْلِ [إسناده ضعيف]

(۲۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہر رات کے ابتدائی، وسطیٰ اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ ہر رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۲۵۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ غَاثِمِ بْنِ حَسْمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْوُتُرُ لَيْسَ بِعَمَلٍ مِنْ الصَّلَاةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةُ سَنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن خزيمة: (۱۰۶۷) قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۴۱۶، ابن ماجة: ۱۱۶۹، الترمذی: ۴۵۳، ۴۵۴، النسائی: ۲۲۸/۳) قال شعيب:

[إسناده قوي] [انظر: ۷۶۱، ۷۸۶، ۸۷۷، ۸۷۹، ۹۶۹، ۱۲۱۴، ۱۲۲۰، ۱۲۲۵، ۱۲۲۸، ۱۲۳۲، ۱۲۶۲]

(۲۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے جتنی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔

(۶۵۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمُرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْتَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ وَأَوْسَطِهِ فَأَتَتْهُ وَتَوَّءَ إِلَى السَّحَرِ [قال شعيب:]

[إسناده قوي] [راجع: ۵۸۰]

(۶۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھایا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۶۵۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ خَارِقَةَ بِنِ مَعْرُوبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ زَانَيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ وَنَحْنُ نَلُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَقْرَبُنَا إِلَى الْعُدُوِّ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ بِأَمْسَا قَالَ شُعَيْبٌ: [إسناده صحيح] [انظر: ۱۳۴۷، ۱۰۴۲]

(۶۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن ہم لوگ نبی ﷺ کی پناہ میں آ جاتے تھے، نبی ﷺ ہماری نسبت دشمن سے زیادہ قریب تھے، اور اس دن نبی ﷺ نے سب سے زیادہ سخت جنگ کی تھی۔

(۶۵۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُسْلِمٍ الْحَنْبَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِالْبَدِيَةِ فَتَخْرُجُ مِنْ أَحَدِنَا الزُّوْمَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ إِذَا فَعَلَ أَعْدَاكُمْ فَلْيَتَوَضَّأُوا وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَى أَعْجَازِهِنَّ وَقَالَ مَرْوَةُ لِي إِذْ بَارِهِنَّ [إسناده ضعیف۔ قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۱۱۶۶) سیاتی فی

مسند علی بن طلحہ: ۲۴۲۵۰]

(۶۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ دیہات میں رہتے ہیں، یہ بتائیے کہ اگر ہم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتے (اس لئے میں بھی تم سے بلا تکلف کہتا ہوں کہ ایسی صورت میں) اسے وضو کر لینا چاہئے، اور یاد رکھو! عورت کے ساتھ اس کی دہریں مباشرت نہ کرنا۔

(۶۵۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ هِيسَى الطَّبَّاعُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاضٍ بْنِ عَمْرِو الْقَارِي قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَنَحْنُ عِنْدَهَا جُلُوسٌ مَرَجَعُهُ مِنَ الْعِرَاقِ لِيَأْتِيَ قَبِيلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ هَلْ أَنْتَ صَادِقِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ تَحَدَّثَنِي عَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَمَا لِي لَا أَصْذُفُكَ قَالَتْ لَقَدْ تَنَبَّأَنِي عَنْ لِقَائِهِمْ قَالَ فَإِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا كَتَبَ مُعَاوِيَةَ وَحَكَمَ الْحَكَمَانِ خَرَجَ عَلَيْهِ تَمَائِيَّةُ آلَافٍ مِنْ قَوَّاءِ النَّاسِ فَتَزَلُّوا بِأَرْصِيقِهَا خَرُورَاءَ مِنْ جَلَابِ الْكُوفَةِ وَإِنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا أُنْصَلَحَتْ

مِنْ قَبِيصِ النَّسَكَةِ اللَّهُ تَعَالَى وَاسْمُ سَمَاءَ اللَّهِ تَعَالَى بِهِ ثُمَّ انْطَلَقَتْ فَتَحَكَّمَتْ فِي دِينِ اللَّهِ فَلَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى فَلَمَّا أَنْ بَلَغَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عَتَبُوا عَلَيْهِ وَقَارَفُوهُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ مُؤَدَّتًا فَأَذَّنَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا رَجُلٌ قَدْ حَمَلَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا أَنْ امْتَلَأَتِ الدَّارُ مِنْ قُرَاءَةِ النَّاسِ دَعَا بِمُصْحَفِ إِمَامٍ عَظِيمٍ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَصُكُّهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ أَيُّهَا الْمُصْحَفُ حَدِّثِ النَّاسَ قِتَادَاهُ النَّاسُ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَسْأَلُ عَنْهُ إِنَّمَا هُوَ مِذَاذٌ فِي وَرَقٍ وَتَعْنُ تَكَلَّمُ بِمَا رَوَيْنَا مِنْهُ قِمَادًا تُرِيدُ قَالَ أَصْحَابُكُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ خَرَجُوا بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ كِتَابَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ فِي امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ وَإِنْ حِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَاذْبَعُوا حَكْمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكْمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا فَأَمَّهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمَ دَمًا وَحَرَمَةً مِنْ امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ وَنَقَمُوا عَلَى أَنْ كَتَبَتْ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ جَانَا سَهْلٌ بْنُ عَمْرِو وَتَعْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ حِينَ صَالَحَ قَوْمَهُ قُرَيْشًا فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ سَهْلٌ لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ كَيْفَ تَكْتُبُ فَقَالَ أَكْتُبُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتُكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ أَخَالِفْكَ فَكَتَبَ هَذَا مَا صَالَحَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قُرَيْشًا يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ  
الْآخِرَ قَبِعَتْ إِلَيْهِمْ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَرَجَتْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا تَوَسَّطْنَا عَسْكَرَهُمْ قَامَ ابْنُ الْكُوَّاءِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ يَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ إِنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ فَآنَا أَعْرِفُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا يَعْرِفُهُ بِهِ هَذَا يَمُنْ نَزَلَ فِيهِ وَفِي قَوْمِهِ قَوْمٌ خَصِمُونَ فَرُدُّوهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا تَوَاضِعُوهُ كِتَابَ اللَّهِ لِقَامِ عَطْبَاءُ هُمْ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَتَوَاضِعَنَّهُ كِتَابَ اللَّهِ فَإِنْ جَاءَ بِحَقِّ نَعْرِفُهُ لَتَتَّبِعَنَّهُ وَإِنْ جَاءَ بِبَاطِلٍ لَتُبْكَتَنَّهُ بِبَاطِلِهِ فَوَاضِعُوا عَبْدَ اللَّهِ الْكِتَابَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَارْتَجَعَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ آلَافٍ كُلُّهُمْ تَابَتْ فِيهِمْ ابْنُ الْكُوَّاءِ حَتَّى أَذْخَلَهُمْ عَلَى عَلِيٍّ الْكُوفَةَ فَبَعَثَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى بَقَرَتِهِمْ فَقَالَ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِنَا وَأَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ فَقِفُوا حَيْثُ شِئْتُمْ حَتَّى تَخْتِمَعَ أُمَّةٌ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا تَسْفِكُوا دَمًا حَرَامًا أَوْ تَقْطَعُوا سَبِيلًا أَوْ تَغْلِبُوا دِمَّةً فَإِنَّكُمْ إِنْ قَعَلْتُمْ فَقَدْ بَذَرْنَا إِلَيْكُمْ الْحَرْبَ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُتَعَانِينَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا ابْنَ شَدَادٍ فَقَدْ قَتَلْتُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا بَعَثَ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَطَعُوا السَّبِيلَ وَسَفَكُوا الدَّمَ وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَ الدِّمَةِ فَقَالَتْ أَلِلَّهِ قَالَ أَلِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَانَ قَالَتْ فَمَا شَيْءٌ بَلَغَنِي عَنْ أَهْلِ الدِّمَةِ يَتَحَدَّثُونَهُ يَقُولُونَ دُوُ النَّدَى وَدُوُ النَّدَى قَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ وَقَمْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ فِي الْفَتْلِ فَلَمَّا النَّاسُ فَقَالَ اتَّعَرَفُونَ هَذَا فَمَا أَكْثَرَ مَنْ جَاءَ يَقُولُ قَدْ

رَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فَلَانٍ يُصَلِّي وَرَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فَلَانٍ يُصَلِّي وَلَمْ يَأْتُوا فِيهِ بِسَبِّ يَعْرِفُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَتْ قَمَا قَوْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَامَ عَلَيْهِ كَمَا يَزْعُمُ أَهْلُ الْعِرَاقِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَتْ هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ أَنَّهُ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا قَالَتْ أَجَلُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَرْحَمُ اللَّهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ مِنْ تَلَامِيذِهِ لَا يَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ إِلَّا قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَيَذْهَبُ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَكْذِبُونَ عَلَيْهِ وَيَزِيدُونَ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ | قال شعيب: | إسناده حسن |

(۶۵۶) عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چند روز بعد حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ عراق سے واپس آ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت ہم لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا عبداللہ! میں تم سے جو پوچھوں گی، اس کا صحیح جواب دو گے؟ کیا تم مجھے ان لوگوں کے بارے بتا سکتے ہو جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے جج کیوں نہیں بولوں گا، فرمایا کہ پھر مجھے ان کا قصہ سناؤ۔

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے خط و کتابت شروع کی، اور دونوں ثالثوں نے اپنا اپنا فیصلہ سنایا، تو آٹھ ہزار لوگ ”جنہیں قرآن کہا جاتا تھا“ نکل کر کوفہ کے ایک طرف ”حروراء“ نامی علاقے میں چلے گئے، وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے تھے اور ان کا بہنا یہ تھا کہ اللہ نے آپ کو جو قیمتی پہنائی تھی، آپ نے اسے اتار دیا اور اللہ نے آپ کو جو نام عطا کیا تھا، آپ نے اسے اپنے آپ سے دور کر دیا، پھر آپ نے جا کر دین کے معاملے میں ثالث کو قبول کر لیا، حالانکہ حکم تو صرف اللہ کا ہی چلتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ لوگ ان سے ناراض ہو کر جدا ہو گئے ہیں تو انہوں نے منادی کو یہ ندا لگانے کا حکم دیا کہ امیر المؤمنین کے پاس صرف وہی شخص آئے جس نے قرآن کریم اٹھا رکھا ہو، جب ان کا گھر قرآن پڑھنے والوں سے بھر گیا تو انہوں نے قرآن کریم کا ایک بڑا نسخہ منگوا کر اپنے سامنے رکھا، اور اسے اپنے ہاتھ سے ہلاتے ہوئے کہنے لگے اے قرآن! لوگوں کو بتا، یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے امیر المؤمنین! آپ اس نسخے سے کیا پوچھ رہے ہیں؟ یہ تو کافہ میں روشنائی ہے، ہاں! اس کے حوالے سے ہم تک جو احکام پہنچے ہیں وہ ہم ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں، آپ کا اس سے مقصد کیا ہے؟

فرمایا تمہارا یہ یہ ساقی جو ہم سے جدا ہو کر چلے گئے ہیں، میرے اور ان کے درمیان قرآن کریم ہی فیصلہ کرے گا، اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں میاں بیوی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان ناچاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کے اہل خانہ کی طرف سے بھیجو، اگر ان کی نیت محض اصلاح ہوئی تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا فرما دے گا، میرا خیال ہے کہ ایک آدمی اور ایک عورت کی نسبت پوری امت کا خون اور حرمت زیادہ اہم ہے (اس لئے اگر میں نے اس معاملہ میں ثالث کو قبول کیا تو کون سا گناہ کیا؟)

اور انہیں اس بات پر جو غصہ ہے کہ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خط و کتابت کی ہے (تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو پھر مسلمان اور صالحی ہیں) جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے، اور سبیل بن عمرو ہمارے پاس آیا تھا اور نبی ﷺ نے اپنی قوم قریش سے صلح کی تھی تو اس وقت نبی ﷺ نے مجھ سے ہی لکھوایا تھا، ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ اس پر سبیل نے کہا کہ آپ اس طرح مت لکھو ایسے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر کس طرح لکھو اکیں؟ اس نے کہا کہ آپ ”باسمک اللہم“ لکھیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے اپنا نام ”محمد رسول اللہ“ لکھوایا تو اس نے کہا کہ اگر میں آپ کو اللہ کا پیغمبر مانتا تو کبھی آپ کی مخالفت نہ کرتا، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ الفاظ لکھوائے

”هَذَا مَا صَلَّحَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَرِيشًا“

اور اللہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر خدا ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے بہترین نمونہ موجود ہے (میں نے تو اس نمونے کی پیروی کی ہے)

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس سمجھانے کے لئے بھیجا، راوی کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ گیا تھا، جب ہم ان کے وسط لشکر میں پہنچے تو ”ابن الکواء“ نامی ایک شخص لوگوں کے سامنے تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے حاملین قرآن! یہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آئے ہیں، جو شخص انہیں نہ جانتا ہو، میں اس کے سامنے ان کا تعارف قرآن کریم سے پیش کر دیتا ہوں، یہ وہی ہیں کہ ان کے اور ان کی قوم کے بارے میں قرآن کریم میں ”قوم خصمون“ یعنی جنگجو قوم کا لفظ وارد ہوا ہے، اس لئے انہیں ان کے ساتھی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس بھیج دو اور کتاب اللہ کو ان کے سامنے مت بچھاؤ۔

یہ سن کر ان کے خلفاء کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ بخدا! ہم تو ان کے سامنے کتاب اللہ کو پیش کریں گے، اگر یہ حق بات لے کر آئے ہیں تو ہم ان کی پیروی کریں گے اور اگر یہ باطل لے کر آئے ہیں تو ہم اس باطل کو خاموش کرادیں گے، چنانچہ تین دن تک وہ لوگ کتاب اللہ کو سامنے رکھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مناظرہ کرتے رہے، جس کے نتیجے میں ان میں سے چار ہزار لوگ اپنے عقائد سے رجوع کر کے توبہ تابو ہو کر واپس آ گئے، جن میں خود ”ابن الکواء“ بھی شامل تھا، اور یہ سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کوٹہ حاضر ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بقیہ افراد کی طرف قاصد کے ذریعے یہ پیغام بھجوادیا کہ ہمارا اور ان لوگوں کا جو معاملہ ہوا وہ تم نے دیکھ لیا، اب تم جہاں چاہو ٹھہرو، تا آنکہ امت مسلمہ مشفق ہو جائے، ہمارے اور تمہارے درمیان یہ معاہدہ ہے کہ تم ناخن کسی کا خون نہ بہاؤ، ڈاکے نہ ڈالو اور ذمیوں پر ظلم و ستم نہ ڈھاؤ، اگر تم نے ایسا کیا تو ہم تم پر جنگ مسلط کر دیں گے کیونکہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

یہ ساری روایتیں اس کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہیں شہداء! کیا انہوں نے پھر قاتل کیا ان لوگوں سے؟ انہوں نے جواب

دیا کہ اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک ان کے پاس اپنا کوئی لشکر نہیں بھیجا جب تک انہوں نے مذکورہ معاہدے کو ختم نہ کر دیا، انہوں نے ڈاکے ڈائے، لوگوں کا خون ناحق بہایا، اور ذمیوں پر دست دراز کی کوملاں سمجھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا بخدا ایسا ہی ہوا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اس خدا کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ایسا ہی ہوا ہے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ اس بات کی کیا حقیقت ہے جو مجھ تک اہل عراق کے ذریعے پہنچی ہے کہ ”تو اللہ ہی“ نامی کوئی شخص تھا؟ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے خود اس شخص کو دیکھا ہے اور متولین میں اس کی لاش پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا بھی ہوا ہوں، اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو باکر پوچھا تھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ اکثر لوگوں نے یہی کہا کہ میں نے اسے فلاں محلے کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، کوئی مضبوط بات جس سے اس کی پہچان ہو سکتی، وہ لوگ نہ بتا سکے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی لاش کے پاس کھڑے تھے تو انہوں نے کیا دعویٰ بات کہی تھی جو اہل عراق بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے مجھ فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ نے اس کے علاوہ بھی ان کے منہ سے کوئی بات سنی؟ انہوں نے کہا بخدا! نہیں، فرمایا اچھا، ٹھیک ہے، اللہ علی پر رحم فرمائے، یہ ان کا ٹھیک کلام ہے، یہی وجہ ہے کہ انہیں جب بھی کوئی چیز اچھی یا تعجب خیز معلوم ہوتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے مجھ کہا، اور اہل عراق ان کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا شروع کر دیتے ہیں، اور اپنی طرف سے جو حاجہ یا کاربات کو پیش کرتے ہیں۔

(۶۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ أَبِي مُعْمَدٍ الْهَلَبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَبُوكُمْ يَنْطَلِقُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَا يَدْعُ بِهَا وَتَنَا إِلَّا كَسْرَهُ وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَاهُ وَلَا صُورَةَ إِلَّا لَطَخَهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْطَلَقَ فَهَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَجَعَ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا أَنْطَلِقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَدْعُ بِهَا وَتَنَا إِلَّا كَسْرَتَهُ وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَاتِنَهُ وَلَا صُورَةَ إِلَّا لَطَخْتُهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ لِنَصِيحَةِ شَيْءٍ مِنْ هَذَا فَقَدْ كَفَّرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَا تَكُونُوا قَتْلًا وَلَا مَخْتَلًا وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجِرَ الْعَبْرِ فَإِنَّ أَوْلَيْكَ هُمْ الْمَسْئُولُونَ بِالْعَمَلِ [إسناده ضعیف] [انظر: ۶۵۸،

[۱۱۷۷، ۱۱۷۶، ۱۱۷۵، ۱۱۷۰، ۸۸۱]

(۶۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے، اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص مدینہ منورہ جائے گا کہ وہاں جا کر کوئی بت ایسا نہ چھوڑے جسے اس نے توڑ نہ دیا ہو، کوئی قبر ایسی نہ چھوڑے جسے برابر نہ کر دیا، اور کوئی تصویر ایسی نہ دیکھے جس پر کار اور کچھ زید ل دے؟ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہ



کام کروں گا، چنانچہ وہ آدمی روانہ ہو گیا، لیکن جب مدینہ منورہ پہنچا تو وہ اہل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا۔

یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جانتا ہوں، نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی، چنانچہ جب وہ واپس آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے جہاں بھی کسی نوعیت کا بت پایا اسے توڑ دیا، جو قبر بھی نظر آئی اسے برابر کر دیا، اور جو تصویر بھی دکھائی دی اس پر کچھ ڈال دیا، اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اب جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام دوبارہ کرے گا گویا وہ محمد ﷺ پر نازل کردہ وحی کا انکار کرتا ہے، نیز یہ بھی فرمایا کہ تم لوگوں کو قہر میں ڈالنے والے یا سختی خورے مت بننا، صرف خیر ہی کے تاجر بننا، کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن پر صرف عمل کے ذریعے ہی سبقت لے جانا ممکن ہے۔

(۶۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ وَيَكُونُ لَهُ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَمَا مَوْزِعٌ قَالَ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ يَكُونُ لَهُ أَبَايَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَدَخَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ وَلَا صُورَةَ إِلَّا طَلَعَهَا فَقَالَ مَا أَتَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى لَمْ أَذْغِ صُورَةَ إِلَّا طَلَعْتُهَا وَقَالَ لَا تَكُنْ فَنَاءً وَلَا مُخْتَلًا [راجع: ۶۵۷]

(۶۵۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۵۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُورَثُ عِنْدَ الْكَأَذَانِ وَيُصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِمَامَةِ [راجع: ۶۵۹]

(۶۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اذان فجر کے قریب وتر ادا فرماتے تھے اور اقامت کے قریب فجر کی سنیں پڑھتے تھے۔

(۶۶۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الزُّلَيْدِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي الرَّازِيَّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ إِلَّا أَنَّهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبِيهِ وَالْوَاضِعَةَ وَالْمُسْتَوْشِعَةَ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَمَنَعَ الصَّدَقَةَ وَكَانَ النَّوْحُ عَنِ النَّوْحِ [راجع: ۶۶۰]

(۶۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سود خور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ نوحہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۶۶۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُوَّادٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِي طَلْحَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنَّ أَنْتَ وَلَيْتَ الْأَمْرَ بَعْدِي فَأَخْرِجْ أَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ حِزْبِ بَيْتِ الْقُرْبَى [قال شعيب: إسناده ضعيف جداً]

(۶۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی! اگر میرے بعد کسی بھی وقت زمام حکومت تمہارے ہاتھ میں آئے تو اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔

(۶۶۲) حَدَّثَنَا خَلْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ يَحْيَى الزَّائِرِيُّ وَخَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقَالَ أَمَّا الْمَيْمَنُ فَبِهِ الْغُسْلُ وَأَمَّا الْمَذْيُ فَبِهِ الْوُضُوءُ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی:

صحيح (ابن ماجة: ۵۰۴، الترمذی: ۱۱۴)] [انظر: ۸۶۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۳، ۹۷۷]

(۶۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروج مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا منی میں تو غسل واجب ہے اور مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۶۶۴) حَدَّثَنَا خَلْفٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَبَعْدَهَا يَغْلُظُ أَصْحَابَهُ وَهُمْ يُصَلُّونَ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۷۵۲، ۸۱۷]

(۶۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی فرض عشاء سے پہلے یا بعد میں تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے، کیونکہ اس طرح اس کے دوسرے ساتھیوں کو نماز پڑھتے ہوئے مغلط ہو سکتا ہے۔

(۶۶۶) حَدَّثَنَا خَلْفٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّ اللَّهُ تَعَالَى الْهُدَى وَالسَّذَادَ وَأَذْكُرُ بِالْهُدَى هَذَا بَيْتَكَ الطَّوْبَى وَأَذْكُرُ بِالْسَّذَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۱۱۲۴]

(۶۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ سے ہدایت اور درستی کی درخواست کیا کرو اور ہدایت سے راستے کی ہدایت ذہن میں رکھا کرو، اور درستی کا معنی مراد لیے وقت تیر کی درستی اور سیدھا پن یاد رکھا کرو۔

(۶۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ كَيْسِ النَّوَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَلِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ تَحَانَ قَلْبِي إِلَّا لَكَ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نَبَإَةٍ وَزُرَّاءُ نَجِيَاءٍ وَإِنِّي أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ وَزُرَّاءُ نَجِيَاءٍ سَبْعَةً مِنْ قُرَيْشٍ وَسَبْعَةً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ [إسناده ضعيف] [انظر: ۱۲۶۳، ۱۲۰۶، ۱۲۷۴]

(۶۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرام ﷺ تشریف لائے ہیں، ان میں سے ہر ایک کو سات نبیاء، وزراء، نجباء دیئے گئے جب کہ مجھے خصوصیت کے ساتھ چودہ وزراء، نبیاء، نجباء دیئے گئے ہیں جن میں سے سات کا تعلق صرف قریش سے ہے اور باقی سات کا تعلق دیگر مہاجرین سے ہے۔

(۶۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَقَمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعِنِي إِلَى قَوْمٍ هُمْ أَسَنُ مِنِّي لِأَلْفِضِي بَيْنَهُمْ قَالَ انْزِعْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَيَجْعَلُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ (قال شعيب: [إسناده صحيح] [انظر: ۱۳۵۲])

(۶۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں اس وقت فوجی تھا، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جہاں لوگوں میں آپس میں اختلافات اور جھگڑے بھی ہوں گے اور مجھے فیصلہ کرنے کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے؟ فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی بھی دوا دیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہوا۔

(۶۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَلِيٌّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَرَمْتُ إِبْرَاهِيمَ الصَّدِّقَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَنِي بِبَيْدِهِ إِلَى وَبَرَقَ مِنْ جَنْبِ بَعْضٍ فَقَالَ مَا آتَا بِأَحَقَّ بِهِدِهِ الْوَبَرَةُ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (قال شعيب: حسن بشواهد)

(۶۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صدقہ کے کچھ اونٹ نبی ﷺ کے سامنے سے گذر رہے تھے، نبی ﷺ نے ایک اونٹ کے پہلو سے اپنے دسہ مبارک سے اس کی اون پکڑی اور فرمایا کہ میں ایک عام مسلمان کی نسبت اس اون کا بھی کوئی زائد استحقاق نہیں رکھتا۔

(۶۶۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لُحَيْمَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُرَيْمٍ الْغَفَافِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَلِّي إِذْ انْصَرَفَ وَنَحْنُ قِيَامٌ ثُمَّ أَقْبَلَ وَرَأْسُهُ يَقَطُرُ فَصَلَّى لَنَا الصَّلَاةَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي ذَاكِرْتُ أَلَنِي كُنْتُ جُنْبًا حِينَ قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ أَغْتَسِلْ لَمَنْ وَخَدَ مِنْكُمْ فِي بَطْنِيهِ دَرًا أَوْ كَانَ عَلَيَّ مِثْلُ مَا كُنْتُ عَلَيْهِ فَلْيَنْصَرِفْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حَاجَتِهِ أَوْ غَسِّلِهِ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى صَلَاتِهِ [إسناده ضعيف] [انظر: ۷۷۷، ۶۶۹]

(۶۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اچانک نبی ﷺ نماز چھوڑ کر گھر چلے گئے اور ہم کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے، تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے از سر نو ہمیں نماز پڑھائی، اور بعد فرما دیا کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا تب مجھے یاد آیا کہ میں تو اختیار طوری پر ناپاک ہو گیا تھا اور ابھی تک میں نے غسل نہیں کیا، اس لئے اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے پیٹ میں گڑبگڑ محسوس ہو رہی ہو یا میری جیسی کیفیت کا وہ شکار ہو جائے تو اسے چاہئے کہ واپس لوٹ جائے اور اپنی ضرورت پوری کر کے یا غسل کر کے پھر نماز کی طرف متوجہ ہو۔

(۶۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُحَيْمَةَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُرَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ لَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ٦٦٨]

(۶۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ الْأَسْلَمِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْشُدُ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ وَرَجُلًا مُسْلِمًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غدير خمٍّ مَا قَالَ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا فَشَهِدُوا [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۶۷۰) از اذان کہتے ہیں کہ میں نے صحن مسجد میں حضرت علیؑ کو لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ غدیر خم کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں کون حاضر تھا اور کس نے نبی ﷺ کا فرمان سنا تھا؟ اس پر بارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے اور ان سب نے گواہی دی۔

(٦٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الرِّبَا وَآكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ وَالْمُحْلِلَ وَالْمُحْلَلُ لَهُ [راجع: ٦٣٥]

(۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سود کھانے والے، سودی معاملات کھینے والے، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والے، حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(٦٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو غَيْبٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَيِّدِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ قِيلَ أَهْلُ النَّهْرِ وَإِنْ لَكَأَنَّ النَّاسَ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ قُلُوبِهِمْ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَدَّثَنَا بِالْأَوَامِ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ فِيهِ أَبَدًا حَتَّى يَرْجِعَ السَّهْمُ عَلَى قَوْمِهِ وَإِنَّ آيَةَ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخْدَجَ الْيَدِ إِحْدَى يَدَيْهِ كَعَذْيِ الْمَرَأَةِ لَهَا عِلْمَةٌ كَحِلْمَةِ نَذْيِ الْمَرَأَةِ حَوْلَهُ سَبْعٌ هُلْبَاتٍ فَالْتِمِسُوهُ فَإِنِّي أُرَاهُ فِيهِمْ فَالْتِمِسُوهُ فَوَجَدُوهُ إِلَى شُعْبِ النَّهْرِ تَحْتَ الْقَلْبَى فَأَخْرَجُوهُ فَكَبَّرَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنَّهُ لَمَقْلُدٌ قَوْمًا لَهُ عَرَبِيَّةٌ فَأَخْلَجَهَا بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَقْلَعُ بِهَا فِي مُخْدَجِيهِ وَيَقُولُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَكَثَرَ النَّاسُ حِينَ رَأَوْهُ وَاسْتَبْشَرُوا وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ [قال شعيب: حسن لغیره]

(۶۷۲) ابوکثیر کہتے ہیں کہ جس وقت میرے آقا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان سے قتال شروع کیا، اس وقت میں ان کے ساتھ تھا، ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے لوگ ان سے جنگ کر کے خوش نہیں ہیں، یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا لوگو! نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اسی قوم کا تذکرہ کیا تھا جو دین سے اس طرح نکل جائے گی جیسے تیرہ شکار سے نکل جاتا ہے، اور وہ لوگ دین کی طرف کبھی واپس نہ آسکیں گے یہاں تک کہ تیرہ کمان کی طرف واپس آجائے۔

ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سیاہ رنگ کا ایک ایسا شخص ہوگا جس کا ہاتھ نا تمام ہوگا، اور اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا، اور عورت کی چھاتی میں سوجھ بھڑک کی طرح اس کی بھی گھنڈی ہوگی، جس کے گردسات بالوں کا ایک گچھا ہوگا، تم اسے ان متولین میں تلاش کرو، میرا خیال ہے کہ وہ ان ہی میں ہوگا۔

جب لوگوں نے اسے تلاش کیا تو وہ نہر کے کنارے متولین کے نیچے انہیں مل گیا، انہوں نے اسے نکالا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا، اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی عربی کمان نکال رکھی تھی، انہوں نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور اس کے نا تمام ہاتھ میں اس کی نوک چھونے لگے اور فرمانے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، لوگوں نے بھی جب اسے دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئے، اور ان کا غصہ یکدم کا فور ہو گیا۔

(۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ مِنَ الْمَعْرُوفِ سِتٌّ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهِ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَاكَسَ وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرَضَ وَيَجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيَشْهَدُهُ إِذَا تَوَلَّى وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَيَنْصَحُ لَهُ بِالْغَيْبِ [قال الترمذی: هذا حديث حسن. قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۱۴۳۳، الترمذی: ۲۷۳۶) قال شعيب: حسن]

[انظر: ۶۷۴]

(۶۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں، جب ملاقات ہو تو سلام کرے، جب چھینکے تو جواب دے، جب بیمار ہو تو عیادت کرے، جب دعوت دے تو قبول کرے، جب فوت ہو جائے تو جنازے میں شرکت کرے، اپنے لیے جو پسند کرتا ہے اس کے لئے بھی وہی پسند کرے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کا خیر خواہ رہے۔

(۶۷۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ قَدْ كَرَّ نَحْوُهُ يَأْسَدِيهِ وَمَعْنَاهُ [راجع: ۶۷۳] (۶۷۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرُمُ السَّاعَةَ حَتَّى يَلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تَلْتَمَسُ أَوْ تَبْغِيَ الضَّالَّةَ فَلَا يُوْجَدُ [إسناده ضعيف] [انظر: ۷۲۰]

(۶۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی (جب) تک میرے صحابہ مکمل طور پر دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں (یہاں تک کہ میرے کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو اس طرح تلاش کیا جائے گا جیسے کسی گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن کوئی ایک صحابی رضی اللہ عنہ بھی نہ مل سکے گا۔

(۶۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

كُرِّهًا [قال شعيب: إسناده صحيح]

صرف قید کرنے پر اکتفاء کرنا کیونکہ وہ بڑی مجبوری میں زبردستی نکلے ہیں۔

وَكَذَا يَنْجُمُ كَذَا وَكَذَا إِنْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ. قَالَ الْأَبْيَانِيُّ: ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ (التِّرْمِذِيُّ:

(۳۲۹۵) قال شعیب: حسن [انظر: ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۷۰]

کہ تم تکذیب کرتے رہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہتے ہو فلاں فلاں ستارے کے طلوع و غروب سے بارش ہوئی ہے۔

وَبَشِّرْ بِذَٰلِكَ أَبِي لَهَبٍ وَفُلًّا هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ [قال الألباني: ضعيف جداً (الترمذی: ٤٦٠) قال شعيب: إسناده ضعيف]

[انتظر: ٦٨٥]

نصر اور سورۃ کوثر، جبکہ تیسری رکعت میں سورۃ کافرون، سورۃ لہب اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے۔

أَجَلُهُمَا [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ٤٤٧٣) قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ١٢٣١، ١١٤٢، ١١٣٧، ٧٣٦]

"امید سے ہو جانے پر" میری نقد لاق بھی، ایک مٹنی، حضرت علیؓ نے غلامی میں کو اس کی اطلاع دی، غلامی نے فرمایا کہ یہ عید

ہونے تک اسے چھوڑے رکھو، بعد میں اسے کوڑے مار دیتا۔

(۶۸۰) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَحَسَنٌ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ جُرْمُوذٍ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ جُرْمُوذٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ انْذَنُوا لَهُ لِيَدْخُلَ قَابِلُ الزُّبَيْرِ النَّارَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ سَمْعَانَ يَقُولُ هَذَا حَدَّثَ

حسن صحيح. قال الألبانی: حسن صحيح (الترمذی: ۳۷۴۴) قال شعب: [إسناده حسن] [انظر: ۸۱۳، ۷۹۹، ۶۸۱] (۶۸۰) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ابن جرmoz نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ابن جرmoz اندر آنا چاہتا ہے؟ فرمایا اسے اندر آنے دو، زبیر کا قاتل جہنم میں ہی داخل ہو گا، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک خاص حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

(۶۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَيْدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ جُرْمُوذٍ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَشِّرْ قَابِلُ ابْنِ صَفِيَّةٍ بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ سَمْعَانَ يَقُولُ النُّحَوَارِيُّ النَّاصِرُ [قال شعب: إسناده حسن] [راجع: ۶۸۰]

(۶۸۱) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ابن جرmoz نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ابن جرmoz اندر آنا چاہتا ہے؟ فرمایا زبیر کے قاتل جہنم کی خوشخبری سنا دو، پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک خاص حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

(۶۸۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ صَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ الصُّحُى [قال شعب: إسناده قوى] [انظر: ۶۵۰] (۶۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔

(۶۸۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمِيْنٍ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ خُبَابٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ حَبِيَّانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمْعُنْكَ لِمَا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرِي أَنْ أَسُوَّى كُلَّ قَبْرِ وَأَطْمِسَ كُلَّ صَنْمٍ [إسناده ضعيف جداً. صحيحه مسلم (۹۶۹)] [انظر: ۸۸۹]

(۶۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق ”حبیب“ کو مخاطب کر کے فرمایا میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی ﷺ نے مجھے بھیجا تھا، انہوں نے مجھے ہر قبر کو برابر کرنے اور ہر بت کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

(۶۸۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَخَمَ الرَّأْسِ عَظِيمَ الْعَيْنَيْنِ هَدِيدَ الْأَشْفَارِ مُشْرَبَ الْعَيْنِ

بِعَمْرٍو كَتَّ اللَّحْيَةُ اِزْهَرَ الْلَوْنُ اِذَا مَشَى تَكْفًا كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صُغُوٍ وَإِذَا التَّفَتَ التَّفَتَ جَمِيعًا شَقْنُ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ [قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۷۹۶]

(۶۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک بڑا، آنکھیں موٹی موٹی، بالکس لمبی لمبی، آنکھوں میں سرخی کے دورے، گھنی ڈاڑھی، کھلتا ہوا رنگ اور چلنے کی کیفیت ایسی تھی کہ آپ ﷺ قدم جما کر چھوئے چھوئے تیز رفتار قدموں سے چلتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ﷺ کسی گھاٹی پر چل رہے ہوں، اور جب نبی ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے، اور آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں مبارک بھرے ہوئے تھے۔

(۶۸۵) حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَيِّرُ بِثَلَاثٍ [راجع: ۶۷۸]

(۶۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

(۶۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَخَذَتْ قَبْلُ أَنْ يَمْسَ مَاءً وَرَبَّمَا قَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [إسناده ضعيف]

(۶۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بے وضو ہونے کے بعد اور پانی چھونے سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

(۶۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُوسَى الصَّبِيحِ الطَّعَّانِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ خَرَجْتُ فَاتَيْتُ حَاطِطًا قَالَ لَقَالَ دَلُوْ بِمَرُوٍ قَالَ كَذَلِكْتُ حَتَّى مَلَأْتُ كَفِّي ثُمَّ اتَيْتُ الْمَاءَ فَاسْتَعْدَدْتُ يَغْنِي شَرِبْتُ ثُمَّ اتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمْنِي بَعْضَهُ وَأَكَلْتُ أَنَا بَعْضَهُ [انظر: ۱۱۳۰]

(۶۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بھوک کی شدت سے ٹک آ کر میں اپنے گھر سے نکلا (میں ایک عورت کے پاس گذرا جس نے کچھ گارا نکھا کر رکھا تھا، میں سمجھ گیا کہ یہ اسے پانی سے تر تر کرنا چاہتی ہے، میں نے اس کے پاس آ کر اس سے یہ معاہدہ کیا کہ) ایک ڈول کھینچنے کے بدلے تم مجھے ایک کھجور دو گی چنانچہ میں نے (سولہ) ڈول کھینچے (یہاں تک کہ میرے ہاتھ تھک گئے) پھر میں نے پانی کے پاس آ کر پانی پیا، (اس کے بعد اس عورت کے پاس آ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلادیا اور اس نے من کر سولہ کھجوریں میرے ہاتھ پر رکھ دیں) میں وہ کھجوریں لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا (اور انہیں یہ سارا دیا دے بتایا) اور کچھ کھجوریں میں نے نبی ﷺ کو کھلا دیں اور کچھ خود کھالیں۔

(۶۸۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ وَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ إِلَيَّ نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرُ نَاقِيَتِي وَتَحِيَّتُ وَتَحِيَّتُ قَالَ أَمَّا



نَافَتْكَ فَأَنْخَرَهَا وَأَمَّا كَيْتٌ وَكَيْتٌ فَمِنْ الشَّيْطَانِ [إسناده ضعيف]

(۶۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا میں نے منت مانی ہے کہ میں اپنی اونٹنی کو ذبح کروں اور فلاں فلاں کام کروں؟ فرمایا اپنی اونٹنی کو تو ذبح کر دو، اور فلاں فلاں کام شیطان کی طرف سے ہے لہذا اسے چھوڑ دو۔

(۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ يَعْنِي قُرَادًا أَنَّنَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْوُكْرِ قَالَ فَقَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُوْرِيَ هَذِهِ السَّاعَةَ تَوْبٌ يَا ابْنَ التَّيَّاحِ أَوْ أَذُنٌ أَوْ إِقْمِ [إسناده ضعيف] [انظر:

۱۸۶۲، ۸۶۱، ۸۶۰]

(۶۸۹) بخواسد کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے، لوگوں نے ان سے وتر کے متعلق سوالات پوچھے، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس وقت وتر ادا کر لیا کریں، ابن جراح! اٹھ کر اذان دو۔

(۶۹۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ خُنَيْسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَدَّمَ إِلَيْكَ خَضَمَانٌ فَلَا تَسْمَعْ كَلَامَهُنَّ الْأَوَّلَ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَهُ الْآخِرَ فَسَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي قَالَ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَا زِلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ قَاضِيًا [قال الألبانی: حسن (ابوداؤد، ۳۵۸۲،

الترمذی: ۱۳۳۱)] قال شعب: حسن لغیره [انظر: ۷۴۵، ۱۲۱۱، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۵]

(۶۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سننا بلکہ دونوں کی بات سننا، تم دیکھو گے کہ تم کس طرح فیصلہ کرتے ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں مسلسل عہدہ قضاء پر فائز رہا۔

(۶۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُسْلِمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَلْبَانَ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ أَبِي تَحِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا قَالَ بِكَ اللَّهُمَّ أَصُولُ وَبِكَ أَجُولُ وَبِكَ أَسِيرُ [إسناده ضعيف، أخرجه البزار: ۸۰۴] [انظر: ۱۲۹۶]

(۶۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعاء پڑھتے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! میں آپ ہی کے نام کی برکت سے تہذیب کرتا ہوں، آپ ہی کے نام کی برکت سے حرکت کرتا ہوں اور آپ ہی کے نام کی برکت سے چلتا ہوں۔

(۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ وَابْنُ دَاوُدَ قَالََا حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّلْعَبِيِّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أُعْطِيَ الْعُجْبَامَ أَجْرَهُ [قال شعب:

حسن نغیرہ | النفر: ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۶ |

(۶۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے جسم مبارک کی رگ سے زائد خون نکلوایا اور مجھے حکم دیا کہ یہ کام کرنے والے کو "جسے حجام کہا جاتا تھا" اس کی مزدوری دے دوں۔

(۶۹۳) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْسَى الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آتِيَهُ بِطَبْخٍ يَكْتُبُ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ فَخَبِثْتُ أَنْ تَفَوِّتَنِي نَفْسُهُ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَحْفَظُ وَأَعِی قَالَ أَوْصِيَ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ [إسناده ضعيف]

(۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک "طبخ" لانے کا حکم دیا تاکہ آپ اس میں ایسی ہدایات لکھ دیں جن کی موجودگی میں نبی ﷺ کے بعد امت گمراہ نہ ہو سکے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں کاغذ لینے کے لئے جاؤں اور پیچھے سے نبی ﷺ کی روح مبارک پرواز کر جائے اس لئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے زبانی بتا دیجئے، میں اسے یاد رکھوں گا فرمایا میں نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کرتا ہوں، نیز غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں۔

فائدہ: "طبخ" کے مختلف معانی ہیں، اس کا اطلاق ریزہ کی ہڈی پر بھی ہوتا ہے اور طشتری پر بھی، ہم نے اس کا ترجمہ کرنے کی بجائے لفظ "طبخ" ہی لکھ دیا ہے تاکہ موقع کی مناسبت سے اس کا کوئی بھی ترجمہ کر لیا جائے اور آگے "کاغذ" کا لفظ ایک عام مفہوم میں استعمال کر لیا ہے۔

(۶۹۴) حَدَّثَنَا حُجَّيْنٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ فِي حُلْمِهِ كَلَفْتُ عَقْدَ شَعِيرَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۵۶۸]

(۶۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن چھ کے دانے میں گروہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۶۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ بَعْنِي التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ سَكُنَ بَعْدِي اخْتِلَافٌ أَوْ أَمْرٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتُ أَنْ تَكُونَ السَّلَامُ لِمَعْلُومٍ [إسناده ضعيف]

(۶۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب امت میں اختلافات ہوں گے، اگر تمہارے لئے سلامتی ممکن ہو تو اسی کو اختیار کرنا۔

(۶۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السَّدُوقِيُّ وَحَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمُونِيهِ قَالُوا أَلْبَانَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمِعَ الْحَرَبَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ خُذَعَةَ قَالَ رَحْمَتُهُ فِي حِدِيثِهِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ [قال شعيب:

حسن لغیره] [انظر: ۱۰۳۴، ۶۹۷]

(۶۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانی جگ کو چال قرار دیا ہے۔

(۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ الْحَرَبُ خُذَعَةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: حسن لغیره] [راجع: ۶۹۶]

(۶۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانی جگ کو چال قرار دیا ہے۔

(۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ حَلَّةَ سَيِّئَاءَ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَرُوحَتْ بِهَا، فَفَرَعْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْبَ، قَالَ لَقَسْتُمَهَا بَيْنَ يَسَائِي.

[صححه البخاری (۶۱۴)، ومسلم (۲۰۷۱)] [انظر: ۷۵۵، ۱۳۱۵]

(۶۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے ہدیہ کے طور پر ایک ربڑی جوڑا آیا، نبی ﷺ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے اسے زیب تن کر لیا، لیکن جب نبی ﷺ کے روئے انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلِيِّهِ كُفِّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ أَرَاهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۵۶۸]

(۶۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن نر کے دانے میں گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۷۰۰) حَدَّثَنَا حُجْرُ بْنُ الْمُنْتَنِي حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ [قال شعيب: حسن لغیره]

(۷۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ صبحی تک وصال فرمایا کرتے تھے (یعنی انطاری کے بعد صبحی صبحی تک کچھ نہ کھاتے پیتے تھے)

(۷۰۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ

بِهِ كَوْنٌ اَنْ اَقُولَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ الْخَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَكَرَّرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ [قال شعب: حديث صحيح] [انظر: ۷۲۶]

(۷۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی تکلیف یا مصیبت آنے پر نبی ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ بڑا بردبار اور مہربان ہے، اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

(۷۰۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي فُؤَيْدُ بْنُ أَبِي فَاخِصَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ قَدْ عَلَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَتَعْبُدُ؟ جَنَّتْ يَا أَبَا مُوسَى أَمْ زَانٍ؟ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَلْ عَالِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا عَادَ مُسْلِمٌ مُسْلِمًا إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ جِئْنٍ يُصْبِحُ إِلَى أَنْ يُمَسِيَ وَجَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ خَرِيفًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقُلْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا الْخَرِيفُ؟ قَالَ السَّائِلَةُ الَّتِي تَسْقِي النَّخْلَ [قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب. قال

الأكباني: صحيح (الترمذی: ۹۶۹) قال شعب: حديث حسن والصحيح وقفه] [راجع: ۶۱۲]

(۷۰۳) ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا عیادت کی نیت سے آئے ہو یا ملاقات کے لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین! میں تو عیادت کی نیت سے آیا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا و مغفرت کرتے رہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک ”خریف“ بنا دیتا ہے، ہم نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! خریف سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ نہر جس سے باغات سیراب ہوں۔

(۷۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْوُذَعِيُّ أَنبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْخَوَارِجِ لِيُهِمُّ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ بَغْجَةَ فَقَالَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلْ مَقْتُولٌ صَرْبَةً عَلَى هَذَا تَخْصِبُ هَذِهِ يَعْنِي لِعَيْنِهِ مِنْ رَأْيِهِ عَهْدٌ مَعَهُودٌ وَقَضَاءٌ مَقْضَى وَقَدْ خَابَ مَنْ الْفَتْرَى وَعَاتَبَهُ فِي لَبَائِمِهِ فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِلْبَائِمِ هُوَ أَتَعْدُ مِنَ الْكِبَرِ وَأَجْعَلُ أَنْ يَفْتَدِيَ بِي الْمُسْلِمُ [قال شعب: إسناده ضعيف]

(۷۰۵) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بصرہ کے خوارج کی ایک جماعت آئی، ان میں ”جعد بن جھ“ نامی ایک آدمی بھی تھا، وہ کہنے لگا کہ علی! اللہ سے ڈرو، تم نے بھی ایک دن مرنا ہے، فرمایا نہیں! بلکہ شہید ہوتا ہے، وہ ایک ضرب ہوگی جو سر پر لگے گی اور اس داڑھی کو رنگین کر جائے گی، یہ ایک طے شدہ معاملہ اور فیصلہ شدہ چیز ہے اور وہ شخص

نقصان میں رہے گا جو جھوٹی باتیں گھڑے گا، پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں کچھ کڑے نکالے تو فرمایا کہ تمہیں میرے لباس سے کیا غرض، یہ تکبر سے دور اور اس قابل ہے کہ اس معاملے میں مسلمان میری پیروی کریں۔

(۷.۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْوَرِ قَالَ قُلْتُ لَأَيِّنَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَا سَأَلَهُ عَمَّا سَمِعْتُ الْعِشْيَةَ قَالَ فَجِئْتُهُ بَعْدَ الْوُضْءِ فَقَدْ خَلَّتْ عَلَيْهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَمَتَكَ مُخْتَلِفَةً بَعْدَكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّ الْمَخْرُوجَ يَا جَبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى بِهِ يَقْضِي اللَّهُ كُلَّ جَبَّارٍ مَنْ اعْتَصَمَ بِهِ نَجَا وَمَنْ تَوَكَّلَ هَلَكَ مَرَّتَيْنِ قَوْلُ فَصْلٍ وَلَيْسَ بِالْهَزْلِ لَا تَخْتَلِفُهُ النَّاسُ وَلَا تَفْتَنِي أَعَايِجُهُ فِيهِ نَبَأٌ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَفَصْلٌ مَا بَيْنَكُمْ وَتَحْيَرٌ مَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ إِنْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا

حديث غريب ..... وإسناده مجهول. قال الألباني: ضعيف الإسناد (التِّرْمِذِيُّ: ۶-۲۹)

(۷.۴) حارث بن عبد اللہ امور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ آج رات ضرور امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دوں گا، اور ان سے اس چیز کے متعلق ضرور سوال کروں گا جو میں نے ان سے کل سنی ہے، چنانچہ میں عشاء کے بعد ان کے یہاں پہنچا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس جبریل آئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ! آپ کی امت آپ کے بعد اختلافات میں پڑ جائے گی، میں نے پوچھا کہ جبریل اس سے بچاؤ کا راستہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا قرآن کریم، اسی کے ذریعے اللہ ہر ظالم کو کس نہیں کرے گا، جو اس سے مضبوطی کے ساتھ چمٹ جائے گا وہ نجات پا جائے گا، اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، یہ بات انہوں نے دہرہ دہرہ کہی۔

پھر فرمایا کہ یہ قرآن ایک فیصلہ کن کلام ہے، یہ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے، زبانوں پر یہ پرانا نہیں ہوتا، اس کے عجائب کبھی ختم نہ ہوں گے، اس میں پہلوں کی خبریں ہیں، درمیان کے فیصلے ہیں اور بعد میں پیش آنے والے حالات ہیں۔

(۷.۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ عَمَادِ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَبْقَى لَهَا صَلَاحٌ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوْرًا مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًا قَالَ فَوَجَعَ إِلَيْنَا فَلَا يَبْقَى لَنَا صَلَاحٌ قَالَ فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنِي وَأَقُولُ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كُيِّبَ لَنَا إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى قَعِيدِهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كُيِّبَ لَنَا مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كُيِّبَ لَنَا وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا [رَاجِع: ۵۷۱]

(۷۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ رات کے وقت ہمارے یہاں تشریف لائے، اور ہمیں نماز کے لئے جگا کر خود اپنے کمرے میں جا کر نماز پڑھنے لگے، کافی دیر گزرنے کے بعد جب ہماری کوئی آہٹ نہ سنائی دی تو دوبارہ آ کر ہمیں جگایا اور فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو، میں اپنی آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا اور عرض کیا ہم صرف وہی نماز پڑھ سکتے ہیں جو ہمارے لیے لکھ دی گئی ہے اور ہماری روحیں اللہ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے، نبی ﷺ نے یہ سن کر مجھے کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے گئے، میں نے کان لگا کر سنا تو نبی ﷺ اپنی راہ پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ ہم صرف وہی نماز پڑھ سکتے ہیں جو ہمارے لیے لکھ دی گئی ہے اور انسان بہت زیادہ جھگڑا لو واقع ہوا ہے۔

(۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو يُونُسَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنُ أَبِي عَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ لَمَّا خَرَجْتُ التَّخَوَّاجُ بِالْمُهَوَّاجِ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سِرِّ النَّاسِ وَهُمْ أَقْرَبُ الْعُدُوِّ إِلَيْكُمْ وَإِنْ تَسِيرُوا إِلَى عَدُوِّكُمْ أَنَا أَخَافُ أَنْ يَخْلُفَكُمْ هَؤُلَاءِ فِي أَغْيَابِكُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَخْرُجُ خَارِجَةٌ مِنْ أُمَّتِي تَسِرُ صِلَاتَكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ يَشِيءُ وَلَا صِيَامَكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ يَشِيءُ وَلَا قِرَاءَتَكُمْ إِلَى قِرَائَتِهِمْ يَشِيءُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُمْ عَلَيْهِمْ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَصَا وَلَيْسَ لَهَا ذِرَاعٌ عَلَيْهَا مِثْلُ حَلَمَةِ النَّذْيِ عَلَيْهَا شَعْرَاتٌ بِيضٌ لَوْ يَعْلَمُ النَّحِيشُ الَّذِينَ يَصِيبُونَهُمْ مَا لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَا تَكْلُمُوا عَلَى الْقَمَلِ فَيَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ فَلَذَكَرُ الْخَلِيفَةُ بِطَوِيلِهِ [صححه مسلم ۱۱۰۶۶]

(۷۰۶) زید بن وہب کہتے ہیں کہ جب نہروان میں خوارج نے خروج کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ ان لوگوں نے ناحق خون بہایا ہے، لوگوں کے جانوروں کو لوٹا ہے اور یہ تمہارے سب سے قریب ترین دشمن ہیں، اس لئے میری رائے یہ ہے کہ تم اپنے دشمنوں کی طرف کوچ کرو، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ لوگ عقب سے تم پر نہ آ پڑیں، اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک ایسا مرد ظاہر ہوگا جس کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، جن کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی وقعت نہ ہوگی، جن کی تلاوت کے سامنے تمہاری تلاوت کچھ نہ ہوگی، وہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہوں گے کہ اس پر انہیں ثواب ملے گا حالانکہ وہ ان کے لئے باعث عقاب ہوگا، کیونکہ وہ قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے آ رہا ہو جاتا ہے، اور ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا آدمی بھی ہوگا جس کا بازو تو ہو گا لیکن کہنی نہ ہوگی، اس کے ہاتھ پر عورت کی چھاتی کی گھنڈی جیسا نشان ہوگا جس کے ارد گرد سفید رنگ کے کچھ بالوں کا گچھا ہوگا، اگر کسی ایسے لشکر کو جو ان پر حملہ آور ہو، اس ثواب کا پتہ چل جائے جو ان کے پیغمبر کی زبانی ان سے کیا گیا ہے تو وہ صرف اسی

پر مجروحہ کر کے بیٹھ جائیں، اس لئے اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ، اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ وَاللَّهِ إِنَّا لَمَعْنَا بِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِأَلْحَقِيقَةِ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ لِيُهِمَّ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيُّ إِذْ قَالَ عُمَرُ وَذَكَرَ لَهُ التَّمَنُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِنَّ أَمَّ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنْ لَا يَكُونَا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَوْ أَخَّرْتُمْ هَذِهِ الْعُمْرَةَ حَتَّى تَزُورُوا هَذَا الْبَيْتَ زُورَتَيْنِ كَانَ أَفْضَلَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ وَسَّعَ فِي الْخَيْرِ وَعَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي يُعْلَفُ بَعِيرًا لَهُ قَالَ فَلَبَّغَهُ الْإِدْيُ قَالَ عُمَرُ فَاقْبَلْ حَتَّى وَقَفَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَعَمَدْتَ إِلَى سَنَةِ سَنَتَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخِصَ رَخِصَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا لِلْعِبَادِ فِي كِتَابِهِ تَضَيُّعُ عَلَيْهِمْ فِيهَا وَنَهَى عَنْهَا وَقَدْ كَانَتْ لِيَدِي الْحَاجَّةَ وَلِنَائِي الدَّارُ ثُمَّ أَهْلٌ بِحَبْجَةٍ وَعُمْرَةٌ مَعًا فَاقْبَلْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ وَهَلْ نَهَيْتُ عَنْهَا إِنِّي لَمْ أَهْ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ رَأْيَا أَشْرَفْتُ بِهِ فَمَنْ شَاءَ أَخَذَ بِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۷۷) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا اہم اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جھہ میں تھے جب کہ ان کے پاس اہل شام کا ایک وفد آیا تھا، ان میں حبیب بن مسلمہ فہری بھی تھے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے حج تمتع کا ذکر چمڑا تو انہوں نے فرمایا حج اور عمرہ کا اتمام یہ ہے کہ ان دونوں کو اشہر حج میں اکٹھا نہ کیا جائے، اگر تم اپنے عمرہ کو مؤخر کر دو اور بیت اللہ کی دوسری زیارت کرو تو یہ زیادہ افضل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نیکی کے کاموں میں وسعت اور کشادگی رکھی ہے۔

اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ وادی میں اپنے اونٹ کو چارہ کھلا رہے تھے، انہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی یہ بات معلوم ہوئی تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ نبی علیہ السلام کی ایک سنت کو اور اللہ کی اس رخصت کو جو اس نے قرآن میں اپنے بندوں کو دی ہے، لوگوں کو اس سے روک کر انہیں نیکی میں جھلا کریں گے؟ حالانکہ ضرورت مند آدمی کے لئے اور اس شخص کے لئے جس کا گھر دور ہو، یہ حکم یعنی حج تمتع کا اب بھی باقی ہے۔

یہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا (تاکہ لوگوں پر اس کا جواز واضح ہو جائے) اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے آ کر ان سے پوچھا کہ کیا میں نے حج تمتع سے منع کیا ہے؟ میں نے تو اس سے منع نہیں کیا، یہ تو ایک رائے تھی جس کا میں نے مشورہ دیا تھا، جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الزُّرْقِيِّ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَكَائِي أَنْظُرْ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى بَعْلَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ حِينَ وَقَفَ عَلَى شِعْبِ الْأَنْصَارِ فِي حَبْجَةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأَيَّامٍ صِيَامٍ إِنَّمَا هِيَ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ

وَذُنُجُو [صححه ابن خزيمة: (۲۱۴۷)، قال شعيب: [إسناده حسن] [راجع: ۵۶۷]

(۷۰۸) مسعود بن حکم انصاری کی والدہ کہتی ہیں کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میں اب بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ رہی ہوں، کہ وہ نبی ﷺ کے سفید فخر پر سوار ہیں، چتہ الوداع کے موقع پر وہ انصار کے ایک گروہ کے پاس رک رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے لوگو! نبی ﷺ فرماتے تھے کہ یہ روزے کے ایام نہیں ہیں، یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے دن ہیں۔

(۷۰۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَسَعْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ سَعَدُ ابْنُ الْهَادِ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَلَرَّيْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ أَرُمُ يَا سَعْدُ فَبَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي [صححه البخاری (۴۰۵۹)، ومسلم (۲۴۱۱)]

[انظر: ۱۷، ۱۱۴۷، ۱۳۵۷]

(۷۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کبھی کسی کے لئے ”سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے“ اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا، غزوہ احد کے دن آپ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ سعد! تیرے چچا کو تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

(۷۱۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَقُولُ لَهَا كُمْ عَنْ تَخْتِمْ اللَّعَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِي وَالْمَعْصُومِ وَلِقَاءِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاسِعٌ وَكَسَانِي حُلَّةً مِنْ سِيرَاءٍ لَخَرَجْتُ فِيهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنِّي لَمْ أَكْسُهَا لِنَلْسَتِهَا قَالَ فَرَجَعْتُ بِهَا إِلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَعْطَيْتَهَا نَاجِيَتَهَا فَأَخَذَتْ بِهَا لِتَطْوِيَهَا عَمِي فَشَقَّقْتُهَا بِسِنِّينِ قَالَ فَقَالَتْ تَرَبَّثَ بِذَاكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ مَاذَا صَنَعْتَ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِهَا فَالْبِيسِي وَالْحِكْمِي نَسَانَاكَ [صححه مسلم (۴۸۰)] قال

شعيب: [إسناده حسن] [انظر: ۹۲۴، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۹۸]

(۷۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ”میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں“ سونے کی انگوٹھی، ریشم یا عطر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے اور رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا ہے، اور ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عطا سے فرمایا، میں اسے پہن کر نکلا تو فرمایا علی! میں نے تمہیں یہ اس لئے نہیں دیا کہ تم خود اسے پہن لو، چنانچہ میں اسے لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آ گیا اور اس کا ایک کنارہ ان کے ہاتھ میں پکڑا یا تا کہ وہ میرے ساتھ زور لگا کر اسے کھینچیں، چنانچہ میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے، یہ آپ نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھے یہ لباس پہننے سے منع فرمایا ہے اس لئے اب تم اپنے لئے اس کا لباس بنا لو اور گھر کی جو عورتیں ہیں انہیں بھی

۳۵۹

(۷۱۱) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ الْخِيَلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَدِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي سِتْرَيْنِ وَمِائَةِ شَيْءٍ إِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَبَيْعُهَا خُمْسُهُ دَرَاهِمُ [قال الأسناني: صحيح (الترمذي: ۶۲۰، أبو داود: ۱۵۷۴، النسائي: ۳۷/۵)] [انظر: ۱۶۳، ۱۶۳۳، ۱۶۶۷، ۱۶۶۹]

(۱۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی، جس کا نصاب یہ ہے کہ ہر چالیس پر ایک درہم واجب ہوگا، ایک سو نوے درہم تک کچھ واجب نہ ہوگا، لیکن جب ان کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درہم واجب ہوں گے۔

(۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [قال شعب: حديث حسن، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۰/۲۶۹]

(۷۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم انہیں زبان سے ادا کرو تو تمہارا رے گناہ معاف کر دیئے جائیں حالانکہ تمہارے گناہ معاف ہو چکے، یہ کلمات کہہ لیا کرو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، وہ حلیم و کریم ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ بزرگ و برتر ہے، اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، وہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

(۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُكْبَانَ عَنْ أَبِي يَعْقَبٍ قَالَ لَمَّا صَرَبَ ابْنُ مُلْجِمٍ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الضَّرْبَةَ قَالَ عَلِيُّ افْعَلُوا بِهِ كَمَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْعَلَ بِوَجْهِ إِيَّاهُ أَرَادَ قَتْلَهُ فَقَالَ افْعَلُوا ثُمَّ خَرَفُوهُ [إسناده ضعيف]

(۷۱۵) ابونجی کہتے ہیں کہ جب ابن ملجم نامی ایک بد نصیب اور شقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ وہی سلوک کرو جو نبی ﷺ نے اس شخص کے ساتھ کیا تھا جس نے انہیں شہید کرنے کا ارادہ کیا تھا، پھر فرمایا کہ اسے قتل کر کے اس کی لاش نہ راتل کرو۔

(۷۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَمٍ عَنْ هُرَيْرِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ ابْنِ جَبَلَةَ أَنَّ قَالَ دَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عَفْبَةً بَنَ عَمْرٍو النَّضَارِيُّ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرُقُ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تُطْرَفُ مَعَهُ حَتَّى الْيَوْمِ وَاللَّهِ إِنَّ رَجَاءَ هَذِهِ  
الْأُمَّةِ بَعْدَ مِائَةِ عَامٍ [قال شعيب: إسناده قوي] [انظر: ٧١٨، ١١٨٧]

(۷۱۳) نعیم بن وحید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ ہی نے یہ بات فرمائی ہے کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین پر کوئی آنکھ ایسی باقی نہ بچے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں یعنی سب لوگ مرجائیں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات فرمائی تھی، وہ یہ ہے کہ آج جو لوگ زندہ ہیں سو سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ رہے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں، یعنی قیامت مرا نہیں ہے، بخدا! اس امت کو سو سال کے بعد تو سہولیات ملیں گی۔

(۷۱۵) حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي خِمَلٍ وَفَرْبَةِ وَوَسَادَةِ آدَمَ حَشَوْهَا إِذْ خَرَّ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَيْفٌ [قال شعيب: إسناده قوي] [راجع: ٦٤٣]

(۷۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قاطمہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ میں روئیں وار کپڑے، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ دیا تھا جس میں "اذخر" نامی گھاس بھری ہوتی تھی۔

(۷۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْمُعَالِدِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَجَعَ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ صَرَبَهَا يَوْمَ الْخُمَيْسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ أَجْلِدُهَا بِكَتَابِ اللَّهِ وَأَرْجُمُهَا بِسُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البعاری (٢٨١٢)] [انظر: ٨٣٩٨]

[۱۳۱۷، ۱۲۱۰، ۱۱۹۰، ۱۱۸۵، ۹۷۸، ۹۴۲، ۹۴۱]

(۷۱۶) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی ایک عورت پر جرم کی سزا جاری فرمائی، جمرات کے دن اسے کوڑے مارے اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کر دیا اور فرمایا میں نے کوڑے قرآن کریم کی وجہ سے مارے اور سنگسار سنت کی وجہ سے کیا۔

(۷۱۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ فُلَّانٍ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَثَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْرَ مَنْكِبَيْهِ وَيَضَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى فَرَائِضَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ وَيَضَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَثَّرَ [قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ٧٢٩، ٨٠٣، ٨٠٤، ٨٠٥]

(۷۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرض نماز کی تکبیر ہونے کے بعد اللہ اکبر کہتے، کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے، قراءت مکمل ہونے کے بعد جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگتے تب بھی اسی طرح کرتے، رکوع سے سرائٹا کر بھی اسی طرح کرتے، بیٹھے ہونے کی صورت میں کسی رکن کے دوران آپ ﷺ رفع یدین نہ فرماتے تھے، البتہ جب دونوں جبہ کے کمرے ہوتے تو رفع یدین کر کے تکبیر کہتے۔

(۷۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ أَبْنَانَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ دَجَاجَةَ قَالَ دَخَلَ أَبُو مَنْصُورٍ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَنْتَ الْقَائِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ عَامٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنفُوسَةٌ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ عَامٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنفُوسَةٌ مِمَّنْ هُوَ حَتَّى الْيَوْمِ وَإِنْ رَجَاءَ هَذِهِ الْأُمَّةُ بَعْدَ الْمِائَةِ [راجع: ۷۱۴]

(۷۱۸) نعیم بن دجاجہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو منصور انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ ہی نے نبی ﷺ کے حوالے سے یہ بات فرمائی ہے کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین پر کوئی آنکھ ایسی باقی نہ بچے گی جس کی پلکیں جھپکیں ہوں یعنی سب لوگ مر جائیں گے؟ نبی ﷺ نے جواب فرمائی تھی، وہ یہ ہے کہ آج جو لوگ زندہ ہیں سو سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ رہے گی جس کی پلکیں جھپکیں ہوں، یعنی قیامت مراد نہیں ہے، بخدا! اس امت کو سو سال کے بعد تو سب لوگ مر جائیں گے۔

(۷۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَبْنَانَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ مَوْلَى أَمْرِائِهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَرَجَ الشَّيَاطِينُ يُرَبِّئُونَ النَّاسَ إِلَى أَسْوَاقِهِمْ وَمَعَهُمُ الرَّاياتُ وَتَقَعْدُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمُ السَّابِقِ وَالْمُصَلِّيَ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَمَنْ دَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَلَانْتَصَتْ أَوْ أَسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ وَمَنْ نَأَى عَنْهُ فَاسْتَمَعَ وَأَنْتَصَتْ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ وَمَنْ دَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَلَمَّا وَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ نَأَى عَنْهُ فَلَمَّا وَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ قَالَ صَبْرٌ فَقَدْ تَكَلَّمَ وَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا جُمُعَةَ لَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[قال الألبانی: ضعيف (ابوداود: ۱۰۵۱)]

(۷۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے اپنے ٹھکانوں سے نکل پڑتے ہیں اور لوگوں کو بازاروں میں روکنے کی کوششیں کرتے ہیں، ان کے ساتھ کچھ جھنڈے بھی ہوتے ہیں، دوسری طرف فرشتے مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کے لئے ان کے مراتب کے مطابق ثواب لکھتے ہیں، پہلے کا، دوسرے کا، اس کے بعد آنے والا کا، یہاں تک کہ امام نکل آئے، سو جو شخص امام کے قریب ہو، خاموشی سے بیٹھ کر توجہ سے اس کی بات سنے، کوئی لغو

حرکت نہ کرے تو اس کے لئے دہرا اجر ہے، اور جو شخص امام سے دور ہو لیکن پھر بھی خاموش بیٹھ کر توجہ سے سننے میں مشغول رہے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے تو اس کے لئے اکہرا اجر ہے، اور جو شخص امام کے قریب بیٹھ کر بیکار کاموں میں لگا رہے، خاموشی سے بیٹھے اور نہ ہی توجہ سے اس کی بات سنے تو اسے دہرا گناہ ہوگا، اور جو شخص دور بیٹھ کر بیکار کاموں میں لگا رہے، خاموشی سے بیٹھے اور نہ ہی توجہ سے اس کی بات سنے تو اسے اکہرا گناہ ہوگا اور جو شخص کسی کو خاموشی کرانے کے لئے "سی" کی آواز نکالے تو اس نے بھی بات کی، اور جس شخص نے بات کی اسے جمعہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا، پھر فرمایا کہ میں نے تمہارے نبی ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

(۷۲۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْتَمَسَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تُلْتَمَسُ الضَّالَّةُ فَلَا يُوْجَدُ [راجع: ۶۷۵]

(۷۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی (جب تک میرے صحابہ مکمل طور پر دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں) یہاں تک کہ میرے کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو اس طرح تلاش کیا جائے گا جیسے کسی گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن کوئی ایک صحابی رضی اللہ عنہ بھی نزل سکے گا۔

(۷۲۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الرُّمَّا وَآجِلَهُ وَشَاهِدِيهِ وَالْمُحْتَلِّلَ لَهُ [راجع: ۶۳۵]

(۷۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سو دُور، سو دکھلانے والے، سو دی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والے، حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۷۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ هُبَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الْأَهْبِ وَالْقَسَى وَالْمِيقَرَةِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح المتن (أبو داود: ۴۰۵۱، ابن ماجه: ۳۶۵۴، الترمذی: ۲۸۰۸، النسائی: ۱۶۵/۸) قال شعب: إسناده حسن] [انظر: ۸۱۶، ۱۰۴۹، ۱۱۰۲، ۱۱۱۳، ۱۱۵۹]

(۷۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

(۷۲۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُودَى الْمَكَاتِبُ بِقَدْرِ مَا آذَى [قال شعب: صحيح] [انظر: ۸۱۸]

(۷۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عہد مکاتیب یعنی وہ غلام جس سے ایک مقررہ مقدار ادا کرنے پر آقائے آزادی کا عہدہ کر لیا ہو، نے جتنی مقدار ادا کر دی ہو، اتنی مقدار میں وہ دیت کا مستحق بھی ہو جائے گا۔

(۷۲۴) حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْإِيَامِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَبِشًا وَآمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَإِذَا دَامَ أَنَا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ آخِرُونَ إِنَّمَا قَرَرْنَا مِنْهَا فَلَذِكْرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ آوَدُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلآخِرِينَ قُولُوا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ لِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ [راجع: ۱۶۲۲]

(۷۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ایک انصاری کو ان کا امیر مقرر کر دیا، اس نے آگ جلائی اور کہا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ، لوگ ابھی اس میں چلا تک لگانے کی سوچ ہی رہے تھے کہ ایک نوجوان کہنے لگا کہ آگ ہی سے تو بھاگ کر ہم نبی ﷺ کے واسطے سے دابہ سے بھاگتے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ کو سارا واقعہ بتایا گیا، نبی ﷺ نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کرنے والوں فرمایا کہ اگر تم اس میں ایک مرتبہ داخل ہو جاتے تو پھر بھی اس میں سے نکل نہ سکتے، اور دوسروں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے، اطاعت کا تعلق تو صرف نیکی کے کاموں سے ہے۔

(۷۲۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّاسِ مَا تَرَوْنَ فِي فَضْلِ فَضْلٍ عِنْدَنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ شَغَلْنَاكَ عَنْ أَهْلِكَ وَضَيْقِكَ وَتِجَارَتِكَ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ لِي مَا تَقُولُ أَنْتَ فَقُلْتُ قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ فَقَالَ لِي قُلْ فَقُلْتُ لِمَ تَجْعَلُ يَقِينَكَ هَذَا فَقَالَ لَتُخْرِجَنَّ مِنِّي قُلْتُ أَجَلُ وَاللَّهِ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهُ أَتَذْكُرُ حِينَ بَعَثَكَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعِيًا فَاتَّبَعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَفَتَنَكَ صَدَقَتُهُ فَكَانَ بَيْنَكُمَا شَيْءٌ فَقُلْتُ لِي انْعَلِقْ مَعِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ خَائِرًا فَرَجَعْنَا ثُمَّ عَدَوْنَا عَلَيْهِ فَوَجَدْنَاهُ طَيِّبَ النَّفْسِ فَأَخْبَرْتَهُ بِأَلَدِي صَنَعَ فَقَالَ لَكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُ أَبِيهِ وَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي رَأَيْنَاهُ مِنْ خُثُورِهِ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَالَّذِي رَأَيْنَاهُ مِنْ طَيِّبِ نَفْسِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ إِنَّكُمَا أَتَيْتُمَانِي فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَقَدْ بَقِيَ عِنْدِي مِنَ الصَّدَقَةِ دِينَارَانِ فَكَانَ الَّذِي رَأَيْتُمَا مِنْ خُثُورِي لَهُ وَأَتَيْتُمَانِي الْيَوْمَ وَقَدْ وَجَّهْتُهُمَا فَذَاكَ الَّذِي رَأَيْتُمَا مِنْ طَيِّبِ نَفْسِي فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَدَقْتَ وَاللَّهِ لَأَشْكُرَنَّ لَكَ الْأَوَّلَى وَالْآخِرَةَ [إسناده ضعيف. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح]

(الترمذی: ۳۷۶۰)

(۷۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ ہمارے پاس یہ جو کچھ زائد مال بچ گیا ہے اس کے بارے تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے کہا کہ امیر المؤمنین! آپ ہماری وجہ سے اپنے اہل خانہ، اپنے

کاردار اور تجارت سے رہ گئے ہیں، اس لئے یہ آپ رکھ لیں، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ لوگوں نے آپ کو مشورہ دے تو دیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ آپ بھی تو کوئی رائے دیجئے، میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے یقین کو نگاہ میں کیوں تبدیل کر رہے ہیں؟ فرمایا آپ اپنی بات کی وضاحت خود ہی کریں۔

میں نے کہا بہت بہتر، میں اس کی ضرورت وضاحت کروں گا، آپ کو یاد ہو گا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے آپ کو صدقات و زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا تھا، آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا، آپ دونوں کے درمیان کچھ اونچ نیچ ہو گئی، آپ نے مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس چلو، ہم وہاں پہنچے تو ہم نے نبی ﷺ میں وہ نشاط و دیکھا جو ہوتا تھا، چنانچہ ہم وہاں آ گئے، اگلے دن جب ہم دوبارہ حاضر ہوئے تو اس وقت ہم نے نبی ﷺ کو ہشاش بشاش پایا، پھر آپ نے انہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتایا، انہوں نے آپ سے فرمایا کہ کیا آپ کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ انسان کا چچا اس کے باپ کے مرتبہ میں ہوتا ہے؟

پھر ہم نے نبی ﷺ سے پہلے دن کی کیفیت اور دوسرے دن کی کیفیت کے حوالے سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب آپ دونوں پہلے دن میرے پاس آئے تھے تو میرے پاس زکوٰۃ کے دو بیڑے تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ نے مجھے بوجھل طبیعت میں دیکھا، اور جب آج آپ دونوں میرے پاس آئے تو میں وہ کسی کو دے چکا تھا، اسی وجہ سے آپ نے مجھے ہشاش بشاش پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر فرمایا آپ نے صحیح فرمایا، بخدا! میں دنیا و آخرت میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

(۷۳۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَا يَكْلِمَاتٍ وَأَمْرِي إِنْ نَزَلَ بِي كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ أَنْ أَقُولَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْعَلِيمُ سُبْحَانَهُ وَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [راجع: ۷۰۱]۔

(۷۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی تکلیف یا مصیبت آنے پر نبی ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ بڑا بڑا اور مہربان ہے، اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

(۷۳۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَكَّلَ مَوْجِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَاتِهِ لَمْ يَصِبْهَا مَاءٌ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ كَذِبًا وَكَذًا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمِنْ ثَمَّ عَازَيْتُ شُعْرَى [قال الألبانی: ضعيف (ابو داود):

(۷۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص چٹابت کی حالت میں غسل کرتے ہوئے ایک بال کے برابر بھی جگہ خالی چھوڑ دے جہاں پانی نہ پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جہنم میں ایسا ایسا معاملہ کریں گے، بس اسی وقت سے میں نے اپنے بالوں کے ساتھ دشمنی پال لی۔

(۷۲۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُعَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَفَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعَةِ أَنْوَاجٍ [قال شعيب: إسناده ضعيف]

[انظر: ۸۰۱]

(۷۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

(۷۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ وَالْمَاجِشُونُ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَبَّرَ اسْتَفْتَحَ ثُمَّ قَالَ وَجْهَتْ وَجْهِي لِلدِّيِّ فَطَرَتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي لِمَا غَفِرَ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَعْنِي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا قَرَأَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكَعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلدِّيِّ خَلَقَهُ قَصُورُهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ فَخَشَى سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ [صححه مسلم (۷۷۱)، وابن

حزم (۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱،

معبود نہیں، آپ ہی میرے رب اور میں آپ کا عبد ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے اس لئے آپ میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادیں، کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف کر ہی نہیں سکتا، اور بہتر اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرمائیے، کیونکہ بہترین اخلاق کی طرف بھی آپ ہی رہنمائی کر سکتے ہیں اور مجھے برے اخلاق سے بچائیے کیونکہ ان سے بھی آپ ہی بچا سکتے ہیں، آپ کی ذات بڑی بابرکت اور برتر ہے، میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہوں۔

جب رکوع میں جاتے تو یوں کہتے کہ الہی! میں نے آپ کے لئے رکوع کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کا تابع فرمان ہوا، میرے کان اور آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور پٹھے سب آپ کے سامنے بھٹکے ہوئے ہیں۔

جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سبحان اللہ! حمد اور بے ادولک الحمد کہنے کے بعد فرماتے کہ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں جو زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی جگہ کو پر کر دیں اور اس کے علاوہ جس چیز کو آپ چاہیں، بھر دیں۔

جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو یوں فرماتے کہ الہی! میں نے آپ کے لئے سجدہ کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کا تابع فرمان ہوا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ و ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی بہترین تصویر کشی کی، اس کے کان (سننے) اور آنکھ دیکھنے کے قابل بنائے، اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے جو بہترین خالق ہے۔

اور جب نماز کا سلام پھیرتے تو یوں فرماتے کہ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو معاف فرما دے اور جو میں نے حد سے تجاوز کیا وہ بھی معاف فرما دے، اور جن چیزوں کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، وہ بھی معاف فرما دے، آپ ہی اول و آخر ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

(۷۸۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا طَرِيقٌ عَنِ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ الْحَنْظَلَةِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وَلَدْتُ لِي بَعْدَكَ وَلَدًا أَسْمِيهِ بِاسْمِكَ وَأُكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ فَكُنْتُ رُحْصَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِّي [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۶۷)]

(۷۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر آپ کے بعد میرے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں ایہ نبی ﷺ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے رخصت تھی۔

(۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ بْنِ لَابِسٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَهْدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَحِلُّكَ إِلَّا مُتَأَفِّقٌ [راجع: ۶۴۲]

(۷۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے یہ بات ذکر فرمائی تھی کہ تم سے بغض کوئی منافق ہی کر سکتا ہے اور تم سے محبت کوئی مومن ہی کر سکتا ہے۔



(۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجَبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ | صححه ابن حزيمة: (٢٩١٤ و ٢٩١٥) وقال الترمذي: هذا حديث

حسن صحيح. قال الألباني: حسن (ابن ماجة: ٣١٤٣، الترمذی: ١٥٠٣، النسائي: ٢١٧/٧) [انظر: ٧٣٤،

11512, 12, 9, 3, 22, 1, 21, 827

(۷۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ قربانی کے جانوروں کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں کہ کہیں ان میں کوئی عیب تو نہیں ہے۔

(٧٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنَّا

نَسِيرُ مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا رَجُلٌ يَلْبَسُ بِهِمَا جَعِيماً فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ هَذَا فَقَالُوا عَلَى

قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي لَمْ أَهْبِثُ عَنْ هَذَا قَالِ بَلَىٰ وَلَكِنْ لَمْ أَكُنْ بِأَدْعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَقَوْلِكَ [صححه البخارى (١٥٦٣)] [انظر: ١١٣٩]

(۷۳۳) مروان بن حکم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ ایک شخص حج اور عمرہ

دلوں کا تلبیہ کہتے ہوئے نظر آیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ میں نے اس کی ممانعت کا حکم جاری کر دیا ہے؟ فرمایا کیوں نہیں،

لیکن آپ کی بات کے آگے میں نبی ﷺ کی بات کو نہیں چھوڑ سکتا۔

(٧٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَّةٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْبَقَرَةِ

لَقَالَ عَنْ سُبْحَةِ لَقَالَ مَكْسُورَةُ الْقُرْنُ فَقَالَ لَا يَصْرُوكَ قَالَ الْعُرْجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغْتَ الْمَسْكَ فَاذْبَحْ أَمْرًا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ [راجع: ٧٣٢]

(۷۳۴) ایک آدمی نے حضرت علیؑ سے گائے کی قربانی کے حوالے سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ ایک گائے سات

آدمیوں کی طرف سے کفایت کر جاتی ہے، اس نے پوچھا کہ اگر اس کا سینک نو ماہوا ہو تو؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے کہا کہ

اگر وہ نکلڑی ہو؟ فرمایا اگر قربان کا وہ تک خود چل کر جاسکے تو اسے ذبح کرلو، نبی ﷺ نے نہیں حکم دیا ہے کہ جانور کے آنکھ اور کان

اچھی طرح دیکھ لیں۔

(٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ وَأَبُو عَمْرٍو بْنُ الْغَلَاءِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيهِمْ رَجُلٌ مُؤَدِّنُ الْيَدِ أَوْ مُتَدُونُ الْيَدِ

أَوْ مُخْذَجُ الْيَدِ وَلَوْلَا أَنْ تَطَّيَّرُوا لِآثَانِكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُوهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ عِيْدَةُ قُلْتُ يَعْزِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِى

وَرَبُّ الْكُفَّةِ إِي وَرَبُّ الْكُفَّةِ إِي وَرَبُّ الْكُفَّةِ راجع: ١٦٢٦

(۷۳۵) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم نکلے گی، ان میں ایک آدمی ناقص الخلق بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاؤ تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے نقل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے تین مرتبہ فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّمَلِّصِيِّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الطُّهَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَأَتَيْتُهَا فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَحِفَّ مِنْ دِمِهَا فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ مِنْ دِمِهَا فَأُقِمَّ عَلَيْهَا الْحَدَّ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ [راجع: ۶۷۹]

(۷۳۶) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی کسی باندی سے بدکاری کا گناہ مرزد ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر حد جاری کرنے کا حکم دیا، میں اس کے پاس پہنچا تو ابھی اس کا خون بند نہیں ہوا تھا، میں نے نبی ﷺ کو اس کی اطلاع دی، تو نبی ﷺ نے فرمایا جب اس کا خون رک جائے تو اس پر حد جاری کر دینا اور یاد رکھو! اسے مملوکوں پر بھی حدود جاری کیا کرو۔

(۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِلَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا

[قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴)] [انظر: ۹۱۸، ۹۱۷، ۹۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱

(۷۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ تھی کہ مسیح علی النعمین کے لئے موزوں کا وہ حصہ زیادہ موزوں ہے جو زمین کے ساتھ لگتا ہے یہ نسبت اس حصے کے جو پاؤں کے اوپر رہتا ہے، حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو اوپر کے حصے پر مسیح کرتے ہوئے دیکھ لیا۔

(٧٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَانَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُنْزِيَ جِمَارًا عَلَى قَوْسٍ [قال شعيب: صحيح] | النظر:

111-A-437

(۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں گھوڑوں پر گدھوں کو کدوانے سے (جفتی کروانے سے) منع فرمایا ہے۔

(٧٣٩) حَدَّثَنَا وَجِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَخْلَفْتُ أَحَدًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَسْتَخْلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَدِيٍّ (راجع: ٥٦٦)

(۷۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کو



وَقَالَ الْآخَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ لِي عَشْرَةٌ ذَنَابِيرٌ فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِدِينَارٍ وَقَالَ الْآخَرُ كَانَ لِي دِينَارٌ فَتَصَدَّقْتُ بِعَشْرِهِ قَالَ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ سَوَاءٌ كُلُّكُمْ تَصَدَّقُ بِعَشْرِ مَالِهِ [إسناده ضعيف] [انظر: ۹۲۵]

(۷۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے جن میں سے میں نے دس دینار صدقہ کر دیئے، دوسرے نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے، میں نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کر دیا، اور تیسرے نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار تھا، میں نے اس کا دواں حصہ صدقہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم سب کو برابر برابر اجر ملے گا اس لئے کہ تم سب نے اپنے مال کا دواں حصہ صدقہ کیا ہے۔

(۷۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ وَمِسْقَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَقَّ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الْكُرَادِيسِ [قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۳۷) قال شعيب: حسن] [انظر: ۱۰۵۳، ۹۴۷، ۹۴۶، ۹۴۴، ۷۴۶]

(۷۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے اور ہڈیوں کے جوڑ مضبوط تھے۔

(۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَكَلِّمْ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ [راجع: ۱۶۹۰] (۷۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سنانا۔

(۷۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ أَبَانَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَقَّ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبٌ وَجْهُهُ حُمْرَةٌ طَوِيلُ الْمَسْرُوبَةِ ضَخْمَ الْكُرَادِيسِ إِذَا مَشَى تَكَفُّوا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرِ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ بَنَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۴۴]

(۷۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے، سر مبارک بڑا اور دائرہ نما تھی، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ مبارک میں سرخی کی آمیزش تھی، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی

گھائی سے اتر رہے ہیں، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا۔

(۷۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنبَاةٍ إِسْرَائِيلُ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ أَبِي فَاخِشَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَى لَهُ قَبْصَرًا فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَتْ لَهُ الْمُلُوكُ فَقَبِلَ مِنْهُمْ إِنْ شَرَعِي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ جَدًّا (الترمذی: ۱۵۷۶) قَالَ شُعَيْبٌ: وَالحديث إسناده

ضعیف [انظر: ۱۲۳۵]

(۷۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسری نے نبی ﷺ کی خدمت میں بدیہ بھیجا، آپ ﷺ نے قبول فرمایا، اسی طرح قیسر نے بدیہ بھیجا تو وہ بھی قبول فرمایا اور دیگر بادشاہوں نے بھیجا تو وہ بھی قبول فرمایا۔

(۷۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّسِجِ عَلَى الْخَفِيِّ فَقَالَتْ سَلْ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِهَذَا مِنِّي كَانَ يَسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةٌ أَبَامَ وَلِكُلِّبِهِنَّ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ | صححه مسلم (۲۷۶) وابن خزيمة (۱۹۴ و ۱۹۵) | انظر:

۱۲۷۷، ۱۲۴۵، ۱۱۲۶، ۱۱۱۹، ۹۶۶، ۹۴۹، ۹۰۷، ۹۰۶، ۷۸۱، ۷۸۰

(۷۷۸) شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسج کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلہ کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں بھی رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسج کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۷۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِثْلُهُ [قال شعيب: صحيح]

(۷۷۹) گذشتہ روایت اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۷۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَنبَاةٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّغْنَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْمٍ الْغَفَقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا بِمِثْلِهِ وَحَرِيرًا بِمِثْلِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ هَذَانِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورٌ أُمَّتِي [قال شعيب: صحيح] [انظر: ۹۳۵]

(۷۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا اور بائیں ہاتھ میں ریشم پکڑا اور دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

(۷۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَنبَاةٍ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وَفَرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ [قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۷، ابن ماجه: ۱۱۷۹،

الترمذی: ۳۵۶۶، النسائی: ۲۴۸/۳) قال شعيب: إسناده قوى] [انظر: ۹۵۷، ۱۲۹۵]

(۷۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ وتر کے آخر میں یوں فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تیری درگزر کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری ذات کے ذریعے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

(۷۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَطْرَفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْهَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْقُرْآنِ [راجع: ۱۶۳۳]

(۷۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص مغرب اور عشاء کے درمیان تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے۔

(۷۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبِي يَذَّابِرَ لِرُكْبَتَيْهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرُّكَّابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ حَمِدَ اللَّهُ تِلَاثًا وَكَبَّرَ تِلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ثُمَّ ضَحِكْتُ فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكْتُ فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَعْجَبُ الرَّبُّ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَيَقُولُ عِلْمُ عَبْدِي أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الدُّنُوبَ غَيْرِي [صححه ابن حبان (۲۶۹۷) والحاكم (۹۸/۲-۹۹)، قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۶۰۲،

الترمذی: ۳۴۴۶) قال شعيب: حسن لغیره] [انظر: ۹۳۰، ۱۰۵۶]

(۷۵۵) علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا، جب انہوں نے اپنا پاؤں اس کی رکاب میں رکھا تو ”بسم اللہ“ کہا، جب اس پر بیٹھ گئے تو یہ دعاء پڑھی کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارا تابع فرما دیا، ہم تو اسے اپنے تابع نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ ”الحمد للہ“ اور تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر فرمایا اے اللہ! آپ پاک ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے معاف فرما دیجئے، پھر مسکرا دیئے۔

میں نے پوچھا کہ امیر المومنین! اس موقع پر مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں نے کیا اور نبی ﷺ بھی مسکرائے تھے اور میں نے بھی ان سے اس کی وجہ پوچھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بندہ یہ کہتا ہے کہ پروردگار! مجھے معاف فرما دے تو پروردگار کو خوشی ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے علاوہ اس کے گناہ کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

(۷۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَادَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ اتَّعَوذُ بِالْحَسَنِ وَفِي نَفْسِكَ مَا فِيهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرَو إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبِّي فَتَصَرَّفَ قَلْبِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنْ ذَلِكَ لَا يَمْنَعُنَا أَنْ نُوَدِّيَ إِلَيْكَ النَّصِيحَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَادَ أَخَاهُ إِلَّا ابْتِغَتْ اللَّهُ لَهُ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ مِنْ أَمَى سَاعَاتِ النَّهَارِ تَحَانَ حَتَّى يَمْسِيَ وَمِنْ أَمَى سَاعَاتِ اللَّيْلِ تَحَانَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ لَهُ عُمَرَو وَخِيفَ تَقُولُ فِي الْمُسْهِ فِي الْجَنَازَةِ بَيْنَ يَدَيْهَا أَوْ خَلْفَهَا فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ فَضْلَ الْمُسْهِ مِنْ خَلْفِهَا عَلَى بَيْنِ يَدَيْهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فِي جَمَاعَةٍ عَلَى الْوَحْدَةِ قَالَ عُمَرَو فَلَأْنِي رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُمَا تَحَرَّوْهُمَا أَنْ يُحَرِّجَا النَّاسَ (النظر: ۱۹۵۵)

(۷۵۲) (عبداللہ بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمرو بن حرث حضرت امام حسن مجتبیٰ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ یوں تو آپ حسن کی پیار پرسی کے لئے آئے ہیں اور اپنے دل میں جو کچھ چھپا رکھا ہے اس کا کیا ہوگا؟ عمرو نے کہا کہ آپ میرے رب نہیں ہیں کہ جس طرح چاہیں میرے دل میں تصرف کرنا شروع کر دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن اس کے باوجود ہم تم سے نصیحت کی بات کہنے سے نہیں رکیں گے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے کسی بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے، اللہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو شام تک دن کے ہر لمحے میں اس کے لئے دعا و مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو گیا ہو تو صبح تک رات کی ہر گھڑی اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ عمرو بن حرث نے پوچھا کہ جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جنازے کے آگے چلنا چاہئے یا پیچھے؟ فرمایا کہ آگے چلنے پر پیچھے چلنا اسی طرح افضل ہے جیسے فرض نماز یا جماعت پڑھنے کی نصیحت تہا پڑھنے پر ہے، عمرو نے کہا کہ میں نے تو خود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلنے ہوئے دیکھا ہے؟ فرمایا وہ دونوں لوگوں کو اپنی وجہ سے تنگی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے تھے۔

(۷۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَّابِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَبْرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْقَصَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَفَقْتُهَا بَيْنَ نَيْسَابِي (راجع: ۱۶۹۸)

(۷۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے ہدیہ کے طور پر ایک ریشمی جوڑا آیا، نبی ﷺ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں اسے پہن کر باہر نکلا، لیکن جب نبی ﷺ کے روئے انور پر تارافنگی کے اثرات دیکھے تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۷۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ كَانَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُنْعَةِ وَعَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَمْرٍ بِهَا فَقَالَ عُمَانُ لِعَلِيٍّ إِنَّكَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ راجع: ۱، ۴۳۱۔

(۷۵۶) عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ لوگوں کو حج تمتع سے روکتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ کہا ہو گا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ جانتے بھی ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا ہے پھر بھی اس سے روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو ٹھیک ہے، لیکن میں اندیشہ ہے (کہ لوگ رات کو بیویوں کے قریب جائیں اور صبح کو غسل جنابت کے پانی سے گیلے ہوں اور حج کا احرام باندھ لیں) (۷۵۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي خَرَبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّبَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّضِيعِ يَضَعُ بَوْلَ الْغُلَامِ وَيُفَسِّلُ بَوْلَ الْبَغَايَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غَسِلَا جَمِيعًا راجع: ۱، ۵۶۳۔

(۷۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شیر خوار بچے کے متعلق ارشاد فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینے مارنا بھی کافی ہے اور بچی کا پیشاب جس چیز پر لگ جائے اسے دھویا جائے گا، قتادہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب انہوں نے کھانا پینا شروع نہ کیا ہو اور جب وہ کھانا پینا شروع کر دیں تو دونوں کا پیشاب جس چیز کو لگ جائے اسے دھونا ہی پڑے گا۔

(۷۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ حَتَّى يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَآلِيهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَحَتَّى يُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَحَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ قَالَ الْأَكْبَلِيُّ: صحيح (ابن ماجة: ۸۱، الترمذی: ۲۱۴۵)۔ قال شعيب: رجاله ثقات [انظر: ۱، ۱۱۱۲]۔

(۷۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے، اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں، اس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان رکھے۔

(۷۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ



رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ قَوَارِيرُهُ فَقَالَ إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا فَقَالَ أَذْهَبَ قَوَارِيرُهُ قَالَ فَلَمَّا وَارِثُهُ وَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اغْتَبِلْ اسَاسَهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ ضَعَفَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَتَبِعَهُ الثَّوَالِيقِيُّ وَقَالَ ابْنُ الْحَدَّادِيِّ: فِي اسَاسِهِ بَعْضُ انْشَاءٍ. قَالَ الْأَبْيَانِيُّ: صَحِيحٌ (أَبُو دَاوُدَ: ۳۲۱۴، التَّسَانُفِيُّ: ۱/۱۱۰، ۷۹/۱). [انظر: ۱۰۹۳].

(۷۵۹) ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں خواجہ ابو طالب کی وفات کی خبر دی، نبی ﷺ نے فرمایا جا کر انہیں کسی گڑھے میں چھپا دو، حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ وہ تو شرک کی حالت میں مرے ہیں (میں کیسے ان کو قبر میں اتاروں؟) نبی ﷺ نے پھر یہی فرمایا کہ جا کر انہیں کسی گڑھے میں چھپا دو، جب میں انہیں کسی گڑھے میں اتار کر نبی ﷺ کے پاس واپس آیا تو مجھ سے فرمایا کہ جا کر غسل کرو۔

(۷۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِيعْتُهُمَا وَكَوَفَّتْ بَيْنَهُمَا فَلَمْ تَكُتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَذْرِكُهُمَا فَأَرْجِعَهُمَا وَلَا تَبِيعَهُمَا إِلَّا جَمِيعًا قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لِغَيْرِهِ. [النظر: ۱۰۴۵].

(۷۶۰) حضرت علیؓ نے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے دو غلاموں کو بیچنے کا حکم دیا، وہ دونوں آپس میں بھائی تھے، میں نے ان دونوں کو دو الگ الگ آدمیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا، اور آپؐ نے نبی ﷺ کو اس کی اطلاع دی، نبی ﷺ نے فرمایا واپس جا کر ان دونوں کو واپس لو اور انھیں ایک ہی آدمی کے ہاتھ ان دونوں کو فروخت کرو (تا کہ دونوں کو ایک دوسرے سے کچھ تو قرب اور انس رہے)

(۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ الْوُثُو بِحُكْمِ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ وَلَكِنْ سَنَةً سَنَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۶۵۲].

(۷۶۲) حضرت علیؓ نے فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔

(۷۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعَيْبٌ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِفُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ [قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۷۹۵). قال شعيب: اسنادہ حسن]. [انظر: ۱۰۵۸، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۵۳].

(۷۶۴) حضرت علیؓ نے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات

جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هُوَ قَالَ نَصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا وَجُعِلَتْ أُمِّي خَيْرَ الْأُمَمِ | قال شعب: اسنادہ حسن |۔ [انظر: ۱۳۶۲]۔

(۷۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے کچھ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا میری مدد عرب کے ذریعے کی گئی ہے، مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے ہیں، میرا نام ”احمد“ رکھا گیا ہے، مٹی کو میرے لیے پانی کی طرح پاک کرنے والا قرار دیا گیا ہے اور میری امت کو بہترین امت کا خطاب دیا گیا ہے۔

(۷۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاتًا إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ الْفَجْرِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ | راجع: ۱۵۶۹ |۔

(۷۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اذان فجر کے قریب وتر ادا فرماتے تھے اور اقامت کے قریب فجر کی سنتیں پڑھتے تھے۔

(۷۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشَجَعِيُّ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَرْنَا الدَّجَالَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَقَطَ مُعَمَّرًا لَوْ أَنَّهُ لَقَالَ غَيْرَ ذَلِكَ أَخَوْفَ لِي عَلَيْكُمْ ذَكَرَ كَلِمَةً

(۷۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سوئے ہوئے تھے اور ہم قریب ہی بیٹھے ”دجال“ کا تذکرہ کر رہے تھے، اچانک آپ ﷺ بیدار ہو گئے، آپ کے روئے انور کا رنگ سرخ ہو رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تم پر دجال سے زیادہ ایک دوسری چیز کا خطرہ ہے۔

(۷۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عُلْفَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُمِّدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلٌ أَوْ بَعْلَةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ بَدَلٌ أَوْ بَعْلَةٌ قُلْتُ وَمِنْ أَيْ شَيْءٍ هُوَ قَالَ يُحْمَلُ الْجِمَارُ عَلَى الْفَرَسِ فَيَخْرُجُ بَيْنَهُمَا هَذَا قُلْتُ أَفَلَا نَحْمِلُ فَلَانًا عَلَى فَلَانَةٍ قَالَ لَا إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الْيَدَيْنِ لَا يَتَلَمَّوْنَ | اسنادہ ضعیف |۔ [راجع: ۱۷۳۸]۔

(۷۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ کے ایک خمر چوڑا کیا گیا، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ خمر ہے نہ کریا موٹ، میں نے پوچھا کہ یہ کس نسل سے ہوتا ہے؟ فرمایا گھوڑے پر گدھے کو سوار کر دیا جاتا ہے

جس کا ”نتیجہ“ اس ”خمر“ کی صورت میں نکلتا ہے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں بھی فلاں گدھے کو فلاں گھوڑی پر نہ چڑھا دوں؟ فرمایا نہیں، یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو جاہل ہوں۔

(۷۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرُكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ سَبَّحَ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ أَذِنَ [إسناده ضعيف] . [راجع: ۵۹۸] .

(۷۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر نبی ﷺ اس وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، اور اگر آپ ﷺ اس وقت نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو یوں ہی اجازت دے دیتے (اور سبحان اللہ کہنے کی ضرورت نہ رہتی)۔

(۷۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمُنَحَرُ يَمِينِي فَقَالَ هَذَا الْمُنَحَرُ وَبَيْنِي كُلُّهَا مُنَحَرٌ [راجع: ۵۶۲] .

(۷۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ منیٰ میں قربان گاہ پر تشریف لائے اور فرمایا یہ قربان گاہ ہے اور پورا منیٰ ہی قربان گاہ ہے۔

(۷۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَ الْحَسَنَ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْوِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنَ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْوِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وَلَدَ الثَّالِثَ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْوِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءٍ وَلَدَ هَارُونَ شَبْرٌ وَشَبِيرٌ وَشُبَيْرٌ قَالَ شَعِيبٌ: [إسناده حسن] . [النظر: ۹۵۳] .

(۷۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن کی پیدائش ہوئی تو میں نے اس کا نام ”حرب“ رکھا، نبی ﷺ کو بچے کی پیدائش کی خبر معلوم ہوئی تو تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا حرب، فرمایا نہیں، اس کا نام ”حسن“ ہے، پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ”حرب“ رکھ دیا، اس موقع پر بھی نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے پھر عرض کیا حرب، فرمایا نہیں اس کا نام ”حسین“ ہے، تیسرے بیٹے کی پیدائش پر بھی اسی طرح ہوا، اور نبی ﷺ نے اس کا نام بدل کر ”محسن“ رکھ دیا، پھر فرمایا کہ میں نے ان بچوں کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بچوں کے نام پر رکھے ہیں جن کے نام شبر، شبیر اور شعیب تھے۔

(۷۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانٍ وَهَبِيرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ اتَّبَعْنَا ابْنَةَ حَمْرَةَ تَنَادَى يَا عَمَّ وَيَا عَمَّ قَالَ فَتَنَاولَتْهَا بِيَدِهَا فَدَقَّقَتْهَا إِلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ ذُنُوكَ ابْنَةُ عَمَلِكِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اخْتَصَمْنَا فِيهَا أَنَا وَجَعْفَرُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعْفَرُ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا عِنْدِي يَعْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَقَالَ زَيْدُ ابْنَةُ أَخِي وَقُلْتُ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَاتَّسَهَتْ خَلْفِي وَخَلْفِي وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَمِئْتِي وَأَنَا مِنْكَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَأَخُونَا وَمَوْلَانَا وَالْحَارِثَةُ عِنْدَ خَالَاتِي فَإِنَّ الْخَالَهَ وَالِدَةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَزَوَّجْهَا قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ الْأَلْبَانِي: صحيح (ابوداود: ۵: ۲۲۸۰). قال

شعيب: اسنادہ حسن۔ [انظر: ۱۸۵۷، ۹۳۱]۔

(۷۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے نکلنے لگے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی چچا جان! چچا جان! پکارتی ہوئی ہمارے پیچھے لگ گئی، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا، اور اس نے کہا کہ اپنی چچا زاد بہن کو سنیا لو، جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو اس بچی کی پرورش کے سلسلے میں میرا، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا جھگڑا ہو گیا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ یعنی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا میرے نکاح میں ہیں، لہذا اس کی پرورش میرا حق ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ میری بیٹی تھی ہے اور میں نے یہ موقف اختیار کیا کہ اسے میں نے لے کر آیا ہوں اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، نبی ﷺ نے اس کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا جعفر! آپ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہیں، علی! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں اور زید! آپ ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں، بچی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ بھی ماں کے مرتبہ میں ہوتی ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ فرمایا اس لئے کہ یہ میری رضاعی بیٹی ہے۔

(۷۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهَمَّا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ أَيْسَغْفِرُ الرَّجُلُ لِأَبَوَيْهِ وَهَمَّا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوْلَمْ يَسْتَغْفِرْ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكْتُ مَا كَانُ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ إِلَى قَوْلِهِ تَبَرًّا مَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ فَلَا أَذْرَى قَالَهُ سَفْيَانُ أَوْ قَالَهُ إِسْرَائِيلُ أَوْ هُوَ فِي الْحَدِيثِ لَمَّا مَاتَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. قَالَ الْأَلْبَانِي: حسن (الترمذی: ۳۱۰۱، النسائی: ۹۱/۴). قال شعيب: اسنادہ

حسن۔ [انظر: ۱۸۵، ۹۱۰]۔

(۷۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو اپنے مشرک والدین کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے سنا تو

میں نے کہا کہ کیا کوئی شخص اپنے مشرک والدین کے لئے بھی دعاء مغفرت کر سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے لئے دعاء مغفرت نہیں کرتے تھے؟ میں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر اور اہل ایمان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لئے دعاء مغفرت کریں۔

(۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَامِرٍ، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ، وَغَائِطُهُ مُعْتَرِضَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ. [إخروجه ابن خزيمة (۸۲۱)]. قال شعيب [إسناده حسن].

(۷۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بعض اوقات رات کو نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ بخیمہ ان کے اوپر قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھیں۔

(۷۷۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِمَّا يَمْلِكُهَا عَدَلًا كَمَا مِلَنْتُ جَوْرًا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ رَجُلًا مِمَّا قَالَ وَسَمِعْتُهُ مَرَّةً يَذْكُرُهُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابو داؤد: ۴۲۸۳). قال شعيب: رجاله ثقات.

(۷۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر دنیا ختم ہونے میں صرف ایک دن ہی بچ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک ایسے آدمی کو ضرور بھیجے گا جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی (مراد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں جن پر اس ناکارہ کی مستقل کتاب ”اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور“ کے نام سے بازار میں دستیاب ہے)

(۷۷۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحَسَنِ أَشْبَهُ النَّاسِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَقْصَلَ مِنْ ذَلِكَ [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۷۷۹)]. قال شعيب: رجاله ثقات. [انظر: ۸۵۴].

(۷۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے لے کر سر تک نبی ﷺ کے مشابہہ ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نچلے حصے میں نبی ﷺ سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(۷۷۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَحْفَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْنَبَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَمُوتَ بِهِ فَاللَّهُ أَغْدَلُ مِنْ أَنْ يَتَنَبَّى

عَفُوَّتُهُ عَلَى عَبْدِهِ وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللَّهُ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يُعَوِّدَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ [قال الترمذی: وهذا حديث حسن غريب صحيح. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۶۲۶، ابن ماجه:

۲۶۰۴]. قال شعيب: اسناده حسن. [انظر: ۱۳۶۵].

(۷۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور اسے اس کی سزا بھی مل جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت عادل ہے کہ اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے، اور جو شخص دنیا میں کوئی گناہ کر بیٹھے اور اللہ اس کی پردہ پوشی کرتے ہوئے اسے معاف فرمادے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت کریم ہے کہ جس چیز کو وہ معاف کر چکا ہو اس کا معاملہ دوبارہ کھولے۔

(۷۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ كَهْمَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَحِكَ عَلَى الْمُسْبِرِ لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ ضَحِكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى يَذْثُ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَالَ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُو طَالِبٍ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصَلِّي بَطْنِ نَخْلَةٍ فَقَالَ مَاذَا تَصْنَعَانِ يَا ابْنَ أَخِي فَقَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُولَانِ بَأْسٌ وَلَكِنَّ وَاللَّهِ لَا تَعْلَمُونِ اسْمِي أَبَدًا وَضَحِكَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ لَا أَعْرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدَكَ قَبْلِي غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا [قال شعيب: اسناده ضعيف جدا. [انظر: ۱۱۹۲، ۱۱۹۱].

(۷۷۶) حبہ عریبی کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر اس طرح ہنسنے کو دیکھا کہ اس سے قبل انہیں اتنا زیادہ ہنسنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا، یہاں تک کہ ان کے آخری دانت بھی نظر آنے لگے، پھر فرمانے لگے کہ مجھے اپنے والد خلیلہ ابو طالب کی ایک بات یاد آگئی، ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ بطنِ نخلہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ خلیلہ ابو طالب آگئے اور کہنے لگے کہ جیسے ایتم دونوں کیا کر رہے ہو؟ نبی ﷺ نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی، وہ کہنے لگے کہ تم دونوں جو کر رہے ہو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے لیکن بخدا! مجھ سے اپنے کو لیے اوپر نہ کیے جاسکیں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی اس بات پر تعجب سے ہنسی آگئی اور فرمانے لگے کہ اے اللہ! میں اس بات پر فخر نہیں کرتا کہ آپ کے نبی کے علاوہ اس امت میں آپ کے کسی بندے نے مجھ سے پہلے آپ کی عبادت کی ہو، یہ بات تین مرتبہ دہرا کر وہ فرمانے لگے کہ میں نے لوگوں کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

(۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي وَأَكْثَرَ عَلَيَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلَى سَمْعَتِهِ مِنْهُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغُلَافِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَنْصَرَفَ ثُمَّ جَاءَ

وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلَّيْتُ بِنَاءُ قَالِ ابْنِي صَلَّيْتُ بِكُمْ إِنْفَاءً وَأَنَا جُنُبٌ فَمَنْ أَصَابَهُ مِثْلُ الَّذِي أَصَابَنِي أَوْ وَجَدَ  
رِذَاءً فِي بَطْنِهِ فَلْيَصْنَعْ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ [اسنادہ ضعیف]۔ [انظر: ۱۶۶۸]۔

(۷۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اچانک نبی ﷺ نماز چھوڑ کر کمر چلے گئے اور ہم کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے، تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے از سر نو ہمیں نماز پڑھائی، اور بعد فراغت فرمایا کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا تب مجھے یاد آیا کہ میں تو اختیاری طور پر ناپاک ہو گیا تھا، اس لئے اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس ہو رہی ہو یا میری جیسی کیفیت کا وہ شکار ہو جائے تو اسے چاہئے کہ میری ہی طرح کرے۔

(۷۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبِي يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ وَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبَسُ رِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشَّتَاءِ وَرِيَابَ الشَّتَاءِ فِي الصَّيْفِ فَقِيلَ لَهُ لَوْ سَأَلْتَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ قَالَ فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي وَقَالَ اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْخَرَّةَ وَالْهَرْدَ فَمَا وَجَدْتُ خَرًّا وَلَا هَرْدًا مُنْذُ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُجِيبُهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَارٍ فَتَشَرَّفَتْ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهَا [اسنادہ ضعیف]۔ قال الألبانی: حسن (ابن ماجہ: ۱۱۷)۔ [انظر: ۱۱۱۷]۔

(۷۷۹) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کے وقت مختلف امور پر بات چیت کیا کرتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عجیب عادت تھی کہ وہ سردی کے موسم میں گرمی کے کپڑے اور گرمی کے موسم میں سردی کے کپڑے پہن لیا کرتے تھے، کسی نے میرے والد صاحب سے کہا کہ اگر آپ اس چیز کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھیں تو شاید وہ جواب دے دیں؟ چنانچہ والد صاحب کے سوال کرنے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ غزوہ خیبر کے دن نبی ﷺ نے میرے پاس ایک قاصد بھیجا، مجھے آشوب چشم کی بیماری لاحق تھی، اس لئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو آشوب چشم ہوا ہے، نبی ﷺ نے یہ سن کر میری آنکھوں میں اپنا لعاب دین ڈال دیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! اس کی گرمی سردی دور فرما، اس دن سے آج تک مجھے کبھی گرمی اور سردی کا احساس ہی نہیں ہوا۔

اس موقع پر نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور خود اللہ اور اس کے رسول کی نگاہوں میں محبوب ہوگا، وہ بھاگنے والا نہ ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو نمایاں کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے وہ جھنڈا مجھے عطا فرمادیا۔

(۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ هَانِءَ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَمَّارٌ فَاسْتَاذَنَ فَقَالَ انْذِنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّبِّبِ الْمُكْتَبِ قَالَ

الترمذی: حسن صحیح، قال الألبانی: صحیح (ابن ماجة: ۱۴۶، الترمذی: ۳۷۹۸). قال شعب: رجاله ثقات. | انظر: ۱۱۶۰، ۱۰۷۹، ۱۰۳۳، ۹۹۹.

(۷۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنی دیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ کر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو، خوش آمدید اس شخص کو جو پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حامل ہے۔

(۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ وَغَيْرِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ سَلْ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَايَعَهُ فَقَالَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِكُلِّ يَوْمٍ يَبْعِي لِلْمَسَاكِينِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمَقِيمِينَ [راجع: ۷۴۸].

(۷۸۰) (شرح بن ہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ خیرتہ سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۷۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَثَرِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ قَالَ أَمْرِي عَلَى أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۷۴۸].

(۷۸۱) (شرح بن ہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۷۸۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ عَلَى الْمَسْرِ وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا يَكْتَابُ نَقَرُوهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا يَكْتَابُ اللَّهُ تَعَالَى وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ مَعْلَقَةٌ بِسَيْفِهِ أَخَذَتْهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا قَرَأْنُ الصَّدَقَةِ مَعْلَقَةٌ بِسَيْفِهِ لَهُ حِلْيَتُهُ حَبِيدٌ أَوْ قَالَ بَكْرَتُهُ حَبِيدٌ أَوْ حِلْفُهُ [قال شعب: صحيح لغيره]. | انظر: ۷۹۸، ۸۷۴، ۹۶۲.

(۷۸۲) طارق بن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بخدا! ہمارے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں، یا پھر یہ صحیفہ ہے جو کھوار سے لٹکا ہوا ہے، میں نے اسے نبی ﷺ سے حاصل کیا تھا، اس میں زکوٰۃ کے حصص کی تفصیل درج ہے، مذکورہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس کھوار سے لٹکا رہتا تھا جس کے حلقے لوہے کے تھے۔

(۷۸۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُعْبِرَةِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ تَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَ كَانَ أَبِي الْحَارِثُ عَلَى أَمْرِ مِنْ أُمُورِ مَكَّةَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ فَأَقْبَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ فَاسْتَقْبَلْتُ عُثْمَانَ بِالنَّزْلِ بِقَدِيدٍ فَاصْطَادَ أَهْلُ الْمَاءِ حَجَلًا فَلَقَبْنَاهُ بِمَاءٍ وَمِلْحٍ فَجَعَلْنَاهُ عَرَاقًا لِلرَّيْدِ فَقَدَّمْنَاهُ إِلَى عُثْمَانَ وَأَصْحَابِهِ فَاسْتَكْبَرُوا فَقَالَ عُثْمَانُ صَيْدَ لَمْ أَصْطَدْ وَلَمْ



أَمْرٌ بِصَيْدِهِ اضْطَاعَدَهُ قَوْمٌ حُلٌّ فَأَطْعَمُونَاهُ فَمَا بَأْسَ فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ يَقُولُ فِي هَذَا فَقَالُوا عَلِيُّ بْنُ أَبِي قُحَيْفَةَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ صَيْدَ لَمْ تَصْطَدَّهُ وَلَمْ تَأْمُرْ بِصَيْدِهِ اضْطَاعَدَهُ قَوْمٌ حُلٌّ فَأَطْعَمُونَاهُ فَمَا بَأْسَ قَالَ فَغَضِبَ عَلِيُّ وَقَالَ أَنَشُدُ اللَّهَ رَجُلًا شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ بِقَانِمَةٍ حِمَارٍ وَحُسْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَوْمٌ حُرْمٌ فَأَطْعِمُوهُ أَهْلَ الْحِلِّ قَالَ فَشَهِدَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ أَنَشُدُ اللَّهَ رَجُلًا شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ بِبَيْضِ النَّعَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَوْمٌ حُرْمٌ فَأَطْعِمُوهُ أَهْلَ الْحِلِّ قَالَ فَشَهِدَ دُونَهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ مِنَ الْإِنثَى عَشَرَ قَالَ فَتَنَى عُثْمَانُ وَرَكِعَ عَنِ الطَّعَامِ فَدَخَلَ رَحْلَهُ وَآكَلَ ذَلِكَ الطَّعَامَ أَهْلُ الْمَاءِ (قال الألباني: صحيح بلفظ آخر (ابوداود: ۱۸۴۹). قال شعيب: حسن لغيره). (انظر: ۷۸۴، ۸۱۴).

(۷۸۳) عبد اللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں میرے والد حارث مکہ مکرمہ میں کسی عہدے پر فائز تھے، ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بقول عبد اللہ بن حارث کے میں نے "قدید" نامی جگہ کے پڑاؤ میں ان کا استقبال کیا، اہل ماء نے ایک گھوڑا شکار کیا، ہم نے اسے پانی اور نمک ملا کر پکایا، اور اس کا گوشت ہڈیوں سے الگ کر کے اس کا "شرید" تیار کیا، اس کے بعد ہم نے وہ کھانا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے پیش کیا، لیکن ان کے ساتھیوں نے اس کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ نہ تو میں نے اس شکار کو پکڑا شکار کیا، اور نہ ہی اسے شکار کرنے کا حکم دیا، ایک غیر محرم جماعت نے اسے شکار کیا اور وہ اسے ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ اسے کون ناجائز کہتا ہے؟ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لگا دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا بھیجا، عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ وہ منظر میری نگاہوں میں اب بھی محفوظ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے گرد و غبار جھاڑتے ہوئے آ رہے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی یہی فرمایا کہ نہ تو ہم نے اسے شکار کیا ہے اور نہ ہی شکار کرنے کا حکم دیا ہے، ایک غیر محرم جماعت نے اسے شکار کر کے ہمارے سامنے کھانے کے لئے پیش کر دیا تو اس میں کیا حرج ہے؟ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ تر دوڑا کھار کر تے ہوئے فرمایا کہ میں ہر اس شخص کو قسم دے کر کہتا ہوں جو اس موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جبکہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنگلی گدھے کے پائے لائے گئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم محرم لوگ ہیں، یہ اہل حل کو کھلا دو، کیا ایسا ہے یا نہیں؟ اس پر نبی ﷺ کے بارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت نبی ﷺ کے پاس شتر مرغ کے انڈے لائے گئے، اس موقع پر موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو میں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم محرم لوگ ہیں، یہ غیر محرم لوگوں کو کھلا دو؟ اس پر

بارہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے، یہ دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دسرخوان سے اٹھ کر اپنے خیمے میں چلے گئے اور وہ کھانا اہل ماہ نے ہی کھالیا۔

(۷۸۴) حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَاهُ وَلِيَّ طَعَامَ عُمَاصَ قَالَ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْحَجَلِ حَوَالِي الْيُحْفَانِ لِحَاءَ رَجُلٍ فَقَالَ إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْرَهُ هَذَا فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ مُطْلَعٌ بِذِيهِ بِالْحَبِطِ فَقَالَ إِنَّكَ لَكَبِيرُ الْخِلَافِ عَلَيْنَا فَقَالَ عَلِيُّ أَذْكَرُ اللَّهُ مَنْ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بِعَجْرٍ حِمَارٍ وَحَنِيٍّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَأَطْعِمُوهُ أَهْلَ الْحِلِّ فَقَامَ رَجُلٌ فَشَهِدُوا ثُمَّ قَالَ أَذْكَرُ اللَّهُ رَجُلًا شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بِحُمُسٍ بِيضَاتٍ بِيضٍ فَقَالَ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَأَطْعِمُوهُ أَهْلَ الْحِلِّ فَقَامَ رَجُلٌ فَشَهِدُوا فَقَامَ عُثْمَانُ فَدَخَلَ فُسْطَاطَهُ وَتَرَكُوا الطَّعَامَ عَلَى أَهْلِ الْمَاءِ [راجع: ۷۸۴]۔

(۷۸۴) عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ ان کے والد حارث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کھانے کے ذمے دار تھے، عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ وہ منظریری نگاہوں میں ابھی محفوظ ہے کہ ہانڈیوں کے گرد گھوڑے کا گوشت پڑا ہوا ہے، ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے اچھا نہیں سمجھتے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے گرد و غبار جھارتے ہوئے آئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ ہم سے بہت زیادہ اختلاف کرتے ہیں، یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ہر اس شخص کو قسم دے کر کہتا ہوں جو اس موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جبکہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنگلی گدھے کے سرین لائے گئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم حرم لوگ ہیں، یہ اہل حل کو کھلا دے، کیا ایسا ہے یا نہیں؟ اس پر نبی ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت نبی ﷺ کے پاس شتر مرغ کے پانچ انڈے لائے گئے، اس موقع پر موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو میں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم حرم لوگ ہیں، یہ غیر حرم لوگوں کو کھلا دے؟ اس پر کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے، یہ دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دسرخوان سے اٹھ کر اپنے خیمے میں چلے گئے اور وہ کھانا اہل ماہ نے ہی کھالیا۔

(۷۸۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي النَعْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْعٍ الْأَعْلَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقْلَةً فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّا أَنْزَلْنَا الْحُمْرَ عَلَى غَنَمِنَا لَجِئْنَا بِمِثْلِ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۲۵۶۵) | انظر: ۱۳۵۹]

(۷۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ کے ایک خچر پیش کیا گیا، ہم نے عرض کیا

یا رسول اللہ! اگر ہم بھی فلاں گدھے کو فلاں گھوڑی پر چڑھا دیں اور ایسا جاتور پیدا ہو جائے تو کیسا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو جاہل ہوں۔

(۷۸۶) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَقٍّ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوُتْرَ

[راجع: ۱۶۵۲]

(۷۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتمی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدو کو پسند فرماتا ہے۔

(۷۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبِي إِسْحَاقُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنْ مَوْلَاهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اغْتَمَرْتُ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي زَمَانِ عُمَرَ أَوْ زَمَانِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَزَلَ عَلَيَّ أُخِيهِ أُمُّ هَانٍ وَبَنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ عُمْرَتِهِ رَجَعَ فَسَكَبَ لَهُ غُسْلٌ فَلَاغْتَسَلَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبُرَاقِ فَقَالُوا يَا أَبَا حَسَنِ جَنَّتْكَ نَسَلُكَ عَنْ أُمِّ نَجْبٍ أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ قَالَ أَطْلُ الْمَغِيرَةَ مِنْ شُعْبَةٍ يُعَذِّبُكُمْ أَنَّهُ كَانَ أَخَذْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَجَلٌ عَنْ ذَلِكَ جَنَّتْكَ نَسَلُكَ قَالَ أَخَذْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَّ بِنُ الْعَبَّاسِ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۷۸۷) عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ خلافت فاروقی یا خلافت عثمانی میں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، اس دوران وہ اپنی ہمیشہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے یہاں اترے، جب عمرہ سے فارغ ہو گئے تو ان کے یہاں واپس آئے، ان کے غسل کے لئے پانی رکھ دیا گیا، انہوں نے غسل کیا، ابھی غسل کر کے فارغ ہوئے تھے کہ اہل عراق کا ایک وفد آگیا، وہ لوگ کہنے لگے کہ اے ابوالحسن! ہم آپ کے پاس ایک سوال لے کر آئے ہیں، ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمیں اس کے متعلق کچھ بتائیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے آپ لوگوں سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے سب سے قریب العبد ہیں، انہوں نے کہا کہ بالکل ٹھیک، ہم اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے آئے ہیں، فرمایا نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب العبد تم بن عباس ہیں۔

(۷۸۸) حَدَّثَنَا عُقَابٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَنِيَّةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَصْرَمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَتَرَكَ دِينَارَيْنِ أَوْ دُرْهَمَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْتَبَانِ صَلُّوا عَلَيَّ هَذَا حَقُّكُمْ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۶۵]

(۷۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل صفہ میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا، انہوں نے ترکہ میں دو دینار یا دو

درہم چھوڑے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کے دوا نکارے ہیں جن سے داغا جائے گا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو۔

(۷۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَخَذَ فِي الرُّؤْيَا مَتَعَةً كُتِفَ عَقْدَ شَعِيرَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَاجِعٌ: ۱۵۶۸

(۷۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن ہو کے دانے میں گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ لَوْ بِنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَذُنَايَ وَوَعَاهُ قُلَيْبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبِعَ لِقَرِيْشٍ صَالِحُهُمْ تَبِعَ لِصَالِحِيهِمْ وَبِشْرَاهُمْ تَبِعَ لِشِرَائِهِمْ إِنْ شَاءَ النَّاسُ: ۱۵۶۹

(۷۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات نبی ﷺ کی زبان مبارک سے میرے کانوں نے سنی اور میرے دل و دماغ نے اسے محفوظ کیا کہ تمام لوگ قریش کے تابع ہیں، نیک لوگ نیکوں کے تابع اور برے لوگ بروں کے تابع ہیں۔

(۷۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُدُومٍ يَقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ عَنْ كُتَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ عَصَايِ الْأَذْنِ وَالْقَرْنِ قَالَ فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ النَّصْفُ فَمَا لَوْ قَدْ ذَلِكَ [رَاجِعٌ: ۱۶۳۳]

(۷۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیگ یا کان کے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ جانور جس کا نصف یا اس سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔

(۷۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْمُقَدِّمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى الْمَنَامَةِ فَاسْتَمَقَى الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ لَنَا يَكُرُّ لَحْلَحَهَا فَدَرَّتْ لَحْجَاهُ الْحَسَنُ فَتَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَاهَا أَحَبَّهُمَا إِلَيْكَ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ اسْتَمَقَى قَوْلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي وَإِبْرَاهِيمُ وَهَذَا الرَّاقِدُ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ حَدَّثَ]

(۷۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے غریب خانے پر تشریف لائے، میں سو رہا تھا، اتنی دیر میں حسن یا حسین کو پیاس لگی، نبی ﷺ ہماری ایک بکری کی طرف بڑھے جو بہت کم دودھ دیتی تھی، نبی ﷺ نے اس کا دودھ دودھا تو وہ بہت زیادہ نکلا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ ان کے پاس چلے گئے، نبی ﷺ نے انہیں ایک طرف بٹھالیا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ یا

رسول اللہ! شاید آپ کو اس سے زیادہ محبت ہے؟ فرمایا یہ بات نہیں ہے، اصل میں اس نے پہلے مانگا تھا، پھر فرمایا کہ قیامت کے دن میں ہتم، یہ دونوں اور یہ سونے والا ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔

(٧٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ لَوْيٌّ حَدَّثَنَا حُدَيْجٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ عَنْ أَبِي رَجَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ جَمِينَ بَرَّعَ الْقَمَرُ كَأَنَّهُ فُلُوقُ جَفْنَةٍ فَقَالَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ | إسناده ضعيف |

(۷۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس وقت گھر سے نکلا جب چاند طلوع ہو چکا تھا، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی بڑے پالے کا شگاف ہو، اور فرمایا آج کی رات شب قدر ہے۔

(٧٩٤) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَوَاضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَسَدِهِ مِنْ حَتَابَةٍ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَعِلَ بِهِ كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَنْ تَمَّ عَادِيَتْ رَأْسِي فِيمَنْ تَمَّ عَادِيَتْ رَأْسِي.

[راجعہ: ۷۲۷]

(۷۹۳) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جنابت کی حالت میں غسل کرتے ہوئے ایک ہال کے برابر بھی جگہ خالی چھوڑ دے جہاں پانی نہ پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جہنم میں ایسا ایسا معاملہ کرے جسے اسی وقت سے میں نے اپنے بالوں کے ساتھ دشمنی پالی۔

(٧٩٥) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَطَّاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَرِبَ قَائِمًا فَفَكَّرَ إِلَيْهِ النَّاسُ كَمَا تَهَمُّ أَنْكَرُوهُ فَقَالَ مَا تَنْظُرُونَ إِنْ أَشْرَبْتُ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبْتُ قَاعِدًا فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا | (المنظر - زادادان)

ومبصرة عن أعضاء): ٩١٦، ١١٢٥، ١١٢٩، ١١٤٠

(۷۹۵) زاذان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، لوگ ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے کیوں گھور گھور کر دیکھ رہے ہو؟ اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی ﷺ کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر بیٹھ کر پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٧٩٦) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالََا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخَمَ الرَّأْسِ عَظِيمَ الْعَيْنَيْنِ هَدَبَ الْأَشْفَارِ قَالَ حَسَنُ الشَّافِعِ مَشَرَبَ الْعَيْنَيْنِ بِحُمْرٍ كَتَّ اللَّحْمِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ شَتَّى الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَسَى كَانَتَا يَعْنِي فِي صَعْدِهِ قَالَ حَسَنٌ نَكْفَأُ وَإِذَا نَفَثَ نَفَثَ جَمِيعًا [رواه: ٦٨٤]

(۷۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک بڑا، آنکھیں موٹی موٹی، پلکیں لمبی لمبی، آنکھوں میں سرخی کے ڈورے، گھٹی ڈانگی، کھلتا ہوا رنگ اور ہاتھ پاؤں بھرے ہوئے تھے اور چلنے کی کیفیت ایسی تھی کہ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ عینہ کسی گھائی پر چل رہے ہوں، اور جب نبی عینہ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے۔

(۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ فُضَيْلٍ بْنُ عِيَّاضٍ وَقَالَ لِي هُوَ أَسْمَى وَكُنْتَنِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ الْجُمَيْسِ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ أَخْنَفٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ خَطِيبًا فِي الرَّحْبَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ دَعَا بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَنَمَضَ مِنْهُ وَشَرِبَ فَضَلَّ كُوزِهِ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَكُونُ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَهَذَا وَضَوْءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هَكَذَا إِنْ شَاءَ شَيْءٌ

صحیح لغیرہ

(۷۹۷) ربیع بن جراح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحن کو قدمیں تفریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور جو اللہ نے چاہا سوانہوں نے کہا، اس کے بعد پانی کا ایک برتن منگوایا، اس میں سے گل کی، کچھ پانی مسح کے طور پر اپنے جسم کے اعضاء وضو پر پھیر لیا، اور باقی ماندہ پانی کھڑے ہو کر پی لیا، اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو نکرہ سمجھتے ہیں، یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو اور میں نے نبی عینہ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَارِبٍ عَنْ طَارِقٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ مِنَ الْوُخْيِ أَوْ قَالَ كِتَابٌ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ الْمَقْرُونَةُ بِسَيْفِي وَعَلَيْهِ سَيْفٌ حَلِيقُهُ حَدِيدٌ وَفِيهَا قُرْآنُ الصَّدَقَاتِ [راجع: ۷۸۲]

(۷۹۸) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بخدا! ہمارے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی ایسی کتاب یا وحی نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں، یا پھر یہ صحیفہ ہے جو میری تلوار سے لٹکا ہوا ہے، اس میں زکوٰۃ کے حصص کی تفصیل درج ہے، مذکورہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس تلوار سے لٹکا رہتا تھا جس کے حلقے لوہے کے تھے۔

(۷۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّ عَلِيًّا قِيلَ لَهُ إِنَّ قَاتِلَ الزُّبَيْرِ عَلَى النَّبِ فَقَالَ لِيَدْخُلْ قَاتِلُ ابْنِ حَفِيظَةَ النَّارِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ الزُّبَيْرَ حَوَارِيٌّ [راجع: ۱۶۸۰]

(۷۹۹) زربین ہمیش کہتے ہیں کہ (ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون ہے؟) لوگوں نے بتایا کہ ابن جریر زنادہ آتا چاہتا ہے؟ فرمایا اسے اندر آئے دو، زبیر کا قاتل جہنم میں ہی داخل

ہوگا، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک خاص حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

(۸۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَاسْحَقُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ فَقُلْتُ بَعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّهُ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: ضعیف (ابن ماجہ: ۲۲۴۹، الترمذی: ۱۲۸۴) قال شعیب: حسن لغیرہ]

(۸۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے دو غلام بہرہ کر دیئے، وہ دونوں آپس میں بھائی تھے، میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا، ایک دن نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ وہ غلام کیا ہوئے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے واپس لے لو۔

(۸۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ فِي سَبْعَةِ أَنْوَابٍ [راجع: ۱۷۲۸]

(۸۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

(۸۰۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ قُصَّالَةَ بْنِ أَبِي قُصَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَبُو قُصَّالَةَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَائِدَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَرَضٍ أَصَابَهُ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي مَا يُعْمَلُ فِي مَنْزِلِكَ هَذَا لَوْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ لَمْ يَلِكْ إِلَّا أَعْرَابٌ جُهَيْنَةٌ تُحْمَلُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ وَلَيْكَ أَصْحَابُكَ وَصَلُّوا عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَمُوتَ حَتَّى أَوْمَرْتُمْ تُخَصَّبَ هَذِهِ يَعْني لِعَيْنَتُهُ مِنْ دَمِ هَذِهِ يَعْني هَامَتُهُ فَقِيلَ أَبُو قُصَّالَةَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ [البحر: ۹۲۷]

(۸۰۲) فضال "جن کے والد حضرت ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ بدری صحابہ کرام میں سے تھے" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے گیا، وہ کچھ بیمار ہو گئے تھے اور اس سے ان کی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی، میرے والد صاحب نے ان سے کہا کہ بیماری نے آپ کا کیا حال کر رکھا ہے؟ اگر آپ کا آخری وقت آ پہنچا تو آپ کے پاس جہینہ کے دیہاتیوں کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا جو آپ کو مدینہ منورہ لے جائیں گے، اس لئے اگر آپ کا آخری وقت قریب آ جائے تو آپ کے ساتھیوں کو آپ کا خیال کرنا چاہئے اور آپ کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے یہ بات بتا رکھی ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک کہ میں خلیفہ بن جاؤں، اس کے بعد یہ داڑھی اس سر

کے خون سے رنگیں ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں شہید ہوئے، جبکہ حضرت ابو الفضل رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد میں شریک ہو کر جنگ صفین کے موقع پر شہید ہو گئے۔

(۸۰۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْبَاقِشُونَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ يَكْبُرُ ثُمَّ يَقُولُ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَائِفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْغَلِيكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ خَلَعْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لَأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ اصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَيْسَ إِلَيْكَ إِلَهٌ إِلَّا أَنْتَ لَيْسَ إِلَيْكَ تَبَارُكٌ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَجَعْتَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اسَلَّمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَعْيَ وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا قَرَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اسَلَّمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسِنْ صُورَةَ فَقُضِّ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَإِذَا قَرَعَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ بَلَّغْنَا عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ زَاهَوِيٍّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَمِيلٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ قَالَ لَا يَتَقَرَّبُ بِالشَّرِّ إِلَيْكَ [راجع: ۱۷۱۷]

(۸۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب تکبیر تحریر کر چکے تھے تو شاہ پڑھنے کے بعد فرماتے کہ میں نے اپنے چہرے کا رخ اس ذات کی طرف سب سے یکسو ہو کر اور مسلمان ہو کر پھیر لیا جس نے آسمان و زمین کو تخلیق کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت اس اللہ کے لئے وقف ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، الہی! آپ ہی حقیقی بادشاہ ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، آپ ہی میرے رب اور میں آپ کا عبد ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے اس لئے آپ میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادیں، کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف کر ہی نہیں سکتا، اور بہتر اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرمائیے، کیونکہ بہترین اخلاق کی طرف بھی آپ ہی رہنمائی کر سکتے ہیں اور مجھے برے اخلاق سے بچائیے کیونکہ ان سے آپ ہی بچا سکتے ہیں، میں آپ کی بارگاہ میں حاضر اور آپ کا خادم ہوں، ہر قسم کی خیر آپ کے ہاتھ میں ہے، اور



شر آپ کے قریب نہیں کر سکتا، میں آپ کا ہوں اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر آؤں گا، آپ کی ذات بڑی بابرکت اور برتر ہے، میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہوں۔

جب رکوع میں جاتے تو یوں کہتے کہ الہی! میں نے آپ کے لئے رکوع کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کا تابع فرمان ہوا، میرے کان اور آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور پٹھے سب آپ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔

جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سبح اللہ لمن حمدہ اور ربنا وک الحمد کہنے کے بعد فرماتے کہ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں جو زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی جگہ کو پر کر دیں اور اس کے علاوہ جس چیز کو آپ چاہیں، بھر دیں۔

جب آپ منیٰ میں تھے عہدہ میں جاتے تو یوں فرماتے کہ الہی! میں نے آپ کے لئے عہدہ کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کا تابع فرمان ہوا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے عہدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی بہترین تصویر کشی کی، اس کے کان اور آنکھ دیکھنے کے قابل بنائے، اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے جو بہترین خالق ہے۔

اور جب نماز کا سلام پھیرتے تو یوں فرماتے کہ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو معاف فرما دے اور جو میں نے حد سے تجاوز کیا وہ بھی معاف فرما دے، اور جن چیزوں کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، وہ بھی معاف فرما دے، آپ ہی اول و آخر ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

(۸۰۴) حَدَّثَنَا حُجَّيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجَشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَحَنَّنَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجْهَتْ وَجْهِي فَقَدَّرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا [راجع: ۱۷۱۷]

(۸۰۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مذکور ہے۔

(۸۰۵) حَدَّثَنَا حُجَّيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۱۷۱۷]

(۸۰۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۸۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَرْهَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ لِأَمِيرٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَصْبِيحَ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ مِنْ لَحْمٍ نُسِكَهَ شَيْءٌ [راجع: ۱۴۳۵]

(۸۰۶) حضرت علیؑ جنت سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ تین دن

کے بعد اس کے گھر میں اس کی قربانی کا گوشت تھوڑا سا بھی موجود ہو۔

فائدہ: یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔

(۸۰۷) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ الْأَصَمُ قَالَ سَمِعْتُ السُّدِّيَّ إِسْمَاعِيلَ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِزْدَةَ عَنْ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ قَدْ مَاتَ قَالَ أَذْهَبَ قَوَارِهِ ثُمَّ لَا تُحَدِّثُ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي قَالَ قَوَارِئُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ أَذْهَبَ فَاغْتَسِلْ ثُمَّ لَا تُحَدِّثُ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي قَالَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ قَدْ عَلِيَ بِدَعْوَاتِ مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي بِهَا حُمْرُ النَّعَمِ وَسُودَها قَالَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ رِزْدَةَ عَنْ اللَّهِ عَنْهُ إِذَا غَسَلَ الْمَيِّتَ اغْتَسَلَ [إسناده

ضعيف] [انظر: ۱۱۰۷۴]

(۸۰۷) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں خواجہ ابوطالب کی وفات کی خبر دی، نبی ﷺ نے فرمایا جا کر انہیں کسی گڑھے میں چھپا دو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کوئی دوسرا کام نہ کرنا، چنانچہ جب میں انہیں کسی گڑھے میں اتار کر نبی ﷺ کے پاس واپس آیا تو مجھ سے فرمایا کہ جا کر غسل کرو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کوئی دوسرا کام نہ کرنا، چنانچہ میں غسل کر کے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھے اتنی دعا کیں دیں کہ مجھے ان کے بدلے سرخ یا سیاہ اونٹ ملنے پر اتنی خوشی نہ ہوتی، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب بھی کسی میت کو غسل دیا تو خود بھی غسل کر لیا۔

(۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْثِي فِي سَنَةِ اَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ تَعْيِيزِ النَّوَّاسِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظَرُ فِي أَحَبِّ الرِّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّونَ الرَّاغِصَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ [إسناده ضعيف جدا]

(۸۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی جس کا نام ”رافض“ ہوگا، یہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے، (ان کے عقائد و اعمال اسلامی نہ ہوں گے گو کہ وہ اسلام کا نام استعمال کرتے ہوں گے)

(۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رَحْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَاذِنُ فَإِنَّ تَحَنُّنًا فِي صَلَاةٍ سَبَّحَ وَإِنْ تَحَنُّنًا فِي غَيْرِ صَلَاةٍ أَذِنَ لِي [راجع: ۱۰۹۸]

(۸۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر نبی ﷺ اس وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، اور اگر آپ ﷺ اس وقت نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو یوں ہی اجازت دے دیتے (اور سبحان اللہ کہنے کی ضرورت نہ رہتی)۔

(۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُسْلِمَةُ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرِو النَّجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُفْيَانَ النَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعُوبُ الْعَبْدَ الْمُفْتَنَ التَّوَابَ [راجع: ۶۰۵].

(۸۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ مؤمن کو پسند کرتا ہے جو آزمائش میں مبتلا ہونے کے بعد توبہ کر لے۔

(۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ ابْنُ أَبِي شِهَابٍ الْخَنَاطُ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَغْيَانِي أَمْرُ الْمُنْذِي أَمَرْتُ الْيَقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ اسْتِغْنَاءً مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ [راجع: ۶۱۸].

(۸۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مدی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، جب میں اس سے عاجز آ گیا تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ حَبِيبٍ عَنِ الْمُتَعَةِ وَعَنِ لُحُومِ الْحُمُرِ [انظر: ۵۹۲].

(۸۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر کے زمانے میں ہی نکاحِ حنظلہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمادی تھی۔

(۸۱۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ إِنَّ قَاتِلَ الزُّبَيْرِ عَلَى النَّبِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَيْدُ خُلُقٍ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ النَّارِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ ابْنُ الْعَوَّامِ [راجع: ۶۸۰].

(۸۱۳) زہری کہتے ہیں کہ (ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون ہے؟) لوگوں نے بتایا کہ ابن جریر موز اندر آنا چاہتا ہے؟ فرمایا اسے اندر آنے دو، زہری کا قاتل جہنم میں ہی داخل ہوگا، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک خاص حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زہری ہے۔

(۸۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّ عُمَانَ بْنَ

عَقَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَزَلَ قَدْ بَدَأَ قَائِمًا بِالْحَجَلِ إِلَى الْحِجَابِ شَائِلَةً بِأَرْجُلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَضْفَرُ بَعِيرًا لَهُ فَبَاءَ وَالْفَحِطُ يَتَحَاثُّ مِنْ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلِيٌّ وَأَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَنْ هَذَا مِنْ أَشْجَعٍ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَغْرَابِيٌّ بِيضَاصَ نَعَامٍ وَتَضْمِيرٍ وَحُشٍ فَقَالَ أَطْعِمْنَهُ أَهْلَكَ إِنَّا حَرَمٌ قَالُوا بَلَى فَتَوَرَّكَ عَشْمَانُ عَنْ سَرِيرِهِ وَنَزَلَ فَقَالَ حَبَلْتُ عَلَيْكَ [راجع: ۷۸۳]

(۸۱۳) عبد اللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ”قدید“ نامی جگہ میں پڑاؤ کیا، ان کی خدمت میں بڑی ہاڈیوں کے اندر گھوڑے کا گوشت لایا گیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے گردوغبار جھاڑتے ہوئے آئے لیکن انہوں نے وہ کھانا نہیں کھایا، لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ روک لئے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قبیلہ اُحبیہ کا کوئی آدمی یہاں موجود ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی آدمی نے شتر مرغ کے کچھ اٹھ لے اور ایک وحشی جانور کا خشک کیا ہوا گوشت پیش کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ اپنے گھروالوں کو کھلا دو کیونکہ ہم محرم ہیں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔

یہ دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دسترخوان سے اٹھ کر اپنے خیمے میں چلے گئے اور کہنے لگے کہ اب اس میں ہمارے لیے بھی ناپسندیدگی پیدا ہوگئی ہے۔

(۸۱۵) حَدَّثَنَا عَقَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَأَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ [راجع: ۶۲۲]

(۸۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر یا کتا ہو۔

(۸۱۶) حَدَّثَنَا عَقَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَيَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّقَبِ وَالْقَسَى وَالْعِشْرَةِ [راجع: ۷۲۲]

(۸۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

(۸۱۷) حَدَّثَنَا عَقَانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الطَّحَّانُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ قَبْلَ الْعَتَمَةِ وَبَعْدَهَا يَغْلُطُ أَصْحَابُهُ فِي الصَّلَاةِ [راجع: ۶۶۳]

(۸۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص عشاء سے پہلے یا بعد میں تلاوت

کرتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے، کیونکہ اس طرح اس کے دوسرے ساتھیوں کو نماز پڑھتے ہوئے مغالطہ ہو سکتا ہے۔

(۸۱۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤَذَى الْمُكَاتِبُ بِقَدْرِ مَا آذَى [راجع: ۱۷۲۳]

(۸۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عید مکاتب یعنی وہ غلام جس سے ایک مقررہ مقدار ادا کرنے پر آواز دی کا معاہدہ کر لیا ہو، نے جتنی مقدار ادا کر دی ہو، اتنی مقدار میں وہ دیت کا مستحق بھی ہو جائے گا۔

(۸۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَوَّجَهُ فَاطِمَةُ بَعَثَ مَعَهَا بِحَمِيلَةٍ وَوَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْثٌ وَرَحِيْنٌ وَسِقَاءٌ وَجَوْتَيْنِ [راجع: ۱۶۴۳]

(۸۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھڑوں کے جھیز میں روئیں وار کپڑے، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ دیا تھا جس میں ”اذخر“ نامی گھاس بھری ہوئی تھی، نیز دو چکیاں اور دو سٹکے بھی دیئے تھے۔

(۸۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يُحَنَسَ وَصِيفَةَ كَنَانَا مِنْ سَبِي النُّعْمَنِ فَوُتَّتْ صِيفَةُ بِرَجُلٍ مِنَ النُّعْمَنِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَأَدَّعَاهُ الزَّائِي وَيُحَنَسُ فَأَخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ فَرَفَعَهُمَا إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ عَلِيٌّ أَقْضِيَ فِيهِمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَوْلَا لِفِرَاشٍ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَجَلَدَهُمَا خَمْسِينَ خَمْسِينَ [إسناده ضعيف]

(۸۲۰) سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نخمس اور صفیر دونوں ٹکس کے قیدیوں میں سے تھے، صفیر نے ٹکس کے ایک دوسرے آدمی سے بدکاری کی، اور ایک بچے کو جنم دیا، اس زانی اور نخمس دونوں نے اس بچے کا دعویٰ کر دیا، اور اپنا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، انہوں نے ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا اور وہ یہ کہ بچہ ستر والے کا ہوگا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں، پھر انہوں نے دونوں کو پچاس پچاس کوڑے مارے۔

(۸۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَصَّالَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِمِنَى إِذَا صَانِعٌ يَصِيحُ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصُومُوا فِيهَا أَيَّامَ أَكَلٍ وَشَرْبٍ قَالَتْ فَرَفَعْتُ أَطْنَابَ الْمُسْطَاطِ إِذَا الصَّانِعُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ [راجع: ۱۵۶۷]

(۸۲۱) عمرو بن سلیم کی والدہ کہتی ہیں کہ ہم میدان منی میں تھے کہ ایک آدمی کو یہ منادی کرتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، یہ دن کھانے پینے کے ہیں اس لئے ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے، میں نے اپنے خیمے کا

پردہ بنا کر دیکھا تو وہ منادی کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۸۲۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجْبَةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَوَحَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ [قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۱۶۲۴، ابن ماجہ: ۱۷۹۵، الترمذی: ۶۷۸)]

(۸۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی شخص سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیتا چاہے تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے انہیں پہلے ادا کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔

(۸۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أُرْسِلْتُ الْبَقْعَةَ بَنِي الْأَسْوَدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَانْطَحَ فَرَجَكَ [صححه مسلم (۳۰۳)، وابن حزمہ (۲۶۲)] [انظر: ۱۸۷۰]

(۸۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ اگر انسان کے جسم سے مذی کا خروج ہو تو وہ کیا کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینے ڈال لے۔

(۸۲۴) حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا نَحْنُ بَيْنِي إِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى جَمَلٍ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ طَعْمٍ وَشُرْبٍ فَلَا يَصُومُ أَحَدٌ فَاتَّبَعَ النَّاسُ [راجع: ۱۵۶۷]

(۸۲۴) عمرو بن سلیم کی والدہ کہتی ہیں کہ ہم میدانِ مٹی میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اونٹ پر بٹھ کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، یہ دن کھانے پینے کے ہیں اس لئے ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے، چنانچہ لوگوں نے ان کی اتباع کی۔

(۸۲۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَنبَأَنِي عَمْرُؤُا مَرَّةً قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْثَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْلَاهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وَثَرُهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ [راجع: ۵۸۰]

(۸۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اترات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ اترات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۸۲۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كَهْمَلٍ أَنبَأَنِي قَالَ سَمِعْتُ حُجْبَةَ بْنَ عَدِيٍّ وَرَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ وَرَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي اشْتَرَيْتُ هَذِهِ الْبَقْرَةَ لِلْأَصْحَى قَالَ عَنْ سَبْعَةِ قَالَ الْقُرُونُ

قَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ الْعَرَجُ قَالَ إِذَا بَلَغْتَ الْمَنَسْكَ فَأَنْخَرْكُمْ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَشِيرَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ [راجع: ٧٣٢]

(۸۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے یہ گائے قربانی کے لئے خریدی ہے، انہوں نے فرمایا کہ یہ سات آدمیوں کی طرف سے ہو سکتی ہے، اس نے کہا کہ اس کے سبک نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے کہا کہ اس کے پاؤں میں ٹکڑا ہیں؟ انہوں نے فرمایا اگر یہ قربان گاؤں تک چل کر جاسکتی ہے تو کوئی حرج نہیں، پھر فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ قربانی کے جانوروں کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں کہ میں ان میں کوئی عیب تو نہیں ہے۔

(۸۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِحِبَّانَ قَدْ عَلِمْتُ مَا أَلَدِي جَرًّا صَاحِبَكَ بَغْيِي عَيْبًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَمَا هُوَ لَا أَبَا لَكَ قَالَ قَوْلٌ سَمِعْتُهُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُهُ قَالَ بَغْيِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ وَأَبَا مَرْثِدٍ وَكُنَّا قَارِسٌ قَالَ انْطَلَفُوا حَتَّى تَبْلُغُوا رَوْضَةَ خَاسٍ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَتَوْنِي بِهَا فَأَنْطَلَفْنَا عَلَى الْفَرَّاسِ حَتَّى أَذْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيرٌ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا قَالَ وَكَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْكِتَابُ أَلَدِي مَعَكَ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَأَنْخَرْنَا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَلَمْ نَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبَاتِي مَا تَرَى مَعَهَا كِتَابًا فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَلَفْتُ وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجِي الْكِتَابَ لَأَجْرُ ذَلِكَ فَاهْوَتْ إِلَى حُجْرَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجْتُ الصَّحِيفَةَ فَأَتَوْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْقَهُ قَالَ يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ بِذِي يَذْلَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِهَا وَمَالِي وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَذْلَعُ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقْتَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ عَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْقَهُ قَالَ أَوْلَيْتَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اغْمُلُوا مَا يَشْتُمُ لَقَدْ وَجَّهْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ فَأَغْرَزْتُ عَنْقًا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ [صححه البخاری (۳۰۸۱)، ومسلم (۲۴۹۴)] [انظر: ۱۰۸۳، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱]

(۸۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ کے ہم میں سے ہر ایک شہسوار تھا، کو ایک جگہ بھیجے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ روانہ ہو جاؤ، جب تم ”روضہ خاش“ میں پہنچو گے تو وہاں تمہیں

ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہوگا، جو عاصب بن ابی ہریرہ کی طرف سے مشرکین کے نام ہوگا، تم اس سے وہ خط لے کر واپس آ جانا، چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے، ہمارے گھوڑے ہمارے ہاتھوں سے نلکے جاتے تھے، یہاں تک کہ ہم ”روضہ خانہ“ جا پہنچے، وہاں ہمیں واقعہ ایک عورت ملی، جو اپنے اونٹ پر چلی جا رہی تھی، اس خط میں اہل مکہ کو نبی ﷺ کی روادگی کی اطلاع دی گئی تھی، ہم نے اس سے کہا کہ تیرے پاس جو خط ہے وہ نکال دے، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے، ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا، اس کے کپاؤے کی تلاش لی لیکن کچھ نہ ملا، میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو ہمارے خیال میں کوئی خط نہیں ہے، میں نے کہا آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، پھر میں نے قسم کھا کر کہا کہ یا تو تو خود ہی خط نکال دے ورنہ ہم تجھے برہنہ کر دیں گے۔

مجبور ہو کر اس نے اپنے بالوں کی چوٹی میں سے ایک خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا، ہم وہ خط لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے۔

نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ عاصب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، بات یہ ہے کہ میں قریش سے تعلق نہیں رکھتا، البتہ ان میں شامل ہو گیا ہوں، آپ کے ساتھ جتنے بھی مہاجرین ہیں، ان کے مکہ کریم میں رشتہ دار موجود ہیں جن سے وہ اپنے اہل خانہ کی حفاظت کروا لیتے ہیں، میں نے سوچا کہ میرا وہاں کوئی نسبی رشتہ دار تو موجود نہیں ہے، اس لئے ان پر ایک احسان کر دوں تاکہ وہ اس کے عوض میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم نے سچ بیان کیا، ان کے متعلق اچھی بات ہی کہنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شدت جذبات سے مغلوب ہو کر فرمایا یا رسول اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ غزوہ بدر میں شریک ہو چکے ہیں، اور تمہیں کیا خبر کہ اللہ نے آسمان سے اہل بدر کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا تم جو کچھ کرتے رہو، میں تمہارے لیے جنت کو وا جب کر چکا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور وہ فرمانے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

(۸۲۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا مَرْوَانَ أَنَا مِنْ هَارُونَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ غُبَيْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يَا عَلِيُّ لَا تَوَخَّوْهُنَّ الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ وَالْبَجَاةُ إِذَا حَظَرَتْ وَالنَّيْمُ إِذَا وَجَدَتْ. كُفُّوا [صححه الحاكم (۱۶۲/۲-۱۶۳) وضعف إسناده ابن حجر. وقال الترمذی:

غریب حسن فی (۱۷۱) وقال فی موضع (۱۰۷۵) قال: هذا حديث غریب وما أرى إسناده بمتصل. قال الألبانی:

موضوع ضعیف (ابن ماجہ: ۱۴۸۶، الترمذی: ۱۷۱ و ۱۰۷۵) قال شعیب: إسناده ضعیف]



(۸۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی! تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں کسی قسم کی تاخیر نہ کرو۔

① نماز جب اس کا وقت آجائے۔

② جنازہ جب وہ حاضر ہو جائے۔

③ عورت جب اس کے جوڑ کا رشتہ مل جائے۔

(۸۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَارُ خَلْفِ الْبَرَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ثَوَلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لَبَسِ الْحُمْرَةِ وَعَنْ الْفِرَاقَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [راجع: ۶۱۱]

(۸۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑے پہننے، رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع فرمایا ہے۔

(۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ صَدِيدٍ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ [قال البوصيري: هذا إسناده ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۳۹۰۱) قال شعب: حسن لغيره]

(۸۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ”جبکہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے“ شکار کا گوشت لایا گیا، لیکن آپ ﷺ نے اسے نہیں کھایا۔

(۸۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُخَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجَلِّحِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَبَاسِ الْقَسِيِّ وَالْمَيْائِلِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالرَّجُلِ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا [راجع: ۶۱۱]

(۸۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ریشمی کپڑے سرخ زین پوش اور عصہ سے رکتے ہوئے کپڑے پہننے اور رکوع یا سجدے کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَمِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْكُوفَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّارِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ



(۸۳۴) وہب سوائی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دورانِ خطبہ یہ فرمایا اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ میں نے کہا امیر المؤمنین آپ ہی ہیں، انہوں نے فرمایا نہیں، نبی ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اس میں کوئی تجب نہیں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر یکتہ بولتا تھا۔

(۸۳۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُعْنِي الْفُضَائِيَّ الْأَشْلَ عَنْ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ الَّذِي كَانَ عَلِيٍّ يَسْمِيهِ وَهْبَ النُّعَيْرِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ أَلَا أَخْبَرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ وَلَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْهُ قَالَ أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ وَبَعْدَهُمَا آخَرُ قَالْتُ وَلَمْ يَسْمِهِ [راجع: ۱۸۳۲]

(۸۳۵) ابوجحیفہ "جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ "وہب النخیر" کہا کرتے تھے" سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیوں نہیں، اور میں یہ سمجھتا تھا کہ خود ان سے افضل کوئی نہیں ہے، وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد ایک تیسرا آدمی ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا نام نہیں لیا۔

(۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَوْ شِئْتُ أَخْبَرْتُكُمْ بِالنَّائِبِ لَفَعَلْتُ [راجع: ۱۸۳۲]

(۸۳۶) ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

(۸۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الزَّيَّاتِ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ شُرَاطِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ تَحْتَ الْمُنْبَرِ لِحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ صَعِدَ الْمُنْبَرِ يُعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَالتَّائِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ يَجْعَلُ اللَّهُ تَعَالَى النُّعَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ [راجع: ۱۸۳۲]

(۸۳۷) عون بن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کا روڑ میں سے تھے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کے بعد فرمایا نبی ﷺ کے بعد

اس امت میں سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، دوسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، اور اللہ جہاں چاہتا ہے خیر رکھ دیتا ہے۔

(۸۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَنْبَاتَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ بَعَثَ مَعَهُ بِحَمِيلَةٍ وَرِسَادَةٍ مِنْ أَدَمَ خَشُوعًا لَيْفَ وَرَخِيْنٍ وَسِقَاءٍ وَجَوْرَتَيْنِ فَقَالَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى لَقَدْ اسْتَكْبَيْتُ صَدْرِي قَالَ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ أَبَاكَ بِسَيِّئٍ فَأَذْهَبِي فَاسْتَعْدِمِيهِ فَقَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهِ قَدْ طَعَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ فَآتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ أَيْ بَنِيَّةُ قَالَتْ جِئْتُ لَأَسْأَلَكَ عَنْكَ وَأَسْتَعِيْزَ أَنْ تَسْأَلَكَ وَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا قُلْتِ قَالَتْ اسْتَعِيْزْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ فَاتَّبَعَهُ جَمِيعًا فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى اسْتَكْبَيْتُ صَدْرِي وَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ طَعَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ وَقَدْ جَانَكَ اللَّهُ بِسَيِّئٍ وَسَعَةً فَأَعْدِمْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا أَعْطِيْكُمْ وَأَذْهَبُ أَهْلَ الصُّفَةِ تَطَوُّرُ بَطْنِهِمْ لَا أَجِدُ مَا أَنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَكِنِّي أَيْمُهُمْ وَأَنْفِقُ عَلَيْهِمْ أَيْمَانُهُمْ فَرَجَعَا فَاتَاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ دَخَلَ فِي قُطَيْبِهِمَا إِذَا عَطَلَتْ رُئُوسُهُمَا تَكْشَفَتْ أَفْئِدَاهُمَا وَإِذَا عَطَلَا أَفْئِدَاهُمَا تَكْشَفَتْ رُئُوسُهُمَا فَتَرَا فَقَالَ مَكَانُكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَنِي قَالََا بَلَى فَقَالَ كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ تَسْبِيْحَانِ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمِيدَانِ عَشْرًا وَتَكْوِيْنَانِ عَشْرًا وَإِذَا أَوْضَعَا إِلَى فِرَاشِكُمَا قَسْبَحَا ثَلَاثًا وَتَلَاوَيْنِ وَاحِدًا ثَلَاثًا وَتَلَاوَيْنِ وَكَبَّرَا أَرْبَعًا وَتَلَاوَيْنِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكُوَّاءِ وَلَا لَيْلَةَ صَفِيْنِ فَقَالَ فَاتْلُكُمْ اللَّهُ يَا أَهْلَ الْبَرَاءِ نَعَمْ وَلَا لَيْلَةَ صَفِيْنِ (راجع: ۱۶۴۳، ۵۹۶)

(۸۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کیا تو ان کے ساتھ جہیز کے طور پر روئیں دار کپڑے، چمڑے کا تکیہ جس میں گھاس بھری ہوئی تھی، دو چکیاں، مشکیزہ اور دو مسکے بھی روانہ کئے، ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اللہ کی قسم! کنوئیں سے پانی کھینچ کر میرے تویسنے میں در و درو ہوا گیا ہے، آپ کے والد صاحب کے پاس کچھ قیدی آئے ہوئے ہیں، ان سے جا کر کسی خادم کی درخواست کیجئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں بخدا! بھلی چلا چلا کر میرے ہاتھوں میں بھی گئے پڑ گئے ہیں۔

چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، نبی ﷺ نے آنے کی وجہ دریافت فرمائی، انہوں نے عرض کیا کہ سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھی، انہیں نبی ﷺ کے سامنے اپنی درخواست پیش کرتے ہوئے شرم آئی اور وہ واپس لوٹ آئیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ فرمایا مجھے تو ان سے کچھ مانگتے ہوئے شرم آئی اس لئے واپس لوٹ آئی۔

اس کے بعد ہم دونوں اکٹھے ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! کنوین سے پانی کھینچ کھینچ کر میرے سینے میں در و شروع ہو گیا ہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ چکل چلا چلا کر میرے بھی ہاتھوں میں گئے پڑ گئے ہیں، آپ کے پاس کچھ قیدی آئے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی ایک بطور خادم کے ہمیں بھی عنایت فرمادیں۔

یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا بخدا! میں اہل صفہ کو چھوڑ کر ”جن کے پیٹ چپکے پڑے ہوئے ہیں اور ان پر خرچ کرنے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے“ تمہیں کوئی خادم نہیں دے سکتا، بلکہ میں انہیں بیچ کر ان کی قیمت اہل صفہ پر خرچ کروں گا، اس پر وہ دونوں واپس چلے آئے، رات کے وقت نبی ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے، انہوں نے جو چادر اور زہر رکھی تھی وہ اتنی چھوٹی تھی کہ اگر سر ڈھکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھکتے تھے تو سر کھل جاتا تھا، نبی ﷺ کو دیکھ کر دونوں اٹھنے لگے، نبی ﷺ نے منع کر دیا اور فرمایا کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہہ لیا کرو، اور جب بستر پر آیا کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ (تمہاری ساری تھکاوٹ اور بیماری دور ہو جایا کرے گی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب سے نبی ﷺ نے مجھے ان کلمات کی تعلیم دی ہے میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا، ابن کواہ کہنے لگا کہ جنگ صفین کے موقع پر بھی نہیں؟ فرمایا اہل عراق! اللہ تم سے سچے، ہاں! صفین کے موقع پر بھی نہیں۔

(۸۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَلَدَ شَرَاخَةَ يَوْمَ الْخَيْمِيسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ أَجْلِدُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَرْجُمُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ۷۱۶)

(۸۳۹) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے مارے اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کر دیا اور فرمایا میں نے کوڑے قرآن کریم کی وجہ سے مارے اور سنگسار سنت کی وجہ سے کیا۔

(۸۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسَبُ فَبَعَثَهُمَا وَجْهًا وَقَالَ إِنَّا نَكُونُ عَلَيْكَ لِقَالِجًا عَنْ دِينِكُمَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَأَخَذَ حَقْنَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فَكَانَتْهُ وَآنَا أَنْكَرْنَا ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجِبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْخَنَابَةِ (راجع: ۱۶۲۷)

(۸۴۰) عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور دو دیگر آدمی جن میں سے ایک میری قوم کا آدمی تھا اور دوسرا بنو اسد میں سے تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اپنے سامنے بیٹھا، اور فرمایا کہ تم دونوں ابھی تا سبھ ہو اس لئے دین کو سمجھنے کے لئے مشق کرو، پھر وہ بیت الخلاء تشریف لے گئے اور قضاء حاجت کر کے باہر نکلے تو ایک ٹھٹھی بھر پانی لے کر اسے اپنے چہرے پر پھیر لیا، اور قرآن پڑھنا شروع کر دیا، جب انہوں نے دیکھا کہ ہمیں اس پر تعجب ہو رہا ہے تو فرمایا کہ نبی ﷺ بھی قضاء حاجت کر کے

باہر نکلنے کے بعد قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیتے تھے، اور ہمارے ساتھ گوشت بھی کھایا کرتے تھے، آپ کو جنابت کے علاوہ کوئی چیز قرآن کریم کی تلاوت سے نہیں روک سکتی تھی۔

(۸۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاحِبًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنَّا أَجْلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْجُوهُ وَإِنْ كُنَّا مَتَّاعًا فَأَرْفَعِيهِ وَإِنْ كُنَّا بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَصَرَبُهُ بِرَجْلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوْ اللَّهُمَّ اشْفِهِ شَكَّ شُعْبَةُ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجِئِي ذَاكَ بَعْدُ [راجع: ۶۳۷]

(۸۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا، میں اس وقت بیمار تھا اور یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے تو مجھے اس بیماری سے راحت عطا فرما اور مجھے اپنے پاس بلا لے، اگر اس میں دیر ہو تو مجھے اٹھا لے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہو تو مجھے صبر عطا فرما، نبی ﷺ نے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنی بات پھر تکرار دی، نبی ﷺ نے مجھے پاؤں سے ٹھوک ماری یعنی غصہ کا اظہار کیا اور دعا فرمائی اے اللہ! اسے عافیت اور شفاء عطا فرما، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے وہ تکلیف بھی نہیں ہوئی۔

(۸۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ صَمْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ الْوُثْرُ بِحَسْبِ كَالصَّلَاةِ وَلَكِنْ سُنَّةٌ فَلَا تَدَعُوهُ قَالَ شُعْبَةُ وَوَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدِي وَقَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۶۵۲]

(۸۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے اس لئے تم اسے ترک نہ کیا کرو۔

(۸۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَسَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضْحَى عَنْهُ قَالَا أَضْحَى عَنْهُ أَهْدَا [صححه الحاكم (۲۲۹/۴-۲۳۰) وقال الترمذی: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث شريك. قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۲۷۹۰، الترمذی: ۱۴۹۰)] [انظر: ۱۲۷۹، ۱۲۸۶]

(۸۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا، چنانچہ میں آخر دم تک ان کی طرف سے قربانی کرتا رہوں گا۔

(۸۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَا سَفِيَّانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُوكَلَّهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ وَالْوَأِئِمَّةَ وَالْمُسْتَوِشِمَةَ لِلْحُسَيْنِ

وَمَنْعَ الصَّدَقَةِ وَالْمُعَلِّ لَمْ يَتَحَنَّنْ عَنْ النَّوْجِ [راجع: ۱۶۳۵]

(۸۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سود خور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم کو دینے والی اور جسم کو دوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ نوحہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۸۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجْمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَيْبَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عِدَاةٍ فَإِذَا تَتَحَنَّنَ دَخَلْتُ وَإِذَا سَكَنَتْ لَمْ أَدْخُلْ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ حَدَّثَ الْبَارِحَةَ أَمْرٌ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً فِي الدَّارِ فَإِذَا أَنَا بِجَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ مَا مَنَعَكَ مِنْ دُخُولِ الْبَيْتِ فَقَالَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا جَبْرُو لِلْحَسَنِ تَحْتَ كُرْسِيِّ لَنَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَدْخُلُونَ الْبَيْتَ إِذَا كَانَ فِيهِ ثَلَاثٌ كَلْبٌ أَوْ صُورَةٌ أَوْ حُبْنٌ [إسناده ضعيف | راجع: ۱۵۷۰]

(۸۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر میں نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہوتا چاہتا اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو کھانسی دیا کرتے تھے اور جب وہ خاموش رہتے تو میں گھر میں داخل نہ ہوتا، ایک مرتبہ میں رات کے وقت حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے باہر نکل کر فرمایا کہ آج رات عجیب واقعہ ہوا ہے، مجھے کسی کی آہٹ گھر میں محسوس ہوئی، میں گھبرا کر باہر نکلا تو سامنے حضرت جبریل علیہ السلام کھڑے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ گھر کے اندر کیوں نہیں آ رہے؟ وہ کہنے لگے کہ آپ کے کمرے میں کہیں سے کتا آ گیا ہے اس لئے میں اندر نہیں آ سکا، اور واقعی حسن کا کرسی کے نیچے کتے کا ایک پلہ موجود تھا، اور فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی کتا، کوئی چبی یا کوئی تصویر ہو۔

(۸۴۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ذَاوُدَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَشْرَفْتُ عَلَيْهِمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ [راجع: ۱۵۶۶]

(۸۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد اللہ یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۸۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا رِزَامٌ عَنْ سَعِيدِ التَّمِيمِيِّ عَنْ جَوَّابِ التَّمِيمِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ يَغْنِي التَّمِيمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ وَخَلًا مَدَاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ إِذَا حَدَّثْتَ فَاغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ وَإِذَا لَمْ تَكُنْ حَادِقًا فَلَا تَغْتَسِلْ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۸۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کثرت سے خروج مذی کا عارضہ لاحق رہتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کی بابت دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر خروج منی ہو جائے تو غسل کیا کرو جس طرح جنابت کی صورت میں کیا جاتا ہے اور اگر ایسا

نہ ہو تو غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۸۴۸) حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ طَارِقِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَتَلَهُمْ ثُمَّ قَالَ انْظُرُوا فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِالْحَقِّ لَا يَجَاوِزُ خَلْقَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سَيَمَاهُمْ أَنْ مِنْهُمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخَذَجٍ الْيَدُ فِي يَدِهِ شَعْرَاتٌ سَوْدٌ إِنْ كَانَ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ فَبَكَيْنَا ثُمَّ قَالَ اطْلُبُوا فَطَلَبْنَا فَوَجَدْنَا الْمُخَذَجَ فَنَحَرْنَا سُجُودًا وَخَرَّ عَلِيٌّ مَعْنًا سَاجِدًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ [قال شعيب: حسن لغوه] [انظر: ۱۲۵۵]

(۸۴۸) طارق بن زید کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا، اور فرمایا دیکھو! نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مغرب ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو بات تو صحیح کرے گی لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ لوگ حق سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرہ کار سے نکل جاتا ہے، ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص کا ہاتھ ناقص ہوگا، اس کے ہاتھ (تھیلی) میں کالے بال ہوں گے، اب اگر ایسا ہی ہے تو تم نے ایک بدترین آدمی کے وجود سے دنیا کو پاک کر دیا اور اگر ایسا نہ ہو تو تم نے ایک بہترین آدمی کو قتل کر دیا، یہ سن کر ہم رونے لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے تلاش کرو، چنانچہ ہم نے اسے تلاش کیا تو ہمیں ناقص ہاتھ والا ایک آدمی مل گیا، جسے دیکھ کر ہم سجدے میں گر پڑے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ ہی سر سجدہ ہو گئے، البتہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ان کی بات صحیح تھی۔

(۸۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ يَقُولُ شُكْرُكُمْ أَنْتُمْ تَقُولُونَ تَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنُورِهِ كَذَا وَكَذَا يَنْجُمُ كَذَا وَكَذَا [راجع: ۱۶۷۷]

(۸۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ تم نے اپنا حصہ یہ بھار کھا کہ تم تکذیب کرتے رہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہتے ہو فلاں فلاں ستارے کے طلوع و غروب سے بارش ہوئی ہے۔

(۸۵۰) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ قَالَ مُؤَمَّلٌ قُلْتُ لِسَفْيَانَ إِنَّ إِسْرَائِيلَ رَفَعَهُ قَالَ سَفْيَانُ [انظر: ۱۶۷۷]

(۸۵۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۸۵۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَكَانَ رَجُلٌ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشِيرَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ وَأَنْ لَا نَضْحَى بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابِلَةً وَلَا مُدَابِرَةً وَلَا شُرَفَاءَ وَلَا خُرَفَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ يَا أبا إِسْحَاقَ



أَذْكَرَ عَصَاءً قَالَ لَا قُلْتُ مَا الْمَقَابِلَةُ قَالَ يُقْطَعُ عَرَفُ الْأَذْنِ قُلْتُ مَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ يُقْطَعُ مَوْخَرُ الْأَذْنِ قُلْتُ  
مَا الشَّرَاءُ قَالَ تَشْتَرِي الْأَذْنَ قُلْتُ مَا الْخِرَاءُ قَالَ تَخْرُقُ أَذْنُهَا السُّمَّةُ [راجع: ۱۶۰۹]

(۸۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ قربانی کے جانور کے کان اور آنکھ اچھی طرح دیکھ لیں، کانے جانور کی قربانی نہ کریں، مقابلہ، مدابره، شرقاء یا خرقاء کی قربانی نہ کریں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ”عصاء“ کا ذکر بھی کیا تھا یا نہیں؟ انہوں نے کہا نہیں!

پھر میں نے پوچھا کہ ”مقابلہ“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ جانور جس کے کان کا ایک کنارہ کٹا ہوا ہو، میں نے پوچھا کہ ”مدابره“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ جانور جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو، میں نے ”شرقاء“ کا معنی پوچھا تو فرمایا جس کا کان چیرا ہوا ہو، میں نے ”خرقاء“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے بتایا وہ جانور جس کا کان پھٹ گیا ہو۔

(۸۵۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنْهُمْ لَأَمَرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ [راجع: ۱۵۶۶]

(۸۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۸۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي خِمِيلٍ وَفَرَبَةٍ وَوَسَادَةٍ مِنْ آدَمَ خَشَوْهَا لَيْفَ قَالَ مُعَاوِيَةُ إِذْ خَرَّ قَالَ أَبِي وَالْخِمِيلَةُ الْقُطَيْفَةُ الْمُحْتَمَلَةُ [راجع: ۱۶۴۳]

(۸۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں روئیں دار کپڑے، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا کتیرہ دیا تھا جس میں ”اؤخر“ نامی گھاس بھری ہوئی تھی۔

(۸۵۶) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عَامِرٍ أَنَا بَنَاتَا إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْخَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصُّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنِ أَشْبَهُ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۱۷۷۴]

(۸۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جیسے لے کر سر تک نبی ﷺ کے مشابہہ ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نچلے حصے میں نبی ﷺ سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيٍّ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسْرَأَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَأَ إِلَيَّ شَيْئًا

كَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِعَبْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ نَحْوَمَ الْأَرْضِ يَعْنِي الْمَنَارَ [اصححه مسلم (۱۹۷۸)] [انظر: ۸۵۸، ۹۵۴، ۱۳۰۷]

(۸۵۵) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جو نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ آپ سے بیان کی ہو؟ فرمایا نبی ﷺ نے مجھ سے ایسی کوئی خصوصیت بات نہیں کی جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے ضرور سنا ہے کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کرے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی بدعت کو ٹھکانہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے بیج بدل دے۔

(۸۵۶) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَإِذَا أَمَذْتُ اعْتَسَلْتُ فَأَمَرْتُ الْمُعَذِّدَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّحَكَ وَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ [قال شعب: صحيح لغيره]

(۸۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے جسم سے مٹی کا اخراج بکثرت ہوتا تھا، جب ایسا ہوتا تو میں غسل کر لیتا، پھر میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا حل پوچھا، آپ ﷺ نے بس کر فرمایا اس میں صرف وضو ہے۔

(۸۵۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ ابْنُ عَامِرٍ أَنَا نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَفَرُ وَزَيْدٌ قَالَ فَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ مُوَلَّاهِي فَحَجَلْتُ قَالَ وَقَالَ لَجَعَفَرٍ أَنْتَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخَلْفِي قَالَ فَحَجَلْتُ وَزَاءَ زَيْدٌ قَالَ وَقَالَ لِي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ قَالَ فَحَجَلْتُ وَزَاءَ جَعْفَرٍ [راجع: ۷۷۰]

(۸۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کے پاس آئے، نبی ﷺ نے اس کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا جعفر! آپ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہیں، علی! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں اور زید! آپ ہمارے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں، اس ترتیب میں نبی ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور میرا ذکر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بعد فرمایا۔

(۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ قَالَ قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرْنَا بِسَيِّءِ أَسْرٍ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَكَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنَّهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ نَحْوَمَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا

(۸۵۸) ابو الطفیل عامر بن واصل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں کوئی ایسی بات بتائیے جو نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ آپ سے کی ہو؟ فرمایا نبی ﷺ نے مجھ سے ایسی کوئی خصوصی بات نہیں کی جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے ضرور سنا ہے کہ اس شخص پر اللہ لعنت ہو جو کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے بیج بدل دے۔

(۸۵۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ يَعْنِي الْقُرَاءَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَسِيعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يُؤْمَرُ بِعَدْلِكَ قَالَ إِنْ تَوَمَّزُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاجِعًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تَوَمَّزُوا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً وَإِنْ تَوَمَّزُوا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا أَرَاكُمْ فَاعِيلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ [إسناده ضعيف]

(۸۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اسے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کے بعد ہم کسے اپنا امیر مقرر کریں؟ فرمایا اگر ابو بکر کو امیر بناؤ گے تو انہیں "امین" پاؤ گے، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا مشتاق پاؤ گے، اگر عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں طاقتور اور امین پاؤ گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتے، اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے "لیکن میرا خیال ہے کہ تم ایسا نہیں کرو گے" تو انہیں ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، جو تمہیں صراط مستقیم پر لے کر چلیں گے۔

(۸۶۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ عَنَزَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْوُثْرِ كَيْتٍ وَتَرَهُ هَذِهِ السَّاعَةَ يَا ابْنَ النَّجَّاحِ أَذُنٌ أَوْ ثَوْبٌ [راجع: ۱۶۸۹]

(۸۶۰) بنو اسد کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے، (لوگوں نے ان سے وتر کے متعلق سوالات پوچھے)، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس وقت وتر ادا کر لیا کریں، ابن نباح! اٹھ کر اذان دو۔

(۸۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ثَوْبُ الْمُتَوَبِّ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِوُثْرٍ لَقَبْتُ لَهُ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ قَالَ أَقِمْ يَا ابْنَ النَّوَاحِيَةِ [إسناده ضعيف]

(۸۶۱) بنو اسد کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اس وقت مؤذن نماز فجر کے لئے لوگوں کو مطلع کر رہا تھا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس وقت وتر ادا کر لیا کریں، ابن نواح! اٹھ کر اقامت کہو۔

(۸۶۲) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ الْعَنْزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ

رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَدَّ كَرَّ نَحْوَ خِدَيْثِ سُوَيْدِ بْنِ سَعْدٍ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَجِّى فِي قَوْيِهِ [إسناده ضعيف] [انظر: ۸۶۷]

(۸۶۲) گزشتہ حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں گزری۔

(۸۶۳) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَخَفَمَ فِي ذِهِ أَوْ ذِهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَايَةِ وَقَالَ جَابِرٌ يُعْنِي الْجَعْفَى هِيَ الْوُسْطَى لَا شَكَّ فِيهَا [إسناده قوي] [راجع: ۵۸۶]

(۸۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے درمیان یا شہادت والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۸۶۴) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضَحَى بَعْضُاءَ الْقُرْنِ وَالْأَذُنِ [إسناده ضعيف]

(۸۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سیگ یا کان کے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۸۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانَءٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخَالِفُ بِصُورِهِ إِذَا قَرَأَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجْهَرُ بِقِرَائَتِهِ وَكَانَ عُمَارٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا قَرَأَ يَأْخُذُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَهَذِهِ فَلَدَّ كَرَّ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَبَى بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِمَ تَخَالِفُ قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ مَنْ أَنَا جِئِي وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِمَ تَجْهَرُ بِقِرَائَتِكَ قَالَ أَلَرُّعُ الشَّيْطَانِ وَأَوْقُظُ الْوُسْطَانِ وَقَالَ لِعُمَارٍ وَلِمَ تَأْخُذُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَهَذِهِ قَالَ اتَّسَمَعْنِي أَخْلَطُ بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ قَالَ لَا قَالَ فَكُلُّهُ طَيِّبٌ [إسناده ضعيف]

(۸۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو آواز کو پست رکھتے، جبکہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آواز سے قرآن کریم پڑھتے تھے، اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کبھی کسی سورت سے تلاوت فرماتے اور کبھی کسی سورت سے، نبی ﷺ کے سامنے جب اس کا تذکرہ ہوا، تو نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ اپنی آواز کو پست کیوں رکھتے ہیں؟ عرض کیا کہ میں جس سے مناجات کرتا ہوں اسی کو سنا تا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بلند آواز کے ساتھ تلاوت کرنے کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کیا کہ میں شیطان کو بھگانا چاہتا ہوں اور سونے والوں کو جگانا چاہتا ہوں، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کبھی کسی سورت سے اور کبھی دوسری سورت سے تلاوت کیوں کرتے ہیں؟ عرض کیا کہ کیا آپ نے مجھے کسی سورت میں دوسری سورت کو خلط ملط کرتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا نہیں، سب ہی اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔

(۸۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرْكَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنَرٍ نَجِيعُ الْمَدَنِيُّ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْقَبْرِ لِقَاءَ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْ الصُّفُوفِ فَقَالَ هُوَ هَذَا قَالَتْ مَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا مِنْ خَلْقٍ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ الْقَاءَ بِصَحِيفَتِهِ بَعْدَ صَحِيفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى عَلَيْهِ قَوْلُهُ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۸۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جنازہ منیر اور روضہ مبارکہ کے درمیان لاکر رکھ دیا گیا، اس اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور صفوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگے یہ وہی ہیں (یہ جملہ انہوں نے تمہن مرتبہ کہا) پھر فرمایا اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو آپ پر، نبی ﷺ کے نامہ اعمال کے بعد اس کپڑا اوڑھے ہوئے شخص کے علاوہ اللہ کی پوری مخلوق میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرنا مجھے محبوب ہو۔

(۸۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُعَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَجَّى بِتَوْبِهِ لَمَّا قُضِيَ نَحْبُهُ فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا حَفْصٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا بَقِيَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى بِصَحِيفَتِهِ مِنْكَ.

(۸۶۷) ابو جعیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جنازے کے قریب ہی تھا، ان کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا، اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور ان کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا اے ابو حفص! اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو آپ پر، نبی ﷺ کے نامہ اعمال کے بعد آپ کے علاوہ اللہ کی پوری مخلوق میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرنا مجھے محبوب ہو۔

(۸۶۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّمِيمِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي رُكَيْنٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَبَعَلْتُ أَغْتَسِلَ فِي الشَّيْءِ حَتَّى تَشَقَّقَ ظَهْرِي قَالَ فَلَمَّا كُنْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذِكْرُ لَه قَالَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ قَامِغِشِلَ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأَ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ لِإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ قَامِغِشِلَ [صححه ابن خزيمة: (۲۰) قال الألبانی: صحيح دون قوله: ((فإذا فضخت.....)) (أبو داود: ۲۰۶، النسائي: ۱/۱۱۱) قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۲۹، ۲۹، ۱۰۲، ۸۱، ۱۲۳].

(۸۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے جسم سے خروج مذی بکثرت ہوتا تھا، میں سر دی میں بھی اس کی وجہ سے اتنا غسل کرتا تھا کہ میری کمر چھل گئی تھی، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا ایسا نہ کرو، جب مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھویا کرو اور نماز جیسا وضو کر لیا کرو، اور اگر مرضی خارج ہو تو غسل کر لیا کرو۔

(۸۶۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِيلٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْمَذْيِ الْوَضُوءُ وَلِي

الْمَدِينَةِ الْفُضْلُ (راجع: ۶۶۲)۔

(۸۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروجِ مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا مذی میں صرف وضو واجب ہے اور خروجِ مزی کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے۔

(۸۷۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ [صححه ابن خزيمة (۲۳)۔ قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۱۴/۱)۔ (راجع: ۸۲۳)۔

(۸۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروجِ مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے ایک آدمی سے کہا، اس نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۸۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْ بَيْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ أَبِي جَحْظَةَ قَالَ حَكَنَّا عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأَمَةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأَمَةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ (راجع: ۸۲۳)۔

(۸۷۱) ابوجحظہ فرمایا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (دورانِ غلبہ یہ) فرمایا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور میں تمہیں بتاؤں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۸۷۲) حَدَّثَنَا عَائِدَةُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ السَّمُطِ عَنْ أَبِي الْغَرِيفِ قَالَ أُنِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ ضَوْءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ وَذَرَاغَهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَرَأَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ قَالَ هَذَا لِمَنْ لَيْسَ بِحُجُبٍ فَأَمَّا الْحُجُبُ فَلَا وَلَا آيَةَ إِلَّا قَالَ شُعَيْبٌ: اسنادہ حسن، اخرجه ابو يعلى: ۳۶۵۔

(۸۷۲) ابوالغریف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا، انہوں نے تین مرتبہ کلی کی اور تاک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، ہاتھوں اور کنبوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں دھو کر فرمایا میں نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، پھر قرآن کریم کے کچھ حصے کی تلاوت کی اور فرمایا یہ اس شخص کے لئے ہے جو جنبی نہ ہو، جنبی کے لئے یہ حکم نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی ایک آیت کی تلاوت کر سکتا ہے۔

(۸۷۳) حَدَّثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَزَّازِيُّ حَدَّثَنَا رِبْعَةُ بْنُ عُبَيْةٍ الْكِنَانِيُّ عَنْ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرَّ عَنْ حُبَيْشٍ قَالَ مَسَحَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأْسَهُ فِي الْوُضُوءِ حَتَّى ارَادَ أَنْ يَغْتَوَّزَ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ [وقد اعلمه البرزعة۔ قال الألباني: صحيح (ابوداؤد: ۱۱۴)۔

(۸۷۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دورانِ وضو سر کا مسح کیا اور اتنا پانی ڈالا کہ قریب تھا کہ اس کے قطرے چٹکتا شروع ہو جاتے، اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۸۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ عِمْرَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ يُعْنِي ابْنَ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرُؤُهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ صَحِيفَةٌ كَانَتْ فِي قُرَابٍ سَيْفٍ كَانَ عَلَيْهِ حِلْيَتُهُ حَبِيدٌ أَخَذْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا قِرَاءَتُ الصَّلَاةِ [راجع: ۷۸۲]۔

(۸۷۵) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بخدا! ہمارے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں، یا پھر یہ صحیفہ ہے جو تلواریں سے لٹکا ہوا ہے، میں نے اسے نبی ﷺ سے حاصل کیا تھا، اس میں زکوٰۃ کے حصص کی تفصیل درج ہے، مذکورہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس تلوار سے لٹکا رہا تھا جس کے حلقے لوہے کے تھے۔

(۸۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْأَسَدِيُّ لَوْثٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدِ السُّوَّائِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ مِنْ السُّنَنِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعَ الْأَكْفِ عَلَى الْأَكْفِ تَحْتَ السُّرَّةِ [قال الألباني: ضعيف (ابوداؤد: ۷۵۶)]۔

(۸۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہی ہے کہ تھیلیوں کو تھیلیوں پر اور ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(۸۷۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَلَمٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ عَلِمْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ الْغُلَامُ عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى انْفَاهُمَا ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الرُّكُوعِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَذَرَاغِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الرُّكُوعِ فَعَمَرَ أَسْفَلَهَا بِيَدِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِهَا الْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِجَفْئِهِ رَأْسَهُ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ اغْتَرَفَ مِائَةً مِنْ مَاءٍ بِجَفْئِهِ فَسَرَبَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ [قال الألباني: صحيح (ابوداؤد: ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳) ابن ماجه: ۴۰، الترمذی: ۴۰، النسائی: ۶۷/۱ و ۶۸]

قال شعيب: صحيح لغيره [النظر: ۹۱، ۹۱۹، ۹۲۸، ۹۹۸، ۱۰۰۸، ۱۰۱۶، ۱۰۲۷، ۱۰۴۷، ۱۰۱۳۳، ۱۱۷۸، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۳۴۲]۔

(۸۷۹) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں نبی ﷺ کا طریقہ وضو سکھایا، چنانچہ سب سے پہلے ایک لڑکے نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، انہوں نے اپنے ہاتھوں کو صاف کیا، پھر انہیں برتن میں ڈالا، گلی کی، تاک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دو دنوں بازوؤں کو کہیں ں سمیت تین تین مرتبہ دھویا، پھر دوبارہ اسے ہاتھوں کو برتن میں ڈالا، اور اپنے ہاتھ کو

اس کے نیچے ڈوب دیا، پھر اسے باہر نکال کر دوسرے ہاتھ پر مل لیا اور دونوں ہتھیلیوں سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، اور جنھوں سمیت دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے، پھر ہتھیلی سے چلو بنا کر تھوڑا سا پانی لیا اور اسے پی گئے اور فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

(۸۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَغْوٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرَى يُوجِبُ الْوُتْرَ [راجع: ۶۵۲]۔

(۸۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اہل قرآن! اور تڑھا کر دیکو کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

(۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَكِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَنبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَتَّانٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأَمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ وَجَلَّ آخِرُ [راجع: ۸۳۳]۔

(۸۷۸) ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

(۸۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمُورٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ خَيْرُ هَذِهِ الْأَمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَوْ شِئْتُ سَمِعْتُ الثَّالِثَ [راجع: ۸۳۳]۔

(۸۷۹) ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

(۸۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ خَيْرُ هَذِهِ الْأَمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَوْ شِئْتُ لَخَدَّعْتُكُمْ بِالثَّالِثِ [راجع: ۸۳۳]۔

(۸۸۰) ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے آدمی کا نام بھی بتا



سکنا ہوں۔

(۸۸۱) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُسَوِّيَ الْقُبُورَ راجع: ۱۶۵۷۔

(۸۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں مدینہ منورہ بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ تمام قبروں کو برابر کر دیں۔

(۸۸۲) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبْعَنِي إِلَى قَوْمِ أَسَنَ مِنِّي وَأَنَا حَدِيثٌ لَا أَبْصِرُ الْقَضَاءُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ كَيْتَ لِسَانَهُ وَاهْدِ قَلْبَهُ يَا عَلِيُّ إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ كَمَا سَمِعْتُ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّكَ إِذَا قَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ لَمَّا اخْتَلَفَ عَلِيُّ قَضَاءَ بَعْدَ أَوْ مَا أَشْكَلُ عَلِيٍّ قَضَاءَ بَعْدَ راجع: ۱۶۹۰۔

(۸۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جو مجھ سے بڑی عمر کی ہے اور میں تو عمر ہوں، صحیح طرح فیصلہ نہیں کر سکتا، نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! اس کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور اس کے دل کو ہدایت بخش، اے علی! جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سنا، اس طرح تمہارے لیے فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی کسی فیصلے میں اشکال پیش نہیں آیا۔

(۸۸۳) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَرَكْتَ هَذِهِ الْبَايَةَ وَأَنْذِرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَاجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ لَأَكْلُوا وَشَرِبُوا قَالَ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دِينِي وَمَوَاعِيدِي وَيَكُونُ مَعِيَ فِي الْحِجَةِ وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ يُسَمِّهِ شَرِيكٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ كُنْتَ بَخْرًا مَنْ يَقُومُ بِهَذَا قَالَ ثُمَّ قَالَ الْآخَرُ قَالَ فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا اسْتَدَاهُ ضَعِيفٌ۔

(۸۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت ذیل کا نزول ہوا

”وَأَنْذِرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ“

تو نبی ﷺ نے اپنے خاندان والوں کو جمع کیا، تیس آدمی اکٹھے ہوئے اور سب نے کھایا پیا، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا میرے قرضوں اور عہدوں کی تکمیل کی ضمانت کون دیتا ہے کہ وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا، اور میرے اہل خاندان میں میرا نائب ہوگا؟ کسی شخص نے بعد میں نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو سمندر تھے، آپ کی جگہ کون کھڑا ہو سکتا تھا؟ بہر حال! نبی ﷺ

نے دوسرے سے بھی یہی کہا، بالا خراپے اہل بیت کے سامنے یہ دعوت پیش کی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کام میں کروں گا۔

(۸۸۶) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ راجع: ۱۵۶۹۔

(۸۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اذان فجر کے قریب وتر ادا فرماتے تھے اور اقامت کے قریب فجر کی سنتیں پڑھتے تھے۔

(۸۸۵) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّهَارِ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً راجع: ۱۶۰۰۔

(۸۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پورے دن میں نبی ﷺ کے نوافل کی سولہ رکعتیں ہوتی تھیں۔

(۸۸۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارٍ الْغَلْفَاقِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَبُ حِمَارًا اسْمُهُ عَقِيمٌ قَالَ شُعْبَةُ: حَسَنٌ نَعْبِرُهُ۔

(۸۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جس گدھے پر سواری فرماتے تھے اس کا نام ”عقیم“ تھا۔

(۸۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ الْحِمَاصِيُّ حَدَّثَنِي الْوَيْصِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّعْوَ وَالْعَيْنَ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ اسنادہ ضعیف، قال الألبانی: حسن (ابوداؤد: ۲۰۳، ابن ماجہ: ۴۷۷)۔

(۸۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شرمگاہ کا بندھن ہے (یعنی انسان جب تک جاگ رہا ہوتا ہے اسے اپنا وضو نہ کرنے کی خبر ہو جاتی ہے اور سوتے ہوئے کچھ پڑے نہیں چلا) اس لئے جو شخص سو جائے اسے چاہئے کہ بیدار ہونے کے بعد وضو کر لیا کرے۔

(۸۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشَقَرِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ قَابُوسَ بْنِ أَبِي طَلِبَانَ الْجَنْجَبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قُلْتُ مَرْحَبًا جِئْتُ بِرَأْسِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۸۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے موقع پر جب میں نے ”مرحب“ کو قتل کر لیا تو اس کا سر نبی ﷺ کی خدمت میں لا کر پیش کر دیا۔

(۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا يُونُسُ بْنُ حَبَّابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تَبْعَثَنَّ فِيمَا بَيْنَهُمَا بَعْثَيْنِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنْ اُسُوْى كُلِّ قَبْرِ وَاَنْ اُطِيْسَ كُلُّ صَنَمٍ (راجع: ۶۸۳)۔

(۸۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق ”حیان“ کو مخاطب کر کے فرمایا میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی ﷺ نے مجھے بھیجا تھا، انہوں نے مجھے قبر کو برابر کرنے اور ہر بت کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

(۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ وَرَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ (راجع: ۶۶۲)۔

(۸۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروج مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَنَا حَدَّثَنَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ وَرَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ (راجع: ۶۶۲)۔

(۸۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروج مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا منی میں تو غسل واجب ہے اور مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ الْأَصْهَرَانِيِّ عَنْ جَدِّهِ لَهُ وَكَانَتْ سُرَّةً لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ وَرَجُلًا نَوْمًا وَكُنْتُ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَعَلَى يَدَيَّ يَمُنْتُ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَاتَمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَرَخَّصَ لِي (اسنادہ ضعیف)۔

(۸۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بہت نیند آتی تھی، حتیٰ کہ جب میں مغرب کی نماز پڑھ لیتا اور کپڑے بچھ پر ہوتے تو میں ویسے سو جاتا تھا، نبی ﷺ سے میں نے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے عشاء سے پہلے سونے کی اجازت دے دی (اس شرط کے ساتھ کہ نماز عشاء کے لئے آپ بیدار ہو جاتے تھے)

(۸۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مُوَحَّجَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَرِيرِ بْنُ مُسْلِمٍ يَحْيَى ابَا زَيْدٍ الْقُسَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ وَرَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ (راجع: ۶۶۲)۔

(۸۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروج مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا

حکم پر چھاتو فرمایا میں تو غسل واجب ہے اور نہی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۸۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ الْبَاهِلِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ يَهْدِيهِ قَامَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجْلِيئِهَا [راجع: ۱۵۹۳]۔

(۸۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے ساتھ ہدی کا جانور بھیجا اور حکم دیا کہ ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دیں اور گوشت بھی تقسیم کر دیں۔

(۸۹۵) حَدَّثَنَا شُعْبَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ذَكَرَ خَلْفُ بْنُ عَوْشِبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَتَلَّتْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ خَبَطْنَا أَوْ أَصَابْنَا فَنُتِنَا يَهُفُّ اللَّهُ عَمَّا نَسَاءُ [قال شعيب: صحيح لغيره]۔

(۸۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد ہمیں امتحانات نے گھیر لیا، اللہ جسے چاہے گا اسے معاف فرما دے گا۔

(۸۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِمرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ يُعْنِي ابْنُ عَبْدِ قَالَ ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَقَالُوا الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْآبِدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلُّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَهُ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُنْقَى بِهِمُ الْفَيْتُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمُ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ [استاده ضعیف]۔

(۸۹۶) ابن عبید کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جس وقت عراق میں تھے، ان کے سامنے اہل شام کا تذکرہ ہوا، لوگوں نے کہا امیر المؤمنین! ان کے لئے لعنت کی بددعا کیجئے، فرمایا نہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوتے ہیں، یہ کھل چالیں آدمی ہوتے ہیں، جب بھی ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی جگہ بدل کر کسی دوسرے کو مقرر فرما دیتے ہیں (اور اسی وجہ سے انہیں "ابدال" کہا جاتا ہے) ان کی دعا کی برکت سے بارش برتی ہے، ان ہی کی برکت سے دشمنوں پر فتح نصیب ہوتی ہے اور اہل شام سے ان ہی کی برکت سے عذاب کو نال دیا جاتا ہے۔

(۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبُذْنِ قَالَ لَا تُعْطِ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا [راجع: ۱۵۹۳]۔

(۸۹۷) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے قربانی کے جانوروں کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ قصاب کو ان میں سے کوئی چیز دوری کے طور پر نہ دوں۔

(۸۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَذْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يُعْنِ إِلَّا رَجُلٌ قَدْ أَخَذَ بِمَنْجَبِي مِنْ وَرَائِي فَلَانْتَفْتُ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَرَحَّمْ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا خَلَفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَأَيْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَطُرُ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَعَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَإِنْ كُنْتُ لَأَطُرُ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا صَحَّحَهُ السَّحَابِيُّ (۱۳۶۸۵)

(۸۹۸) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقؓ کے جنازہ کی کو چار پائی پر لا کر رکھا گیا تو لوگوں نے چاروں طرف سے انہیں گھیر لیا، ان کے لئے دعائیں کرنے لگے اور جنازہ اٹھائے جانے سے قبل ہی ان کی نماز جنازہ پڑھنے لگے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک آدمی نے پیچھے سے آ کر میرے کندھے پر ہاتھ پڑھا، اپنی طرف متوجہ کیا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے، انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے لئے دعا و رحمت کی اور انہیں مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ نے اپنے پیچھے کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے نامہ اعمال کے ساتھ مجھے اللہ سے ملنا زیادہ پسند ہو، بخدا! مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا، کیونکہ میں کثرت سے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا کہ میں، ابو بکر اور عمرؓ گئے، میں، ابو بکر اور عمر داخل ہوئے ہیں، میں، ابو بکر اور عمر نکلے، اس لئے مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔

(۸۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ رَحْمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُنْتُ إِذَا وَجَدْتُهُ يُصَلِّي سَبَّحَ فَدَخَلْتُ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَفْدَنُ رَاجِعًا (۱۵۹۸۰)

(۸۹۹) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر نبی ﷺ اس وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، اور اگر آپ ﷺ اس وقت نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو یوں ہی اجازت دے دیتے (اور سبحان اللہ کہنے کی ضرورت نہ رہتی)۔

(۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَّنَا شُعْبَةُ بْنُ الرَّهْوِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَهُ وَوَلَّيْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ



(۹۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلقیت بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاؤ تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(٩٥) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَحْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمَّا أَفَى كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتَ فَقَالُوا إِمَّا كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتَ قَالَ ثُمَّ قَالُوا إِمَّا كُلِّ عَامٍ فَقَالَ لَا وَكَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْ جِئْتُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بُدِيَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ إِلَى آخِرِ آيَةِ إِفَالِ التِّرْمِذِيُّ:

حسن غريب من هذا الوجه. قال الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ٢٨٨٤، الترمذی: ٨١٤ و ٣٠٥٥)

(۹۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت ذیل کا نزول ہوا

“وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا”

تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ یہی ﷺ خاموش رہے، تین مرتبہ سوال اور خاموشی کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، اور اگر میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور اسی مناسبت سے یہ آیات نازل ہوئی کہ اے اہل ایمان! ایسی چیزوں کے بارے سوال مت کیا کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو وہ تمہیں ناگوار گذریں۔

(٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكِيمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْضُومَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسِيحِ فَقَالَتْ أَنْتَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهُوَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي قَالَ فَاتَّيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسِيحِ عَلَى الْخَفِيِّينَ قَالَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخَفِيِّينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا [راجع: ١٧٤٨]

(۹۰۶) شریع بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ہمیں ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیتے تھے جو مسافر کے لئے تین دن اور تین رات

(٩٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي جَرَّاجٍ رَفَعَهُ (راجع: ٧٤٨)

(۹۰۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ هَذِهِ الْأَمَّةُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [۸۳۳]

(۹۰۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص کا نام بتاؤں؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

(۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمَنِيِّرِ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ هَذِهِ الْأَمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا قَالَ فَلَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِالْثَانِي قَالَ فَذَكَرَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَأَتْبَاكُمْ بِالْثَالِثِ قَالَ وَسَكَتَ لَمَرَاتِنَا أَنَّهُ يُعْنِي نَفْسَهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ الْكُفْمَةِ وَالْأَسْمَافَةِ [۸۳۳]

(۹۰۹) عبد خیر ہمدانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (دورانِ خطبہ یہ) کہتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور میں تمہیں بتاؤں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں، تاہم وہ خاموش رہے، ہم یہی سمجھتے ہیں کہ وہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی تھے، میں نے راوی سے پوچھا کیا واقعی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا رب کعبی کہ قسم ہاں! (اگر میں جھوٹ بولوں) تو یہ کان بہرے ہو جائیں۔

(۹۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُسْهِوُّ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا وَضُوءٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۸۳۶]

(۹۱۰) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (میں نبی ﷺ کا طریقہ وضو سکھایا) چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے تین مرتبہ اپنی ہتھیلیوں کو دھویا، تین مرتبہ ہاتھ کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، اور فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

(۹۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَخْزَابِ شَقُّوْنَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَصْرِ مَلَا اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَيَّوْتَهُمْ نَارًا قَالَ ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَرَّةً يُعْنِي بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [۶۱۷]



(۹۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے گا انہوں نے بیس نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے عصر کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ادا فرمائی۔

(۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَفِصَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ غَيْرِهِ فَلَا تَأْخُذُوا مِنْ حَرْبٍ وَالْحَرْبُ خَذَعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اخْتَدَأُوا الْإِنْسَانَ سَفَهَاءَ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ النَّبِيِّ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانَهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَلَا يَمْنَأُ لِقِيَمَتِهِمْ مَا قَتَلُوهُمْ لِأَنَّهُمْ قَتَلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۶۱۶]

(۹۱۳) سويد بن غفلة کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا جب میں تم سے نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے نزدیک آسمان سے گر جانا ان کی طرف جمہوری نسبت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور جب کسی اور کے حوالے سے کوئی بات کروں تو میں جنگجو آدمی ہوں اور جنگ تو نام ہی تدبیر اور چال کا ہے۔

میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قریب ایسی اقوام نکلیں گی جن کی عمر تھوڑی ہوگی اور عقل کے اعتبار سے وہ بیوقوف ہوں گے، نبی ﷺ کی باتیں کریں گے، لیکن ایمان ان کے گلے سے آگے نہیں جائے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو، کیونکہ ان کا قتل کرنا قیامت کے دن باعث ثواب ہوگا۔

(۹۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَتَيْنِ زَكَاةً [راجع: ۱۷۱۱]

(۹۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے (اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی)، اور دو دوسرے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ تَتَوَقَّى فِي قُرَيْشٍ وَتَدْعُنَا قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتُ بِنْتُ خَمْزَةَ قَالَ هِيَ بِنْتُ

أَبِي مِنْ الرِّضَاعَةِ [راجع: ۱۶۲۰]

(۹۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میری رضاعی بیٹی ہے (در اصل نبی ﷺ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رشتہ تین بھائی تھے اور چچا بیٹی تھی)۔

(۹۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ يَكْرِمَةَ قَالَ أَقْبَضْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْمَزْدَلِيقَةِ فَلَمَّ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يَلْتَمِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَقْبَضْتُ مَعَ أَبِي مِنَ الْمَزْدَلِيقَةِ فَلَمَّ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يَلْتَمِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَقْبَضْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَزْدَلِيقَةِ فَلَمَّ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يَلْتَمِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ [قال شعيب: إسناده حسن، أخرجه أبو يعلى: ۳۲۱]

[انظر: ۱۳۳۴]

(۹۱۵) نکرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوا تو میں نے انہیں مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تا آنکہ انہوں نے جمرہ عقبہ کی ری کر لی، میں نے ان سے اس حوالے سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوا تھا تو میں نے انہیں بھی جمرہ عقبہ کی ری تک مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا، میں نے ان سے اس حوالے سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوا تو میں نے نبی ﷺ کو جمرہ عقبہ کی ری تک مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا۔

(۹۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْرِبُ قَائِمًا قَالَ قُلْتُ لَهُ تَشْرِبُ قَائِمًا إِنَّ أَشْرَبَ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرِبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبَ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرِبُ قَائِمًا [راجع: ۱۷۹۵]

(۹۱۶) ميسرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ کھڑے ہو کر پانی پی رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی ﷺ کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر میں نے پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۹۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ هَاطِلَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالنَّسِجِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ بِظَاهِرِهِمَا [راجع: ۷۳۷]

(۹۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ تھی کہ کس علی القدمین کے لئے موزوں کا وہ حصہ زیادہ موزوں ہے جو زمین کے ساتھ لگتا ہے یا نسبت اس حصے کے جو پاؤں کے اوپر رہتا ہے، حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو جب اوپر کے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اپنی رائے کو ترک کر دیا۔

(۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ لَكُنْتُ أَنْ بَطَوْنَهُمَا أَحَقُّ بِالْغَسْلِ [راجع: ۷۳۷]

(۹۱۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے پاؤں کے اوپر والے حصے کو دھویا اور فرمایا اگر میں نے نبی ﷺ کو پاؤں کا اوپر والا حصہ دھوتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میری رائے یہ تھی کہ پاؤں کا نیچلا حصہ دھوئے جانے کا زیادہ حق دار ہے (کیونکہ وہ زمین کے ساتھ زیادہ لگتا ہے)

(۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَقْبَةَ أَبُو كَبْرَانَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاءَ ثَلَاثًا تَلَاثًا رَاجِعًا ۱۸۷۶

(۹۱۹) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (میں نبی ﷺ کا طریقہ وضو سکھایا اور) فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے، اس وضو میں انہوں نے ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا تھا۔

(۹۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونَةُ عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُودٍ فَصَدَعَهُ عَلَى شَجَرَةٍ أَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ مِنْهَا بِشَيْءٍ فَنَظَرَ أَصْحَابُهُ إِلَى سَاقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حِينَ صَدَعَ الشَّجَرَةَ فَضَحِكُوا مِنْ حُمُوشَةِ سَاقِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَضَحِكُونَ لِرَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ أَثْقَلَ فِي الْعِزِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أُحُدٍ [قال شعيب: صحيح لغيره، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۱۶/۱۲، والبهارى فى الأدب المفرد: ۲۳۷، و ابو يعلى: ۵۳۹]

(۹۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وہ درخت پر چڑھ گئے، نبی ﷺ نے انہیں کچھ لانے کا حکم دیا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب درخت پر چڑھتے ہوئے دیکھا تو ان کی چنڈی پر بھی نظر پڑی، وہ ان کی پتلی پتلی پنڈلیاں دیکھ کر ہنس پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیوں ہنس رہے ہو؟ یقیناً عبداللہ کا ایک پاؤں قیامت کے دن میزانِ عمل میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔

(۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاتَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ إِذْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْعَدْ إِلَيْنَا عَهْدًا نَأْخُذُ بِهِ فِي الْإِمَارَةِ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ رَأَيْنَاهُ مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِنَا ثُمَّ اسْتُخِلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ ثُمَّ اسْتُخِلِفَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى عُمَرَ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ حَتَّى صَرَبَ الدِّينُ بِجَرَّالِهِ [إسناده ضعيف]

(۹۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے دن فرمایا کہ امارت کے سلسلے میں نبی ﷺ نے ہمیں کوئی وصیت نہیں فرمائی تھی جس پر ہم عمل کرتے، بلکہ یہ تو ایک چیز تھی جو ہم نے خود سے منتخب کر لی تھی، پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، ان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، وہ قائم رہے اور قائم کر گئے، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، ان پر بھی اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، وہ قائم رہے اور قائم کر گئے یہاں تک کہ دین نے اپنی گردن زمین پر ڈال دی (یعنی جم گیا اور مضبوط ہو گیا)

(۹۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَنْبَاتَا خَالِدٌ عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي ابْنَ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ



يَقْضِي اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا مَا شَاءَ [راجع: ۱۸۳۳]

(۹۲۷) ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا اس امت میں نبیؐ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبرؓ ہیں اور حضرت عمر فاروقؓ ہیں، ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جن میں اللہ جو چاہے کا فیصلہ فرما دے گا۔  
(۹۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ الْوَتَرُ بِحُجْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۵۲]  
(۹۲۷) حضرت علیؓ نے فرماتے ہیں کہ و تر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبیؐ کی سنت سے ثابت ہے۔

(۹۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَبِيرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوَّضًا ثَلَاثًا ثَلَاثًا [راجع: ۱۸۷۶]  
(۹۲۸) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیؐ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھوا تھا۔  
(۹۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَالِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ عِنْدَ الْأَذَانِ [راجع: ۱۵۶۹]

(۹۲۹) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ اذان کی نماز اذان فجر کے قریب پڑھتے تھے۔

(۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَكْثَرُ ذَاكَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ عَلِيًّا حِينَ رَكِبَ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّكَّابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ حَمِدَ ثَلَاثًا وَتَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ صَحِكَ قَالَ فَقِيلَ مَا يَضْحَكُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَقَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ ثُمَّ صَحِكَ فَقُلْنَا مَا يَضْحَكُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الْعَبْدُ أَوْ قَالَ عَجِبْتُ لِلْعَبْدِ إِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا هُوَ [راجع: ۱۷۵۳]

(۹۳۰) علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علیؓ کو دیکھا کہ ان کے پاس سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا، جب انہوں نے اپنا پاؤں اس کی رکاب میں رکھا تو ”بسم اللہ“ کہا، جب اس پر بیٹھ گئے تو یہ دعا پڑھی کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارا تابع فرما دیا، ہم تو اسے اپنے تابع نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، پھر تین مرتبہ ”الحمد للہ“ اور تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر فرمایا اے اللہ! آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے معاف فرما دیجئے، کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف



(۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ  
أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِخَيْرٍ هَذِهِ الْأَمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۸۳۲]

(۹۳۳) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

(۹۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الصَّبِيُّ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ  
عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِخَيْرٍ هَذِهِ الْأَمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَالثَّانِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَوْ شِئْتُ  
سَمِيتُ الثَّلَاثَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَتَهَجَّجْنَا عَبْدُ خَيْرٍ لِحُكْمٍ لَا تَمُتُّوْنَ فِيمَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۸۳۳]

(۹۳۵) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

(۹۳۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي بَرِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الصَّغِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يَقُولُ لَهُ أَبُو  
أَفْلَحَ عَنْ ابْنِ زُرَّيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ  
خِرْبِرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ دَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذِكُورٌ أَتَيْتُ [راجع: ۷۵۰]

(۹۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا اور بائیں ہاتھ میں ریشم پکڑا اور فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

(۹۳۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْمُقْبِرِيَّ عَنْ عُمَرُو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُمَرُو  
عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا  
بِالْحَرَّةِ بِالسُّفْيَا أَلْتَنِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُونَنِي بِوَضُوءٍ  
فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَتَرَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ ابْنَهُمِ كَانَ عَبْدَكَ وَخَوِيلَكَ دَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ  
بِالْبُرْجَةِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَذْغُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَصَاحِبِهِمْ مِثْلِي مَا  
بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبُرْجَةِ بَرَكَتَيْنِ [صححه ابن خزيمة: (۲۰۹) وابن حبان (۳۷۶)]. وقال الترمذی، حسن

صحیح قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۳۹۱۸)

(۹۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے، جب ہم "حرہ" میں اس سیراب کی ہوئی زمین پر پہنچے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ، جب نبی ﷺ وضو کر چکے تو قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو گئے اور اللہ اکبر کہہ کر فرمایا اے اللہ! ابراہیم جو آپ کے بندے اور آپ کے خلیل تھے انہوں نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور میں محمد آپ کا بندہ اور آپ کا رسول ہوں، میں آپ سے اہل مدینہ

کے حق میں دعاء مانگتا ہوں کہ اہل مدینہ کے مد اور صارع میں اہل مکہ کی نسبت دو گنی برکت عطا فرما۔

(۹۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا أَبُو عَامِرٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رِجْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ غَضُوضٌ يَغْضُضُ الْمُوسِرُ عَلَى مَا لِي بِهِ قَالَ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُدِ الْأَشْرَارُ وَيُسْتَذَلُّ الْأَخْيَارُ وَيَبِيعُ الْمُضْطَرُونَ قَالَ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّينَ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ النَّمْرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ [إسناده ضعيف]

(۹۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک کاٹ کھانے والا زمانہ آنے والا ہے، حتیٰ کہ جسے مالی کشادگی دی گئی ہے وہ ابھی اپنے ہاتھوں کو کاٹ کھائے گا، حالانکہ اسے یہ حکم نہیں دیا گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے درمیان حاجت مندوں کو بھول نہ جانا۔

اس زمانے میں شریروں کا مرتبہ بلند ہو جائے گا، نیک اور بہترین لوگوں کو ذلیل کیا جائے گا اور مجبوروں کو اپنی پونجی فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے گا، حالانکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، نیز اس بیع سے بھی منع فرمایا ہے جس میں کسی نوعیت کا بھی دھوکہ ہو اور پکے سے قبل یا قبضہ سے قبل بھجوں کی بیع سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۹۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثُمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَيْرُ بَيْعَةٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَوْتِمٌ [راجع: ۶۴۰]

(۹۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، بہترین عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اور بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۹۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحُمْرَاءِ وَعَنْ الْقِرَاقَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [راجع: ۶۱۱]

(۹۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سونے کی انگلی، ریشمی کپڑے پہننے، رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع فرمایا ہے۔

(۹۴۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا أَبُو يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ الصَّغِيرِ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الْمَصَابِ حَتَّى يُكْشَفَ عَنْهُ [قال الألبانی صحیح (الترمذی: ۱۴۲۳) قال شعب: صحیح لغیره] [مطرق: ۹۵۶، ۱۱۸۳]



(۹۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں۔

① بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

② سویا ہوا شخص، جب تک بیدار نہ ہو جائے۔

③ مصیبت زدہ شخص، جب تک اس کی پریشانی دور نہ ہو جائے۔

(۹۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أُنْبِئَ عَلِيٌّ بِزَوَانٍ مُحَصَّنٍ فَجَلَدَهُ يَوْمَ الْخُمَيْسِ مِائَةً جَلْدَةً ثُمَّ رَجَعَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقِيلَ لَهُ جَمَعْتَ عَلَيْهِ حَدِيثَيْنِ فَقَالَ جَلَدْتُهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَعْتُهُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۷۱۶]

(۹۳۲) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شادی شدہ بدکار کو لایا گیا، انہوں نے جمعرات کے دن اسے سو کوڑے مارے اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کر دیا کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اس پر دو سزائیں جمع کیوں کیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے کوڑے قرآن کریم کی وجہ سے مارے اور سنگسار سنت کی وجہ سے کیا۔

(۹۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَآبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُعَقَّبُ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أُنْبِئَ عَلِيٌّ بِمَوْلَاةٍ لِسَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ مُحَصَّنَةٍ قَدْ فَجَرَتْ قَالَ فَضَرَبَهَا مِائَةً ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَعْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۷۱۶]

(۹۳۴) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سعید بن قیس کی ایک شادی شدہ باندی کو لایا گیا جس نے بدکاری کی تھی، انہوں نے اسے سو کوڑے مارے اور پھر اسے سنگسار کر دیا اور فرمایا میں نے کوڑے قرآن کریم کی وجہ سے مارے اور سنگسار سنت کی وجہ سے کیا۔

(۹۳۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شُرَيْبِ بْنِ السَّكْنِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْبٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِمَاءٍ لِيَتَوَضَّأَ فَتَمَسَّحَ بِهِ تَمَسَّحًا وَمَسَّحَ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَّحَ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ زَايْتُ أَنْ بَطُونَهُمَا أَحَقُّ لَمْ شَرِبْتُ فَضْلَ وَضُوءِهِ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنِّي الْذِينَ يُزْعَمُونَ أَنَّهُ لَا يَنْسِيهِ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْرِبَ قَائِمًا [صححه ابن خزيمة (۲۰۰)]

قال شعيب: حسن [انظر: ۹۷۰]

(۹۳۶) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرنے کے لئے پانی منگوایا، پانی سے ہاتھ تر کیے اور اپنے پاؤں کے اوپر والے حصے پر انہیں پھیر لیا اور فرمایا کہ یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو، پھر فرمایا کہ اگر میں نے نبی ﷺ کو مسح علی الخفین میں پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں یہی رائے دیتا کہ پاؤں کا نچلا حصہ مسح کا زیادہ مستحق ہے، پھر آپ نے وضو کا پچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیا اور فرمایا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی کھڑے ہو کر پانی پینا جائز نہیں ہے؟

(۹۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ يَسْتِ السَّدُقِيُّ قَالَ أَتَيْنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ أَتَبَضُّ مُشْرَبًا بِعُمُرَةٍ عَظِيمَ اللَّحْيَةِ ضَخَمَ الْكَوَارِيسِ شُنُنَ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ طَوِيلَ الْمَسْرُوبَةِ كَثِيرَ شَعْرِ الرَّأْسِ رَاجِلُهُ يَتَكَفَأُ فِي مِشْوِيهِ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ لَا طَوِيلَ وَلَا قَصِيرَ لَمْ أَرْ مِثْلَهُ لَا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ فِي حَدِيثِهِ وَوَصَفَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ ضَخَمَ الْهَامَةِ حَسَنَ الشَّعْرِ رَجُلَهُ [راجع: ۷۴۴]

(۹۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا سرمبارک بڑا رنگ سرفی نائل سفید اور داڑھی گھنی تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، سر کے بال گھنے اور ہلکے گھٹکرے والے تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھاٹی سے اتر رہے ہیں، بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے قدم، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، ﷺ

(۹۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَارٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [راجع: ۸۷۶]

(۹۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے نبی ﷺ نے اپنے اعضاء وضو کو تین مرتبہ دہرایا۔

(۹۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ أَوْ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَصِيرَ وَلَا طَوِيلَ عَظِيمَ الرَّأْسِ رَجُلَهُ عَظِيمَ اللَّحْيَةِ مُشْرَبًا حُمْرَةً طَوِيلَ الْمَسْرُوبَةِ كَثِيرَ شَعْرِ الرَّأْسِ رَاجِلُهُ يَتَكَفَأُ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ لَمْ أَرْ مِثْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۴۴]

(۹۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے، سرمبارک بڑا، بال ہلکے گھٹکرے والے اور داڑھی گھنی تھی، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ مبارک میں سرفی کی آمیزش تھی، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھاٹی سے اتر رہے ہیں، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، ﷺ

(۹۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَنِّي عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَبَّلَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَصِيرَ وَلَا طَوِيلَ مُشْرَبًا لَوْلَاهُ حُمْرَةٌ حَسَنَ الشَّعْرِ رَجُلُهُ صَحْمَ الْكَوَاوِيسِ شَقَّ الْكُفَّيْنِ صَحْمَ الْهَامَةِ طَوِيلَ الْمَسْرِبَةِ إِذَا مَضَى تَكْفًا كَأَنَّمَا يَتَحَدَّرُ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرِ يَنْطَلِقُ قَبْلَهُ وَلَا يَتَعَذُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ۱۷۴۴)

(۹۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے، سر مبارک بڑا اور داڑھی کھنٹی تھی، تسلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ مبارک میں سرخی کی آمیزش تھی، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے (دھاری تھی)، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھٹائی سے اتر رہے ہیں، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، **بُحْرَانُ**

(۹۳۸) حَدَّثَنَا حَبِجٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَصَابَنَا مِنْ بَمَارِهَا فَاجْتَوَيْنَاهَا وَأَصَابَنَا بِهَا وَعُكٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ عَنْ بَدَرٍ فَلَمَّا بَلَّغْنَا أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَقْبَلُوا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرِ وَبَدَرُ بْنُ قَسِبَتْنَا الْمُشْرِكُونَ إِلَيْهَا فَوَجَدْنَا فِيهَا رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ وَمَوْلَى لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَاتَمَا الْقُرَيْشِيَّ فَأَنْفَلَتْ وَأَمَّا مَوْلَى عُقْبَةَ فَأَخَذَنَاهُ فَجَعَلْنَا نَقُولُ لَهُ كَمْ الْقَوْمُ لِيَقُولَ هُمْ وَاللَّهِ كَثِيرٌ عَدَدَهُمْ شَدِيدٌ بِأَسْهُمٍ فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ إِذْ قَالَ ذَلِكَ ضَرْبُوهُ حَتَّى انْتَهَوْا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ كَمْ الْقَوْمُ قَالَ هُمْ وَاللَّهِ كَثِيرٌ عَدَدَهُمْ شَدِيدٌ بِأَسْهُمٍ فَجَهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغَيِّرَهُ كَمْ هُمْ فَأَبَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ كَمْ يَنْحَرُونَ مِنَ الْحُزْرِ فَقَالَ عَشْرًا كُلُّ يَوْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَوْمُ أَلْفُ كُلِّ حَزْوَرٍ لِيَمَانَةٍ وَتَبِعَهَا ثُمَّ إِنَّهُ أَصَابَنَا مِنَ اللَّيْلِ طَشٌّ مِنْ مَطَرٍ فَأَنْطَلَقْنَا تَحْتَ الشَّجَرِ وَالْحَجِيفِ نَسْتُظِلُّ تَحْتَهَا مِنَ الْمَطَرِ وَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعُو رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِن تَهْلِكَ هَذِهِ الْفِتْنَةُ لَا تُعْبَدُ قَالِ لَمَّا أَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ نَادَى الصَّلَاةَ عِبَادَ اللَّهِ فَبَاءَ النَّاسُ مِنْ تَحْتِ الشَّجَرِ وَالْحَجِيفِ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَّضَ عَلَى الْقِتَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ جَمْعَ قُرَيْشٍ تَحْتَ هَذِهِ الصَّلِيعِ الْحُمْرَاءِ مِنَ الْجَبَلِ لَمَّا دَنَا الْقَوْمُ مِنَّا وَصَافَيْنَاهُمْ إِذَا رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَى جَمَلٍ لَهُ أَحْمَرٌ يُسِيرُ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ نَادِ بِحُمْرَةٍ وَكَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَنْ صَاحَبَ الْحِمْلَ الْأَحْمَرَ وَمَاذَا يَقُولُ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ يَأْتُرُ بِخَيْرٍ فَمَسَى أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ الْحِمْلِ الْأَحْمَرَ فَبَاءَ حُمْرَةً فَقَالَ هُوَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهُوَ يَنْهَى عَنِ الْقِتَالِ وَيَقُولُ لَهُمْ يَا قَوْمُ إِنِّي أَرَى قَوْمًا مُسْتَعِجِينَ لَا تَصِلُونَ إِلَيْهِمْ وَلَكُمْ خَيْرٌ يَا قَوْمُ اغْصِبُوا الْيَوْمَ بِرَأْسِي وَقُولُوا جَمْعُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي لَسْتُ بِأَجْنَحَكُمْ فَسَمِعَ ذَلِكَ أَبُو جَهْلٍ

فَقَالَ أَنْتَ تَقُولُ هَذَا وَاللَّهِ لَوْ غَيْرُكَ يَقُولُ هَذَا لَأَعْصَمْتُهُ قَدْ مَلَأْتَ رِثْلَكَ جَوْفَكَ رُعْبًا فَقَالَ عُثْبَةُ إِنَّمَا تَعْبُرُ بِمَا مَضَى اسْمُهُ سَتَعْلَمُ الْيَوْمَ إِنَّمَا الْجَبَانُ قَالَ فَبَرَزَ عُثْبَةُ وَأَخُوهُ شَيْبَةُ وَابْنُهُ الْوَلِيدُ فَحَمِيَّةٌ فَقَالُوا مَنْ يَبَارِزُ فَنُخْرِجَ عُثْبَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ بِسْمَةِ فَقَالَ عُثْبَةُ لَا نُرِيدُ هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ يَبَارِزُونَا مِنْ بَنِي عَمَنَّا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا عَلِيُّ وَقُمْ يَا حَمْزَةُ وَقُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَفَقَتَلَ اللَّهُ تَعَالَى عُثْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُثْبَةَ وَجُرَحَ عُبَيْدَةَ فَفَقَتَلْنَا مِنْهُمْ سَبْعِينَ وَأَسْرَرْنَا سَبْعِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَصِيرٌ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسِيرًا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَاللَّهِ مَا أَسْرَيْ لَقَدْ أَسْرَيْتَنِي رَجُلٌ أَجْلَحُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجَهَا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ مَا أَرَاهُ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَا أَسْرَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اسْكُتْ فَقَدْ آيَدَكَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَلَائِكَةِ كَرِيمٍ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَسْرَرْنَا وَأَسْرَرْنَا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْعَبَّاسَ وَعَقِيلًا وَتَوَفَّلَ بْنُ الْحَارِثِ إِذَا الْإِبْرَاهِيمُ: صحيح مختصر (أوداد: ۲۶۵: ۱)

(۹۴۸) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے اور ہم نے یہاں کے کھل کھائے تو ہمیں پیٹ کی بیماری لاحق ہو گئی جس سے بڑھتے بڑھتے ہم شدید قسم کے بخار میں مبتلا ہو گئے، نبی ﷺ ”بدر“ کے حالات معلوم کرتے رہتے تھے، جب ہمیں معلوم ہوا کہ مشرکین مقام بدر کی طرف بڑھ رہے ہیں تو نبی ﷺ بھی بدر کی طرف روانہ ہو گئے، جو کہ ایک کنوئیں کا نام تھا، ہم مشرکین سے پہلے وہاں پہنچ گئے، وہاں ہمیں دو آدمی ملے، ایک قریش کا اور دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا غلام، قریشی تو ہمیں دیکھتے ہی بھاگ گیا اور عقبہ کے غلام کو ہم نے پکڑ لیا۔

ہم نے اس سے پوچھا کہ ان کے لشکر کی تعداد کتنی ہے؟ اس نے کہا بخدا! ان کی تعداد بہت زیادہ اور ان کا سامان حرب بہت مضبوط ہے، جب اس نے یہ کہا تو مسلمانوں نے اسے مارنا شروع کر دیا اور مارتے مارتے اسے نبی ﷺ کے پاس لے آئے، نبی ﷺ نے بھی اس سے مشرکین مکہ کی تعداد پوچھی، اس نے نبی ﷺ کو بھی وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا، نبی ﷺ نے اس سے ان کی صحیح تعداد معلوم کرنے کی پوری کوشش کی لیکن اس نے بتانے سے انکار کر دیا، بالآخر نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ وہ لوگ روزانہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا روزانہ دس اونٹ ذبح کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اسی وقت فرمایا ان کی تعداد ایک ہزار ہے، کیونکہ ایک اونٹ کم از کم سو آدمیوں کو کفایت کر جاتا ہے۔

رات ہوئی تو ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی، ہم بارش سے بچنے کے لئے درختوں اور ڈھالوں کے نیچے چلے گئے، اور نبی ﷺ اسی حال میں ساری رات اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتے رہے کہ اے اللہ! اگر یہ گروہ ختم ہو گیا تو آپ کی عبادت نہیں ہو سکے گی، بہر حال! طلوع فجر کے وقت نبی ﷺ نے ندا کروائی کہ اللہ کے بندو! نماز تیار ہے، لوگوں نے درختوں اور سائبانوں کو چھوڑا اور نبی ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد جہاد کی ترغیب دینے لگے، پھر فرمایا کہ قریش کا لشکر اس پہاڑ کی سرخ ڈھلوان میں ہے۔

جب لشکر قریش ہمارے قریب آ گیا اور ہم نے بھی صف بندی کر لی، تو اچانک ان میں سے ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور اپنے لشکر میں چکر لگانے لگا، نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! حمزہ سے پکار کر کہو "جو کہ مشرکین کے سب سے زیادہ قریب تھے" یہ سرخ اونٹ والا کون ہے اور کیا کہہ رہا ہے؟

پھر نبی ﷺ نے فرمایا اگر لشکر قریش میں کوئی آدمی بھلائی کا حکم دے سکتا ہے تو وہ یہ سرخ اونٹ پر سواری ہو سکتا ہے، اتنی دیر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آگئے اور فرمانے لگے کہ یہ عتبہ بن ربیعہ ہے جو کہ لوگوں کو جنگ سے روک رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے میری قوم! میں ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو ڈھیلے پڑ چکے ہیں، اگر تم میں ذرا سی بھی صلاحیت ہو تو یہ تم تک بھی نہیں پہنچ سکیں گے، اے میری قوم! آج کے دن میرے سر پر پٹی باندھ دو، اور کہہ دو کہ عتبہ بن ربیعہ بزدل ہو گیا حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں بزدل نہیں ہوں۔

ابو جہل نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگا کہ یہ بات تم کہہ رہے ہو؟ بخدا! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی تو میں اس سے کہتا کہ جا کر اپنے باپ کی شرک گاہ چوس (گالی دیتا) تمہارے پیچھے دوں نے تمہارے پیٹ میں رعب بھر دیا ہے، عتبہ کہنے لگا کہ اوپلے سرین والے! تو مجھے عار دلاتا ہے، آج تجھے پتہ چل جائے گا کہ ہم میں سے بزدل کون ہے؟

اس کے بعد جوش میں آ کر عتبہ، اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید مہدین جنگ میں نکل کر مبارزہ طلبی کرنے لگے، ان کے مقابلے میں چھ انصاری نوجوان نکلے، عتبہ کہنے لگا کہ ہم ان سے نہیں لڑنا چاہتے، ہمارے مقابلے میں ہمارے بنو عجم تلخ جن کا تعلق بنو عبد المطلب سے ہو، یہ سن کر نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث بن مطلب کو اٹھنے اور مقابلہ کرنے کا حکم دیا، اس مقابلے میں عتبہ، شیبہ اور ولید تینوں مارے گئے اور مسلمانوں میں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے۔

اس طرح ہم نے ان کے ستر آدمی مارے اور ستر ہی کو قیدی بنا لیا، اسی اثناء میں ایک چھوٹے قد کا انصاری نوجوان عباس بن عبد المطلب کو "جو بعد میں صحابی بنے" قیدی بنا کر لے آیا، عباس کہنے لگے یا رسول اللہ! بخدا! اس نے مجھے قیدی نہیں بنایا، مجھے تو اس شخص نے قید کیا ہے جس کے سر کے دونوں جانب بال نہ تھے، وہ بڑا خوبصورت چہرہ رکھتا تھا اور ایک چست کبرے گھوڑے پر سوار تھا، جو مجھے اب آپ لوگوں میں نظر نہیں آ رہا، اس پر انصاری نے کہا یا رسول اللہ! انہیں میں نے ہی گرفتار کیا ہے، نبی ﷺ نے انہیں خاموشی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک معزز فرشتے کے ذریعے اللہ نے تمہاری مدد کی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو عبد المطلب میں سے ہم نے عباس، عقیل اور نوفل بن حارث کو گرفتار کیا تھا۔

(۹۹) حَدَّثَنَا حَبَّاحُ بْنُ حَزَلَةَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي بِوَجَلٍّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسِيحِ عَلَى الْخَمْعَيْنِ فَقَالَتْ أَنْتَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَلَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَسِيحِ عَلَى خَمْعَيْنِ إِذَا سَافَرْنَا [راجع: ۷۴۸]

(۹۳۹) شرح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر سح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی مرد صحابی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو کیونکہ وہ نبی علیہ السلام کے ساتھ سفر میں بھی رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب سفر پر جائیں تو اپنے موزوں پر سح کر لیا کریں۔

(۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَنَّنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ يَثْرِيجَ قَالَ لَا نَسْتَدِ عَلَى النَّاسِ فِي الرَّحْبَةِ مِنْ سَمِيعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ قَالَ فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ وَمِنْ قِبَلِ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ أَلَيْسَ اللَّهُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ قَالَُوا بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ زَالِ مَنْ وَالَاهُ وَغَادَهُ مَنْ غَادَاهُ [قال شعب: صحيح لغيره]

(۹۵۰) سعید بن وہب اور زید بن یثریج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے من کوفہ میں لوگوں کو قسم دے کر فرمایا کہ جس شخص نے غدير خُم کے موقع پر نبی علیہ السلام کا ہرے حوالے سے کوئی ارشاد سنا ہو تو وہ کھڑا ہو جائے، اس پر سعید کی راہے کے مطابق بھی چھ آدمی کھڑے ہو گئے اور زید کی راہے کے مطابق بھی چھ آدمی کھڑے ہو گئے، اور ان سب نے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو غدير خُم کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کیا اللہ کو مشن پر کوئی حق نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا اے اللہ! جس کا میں مولی ہوں، علی بھی اس کا مولی ہیں، اے اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی فرما۔

(۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ أَنَّنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ يَقُولُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ وَزَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَزَادَ لَهُمُ وَالْصُّرُ مِنْ نَصْرَةٍ وَالْخُذْلُ مِنْ خُذْلَةٍ [إسناده ضعيف] [انظر: ۹۵۲] (۹۵۱) گزشتہ روایت ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے جس کے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو علی کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما اور جو انہیں تنہا چھوڑ دے تو اسے تنہا فرما۔

(۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ أَنَّنَا شَرِيكَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابَسٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [صححه الحاكم (۱۰۹/۳) قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح مختصراً (الترمذی: ۳۷۱۳) قال شعب: صحيح لغيره] [راجع: ۹۵۱]

(۹۵۲) گزشتہ روایت اس دوسری سند سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۹۵۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَ الْحَسَنَ حَمَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْوِي ابْنِي مَا سَمِعْتُمُوهُ فَلَمَّ سَمِعْتُهُ خَرَبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنَ قَالَ أُرْوِي ابْنِي مَا سَمِعْتُمُوهُ فَلَمَّ سَمِعْتُهُ خَرَبًا قَالَ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وَلَدْتُ

الثَّالِثُ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَعَيْتُمُوهُ فَلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ سَعَيْتُهُمْ بِأَسْمَاءَ وَلَيْدَ هَارُونَ شَيْءٌ وَشَيْءٌ وَمُسْتَبْرٍ [راجع: ۷۶۹]

(۹۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن کی پیدائش ہوئی تو نبی ﷺ تعریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا حرب، فرمایا نہیں، اس کا نام "حسن" ہے، پھر جب حسین پیدا ہوئے تو نبی ﷺ تعریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے بھر عرض کیا حرب، فرمایا نہیں اس کا نام "حسین" ہے، تیسرے بیٹے کی پیدائش پر بھی اسی طرح ہوا، اور نبی ﷺ نے اس کا نام بدل کر "حسن" رکھ دیا، پھر فرمایا کہ میں نے ان بچوں کے نام حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کے بچوں کے نام پر رکھے ہیں جن کے نام شبر، شبیر اور مشر تھے۔

(۹۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَرْزَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَغْنَمْ بِهِ النَّاسُ كَغَنَائِهِ إِلَّا مَا كَانَ فِي رِوَابِ سَيْحِي هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ سَرَقَ مَتَارَ الْأَرْضِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ آوَى مُخِلِّدًا [راجع: ۸۵۵]

(۹۵۴) ابو الطھیل کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں کوئی ایسی بات بتاؤں جو نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ آپ سے کی ہو؟ فرمایا نبی ﷺ نے مجھ سے ایسی کوئی خصوصی بات نہیں کی جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میری اس تلواریں کے نیام میں ایک چیز ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس میں سے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا تھا اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کرے، اس شخص پر اللہ لعنت ہو جو کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے بیج چوری کرے۔

(۹۵۵) حَدَّثَنَا يَهُزُّ وَعَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ عَادَ حَسَنًا وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَعُوذُ حَسَنًا وَفِي النَّفْسِ مَا فِيهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبِّ قَلْبِي فَتَضَرِّفُهُ حَتَّى يَشْفَتْ فَقَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ لَا يَمُنُّنِي أَنْ أُوَدِّيَ إِلَيْكَ النَّصِيحَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا إِلَّا ابْتِغَتْ لَهُ سَاعَتَيْنِ أَلْفَ مَلَكٍ يَصْلَوْنَ عَلَيْهِ أَيْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ كَانَتْ حَتَّى يَمُوتَ وَأَيَّ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ كَانَتْ حَتَّى يُصْبِحَ [راجع: ۷۵۴]

(۹۵۵) عبد اللہ بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمرو بن حرث حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ یوں تو آپ حسن کی بیمار پرسی کے لئے آئے ہیں اور اپنے دل میں جو کچھ چھپا رکھا ہے اس کا کیا ہوگا؟ عمرو

نے کہا کہ آپ میرے رب نہیں ہیں کہ جس طرح چاہیں میرے دل میں تصرف کرنا شروع کر دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا لیکن اس کے باوجود ہم تم سے نصیحت کی بات کہنے سے نہیں رکیں گے، میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے کسی بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے، اللہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جو شام تک ان کے ہر لمحے میں اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو گیا ہو تو صبح تک رات کی ہر گھڑی اس کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں۔

(۹۵۶) حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَحَدَّثَنَا عَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْنُوهِ أَوْ قَالَ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَفْقَلَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَبُشَّ [راجع: ۹۴۰]

(۹۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں۔

① سویا ہوا شخص جب تک بیدار نہ ہو جائے۔

② مجنون، جب تک اس کی عقل لوٹ نہ آئے۔

③ بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

(۹۵۷) حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ بَهْزٌ قَالَ أَنَبَانَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَعْرُومِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِي أَعِزُّ وَتَرِيهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ وَلَا أُخْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْبَتَتْ عَلَى نَفْسِكَ [راجع: ۷۵۱]

(۹۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تیری درگزر کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری ذات کے ذریعے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے، جس طرح تو نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

(۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَّةٍ خَرِبٍ كَبَتْ بِهَا إِلَيَّ فَلَيْسَتْهَا قَرَأْتُ الْكَرَاهِيَةَ لِي وَجْهِهِ فَأَمَرَنِي فَأَطَعْتُهَا خُصْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۹۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں کہیں سے ہدیہ کے طور پر ایک ویسٹیا جوڑا آیا، نبی علیہ السلام نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے اسے زیب تن کر لیا، لیکن جب نبی علیہ السلام کے روئے انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں دوپٹے کے طور پر تقسیم کر دیا۔



(۹۵۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا هَمَامُ ابْنَانَا قَدَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالنَّارِ فَيُؤْتَى فَيَقَالُ قَدْ قُلْنَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ إِنَّ هَذَا الَّذِي يَقُولُ قَدْ تَفَشَّعَ فِي النَّاسِ الْفُتْنَى عَهْدُهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَنًا خَاصَةً دُونَ النَّاسِ إِلَّا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ فَهُوَ فِي صَحِيفَةٍ فِي قِرَابِ سَيْفِي قَالَ فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى أَخْرَجَ الصَّحِيفَةَ قَالَ فَإِذَا فِيهَا مَنْ أَخَذْتَ حَدَّثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ قَالَ وَإِذَا فِيهَا إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَخَافَةَ اللَّهِ وَابْنِ الْحَرَمِ الْمَدِينَةِ حَرَامًا مَا بَيْنَ حَرَمَيْهَا وَجَمَاعَهَا كُلَّهُ لَا يُخْتَلَى خَلَاوًا وَلَا يَنْفَرُ صِدْقًا وَلَا تُلْتَقِطُ لَقَطُهَا إِلَّا لِمَنْ أَسَارَ بِهَا وَلَا تُقَطَّعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَغْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ وَلَا يُغْمَلُ فِيهَا السَّلَاحُ لِقِتَالٍ قَالَ وَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَنَكَّافًا دِمَاؤُهُمْ وَيَسْمَعُونَ بِذُنُوبِهِمْ أَذْنَاهُمْ وَهُمْ يَدُ عَلَى مَنْ مِوَاهِمُ آلَا لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ [قال الألباني: صحيح مختصر (النسائي: ۲۰/۸ و ۲۴، أبو داود: ۲۰۳۵) قال شعب: صحيح

لغيره] [النظر: ۹۹۹]

(۹۵۹) ابوحسان کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب بھی کوئی حکم دیتے اور لوگ آ کر کہتے کہ ہم نے اس اس طرح کر لیا تو وہ کہتے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، ایک دن "اشتر" نامی ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ جو یہ جملہ کہتے ہیں، لوگوں میں بہت پھیل چکا ہے، کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے آپ کو وصیت کی ہے؟ فرمایا نبی ﷺ نے لوگوں کو چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ مجھے کوئی وصیت نہیں فرمائی، البتہ میں نے نبی ﷺ سے جو کچھ سنا ہے وہ ایک صحیفہ میں لکھ کر اپنی نگواری کے میان میں رکھ لیا ہے۔

لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ صحیفہ دکھانے پر اصرار کیا، انہوں نے وہ نکالا تو اس میں لکھا تھا کہ جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت کو کھکاندے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کا کوئی فرض یا نقل قبول نہ ہوگا، نیز اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں، اس کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ قابل احترام ہے، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس کے شکار نہ بھگایا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز کو نہ اٹھایا جائے، البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو مالک کو اس کا پتہ بتا دے، یہاں کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے البتہ اگر کوئی آدمی اپنے جانور کو چارہ کھلانے تو بات جدا ہے، اور یہاں لڑائی کے لئے اسلحہ نہ اٹھایا جائے۔

نیز اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مسلمانوں کی جانیں آپس میں برابر ہیں، ان میں سے اگر کوئی ادنیٰ بھی کسی کو امان دے دے تو اس کی امان کا لحاظ کیا جائے، اور مسلمان اپنے علاوہ لوگوں پر پید و احد کی طرح ہیں، خبردار! کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذمی کو اس وقت تک قتل کیا جائے جب تک کہ وہ معاہدے کی مدت میں ہو اور اس کی شرائط

پر برقرار ہو۔

(۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو جَرُوحٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اسَلَّمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَعْيَ وَعَظْمِي وَعَصْبِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [راجع: ۷۱۷]

(۹۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب رکوع میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے کہ الہی امیں نے تیرے لئے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرا تابع فرمان ہوا، تو ہی میرا رب ہے، میرے کان، آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور ہڈیے تیرے سامنے جھکے ہوئے ہیں اور میرے قدم بھی اللہ رب العالمین کی خاطر جھکے ہوئے ہیں۔

(۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ أَنْشُدَ اللَّهُ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غديرِ خُمٍّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا كَانُوا أَنْظَرُوا إِلَى أَخِيهِمْ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غديرِ خُمٍّ أَلَزَمْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزَوَّجِي أُمَّهَاتِهِمْ فَقُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ اللَّهُ وَالِ مِنْ وَآلِهِ وَعَادَاهُ [قال شعيب: حسن لغيره، أخرجه

البيهق: ۶۳۲، و ابو يعلى: ۵۶۷] [انظر: ۹۶۴]

(۹۶۱) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محن کو فہم لوگوں کو قسم دے کر فرمایا جس نے غدیر خم کے موقع پر نبی ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہو تو وہ کھڑا ہو جائے، کہ میں جس کا مولی ہوں، علی بھی اس کے مولی ہیں، اس پر بارہ بدری صحابہ کھڑے ہو گئے، اور ان سب نے اس بات کی گواہی دی کہ ہم سب نے نبی ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کیا اللہ کو مؤمنین پر کوئی حق نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا جس کا میں مولی ہوں، علی بھی اس کا مولی ہیں، اے اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی فرما۔

(۹۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ طَارِقٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ جَلِيَّتُهُ حَيْدِيْدٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرُوهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى وَهَدْيِهِ الصَّحِيفَةُ أَعْطَانِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا قَرَأْتُ الصَّدَقَةَ قَالَ لِصَحِيفَةٍ مُتَعَلِّقَةٍ فِي سَيْفِهِ [راجع: ۷۸۲]

(۹۶۲) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بخدا! ہمارے پاس قرآن کریم

کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں، یا پھر یہ حقیقہ ہے جو کوہِ رسے لٹکا ہوا ہے، جو نبی ﷺ نے مجھے دیا تھا، اس میں زکوٰۃ کے حصص کی تفصیل درج ہے، مذکورہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس تلوار سے لٹکا رہتا تھا جس کے حلقے لوہے کے تھے۔

(۹۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غَاصِمٍ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمِيعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَجَاءِ ضُفْعَةَ بْنِ صُوحَانَ قَسَلْتُمْ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّهَذَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَهَانَا عَنْ الذُّبَابِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَرْكَبِ وَالْيَقِيرِ وَنَهَانَا عَنِ الْفَسَى وَالْيَمْرِ وَالْحُمْرَاءِ وَعَنِ الْخَبِيرِ وَالْجَلْبِي الدَّهَبِ ثُمَّ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مِنْ حَرِيرٍ فَعَرَجْتُ فِيهَا لَيَرُ النَّاسُ عَلَيَّ كِسْوَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي بِتَزْوِجِهِمَا فَأَرْسَلَ بِأَحَدِهِمَا إِلَى فَاطِمَةَ وَشَقَّى الْآخَرَى بَيْنَ يَسَائِهِ [غالب الألباني: صحيح]

مختصراً (أبو داود: ۳۶۹۷، النسائي ۱۶۶/۸ و ۳۰۲) قال شعب: صحيح لغيره [انظر: ۱۶۶۲، ۱۶۶۳]

(۹۶۳) مالک بن عمیر کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، اچانک مصدق بن صوحان آ گئے، اور سلام کر کے کہنے لگے امیر المؤمنین! نبی ﷺ نے جن چیزوں سے آپ لوگوں کو روکا تھا، ہمیں بھی ان سے روکیے، انہوں نے فرمایا نبی ﷺ نے ہمیں کدو کی توبی، ہبز، مکے، لک کے برتن، کھڑی کو کھود کر بنائے گئے برتن کو استعمال کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ ان میں شراب کشید کی جاتی تھی) نیز ریشم، سرخ زین پوش، خالص ریشم اور سونے کے حلقوں سے منع فرمایا۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عطا فرمایا، میں وہ پہن کر باہر نکلتا کہ لوگ دیکھ لیں کہ نبی ﷺ نے مجھے جو جوڑا دیا تھا وہ میں نے پہن لیا ہے، نبی ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو اسے اتارنے کا حکم دیا اور اس کا ایک حصہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا اور دوسرا حصہ بھانڈی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْوُكَيْعِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ يَزَارٍ الْفَنَسِيُّ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْفَنَسِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَهُ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّحْبَةِ قَالَ أُنْشِدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَهُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ وَلَا يَقُومُ إِلَّا مَنْ لَدَى رَأَاهُ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَقَالُوا قَدْ زَانَاهُ وَسَمِعْنَاهُ حَيْثُ أَخَذَ بِيَدِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادَ مَنْ عَادَاهُ وَانْصَرُ مِنْ نَصْرِهِ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ فَقَامَ إِلَّا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَقُومُوا لَفَدَا عَنْهُمْ فَأَصَابَتْهُمْ دَعْوَتُهُ [راجع: ۱۹۶۱]

(۹۶۵) عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محسن کو فہم لوگوں کو قسم دے کر فرمایا جس نے غدیر خم کے موقع پر نبی ﷺ کا میرے حوالے سے کوئی ارشاد سنا ہو تو وہ کھڑا ہو جائے، اور وہی کھڑا ہو جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہو، اس پر بارہ آدمی کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے خود دیکھا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ہم نے انہیں یہ فرماتے

ہوئے سنا، اے اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی فرما، جو علی کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما اور جو اسے تنہا چھوڑے تو اسے تنہا فرما، اس موقع پر تین آدمی ایسے بھی تھے جو کھڑے نہیں ہوئے، حضرت علیؑ نے انہیں بدعادی اور وہ اس کا شکار ہو گئے۔

(٩٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخُو حَجَّاجِ بْنِ مُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زَيْنَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَدَّنَ يُؤَدِّنُ قَالَ كَمَا يَقُولُ قَائِدًا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ بَعْدُوا مُحَمَّدًا هُمْ الْكَاذِبُونَ | إسناده ضعيف |

(۹۶۵) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تو وہی کلمات دہراتے جو مؤذن کہتا، اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کے جواب میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کہنے کے بعد یہ بھی فرماتے کہ جو لوگ محمد ﷺ کا ذکر کرتے ہیں وہ جہنم میں ہیں۔

(٩٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخْجِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَتْ سَلَ عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِكُلِّ يَوْمٍ وَلِئَمَّا قَالَ يَحْيَى وَكَانَ يَرْفَعُهُ يَضِي شُعْبَةُ ثُمَّ تَرَكَهُ [الطر: ٧٤٨]

(۹۶۶) شریع بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتے ہوئے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں بھی رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(٩٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي عُرَيْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُذَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أَنْفُسِي لَأَكْرَهُتُهُمُ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَأَخَّرْتُ عِشَاءَ الْآخِرَةِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ لِإِنَّهُ إِذَا مَضَى ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ هَبَطَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى تَطْلُعَ الْفَجْرُ فَيَقُولُ قَائِلٌ آيَا سَائِلٍ يُعْطَى إِلَّا ذَا عِجَابٍ إِلَّا مَقِيمٌ يَسْتَغْفِرُ لِيُغْفَرَ لَهُ الْآخِرُ ١٠٦٦ ]

(۹۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اگر مجھے اپنی امت پر

مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا، اور عشاء کی نماز تہائی رات تک مؤخر کرتا کیونکہ رات کی جب پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور طلوع فجر تک وہیں رہتے ہیں اور ایک منادی ندا لگاتا رہتا ہے کہ ہے کوئی مانتے والا، کہ اسے دیا جائے؟ ہے کوئی دعا کرنے والا، کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی بیمار جو شفاء حاصل کرنا چاہتا ہو، کہ اسے شفاء مل جائے؟ ہے کوئی گناہگار جو اپنے گناہوں کی معافی مانگے کہ اسے بخش دیا جائے؟

(۹۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الرَّحْمَنِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ [راجع: ۶۰۷]

(۹۶۸) گذشتہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، اس کے الفاظ یہی ہیں لیکن سند مختلف ہے۔

(۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ عَنِ الْوُثْرِ أَوْ اجِبَ هُوَ قَالَ إِنَّمَا تَكْلَفُ بِضْعَةَ فَلَا وَلَكِنَّهَا سُنَّةٌ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى مَضَوْا عَلَى ذَلِكَ [راجع: ۶۰۲]

(۹۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے وتر کے متعلق پوچھا کہ آیا یہ فرض ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتمی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت سے ثابت ہے، اور انہوں نے اسے ہمیشہ ادا کیا ہے۔

(۹۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ عَزِيزٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِكَوْزٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ آيِنَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَكْرَهُونَ الشَّرْبَ قَائِمًا قَالَ فَأَعَدَّهُ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلظَّاهِرِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ [راجع: ۹۴۳]

(۹۷۰) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرنے کے لئے پانی منگوایا، اور فرمایا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی کھڑے ہو کر پانی پینا جائز نہیں ہے؟ پھر انہوں نے وہ برتن لے کر کھڑے کھڑے اس کا پانی پی لیا، پھر ہلکا سا وضو کیا، جو تو برس کیا اور فرمایا اس طہار آدی کا جو بے وضو نہ ہو، یہی وضو ہے جو نبی ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

(۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتِّةٍ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا وَشَرِبَ فَضَّلَ وَضُوءَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا وَآيَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ [قال]

الألبانی: صحیح (ابو داؤد: ۱۱۶، ابن ماجہ: ۴۳۶، الترمذی: ۴۴ و ۴۸) قال شعيب: إسناده حسن [انظر: ۱۰۲۵]

[128, 127, 1208, 1202, 1201, 120, 1272, 12, 0, 1, 0, 1, 2]

(۹۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ لَقَالَ لَهُ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَغَايِدًا جَنَّتْ أَمْ زَائِرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى بَلْ جَنَّتْ غَايِدًا فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَادَ مَرِيضًا بَكْرًا شَفَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ عَادَهُ مَسَاءً شَفَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ [النظر: ۹۷۶]

(۹۷۵) عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰؓ، حضرت امام حسنؓ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا عیادت کی نیت سے آئے ہو یا ملاقات کے لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں تو عیادت کی نیت سے آیا ہوں، حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص صبح کے وقت اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مشایت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس کے لئے شام تک بخشش کی دعائیں کرتا ہے اور جنت میں اس کا ایک باغ مقرر ہو جاتا ہے، اور اگر شام کو عیادت کرے تب بھی ستر ہزار فرشتے اس کی مشایت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس کے لئے صبح تک بخشش کی دعائیں کرتا ہے اور جنت میں اس کا ایک باغ مقرر ہو جاتا ہے۔

(۹۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَالَ لَهُ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَغَايِدًا جَنَّتْ أَمْ زَائِرًا قَالَ لَا بَلْ جَنَّتْ غَايِدًا قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ إِنْ كَانَ مُصْبِحًا حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مُمَسِّيًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ [إغال الألبانی: صحيح موقوف و

مرفوع (ابوداؤد: ۳۰۹۸ و ۳۱۰) قال شعب: حسن إلا أن الصحيح وقفه [راجع: ۱۹۷۵]

(۹۷۶) عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰؓ، حضرت امام حسنؓ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا عیادت کی نیت سے آئے ہو یا ملاقات کے لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں تو عیادت کی نیت سے آیا ہوں، حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص صبح کے وقت اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مشایت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس کے لئے شام تک بخشش کی دعائیں کرتا ہے اور جنت میں اس کا ایک باغ مقرر ہو جاتا ہے، اور اگر شام کو عیادت کرے تب بھی ستر ہزار فرشتے اس کی مشایت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس کے لئے صبح تک بخشش کی دعائیں کرتا ہے اور جنت میں اس کا ایک باغ مقرر ہو جاتا ہے۔

(۹۷۷) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ يُعْنَى أَبَا زَيْدٍ الْقُسَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ [راجع: ۱۶۶۲]

(۹۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروج مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا منی میں تو غسل واجب ہے اور مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۹۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ كَانَ لِشَرَاخَةَ زَوْجٍ غَائِبٍ بِالشَّامِ وَإِنِهَا حَمَلَتْ فَجَاءَ بِهَا مَوْلَاهَا إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ زَنْتٌ فَاعْرِضْ لِحَبْلِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ مِائَةً وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحَقَّرَ لَهَا إِلَى الشَّرَةِ وَأَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجْمَ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ شَهِدَ عَلَى هَذِهِ أَحَدٌ لَكَانَ أَوَّلَ مَنْ يَرْمِي الشَّاهِدَ يَشْهَدُ ثُمَّ يَتَّبِعُ شَهَادَتَهُ حَتَّى يَرْمِيَهَا فَأَنَا أَوَّلُ مَنْ رَمَاهَا فَرَمَاهَا بِحَجَرٍ ثُمَّ رَمَى النَّاسُ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَكُنْتُ وَاللَّهِ فِيمَنْ قَتَلَهَا [راجع: ۷۱۶]

(۹۷۸) عامر کہتے ہیں کہ ”شراحہ“ نامی ایک عورت کا شوہر اس کے پاس موجود نہ تھا، وہ شام گیا ہوا تھا، یہ عورت امید سے ہو گئی، اس کا آقا اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اس عورت نے بدکاری کی ہے، اس عورت نے بھی اعتراف کر لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پہلے پچاس کوڑے لگائے، پھر جمعہ کے دن اس پر حد رجم جاری فرمائی، اور اس کے لئے ناف تک ایک گڑھا کھدوایا، میں بھی اس وقت موجود تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رجم نبی ﷺ کی سنت ہے، اگر اس کا یہ جرم کسی گواہ کی شہادت سے ثابت ہوتا تو اسے پتھر مارنے کا آغاز وہی کرتا کیونکہ گواہ پہلے گواہی دیتا ہے اور اس کے بعد پتھر مارتا ہے لیکن چونکہ اس کا یہ جرم اس کے اقرار سے ثابت ہوا ہے اس لئے اب میں اسے سب سے پہلے پتھر ماروں گا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا آغاز کیا، بعد میں لوگوں نے اسے پتھر مارنا شروع کیے، ان میں میں بھی شامل تھا اور بخدا! اس عورت کو اللہ کے پاس بھیجے والوں میں میں بھی تھا۔

(۹۷۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنَّنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَيَّلَ يَرْكَبُ الرَّجُلُ هَذِيهِ فَقَالَ لَا تَأْسُ بِهِ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي بِالرِّجَالِ يَمْشُونَ فَيَأْمُرُهُمْ يَرْكَبُونَ هَذِيهِ وَهَذِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَا تَتَّبِعُونَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: حسن لغیره]

(۹۷۹) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آدمی حج کے موقع پر قربانی کا جو جانور لے کر جا رہا ہو جسے ہدی کہتے ہیں اس پر سوار ہو سکتا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، نبی ﷺ کا جب پیدل چلنے والوں کے پاس سے گذر ہوتا تو نبی ﷺ انہیں ہدی



کے جانور پر سوار ہونے کا حکم دیتے اور تم اپنی نبی ﷺ کی سنت سے زیادہ افضل کسی چیز کی پیروی نہ کر سکو گے۔

(۹۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرِّبَا وَمُطْعِمَهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ وَمَنَعَ الصَّدَقَةَ وَالْوَأْسِمَةَ وَالْمُسْتَوِشِمَةَ وَالْعَالَ وَالْمُعَلَّلَ لَهُ قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْجِ [راجع: ۶۳۵]

(۹۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ نوحہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۹۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ مَيْتَاتِ الْأَرْجَوَانِ وَلَبْسِ الْقَسِيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ كُتِبَ ذَلِكَ لِأَبِي يَحْيَى بْنِ سَبْرِينَ فَقَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعْ هَذَا نَعَمْ وَكِفَافِ الذَّبِيحِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۶۹/۸) قال شعيب: إسناده صحيح]

(۹۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرخ رنگ کے پھول دار کپڑوں، ریشمی کپڑوں اور سونے کی انگوٹھی سے منع کیا گیا ہے۔

(۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ ذَكَرَ عَلِيٌّ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودُنُ الْيَدِ أَوْ مُفْدُونُ الْيَدِ أَوْ مُخَدَّجُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرُوا لَتَبَاتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْهُ قَالَ بَلَى وَرَبِّ الْكُفْبَةِ [راجع: ۶۲۶]

(۹۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص اٹھکت بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاتے تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبان ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْأَمِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ قَالَ التَّيْسُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي حُفْرَةٍ تَحْتَ الْقَنْبَلِ فَاسْتَحَرَّجُوهُ وَأَقْبَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرُوا لَأَنْتَبَرْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ مَنْ يَقْتُلُ هَؤُلَاءِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى وَرَبِّ الْكُفْبَةِ [راجع: ۶۲۶]

(۹۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اہل نہروان سے قتال کیا تو ایک مخصوص آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے تلاش کرو، لوگوں کو وہ

مقتولین میں ایک گڑھے میں مل گیا، انہوں نے اسے باہر نکالا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی متوجہ ہو کر فرمایا اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاتے تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقُوتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ عَشْرَها [قال الألبانی:

حسن و صحيح (ابن ماجة: ۱۷۹۰ و ۱۸۱۳) قال شعيب: صحيح لغيره] [انظر: ۱۰۹۷، ۱۲۴۳]

(۹۸۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی، جس کا نصاب یہ ہے کہ ہر چالیس پر ایک درہم واجب ہوگا۔

(۹۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَعُتُوا بِهِ الْإِدَى هُوَ الْإِدَى هُوَ أَهْيَا وَالْإِدَى هُوَ أَهْيَا

أَهْيَا [انظر: ۹۸۶، ۹۸۷، ۱۰۳۹، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۹۲، ۱۱۰۸]

(۹۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو تقویٰ پر مبنی ہو۔

(۹۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَعُتُوا بِهِ الْإِدَى أَهْيَا وَأَهْدَاهُ

وَأَهْيَا [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۲۰) [راجع: ۹۸۵]

(۹۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو تقویٰ پر مبنی ہو۔

(۹۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَعُتُوا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْيَا وَأَهْدَاهُ وَخَرَجَ عَلَيَّ عَلَيْنَا حِينَ نَوَّبَ الْمُتَوَبُّ لَقَالَ آيِنَ السَّائِلُ عَنْ

الْوَيْلِ هَذَا حِينَ وَفَّرَ حَسَنَ [راجع: ۹۸۵]

(۹۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو تقویٰ پر مبنی ہو۔

(۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَقَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرٍّ وَهَشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودُنُ الْيَدِ أَوْ مَدُونُ الْيَدِ أَوْ مُنْجَجُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَطَرُّوا لَنَاتَكُم مَّا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ بَلَى وَرَبِّ الْكُفَّةِ [إراجع: ۱۶۶]

(۹۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلق تھا مجھے ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاؤ تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبان سے ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۹۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عُرْفَةَ سَمِعْتُ عَنْدَ خَبْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ فَأَبَى بِكُرْسِيٍّ وَتَوَرَّ قَالَ فَغَسَلَ كَفَيْهِ ثَلَاثًا وَوَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَصَفَّ يَحْيَى قَبْذًا يَسْقُدُ رَأْسَهُ إِلَى مُؤَخَّرِهِ وَقَالَ وَلَا أَذْرى أَرَدَ بَدَهُ أَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضْوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا وَضْوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْفَطْمِيُّ قَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَخْطَأَ فِيهِ شُعْبَةُ إِنَّمَا هُوَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَبْرٍ [إراجع: ۱۸۷]

(۹۸۹) عہد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کی خدمت میں ایک کرسی اور ایک برتن پیش کیا گیا، انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کہنوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا، اور دونوں ہتھیلیوں سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، اور نخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، پھر فرمایا کہ جو شخص نبی ﷺ کا وضو دیکھنا چاہتا تو یہ ہے نبی ﷺ کا وضو۔

(۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ التُّرَيْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرَاهَا الْفَجْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ صَلَاةُ الْعَصْرِ يَعْنِي صَلَاةَ الْوُسْطَى [إفان شعيب: صحيح] [إراجع: ۵۹۱]

(۹۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز فجر کو "صلوة وسطی" سمجھتے تھے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز عصر ہے۔

(۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي حَزْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأَ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ بَدَنُ عَلَى مَنْ يَوَاهِمُ يَسْعَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ أَلَا لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو

(۹۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی جانیں آپس میں برابر ہیں، ان میں سے اگر کوئی ادنیٰ بھی کسی کو امان دے دے تو اس کی امان کا لحاظ کیا جائے، اور مسلمان اپنے علاوہ لوگوں پر پید و احد کی طرح ہیں، خبردار! کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذی قوت کو قتل کیا جائے گا جب تک کہ وہ معاہدے کی مدت میں ہو اور اس کی شرائط پر برقرار ہو۔

(۹۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَسْعَدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِمْ عَلَى بَعْضِ يَوْضَعُهُ بِمَعْنَى فِي أَيَّامِ الْقَشْرِ فِي أَيَّامِ الْكَلِّ وَشُرِبَ فَسَأَلَتْ عَنْهُ فَقَالُوا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (۱۰۶۷) (۹۹۲) یوسف بن یسود کی رادی کہتی ہیں کہ ایک آدمی اپنے اونٹ پر ان کے پاس سے گذرا جو بنی کے میدان میں ایام تشریق میں اپنا اونٹ دوڑا رہا ہے اور کہتا جا رہا ہے یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے دن ہیں، میں نے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۹۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهْدٌ إِلَيْكَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَةً قَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ وَكِتَابٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَاؤَهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى يَدَيْهِمْ أَذْنَاهُمْ إِلَّا لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَخَذَتْ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحِبُّنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (۱۰۵۳۰) (۹۹۳) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا کیا کوئی ایسی چیز ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے آپ کو وصیت کی ہو اور عام لوگوں کو اس میں شامل نہ کیا ہو؟ فرمایا نبی ﷺ نے لوگوں کو چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ مجھے کوئی وصیت نہیں فرمائی، البتہ میں نے نبی ﷺ سے جو کچھ سنا ہے وہ ایک میفہ میں لکھ کر اپنی تلوار کے میان میں رکھ لیا ہے۔

(النسائی: ۱۰۱۹/۸)

(۹۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ مَلَأَ اللَّهُ

انہوں نے وہ نکالا تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کی جانیں آپس میں برابر ہیں، ان میں سے اگر کوئی ادنیٰ بھی کسی کو امان دے دے تو اس کی امان کا لحاظ کیا جائے، اور مسلمان اپنے علاوہ لوگوں پر پید و احد کی طرح ہیں، خبردار! کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذی قوت کو قتل کیا جائے گا جب تک کہ وہ معاہدے کی مدت میں ہو اور اس کی شرائط پر برقرار ہو، نیز یہ کہ جو شخص کوئی بدعت ایمان کرے یا کسی بدعت کو ٹھکاندہ دے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(۹۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ مَلَأَ اللَّهُ

أَجْوَابُهُمْ أَوْ قُبُورُهُمْ نَارًا [راجع: ۱۵۹۱]

(۹۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عمر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۹۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي عُلَيْيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ لَهُ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ فَقُلْتُ لَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۱۹۷۲]

(۹۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ الحمد لله على كل حال کہے، اس کے آس پاس جو لوگ ہوں وہ یرحمکم اللہ کہیں اور چھینکے والا انہیں یہ جواب دے یرھدیکم اللہ ویصلح بآلکم

(۹۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْكُتُ إِلَيَّ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَجْلَى يَدَيْهَا مِنَ الطَّحْنِ فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاطِمَةُ تَشْتَكِي إِلَيْكَ مَجْلَى يَدَيْهَا مِنَ الطَّحْنِ وَتَسْأَلُكَ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ لَكُمْ نَا عِنْدَ مَنَابِتِ بِلَاحٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثِينَ مِنْ تَسْبِيحٍ وَتَحْمِيدٍ وَتَكْبِيرٍ [قال الترمذی: حسن غریب من حدیث ابن عون قال

الالبانی: صحیح (الترمذی: ۳۴۰۸ و ۳۴۰۹) قال شعيب: إسناده قوى]

(۹۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے شکایت کی کہ جگی چلا چلا کر ہاتھوں میں گئے پڑ گئے ہیں، چنانچہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ آپ کے پاس جگی چلانے کی وجہ سے ہاتھوں میں پڑ جانے والے گٹھوں کی شکایت لے کر آئی ہیں، اور آپ سے ایک خادم کی درخواست کر رہی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہو؟ پھر نبی ﷺ نے ہمیں سوتے وقت ۳۳ مرتبہ بھان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا۔

(۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَ فِي كِتَابِ أَبِي قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ يَسَّانَ بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَسَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَوْ وَضِعَ قَدَحٌ مِنْ مَاءٍ عَلَى ظَهْرِهِ لَمْ يَهْرَأَقْ [إسناده ضعيف]

(۹۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس طرح رکوع فرماتے تھے کہ اگر پانی سے بھرا ہوا کوئی پیالہ بھی نبی ﷺ کی پشت پر رکھ دیا جاتا تو وہ نہ گرتا۔

(۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ غَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَضَمَ ثَلَاثًا وَاسْتَشَقَّ ثَلَاثًا مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الرُّكُوعِ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ يَبْكُمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۷۶]

(۹۹۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو اس میں ایک ہی کف سے تین مرتبہ کلی کی، اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر اس رتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا اور پاؤں دھولے، پھر فرمایا کہ تمہارے نبی ﷺ کا وضو یہی ہے۔

(۹۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمَّارًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الطَّيِّبُ الْمُطَيَّبُ [راجع: ۲۷۹]

(۹۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ کر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حال ہے۔

(۱۰۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَبَانَا شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ قَالَ حَجَّاجٌ قُلْتُ لَشُعْبَةَ هَلْ أَذْرَكَ عَلِيًّا قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ [راجع: ۹۲۹]

(۱۰۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف جھوٹی بات کی نسبت نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(۱۰۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذِكْرُ مَثَلِهِ [راجع: ۶۲۹]

(۱۰۰۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مُحَايِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بَيْتِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بِدَنِّهِ كُلَّهَا لِحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَجَلَالِهَا وَلَا يُعْطَى فِي جِزَائِهَا مِنْهَا شَيْئًا [راجع: ۵۹۳]

(۱۰۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے موقع پر آپ کے ساتھ موجود رہوں، اور یہ کہ ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دوں اور گوشت بھی تقسیم کر دوں، اور یہ بھی حکم دیا کہ قصاب کو ان میں سے کوئی چیز

مزدوری کے طور پر تہ دوں۔

(۱۰۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَّهُ سَمِعَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عَيْنِدَنَا الْاَجْرَ رَاجِع: ۱۰۹۳

(۱۰۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَفْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ

الْقَسِيِّ وَالْمُعْصَفَرِيِّ رَاجِع: ۱۰۱۱

(۱۰۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت، سونے کی انگوٹھی، ریشمی

کپڑے اور عصی سے رکٹے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۰۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا

صَلَّى الظُّهْرَ دَعَا بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ لِي الرِّحْتِي فَشَرِبْتُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَكْزُحُونَ هَذَا وَإِنِّي رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَالَّذِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ ثُمَّ تَمَسَّحَ بِقُضْبِيهِ وَقَالَ هَذَا وَضُوءٌ مِنْ لَمْ

يُحَدِّثُ رَاجِع: ۱۰۸۳

(۱۰۰۵) نزال بن ہرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتب نماز ظہر کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کوزے میں پانی لایا گیا، وہ مسجد کے

محکم میں تھے، انہوں نے کھڑے کھڑے وہ پانی پی لیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ اسے ناپسند سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے نبی ﷺ کو اسی

طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے، پھر انہوں نے باقی پانی سے مسح کر لیا اور فرمایا جو آدمی بے

وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یہ اس شخص کا وضو ہے۔

(۱۰۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْوِيلُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ [قال

الالبانی: صحيح (أبو داود: ۵۶۱ و ۶۱۸ ابن ماجہ: ۲۷۵، الترمذی: ۳) قال شعب: صحيح لغيره || انظر: ۱۰۷۲]

(۱۰۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز کی کئی طبقات ہے، نماز میں حلال چیزوں

کو حرام کرنے والی چیز تکبیر تحریمہ ہے اور انہیں حلال کرنے والی چیز سلام پھیرنا ہے۔

(۱۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُفَيْهٍ أَبُو يَكْرَانَ الْمَرَادِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ خَبْرٍ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ أَلَا أُرِيكُمْ

وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا رَاجِع: ۱۸۷۶

(۱۰۰۷) عبد خبر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں؟ پھر انہوں

نے اپنے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دہرایا۔

(۱۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ خَنِيزٍ يَوْمَنَا فِي الْفَجْرِ فَقَالَ صَلَّيْنَا يَوْمًا الْفَجْرَ خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَجَاءَ يَمْشِي حَتَّى اتَّهَى إِلَى الرَّحْبَةِ فَجَلَسَ وَاسْتَدَّ ظَهْرَهُ إِلَى الْحَائِطِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا قَبْرِ ابْنَيْي بِالرَّكُوعَةِ وَالطَّسُّبِ ثُمَّ قَالَ لَهُ صَبَّ فَصَبَّ عَلَيْهِ فَقَسَلَ كَفَّهُ ثَلَاثًا وَأَدْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى فَمَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّهُ فَمَضَمَضَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى فَقَسَلَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا فَقَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۸۷۶]

(۱۰۰۸) ابو عبد الملك کہتے ہیں کہ نماز فجر میں عبد خنیز ہماری امامت کرتے تھے، ایک دن ہمیں نماز فجر حضرت علیؓ کے پیچھے پڑھنے کا موقع ملا، سلام پھیر کر جب وہ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ وہ چلنے ہوئے محسن مسجد میں آ گئے اور بیٹھ کر دیوار سے ٹیک لگالی، پھر سر اٹھا کر اپنے غلام سے کہا قبیر! ڈول اور طشت لاؤ، پھر فرمایا کہ پانی ڈالو، اس نے پانی ڈالنا شروع کیا، چنانچہ پہلے انہوں نے اپنی ہتھیلی کو تین مرتبہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی نکال کر کھلی کی اور تین مرتبہ تاک میں پانی ڈالا، پھر دونوں ہاتھ ڈال کر پانی نکالا، ۳ مرتبہ چہرہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور تین مرتبہ دائیں ہاتھ کو دھویا پھر بائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ یہ ہے نبیؐ کا وضو۔

(۱۰۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكُنْتُ اسْتَجِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَ ابْنِيهِ فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذِكْرَهُ وَأَنْتِئِهِ وَيَتَوَضَّأُ إِنْ أُنَانَ [الأنساب: صحيح (ابوداؤد: ۲۰۹، النسائي: ۹۶/۱) | انظر: ۱۰۳۵]

(۱۰۰۹) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی، چونکہ نبیؐ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقدادؓ سے کہا کہ وہ نبیؐ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبیؐ نے فرمایا کہ ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔

(۱۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَغْلَى عَنْ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَ الْمُقَدَّادَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَذْيِ فَقَالَ يَتَوَضَّأُ [راجع: ۱۶۰۶]

(۱۰۱۰) حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضرت مقدادؓ نے نبیؐ سے کہا کہ وہ نبیؐ سے مذی کا حکم پوچھیں، تو نبیؐ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۱۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي الْحَاجَةَ فَيَأْكُلُ مَعَهُ اللَّحْمَ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجِزُهُ أَوْ يَحْجُبُهُ إِلَّا الْجَنَابَةُ [راجع: ۱۶۲۷]



(۱۰۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قضاء حاجت کے بعد وضو کیے بغیر باہر تشریف لا کر قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے، آپ ﷺ ہمارے ساتھ گوشت بھی تناول فرمایا کرتے تھے اور آپ کو جنابت کے علاوہ کوئی چیز قرآن سے نہیں روکتی تھی۔

(۱۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنِ زَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى كُلِّ آتَرٍ صَلَاةً مَكْتُوبَةً رَكَعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِي ذُبُّوا كُلَّ صَلَاةٍ | صححه ابن خزيمة: (۱۱۹۶) قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۲۷۵) قال شعيب: إسناده قوي | [انظر: ۱۲۲۷، ۱۲۲۶، ۱۲۱۷]

(۱۰۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔  
(۱۰۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو حَيْثَمَةَ فَلَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَلَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا | راجع: ۱۷۳۷  
(۱۰۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ تھی کہ مسح علی الخنین کے لئے موزوں کا وہ حصہ زیادہ موزوں ہے جو زمین کے ساتھ لگتا ہے بہ نسبت اس حصے کے جو پاؤں کے اوپر رہتا ہے، حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو جب اوپر کے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھ لیا تو میں نے اپنی رائے کو ترک کر دیا۔

(۱۰۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَمَسَلَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ لَكُنْتُ أَنْ يَطْرُقَهُمَا أَحَقُّ بِالْمَسْحِ | راجع: ۱۷۳۷

(۱۰۱۷) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے پاؤں کے اوپر والے حصے کو دھویا اور فرمایا اگر میں نے نبی ﷺ کو پاؤں کا اوپر والا حصہ دھوتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میری رائے یہی تھی کہ پاؤں کا نچلا حصہ دھوئے جانے کا زیادہ حق دار ہے (کیونکہ وہ زمین کے ساتھ زیادہ لگتا ہے)

(۱۰۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ ظَهْرَهُمَا | راجع: ۱۷۳۷

(۱۰۱۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے جس میں ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کیا۔

(۱۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُفَيْةَ أَبُو يَكْبَرَانَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَعْنِي هَذَا وَصُورَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَضَّأَ تِلْكَ [راجع: ۱۸۷۶] (۱۰۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے نبی ﷺ نے اپنے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۱۰۱۷) حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِي أَحَدًا بِأَبَوْنِي إِلَّا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أَحَدِ أَرْبَعِ سَعْدٍ فَبَدَأَ ابْنِي وَأُمِّي [راجع: ۱۷۰۹]

(۱۰۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کبھی کسی کے لئے "سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے" اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا، غزوہ احد کے دن آپ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ سعد! تیرے بچے کو تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

(۱۰۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيَطِيعُوا قَالَ فَأَعْطَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْتَمِعُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْضِيَ حَقَّكُمْ ثُمَّ قَالَ أَوْفِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا لَهُ نَارًا فَقَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَيَطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَأَذْخَلُوهَا قَالَ فَتَنَظَرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا قَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ النَّارِ فَكُنَّا نَوَاجِدُكَ إِذْ سَكَنَ غَضَبُهُ وَطَفِئَتِ النَّارُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ [راجع: ۱۶۲۲]

(۱۰۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ایک انصاری کو ان کا امیر مقرر کر دیا، اور لوگوں کو اس کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم دیا، جب وہ لوگ روانہ ہوئے تو راستے میں اس انصاری کو کسی بات پر غصہ آ گیا، اس نے کہا کہ لکڑیاں اکٹھی کرو، اس کے بعد اس نے آگ ملکہ کر لکڑیوں میں آگ لگا دی اور کہا کہ نبی ﷺ نے مجھیں میری بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، اس نے کہا پھر اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔

لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور کہنے لگے کہ آگ ہی سے تو بھاگ کر ہم نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوئے ہیں، تھوڑی دیر بعد اس کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھ گئی، جب وہ لوگ واپس آئے تو نبی ﷺ کو سارا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس میں ایک مرتبہ داخل ہو جاتے تو پھر کبھی اس میں سے نکل نہ سکتے، یاد رکھو! اطاعت کا تعلق تو صرف نیکی کے کاموں سے ہے۔

(۱۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَعَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كَلْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ قَالَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَأْصُغُهُ السَّابِقَةُ وَالْوُسْطَى [راجع: ۵۸۶]

(۱۰۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے درمیان یا شہادت والی جگہ میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔  
(۱۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْقَاسِمِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ قَيْسِ الْخَارِثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَى أَبُو بَكْرٍ وَتِلْكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ خَطَبْنَا أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ فَمَا شَاءَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي قَوْلُهُ ثُمَّ خَطَبْنَا فِتْنَةً أَرَادَ أَنْ يَتَوَاضَعَ بِذَلِكَ [قال شعيب: إسناده حسن: انظر: ۱۱۰۷، ۱۲۵۹]

(۱۰۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد ہمیں امتحانات نے گھیر لیا، اللہ بخیرے چاہے گا۔ اسے معاف فرما دے گا۔

(۱۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيْتَةَ بِنِ عَدِيٍّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ الْقَرْنُ قَالَ لَا يَصْرُكَ قَالَ فَالْعُرْجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتْ الْعُنُسُكَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْتَشِرَ الْعَيْنُ وَالْأَذُنُ [راجع: ۱۷۳۲]

(۱۰۲۱) ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربانی کے حوالے سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر جاتی ہے، اس نے پوچھا کہ اگر اس کا سیٹگ ٹوٹا ہوا ہو تو؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے کہا کہ اگر وہ لنگڑی ہو؟ فرمایا اگر قربان گاہ تک خود چل کر جا سکے تو اسے ذبح کر لو، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جانور کے آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں۔

(۱۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْتَةَ بِنِ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۱۷۳۲]

(۱۰۲۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔  
(۱۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ خَارِثَةَ بِنِ مَضْرُوبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ فِينَا قَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرُ الْمُقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَابِئُ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيُنَبِّئُ حَتَّى أَصْبَحَ [صححه ابن خزيمة: ۸۹۹] قال شعيب: إسناده صحيح [انظر: ۱۱۶۱]

(۱۰۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں گھڑ سوار کوئی نہ تھا، اور ہمارے درمیان ہر شخص سو جاتا تھا، سوائے نبی ﷺ کے جو ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے

یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

(۱۰۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ أَقْبَمْتُ عَلَيْهِ حَدَّثًا فَمَاتَ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي إِلَّا الْخَمْرَ لِإِنَّهُ لَوْ مَاتَ لَوْ ذَبْنَهُ لَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْنَهُ [صححه البخاری (۶۷۷۸)، ومسلم (۱۷۰۷)] [النظر: ۱۰۸۴]

(۱۰۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر بھی میں نے کوئی شرعی سزا نافذ کی ہو، اس کے متعلق مجھے اپنے دل میں کوئی کھٹک محسوس نہیں ہوتی، سوائے شراب کے، کہ اگر اس کی سزا اسی کوڑے جاری کرنے کے بعد کوئی شخص مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کرتا ہوں، کیونکہ نبی ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی (کہ چالیس کوڑے مارے جائیں یا سی)

(۱۰۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتِّبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا [راجع: ۹۷۱]

(۱۰۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۱۰۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ زَائِدَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ الْأَسَدِيِّ وَابْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ابْنَاتَا أَبِي حَصِينٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ وَرَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ تَحْبِبُنِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ وَرَجُلًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ تَوَضَّأُ وَأَغْسِلُهُ [صححه البخاری (۲۶۹) وابن

حزمیہ: (۱۰۸)] [النظر: ۱۰۷۱]

(۱۰۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے ایک آدمی سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔

(۱۰۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرْكَانِيُّ ابْنَاتَا شَرِيكَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَقْلَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَأَتَيْنَاهُ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَتَانِي بِرُكُوعٍ فِيهَا مَاءٌ وَطَسَبْتُ قَالَ فَافْرَغِ الرُّكُوعَ عَلَى يَدَيْهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْزَلَ ثَلَاثًا بِكُفٍّ كُفٍّ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَاغَهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الرُّكُوعِ فَمَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ بِكُفَّيْهِ جَمِيعًا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ يَبْكُمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَمُوهُ [راجع: ۱۸۷۶]

(۱۰۲۷) عبد خیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم فجر کی نماز پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے، انہوں نے وضو کا پانی منگوایا چنانچہ ایک ڈول میں پانی اور ایک طشت لایا گیا، پھر انہوں نے دائیں ہاتھ پر ڈول سے پانی بھریا اور اپنی آٹھیلی کو تین مرتبہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی نکال کر کھل کی اور تین ہی مرتبہ تاک میں پانی ڈالا، پھر ۳ مرتبہ چہرہ دھویا، تین تین

مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا، پھر دایاں ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور دونوں پتیلیوں سے ایک ہی مرتبہ سر کا مسح کر لیا، پھر تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ یہ ہے نبی ﷺ کا وضو، اسے خوب سمجھو۔

(۱۶۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ قَتَوْضًا وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَضَخَ الْمَاءِ فَاغْسِلْ لَذَكَرَتَهُ لِسْفَيَانٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَجُلٍ [راجع: ۱۸۶۸]

(۱۰۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے جسم سے خروج مذی بکثرت ہوتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا جب مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو لیا کرو اور نماز جیسا وضو کر لیا کرو، اور اگر منی خارج ہو تو غسل کر لیا کرو۔

(۱۶۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا الرَّحْمَنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَمِلَةَ الْفَرَارِيِّ لَذَكَرَتَهُ مِنْهُ وَقَالَا فَضَخَ الْمَاءِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَقَالَ فَضَخَ أَيْضًا [راجع: ۱۸۶۸]

(۱۰۲۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَنَا خَالِدُ عَنْ عَطَاءِ يُعْنِي ابْنَ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأَمَةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ خَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ يَجْعَلُ اللَّهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ [راجع: ۱۸۳۳]

(۱۰۳۰) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، اس کے بعد اللہ جہاں چاہتا ہے اپنی محبت پیدا فرماتا ہے۔

(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْوَاحِدِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا فَرَعَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأَمَةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ وَأَحَدُنَا أَخَذَانَا بَضْعُ اللَّهِ فِيهَا مَا شَاءَ [راجع: ۱۸۳۳]

(۱۰۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے، اس کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جن میں اللہ جو چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ خَيْرُ هَذِهِ الْأَمَةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَإِنَّا قَدْ أَخَذْنَا بَعْدَ أَخَذَانَا بِبُضْعِي اللَّهِ فِيهَا مَا شَاءَ [راجع: ۱۸۳۳]

(۱۰۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے، اس کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جن میں اللہ جو چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۰۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِءَ بْنِ هَانِءٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عَمَّارٌ يَسْأَلُنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْكُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الْمُطِيبِ [راجع: ۷۷۹]

(۱۰۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا) اتنی دیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ کر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو، خوش آمدید اس شخص کو جو پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حامل ہے۔

(۱۰۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُرُوبَ خَذَعَةً [راجع: ۶۹۶]

(۱۰۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جنگ کو ”چال“ قرار دیا ہے۔

(۱۰۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلْمَقْدَادِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْنُو مِنَ الْمَرْأَةِ قِمْدِي فَلَا يَأْتِي أُسْتَحْبِي مِنْهُ إِلَّا أَنْتَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ذِكْرَهُ وَأَنْعِيهِ وَيَتَوَضَّأُ [راجع: انظر: ۱۰۰۹]

(۱۰۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے قریب جائے اور اس سے مٹی خارج ہو تو کیا حکم ہے؟ مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔

(۱۰۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ شَتِيرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَغَلُونَا يَوْمَ الْأَخْزَابِ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَالَا اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيَبُوتَهُمْ أَوْ أَجُوفَهُمْ نَارًا [راجع: ۷۱۶]

(۱۰۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن مشرکین نے ہمیں نماز عصر پڑھنے کا موقع نہیں دیا حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عُنَدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ غَابِرٍ إِلَى تَوْرٍ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَّثًا أَوْ أَوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَذْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَقَالَ دِعْمَةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عُنَدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ غَابِرٍ إِلَى تَوْرٍ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَّثًا أَوْ أَوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَذْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَقَالَ دِعْمَةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ

أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا [راجع: ۱۶۱۵]

(۱۰۳۷) ایک مرتبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے کے علاوہ کچھ نہیں ہے، اس صحیفے میں یہ بھی لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت کو ٹھکانہ دے، اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ اس سے کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہ کرے گا، اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک جیسی ہے، جو شخص کسی مسلمان کی پناہ کو توڑے اس پر اللہ کی فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوگا۔

اور غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو اپنا آقا کہنا شروع کر دے، اس پر بھی اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا بھی کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ تَتَوَقَّى لِي قَوْلِيهِ وَتَدْعُنَا أَنْ نَزُوجَ إِلَيْنَا قَالَ وَعِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَحَبِّهِ مِنَ الرِّضَاعَةِ [راجع: ۱۶۲۰]

(۱۰۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں جھوڑ کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میری رضاعی بہتیجی ہے (در اصل نبی ﷺ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اور بچا بھیجتے بھی)

(۱۰۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي التَّحْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَظَنُّوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْيَاةً وَأَهْدَاهُ وَأَنْفَاهُ [راجع: ۱۹۸۵]

(۱۰۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو توفیق پر ہو۔

(۱۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۴۰) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

(۱۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُطَلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ السَّيِّدِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْذِرُ وَالْهَادِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ [إسناده ضعيف وفي منه نكارة]

(۱۰۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرآن کریم میں یہ جو فرمایا گیا ہے "کہ آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم میں ایک ہادی آیا ہے" نبی ﷺ نے اس آیت کے متعلق فرمایا ڈرانے والا اور رہنمائی کرنے والا بنو ہاشم کا ایک آدمی ہے۔

(۱۰۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا حَضَرَ النَّبِيُّ يَوْمَ بَدْرٍ اتَّقَيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ مَا كَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَقْرَبَ إِلَيَّ الْمَشْرُوكِينَ مِنْهُ [راجع: ۶۵۴]

(۱۰۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن جب جنگ شروع ہوئی تو ہم لوگ نبی ﷺ کی پناہ میں آ جاتے تھے، نبی ﷺ ہماری نسبت دشمن سے زیادہ قریب تھے، اور اس دن نبی ﷺ نے سب سے زیادہ سخت جنگ کی تھی۔

(۱۰۴۳) قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ إِسْحَاقُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُصْضَرِّ وَعَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ [راجع: ۱۷۱۰]

(۱۰۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشمی لباس یا عصر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے اور رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا ہے۔

(۱۰۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالََا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فُلَانٍ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُصْضَرِّ وَعَنْ الْقَسِيِّ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاجِعٌ قَالَ أَبُو خَيْثَمَةَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثْتُ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ رَجَعَ عَنْ جَدِّهِ حُنَيْنٍ [راجع: ۱۷۱۰]

(۱۰۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی لباس یا عصر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے اور رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا ہے۔

(۱۰۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَتَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا فَقَرُفْتُ بَيْنَهُمَا فَلَمَّ كَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدْرِكْتُهُمَا فَأَرْتَجِعُهُمَا وَلَا تَبِعُهُمَا إِلَّا جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقْ بَيْنَهُمَا [راجع: ۱۷۶۰]

(۱۰۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے دو غلاموں کو بیچنے کا حکم دیا، وہ دونوں آپس میں بھائی تھے،



میں نے ان دونوں کو دو الگ الگ آدمیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا، اور آ کر نبی ﷺ کو اس کی اطلاع دی، نبی ﷺ نے فرمایا واپس جا کر ان دونوں کو واپس لو اور انھیں ایک ہی آدمی کے ہاتھ ان دونوں کو فروخت کرو (تا کہ دونوں کو ایک دوسرے سے کچھ تو قرب اور انس رہے)

(۱۰۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الزَّيَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتِّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى انْفَاهُمَا ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا ثُمَّ اسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَفَرَاعِيَهُ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَفَّيْنِ وَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۹۷۱]

(۱۰۶۶) ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر صاف کیا، پھر تین مرتبہ ہر ہاتھ کی، تین مرتبہ ہر پاؤں کو دھوا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کہنوں سمیت ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، اور وضو کا پتہ پانی لے کر کھڑے کھڑے پی گئے اور فرمایا کہ میں تمہیں نبی ﷺ کا طریقہ وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۰۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الزَّيَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَذَكَرَ عَبْدُ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَتِّةَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كَانَ إِذَا قَرَعَ مِنْ طَهُورِهِ أَخَذَ بِحَقْفِيهِ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَشَرِبَ [راجع: ۱۸۷۶]

(۱۰۶۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس کے آخر میں وضو کا پانی دونوں ہاتھوں سے لینے کا ذکر ہے۔  
(۱۰۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْأَعْصَبِ عَنْ الْأَعْصَبِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ كَلْبٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضَحَى بِالْأَعْصَبِ الْقَرْنِ وَالْأَذْنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْأَعْصَبُ النَّصْفُ فَكَثُرَ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۱۶۳۳]

(۱۰۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیٹنگ یا کان کئے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔  
(۱۰۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ التَّخْتُمِ بِاللَّهَبِ وَعَنْ لُبَّسِ الْقَسِيِّ وَالْمَيْكَاثِ [راجع: ۱۷۲۲]

(۱۰۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی، برقی لباس پہننے اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔  
(۱۰۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَعَنْ الزَّوَّاقِ أَنَّنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتِّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الزَّوَّاقِ عَنْ أَبِي حَتِّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ فِي الرَّحِيَةِ وَذَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَمَضَمَضَ

وَأَسْتَشَقُّ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَكَبَّرَ مِنْ قَبْضِي وَضُوءِهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَالَّذِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ فَأَرَدْتُ أَنْ أُرِيكُمْوه [راجع: ۱۹۷۱]

(۱۰۵۰) ابوجہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھن میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے پانی منگوایا اور پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر صاف کیا، پھر تین مرتبہ کھن کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کبھنوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، اور وضو کا پچا ہوا پانی لے کر کھڑے کھڑے پی گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تمہیں نبی ﷺ کا طریقہ وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْمُحْكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ ضَرَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَبِيْسٍ هَذَا الْمِنْبَرِ وَقَالَ عَطَبًا عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ كَانَ يُعَدُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَحَدُنَا بَعْدَهُمَا أَحَدَانَا بَقِيصَى اللَّهُ فِيهَا [قال شعب: إسناده قوى]

(۱۰۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن برسرِ منبر خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، اور جو اللہ کو منظور ہوا، وہ کہا، پھر فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے، اس کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جن میں اللہ جو چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۰۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْمُحْكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ خُبَّابٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۰۵۳) حَدَّثَنَا وَبَيْعٌ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَالْمُسَوْدِيِّ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ ضَخَمَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةُ شَتَّى الْكَثْفَيْنِ وَالْقَدَمَانِ ضَخَمَ الْكَوَارِيسِ مُشْرَبًا وَجْهَهُ حُمْرَةٌ طَوِيلُ الْمَسْرُوبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفًُّا تَكَفُّوْا كَأَنَّمَا يَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو النَّظَرِ الْمُسْرَبَةُ وَقَالَ كَاتِمًا يَنْحَطُّ مِنْ صَبٍّ وَقَالَ أَبُو لُطَيْنٍ الْمُسْرَبَةُ وَقَالَ  
يُؤِيدُ الْمُسْرَبَةُ [راجع: ۱۷۴۴]

(۱۰۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے، سر مبارک بڑا اور داڑھی گھنی تھی، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ مبارک میں سرخی کی آمیزش تھی، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھائی سے اتر رہے ہیں، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا ہلکا ہلکا۔

(۱۰۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِزَامٍ حَدَّثَنَا الْحَبَّاجُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْكَ قَالَ أَلَا أَخْبُرُكَ بِأَفْضَلِ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أَخْبُرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۱۸۳۳]

(۱۰۵۳) ابو جعفر سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام لوگوں میں سب سے افضل سمجھتا تھا، میں نے کہا نہیں بخدا اے امیر المؤمنین! میں نہیں سمجھتا کہ نبی ﷺ کے بعد مسلمانوں میں آپ سے افضل بھی کوئی ہوگا، انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص کون ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور میں تمہیں بتاؤں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۱۰۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُورِجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْقُرَازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمَنَبَرِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَبِضْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلِفْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِ وَسَارَ بِسِيرَتِهِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى ذَلِكَ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسَارَ بِسِيرَتِهِمَا حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ [قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۱۱۰۵۹]

(۱۰۵۵) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے، انہوں نے نبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا، وہ نبی ﷺ کے طریقے اور ان کی سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اپنے پاس بلا لیا، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور وہ ان دونوں حضرات کے

طریق اور سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اپنے پاس بلا لیا۔

(۱۰۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنْتُ رَدَفْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقِلُونَ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ثُمَّ حَمِدَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَاللَّهُ أَكْثَرُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ وَكِيعٍ سُبْحَانَكَ إِنِّي عَلِمْتُ نَفْسِي قَاغِيْرُ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ قُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ كُنْتُ رَدَفًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ كَالَّذِي رَأَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَجَبٌ لِعَبْدِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي (راجع: ۱۷۵۲)

(۱۰۵۶) علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ردیف تھا، جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو ”بسم اللہ“ کہا، جب اس پر مجھ گئے تو یہ دعاء پڑھی کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارا تابع فرمان بنادیا، ہم تو اسے اپنے تابع نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ ”الحمد للہ“ اور تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر فرمایا اے اللہ! آپ پاک ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے معاف فرما دیجئے، پھر مسکرا دیئے۔

میں نے پوچھا کہ امیر المومنین! اس موقع پر مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں نے کیا اور نبی ﷺ بھی مسکرائے تھے اور میں نے بھی ان سے اس کی وجہ پوچھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بندہ یہ کہتا ہے کہ پروردگار! مجھے معاف فرما دے تو پروردگار کو خوشی ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے میرے علاوہ اس کے گناہ کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

(۱۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَحْبَبْتُ لِقَائِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِن كَانَ أَحْيَلِي لَقَدْ حَضَرَ قَارِحَتِي وَإِن كَانَ مُتَاَخِرًا فَاسْتَفِئْهُ أَوْ غَائِبِي وَإِن كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قَاعَدْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَتَسَبَّحْ بِحَمْدِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَفِئْهُ أَوْ غَائِبِي قَالَ فَمَا اسْتَحْبَبْتُ وَجَعِي ذَلِكَ بَعْدَ (راجع: ۱۶۳۷)

(۱۰۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا، میں اس وقت بیمار تھا اور یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے تو مجھے اس بیماری سے راحت عطا فرما اور مجھے اپنے پاس بلا لے، اگر اس میں دیر ہو تو شفاء عطا فرما دے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہو تو مجھے صبر عطا فرما، نبی ﷺ نے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنی بات دہرا دی، نبی ﷺ نے مجھ پر ہاتھ پھیر کر دعا فرمائی اے اللہ! اسے عافیت اور شفاء عطا فرما، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

کہ اس کے بعد مجھے وہ تکلیف بھی نہیں ہوئی۔

(۱۰۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْقِفُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ اِرَاجِع: [۷۶۲]

(۱۰۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۱۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَبَضَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرٍ مَا قَبِضَ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ثُمَّ اسْتَخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَذَلِكَ اِرَاجِع: [۱۰۵۵]

(۱۰۵۹) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام انبیاء میں سب سے زیادہ بہترین طریقے سے نبی ﷺ کا انتقال ہوا ہے، ان کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا، وہ نبی ﷺ کے طریقے اور ان کی سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور وہ ان دونوں حضرات کے طریقے اور سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے۔

(۱۰۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا بْنُ بَحْيٍ رَحِمُوهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُجَاشِعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمُبَرِّ خَيْرٌ هَذِهِ الْأَمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ النَّالِكَ لَسَمَيْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِأَبِي إِسْحَاقَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّكَ تَقُولُ الْفَضْلُ فِي الشَّرِّ فَقَالَ اأَخْرُوجْ اِرَاجِع: [۱۸۳۳]

(۱۰۶۰) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (دورانِ خطبہ یہ) کہتے ہوئے سنا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

(۱۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَعَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْمُرَ الْقَيْنَ وَالْأَذْنَ وَلَا نَضْحَى بِشَرَفَاءَ وَلَا عُرَفَاءَ وَلَا مُقَابِلَةً وَلَا مُذَابِرَةً اِرَاجِع: [۶۰۹]

(۱۰۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو، یا اس میں سوراخ ہو یا وہ پھٹ

گیا ہو، یا جسم کے دیگر اعضاء کئے ہوئے ہوں۔

(۱۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَابِثٍ عَنْ زُرَّابْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَهْدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُعْبَتُّ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُعْصَلُ إِلَّا مُتَأَقِّقٌ [راجع: ۱۶۴۲]

(۱۰۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے یہ بات ذکر فرمائی تھی کہ تم سے بغض کوئی متاقی ہی کر سکتا ہے اور تم سے محبت کوئی مؤمن ہی کر سکتا ہے۔

(۱۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَسَّارِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنْشِ الْكِنَانِيِّ أَنَّ قَوْمًا بِالْيَمَنِ حَقَرُوا زُبَيْدَةَ بِنْتُ لَاسِدٍ فَوَقَعَ فِيهَا النَّاسُ عَلَيْهِ لَوْعَةً فِيهَا رَجُلٌ فَعَلَّقُوا بِأَخَرِ ثُمَّ تَعَلَّقُوا بِالْآخَرِ بِأَخَرٍ حَتَّى كَانُوا فِيهَا أَرْبَعَةً فَتَنَازَعَ فِي ذَلِكَ حَتَّى أَخَذَ السَّلَاحَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ يَفْضِلُ الْبِرَّ عَلَى الْبَغْيِ وَلَكِنْ سَأَفْضِي بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ إِنْ رَضِيتُمْ لَهُ لِلْأَوَّلِ رُبْعَ الدِّيَةِ وَلِلثَّانِي ثُلُثَ الدِّيَةِ وَلِلثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ وَلِلرَّابِعِ الدِّيَةَ فَلَمْ يَرْضَوْا بِقَضَائِهِ فَاتَّوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَأَفْضِي بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ قَالَ فَأَخْبِرْ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَجَاؤُهُ [نظر: ۱۵۷۳]

(۱۰۶۳) شش کنایا نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک قوم نے شیر کو شکار کرنے کے لئے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا، شیر اس میں گر پڑا، چاک ایک آدمی بھی اس گڑھے میں گر پڑا، اس کے پیچھے دوسرا تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی گر پڑے، (اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا، یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ بکڑا اور شیر کو دے مارا چنانچہ شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چل بسے۔)

مقتولین کے اولیاء اس طرح نکال کر جنگ کے لئے ایک دوسرے کے آسنے سامنے آ گئے، اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ کیا تم چار آدمیوں کے بدلے دوسو آدمیوں کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر تم اس پر راضی ہو گئے تو سمجھو کہ فیصلہ ہو گیا، فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص پہلے گر کر گڑھے میں شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا، اس کے ورثہ کو چوتھائی دیت دے دو، اور جو تھے کو مکمل دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو، ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں یہی نہیں آیا)

چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اتنی دیر میں ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یہ فیصلہ فرمایا تھا، نبی ﷺ نے اسی کو نافذ کر دیا۔

(۱۰۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ أَتَعْنُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا يَمُتَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ [راجع: ۱۷۴۱]

(۱۰۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق ”ابو الصیاح“ کو مخاطب کر کے فرمایا میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی ﷺ نے مجھے بھیجا تھا، انہوں نے مجھے ہر چیز کو برابر کرنے اور ہر بات کو مساوی کرنے کا حکم دیا تھا۔

(۱۰۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ (راجع: ۱۶۲۱)

(۱۰۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی انسان کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

(۱۰۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَصَبِ الْأَذْنِ وَالْقُرْنِ قَالَ فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ مَا الْعَصَبُ فَقَالَ النُّصْفُ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ (راجع: ۱۶۲۲)

(۱۰۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سبک یا کان کے ہونے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۰۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ جَنَازَةٍ فِي بَيْعِ الْعُرْقِدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِغْصَرَةٌ يَنْكُتُ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنُوفَسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شِقِيئَةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَمُكُّتُ عَلَيَّ كِتَابِنَا وَتَدْعُ الْعَمَلُ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ لَنَسِيرَ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقْوَةِ لَنَسِيرَ إِلَى الشَّقْوَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَعْمَلُوا فَكُلُّ مَسِيرٍ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقْوَةِ فَإِنَّهُ يَسِيرُ لِعَمَلِ الشَّقْوَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَسِيرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى إِلَى قَوْلِهِ لَنَسِيرُهُ (راجع: ۱۶۲۳)

(۱۰۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ کسی جنازے کے ساتھ بیچ میں تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے، ہم بھی ان کے گرد بیٹھ گئے، آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کرید رہے تھے، تجویز دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ ”خواہ جنت ہو یا جہنم“ اللہ کے علم میں موجود اور مستعین ہے، اور یہ لکھا جا چکا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر ہم اپنی کتاب پر بھروسہ کر کے عمل کو چھوڑ نہ دیں؟ کیونکہ جو اہل سعادت میں سے ہو گا وہ سعادت حاصل کر لے گا اور جو اہل شقاوت میں سے ہو گا وہ شقاوت پالے گا، نبی ﷺ نے فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو گا، پھر

آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس شخص نے دیا تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تہدیت کی... اسباب پیدا کر دیں گے۔

(۱۷۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَايُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ حَنَازَةَ فِي بَيْعِ الْغُرَقَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۱۶۲۱] (۱۰۶۸) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُ بِهِ إِذَا قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لغيره، أخرجه البزار: ۱۶۰۰

(۱۰۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ خود بھی یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کا ترغیبی حکم دیتے تھے۔

(۱۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا خَلْفٌ بْنُ هِشَامٍ الثَّوَارُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَى عَشِيَّتِهِ كُفَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدًا بَيْنَ طَرَفَيْ شِعْرَةٍ [راجع: ۵۶۸]

(۱۰۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن بھوکے دانے میں گروہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۱۷۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ عِيَاثٍ الْبَصْرِيُّ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو سَفْيَانَ بْنُ وَكِيعٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَاثٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَهْتَهُ ثَمَانَتِ عَشْرَةَ فَاسْأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ الْوُضُوءُ [راجع: ۱۰۲۶]

(۱۰۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۱۷۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ [راجع: ۱۰۰۶]



(۱۰۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز کی کبھی طہارت ہے، نماز میں حلال چیزوں کو حرام کرنے والی چیز تکبیر تحریم ہے اور انہیں حلال کرنے والی چیز سلام بھیرنا ہے۔

(۱۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَصَلُُّوا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً (راجع: ۱۶۱۰)

(۱۰۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو ہاں! اگر سورج صاف ستر اٹھائی دے رہا ہو تو جائز ہے۔

(۱۰۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى رَحْمَتُهُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ الْأَصَمِّ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَوْلَى قُرَيْشٍ قَالَ أَخْبَرَنِي السُّدِّيُّ وَقَالَ رَحْمَتُهُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ السُّدِّيَّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَقَّفَ أَبُو عَلَابٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ عَمَكَ الشَّيْخَ قَدْ مَاتَ قَالَ أَذْهَبَ فَوَارِدِهِ وَلَا تُحَدِّثْ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَوَارِدُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ أَذْهَبَ فَأَغْتَسِلَ وَلَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَدَعَا عَلِيَّ بِدَعْوَاتِ مَا يَسْرِي بَيْنَ حُمْرِ النَّعَمِ وَسَوْدَها وَ قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ السُّدِّيُّ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا غَسَلَ مِيًا اغْتَسَلَ (راجع: ۸۰۷)

(۱۰۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب خواجہ ابوطالب کی وفات ہوگئی تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا بوز حاجا مر گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جا کر انہیں کسی گڑھے میں چھپا دو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کوئی دوسرا کام نہ کرنا، چنانچہ جب میں انہیں کسی گڑھے میں اتار کر نبی ﷺ کے پاس واپس آیا تو مجھ سے فرمایا کہ جا کر غسل کرو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کوئی دوسرا کام نہ کرنا، چنانچہ میں غسل کر کے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھے اتنی دعائیں دیں کہ مجھے ان کے بدلے سرخ سیاح اونٹ ملنے پر اتنی خوش نہ ہوتی، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب بھی کسی میت کو غسل دیا تو خود بھی غسل کر لیا۔

(۱۰۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ التَّوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَدَّثَ عَلَى مَتَعَمَدٍ فَلْيَبْزُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (قال شعيب: صحيح لغيره)

(۱۰۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کر لینا چاہئے۔

(۱۰۷۶) قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَصَلُُّوا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ قَالَ سُبْحَانَ مَا أَدْرَى بِمَكَّةَ يُعْنَى أَوْ بَغَيْرِهَا [صححه ابن خزيمة: (۱۲۸۷) قال شعيب: (إسناده صحيح)]

(۱۰۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو ہاں! اگر سورج صاف سہرا دکھائی دے رہا ہو تو جائز ہے۔

(۱۰۷۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا يَسْعَرُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَكْبَدَرَ دُومَةٍ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً أَوْ ثَوْبَ خِيَرٍ قَالَ فَأَعْطَانِيهِ وَقَالَ شَقَّقْهُ خِمْرًا بَيْنَ النَّسْوَةِ [صححه مسلم (۲۰۷۱)] [انظر: (۱۱۷۱)]

(۱۰۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دومتہ الجندل ”جو شام اور مدینہ کے درمیان ایک علاقہ ہے“ کے بادشاہ ”اکیدر“ نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا بطور حدیہ کے بھیجا، نبی ﷺ نے وہ بھیجے عطاء کر کے فرمایا کہ اس کے دوپٹے بنا کر عورتوں میں تقسیم کر دو۔

(۱۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَنُخْصِنَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا فَمَا يَنْظُرُ بِي الْأَشَقَى قَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبَرَنَا بِهِ نَبِيرٌ عَتَرْتَهُ قَالَ إِذَا تَالَيْتُمْ تَقُولُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي قَالُوا لَأَسْتَخْلِفَ عَلَيْنَا قَالَ لَا وَلَكِنْ أَنْزِلْكُمْ إِلَى مَا تَرَكْتُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ وَقَالَ وَكَيْعٌ مَرَّةً إِذَا لَقِيْتَهُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَأَ لَكَ ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: (۱۳۴)]

(۱۰۷۸) عبد اللہ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دائرہی اس سر کے خون سے رنگین ہو کر رہے گی، وہ شقی ”جو مجھے قتل کرے گا“، تجا نے کس چیز کا اظہار کر رہا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ امیر المؤمنین! ہمیں اس کا نام پتہ بتائیے، ہم اس کی نسل تک متا دیں گے، فرمایا بخدا اس طرح تو تم میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کر دو گے، لوگوں نے عرض کیا کہ پھر ہم پر اپنا نائب ہی مقرر کر دیجئے، فرمایا نہیں، میں تمہیں اسی کیفیت پر چھوڑ کر جاؤں گا جس پر نبی ﷺ نے چھوڑا تھا۔

لوگوں نے عرض کیا کہ پھر آپ جب اپنے رب سے ملیں گے تو اسے کیا جواب دیں گے (کہ آپ نے کسے خلیفہ مقرر کیا؟) فرمایا میں عرض کروں گا کہ اے اللہ! جب تک آپ کی مشیت ہوگی، آپ نے مجھے ان میں چھوڑے رکھا، پھر آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا تب بھی آپ ان میں موجود تھے، اب اگر آپ چاہیں تو ان میں اصلاح رکھیں اور اگر آپ چاہیں تو ان میں بھٹ ڈال دیں۔

(۱۰۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ عَمَّارٌ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ ائْذِنُوا لَهُ مَرَّحًا بِالنَّطِيبِ الْمُطَّيَّبِ [راجع: ۱۷۷۹] (۱۰۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنی دیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ کر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو، خوش آمدید اس شخص کو جو پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حامل ہے۔

(۱۰۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَنُظِنُوا بِهِ الْإِدَى هُوَ أَهْلِي وَالَّذِي هُوَ أَهْلِي هُوَ أَهْلِي [راجع: ۱۹۸۰]

(۱۰۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو تقویٰ پر مبنی ہو۔

(۱۰۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ [راجع: ۱۹۸۰]

(۱۰۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ فَنُظِنُوا بِهِ الْإِدَى هُوَ أَهْلِي وَالَّذِي هُوَ أَهْلِي هُوَ أَهْلِي [راجع: ۱۹۸۰]

(۱۰۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو تقویٰ پر مبنی ہو۔

(۱۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرْثِدٌ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ كَذَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ خَاخٌ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ رَوْضَةٌ كَذَا وَكَذَا وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ مِثْلَهُ قَالَ رَوْضَةُ خَاخٍ [راجع: ۸۲۷]

(۱۰۸۳) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے خط سے متعلق یہ روایت مختلف رواۃ سے مروی ہے جو اس جگہ کا نام بھی روضہ خاخ بتاتے ہیں، بعض صرف خاخ بتاتے ہیں اور بعض "روضہ کذا وکذا" کہتے ہیں۔

(۱۰۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا

كُنْتُ لِأَبِيهِ عَلَى رَجُلٍ خَدًّا قِمَوتَ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْهُ إِلَّا صَاحِبَ النُّعْمِ فَلَوْ مَاتَ وَذِيْنَهُ وَزَادَ مُفْنَانٌ  
وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَعِ [راجع: ۱۰۲۴]

(۱۰۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر بھی میں نے کوئی شرعی سزا نافذ کی ہو، اس کے متعلق مجھے اپنے دل میں کوئی  
کھٹک محسوس نہیں ہوتی، سوائے شرابی کے، کہ اگر اس کی سزا اسی کوڑے جاری کرنے کے بعد کوئی شخص مر جائے تو میں اس کی  
دیت ادا کرتا ہوں، کیونکہ نبی ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی (کہ چالیس کوڑے مارے جائیں یا اسی)

(۱۰۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ  
عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبِيهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ تَسْتَغْفِرُ لِأَبِيكَ وَهُمَا  
مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ قَالَ لَقَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَرَأْتُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ إِلَى آخِرِ الْأَيَّامِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ [راجع: ۱۷۷۱]

(۱۰۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو اپنے مشرک والدین کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہوئے سنا تو  
میں نے کہا کہ کیا تم اپنے مشرک والدین کے لئے دعاء مغفرت کر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے مشرک  
باپ کے لئے دعاء مغفرت نہیں کرتے تھے؟ میں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تم تمہارے مشرک  
ایمان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لئے دعاء مغفرت کریں۔

(۱۰۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ  
قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَجْعَلُوا مِنْ السَّمَاءِ  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدَعَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَنْسَانِ سَفَهَاءُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اسْفَهَاءُ  
الْأَخْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ النَّبِيِّ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَا يُجَاوِزُ  
إِيمَانَهُمْ حَتَّى جَرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَاغْتُلُّوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ  
أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَاغْتُلُّوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ  
قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۶۱۶]

(۱۰۸۶) سويد بن غفله کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا جب میں تم سے نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث  
بیان کروں تو میرے نزدیک آسمان سے گر جانا ان کی طرف جھوٹی نسبت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور جب کسی اور کے  
حوالے سے کوئی بات کروں تو میں جنگجو آدمی ہوں اور جنگ تو نام ہی تدبیر اور چال کا ہے۔

میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قریب ایسی اقوام نکلیں گی جن کی عمر تھوڑی ہوگی اور عقل کے اعتبار سے وہ بیوقوف ہوں گے، نبی ﷺ کی باتیں کریں گے، لیکن ایمان ان کے گلے سے آگے نہیں جائے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو، کیونکہ ان کا قتل کرنا قیامت کے دن باعث ثواب ہوگا۔

(۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ قَالَ شُكْرُكُمْ أَنْتُمْ تَكْذِبُونَ قَالَ تَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنُوءٍ كَذَّابًا وَتَكْذِبُونَ [راجع: ۱۶۷۷]

(۱۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ تم نے اپنا حصہ یہ بنا رکھا کہ تم تکذیب کرتے رہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہتے ہو فلاں فلاں ستارے کے طلوع و غروب سے یا ریش ہوئی ہے۔

(۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ كَذَّبَ فِي حُلُمِهِ كَلَفَ عَقْدَ شَعِيرَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۵۶۸]

(۱۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن بھوکے دانے میں گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِئُ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَّبَ فِي الرُّؤْيَا مُتَعَمِّدًا فَلْيَبْصُرْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۵۶۸]

(۱۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالینا چاہئے۔

(۱۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ وَأَبَا مُرَيْدٍ وَكُنَّا فَارِسَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَبْلُغُوا رَوْضَةَ خَازِ كَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُسَيَّرِيِّمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [راجع: ۱۸۲۷]

(۱۹۰) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے خدا والی روایت اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يَوْصَى بِهَا أَوْ ذَيْنِ وَإِنَّ أَغْيَانَ بَنِي النَّاسِ يَتَوَارَكُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاءِ [راجع: ۱۵۹۵]

(۱۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ میت کے قرض کی ادائیگی اجراء و نفاذ وصیت سے پہلے ہو

فائدہ: ماں شریک بھائی کو اخیانی اور باپ شریک کو علاتی کہتے ہیں۔

(١٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَحْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَظَنُّوا بِهِ الْبَدِيَّ هُوَ الْأَمِيَّا وَالْبَدِيَّ هُوَ الْهَدْيُ وَالْبَدِيَّ هُوَ الْتَقَى [راجع: ٩٨٥]

(۱۰۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست مر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو حق و تعالیٰ پر مبنی ہو۔

(١٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَوَارِدِهِ وَلَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ فَوَارِدْتُهُ فَأَمَرَنِي فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ دَعَانِي بِدَعَايَا مَا أَحَبُّ أَنْ أُلِيَ بِهِمْ مَا عَرَضَ مِنْ شَيْءٍ [راجع: ٧٥٩]

(۱۰۹۳) حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب خولہ ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کا یوٹھا اور گمراہ چچا مر گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جا کر اسے کسی گڑھے میں چھپا دو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کسی سے کوئی بات نہ کرنا، چنانچہ میں گیا اور اسے ایک گڑھے میں چھپا دیا، نبی ﷺ نے اس کے بعد مجھے غسل کرنے کا حکم دیا اور مجھے اتنی دعائیں دیں کہ ان کے مقابلے میں کسی وسیع و عریض چیز کی میری نگاہوں میں کوئی حیثیت نہیں۔

(١٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ مَعْنُو بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَازَةِ فَمَنَّا لَمْ يَجْلِسْ فَجَلَسْنَا [رواه: ٦٢٣]

(۱۰۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ پہلے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تھے، پھر بعد میں آپ ﷺ بیٹھ رہنے لگے تو ہم بھی بیٹھنے لگے۔

(١٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ٦٢٢]

(۱۰۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی تافرمانی میں کسی انسان کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

(١٠٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي قُتَيْبٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْآ

أَذْلَكَ عَلَى أَجْمَلٍ لَقَا فِي قُرْبَشٍ قَالَ وَمَنْ هِيَ قُلْتُ ابْنَةُ خُمَزَةَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ [راجع: ۹۸۴]

(۱۰۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو قریش کی ایک خوبصورت ترین و شیرازہ کے بارے نہ بتاؤں؟ نبی ﷺ نے پوچھا وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی، فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ میری رضاعی بیٹی ہے اور اللہ تعالیٰ نے رضاعت کی وجہ سے بھی وہ تمام رشتے حرام قرار دیے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام قرار دیے ہیں۔

(۱۰۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَكِنْ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا [راجع: ۹۸۴]

(۱۰۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی، جس کا نصاب یہ ہے کہ ہر چالیس پر ایک درہم واجب ہوگا۔

(۱۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالََا حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ وَكِيعٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنِ الْمُتَصَفِّرِ وَالتَّخْتِمِ بِالذَّهَبِ [راجع: ۷۱۰]

(۱۰۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے "میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں" سونے کی انگوٹھی اور عصی سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع کیا ہے۔

(۱۰۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ تَتَوَقَّى فِي قُرْبَشٍ وَتَذَعُنَا قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتُ ابْنَةُ خُمَزَةَ قَالَ هِيَ ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ [راجع: ۶۲۰]

(۱۰۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میری رضاعی بیٹی ہے (در اصل نبی ﷺ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بیٹی بھی)

(۱۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُخَمَّمِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَحَرَ الْبَدَنَ أَمَرَنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَجَلَالِهَا [راجع: ۵۹۳]

(۱۱۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب اونٹ ذبح کیے تو مجھے حکم دیا کہ ان اونٹوں کی کھالیں اور جمولیں بھی تقسیم کر دوں اور گوشت بھی تقسیم کر دوں۔

(۱۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ رَأَى سَفْيَانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أُعْطِيَ الْعَجَازَ مِنْهَا عَلَيَّ جِزَارُهَا شَيْئًا [راجع: ۱۰۹۳]

(۱۱۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا قصاب کو ان میں سے کوئی چیز مزدوری کے طور پر نہ دوں۔

(۱۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ اللَّهَبِ وَعَنْ الْيَمِينَةِ وَعَنْ الْقَسَىٰ وَعَنْ الْجَبْعَةِ [راجع: ۷۲۲]

(۱۱۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم اور سرخ زرین پوش اور جو کی نیند سے منع فرمایا ہے۔  
(۱۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَبْقَطَ أَهْلَهُ وَرَفَعَ الْمِنْرَزَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا رَفَعَ الْمِنْرَزَ قَالَ اعْتَزَلَ النِّسَاءَ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے اور تہ بند کس لینے، کسی نے راوی سے پوچھا کہ تہ بند کس لینے سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ ازواج مطہرات سے جدا رہتے۔

(۱۱۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۱۱۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْيَمَانِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَفْيَانَ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْآخِرُ شَدَّ الْمِنْرَزَ وَأَبْقَطَ نِسَاءَهُ قَالَ ابْنُ وَكِيعٍ رَفَعَ الْمِنْرَزَ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے اور تہ بند کس لینے تھے۔

(۱۱۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو وَكِيعٍ الْخَرَّاجُ عَنْ مَلِيحٍ عَنْ أَبِي



إِسْحَاقُ بْنُ هَمْدَانَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشِيرَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ فَصَاعِدًا [قال شعيب: إسناده حسن]

(۱۱۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانوروں کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں کہ کہیں ان میں کوئی عیب تو نہیں ہے۔

(۱۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ قَيْسِ الْخَعَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَتَلَّتْ عُمَرُ ثُمَّ خَطَبْنَا فَنَشَأَ اللَّهُ (راجع: ۱۱۰۲۰)

(۱۱۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد ہمیں امتحانات نے گھیر لیا، اب اللہ جو چاہے گا وہ ہوگا۔

(۱۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ النَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْزِيَّ جِمَارًا عَلَى قُرْسٍ (راجع: ۱۷۳۸)

(۱۱۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں گھوڑوں پر گدھوں کو کدوانے سے (جفتی کروانے سے) منع فرمایا ہے۔

(۱۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَيْرُهَا خَيْرُهَا خَيْرُهَا وَمَنْ يَسْأَلُهَا مَرْيَمَ بِنْتُ عِمْرَانَ (راجع: ۱۶۱۰)

(۱۱۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بہترین عورت حضرت خدیجہ بنت خویلد ہیں اور بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۱۱۱۰) وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَنَازَةِ أَرَاهُ قَالَ يَبْقِيعُ الْغُرْقَدِ قَالَ فَتَكَّتْ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَلَّا نَسْجَلُ قَالَ لَا اْعْمَلُوا فَكُلُّ مَسْرُومٍ قَرَأَ قَائِمًا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى إِلَى قَوْلِهِ فَتَسِيرُهُ لِلْعُسْرَى (راجع: ۱۶۲۱)

(۱۱۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے کے انتظار میں بیٹھے تھے آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کدیرہ تھے تو جھڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ "غواہ جنت ہو یا جہنم" اللہ کے علم میں موجود اور متعین ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہوگا، پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس شخص نے دیا، تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو.....

(۱۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَلَلِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطْلُبُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشِيرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ لِأَنَّ غُلْبَتَكُمْ فَلَا تَغْلِبُوا عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي [قال شعب: صحيح لغيره]

(۱۱۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو، اگر پورے عشرے میں نہ کر سکو تو آخری سات راتوں میں اس کی تلاش سے مغلوب نہ ہو جانا (آخری سات راتوں میں اسے ضرور تلاش کرنا)

(۱۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَثُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُؤْمِنَ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ [انظر: ۷۰۸]

(۱۱۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے، اللہ ایمان لائے، اور یہ کہ اس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔

(۱۱۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبِّ الْقَسِيِّ وَعَنْ الْيُمَيْرَةِ [راجع: ۷۲۲]

(۱۱۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگلی، ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشِيرِ الْأَوَّلِ وَيُوقِعُ الْيُمَيْرَ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے اور تہہ بند کس لیتے تھے۔

(۱۱۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشِيرِ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات

جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۱۱۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فَدَعَا ابْنَهُ لَهْ يَقَالَ لَهُ عُمَانُ لَهُ ذُوَابَةٌ [إسناده ضعيف]

(۱۱۱۶) حمیرہ بن یریم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو بلایا جس کا نام ”عثمان“ تھا، اس کے بالوں کی مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔

(۱۱۱۷) حَدَّثَنَا وَحِيدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْيُمْنَالِيِّ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبِي يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي لَيْلَى يَتَابُ الصَّيْفَ فِي الشَّيْءِ وَيَتَابُ الشَّيْءَ فِي الصَّيْفِ فَقَبِلَ لَهُ لَوْ سَأَلْتَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أُرْمَدُ يَوْمَ خَيْبَرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَمَدٌ فَتَقَلُّ فِي عَيْنِي وَقَالَ اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْخَرَّ وَالْبَرْدَ فَمَا وَجَدْتُ خَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ قَالَ وَقَالَ لَا تَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُجِئُكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَيْسَ بِغَرَارٍ قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَاجِعًا [۷۷۸]

(۱۱۱۷) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کے وقت مختلف امور پر بات چیت کیا کرتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عجیب عادت تھی کہ وہ سردی کے موسم میں گرمی کے کپڑے اور گرمی کے موسم میں سردی کے کپڑے پہن لیا کرتے تھے، کسی نے میرے والد صاحب سے کہا کہ اگر آپ اس چیز کے متعلق سوال پوچھیں تو شاید وہ جواب دے دیں؟ چنانچہ والد صاحب کے سوال کرنے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ غزوہ خیبر کے دن نبی ﷺ نے میرے پاس ایک قاصد بھیجا، مجھے آشوب چشم کی بیماری لاحق تھی، اس لئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو آشوب چشم ہوا ہے، نبی ﷺ نے یہ سن کر میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور یہ دعا کہ اے اللہ! اس کی گرمی سردی دور فرما، اس دن سے آج تک مجھے کبھی گرمی اور سردی کا احساس ہی نہیں ہوا۔

اس موقع پر نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور خود اللہ اور اس کے رسول کی نگاہوں میں محبوب ہوگا، وہ بھاگنے والا نہ ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو نمایاں کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے وہ جھنڈا مجھے عنایت فرمادیا۔

(۱۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو السَّرِيِّ هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ ابْنَانَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ فِي حَدِيثِهِ أَمَا تَعَارَوْنَ أَنْ يَخْرُجَ نِسَاؤُكُمْ وَقَالَ هَنَادُ فِي حَدِيثِهِ أَلَا تَسْتَحْبُونَ أَنْ تَعَارَوْا فَإِنَّهُ بَلَقَنِي أَنَّ نِسَاؤَكُمْ يَخْرُجْنَ فِي الْأَسْوَاقِ يَزَاجُحْنَ الْعُلُوجَ [إسناده ضعيف]

(۱۱۱۸) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں شرم یا غیرت نہیں آتی کہ تمہاری عورتیں گھروں سے

باہر نکلیں، مجھے پتہ چلا ہے کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں نکل کر طاقتور لوگوں کے رش میں گھس جاتی ہیں، (ان کا جسم مردوں سے ٹکراتا ہے اور انہیں کچھ جڑ نہیں ہوتی کہ ان کے جسم کا کون سا "حصہ" مرد کے جسم کے کون سے "حصے" سے ٹکراتا ہے؟)

(۱۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مَخْمُومَةَ يُحَدِّثُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ سَلْ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُغْزَوُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِكُلِّ يَوْمٍ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمٌ وَلِلَّهِ قِيلَ لِلْمُحَمَّدِ كَانَ يَرْفَعُهُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يَرَى أَنَّهُ مَرْفُوعٌ وَلَكِنَّهُ كَانَ يَهَابُهُ [انظر: ۷۴۸]

(۱۱۱۹) شرح بن ہانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر سح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علیؓ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبیؐ کے ساتھ سفر میں بھی رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر سح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۱۱۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَلَ الرُّبَا وَمُوكَلَّهُ وَكُتَيْبَةَ وَشَاهِدَةَ وَالْوَائِسَةَ وَالْمُتَوَشِّمَةَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قُلْتُ إِلَّا مِنْ ذَا قَالَ نَعَمْ وَالْحَالُ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ وَتَمَنَعَ الصَّدَقَةَ وَقَالَ وَكَانَ يُنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي [إسناده ضعيف]

(۱۱۲۰) امام ضعیؒ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبیؐ نوحہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۱۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ النَّجَّاشِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ عِمْرَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَا قَتَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَهَذَا لَفْظُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةِ لَمْ يَصْبِهَا الْمَاءُ فَعِلْ بِهِ كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ كَيْفَ تَمَّ عَادَتِ شَعْرِي كَمَا تَرَوْنَ [راجع: ۷۲۷]

(۱۱۲۱) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جنابت کی حالت میں غسل کرتے ہوئے ایک بال کے برابر بھی جگہ خالی چھوڑ دے جہاں پانی نہ پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جہنم میں ایسا ایسا معاملہ کریں گے، بس اسی وقت سے میں نے اپنے بالوں کے ساتھ دشمنی پال لی۔

(۱۱۲۲) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ شَرِيكٌ لَفْتُ لَهُ عَمْرًا يَا أَبَا عُمَيْرٍ عَنْ حَدَّثَهُ قَالَ

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُمَ الْهَامَةُ مُشْرَبًا حُمُورًا شَتَّى الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَعُمَ اللَّحْيَةَ طَوِيلَ الْمُسُورَةِ ضَعُمَ الْكُرَاوِيسَ يَنْفِثُ فِي حَبِّ يَنْكُفًا فِي الْيُمْنَةِ لَا قَيْصِرَ وَلَا طَوِيلَ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۷۴۴]

(۱۱۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا سر مبارک بڑا رنگ سرفی مائل سفید اور داڑھی گھنی تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، سر کے بال گھنے اور بالکے ٹھنکرے والے تھے، چلنے دقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھائی سے اتر رہے ہیں، بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے قد کے، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، ﷺ

(۱۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا [راجع: ۱۶۲۷]

(۱۱۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں مستقل قرآن پڑھاتے رہتے تھے لایہ کہ جنسی ہو جاتے۔

(۱۱۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي لُبَابَةَ عَلَى قِفَارٍ فَلَمَّا عَلَيْنَا قَسَمَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا مُوسَى بِأُمُورٍ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ قَالَ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَأَنْتَ تَعْنِي بِذَلِكَ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَاسْأَلِ اللَّهَ السَّدَادَ وَأَنْتَ تَعْنِي بِذَلِكَ تَسْدِيدَ السَّهْمِ وَنَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ السَّابَةِ وَالْوُسْطَى قَالَ فَكَانَ قَائِمًا فَمَا أَذْرَى فِي أَيِّهِمَا قَالَ وَنَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْيَمِينَةِ وَعَنْ الْقَسِيَةِ فَلَمَّا لَهَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَيُّ شَيْءٍ الْيَمِينَةُ قَالَ شَيْءٌ يَضُنُّهُ النَّسَاءُ لِيُعَوِّثَهُنَّ عَلَى رِحَالِهِنَّ قَالَ فَلَمَّا وَصَلَ الْقَسِيَةَ قَالَ يَبَابُ تَابِتًا مِنْ قَبْلِ الشَّامِ مُضْلَعَةً فِيهَا أَمْثَالُ الْاَثَرِجِ قَالَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّيِّئَةَ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ [صححه مسلم (۲۰۷۸)] [راجع: ۵۸۶] [راجع: ۱۶۶۴]

(۱۱۲۶) حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، انہوں نے آ کر ہمیں سلام کیا اور میرے والد صاحب کو لوگوں کا کوئی معاملہ سپرد فرمایا اور فرمانے لگے کہ مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اللہ سے ہدایت کی دعاء مانگا کرو اور ہدایت سے ہدایت طریق مراد لے لیا کرو اور اللہ سے درنگی اور سدا کی دعاء کیا کرو اور آپ اس سے تیر کی درنگی مراد لے لیا کرو۔

نیز نبی ﷺ نے مجھے شہادت یا درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کمرے ہوئے تھے اس لئے انھوں کا اشارہ میں صحیح طور پر سمجھ نہ سکا، پھر انہوں نے فرمایا نبی ﷺ نے مجھے سرخ دھاری دار اور ریشمی کپڑوں سے منع فرمایا ہے، ہم نے پوچھا امیر المؤمنین! ”معوذہ“ (یہ لفظ حدیث میں استعمال ہوا ہے) سے کیا مراد ہے؟ یہ

کیا چیز ہوتی ہے؟ فرمایا عورتیں اپنے شوہروں کی سواری کے کباوے پر کھنے کے لئے ایک چیز پالتی تھیں (جسے زین پوش کہا جاتا ہے) اس سے وہ مراد ہے، پھر ہم نے پوچھا کہ ”تقیہ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا شام کے وہ کپڑے جن میں ”اترج“ جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے، ابو بردہ کہتے ہیں کہ جب میں نے کتان کے بنے ہوئے کپڑے دیکھے تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں۔

(۱۱۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيعَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ وَزَادَ أَنْ قَالَا شَرِبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ إِنْ أَشْرَبْتُ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبْتُ جَالِسًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ جَالِسًا إِنْ قَالَ شَعْبٌ: حَسَنَ لَغَبْرَةٍ [راجع: ۷۹۵]

(۱۱۲۵) ميسره بن ميسره اور زاذان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، اور فرمایا اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی ﷺ کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر بیٹھ کر پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۲۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ غَمْرُو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَجَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمُورَةَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِكُلِّ يَوْمٍ وَلِلْمُعِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً [راجع: ۷۹۸]

(۱۱۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور معیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مسکن کی اجازت دی ہے۔

(۱۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَقْعُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ وَلَكِنَّ الْعَرَبَ حَدَّثَتْهُ

(۱۱۲۷) ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا جب میں تم سے نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے نزدیک آسمان سے گر جانا ان کی طرف جمہوری نسبت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور جنگ تو نام ہی تدبیر اور چال کا ہے۔

(۱۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْعَجَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ شَرِبَ قَائِمًا فَتَطَوَّرَ النَّاسُ فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَنْظُرُونَ إِنْ أَشْرَبْتُ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبْتُ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا [راجع: ۷۹۵]

(۱۱۲۸) زاذان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، لوگ ان کی طرف تجب سے دیکھنے لگے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے کیوں گھور گھور کر دیکھ رہے ہو؟ اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی ﷺ کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر بیٹھ کر پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَحْمَرُ بْنُ زُرْقَاءَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَبِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ

[راجع: ۶۹۲]

(۱۱۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے جسم مبارک کی رگ سے زائد خون نکلوا دیا اور یہ کام کرنے والے کو "جسے حجام کہا جاتا تھا" اس کی مزدوری دے دی۔

(۱۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَظِيمَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْنَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا زُرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَبِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ [راجع: ۶۹۲]

(۱۱۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے جسم مبارک کی رگ سے زائد خون نکلوا دیا اور مجھے حکم دیا کہ یہ کام کرنے والے کو "جسے حجام کہا جاتا تھا" اس کی مزدوری دے دوں۔

(۱۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ خَدِيجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَأَى الْكُرَاهِيَّةَ لِي وَجْهَهَا قَالَ لَوْ رَأَيْتُ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتُهُمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَلَدِي مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَآبَتُهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ۖ

[سنادہ ضعیف]

(۱۱۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اپنے ان دو بچوں کے متعلق پوچھا جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ دونوں جہنم میں ہیں، پھر جب نبی ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چہرے پر اس کے ناخوشگوار اثرات دیکھے تو فرمایا کہ اگر تم ان دونوں کا ٹھکانہ دیکھ لیتیں تو تمہیں بھی ان سے نفرت ہو جاتی۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر میرے ان بچوں کا کیا ہو گا جو آپ سے ہوئے ہیں؟ فرمایا وہ جنت میں ہیں، پھر فرمایا کہ مؤمنین اور ان کی اولاد جنت میں ہوگی اور مشرکین اور ان کی اولاد جہنم میں ہوگی، اس کے بعد نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور اس ایمان لانے میں ان کی اولاد نے بھی ان کی پیروی کی، ہم انہیں ان کی اولاد

سے ملا دیں گے۔

(۱۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَزَّازِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلَى فُرْصَةٍ مِنْ فُرُصِ الْخَنْدَقِ فَقَالَ شَعَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَكَأَ اللَّهُ بِطَوْنِهِمْ وَيَبُوتَهُمْ نَارًا [صححه مسلم (۶۶۷)] [انظر: ۱۳۰۶]

(۱۱۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ خندق کے کسی کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ خَبْرِ قَالَ جَلَسَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ لِعَلَامِهِ الْيَتْبِي بِطَهْرٍ لَأَتَاهُ الْعَلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْبٌ قَالَ عَبْدُ خَبْرِ وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَهُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَهُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ عَبْدُ خَبْرِ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَّ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْيُوفِيِّ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْيُوفِيِّ ثُمَّ أَذْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتاهُمَا مَرَّةً ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى قَدَمَيْهِ الْيُمْنَى ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَعَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ هَذَا طَهُورُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهُورِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طَهُورُهُ [راجع: ۸۷۶]

(۱۱۳۳) عبد خیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز پڑھ کر "رُحْبَہ" کے پاس بیٹھ گئے، پھر اپنے غلام سے وضو کا پانی لانے کے لئے فرمایا، وہ ایک برتن لا یا جس میں پانی تھا اور ایک طشت، انہوں نے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا، اور بائیں ہاتھ پر پانی اتر پینے لگے، پھر دونوں ہتھیلیوں کو دھویا (پھر دائیں ہاتھ سے اسی طرح کیا) تین مرتبہ اس طرح کرنے کے بعد داہنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے کھلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کی، تین مرتبہ اس طرح کرنے کے بعد داہنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ داہنا ہاتھ کبھی سمیت دھویا، پھر بائیں ہاتھ تین مرتبہ کبھی سمیت دھویا، پھر داہنا ہاتھ برتن میں اچھی طرح ڈبو کر باہر نکالا اور اس پر جو پانی لگ گیا تھا بائیں ہاتھ پر ل کر دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ سر کا



سح کیا، پھر دائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی بہایا اور بائیں ہاتھ سے اسے مل کر دھویا، پھر بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی بہایا اور بائیں ہاتھ سے اسے مل کر دھویا تین مرتبہ اسی طرح کیا، پھر داہنا ہاتھ برتن میں ڈال کر چلو پھر پانی نکالا اور اسے لی کر فرمایا یہ ہے نبی ﷺ کا وضو، جو شخص نبی ﷺ کا طریقہ وضو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ یہی ہے۔

(۱۱۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اللَّهُمَّ اَمْلَأْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَتْ الشَّمْسُ (راجع: ۵۹۱)

(۱۱۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ! ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عمر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۱۳۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنبَاَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعْتُ مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ جَوْعًا شَدِيدًا فَخَرَجْتُ أَطْلُبُ الْعَمَلُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ لَدَى جَمْعَتٍ مَدْرًا فَطَنْتُهَا تَرِيدُ بَلَاءً فَأَتَيْتُهَا لِقَاطِعَتِهَا كُلَّ ذَنْبٍ عَلَى تَمْرَةٍ فَمَذَذْتُ سِتَّةَ عَشَرَ ذَنْبًا حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَاءَ فَأَصَبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهَا فَقُلْتُ بِكَفَى هَكَذَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَبَسَطَ إِسْمَاعِيلُ يَدَيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَعَلَّتْ لِي سِتَّةَ عَشَرَ تَمْرَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكَلْتُ مَعِيَ مِنْهَا (راجع: ۶۸۷)

(۱۱۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بھوک کی شدت سے تنگ آ کر میں اپنے گھر سے نکلا میں ایک عورت کے پاس گذرا جس نے کچھ کارا کھا کر رکھا تھا، میں سمجھ گیا کہ یہ اسے پانی سے تر تر کرنا چاہتی ہے، میں نے اس کے پاس آ کر اس سے یہ معاہدہ کیا کہ ایک ذول کھینچنے کے بدلے تم مجھے ایک کھجور دو گی چنانچہ میں نے سولہ ذول کھینچے یہاں تک کہ میرے ہاتھ تھک گئے پھر میں نے پانی کے پاس آ کر پانی پیا، اس کے بعد اس عورت کے پاس آ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا اور اس نے گن کر سولہ کھجوریں میرے ہاتھ پر رکھ دیں میں وہ کھجوریں لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور انہیں یہ سارا واقعہ بتایا اور کچھ کھجوریں میں نے نبی ﷺ کو کھلا دیں اور کچھ خود کھالیں۔

(۱۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي جُنَابٍ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّهَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلْحِجَامِ حِينَ قَوَّعَ كَمْ عَرَا جُكَّ قَالَ صَاعَانِ قَوَّعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَمْرَيْنِ فَأَعْطَيْنِي صَاعًا (راجع: ۶۹۲)

(۱۱۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کچھ لگوائے، فراغت کے بعد کچھ لگانے والے سے اس کی مزدوری پوچھی، اس نے دو صاع بتائے، نبی ﷺ نے اس سے ایک صاع کم کر دیا، اور مجھے ایک صاع اس کے حوالے کرنے کا حکم دیا۔

(۱۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو خُوَيْمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّعَلُّبِيُّ عَنْ أَبِي جَبِيْمَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَدِيًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَرَتْ قَامِرَتِي أَنْ أَيْمَ عَلَيْهِمَا الْحَدَّ فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَحِفَّ مِنْ دِيهَا فَلَاتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَفْتُ مِنْ دِيهَا فَلَايَمَ عَلَيْهِمَا الْحَدَّ أَقْبِمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ [راجع: ۶۷۹]

(۱۱۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی ایک خادمہ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر حد جاری کرنے کا حکم دیا، میں نے دیکھا کہ اس کا خون ہی بند نہیں ہو رہا، میں نے آ کر نبی ﷺ سے یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا جب اس کا خون بند ہو جائے تب اس پر حد جاری کرو، یا رکھو! اپنے غلاموں اور باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

(۱۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَبِيْمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِهِ لَمْ تَحِفَّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۶۷۹]

(۱۱۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُسْتَعَةِ وَأَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهَلَ بِهِمَا فَقَالَ لِيَكْ بِعُمُرَةٍ وَحَقَّ مَعَا فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَرَانِي أَنْهَى النَّاسَ عَنْهُ وَأَنْتَ تَفْعَلُهُ قَالَ لَمْ أَكُنْ أَدْعُ سَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ مِنْ النَّاسِ [راجع: ۷۳۳]

(۱۱۳۹) مروان بن حکم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ساتھ موجود تھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جمع یعنی حج اور عمرہ کو ایک ہی سفر میں جمع کرنے سے منع فرماتے تھے، یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کا احرام باندھ لیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ کیا آپ کے ظلم میں نہیں ہے کہ میں نے اس کی ممانعت کا حکم جاری کر دیا ہے اور آپ پھر بھی اس طرح کر رہے ہیں؟ فرمایا لیکن کسی کی بات کے آگے میں نبی ﷺ کی بات کو نہیں چھوڑ سکتا۔

(۱۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَإِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ جَمِيعًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَرِبَ قَائِمًا فَقُلْتُ تَشْرَبُ وَأَنْتَ قَائِمٌ قَالَ إِنْ أَشْرَبَ قَائِمًا لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبَ قَاعِدًا فَقَدْ زَائَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا (راجع: ۱۷۹۵)

(۱۱۳۰) میسرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ کھڑے ہو کر پانی پی رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر بیٹھ کر پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكِيمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْكُتُ مَا تَلْقَى مِنْ آثَرِ الرَّحَى فِي يَدَيْهَا وَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتَهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتَهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ قَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَابِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَتَقْلَبِينَ ثَلَاثًا وَتَلْجِزِينَ وَتُحَمِّدَاهُ ثَلَاثًا وَتَقْلَبِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ (راجع: ۱۶۰۴)

(۱۱۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ شکایت کی کہ آٹا پیس پیس کر ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں، اس دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے کچھ قیدی آئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادمہ کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا کر واپس آ گئیں۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی، چنانچہ رات کو جب ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم نے کھڑا ہونا چاہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ رہو، یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس بیٹھ گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی، اور فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارا دل لے کر خادموں سے بہتر ہو؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

(۱۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو وَكَيْعٍ الْجَرَّاحُ بْنُ مَيْلِجٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّمْلِيزِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ لِي حَدِيثُهُ عَنْ مَسْرُورِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ لَوْ سَوَّاءُ زَنْتٍ لَأَجْلَدَهَا أَلْحَدًا قَالَ لَوْ حَدَّثْتَهَا لِي دِمَائِيهَا فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لِي إِذَا تَعَالَتْ مِنْ نَفْسِهَا فَأَجْلِدْهَا خَمْسِينَ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ لِي حَدِيثُهُ قَالَ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ مِنْ دِمَائِهَا فَحَذِّهَا ثُمَّ قَالَ أَيْقُمُوا الْفُجُودَ (راجع: ۶۷۹)

(۱۱۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی ایک سیاہ خادمہ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر حد جاری کرنے کا حکم دیا، میں نے دیکھا کہ اس کا تو خون ہی بند نہیں ہو رہا، میں نے آ کر نبی ﷺ سے یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا جب اس کا خون بند ہو جائے تب اس پر حد جاری کر دینا، یاد رکھو! اپنے غلاموں اور باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

(۱۱۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَسِيرُ حَتَّى إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَأَظْلَمَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ صَلَّى الْإِعْشَاءَ عَلَى آتِهَا ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ [قال الألبانی: صحيح]

صحیح (ابوداؤد: ۱۲۳۴)، قال شعبہ: اسنادہ حید

(۱۱۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ (جب سفر پر روانہ ہوتے تو) چلتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو جاتا اور اندھیرا چھا جاتا تو وہ اتر کر مغرب کی نماز اس کے آخر وقت میں ادا کرتے اور اس کے فوراً بعد ہی عشاء کی نماز اس کے اوّل وقت میں ادا کر لیتے اور فرماتے کہ میں نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا شَكَتْ إِلَيَّ أَبِيهَا مَا تَلْقَى مِنْ يَدَيْهَا مِنَ الرَّاحِ فَقَدْ كَرَّ مَعْنَى حَدِيثِ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ (راجع: ۶۰۴)۔

(۱۱۳۴) حدیث نمبر (۱۱۴۱) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ تَبْعَنِي وَأَنَا رَجُلٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَلَيْسَ لِي عِلْمٌ بِجَعْفَرٍ مِنَ الْقَضَاءِ قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَذْهَبَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَكْتُبُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ قَالَ فَمَا أَغْنَانِي قَضَاءُ بَيْنَ اثْنَيْنِ قَالَ

شعبہ: صحيح لغيره، أخرجه الطيالسي: ۹۸، [راجع: ۶۳۶]۔

(۱۱۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں اس وقت نوخیز تھا، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میں نو عمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہوا۔

(۱۱۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعَسْفَانَ لَكَانَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنْ الْمُتْعَةِ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَرِيدُ إِلَى أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنَا مِنْكَ (صححه البخاری ۱۵۶۹)، ومسلم (۱۲۲۳)۔ [راجع: ۱۰۲]۔

(۱۱۳۶) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مقام عسفان میں اکٹھے ہو گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیرون حج تمتع سے روکتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کو کیا ہو، اس سے روکنے میں آپ کا کیا مقصد ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ مسئلہ رہنے ہی دیجئے۔ (کیونکہ میں نے اس کا حکم نہیں دیا، صرف مشورہ کے طور پر یہ بات کہی ہے)

(۱۱۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَادٍ يَقُولُ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبُوهُ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعِيدِ بْنِ مَالِكٍ لَئِنْ يَوْمَ أَحَدٍ جَعَلَ يَقُولُ ارْمِ لَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ شُعْبَةُ: اسنادہ صحیح۔ [راجع: ۷۰۹]۔

(۱۱۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی کے لئے ”سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے“ اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا، غزوہ احد کے دن آپ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ سعد! تیرے بھائی کو تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ (۱۱۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو حَنِيمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَمُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ وَقَالَ أَبُو حَنِيمَةَ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَوَّلُ الْغُلَامِ الرَّضِيعُ يَنْضَحُ وَبَوَّلُ الْجَارِيَةِ يُفْسِلُ قَالَ قَتَادَةُ وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ لِإِذَا طَعِمَا الطَّعَامَ غَسَلَا جَمِيعًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو حَنِيمَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ قَتَادَةَ [راجع: ۵۶۳]۔

(۱۱۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینے مارنا بھی کافی ہے اور بچی کا پیشاب جس چیز پر لگ جائے اسے دھویا جائے گا، قنادہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب انہوں نے کھانا پینا شروع نہ کیا ہو اور جب وہ کھانا پینا شروع کر دیں تو دونوں کا پیشاب جس چیز کو لگ جائے اسے دھونا ہی پڑے گا۔

(۱۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّضِيعِ يَنْضَحُ وَبَوَّلُ الْغُلَامِ وَبَوَّلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ لِإِذَا طَعِمَا غَسَلَا جَمِيعًا [راجع: ۵۶۳]۔

(۱۱۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیر خوار بچے کے متعلق ارشاد فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی

کے چھینے مارنا بھی کافی ہے اور بچی کا پیشاب جس چیز پر لگ جائے اسے دھویا جائے گا، قنادہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب انہوں نے کھانا پینا شروع نہ کیا ہو اور جب وہ کھانا پینا شروع کر دیں تو دونوں کا پیشاب جس چیز کو لگ جائے اسے دھونا ہی پڑے گا۔

(۱۱۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَخْزَابِ شَعَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آهَتْ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ يَبُوتَهُمْ أَوْ يُطُونَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْيُبُوتِ وَالْيُطُونِ (راجع: ۱۰۹۱) (۱۱۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عمر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۱۵۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَخْزَابِ شَعَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آهَتْ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيَبُوتَهُمْ أَوْ يُطُونَهُمْ نَارًا شَكَّ فِي الْيُبُوتِ وَالْيُطُونِ فَأَمَّا الْقُبُورُ فَلَيْسَ فِيهِ شَكٌّ (راجع: ۱۰۹۱) (۱۱۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عمر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وَنُورُهُ إِلَى آخِرِهِ (راجع: ۱۰۸۰) (۱۱۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۱۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَلِّقُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (راجع: ۱۷۶۲) (۱۱۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۱۱۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ حَلَّةً مِنْ حَرِيرٍ فَكَسَاهُ بِهَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَّجْتُ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي قَالَ فَأَمَرَنِي فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي حُمْرًا بَيْنَ فَاطِمَةَ وَعَمَّتِيهَا قَالَ الْأَبْيَانِي: صحيح (ابن ماجه: ۳۵۹۶). قال شعيب: اسنادہ حسن۔

(۱۱۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے ہدیہ کے طور پر ایک ریشمی جوڑا آیا، نبی ﷺ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں اسے پہن کر باہر نکلا تو نبی ﷺ نے فرمایا جو چیز میں اپنے لیے ناپسند بگھتا ہوں، تمہارے لیے بھی اسے پسند نہیں کر سکتا، چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر میں نے اسے اپنی عورتوں یعنی فاطمہ اور اس کی چھوٹی بیٹی میں تقسیم کر دیا۔

(۱۱۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ حَسَابٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَتِيبَةُ وَهُوَ الضَّرِيرُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَصْرَمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكَ دِينَارًا وَدِرْهَمًا فَقَالَ كَيْتَانِ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ (راجع: ۱۷۸۸)۔

(۱۱۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل صف میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا، کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے ترکہ میں ایک دینار اور ایک درہم چھوڑے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کے دوا نگارے ہیں جن سے دعا جائے گا، تم اپنے ساتھی کی نماز چتا زہ خود پڑھ لو۔

(۱۱۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُطْلَبٍ نَحْوَهُ (راجع: ۱۷۸۸) (۱۱۵۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۵۷) حَدَّثَنَا حَنَاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَیْ بْنَ كَلْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَضْبِ الْقُرْنِ وَالْأَذَنِ قَالَ قَتَادَةُ لَسْتُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قُلْتُ مَا عَضْبُ الْأَذَنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ النُّصْفُ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ (راجع: ۱۶۳۳)۔

(۱۱۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نصف یا اس سے زیادہ سینک یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَیْ بْنِ كَلْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَبِ الْقُرْنِ وَالْأَذَنِ قَالَ قَتَادَةُ قَدْ كُرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ نَعَمْ الْعَضْبُ النُّصْفُ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ (راجع: ۱۶۳۳)۔

(۱۱۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نصف یا اس سے زیادہ سینک یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَوْ نَهَانِي عَنْ الْبَيْشَرَةِ وَالْقَسَى وَخَاتِمِ الدَّهَبِ (۱/۱۳۸)۔ (راجع: ۱۷۲۲)۔

(۱۱۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمْرًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الطَّيِّبُ الْمُطَيَّبُ الَّذِي لَهُ [راجع: ۷۷۹]۔

(۱۱۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنی دیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آکر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو، خوش آمدید اس شخص کو جو پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حامل ہے۔

(۱۱۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ مَرْثَمَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا لَيْلَةَ بَدْرٍ وَمَا مِنَّا إِنْسَانٌ إِلَّا نَأْتِمُ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِلَى شَجَرَةٍ وَيَدْعُو حَتَّى أَصْبَحَ وَمَا كَانَ مِنَّا قَارِئٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ [راجع: ۱۰۲۳]۔

(۱۱۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے درمیان ہر شخص سو جاتا تھا، سوائے نبی ﷺ کے جو ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اور غزوہ بدر کے دن حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں کوئی گھر سوار نہ تھا۔

(۱۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمْعَانَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي مَا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَهَانِي عَنْ الْحَتَمِ وَالذَّبَابِ وَالْبَقِيرِ وَالْجَبَّةِ وَعَنْ عَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ خَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ الْحَرِيرِ وَالْقَسِيِّ وَالْمِثْرَةِ الْخُمْرَاءِ قَالَ وَأَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَرِيرَ فَكَسَاهُهَا فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَخَذَهَا فَأَعْطَاهَا لِمَا طَمَعْتُ أَوْ عَمَّتْهُ إِسْمَاعِيلُ يَقُولُ ذَلِكَ [راجع: ۹۶۳]۔

(۱۱۶۲) مالک بن عمیر کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں زید بن صوحان آ گئے، اور سلام کر کے کہنے لگے امیر المؤمنین! نبی ﷺ نے جن چیزوں سے آپ لوگوں کو روکا تھا، ہمیں بھی ان سے روکیے، فرمایا نبی ﷺ نے ہمیں کدو کی توبی، ہنر، مٹکے، لٹکے کے برتن، لکڑی کو کھود کر بنائے گئے برتن کو استعمال کرنے اور جو کی نیند سے منع فرمایا (کیونکہ ان میں شراب کشیدگی جاتی تھی) نیز ریشم، سرخ زین پوش، خالص ریشم اور سونے کے حلقوں سے منع فرمایا۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عطا کیا، میں وہ پہن کر باہر نکلا، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر وہ حضرت قاطعہ رضی اللہ عنہا کی ان پہو بھی کو بھیج دیا۔

(۱۱۶۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ لَدُنْكَ يَأْسَدُوهَ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۹۶۳]۔

(۱۱۶۳) گزشتہ حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔



(۱۱۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ ضَرَّادٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمُنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْوَحْدُ لَا اسْتَحْبَبْتُكُمْ مِمَّا لَا يَسْتَحْبِبُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْوَحْدُ أَنْ يَفْسُو أَوْ يَضْرِبَ

(۱۱۶۳) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا لوگو! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز "وحد" کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں ٹوٹی اور میں تم سے اس چیز کو بیان کرنے میں شرم نہیں کروں گا جس سے نبی ﷺ نے شرم محسوس نہیں فرمائی، وحد کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی ہوا نکل جائے۔

(۱۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي فَطْرُ بْنُ نَسْرِ بْنِ عَبْدِ الدَّارِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَتِيبَةُ الصَّرْبِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَتَرَكَ دِينَارًا وَدِرْهَمًا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكَ دِينَارًا وَدِرْهَمًا فَقَالَ كَيْتَانِ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبَيْكُمْ (رواح: ۷۸۸)۔

(۱۱۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل صفہ میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا، کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے ترکہ میں ایک دینار اور ایک درہم چھوڑے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کے دو انگارے ہیں جن سے داغا جائے گا، ہم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو۔

(۱۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا مَشَى فِي خُرَافِ الْجَنَّةِ فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اسْتَنْقَعَ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَكَلَّ يَدَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ

(۱۱۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتا ہے، گویا وہ جنت کے باغات میں چلتا ہے، جب وہ بیمار کے پاس بیٹھتا ہے تو اللہ کی رحمت کے سمندر میں غوطے کھاتا ہے، اور جب وہاں سے واپس روانہ ہوتا ہے تو اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس دن اس کے لئے بخشش کی دعاء مانگتے رہتے ہیں۔

(۱۱۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجُ بْنُ أَنَسٍ شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ مُسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي جَنَازَةٍ فَقُمْنَا وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا (رواح: ۱۶۲۳)۔

(۱۱۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ پہلے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے تو ہم بھی کھڑے ہو

جاتے تھے، پھر بعد میں آپ ﷺ خود بھی بیٹھے رہے لگے تو ہم بھی بیٹھنے لگے۔

(۱۱۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّادَاتِ وَأَذْكَرَ بِالْهُدَى هِدَايَتِكَ الطَّرِيقَ وَأَذْكَرَ بِالسَّادَاتِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ قَالَ وَلَيْهِ أَوْ نَهَايَ عَنِ الْقَسَى وَالْمِيسِرَةِ وَعَنِ الْخَتَمِ فِي السَّبَايَةِ أَوْ الْوُسْطَى [راجع: ۵۸۶]۔

(۱۱۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دعاء پڑھا کرو اے اللہ! میں تجھ سے ”ہدایت“ اور ”سداد“ کا سوال کرتا ہوں، اور ہدایت کا لفظ بولتے وقت راستے کی رہنمائی کو ذہن میں رکھا کرو، اور سداد کا لفظ بولتے وقت تیر کی درستی کو ذہن میں رکھا کرو، نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ریشم، سرخ زین پوش اور سیاہ یا دھڑی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ ذُكِرَتْ ابْنَةُ حَمْرَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِيهِ مِنَ الرِّضَاعَةِ [قال شعيب: اسنادہ صحیح]۔

(۱۱۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ میری رضاعتی بیٹی ہے۔

(۱۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْمَوْزِعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ مَنْ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَلَا يَدْعُ قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا طَلَعَهَا وَلَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرَهُ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَحْبُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَنَجْلِسَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَدْعُ بِالْمَدِينَةِ قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا طَلَعْتُهَا وَلَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرْتُهُ قَالَ فَقَالَ مَنْ عَادَ قَصَصَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ يَا عَلِيُّ لَا تَكُونَنَّ فَنَاءًا أَوْ قَالَ مُخْتَلَا وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجَرَ الْخَبِيرِ لِأَنَّ أَوَّلِيكَ هُمُ الْمُسَوِّفُونَ فِي الْقَمَلِ [راجع: ۶۵۷]۔

(۱۱۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم لوگ ایک جنازے میں شریک تھے، اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص مدینہ منورہ جائے گا کہ وہاں جا کر کوئی بت ایسا نہ چھوڑے جسے اس نے توڑ نہ دیا ہو، کوئی قبر ایسا نہ چھوڑے جسے برابر نہ کر دے، اور کوئی تصویر ایسی نہ دیکھے جس پر گار اور کچھ نڈل دے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہ کام کروں گا، چنانچہ وہ آدمی روانہ ہو گیا لیکن جب مدینہ منورہ پہنچا تو وہ اہل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا۔

یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جانتا ہوں، نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی، چنانچہ جب وہ واپس آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے جہاں بھی کسی نوعیت کا بت پایا اسے توڑ دیا، جو قبر بھی نظر آئی اسے برابر کر دیا، اور جو تصویر بھی دکھائی دی اس پر کچھ ڈال دیا، اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اب جو شخص ان کا سوس میں سے کوئی کام دوبارہ کرے گا گویا وہ محمد ﷺ پر نازل کردہ وحی کا انکار کرتا ہے، نیز یہ بھی فرمایا کہ اسے علی! تم لوگوں کو قندہ میں ڈالنے والے یا شیخی خورے مت بننا، صرف خیر ہی کے تاجر بننا، کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن پر صرف عمل کے ذریعے ہی سبقت لے جانا ممکن ہے۔

(۱۱۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُمِدِّبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيَرَاءُ قَبَعْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَقَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِهَا لِيُنَبِّسَهَا قَالَ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ يَسَائِلِي [راجع: ۱۱۰۷۷]۔

(۱۱۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے ہدیہ کے طور پر ایک ریشمی جوڑا آیا، نبی ﷺ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں اسے پہن کر باہر نکلا تو نبی ﷺ غصہ میں آ گئے حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کے روئے انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے پھر نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں یہ پہننے کے لئے نہیں دیا تھا، پھر مجھے حکم دیا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱۱۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُبَيْعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَأْنِيكَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا حُجُبٌ وَلَا كَلْبٌ [راجع: ۶۳۲]۔

(۱۱۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی عورت ہو، یا تصویر یا کتا ہو۔

(۱۱۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا خَصَرَتْ الْعَصْرُ أَمَرَ بِتَوْرٍ فَأَخَذَ حَفْنَةً مَاءٍ فَمَسَحَ بِيَدَيْهِ وَذَرَاغِيهِ وَوَجْهِهِ وَرَأْسَهُ وَرَجُلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَضَلَّهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْفُرُونَ أَنْ يَشْرَبُوا وَهُمْ قِيَامٌ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ وَهَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ [راجع: ۵۸۳]۔

(۱۱۷۳) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر مسجد کے محکم میں بیٹھ گئے تاکہ لوگوں کے مسائل حل کریں، جب نماز عصر کا وقت آیا تو انہوں نے چلو بھر کر پانی لیا اور اپنے ہاتھوں، بازوؤں، چہرے...

اور پاؤں پر پانی کا گلیا اچھ بھرا، پھر کھڑے کھڑے وہ پانی پی لیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند سمجھتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح کیا ہے جیسے میں نے کیا ہے اور جو آدمی بے وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یہ اس شخص کا وضو ہے۔

(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ كَرِهَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَبِي يَكُونُ [مكرر ما قبله]۔

(۱۱۷۷) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۷۵) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَلْحَكُمُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُسَوِّيَ الْقُبُورَ [راجع: ۶۵۷]۔

(۱۱۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ انہیں مدینہ منورہ بھیجا اور تمام قبریں برابر کرنے کا حکم دیا۔

(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْهَلْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ أَنْ يُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرٍ وَأَنْ يُلْطَعَ كُلُّ صَخْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَذْخَلَ بَيْتَ قَوْمِي قَالَ فَارْشُدْنِي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تَكُونَنَّ قَتَانًا وَلَا مُخْتَلًا وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ فَإِنْ أُولَئِكَ مُسَوِّفُونَ أَوْ مُسَوِّفُونَ لِي الْعَمَلِ [راجع: ۶۵۷]۔

(۱۱۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری آدمی کو بھیجا اور اسے حکم دیا کہ ہر قبر برابر کر دو اور ہر بیت پر گار مل دو، اس نے کہا یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کے گھروں میں داخل نہیں ہوتا چاہتا، پھر نبی ﷺ نے مجھے بھیجا، جب میں واپس آیا تو فرمایا کہ تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے یا جتنی خورے مت بنا، صرف خیر ہی کے تاجر بنا، کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن پر صرف عمل کے ذریعے ہی بہت لے جانا ممکن ہے۔

(۱۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ وَأَهْلُ الْبَصْرَةِ يَكُونُونَ أَتَا مُؤَرَّجٌ قَالَ وَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَكُونُونَ بِأَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي جَنَازَةً فَذَكَرْتُ لِحَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي شِهَابٍ [راجع: ۶۵۷]۔

(۱۱۷۷) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَجَّاجُ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عَوْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَمْرِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبِي يَكُونُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَبِي يَكُونُ قَالَ حَجَّاجُ يَتَوَرَّى مِنْ مَاءٍ قَالَ لَعَسَلْ يَذْهَبُ ثَلَاثًا وَتَضْمَضَ ثَلَاثًا مَعَ الْإِسْتِشْقَاءِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ

حَجَّاجٌ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يَبِيدُ وَاجِدُوهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي الثُّورِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ قَالَ حَجَّاجٌ فَأَشَارَ يَدَيْهِ مِنْ مُقَدِّمِ رَأْسِهِ إِلَى مُؤَخَّرِ رَأْسِهِ قَالَ وَلَا أَذْرَى أَرَدَهَا إِلَى مُقَدِّمِ رَأْسِهِ أَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ حَجَّاجٌ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طُهورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ۱۸۷۶)۔

(۱۱۷۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کرسی لائی گئی، میں نے انہیں اس پر بیٹھے ہوئے دیکھا، پھر ایک برتن لایا گیا، انہوں نے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر ایک ہی پانی سے تین مرتبہ کھلی کی، تاکہ میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کھینوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر دو بارہ اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈالا، اور دونوں ہتھیلیوں سے سر کا ایک مرتبہ آگے سے پیچھے کی طرف مسح کیا، اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے، پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کیا کرتے تھے، جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وضو دیکھنا چاہے تو وہ یہی ہے۔

(۱۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْوَيْصِ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ قَالَ التَّمِسُّوا إِلَى الْمُحَدِّجِ فَطَلَبُوهُ فِي الْفُتْلَى فَقَالُوا لَيْسَ نَجِدُهُ فَقَالَ ارْجِعُوا فَالتَّمِسُّوا فَوَاللَّهِ مَا كَذِبْتُ وَلَا كَذِبْتُ فَرَجَعُوا فَطَلَبُوهُ فَرَدَدَ ذَلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَحْلِفُ بِاللَّهِ مَا كَذِبْتُ وَلَا كَذِبْتُ فَانْظَلَمُوا فَوَجِدُوهُ تَحْتَ الْفُتْلَى فِي طَبْعٍ فَاسْتَعْرَجُوهُ فَجِئَ بِهِ فَقَالَ أَبُو الْوَيْصِ لَكَائِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ حَبِيشِي عَلَيْهِ نَذِي قَدْ طَبَعَ إِيَّاهُ يَدَيْهِ مِثْلُ نَذِي الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شَعْرَاتٌ مِثْلُ شَعْرَاتِ تَكُونُ عَلَى ذَنْبِ الْبُرْبُوعِ [قال الألبانی: صحيح الاسناد (ابوداؤد: ۴۷۶۹)]. (انظر: ۱۱۸۹، ۱۱۸۹، ۱۱۹۶)۔

(۱۱۷۹) ابو الوئیسی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہروان کے ساتھ جنگ میں مشغول تھے تو میں وہاں موجود تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مقتولین میں ایک ایسا آدمی تلاش کرو جس کا ہاتھ ناقص اور نامکمل ہو، لوگوں نے اسے لاشوں میں تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملا اور لوگ کہنے لگے کہ ہمیں نہیں مل رہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو بارہ جا کر تلاش کرو، بخدا! میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔

کئی مرتبہ اسی طرح ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر مرتبہ لوگوں کو تلاش کرنے کے لیے دو بارہ بھیجتے رہے اور ہر مرتبہ قسم کھا کر یہ فرماتے رہے کہ نہ میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا، آخری مرتبہ جب لوگوں نے اسے تلاش کیا تو وہ انہیں مقتولین کی لاشوں کے نیچے مٹی میں پڑا ہوا مل گیا، انہوں نے اسے نکالا اور لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ابو الوئیسی کہتے ہیں کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا میں اب بھی اسے اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں، وہ ایک جھٹی تھا جس کے ہاتھ پر عورت کی چھاتی جیسا نشان بنا ہوا تھا اور اس چھاتی پر اسی طرح کے بال تھے جیسے کسی جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں۔

(۱۱۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ عَنِ الذَّبَائِ وَالْمَرْفَاقِ (راجع: ۶۳۴).

(۱۱۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کدو کی توبی اور لگ سے بنے ہوئے برتن کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْكُلُ قَالَ اغْمَلُوا فَكُلُوا مِيسِرًا قَالُوا مَنْ أَغْمَلِي وَنَقِي وَصَدَقَ بِالْحَسَنِ فَسَيُورُهُ لِلْيَسْرِ وَأَمَّا مَنْ يَخْلُ وَاسْتَفْنَى وَكَذَّبَ بِالْحَسَنِ فَسَيُورُهُ لِلْعُسْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ فَلَمْ أَتُكِرْ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ شَيْئًا (راجع: ۶۲۱).

(۱۱۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ایک جنازے کے انتظار میں بیٹھے تھے (آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک کڑی تھی) جس سے آپ ﷺ زمین کو کرید رہے تھے، توڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ خواہ جنت ہو یا جہنم اللہ کے علم میں موجود اور متعین ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر مجبور نہ رہیں؟ فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہوگا، پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس شخص نے دیا تو قوی اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو.....

(۱۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُنْذِرِ الْقَوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ قَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ (راجع: ۶۰۶).

(۱۱۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۱۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرَادَ أَنْ يَرْجُمَ مُجَنُونَةً فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا لَكَ ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَوْقِظَ وَعَنْ الْعُفْلِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنْ الْمُجَنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ أَوْ يَعْقِلَ فَأَذْرَأَ عَنْهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (راجع: ۹۴۰).

(۱۱۸۳) حسنؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دیوانی عورت کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم کبھی طرح کو لوگ مرفوع اہلکم ہیں۔

① سوپا ہوا فحش جب تک بیدار نہ ہو جائے۔

۲) بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کی سزا معطل کر دی۔

۴) مجنون، جب تک اس کی عقل لوٹ نہ آئے۔

(١١٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّائِجِ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ شَهِدَ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَفِيَةَ عِنْدَ عُثْمَانَ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ لَكُمْ عَلَى عُثْمَانَ فِيهِ فَقَالَ دُونَكَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ قُمْ يَا حَسَنُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِهَذَا وَلَ هَذَا غَيْرَكَ فَقَالَ بَلْ عَجَزْتُ وَوَهَنْتُ وَضَعُفْتُ قُمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ فَاجْلِدْهُ وَعَدَّ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا كَمَلَ أَرْبَعِينَ قَالَ حَسْبُكَ أَوْ أَمْسِكَ جِلْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَحَمَلَهَا عُمَرُ كَمَائِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ رَاحَهُ [١٦٢٤].

(۱۱۸۴) نصیبن کہتے ہیں کہ کوفہ سے کچھ لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لید کی شراب نوشی کے حوالے سے کچھ خبریں بتائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اس حوالے سے گفتگو کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کا چچا زاد بھائی آپ کے حوالے سے، آپ اس پر سزا جاری فرمائیے، انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حسن! کھڑے ہو کر اسے کوفہ سے مارو، اس نے کہا کہ آپ یہ کام نہیں کر سکتے، کسی اور کو اس کا حکم دیجئے، فرمایا اصل میں تم کرو اور عاجز ہو گئے ہو، اس لئے عبداللہ بن جعفر! تم کھڑے ہو کر اس پر سزا جاری کرو۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ کوڑے مارتے جاتے تھے اور حضرت علی ؓ گنتے جاتے تھے، جب چالیس کوڑے ہوئے تو حضرت علی ؓ نے فرمایا بس کرو، نبی ﷺ نے شرابی کو چالیس کوڑے مارے تھے، حضرت صدیق اکبر ؓ نے بھی چالیس کوڑے مارے تھے، لیکن حضرت عمر ؓ نے اسی مارے تھے اور دونوں ہی سنت ہیں۔

(١٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ شَرَاخَةَ الْهُمْدَانِيَّةَ آتَتْ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ إِنِّي زَيْتٌ لَعَلَّكَ غَيْرِي لَعَلَّكَ رَأَيْتَ فِي مَنَامِكَ لَعَلَّكَ اسْتُكْرِهْتَ فَكُلَّ تَقُولُ لَا فَعَلَدَ لَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكَتَابِ اللَّهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ٧١٦).

(۱۱۸۵) امام شعیبؒ کہتے ہیں کہ شراحِ ہدایہ حضرت علیؑ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھ سے بدکاری کا اور کتاب ہو گیا ہے اس لئے مجھے سزا دیجئے، حضرت علیؑ نے فرمایا ہو سکتا ہے تو نے خواب میں اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہو، شاید تجھے زبردستی اس کام پر مجبور کیا گیا ہو؟ لیکن وہ بات کے جواب میں ”نہیں“، کہتی رہی، چنانچہ حضرت علیؑ نے عمرات کے دن

اسے کوڑے مارے، اور جھکے دن اس پر حد رجم جاری فرمائی اور فرمایا کہ میں نے کتاب اللہ کی روشنی میں اسے کوڑے مارے ہیں اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں اسے رجم کیا ہے۔

(۱۱۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَيْتًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْ يُمِيتَكَ أَحَدٌ مِنْ نُسُكِهَ ضَيْئًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ (راجع: ۱۴۳۵)۔

(۱۱۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت اپنے پاس رکھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَنِيْفَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَعِيمٍ بْنِ دَجَاجَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ يَا فَرُّوخُ أَنْتَ الْقَائِلُ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرُقُ أَخْطَتْ اسْتَكْثَرُ الْخُفْرَةَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرُقُ مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ حَيٌّ وَإِنَّمَا رَحَاءُ هَذِهِ وَلَفَرَجُهَا بَعْدَ الْمِائَةِ (راجع: ۱۷۱۴)۔

(۱۱۸۷) ہم بن دجاجہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ ہی نے یہ بات فرمائی ہے کہ لوگوں پر سوا سال نہیں گزریں گے کہ زمین پر کوئی آنکھ ایسی باقی نہ بچے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں یعنی سب لوگ مر جائیں گے؟ آپ سے اس میں خطا ہوئی، نبی ﷺ نے جو بات فرمائی تھی، وہ یہ ہے کہ آج جو لوگ زندہ ہیں سوا سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ رہے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں، یعنی قیامت مراد نہیں ہے، بخدا! اس امت کو سوا سال کے بعد تو سہولیات ملیں گی۔

(۱۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْوَضِئِ قَالَ شَهِدْتُ عَيْتًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَ قَتْلَ أَهْلِ النَّهْرَوَّانِ قَالَ التَّمِسُّوا الْمُخْدَجَ فِي الْقَتْلِ قَالُوا لَمْ نَجِدْهُ قَالَ أَطْلُبُوهُ فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ حَتَّى اسْتَحْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلِ قَالَ أَبُو الْوَضِئِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى يَذْبُحَ يَدَيْهِ يَذْبُحُ لَدَى الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شَعْرَاتٌ مِثْلُ ذَنْبِ الْيَهُودِيِّ (راجع: ۱۱۷۹)۔

(۱۱۸۸) ابو الوضی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہروان کے ساتھ جنگ میں مشغول تھے تو میں وہاں موجود تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا متوکلین میں ایک ایسا آدمی تلاش کرو جس کا ہاتھ ناقص اور ناقص ہو، لوگوں نے اسے لاشوں میں تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملا اور لوگ کہنے لگے کہ ہمیں نہیں مل رہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دوبارہ جا کر تلاش کرو، بخدا! میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔



آخری مرتبہ جب لوگوں نے اسے تلاش کیا تو وہ انہیں مقتولین کی لاشوں کے نیچے مٹی میں پڑا ہوا مل گیا، انہوں نے اسے نکالا اور لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ابو الوضی کہتے ہیں کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا میں اب بھی اسے اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں، وہ ایک جھٹی تھا جس کے ہاتھ پر عورت کی چھاتی جیسا نشان بنا ہوا تھا اور اس چھاتی پر اسی طرح کے بال تھے جیسے کسی جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں۔

(۱۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا الْوَضِيِّ عَمَّا قَالَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا بَلَغْنَا مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ مِنْ حُرُورَاءَ شَدَّ مِنَّا نَاسٌ كَثِيرٌ فَقَدَرْنَا ذَلِكَ لِقَائِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا يَهْوِي لَكُمْ أَمْرُهُمْ فَإِنَّهُمْ سَيَرْجِعُونَ فَقَدَّرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي أَنَّ قَائِدَ هَؤُلَاءِ رَجُلٌ مُخْذَجٌ الْيَدِ عَلَى حَلْمَةِ نَذِيهِ شَعَرَاتٍ كَأَنَّهَا ذَنَبُ الْفِرْيُوعِ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّبَعْنَاهُ فَقُلْنَا إِنَّا لَمْ نَجِدْهُ فَقَالَ فَالْتَمَسُوهُ فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ ثَلَاثًا فَقُلْنَا لَمْ نَجِدْهُ فَجَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ لِيَجْعَلَ يَقُولُ أَقْبِلُوا ذَا أَقْبِلُوا ذَا حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ هُوَ ذَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَأْتِيكُمْ أَحَدٌ يُخْبِرُكُمْ مِنْ أَبَوِهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مِثْلُكَ هَذَا مِثْلُكَ يَقُولُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنُ مَنْ هُوَ [راجع: ۱۱۷۹]۔

(۱۱۸۹) ابو الوضی کہتے ہیں کہ ہم کو فہ کے ارادے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب ہم "حُروراء" نامی جگہ سے دو یا تین راتوں کے فاصلے کے برابر رو گئے تو ہم سے بہت سارے لوگ جدا ہو کر چلے گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہم نے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم گھبراؤ مت، غمگین نہ رہو یہ لوگ واپس لوٹ آئیں گے، اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی اور آخر میں کہا کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا تھا کہ ان لوگوں کا قائد ایک ایسا آدمی ہوگا جس کا ہاتھ مکمل ہوگا اور اس کے ہاتھ پر عورت کی چھاتی جیسی گھنڈی بھی ہوگی جس پر اس طرح کے بال ہوں گے جیسے جنگلی چوہے کی دم ہوتی ہے، تم مقتولین میں اس کی لاش تلاش کرو۔

لوگوں نے اس کی تلاش شروع کی لیکن نہ مل سکی، ہم نے آ کر عرض کر دیا کہ ہمیں تو اس کی لاش نہیں مل رہی، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود بنفس نفیس اسے تلاش کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے اسے پلٹو، اسے پلٹو، اتنی دیر میں کو فہ کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یہ رہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر "اللہ اکبر" کا نعرہ لگایا اور فرمایا تم میں سے کسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ لوگ کہنے لگے کہ اس کا نام مالک ہے، اس کا نام مالک ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس کا بیٹا ہے؟ (تو اس کا کوئی جواب نہ مل سکا)

(۱۱۹۰) حَدَّثَنَا يَهُوذَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ بَنَاتَا سَلَمَةَ بْنَ كَهْمَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِسَرَاخَةٍ

لَعَلَّكَ اسْتَكْرَهْتَ لَعَلَّ رَوْحَكَ أَتَاكَ لَعَلَّكَ لَعَلَّكَ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَمَّا وَصَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا جَلَدَهَا ثُمَّ رَجَعَهَا  
فَقِيلَ لَهُ جَلَدْتُهَا ثُمَّ رَجَعْتُهَا قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَعْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ (راجع: ۷۱۶).

(۱۱۹۰) امام قسطنطین کہتے ہیں کہ (شراح ہدایہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھ سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا  
ہے اس لئے سزا دیجئے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو سکتا ہے تجھے زبردستی اس کام پر مجبور کیا گیا ہو؟ شاید وہ تمہارا شوہر ہی ہو،  
لیکن وہ ہر بات کے جواب میں ”نہیں“ کہتی رہی، چنانچہ منع حمل کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے مارے، اور اس پر  
حدر جم جاری فرمائی کسی شخص نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اسے کوڑے بھی مارے اور رجم بھی کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے  
کتاب اللہ کی روشنی میں اسے کوڑے مارے ہیں اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں اسے رجم کیا ہے۔

(۱۱۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَنَا  
أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ۷۷۶).

(۱۱۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ سب سے پہلا نماز پڑھنے والا آدمی میں ہی ہوں۔

(۱۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحجاج عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
عَلِيًّا يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [إسناده ضعيف].. [سقط من البصينة].

(۱۱۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ سب سے پہلا نماز پڑھنے والا آدمی میں ہی ہوں۔

(۱۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُهُ  
مَعَ عَلِيٍّ لَصَلَّى قَبْلَ أَنْ يُعْطَبَ بِلَا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَهَى أَنْ تَأْكُلُوا نُسُجُكُمْ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوهَا بَعْدَ (راجع: ۴۳۵).

(۱۱۹۳) ابو عبید کہتے ہیں کہ عبد الغفر اور عبد الامحی دونوں موقعوں پر مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہونے کا موقع ملا ہے،  
انہوں نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت  
تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے لہذا تین دن کے بعد اسے مت کھایا کرو۔

(۱۱۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَصَلُّوا وَالشَّمْسُ  
مُورِقَةٌ (راجع: ۶۱۰).

(۱۱۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو ہاں! اگر سورج  
صاف سہرا دکھائی دے رہا ہو تو جائز ہے۔

(۱۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَاصِلُ مِنَ السَّحَرِ إِلَى السَّحَرِ

(۱۱۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی پہلی سحر سے شام کی سحر تک روزہ ملاتے تھے (غروب آفتاب کے وقت افطار نہ فرماتے تھے)

(۱۱۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ مُنْبِذِ الْقَوَاصِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَشَكَّوْا سَعَاءَ عُمَانَ قَالَ لَقَالَ لِي أَبِي أَذْهَبَ بِهَذَا الْكِتَابِ إِلَى عُمَانَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَكَّوْا سَعَاتِكَ وَهَذَا أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ فَمَرُّهُمْ فَلْيَأْخُذُوا بِهِ قَالَ فَاتَّبَعْتُ عُمَانَ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَلَوْ كَانَ ذَا كِرًا عُمَانَ يَسْئِلُ لَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ يَعْني بِسُوءٍ | صحيح البخاری (۳۱۱۱) |

(۱۱۹۶) محمد بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ کچھ گورنروں کی شکایت لے کر آئے، مجھ سے والد صاحب نے کہا کہ یہ خط حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ لوگ آپ کے گورنروں کی شکایت لے کر آئے ہیں، زکوٰۃ کی وصولی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اس خط میں درج ہیں، آپ اپنے گورنروں کو حکم جاری کر دیجئے کہ لوگوں سے اسی کے مطابق زکوٰۃ وصول کریں، چنانچہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے ساری بات دہرا دی، راوی کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غیر مناسب انداز میں تذکرہ کرنا چاہتا تو اس دن کے حوالے سے کرتا۔

(۱۱۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ أَبَا الْوَضِئِ عُبَادًا حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ كُنَّا غَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ تَكُنْ حَدِيثُ الْمُخَنَجِ قَالَ عَلِيٌّ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا كَذَّبْتُ وَلَا كَذَّبْتُ لَثَلَا فَقَالَ عَلِيٌّ أَمَا إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي ثَلَاثَةَ إِخْوَةٍ مِنَ الْجِنِّ هَذَا أَكْبَرُهُمُ وَالثَّانِي لَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ وَالثَّلَاثُ فِيهِ صَعْفٌ | راجع: (۱۱۸۹) |

(۱۱۹۷) ابو الوضی کہتے ہیں کہ ہم کوثر کے ارادے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے، پھر انہوں نے حدیث نمبر (۱۱۸۹) ذکر کی اور اس کے آخر میں یہ بھی کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یاد رکھو! میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے بتا رکھا ہے کہ جنات میں تین بھائی ہیں، یہ ان میں سب سے بڑا ہے، دوسرے کے پاس بھی جم غفیر ہے اور تیسرا کمزور ہے۔

(۱۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُعْنَى رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ غَيْرِ قَالَ صَلَّيْنَا الْقَدَاةَ فَجَلَسْنَا إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدَعًا يَوْضُوءٍ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمُتَمَضِّصَ مَرَّتَيْنِ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ عَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ

نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَمُوا [راجع: ۸۷۶]۔

(۱۱۹۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ کر ہم ان کے پاس ہی بیٹھ گئے انہوں نے وضو کا پانی منگوایا تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر ایک ہی کف سے دو مرتبہ کھلی کی، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کبھوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا، اور انھوں سمیت دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے، اور فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے، اسے خوب سمجھ لو۔

(۱۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَقْلَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ صَلَّى لَدَا عَا يَكُونُ ثُمَّ تَمَضَّمُ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقُ ثَلَاثًا تَمَضَّمُ مِنَ الْكُفِّ الَّذِي يَأْخُذُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَذُو الْيَمْنَى ثَلَاثًا وَيَذُو الشِّمَالِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَهُ أَنْ يَعْلَمَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هَذَا [راجع: ۸۷۶]۔

(۱۱۹۹) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ فجر کی نماز پڑھ چکے تھے، انہوں نے وضو کا پانی منگوایا تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر ایک ہی کف سے تین مرتبہ کھلی کی، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کبھوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا، اور فرمایا کہ شخص نبی ﷺ کا طریقہ وضو معلوم کرنا چاہتا ہے تو وہ یہی ہے۔

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا رُبَّهِ جَنَازَةً لِقَاءَ نَاسٍ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ أَتَاكُمْ هَذَا فَقَالُوا أَبُو مُوسَى قَالَ إِنَّمَا لَقِيَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً لَكَانَ يَنْشَبُهُ بِأَهْلِ الْكِتَابِ فَلَمَّا نَهَى أَنْتَهَى إِقَالَ الْأَبَانِيُّ: صحيح (النسائي: ۴/۴۶)، الطيالسي: ۱۶۲، عبد الرزاق: ۶۳۱۱، الحميدي: ۵۰)۔

(۱۲۰۰) ابو عمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، وہاں سے ایک جنازہ گذرا، لوگ اسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہیں یہ مسئلہ کس نے بتایا ہے؟ لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس طرح صرف ایک مرتبہ کیا تھا اور وہ بھی اس لئے کہ نبی ﷺ اہل کتاب کی مشابہت اختیار فرماتے تھے، لیکن جب اس کی ممانعت کر دی گئی تو آپ ﷺ رک گئے۔

(۱۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَنُو إِسْرَافِيلَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَتَتْهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَرَا لِأَبِيْعَةَ وَمَعِيَ صَانِعٌ مِنْ بَنِي قَيْنَقَاعَ لَا اسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةٍ فَاطِمَةَ وَحَمَوَةَ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ فَقَارَ إِلَيْهِمَا حَمْرَةٌ بِالسَّيْفِ فَحَبَّ

اسْتَمْتَعَتُمَا وَبَقَرٌ خَوَّاصِرُهُمَا ثُمَّ اخَذَ مِنْ اُكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنْ السَّامِ قَالَ جَبَّ اسْتَمْتَعَتُمَا فَلَهَبَ بِهَا قَالَ فَظَنَرْتُ اِلَى مَنْظَرٍ اَفْطَعَنِي فَاتَّيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاخْبَرْتُهُ الْخَبْرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَلَانْطَلَقَ مَعَهُ لَدْخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّبَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصْرَهُ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيدٌ لِّاَبِي قُرَيْبٍ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْهَرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ اَصَحُّهُ الْبُخَارِيُّ (۲۳۷۵)، وَمُسْلِمٌ (۱۹۷۹)، وَابْنُ حِبَانَ (۳۵۳۶)۔

(۱۲۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے مجھے ایک عمر رسیدہ اونٹنی حاصل ہوئی تھی اور ایک ایسی ہی اونٹنی مجھے نبی ﷺ نے دی تھی، ایک دن میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے گھر کے دروازے پر بٹھایا، میرا ارادہ تھا کہ ان پر اذخار نامی گھاس کولا دوں کہ بازار لے جاؤں گا اور اسے بیچ دوں گا، میرے ساتھ بنو قریظہ کا ایک ستار بھی تھا، جس سے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ویسے میں کام لینا چاہتا تھا۔

اور اس انصاری کے گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شراب پی رہے تھے (کیونکہ اس وقت تک شراب کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا)، انہوں نے کو دیکھ کر وہ اپنی تلوار لے کر ان پر چل پڑے، ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور جگر نکال لیے اور انہیں اندر لے گئے، میں نے جب یہ منظر دیکھا تو میں بہت پریشان ہوا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت نبی ﷺ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، میں نے نبی ﷺ کو ساری بات بتائی، نبی ﷺ میرے ساتھ نکلے، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے، نبی ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے خوب ناراضگی کا اظہار کیا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ تم سب میرے باپ کے غلام ہی تو ہو، یہ دیکھ کر نبی ﷺ اگلے پاؤں واپس چلے آئے اور یہ واقعہ حرمت شراب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

(۱۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمُرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا نَحْذَرُ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ لَا تَطِيقُونَهَا فَقَالُوا لَهُ أَخْبِرْنَا بِهَا نَأْخُذَ مِنْهَا مَا أَطَقْنَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [راجع: ۶۵۰]۔

(۱۲۰۳) حدیث نمبر ۲۵۰ یہاں اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمْلَاءً عَلَى مَنْ كَتَبَهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمُرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سِئِلَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ يُصَلِّي إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَةِ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَةِ صَلَاةِ

الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَكَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ [راجع: ۶۰۰]۔

(۱۲۰۳) امام بن صخرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کل سولہ رکعتیں پڑھتے تھے، فجر کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے، جب سورج مشرق سے اس مقدار میں نکل آتا جتنا عصر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ گھرے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر تھوڑی دیر انتظار فرماتے اور جب سورج مشرق سے اتنی مقدار میں نکل آتا جتنا ظہر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ گھرے ہو کر چار رکعت نماز پڑھتے۔

(۱۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ وَبَلَّغَهُ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي مَتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ [راجع: ۵۹۲]۔

(۱۲۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر کے زمانے میں ہی نکاحِ متداور پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمادی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ عورتوں سے متعد کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

(۱۲۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتِّابٍ عَنْ قَبَسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا [راجع: ۹۷۱]۔

(۱۲۰۷) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا، پھر فرمایا کہ جو شخص نبی ﷺ کا طریقہ وضو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔

(۱۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ يَقَالُ لَهُ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَلَيْكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نَجَبَاءَ مِنْ أُمَّتِهِ وَأُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ نَجِيبًا مِنْ أُمَّتِهِ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [انظر: ۶۶۵]۔

(۱۲۰۹) عبد اللہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے ہیں، ان میں سے ہر ایک کو سات نجباء، وزراء، نجباء دیئے گئے جب کہ نبی ﷺ کو خصوصیت کے ساتھ چودہ وزراء، نجباء، نجباء دیئے گئے جن میں حضراتِ شیخین بھی ہیں۔

(۱۳.۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَلْبِسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ إِذَا شَهِدَ مَشْهَدًا أَوْ أَشْرَفَ عَلَى أَكْمَةٍ أَوْ حَبَطَ وَادِيًا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي يَشْكُرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى نَسْأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَانْطَلِقْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَأَيْنَاكَ إِذَا شَهِدْتَ مَشْهَدًا أَوْ حَبَطْتَ وَادِيًا أَوْ أَشْرَفْتَ عَلَى أَكْمَةٍ قُلْتَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهَلْ عَهْدَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ شَيْئًا فِي ذَلِكَ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنَّا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَّا شَيْئًا عَهْدُهُ إِلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ النَّاسَ وَقَعُوا عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَتَلُوهُ فَكَانَ غَيْرِي فِيهِ أَسْوَأُ حَالًا وَلَعَلَّامِي ثُمَّ إِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَحَقُّهُمْ بِهَذَا الْأَمْرِ فَوَبَّخْتُ عَلَيْهِ فَالَلَهُ أَغْلَمُ أَصْنَابًا أَمْ أَخْطَاؤُنَا قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح الاسناد (ابوداود: ۴۶۶۶). قال

شعيب: اسناد ضعیف. [انظر: ۱۲۷۱].

(۱۴۰۷) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علیؑ کے ساتھ تھے، وہ جب بھی لوگوں کے کسی مجمع کو دیکھتے، یا کسی نیلے پر چڑھتے، یا کسی وادی میں اترتے تو فرماتے ”سبحان اللہ، صدق اللہ ورسول“ میں نے بنو یثغر کے ایک آدمی سے کہا کہ آؤ، ذرا امیر المؤمنین سے یہ بات پوچھتے ہیں کہ ”صدق اللہ ورسول“ سے ان کی کیا مراد ہوتی ہے؟ چنانچہ ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا امیر المؤمنین! ہم دیکھتے ہیں کہ جب آپ کسی مجمع کو دیکھیں، کسی وادی میں اتریں یا کسی نیلے پر چڑھیں تو آپ صدق اللہ ورسولہ کہتے ہیں، کیا نبی ﷺ نے اس حوالے سے آپ کو کچھ بتا رکھا ہے؟

حضرت علیؑ نے ہمارا سوال سن کر اعراض فرمایا، لیکن ہم نے بہت اصرار کیا جب انہوں نے ہمارا اصرار دیکھا تو فرمایا کہ اگر نبی ﷺ نے مجھے کوئی بات بتائی ہے تو وہ لوگوں کو بھی بتائی ہے، لیکن لوگ حضرت عثمان غنیؓ کے پیچھے پڑ گئے یہاں تک کہ انہیں شہید کر کے ہی دم لیا، اب میرے علاوہ دوسرے لوگوں کا حال بھی کچھ بہتر نہ تھا اور کام بھی، پھر میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ مجھے خلافت کا حق بھی پہنچتا ہے اس لئے میں اس سواری پر سوار ہو گیا، اب اللہ جانتا ہے کہ ہم نے صحیح کیا یا غلط؟

(۱۳.۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو حَفِصَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَحِيدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا وَحِيدٌ عَنْ سُفْيَانَ وَاسْمُ أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ تَطْوُوعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بَلَّغْتُ عَشْرَةَ رَحْمَةً تَطْوُوعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَقُلْتُ مَنْ يَدَاوِمُ عَلَيْهِ (راجع: ۶۵۰).

(۱۴۰۸) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ فرمایا پورے دن میں نبی ﷺ کے نوافل کی سولہ رکعتیں ہوتی تھیں لیکن ان پر دوام کرنے والے بہت کم ہیں۔

(۱۴.۸) حَدَّثَنَا وَحِيدٌ قَالَ وَقَالَ أَبِي قَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي تَابِتٍ يَا أَبَا إِسْحَاقَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِحَدِيثِكَ هَذَا يُلْهُ

مَسْجِدُكَ هَذَا دَعْبًا

(۱۲۰۸) حبیب بن ابی ثابت نے گذشتہ حدیث بیان کر کے فرمایا اے ابواسحاق! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ آپ کی اس حدیث کے غرض مجھے یہ مسجد سونے سے بھر کر دے دی جائے۔

(۱۲۰۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بَيْتِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا [راجع: ۱۰۹۳]۔

(۱۲۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے موقع پر آپ کے ساتھ موجود رہوں، اور یہ کہ ان اونٹوں کی کالیں اور جھولیں بھی تقسیم کروں۔

(۱۲۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَمَلْتُ شُرَاحَةً وَتَكَانَ رُؤُوسُهَا غَائِبًا فَأَنْطَلَقَ بِهَا مَوْلَاهَا إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعَلَّ رُؤُوسَ جَنَانِكَ أَوْ لَعَلَّ أَحَدًا اسْتَكْرَهَكَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَتْ لَا وَأَقْرَبُ بِالرَّأْيِ فَجَلَدَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ أَنَا شَاهِدُهُ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنَا شَاهِدُهُ فَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى السُّرَّةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجْمَ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَتْ تَزُولُ آيَةُ الرَّجْمِ لَهْلَكَ مَنْ كَانَ يَقْرُؤُهَا وَآيَا مِنَ الْقُرْآنِ بِالنِّمَاطَةِ [راجع: ۱۷۱۶]۔

(۱۲۱۰) ۱۱ مئی ۶۳۲ء کو کہتے ہیں کہ شرابہ ہمدانیہ بیٹے کی امید سے ہوئی حالانکہ اس کا شوہر موجود نہیں تھا، چنانچہ اس کا آقا اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو سکتا ہے وہ تمہارا شوہر ہی ہو، شاید تجھے زبردستی اس کام پر مجبور کیا گیا ہو؟ لیکن وہ ہر بات کے جواب میں ”نہیں“ کہتی رہی، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اسے کوڑے مارے، اور جمعہ کے دن اس پر درجہ جاری فرمائی اور میں دونوں موقعوں پر موجود تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ناف تک اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ رجم سنت رسول اللہ ﷺ ہے اور آیت رجم کا نزول بھی ہوا تھا، بعد میں یمامہ کے وہ لوگ جو آیت رجم اور قرآن کی دیگر آیات پڑھتے تھے، وہ ہلاک ہو گئے۔

(۱۲۱۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَمَاءَ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ وَجَلَانٍ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الْآخَرُ تَرَى تَكْثِفُ تَقْضِي قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ [راجع: ۶۹۰]۔

(۱۲۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سننا، تم دیکھو گے کہ تم کس طرح فیصلہ کرتے ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں مسلسل عہدہ قضا پر فائز رہا۔

(۱۲۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ



اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ إِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ [راجع: ۶۴۰].

(۱۲۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں اور بہترین عورت حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۱۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ يَغْنِي الصَّنْعَائِي عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضُمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُعَمَّرَ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُوسَعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُدْفَعَ عَنْهُ مِثْنَةُ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيُصِلْ رَحِمَةَ [قال شعيب: اسنادہ قوی، أخرجه الزوار: ۶۹۳].

(۱۲۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اسے بری موت سے محفوظ رکھا جائے، اسے چاہئے کہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔

(۱۲۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَيْشَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضُمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرِيحُ الْوُتْرَ قَاوِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ [راجع: ۶۵۲].

(۱۲۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَازِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضُمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وَتَرَاهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ [راجع: ۵۸۰].

(۱۲۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہر رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۱۲۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُرِّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُسَيْبَةَ عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى حَسَنًا عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَحَسَّفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّاسِ فَقَرَأَ بِسِ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قَدْرِ السُّورَةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ قَدَرَ السُّورَةِ يَدْعُو وَيَجْعَلُ ثُمَّ رَكَعَ قَدَرَ فِرَاقِهِ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ أَيْضًا قَدَرَ السُّورَةِ ثُمَّ رَكَعَ قَدَرَ ذَلِكَ أَيْضًا حَتَّى صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَعَمَلَ كَمَا فَعَلَ فِي

الرَّكْعَةُ الْأُولَى ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُو وَيَرْغَبُ حَتَّى انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَكَ فَقُلْ [إسناده ضعيف، صححه ابن خزيمة: (۱۳۸۸ و ۱۳۹۴)].

(۱۳۱۶) حش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کسوف پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے، انہوں نے سورۃ یس یا اس جیسی کوئی سورت تلاوت فرمائی، پھر سورت کے بقدر رکوع کیا، پھر سر اٹھا کر ”سبح اللہ لمن حمدہ“ کہا اور سورت کی تلاوت کے بقدر کھڑے رہے اور دعا کرتے رہے، پھر تکبیر کہہ کر دو بارہ اتنا ہی طویل رکوع کیا جو سورت کی تلاوت کے بقدر تھا، پھر ”سبح اللہ لمن حمدہ“ کہہ کر حزیہ اتنی ہی دیر کھڑے رہے، اس طرح انہوں نے چار رکوع کیے، پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے اور پہلی رکعت کی طرح یہ دوسری رکعت بھی پڑھی، پھر بیٹھ کر دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج گرہن ختم ہو گیا پھر فرمایا کہ نبی ﷺ نے بھی ایک مرتبہ اسی طرح کیا تھا۔

(۱۳۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَاقِبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ مَطْرَفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا صَلَّى بَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ [قال شعب: إسناده قوي]. [راجع: ۱۰۶۲].

(۱۳۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ (بحر اور عصر کے علاوہ) ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۱۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَاقِبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ مَطْرَفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَيُفِي أَوْسَطِهِ وَيُفِي آخِرِهِ ثُمَّ كَبَّكَ لَهُ الْوُتْرُ فِي آخِرِهِ [راجع: ۵۸۰].

(۱۳۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۱۳۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصَّلَاةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَصَلَّاهُمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَإِنْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَصَلَّاهُمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ [انظر: ۱۲۵۱، أخرجه البيهقي: ۵۹۶].

(۱۳۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس پر ”صلوٰۃ“ پڑھتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی ”صلوٰۃ“ یہ دعا ہے کہ اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما دے، اسی طرح اگر وہ بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرتا رہے تو فرشتے اس پر بھی ”صلوٰۃ“ پڑھتے ہیں اور ان کی صلوٰۃ یہی دعا ہے کہ اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما دے۔

(۱۲۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَزْدِيُّ أَنَّنَا خَرَيْتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْوُثَرُ لَيْسَ بِحَتَمٍ وَلَكِنَّهُ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعٌ: ۱۶۰۲۔  
(۱۲۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وثر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔

(۱۲۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَّنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَا لَهُمْ مَنَا اللَّهُ يُوتَهُمْ وَقُبُورُهُمْ تَارًا كَمَا حَسَبُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ رَاجِعٌ: ۵۹۱۔

(۱۲۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۲۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَّنَا زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يَوْصَى بِهَا أَوْ ذِينَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالذَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَغْيَانَ بَنِي الْأَمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاءِ يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ دُونَ أَخِيهِ لِأُمِّهِ رَاجِعٌ: ۱۰۹۰۔

(۱۲۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ میت کے قرض کی ادائیگی ابراء و نفاذ وصیت سے پہلے ہو گی، جبکہ قرآن میں وصیت کا ذکر قرض سے پہلے ہے اور یہ کہ اخیانی بھائی تو وارث ہوں گے لیکن علاقائی بھائی وارث نہ ہوں گے، انسان کا حقیقی بھائی تو اس کا وارث ہوگا لیکن صرف باپ شریک بھائی وارث نہ ہوگا۔

فائدہ: ماں شریک بھائی کو اخیانی اور باپ شریک کو علاقائی کہتے ہیں۔

(۱۲۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَّنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِسْرَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ مَسْرَةَ قَالَ أُنْبِئْ عَلِيًّا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ يَتْلُوَنِي أَنْ أَقْوَامًا يَحْكُمُونَ أَنْ يَشْرَبَ أَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَ مِنْهُ فَمَسَحَ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ رَاجِعٌ: ۱۰۸۳۔

(۱۲۲۳) نزال بن مسرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نمازِ ظہر کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کوزے میں پانی لایا گیا، وہ مسجد کے صحن میں تھے، انہوں نے کھڑے کھڑے وہ پانی لیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ اسے ناپسند سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھ سے دیکھا ہے، پھر انہوں نے باقی پانی سے مسح کر لیا اور فرمایا جو آدمی ہے وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یہ اس شخص کا وضو ہے۔

(۱۲۲۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَّنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّظْرِ أَنَّ النَّظَرَ وَانْ مِنْهُمْ رَجُلٌ مُتَدَوِّنُ الْيَدِ أَوْ مُودِنُ الْيَدِ أَوْ مُخَدِّجُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَعْلَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْ

قَالَتْ لَهُمْ قَالٌ عَمِيدَةٌ لَعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالٌ نَعَمْ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ يَخْلِفُ عَلَيْهَا ثَلَاثًا

[راجع: ۶۲۶].

(۱۳۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلقیت بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاتے تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے تین مرتبہ فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۱۳۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالٌ قَالٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَتَرِ يُحِبُّ الْوُتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ [راجع: ۶۵۲].

(۱۳۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اہل قرآن! اور پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

(۱۳۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْوُتْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكَعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ [راجع: ۱۰۱۲].

(۱۳۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۱۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بِنِ عَزْوَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي صَلَاةً يُصَلِّي بَعْدَهَا إِلَّا صَلَّى بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ [راجع: ۱۰۱۲].

(۱۳۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۱۳۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالٌ قَالٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَتَرِ يُحِبُّ الْوُتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ [راجع: ۶۵۲].

(۱۳۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اہل قرآن! اور پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

(۱۳۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ الْعَوَّامُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالٌ إِنَّمَا النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى وَضَعَ قَدَمَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَاطِمَةَ فَقُلْتُ مَا تَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً قَالَ عَلِيُّ قَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَلَا لَيْلَةَ صَفِيْنٍ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صَفِيْنٍ (راج: ۱۶۰۴)۔

(۱۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کو جب ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے تو نبی ﷺ تشریف لائے، اور میرے اور قاطمہ کے درمیان قدم مبارک رکھ کر ہمیں بستر پر لیٹنے کے بعد یہ کلمات پڑھنے کے لئے سکھائے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا، کسی نے پوچھا صفین کی رات میں بھی نہیں؟ فرمایا ہاں!۔

(۱۲۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حُصَيْنٍ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَغْلَةَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَقْبَةَ صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ أَرْبَعًا ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَرِيدُكُمْ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُجْلَدَ فَقَالَ عَلِيُّ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قُمْ يَا حَسَنَ فَاِجْلِدْهُ قَالَ وَفِيمَ أَنْتَ وَذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بَلْ عَصَرْتُ وَوَهَنْتُ قُمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَاِجْلِدْهُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ فَجْلَدَهُ وَعَلِيُّ يَبْعُدُ قَلَمًا بَلَّغَ أَرْبَعِينَ قَالَ لَهُ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُمُرِ أَرْبَعِينَ وَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ اتَّهَمَهَا عُمَرُ قَتَامَيْنِ وَكُلَّ سَنَةً (راج: ۱۶۲۴)۔

(۱۲۴۰) ہمیں روایت ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عبدہ نے لوگوں کو فجر کی نماز میں دو کی بجائے چار رکعتیں پڑھا دیں، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ شاید میں نے نماز کی رکعتوں میں اضافہ کر دیا ہے؟ یہ معاملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے ولید پر شراب نوشی کی سزا جاری کرنے کا حکم دے دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حسن! کھڑے ہو کر اسے کوڑے مارو، اس نے کہا کہ آپ یہ کام نہیں کر سکتے، کسی اور کو اس کا حکم دیجیے، فرمایا اصل میں تم کمزور اور عاجز ہو گئے ہو، اس لئے عبد اللہ بن جعفر! تم کھڑے ہو کر اس پر سزا جاری کرو۔

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کوڑے مارتے جاتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گنگنے گنگتے جاتے تھے، جب چالیس کوڑے ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بس کرو، نبی ﷺ نے شرابی کو چالیس کوڑے مارے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے تھے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مارے مارے تھے اور دونوں ہی سنت ہیں۔

(۱۲۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْلَى النَّعْلِيِّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَصِيَ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ جَارِيَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَسِّتُ مِنَ الزَّوْنِ فَأَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَوَضَعْتُ يَدِي إِلَيْهَا لَمْ يَجْعَفْ عَنْهَا فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي إِذَا جَفَّ الدَّمُ عَنْهَا فَاِجْلِدْهَا الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ أَهْبُوا الْعُدُوَّ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (راج: ۱۶۷۹)۔

(۱۲۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی ایک خادمہ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر حد جاری کرنے کا حکم دیا، میں نے دیکھا کہ اس کا تو خون ہی بند نہیں ہو رہا، میں نے آ کر نبی ﷺ سے یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا جب اس کا خون بند ہو جائے تب اس پر حد جاری کر دینا، یاد رکھو! اپنے غلاموں اور باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

(۱۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرِ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَاوُذٍ الْخُزَيْمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الْوُثْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ وَلَكِنَّهُ مَنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْثَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ (راجع: ۱۶۵۲)۔

(۱۲۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے، اس لئے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔

(۱۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَأَذُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ لِي بِسَعِيمٍ وَإِمَانَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغْتَ مِائَتَيْنِ فَبِهَا خَمْسَةٌ ذَرَاهِمًا (راجع: ۱۷۱۱)۔

(۱۲۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی ذکوۃ چھوڑ دی ہے اس لئے چاندی کی ذکوۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی، جس کا نصاب یہ ہے کہ ہر چالیس پر ایک درہم واجب ہوگا، ایک سو نوے درہم تک کچھ واجب نہ ہوگا، لیکن جب ان کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درہم واجب ہوں گے۔

(۱۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ بِسِتِّ عَشْرَةَ وَكُفَّةٍ (انظر: ۱۲۴۱)۔

(۱۲۳۷) عامر بن صرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ پوری رات میں نبی ﷺ کے نوافل کی سولہ رکعتیں ہوتی تھیں۔

(۱۲۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ أَبِي لَاحِظَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى كِسْرَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَى قَبِيضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَى الْمُلُوكَ فَقَبِلَ مِنْهُمْ (راجع: ۱۷۴۷)۔

(۱۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسری نے نبی ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا، آپ ﷺ نے قبول فرمایا، ی طرح قیصر نے ہدیہ بھیجا تو وہ بھی قبول فرمایا اور دیگر بادشاہوں نے بھیجا تو وہ بھی قبول فرمایا۔

(۱۲۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَعَنْ الْأَوْجِيَةِ وَأَنْ تُعْبَسَ لُحُومُ الْأَصَاحِبِ بَعْدَ ثَلَاثٍ لَمْ قَالَ إِنْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تَذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ الْأَوْجِيَةِ فَاشْتَبِرُوا فِيهَا وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مَا اسْتَكَرَّ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاحِبِ أَنْ تُعْبَسُوهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَاجْتَنِبُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ [قال

شعيب: صحيح لغيره، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۱۱/۸، و أبو يعلى: ۲۷۸]. [انظر: ۱۲۳۷].

(۱۲۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابتداء قبرستان جانے سے مخصوص برتنوں کے استعمال سے اور تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت اپنے پاس رکھنے سے منع فرمادیا تھا، اس کے بعد فرمایا کہ میں نے پہلے تمہیں قبرستان جانے سے روکا تھا، اب اجازت دیتا ہوں اس لئے قبرستان جایا کرو کیونکہ اس سے آخرت کی یاد آتی ہے، میں نے تمہیں مخصوص برتن استعمال کرنے سے بھی روکا تھا، اب انہیں پینے کے لئے استعمال کر لیا کرو لیکن نشہ آور چیزوں سے بچتے رہو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے بھی منع کیا تھا اب تمہیں اجازت ہے کہ جب تک چاہو رکھو۔

(۱۲۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ [مكرر مافبلہ]۔

(۱۲۳۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا حَرِيْثُ بْنُ الرَّكِيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِي فَامْرُؤُ الْيَفْدَادِ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ ذَلِكَ مَاءُ الْفَحْلِ وَلِكُلِّ فَحْلٍ مَاءٌ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَأَنْفِيَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۷۶۷]۔

(۱۲۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے جسم سے خروج مذی بکثرت ہوتا تھا، مجھے خود سے یہ مسئلہ نبی ﷺ سے پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی کہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں، چنانچہ میں نے مقدار سے کہا، انہوں نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا انہوں نے فرمایا کہ یہ تو مرد کا پانی ہے اور ہر طاقتور مرد کا پانی ہوتا ہے اس لئے جب مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھویا کرو اور نماز جیسا وضو کر لیا کرو۔

(۱۲۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَنَسِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَقِيَ صَاحِبَ شُرْطِيْهِ فَقَالَ أَمْعَنُكَ لِمَا بَقِيَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُ قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا يَمْنًا إِلَّا وَصَعْتَهُ [قال شعيب: صحيح لغيره، أخرجه أبو يعلى: ۵۰۷، وابن أبي شيبة: ۳۴۱/۳]. [انظر: ۱۲۸۴]۔

(۱۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق "حیان" کو مخاطب کر کے فرمایا میں تمہیں اس کام سے

لے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی ﷺ نے مجھے بھیجا تھا، کوئی قبر برابر کیے بغیر نہ چھوڑنا، اور کوئی تصویر مٹانے بغیر نہ چھوڑنا۔

(۱۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ فِيهِ الْعُشْرُ وَمَا سَقَى بِالْغَرْبِ وَالذَّلَالَةِ فِيهِ بَصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثْتُ أَبِي بِحَدِيثِ عُثْمَانَ عَنْ جَرِيرٍ فَأَنْكَرَهُ وَكَانَ أَبِي لَا يُحَدِّثُنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ لِضَعْفِهِ عِنْدَهُ وَإِنْكَارِهِ لِحَدِيثِهِ إِنْ قَالَ شَيْئًا: صَحِيحٌ، وَاسْنَادُ هَذَا مَرْفُوعًا ضَعِيفٌ.]

(۱۲۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو زمین بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہو اس میں عشر واجب ہے اور جو زمین ذول یارب سے سیراب ہوتی ہو اس میں نصف عشر واجب ہے۔

(۱۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ سِتَّ عَشْرَةَ رُكْعَةً يَسُوِي الْمَكْتُوبَةَ [راجع: ۱۲۳۴]۔

(۱۲۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فراتس کے علاوہ رات کو سولہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۲۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ أَتَيْتَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَحَدِّثُنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ عَنْهُ لَقَاءٌ وَأَيْكُمُ يُطِيقُهُ فَأَلَوْا نَأْخُذُ مِنْهُ مَا أَخَفْنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ النَّهَارِ سِتَّ عَشْرَةَ رُكْعَةً يَسُوِي الْمَكْتُوبَةَ [راجع: ۱۲۵۰]۔

(۱۲۷۳) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ فرمایا تم اس طرح پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے عرض کیا آپ بتا دیجئے، ہم اپنی طاقت اور استطاعت کے بقدر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، فرمایا کہ نبی ﷺ فراتس کے علاوہ دن کو سولہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۲۷۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ سُبَيَّانُ وَشَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَأَذَوُّ رُفْعَ الْعُشْرِ [راجع: ۹۸۴]۔

(۱۲۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی، جس کا نصاب یہ ہے کہ ہر چالیس پر ایک درہم واجب ہوگا۔

(۱۲۷۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ سُبَيَّانُ وَشَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ



يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَفْرَأْ وَأَنْتَ رَاجِعٌ وَلَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ وَلَا تَصَلِّ وَأَنْتَ عَاقِصٌ شَعْرَكَ فَإِنَّهُ يَكْفُلُ الشَّيْطَانَ وَلَا تَقْعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلَا تَغْتَبِ بِالْخَصِيِّ وَلَا تَقْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ وَلَا تَفْتَحْ عَلَى الْإِمَامِ وَلَا تَنْتَحِمَ بِاللَّهَبِ وَلَا تَلْبَسُ الْقَسِيَّ وَلَا تَتَرَكَّبَ عَلَى الْمَيَاوِرِ رَاجِعٌ: ۱۶۱۹.

(۱۲۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا علی! میں تمہارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لیے وہی چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں، رکوع یا سجدے کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت نہ کیا کرو، بالوں کی میٹھو ہیاں بنا کر نماز نہ پڑھو، کیونکہ یہ شیطان کا طریقہ ہے، دو سجدوں کے درمیان اپنی سرین پر مت بیٹھو، ننگریوں کے ساتھ دوران نماز مت کیلیو، سجدے میں اپنے بازو زمین پر مت بچھاؤ، امام کو قلمہ مت دو، سونے کی انگلی مت پہنو، ریشمی لباس مت پہنو، اور سرخ زین پوش پر مت سوار ہو کر دو۔

(۱۲۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمُومَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنْ الْحَقِيقِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ يَا ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَهُ فَسَالَتْهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْلَتَيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُعْجِمِ رَاجِعٌ: ۱۷۴۸.

(۱۲۴۵) شرح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر سح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں بھی رجتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر سح کرنے کی اجازت ہے اور معجم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۱۲۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّخْصِي عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ الْغُبَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ صَلَّيْنَا الْقُعُورَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَلُوا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْقُعُورِ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَأَجْوَأَهُمْ نَارًا رَاجِعٌ: ۱۶۱۷.

(۱۲۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن ہم نے عصر کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی، جس پر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۲۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا بَوْلٌ [النظر: ۱۲۷، ۱۲۸].

(۱۲۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جبریل میرے پاس آئے لیکن گھر میں داخل نہیں ہوئے، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اندر کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی تصویر ہو یا پیشاب ہو۔

(۱۲۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ مَرْثَةً أُخْرَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ دَعْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبَّةَ بْنِ أَبِي حَبَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُسَلِّمُ عَلَيَّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِنْهُ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَبِي لَا يَحْدُثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ يَعْنِي كَانَ حَدِيثُهُ لَا يَسْوَى عِنْدَهُ شَيْئًا [راجع: ۱۲۴۷، ۱۲۴۸] گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ الْبُسَيْرِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرُزْ فِجْهَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فِجْهِ حَتَّى وَلَا مِيتَ [قال الألبانی: ضعيف جداً] (ابوداؤد: ۳۱۴۰ و ۴۰۱۵ و ابن ماجہ: ۱۴۶۰). قال ابوداؤد: فيه نكارة. قال شعيب: صحيح لغيره.]

(۱۲۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا علی! اپنی ران کسی کے سامنے ظاہر نہ کرو، اور کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران پر نگاہ مت ڈالو۔

(۱۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ وَحُسَيْنٌ وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ بَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِقَاطِمَةَ لَوْ أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتَهُ خَادِمًا لَقَدْ أَجْهَدَكَ الطَّحْنَ وَالْعَمَلَ قَالَ حُسَيْنٌ إِنَّهُ لَقَدْ جَهَدَكَ الطَّحْنَ وَالْعَمَلَ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَتْ لَأَنْطَلِقَ مَعِيَ قَالَ لَأَنْطَلِقَ مَعَهَا فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَذَلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ إِذَا أَوْتِيتُمْ إِلَى فِرَاشِكُمْ فَسَبَّحُوا اللَّهَ ثَلَاثًا وَتَلَّاهُ ثَلَاثًا وَتَلَّاهُ ثَلَاثًا وَتَلَّاهُ ثَلَاثًا وَتَلَّاهُ ثَلَاثًا فَإِذَا أَوْتِيتُمْ فَبَلَّغُوا عَلَى النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَرَكْتُمْهَا بَعْدَهَا سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ [قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن].

(۱۲۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت قاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آٹا میں میں کرتھیاں رے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں، اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر ان سے ایک خادم کی درخواست کرتیں (تو شاید کچھ بہتر ہو جاتا) انہوں نے کہا

کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں، چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا اور ہم نے نبی ﷺ کے سامنے درخواست پیش کر دی۔

کیا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو، کہنے کو تو یہ سوہوں کے لیکن میدانِ عمل میں ایک ہزار کے برابر ہوں گے، چنانچہ اس دن کے بعد سے میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا، ایک سال نے پوچھا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ فرمایا ہاں! جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔

(۱۲۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ وَقَدْ صَلَّى الْقَجْرَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَجْلِسِ فَقُلْتُ لَوْ قُمْتَ إِلَى فِرَاشِكَ تَحَانَ أَوْطَا لَكَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْقَجْرَ ثُمَّ جَلَسَ فِي مَضَلَّاهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَصَلَّاهُمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَمَنْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَصَلَّاهُمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ [راجع: ۱۲۱۹]۔

(۱۲۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے تو فرماتے اس پر ”صلوٰۃ“ پڑھتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی ”صلوٰۃ“ یہ دعاء ہے کہ اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما دے، اسی طرح اگر وہ بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرتا رہے تو فرماتے اس پر بھی ”صلوٰۃ“ پڑھتے ہیں اور ان کی صلوٰۃ یہی دعاء ہے کہ اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما دے۔

(۱۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُعَارِبِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحَى حِينَ كَانَتْ الشَّمْسُ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ مَكَانِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ صَلَاةُ الْقَصْرِ [راجع: ۱۶۵۰]۔

(۱۲۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ چاشت کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج مشرق سے اٹانکل آتا جتنا عصر کے وقت مغرب سے قریب ہوتا۔

(۱۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سَمِينَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي نَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً عَنْ ظَهْرِ غَنِيٍّ اسْتَكْبَرَ بِهَا مِنْ رَضْفٍ جَهَنَّمَ قَالُوا مَا ظَهْرُ غَنِيٍّ قَالَ عَشَاءُ لَيْلَةٍ اسْدَاهُ ضَعِيفٌ حِدًّا [۔

(۱۲۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ”ظہر غنی“ کی موجودگی میں کسی سے سوال کرتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کے انگاروں کی تعداد بڑھاتا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ ”ظہر غنی“ سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا

رات کا کھانا۔

(۱۷۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَحْصَى عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّيِّئِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ ثَمَنِ الْمَيْتَةِ وَعَنْ لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنْ مَهْوِ الْبَيْتِ وَعَنْ عَسَبِ الْفَحْلِ وَعَنْ الْمَيْتَةِ الْأَرْجَوَانِ [اسنادہ ضعیف جداً]۔

(۱۷۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر اس درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے جو ہکلی والے دانتوں سے شکار کرتا ہو اور ہر وہ پرندہ جو اپنے پنجوں سے شکار کرتا ہو، نیز مردار کی قیت کھانے سے، پالتو گھوس کے گوشت سے، فاحشہ عورت کی کمائی سے، ساند کو جھٹی پر دے کر اس سے حاصل ہونے والی کمائی سے اور سرخ زین پوشوں سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ طَارِقِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَأَلَ عَلِيٌّ إِلَى النَّهْرَوَانِ فَقَتَلَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ اطْلُبُوا لِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ خُلُقَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ سَيَمُتُهُمْ أَوْ فِيهِمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ مُخَدَّجٌ الْيَدِ فِي يَدِهِ شِعْرَاءُتٌ سُودٌ إِنْ كَانَ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ قَالَ ثُمَّ إِنَّا وَجَدْنَا الْمُخَدَّجَ قَالَ فَعَزَّوْنَا سُجُودًا وَخَرَّ عَلِيٌّ سَاجِدًا [معنا: راجع: ۱۸۴۸]۔

(۱۷۵۴) طارق بن زیاد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے تال کیا، اور فرمایا دیکھو! نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے قریب ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو بات تو صحیح کرے گی لیکن وہ ان کے حق سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ لوگ حق سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، ان کی علامت یہ ہوگی ان میں ایک شخص کا ہاتھ ناقص ہوگا، اس کے ہاتھ (تھیلی) میں کالے بال ہوں گے، اب اگر ایسا ہی ہے تو تم نے ایک بن آدمی کے وجود سے دنیا کو پاک کر دیا اور اگر ایسا نہ ہوا تو تم نے ایک بہترین آدمی کو قتل کر دیا، یہ سن کر ہم رونے لگے، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے تلاش کرو، چنانچہ ہم نے اسے تلاش کیا تو ہمیں ناقص ہاتھ والا ایک آدمی مل گیا، جسے دیکھ کر ہم میں گر پڑے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ ہی سر بسجود ہو گئے۔

حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ يَوْمَ الْبَصْرَةِ نَ ظَهَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ هَذَا الْخَطِيبُ الشَّخْشَعُ مَبْقَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْبُو نَكْرًا وَتِلْكَ عَمْرٌ لَمْ يَخْطُبْنَا بِفَتْةٍ بَعْدَهُمْ يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ [حسن لغیرہ و هذا اسناد ضعیف]۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد میں اصحاب نے گھیر لیا، اب اللہ جو

چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ لِعَلِيِّ وَلِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ أَحَدِكُمَا جَبْرِيلُ وَمَعَ الْآخَرِ ميكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ مَلَكَ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ أَوْ قَالَ يَشْهَدُ الصَّفِّ قَالَ شَيْبٍ: اسنادہ صحیح۔

(۱۲۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر کے موقع پر بتایا گیا کہ آپ میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام اور دوسرے کے ساتھ میکائیل علیہ السلام ہیں اور اسرافیل علیہ السلام بھی جو ایک عظیم فرشتہ ہیں میدان کارزار میں موجود ہیں۔

(۱۲۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ [راجع: ۱۶۵۰]۔

(۱۲۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھی ہیں۔

(۱۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ كَثِيرٍ أَبِي هَاشِمٍ بَنِيَّ عَمِّ السَّابِقِيِّ عَنْ قُسَيْبِ بْنِ الْخَارِ قِي قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى هَذَا الْيَمِينِ سَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَنْتُ عُمَرُومُ حَبَطْتُ فِتْنَةً أَوْ أَصَابْتُ فِتْنَةً فَكَانَ مَا شَاءَ اللَّهُ [راجع: ۱۱۰۲۰]۔

(۱۲۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد ہمیں امتحانات نے گھیر لیا، اب اللہ ج چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ وَهَّابٍ أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: عَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ وَأَنْتَهَى وَتَوَرَّهَ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ [راجع: ۱۰۷۰]۔

(۱۲۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۱۲۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا قُفَيْرُ بْنُ رَزْدَقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ يَصَلِّي مِنَ الطَّوَرِ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ وَبِالنَّهَارِ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكَعَةً [راجع: ۱۶۵۰]۔

(۱۲۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعت نفل پڑھتے تھے اور دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۳۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صُنْدَلٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا فِي سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السُّلَوِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْآلِ إِنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَقٍّ كَصَلَاتِكُمْ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ ثُمَّ قَالَ أَوْتَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتَرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرِيحُ الْوُتْرِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صُنْدَلٍ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ راجع: ۱۶۵۲۔

(۱۳۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وتر فرض نماز کی طرح بھی نہیں ہیں (قرآن سے اس کا ثبوت نہیں) البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ وتر پڑھے ہیں اس لیے اسے ال قرآن اتم بھی وتر پڑھا کرو، کیونکہ اللہ بھی وتر ہے اور طاق عدد نبی کو پسند کرتا ہے۔

(۱۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ نَافِعِ النَّوَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَبْلِي نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُقَعَاءَ نَجَاءٍ وَزُرَّاءٍ وَإِنِّي أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ حِمْرَةً وَجَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَالْمِقْدَادُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَحَدِيثُهُ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَبِلَالٌ راجع: ۱۶۶۵۔

(۱۳۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے ہر نبی کو سات رقعہ، نبیاء اور وزراء دیئے گئے ہیں جبکہ مجھے چودہ دیئے گئے ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، مقداد رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، سلمان رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

(۱۳۶۵) طَحْطَحْنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ لَرَأَيْتُ أَنَّ بَاطِلَ الْفَقْدَمَيْنِ هُوَ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا راجع: ۱۷۳۷۔

(۱۳۶۶) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے نعلین پر مسح کیا، اور فرمایا اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کا اوپر والا حصہ دھوئے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میری رائے یہ تھی کہ پاؤں کا نچلا حصہ دھوئے جانے کا زیادہ حق دار ہے (کیونکہ وہ زمین کے ساتھ زیادہ لگتا ہے)

(۱۳۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُفْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ لِي مَالٌ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ (قال شعب: صحيح)۔

(۱۳۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان کے مال پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔

(۱۳۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُفْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ الشَّيْعَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْجِعُ قَالَ كَذَبْتَ أَوْلَيْكَ الْكَذَّابُونَ لَوْ

عَلِمْنَا ذَلِكَ مَا تَزَوَّجَ نِسَاؤُهُ وَلَا قَسَمْنَا مِيرَاثَهُ قَالَ شُعْب: حَسَنٌ لَعَنَهُ۔

(۱۲۶۶) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ شیعوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دوبارہ واپس آئیں گے؟ فرمایا یہ کذاب لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اگر ہمیں اس بات کا یقین ہوتا تو ان کی بیویاں دوسرے شوہروں سے نکاح نہ کرتیں اور ہم ان کی میراث تقسیم نہ کرتے۔

(۱۲۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَا صَدَقَةً فِيهِمَا [راجع: ۱۷۱۱]۔

(۱۲۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَفْمَانَ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ أَبُو عَمْرٍو عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ شَفَعَ لِي عَشْرَةَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَدْ وَجَّهْتُ لَهُمُ النَّارَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: غَرِيبٌ وَلَيْسَ لَهُ اسنادٌ صحيحٌ. قال الألباني: ضعيف الاسناد (ابن ماجة: ۲۶۱۶، الترمذی: ۲۹۰۵، [انظر: ۱۲۷۸]۔

(۱۲۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ اس پر غالب آگیا تو قیامت کے دن اس کے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(۱۲۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فِي الصَّدَقَةِ [راجع: ۱۷۱۱]۔

(۱۲۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے۔

(۱۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ خَلِيلُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ جَبْرِيلَ أَمَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ وَكَانَ الْكَلْبُ لِلْحَسَنِ فِي الْبَيْتِ [راجع: ۱۲۷۷]۔

(۱۲۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم اس گھر

میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی تصویر یا کتا ہو، اس وقت گھر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ایک چھوٹا سا کتا تھا۔

(۱۳۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ أَرَأَيْتَ مَسِيرَكَ هَذَا عَهْدَ عَهْدِهِ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ رَأَى رَأَيْتَهُ قَالَ مَا تُرِيدُ إِلَيَّ هَذَا قُلْتُ دِينَنَا وَدِينَا قَالَ مَا عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَلَكِنْ رَأَى رَأْيَهُ [راجع: ۱۲۰۷]۔

(۱۳۷۱) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک سفر کے دوران پوچھا کہ یہ تو بتائیے، کیا نبی ﷺ نے آپ کو اس سفر کی وصیت کی تھی یا یہ آپ کی رائے پر مبنی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس سوال سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ صرف دین، فرمایا نبی ﷺ نے مجھے اس کی کوئی وصیت نہیں کی تھی، یہ تو ایک رائے ہے۔

(۱۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلْمُهَاجِرَةِ بَنٍ شَعْبَةٍ رُمِحَ فَكُنَّا إِذَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي عَزَافَةٍ خَوَجَ بِهِ مَعَهُ فَبَرَكُوهُ فَيَمُرُّ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيَحْمِلُونَهُ فَقُلْتُ لَيْنَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُخْبِرَنَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ إِنِ فَعَلْتَ لَمْ تَرْفَعْ صَلَاةً [قال البوصیری: هذا اسناد فيه مقال. قال الألبانی: ضعيف الاسناد (ابن ماجه: ۲۸۰۹ و ابن ابی شیبہ: ۳۵۰/۱۳ و ابو یعلیٰ: ۳۱۱)]۔ قال شعيب: اسنادہ حسن]۔

(۱۳۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نیزہ تھا، ہم جب بھی نبی ﷺ کے ساتھ کسی غزوے کے لئے نکلتے تو وہ اس نیزے کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاتے تھے، وہ اسے گاڑ دیتے، لوگ وہاں سے گزرتے تو انہیں اٹھا کر پکڑا دیتے، میں نے یہ دیکھ کر اپنے دل میں سوچا کہ نبی ﷺ کے پاس پہنچ کر آپ کو یہ ساری صورت حال ضرور بتاؤں گا، (چنانچہ جب میں نے ذکر کیا تو) نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا کرنے لگے تو کوئی گمشدہ چیز اس کے مالک تک پہنچانے کے لیے نہیں اٹھائی جائے گی۔

(۱۳۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتَّابٍ عَنْ قَيْسِ قَالَ تَوَضَّأَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ شَرِبَ فَضَلَّ وَضُوءِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ [راجع: ۹۷۱]۔

(۱۳۷۳) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا، پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۳۷۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُلَيْلٍ فَقَدَوْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُمْ فِي جَنَازَةٍ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ سَبْعَةٌ نَجَبَاءَ وَأُعْطِيَ نَبِيُّكُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ نَجَبِيًّا مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ



مَسْعُودٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ (راجع: ۱۶۵)۔

(۱۲۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے ہر نبی کو سات رفقاء، نچواء، وزراء دیئے گئے ہیں جبکہ مجھے چودہ دیئے گئے ہیں۔ جن میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، اور عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

(۱۲۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي حَسَّاقٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ صِدْقِي عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشِيرَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ وَأَنْ لَا نَضْحَى بِعَوْرَاءٍ وَلَا مُقَابِلَةٍ وَلَا مُدَابِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءٍ وَلَا خَرْقَاءٍ قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ يَا بِي حَسَّاقٍ أَذْكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ مَا الْمُقَابِلَةُ قَالَ هِيَ الَّتِي يَقْطَعُ عَرَفُ أَذُنِهَا قُلْتُ فَأَلْمَدَابِرَةُ قَالَ الَّتِي يَقْطَعُ مَوْخَرُ الْأَذْنِ قُلْتُ مَا الشَّرْقَاءُ قَالَ الَّتِي يُشَقُّ أَذُنُهَا قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ قَالَ الَّتِي تَخْرُقُ أَذُنُهَا السَّيْمَةُ (راجع: ۱۶۰۹)۔

(۱۲۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ قربانی کے جانور کے کان اور آنکھ اچھی طرح دیکھ لیں، کانے جانور کی قربانی نہ کریں، مقابلہ، مدابره، شرقاء، یا خرقاء کی قربانی نہ کریں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے "عضباء" کا ذکر بھی کیا تھا یا نہیں؟ انہوں نے کہا نہیں! پھر میں نے پوچھا کہ "مقابلہ" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ جانور جس کے کان کا ایک کنارہ کٹا ہوا ہو، میں نے پوچھا کہ "مدابره" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ جانور جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو، میں نے "شرقاء" کا معنی پوچھا تو فرمایا جس کا کان چیرا ہوا ہو، میں نے "خرقاء" کا معنی پوچھا تو انہوں نے بتایا وہ جانور جس کا کان پھٹ گیا ہو۔

(۱۲۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْسُوا لِحُومَ الْأَصَاحِي بَعْدَ ثَلَاثٍ (راجع: ۱۲۳۵)۔

(۱۲۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت اپنے پاس رکھنے سے منع فرمایا تھا۔ (۱۲۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَسَّاقٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّسِجِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَتْ سَلْ عَلِيًّا فَهُوَ أَعْلَمُ بِهَذَا مَنِي هُوَ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُهَاجِرِ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِلْإِيْهِنَّ (راجع: ۱۲۷۸)۔

(۱۲۷۷) شریح بن ابی بکر نے ہانی بن مسعود سے کہا کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں بھی

رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر سچ کرنے کی اجازت ہے اور تعیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۱۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَعْنِي أَبَا عَمَرَ الْقَارِءَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ وَحَفِظَهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَسَقَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُمُ النَّارُ رَاجِع: ۱۲۶۸۔

(۱۲۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ اس پر غالب آگیا تو قیامت کے دن اس کے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(۱۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالََا حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعِيَ عَنْهُ يَكْنُسِينَ فَإِنَّا أَحْبَبُ أَنْ أَفْعَلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ لِي حَدِيثُهُ ضَعِيَ عَنْهُ يَكْنُسِينَ وَاحِدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ أَمَرَنِي فَلَا أَدْعُهُ أَبَدًا رَاجِع: ۱۸۴۳۔

(۱۲۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اپنی طرف سے دو میندھوں کی قربانی کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں آخر دم تک ان کی طرف سے قربانی کرتا رہا۔

(۱۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنْ يَسْمَاقٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصِيبًا فَقَالَ إِذَا جَانَتْكَ الْخُصْمَانِ فَلَا تَقْضِ عَلَى أَحَدِهِمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ يَمِينُ لَكَ الْفَضَاءُ رَاجِع: ۱۶۹۰۔

(۱۲۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے قاضی بنا کر بھیجا اور ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سناؤ تم دیکھو گے کہ تم کسی طرح فیصلہ کرتے ہو۔

(۱۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرَّكَلِيُّ وَحَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى رَحِمُوهُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ الْخَضْرَمِيُّ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنْ يَسْمَاقٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْهَمِ فَاصِيبًا فَقُلْتُ تَبْعَنِي إِلَى قَوْمٍ وَأَنَا حَدَثُ الشَّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ بَشَّكَ اللَّهُ وَسَدَّدَكَ إِذَا جَانَتْكَ الْخُصْمَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ

اجْدُرَ أَنْ يَسِينَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ دَاوُدَ بْنِ عُمَرَ الصَّبِيِّ وَبَعْضُهُمْ أَتَمَّ كَلَامًا مِنْ بَعْضٍ [راجع: ۶۹۰].

(۱۲۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں اس وقت نوخیز تھا، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میں نو عمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا، جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو دوسرے فریق کی بات سنو بغیر پہلے کے حق میں فیصلہ نہ کرنا، اس طرح تمہارے لیے فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا، وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں مسلسل قاضی بن رہا۔

(۱۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ لَوْثٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ يَسْمَاعِيلَ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا إِلَى الْيَمَنِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُثَبِّتٌ لِقَلْبِكَ وَهَادٍ لِقَوَاذِكَ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۶۹۰].

(۱۲۸۳) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۸۴) حَدَّثَنَا لَوْثٌ وَحَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَسْمَاعِيلَ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَسْطِ مَعْنَاهُ [راجع: ۶۹۰].

(۱۲۸۵) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا السَّكُونُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ سَوَّادٍ عَنِ ابْنِ أَشْوَعٍ عَنْ حَنْشِ الْكِنَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَعَثَ عَامِلَ شَرْطِيهِ فَقَالَ لَهُ أَتَدْرِي عَلَى مَا أُبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْجِثَ كُلَّ يَغْنَى صُورَةَ وَأَنْ أَسْوَى كُلِّ قَبْرِ [راجع: ۱۲۳۹].

(۱۲۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق ”حیان“ کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم جانتے ہو میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ انہوں نے مجھے ہر قبر کو برابر کرنے اور ہر بت کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

(۱۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَسْمَاعِيلَ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الْآخَرُ فَإِنَّكَ سَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي [راجع: ۶۹۰].

(۱۲۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک

کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سننا بہم دیکھو گے کہ تم کس طرح فیصلہ کرتے ہو۔

(۱۲۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَحِّي بِكَبْشَيْنٍ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصَحِّي عَنْهُ رَاجِعًا [۱۸۴۳]۔

(۱۲۸۶) حش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا، (چنانچہ میں آخر دم تک ان کی طرف سے قربانی کرتا رہا)۔

(۱۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ نَصْرِ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ بِرَأْنَةٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَسْتُ بِاللَّيْسِ وَلَا بِالْعُطِيبِ قَالَ مَا بَدَأَ أَنْ أَذْهَبَ بِهَا أَوْ تَذْهَبَ بِهَا أَنْتَ قَالَ فَإِنْ كَانَ وَلَا بَدْءًا فَسَافِئًا قَالَ لَأَنْطَلِقَ فَإِنَّ اللَّهَ يَهْدِي لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ قَالَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَبِيحِهِ۔

(۱۲۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے انیس شرکین سے اعلان براءت کے لئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیجا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو کوئی فصیح و بلیغ آدمی نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی خطیب ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ کوئی چارہ کا نہیں ہے کہ یا تم چلے جاؤ یا میں چلا جاؤں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر یہی ضروری ہے تو پھر میں ہی چلا جاتا ہوں، فرمایا تم جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو جمادے گا اور تمہارے دل کو صحیح راہ پر رکھے گا، پھر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے منہ پر رکھا۔

(۱۲۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ بَهْدَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارًا يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَتْ الشَّمْسُ مَلَا اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَوَّتَهُمْ وَبَطُونَهُمْ نَارًا [صححه ابن عزيمة: (۱۳۳۶)]۔ قال الألبانی: حسن صحيح (ابن ماجة: ۶۸۴)۔ قال شعيب: صحيح لغيره [۔]

(۱۲۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُوكَلَّةَ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ وَالْوَأِئِمَّةَ وَالْمُتَوَشَّمَةَ وَالْمُحِيلَ وَالْمُعَلَّلَ لَهُ وَمَنَعَ الصَّدَقَةَ وَنَهَى عَنِ التَّوَجُّعِ رَاجِعًا [۱۳۳۰]۔

(۱۳۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سود کھانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلال کرنے والا، حلال کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ خود کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۱۳۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نَجْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُنْفَعُنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا شَاءَ أَنْ يُنْفَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كُتُبٌ وَلَا جُثْبٌ قَالَ فَتَقَرَّرْتُ لِذَا جِرْوٍ وَلِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ تَحْتَ الشَّرِيرِ فَأَخْرَجَهُمُ النَّظَرُ: ۱۶۰۸۔

(۱۳۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رات کو ایک مخصوص وقت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، جس سے اللہ مجھے خوب فائدہ پہنچاتا تھا، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی کتاب، کوئی بیسی یا کوئی تصویر اور مورتی ہو، میں نے دیکھا تو چار پائی کے نیچے کتے کا ایک پلہ نظر آیا جو سن کا تھا، میں نے اسے باہر نکال دیا۔

(۱۳۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْذَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي الْوَسْطَى النَّظَرُ: ۱۶۰۸۔

(۱۳۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ جِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِغِ النَّارَ رَاحِ: ۱۶۲۹۔

(۱۳۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف جھوٹی بات کی نسبت نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(۱۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غَضَبِ الْقُرْنِ وَالْأَذْنِ رَاحِ: ۱۶۳۳۔

(۱۳۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیٹک یا کان کئے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۳۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَازِمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ كَلْبٍ النَّهْيُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِأَغْضَبِ الْقُرْنِ وَالْأَذْنِ رَاحِ: ۱۶۳۳۔

(۱۳۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیٹک یا کان کئے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْعُجَّاجِ النَّاجِيُّ حَدَّثَنَا حَفَاضُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وَتَرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَمُعَالَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ (إرجاع: ۱۷۵۱)

(۱۲۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر میں یوں فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تیری درگزر کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری ذات کے ذریعے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

(۱۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكَلْبِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَيْفَانَ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَفَرًا قَالَ اللَّهُمَّ بَكَ أَصُولُ وَبَكَ أَحْوَلُ وَبَكَ أَسِيرُ (إرجاع: ۱۶۹۱)

(۱۲۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! میں آپ ہی کے نام کی برکت سے حملہ کرتا ہوں، آپ ہی کے نام کی برکت سے حرکت کرتا ہوں اور آپ ہی کے نام کی برکت سے چلتا ہوں۔

(۱۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَوْبَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَشْرُ آيَاتٍ مِنْ بَرَاءَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَعَثَهُ بِهَا لِيَقْرَأَهَا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ ثُمَّ دَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَدْرُكَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَضِمْتُ لِحْفَتَهُ فَحَدَّ الْكِتَابَ مِنْهُ فَأَذْهَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَأَقْرَأَهُ عَلَيْهِمْ فَلِحْفَتِهِ بِالْجُحْفَةِ فَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ وَرَجَعْتُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ لَا وَلَكِنَّ جَبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ لَنْ يُؤَذِّيَنَّ عَنْكَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ رَجُلٌ مِنْكَ (إساده ضعيف)

(۱۲۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ براءہ کی ابتدائی دس آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں اہل مکہ کی طرف بھیج دیا کہ وہ انہیں یہ پڑھ کر سنا دیں، ان کے جانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جاؤ، وہ تمہیں جہاں بھی ملیں، ان سے وہ خط لے کر تم اہل مکہ کے پاس جاؤ اور انہیں وہ خط پڑھ کر سناؤ، چنانچہ میں نے مقام جھ میں انہیں جالیا، اور ان سے وہ خط وصول کر لیا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس پہنچے تو عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے کوئی حکم نازل ہوا

ہے؟ فرمایا نہیں، اصل بات یہ ہے کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ یہ پیغام آپ خود پہنچائیں یا آپ کے خاندان کا کوئی فرد، (اس لئے مجبور اچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس خدمت پر مامور کرنا پڑا۔)

(۱۲۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَكُمْ كَانَ يَخْصُكُمْ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ عَامَّةً قَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَخْصْ بِهِ النَّاسَ إِلَّا بِشَيْءٍ وَهُوَ لِرِوَابِ سَيْفِي هَذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ أَسْنَانِ الْإِبِلِ وَفِيهَا أَنَّ الْمَدِينَةَ حَرَمٌ مِنْ بَيْنِ ثَوْرٍ إِلَى غَائِبٍ مِنْ أَحَدَتِ فِيهَا حَدَّثَنَا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَدِمَةٌ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ لَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى مَوْلًى بَغْيٍ إِذْنَهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ [قال شعيب: إسناده صحيح]

(۱۲۹۸) حارث بن سويد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ نے عام لوگوں کو چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات بیان فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر خصوصیت سے ہمیں کوئی بات نہیں بتائی، البتہ میری توار کے اس نیام میں جو کچھ ہے وہی ہے، پھر انہوں نے اس میں سے ایک صحیفہ نکالا جس میں اونٹوں کی عمریں درج تھیں اور لکھا تھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت کو لکھ کا نہ دے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ اس سے کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہ کرے گا۔

اور جو غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو اپنا آقا کہنا شروع کر دے، اس پر بھی اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ اس کا بھی کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کرے گا اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک جیسی ہے، ایک عام آدمی بھی اگر کسی کو امان دے دے تو اس کا لحاظ کیا جائے گا، جو شخص کسی مسلمان کی ذمہ داری کو پامال کرتا ہے، اس پر اللہ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا بھی کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوگا۔

(۱۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصُّخْخِي عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ خَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْعَى صَلَاةِ الْقَصْرِ حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَيَّوَتْهُمْ أَوْ قَبَّرَهُمْ وَبَطَّوْنَهُمْ نَارًا قَالَ شُعْبَةُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَيَّوَتْهُمْ أَوْ قَبَّرَهُمْ وَبَطَّوْنَهُمْ نَارًا لَا أَذْرَى أَقْبَى الْحَدِيثِ هُوَ أَمْ لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَشْكُ فِيهِ [راجع: ۶۱۷]

(۱۲۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گمروں اور قبروں کو آگ سے بھر

دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عمر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۳۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَارِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُنْعَتْ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِفَةً لَنَا فَقَالَ كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طَوْلًا وَفَوْقَ الرَّبْعَةِ إِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ عَمَرُهُمْ أَيْبَصَ شَدِيدَةَ الْوَضَحِ صَنَعَهُ الْهَامِيَةِ أَعْرَأَ أَبْلَجَ هَدَبَ الْأَشْفَارِ شَفَنَ الْكُفْمَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبٍّ كَانَ الْعَرَقُ فِي وَجْهِهِ لَوْلَوْ لَمْ أَرُ قَلْبَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ بِأَبِي وَأُمِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۱۳۰۱]

(۱۳۰۰) یوسف بن مارز کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ امیر المؤمنین! ہمارے سامنے نبی ﷺ کا علیہ مبارک بیان کیجئے، فرمایا نبی ﷺ بہت زیادہ لمبے قد کے نہ تھے، درمیانے قد سے تھوڑے اونچے تھے، لیکن جب لوگوں کے ساتھ آ رہے ہوتے تو سب سے اونچے محسوس ہوتے، سفید کھلتا ہوا رنگ تھا، سر مبارک بڑا تھا، روشن کشادہ پیشانی تھی، بالوں کے بال لمبے تھے، تمہیلیاں اور پاؤں مبارک بھرے ہوئے تھے، جب چلتے تو پاؤں اٹھا کر چلتے، ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کسی گھاٹی میں اتر رہے ہوں، پسینہ کے قطرات روئے انور پر موتیوں کی مانند محسوس ہوتے تھے، میں نے ان جیسا نہ ان سے پہلے دیکھا اور نہ ان کے بعد، میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں ﷺ۔

(۱۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَلَّمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَارِزٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أُنْعَتْ لَنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طَوْلًا لَدَّكَ مِثْلُهُ سَوَاءً [راجع: ۱۳۰۰]

(۱۳۰۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَاوُدَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى الْكُعْبَةِ أَصْنَامٌ فَلَمَّعَتْ لِأَحْمِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا فَلَمْ اسْتَطِعْ لِحَمَلِي لَفَجَعَلْتُ أَفْعَلُهَا وَلَوْ شِئْتُ لَبُنْتُ السَّمَاءَ [راجع: ۱۳۰۲]

(۱۳۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خانہ کعبہ پر بہت سے بت پڑے تھے، نبی ﷺ نے مجھ سے بیٹھنے کے لئے فرمایا اور خود میرے کندھوں پر چڑھ گئے، میں نے کھڑا ہونا چاہا لیکن نہ ہو سکا، نبی ﷺ مجھے لے کر کھڑے ہو گئے اور میں جن کو توڑنے لگا اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آفتاب کو چھو لوں۔

(۱۳۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا حَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَوْمًا يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ طَوْبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتْلُوهُ غَلَا مَتَهُمْ رَجُلٌ



مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، وَهَذَا إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ، أَخْرَجَهُ الطَّبَايِصِيُّ: ۱۶۵، وَابُو يَعْنَى: ۱۳۵۸

(۱۳۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک قوم ایسی آئے گی جو اسلام سے ایسے نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، یہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اتر سکے گا، اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو انہیں قتل کرے یا ان کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر لے، ان کی عاقبت وہ آدمی ہے جس کا ہاتھ مکمل ہوگا۔

(۱۳۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْثَمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّةَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْوَلِيدَ بَصُرَ بِهَا وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ تَشْكُوهُ قَالَ قَوْلِي لَهُ قَدْ أَجَارَنِي قَالَ عَلِيٌّ فَلَمْ تَلْبَثْ إِلَّا بَسِيرًا حَتَّى رَجَعْتَ فَقَالَتْ مَا زَادَنِي إِلَّا ضَرْبًا فَأَخَذَ هَذْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ فَدَقَّهَا إِلَيْهَا وَقَالَ قَوْلِي لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَارَنِي فَلَمْ تَلْبَثْ إِلَّا بَسِيرًا حَتَّى رَجَعْتَ فَقَالَتْ مَا زَادَنِي إِلَّا ضَرْبًا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيَّتِ الْوَلِيدَةُ إِنَّمَ بِي مَرَّتَيْنِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الْقَوَارِيرِيِّ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ

[إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ، أَخْرَجَهُ الْبَزَّازُ: ۷۶۷، وَابُو يَعْنَى: ۲۹۴، |النَّظَرُ: ۱۳۰۵]

(۱۳۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عتبہ کی بیوی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ولید مجھے مارتا ہے، نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا اس سے جا کر کہنا کہ نبی علیہ السلام نے مجھے پتا وہی ہے، کچھ ہی عرصے بعد وہ دوبارہ آگئی اور کہنے لگی کہ اب تو اس نے مجھے اور زیادہ مارتا پیتا شروع کر دیا ہے، نبی علیہ السلام نے کپڑے کا ایک کونہ پکڑ کر اسے دیا اور فرمایا اسے جا کر کہنا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پتا وہی ہے لیکن تمہو سے ہی عرصے بعد وہ پھر واپس آگئی، اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ! اس نے مجھے اور زیادہ مارتا پیتا شروع کر دیا ہے، اس پر نبی علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا الہی! ولید سے مجھ لے، اس نے دو مرتبہ میری نافرمانی کی ہے۔

(۱۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو خَفِصَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا ابْنُ نَعِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْثَمَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أُمَّةَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكِي الْوَلِيدَةَ أَنَّهَا بَصُرَ بِهَا فَلَمْ تَلْبَثْ إِلَّا بَسِيرًا حَتَّى رَجَعْتَ فَقَالَتْ مَا زَادَنِي إِلَّا ضَرْبًا فَأَخَذَ هَذْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ فَدَقَّهَا إِلَيْهَا وَقَالَ قَوْلِي لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَارَنِي فَلَمْ تَلْبَثْ إِلَّا بَسِيرًا حَتَّى رَجَعْتَ فَقَالَتْ مَا زَادَنِي إِلَّا ضَرْبًا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيَّتِ الْوَلِيدَةُ إِنَّمَ بِي مَرَّتَيْنِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الْقَوَارِيرِيِّ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ

[رَاجِعْ: ۱۳۰۴]

(۱۳۰۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْبَزَّازِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى فُرْصَةٍ مِنْ فُرُصِ الْخَيْدِ فَقَالَ شَعْلَوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ بَطُونَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا [رَاجِعْ: ۱۱۳۲]

(۱۳۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی علیہ السلام خندق کے کسی کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ

نے فرمایا اللہ ان کے گمروں اور قہروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عمر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَرْزَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطَّغْيَلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَغْنَمْ بِهِ النَّاسَ كَمَا لَمْ يَأْتِ مَا كَانَ فِي قِرَابٍ سَفِيٍّ هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا مَكْتُوبٌ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِيَغِيْرَ اللَّهُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْمَازِيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَرَىٰ مُحَدِّثًا [راجع: ۱۸۵۵]

(۱۳۰۷) ابو الطغیٰل کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جو نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ آپ سے کی ہو؟ فرمایا نبی ﷺ نے مجھ سے ایسی کوئی خصوصی بات نہیں کی جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میری تلوار کے نیام میں جو کچھ ہے وہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے ایک مجیدہ نکالاجس میں لکھا تھا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کرے، اس شخص پر اللہ لعنت ہو جو کسی بدعت کو ٹھکانہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے بیج بدل دے۔

(۱۳۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ امْلَأْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَتْ الشَّمْسُ [راجع: ۱۵۹۱]

(۱۳۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ان (مشرکین) کے گمروں اور قہروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عمر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۳۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْبَةَ بْنَ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ الْبَقَرَةِ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ وَسَأَلَهُ عَنْ الْأَعْرَجِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَتْ الْحُمْسُكَ وَسَمِلَ مِنَ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا يَضُرُّهُ وَقَالَ عَلِيٌّ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْتَشِرَ فِي الْعَيْنِ وَالْأَذْنِ [راجع: ۱۷۳۲]

(۱۳۰۹) ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربانی کے حوالے سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر جاتی ہے، اس نے پوچھا کہ اگر اس کا سینک ٹوٹا ہوا ہو تو؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے کہا کہ اگر وہ ٹکڑی ہو؟ فرمایا اگر قربان کا ایک خود چل کر پاسکے تو اسے ذبح کر لو، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جانور کے آکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں۔

(۱۳۱۰) حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَعَفَّانُ الْمَعْنَى قَالََا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خُنَيْسٍ بْنِ الْمُعْتَمِرِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ بِالْبَيْتِ فَاخْتَفَرُوا زَيْبَةً لِلْأَسَدِ لَجَاءَ حَتَّى وَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ وَتَعَلَّقَ بِأَخَرٍ وَتَعَلَّقَ الْآخَرُ بِأَخَرٍ وَتَعَلَّقَ الْآخَرُ بِأَخَرٍ حَتَّى صَارُوا أَرْبَعَةً فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ فِيهَا فَمِنْهُمْ مَنْ مَاتَ فِيهَا وَمِنْهُمْ مَنْ أُخْرِجَ لَمَاتَ قَالَ فَتَنَادَعُوا فِي ذَلِكَ حَتَّى أَخَذُوا السَّلَاحَ قَالَ فَاتَّاهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَفْتَلُونَ مَا تَنَى إِنْسَانٌ فِي شَأْنٍ أَرْبَعَةُ أَنْبِيَآءٍ تَعَالَوْا أَفْضِ بَيْنَكُمْ بِقَضَائِهِ فَإِنْ رَضِيتُمْ بِهِ وَإِلَّا فَارْتَفِعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَضَى لِلأَوَّلِ رُبْعَ دِيْنَةٍ وَلِلثَّانِي ثُلُثَ دِيْنَةٍ وَلِلثَّالِثِ نِصْفَ دِيْنَةٍ وَلِلرَّابِعِ الدِّيْنَةَ كَامِلَةً قَالَ فَرَضَى بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ وَجَعَلَ الدِّيْنَةَ عَلَى قِبَالِ الَّذِينَ ارْتَدَحُوا قَالَ فَارْتَفَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَهْزٌ قَالَ حَمَّادٌ أَحْسَبُهُ قَالَ كَانَ مَتَكِنًا فَاحْتَسَى قَالَ سَأَفْضِي بَيْنَكُمْ بِقَضَائِهِ قَالَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقِىَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ فَامْتَضَى قَضَائُهُ قَالَ عَفَّانُ سَأَفْضِي بَيْنَكُمْ [راجع: ۵۷۳]

(۱۳۱۰) حش کسانى مىفرماتے ہیں کہ میں میں ایک قوم نے شیر کو شکار کرنے کے لئے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا، شیر اس میں گر پڑا چاک ایک آدمی بھی اس گڑھے میں گر پڑا، اس کے پیچھے دوسرا تیسرا حتی کہ چار آدمی گر پڑے، (اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا، یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیرہ پکڑا اور شیر کو دے مارا چنانچہ شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چل بسے۔)

مقولین کے اولیاء اطہر کمال کر جنگ کے لئے ایک دوسرے کے آسنے سائے آگئے، اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ کیا تم چار آدمیوں کے بدلے دو سو آدمیوں کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر تم اس پر راضی ہو گئے تو سمجھو کہ فیصلہ ہو گیا، فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص پہلے گر کر گڑھے میں شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا، اس کے درتاء کو چوتھائی دیت دے دو، اور جو تھے کو مکمل دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو، ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا)

چنانچہ وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اتنی دیر میں ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یہ فیصلہ فرمایا تھا، نبی علیہ السلام نے اسی کو نافذ کر دیا۔

(۱۳۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِى حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِى مُعِمْ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِى أَبُو مُرَيْمٍ وَرَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَقُلْتُ مَوْلَاهُ قَالَ فَرَادَ النَّاسُ بَهْزٌ وَإِلَ مِنْ وَالَاهُ وَغَادٍ مِنْ غَادَاهُ

(۱۳۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے غدی خم کے موقع پر یہ فرمایا تھا کہ جس کا میں مولی ہوں، علی بھی اس کے مولی ہیں، بعد میں لوگوں نے اس پر یہ اضافہ کر لیا کہ اے اللہ! جس کا یہ دوست ہو تو اس کا دوست بن جا، اور جس کا یہ دشمن ہو تو اس کا

وثن بن جا۔

(۱۳۱۲) حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَّيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِئِلَ عَنِ الْبَقْرَةِ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ وَسِئِلَ عَنِ الْمَكْسُورَةِ الْقَرْنَ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَسِئِلَ عَنِ الْعَرَجِ فَقَالَ مَا بَلَغَتْ الْمَسْكُكُ ثُمَّ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَشْرِفَ الْغَنِيِّينَ وَالْأَذْيَنِينَ راجع: [۷۳۲]

(۱۳۱۲) ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربانی کے حوالے سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر جاتی ہے، اس نے پوچھا کہ اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے کہا کہ اگر وہ ٹکڑی ہو؟ فرمایا اگر قربان گا دیک خود چل کر جا سکے تو اسے ذبح کر لو، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جانور کے آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں۔

(۱۳۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنْ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا حَقُّهُ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ تَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْنَا قَالَ وَتَدْرِي مَا شُكْرُهُ إِذَا قَرَعْتَ قَالَ قُلْتُ وَمَا شُكْرُهُ قَالَ تَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَنَا وَسَقَانَا ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ عَنِّي وَعَنْ لَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ أَكْرَمِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَتْ زَوْجَتِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرُ الرَّحَى بِيَدَيْهَا وَأَسْقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَرُ الْقِرْبَةِ يَنْحَرُّهَا وَقَمَّتْ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ رِجَالُهَا وَأَوْفَدَتْ تَحْتَ الْقَدْرِ حَتَّى دَبَسَتْ رِجَالُهَا فَاصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرَرٌ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنِيٍّ أَوْ عَدَمٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلِيهِ عَادِمًا يَمْشِي عَرًا مَا أَنْتَ فِيهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ عَدَمًا أَوْ عَادِمًا فَوَجَعْتُ وَلَمْ تَسْأَلْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَلَا أَذُكُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ عَادِمٍ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ سَبْعِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمِدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَكْبِرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ فَأَخْرَجَتْ رَأْسَهَا فَقَالَتْ وَضِعْتُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَوْتَيْنِ فَلَمْ تَكُنْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ أَوْ نَحْوِهِ [قال الألباني: ضعيف]

(ابوداؤد: ۲۹۸۸)

(۱۳۱۳) ابن عبد کبیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا ابن عبد الجہم! تمہیں معلوم ہے کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا آپ ہی بتائیے کہ اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کھانے کا حق یہ ہے کہ اس کے آواز میں یوں کہو بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْنَا کہ اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہوں، اے اللہ! تو نے ہمیں جو عطا فرما رکھا ہے اس میں برکت پیدا فرما۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ کھانے سے فراغت کے بعد اس کا شکر کیا ہے؟ تمہیں معلوم ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ ہی بتائیے

کہ اس کا شکر کیا ہے؟ فرمایا تم یوں کہو الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں اپنی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ایک بات نہ بتاؤں؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی بھی تھیں، نبی ﷺ کی نگاہوں میں تمام بچوں سے زیادہ قابل عزت بھی تھیں، اور میری رفیقہ حیات بھی تھیں، انہوں نے اتنی چکی چلائی کہ ان کے ہاتھوں میں اس کے نشان پڑ گئے اور اتنے متکبرانہ دھوئے کہ ان کی گردن پر اس کے نشان پڑ گئے، گھر کو اتنا سنوارا کہ اپنے کپڑے غبار آلود ہو گئے، بانڈی کے نیچے اتنی آگ جلائی کہ کپڑے بیکار ہو گئے جس سے انہیں جسمانی طور پر شدید اذیت ہوئی۔

اتفاقاً انہی دنوں نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی یا خادم آئے ہوئے تھے، میں نے ان سے کہا کہ جا کر نبی ﷺ سے ایک خادم کی درخواست کرو تاکہ اس گرمی سے توجہ جاؤ، چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، انہوں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک یاغی یاغی خادم موجود ہیں، لیکن وہ اپنی درخواست پیش نہ کر سکیں اور واپس آ گئیں۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور آخر میں نبی ﷺ کا یہ فرمان ذکر کیا کہ کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، اس پر انہوں نے چادر سے اپنا سر نکال کر کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں، پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۱۳۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَرِيَّ أَنَّ صَلَاةَ الْوُسْطَى صَلَاةُ الصُّبْحِ قَالَ فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ يَوْمَ الْأَحْزَابِ افْتَتَلُوا وَحَسَبُونَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلْنَا قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ أَمَلْنَا بَطُونَهُمْ نَارًا كَمَا حَسَبُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى قَالَ فَعَرَفْنَا يَوْمَئِذٍ أَنَّ صَلَاةَ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ [راجع: ۱۰۹۱]۔

(۱۳۱۴) عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صلوٰۃ وسطیٰ فجر کی نماز کو سمجھتے تھے، پھر ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے غزوہ احزاب کے موقع پر جنگ شروع کی تو مشرکین نے ہمیں نماز عصر پڑھنے سے روک دیا، اس موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، اس دن ہمیں پتہ چلا کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔

(۱۳۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْرُورَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ حُلَّةً سَبْرَاءَ فَلَبِسَهَا وَخَرَجَ عَلَى الْقَوْمِ فَعَرَفَ الْقَوْمَ الْعَصَبَ فِي وَجْهِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُسَقِّفَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ [راجع: ۱۶۹۸]۔

(۱۳۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک ریشمی جوا میرے پاس بھیج دیا، میں نے اسے زیب تن کر لیا، لیکن جب نبی ﷺ کے روئے انور پر نارنگی کے اثرات دیکھے تو میں نے نبی ﷺ کے حکم پر اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱۳۱۶) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سُرَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا خَصَرَتْ الْعَصْرَ أَتَى بِتَوْبٍ مِنْ حَاءٍ فَأَعَدَّ مِنْهُ كُفًّا فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرَجَلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ قُضْلَةً فَشَرِبَ قَالِمًا وَقَالَ إِنَّ نَأْتَ يَكْرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهَذَا وَضَوْءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ (راجع: ۱۶۸۳)۔

(۱۳۱۶) نزول بن برہہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر مسجد کے صحن میں بیٹھ گئے تاکہ لوگوں کے مسائل حل کریں، جب نماز عصر کا وقت آیا تو ان کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا، انہوں نے چلو بھر کر پانی لیا اور اپنے ہاتھوں، بازوؤں، چہرے، سر اور پاؤں پر پانی کا گلیا ہاتھ پھیرا، پھر کھڑے کھڑے وہ پانی پی لیا اور فرمایا کہ کچھ ٹوٹ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند سمجھتے ہیں حالانکہ نبی علیہ السلام نے بھی اسی طرح کیا ہے جیسے میں نے کیا ہے اور جو آدمی بے وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یا اس شخص کا وضو ہے۔

(۱۳۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِشِرَاحَةَ لَعَلَّكَ اسْتَكْرَهْتَ لَعَلَّ رَوْحِكَ لَعَلَّكَ قَالَتْ لَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جِلْدَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا فِقِيلَ لَهُ لِمَ جِلَدْتَهَا ثُمَّ رَجَمْتَهَا قَالَ جِلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ۱۷۱۶)۔

(۱۳۱۷) امام شعیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شراحہ ہمدانیہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو سکتا ہے تجھے زہر تو کسی اس کام پر مجبور کیا گیا ہو شاید وہ تمہارا شوہر ہی ہو؟ لیکن وہ ہر بات کے جواب میں ”نہیں“ کہتی رہی، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضع حمل کے بعد اسے کوڑے مارے، اور پھر اس پر حد رجم جاری فرمائی کسی نے پوچھا کہ آپ نے اسے دونوں مزامیں کیوں دیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے کتاب اللہ کی روشنی میں اسے کوڑے مارے ہیں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اسے رجم کیا ہے۔

(۱۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ حَسَابٍ قَالَ لَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلِمَهُ (قال الألبانی: صحيح بما قبله (الترمذی: ۲۹۰۹)۔ قال شعيب: حسن لغیر وهذا اسنادہ ضعیف)۔

(۱۳۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَتَى عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مَكَاتِبِي فَأَعِنِّي فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيَهُنَّ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جَبَلٍ مِصْرَ دَنَابِرَ لَأَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ فُلْتُ بَنَى قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحَبْلِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سُوءِ الْإِسْوَاقِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ غَرِيبٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: حَسَنٌ (التِّرْمِذِيُّ: ٣٥٦٣). قَالَ شُعَيْبٌ: اسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

(۱۳۱۹) ابو اہل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ امیر المؤمنین! میں بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں، آپ میری مدد فرمائیے، انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جو نبی علیہ السلام نے مجھے سکھائے تھے؟ اگر تم پر ”جبل صبر“ کے برابر بھی دینار قرض ہوگا تو اللہ اسے ادا کروادے گا، اس نے کہا کیوں نہیں، فرمایا یہ دعا پڑھتے رہا کرو۔

”اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ“

”اے اللہ! آپ اپنے حلال کے ذریعے حرام سے میری کفایت فرمائیے اور اپنی مہربانی سے مجھے اپنے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز فرما دیجئے۔“

(١٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَرُوِّعَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ  
الْمُقَرِّي وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَسَابٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْقَوَارِيرِيِّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ  
زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَيٍّ فِي بُكُورِهِمَا [قال شعيب: حسن لغیره وهذا اسناد ضعيف]. [النظر:  
١٣٢٩، ١٣٣٠، ١٣٣١، ١٣٣٢، ١٣٣٣]

(۱۳۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وعادہ کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میری امت کے جمع کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرَّةُ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مُوسَى قَاتَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ عَلِيٌّ أَبِي مُوسَى فَأَمَرَهُ بِأَمْرِ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهَدَى هَذَا يَتَكَ الطَّرِيقَ وَادْكُرْ بِالسَّيِّئَاتِ تَسْبِيحَهُ السَّهْمِ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ وَأَمَرَنِي أَبُو بُرَّةُ إِلَى السَّيِّئَةِ أَوْ الْوَسْطَى قَالَ عَاصِمٌ أَنَا الَّذِي اشْتَبَهَ عَلَى ابْنَيْهِمَا عَنِي وَنَهَانِي عَنِ الْبَيْتَةِ قَالَ أَبُو بُرَّةُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا الْبَيْتَةُ وَمَا الْقَسِيَّةُ قَالَ إِنَّمَا الْبَيْتَةُ شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ لِيُفْعِلْنَ عَلَى رِجَالِهِمْ وَأَنَّ الْقَسِيَّةَ قَيْبَابٌ كَانَتْ تَلْبَسُ مِنَ الشَّامِ أَوْ الْيَمَنِ شَكَ عَاصِمٌ فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَثْنَالُ النَّارِ قَالَ أَبُو بُرَّةُ فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّيِّئَةَ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ [راجع، ۵۸۶].

(۱۳۲۱) حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، انہوں نے آ کر ہمیں سلام کیا اور میرے والد صاحب کو لوگوں کا کوئی معاملہ سپرد فرمایا اور فرمانے لگے کہ مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اللہ سے ہدایت کی دعاء مانگا کرو اور ہدایت سے ہدایت الطریق مراد لیا کرو اور اللہ سے درستی اور سدا کی دعاء کیا کرو اور اس سے تیر کی درستی مراد لیا کرو۔

نیز نبی ﷺ نے مجھے شہادت یا درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اس لئے انگلیوں کا اشارہ میں صحیح طور پر سمجھ نہ سکا، پھر انہوں نے فرمایا نبی ﷺ نے مجھے سرخ دھاری دار اور ریشمی کپڑوں سے منع فرمایا ہے، ہم نے پوچھا امیر المؤمنین! ”میر“ (یہ لفظ حدیث میں استعمال ہوا ہے) سے کیا مراد ہے؟ یہ کیا چیز ہوتی ہے؟ فرمایا عورتیں اپنے شوہروں کی سواری کے کجاوے پر رکھنے کے لئے ایک چیز بناتی تھیں (جسے زین پوش کہا جاتا ہے) اس سے وہ مراد ہے، پھر ہم نے پوچھا کہ ”تسیہ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا شام کے وہ کپڑے جن میں ”اترج“ جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے، ابو بردہ کہتے ہیں کہ جب میں نے کتان کے بنے ہوئے کپڑے دیکھے تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں۔

(۱۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ أَخُو حَجَّاجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَى شَهْرٌ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا سَأَلَ عَنْ هَذَا بَعْدَ رَجُلٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى شَهْرٌ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمْ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ وَلَهُ يَوْمٌ تَابَ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ [اسنادہ ضعیف۔ قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۷۴۱)، والدارمی: ۱۷۶۳، والبیہقی: ۶۶۹، و ابویعلی: ۲۶۷]، [انظر: ۱۳۳۵]۔

(۱۳۲۳) نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا امیر المؤمنین! رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینے کے روزے رکھنے کی تاکید کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے صرف ایک آدمی کو نبی ﷺ سے ایسا سوال کرتے ہوئے سنا تھا، اس کے بعد یہ واحد آدمی ہے جس سے میں یہ سوال سن رہا ہوں، اس کے جواب میں نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر تم رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنا چاہتے ہو تو ماہ محرم کے روزے رکھو، کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔

(۱۳۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ وَ حَدَّثَنِي عَنْهُوَ النَّائِلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا [راجع: ۱۳۲۰]۔



(۱۳۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میری امت کے صحیح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(۱۳۲۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ حَالِدِ بْنِ عَقِمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ صَلَّى لَدَعَا بِطَهْوَرٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِالطَّهْوَرِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَعْلَمَنَا فَأَتَيْنِي بِطَلَسٍ وَإِنَاءٍ فَرَفَعَ الْإِنَاءَ فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَفَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْفَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَتَنَشَّرَ مِنْ الْخُفِّ الَّذِي أَخَذَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَيَدَهُ الشَّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ جَعَلَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشَّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَهُ طَهْوَرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هَذَا (راجع: ۱۸۷۶)۔

(۱۳۲۳) عبد خیر کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ نماز پڑھ چکے تھے، انہوں نے پانی منگوایا، ہم سوچنے لگے کہ نماز پڑھنے کے بعد اب یہ پانی کا کیا کریں گے، ان کا مقصد صرف ہمیں تعلیم دینا تھا، چنانچہ ان کے پاس ایک ٹشت اور برتن لایا گیا، انہوں نے وہ برتن اٹھایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا، اور تین مرتبہ انہیں دھویا، پھر اسے برتن میں ڈالا، تین مرتبہ کلی کی، تاکہ میں پانی ڈالا، تین مرتبہ ناک صاف کی اور تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کھینوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر دوبارہ اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈالا، اور دونوں پھیلیوں سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے، پھر فرمایا کہ جو شخص نبی ﷺ کا طریقہ وضو معلوم کرنا چاہتا ہے تو نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

(۱۳۲۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ أُنْبَاثَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ أَبُو حَنِيمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بَدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِمُحْوِيهَا وَجَلُودِهَا وَأَجْلِيَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَاوِزَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عَيْنِدَنَا (راجع: ۱۰۹۳)۔

(۱۳۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے موقع پر آپ کے ساتھ موجود رہوں، اور یہ کہ ان اوتوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دوں اور گوشت بھی تقسیم کر دوں، اور یہ بھی حکم دیا کہ تصاب کو ان میں سے کوئی چیز مزدوری کے طور پر نہ دوں، اور فرمایا کہ اسے ہم اپنے پاس سے مزدوری دیتے تھے۔

(۱۳۲۶) حَدَّثَنَا مُعَاذُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عَيْنِدَنَا (راجع: ۱۰۹۳)۔

(۱۳۲۶) گذشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے لیکن اس کے آخر میں یہ نہیں ہے کہ اس کی مزدوری ہم اپنے پاس

سے دیتے تھے۔

(۱۳۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَنبَأَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّامِطِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْمَاحْزَابِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ أَوْ قَالَ حَتَّى آبَتِ الشَّمْسُ إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ (راجعہ: ۱۵۹۱)۔

(۱۳۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۳۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي طَلْحَانَ الْخَنَسِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبَى بِامْرَأَةٍ قَدْ رَزَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَذَمُّوا بِهَا لِيُرْجَمُوا فَلْيَبْهَمُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا رَزَتْ فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا فَانْتَزَعَهَا عَلِيٌّ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَرَدَّاهُمْ فَرَجَعُوا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا رَدَّكُمْ قَالُوا رَدَّكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا قَعَلَ هَذَا عَلِيٌّ إِلَّا لِيَسْأَلَ قَدْ عَلِمَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَلِيٌّ فَجَاءَ وَهُوَ يَشِيءُ الْمُغْضَبُ فَقَالَ مَا لَكَ رَدَدْتَ هَؤُلَاءِ قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَفَعَ الْقَلَمَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَقِظَ وَعَنْ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَعَنْ الْمُسْتَكِلِ حَتَّى يَغْفَلَ قَالَ بَلَى قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّ هَذِهِ مُتَلَاةٌ بَيْنِي فَلَنْ لَعَلَّهُ أَتَانَا وَهُوَ بِهَا فَقَالَ عُمَرُ لَا أَذْرى قَالَ وَأَنَا لَا أَذْرى فَلَمْ يُرْجَمْهَا قَالَ الْأَبَانِيُّ: (صحيح دون: (فعله ...)) (ابو عاود: ۵۱۰۲) قال شعيب: صحيح لغيره [النظر: ۱۳۶۱]۔

(۱۳۲۸) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس نے بدکاری کی تھی، جرم ثابت ہو جانے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے رجم کرنے کا حکم دے دیا، لوگ اسے رجم کرنے کے لئے لے کر جا رہے تھے کہ راستے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ مل گئے، انہوں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ اس نے بدکاری کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیا اور ان لوگوں کو واپس بھیج دیا، وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے پوچھا کہ تم لوگ واپس کیوں آ گئے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپس بھیجا ہے، فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے یہ کام یوں ہی نہیں کیا ہوگا، انہیں ضرور اس کے متعلق کچھ علم ہوگا چنانچہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو کچھ ناراض سے محسوس ہو رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے لوگوں کو واپس بھیجنے کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہوتے ہیں، سویا ہوا شخص جب تک بیدار نہ ہو جائے، بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور دیوانہ جب تک اس کی عقل واپس نہ آجائے؟ فرمایا کیوں نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ عورت فلاں قبیلے کی دیوانی عورت ہے، ہو سکتا ہے کہ جس شخص نے اس سے

بدکاری کی ہے، اس وقت یہ اپنے ہوش میں نہ ہو اور دیوانی ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے تو نہیں پتہ، انہوں نے کہا کہ پھر مجھے بھی نہیں پتہ، تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اس پر حد رجم جاری نہیں فرمائی۔

(۱۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأَمَّتِي فِي بُكُورِهَا [راجع: ۱۳۲۰]۔

(۱۳۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(۱۳۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأَ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ رَاكِعٌ وَإِذَا رَكَعْتُمْ لَعَنُوكُمُ اللَّهُ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَأَذْعُوا الْقَعِينَ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لغيره وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۱۳۲۷]۔

(۱۳۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تم رکوع میں جاؤ تو اللہ کی عظمت بیان کیا کرو اور جب سجدہ میں جاؤ تو اس سے دعا کیا کرو، امید ہے کہ تمہاری دعا قبول ہوگی۔

(۱۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأَمَّتِي فِي بُكُورِهَا [راجع: ۱۳۲۰]۔

(۱۳۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(۱۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدَةُ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ لَعَلَّكَ لَنَا عُبَيْدَةُ ثَلَاثَ مِرَالٍ وَخَلَّفَ لَهُ عَلِيُّ لَوْلَا أَنْ تَبَيَّنُوا أَنْبَاءَكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَنْ لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّجُ الْيَدِ أَوْ مُتَدُونُ الْيَدِ أَحْسَبُهُ قَالَ أَوْ مُودِنُ الْيَدِ [راجع: ۱۳۲۶]۔

(۱۳۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلق تھا مجھے ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاتے تو میں تم سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی علیہ السلام کی زبان سے ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے،



جانتے ہو تو ماہِ حرم کے روزے رکھو، کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔

(۱۳۳۶) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا جِيرَانُكَ وَحَلَفَاؤُكَ وَإِنَّ نَاسًا مِنْ عِبِيدِنَا قَدْ أَتَوْكَ لَيْسَ بِهِمْ رَغَبَةٌ فِي الدِّينِ وَلَا رَغَبَةٌ فِي الْفَقْرِ إِنَّمَا قَرُّوا مِنْ ضِيَاعِنَا وَأَمْوَالِنَا فَأَرُدُّهُمْ إِلَيْنَا فَقَالَ لِيَأْبَى بَكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَقُولُ قَالَ صَدَقُوا إِنَّهُمْ جِيرَانُكَ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِمُتَمَّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَقُولُ قَالَ صَدَقُوا إِنَّهُمْ لَجِيرَانُكَ وَحَلَفَاؤُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِئْذَنَ

ضعیف۔ قال الأسدي: ضعيف الاسناد نحوه (ابوداؤد: ۲۷۰۰، الترمذی: ۳۷۱۵)۔

(۱۳۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے پڑوسی اور اور آپ کے حلیف ہیں، ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آ گئے ہیں، انہیں دین سے رغبت ہے اور نہ ہی اس کی سمجھ بوجھ سے کوئی دلچسپی ہے، اصل میں وہ ہماری جائیداد اور مال و دولت اپنے قبضہ میں کر کے فرار ہو گئے ہیں، اس لئے آپ انہیں ہمارے حوالے کر دیں، نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ان کی یہ بات تو صحیح ہے کہ یہ آپ کے پڑوسی ہیں، اس پر نبی ﷺ کے رخ انور کا رنگ بدل گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی رائے پوچھی تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کے پڑوسی اور حلیف تو واقعتاً ہیں، اس پر نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ (کیونکہ نبی ﷺ اس سے مشرکین کی بات کی تائید ہوتی تھی)

(۱۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ أَفَرَأَى فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَفَرَأَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ لَإِذَا رَكَعْتُمْ فَعُظِّمُوا اللَّهَ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَقَعْنُ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ (إصحاق: ۱۳۳۰)۔

(۱۳۳۷) نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا میں رکوع اور سجدہ میں قراءت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں تلاوت قرآن سے منع کیا گیا ہے، جب تم رکوع کرو تو اللہ کی عظمت بیان کرو، اور جب سجدہ کرو تو خوب توجہ سے دعاء مانگو، امید ہے کہ تمہاری دعاء قبول ہوگی۔

(۱۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْحَجَةِ لَعَرَفَاتُ يَرَى بَطُونَهَا مِنْ ظُهُورِهَا وَظُهُورُهَا مِنْ بَطُونِهَا فَقَالَ أَغْرَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ هِيَ قَالَ لَيْسَ

أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطَعَمَ الطَّعَامَ وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَتَامَأُ صَحِيحُهُ: (۲۱۳۶)۔ قال الترمذی:

غریب، قال الالبانی: حسن (الترمذی: ۱۹۸۴ و ۲۵۲۷)۔ قال شعب: حسن لغیرہ۔ وهذا اسناد ضعیف

(۱۳۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایسے بالا خانے بھی ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے ہی نظر آتا ہے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے، ایک دیہاتی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کس کے لئے ہیں؟ فرمایا اس شخص کے لئے جو اچھی بات کرے، ضرورت مندوں کو کھانا کھلائے اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو صرف رضاء الہی کے لئے نماز تہجد ادا کرے۔

(۱۳۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقَرَّبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاحِمِ بْنِ زَيْدٍ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ يَعْقُوبَ التَّائِي حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِمَاتِي فِي بَكُورِهَا: (صح: ۱۳۲۰)۔

(۱۳۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(۱۳۴۰) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَجَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لُحُصَصَ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ قَالَ قَالَ النَّاسُ قَالَعِلْمُنَا مَنْ هُوَ وَاللَّهِ لَنُبَيِّنَنَّ عِزَّتَهُ قَالَ أَسْنَدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي قَالُوا إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخِيفَ إِذَا قَالَ لَا وَلَكِنْ أَسْلَمَكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (صح: ۱۱۰۷۸)۔

(۱۳۴۰) عبد اللہ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اس وقت کی قسم جو دنانے کو چھارتی اور جاندہ کو بیدار کرتی ہے یہ دازخی اس سر کے خون سے رنگین ہو کر رہے گی، لوگوں نے کہا کہ امیر المؤمنین! ہمیں اس کا نام پتہ بتائیے، ہم اس کی نسل تک متادیں گے، فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہیں میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل نہ کرو، لوگوں نے عرض کیا کہ جب آپ کو یہ بات معلوم ہے تو پھر ہم پر اپنا نائب ہی مقرر کرو دیجئے، فرمایا نہیں، میں تمہیں اسی کیفیت پر چھوڑ کر جاؤں گا جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تھا۔

(۱۳۴۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا زَيْنَةُ عَنِ السَّيِّ عَنِ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرْقَائِكُمُ الْعُدُودَ مَنْ أَحْصَيْنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصَنَّ فَإِنَّ أَمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنْتٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقِيمَ عَلَيْهَا الْحُدَّ فَاتَّبَعْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَبِيدٌ يَتَفَقَّسُ فَنَحْشِيْتُ إِنَّ أَمَّا جَلَدْتُهَا أَنْ تَمُوتَ فَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتِ: (صححه مسلمہ ۱۷۰۵)۔ والضیائی: ۱۱۲، و ابو یعلیٰ: ۱۳۲۶)۔

(۱۳۳۱) ابو عبد الرحمن سہمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! اپنے غلاموں یا بندیوں پر بھی حدود جاری کیا کرو، خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی ایک باندی سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا تھا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر سزا جاری کرنے کا حکم دیا، جب میں اس پر حد جاری کرنے لگا تو پتہ چلا کہ ابھی اس کا نفاس کا زمانہ تازہ ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں کوڑے لگنے سے یہ مری نہ جائے، چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا معاملہ ذکر کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔

(۱۳۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُصْرَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ إِنَّكَ تَبْعُنِي إِلَى قَوْمٍ وَهُمْ أَسَنُّ مِنِّي لِأَقْضِي بَيْنَهُمْ فَقَالَ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي لِقَبْلِكَ وَبَيَّضَتْ لِسَانُكَ (رايح: ۱۶۶۶)۔

(۱۳۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف فیصلہ کرنے کے لئے بھیج رہے ہیں جو مجھ سے بڑی عمر کے ہیں فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا۔

(۱۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سَوْقًا مَا فِيهَا بَيْعٌ وَلَا شِرَاءٌ إِلَّا الصُّورُ مِنَ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا وَإِنَّ فِيهَا لَمَجْمَعًا لِلْعُورِ الْعَيْنِ يَرْفَعْنَ أَصْوَاتًا لَمْ يَرَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقْلُنَّ نَحْنُ الْعَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ الرَّاحِمَاتُ فَلَا نَسْحَطُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبُؤُوسُ فَمَنْ لَطُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ (قال الترمذی: غریب۔ قال الألبانی: ضعيف الترمذی: ۲۵۵۰ و ۲۵۶۴ و ابن ابی شیبہ: ۱۳/۱۱۰)۔ [انظر: ۱۳۴۴]۔

(۱۳۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک بازار ہوگا لیکن اس میں خرید و فروخت نہ ہوگی، اس میں صرف مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی، جس آدمی کو جو صورت پسند ہوگی وہ اس میں داخل ہو جائے گا، نیز جنت میں عورئین کا ایک مجمع لگتا ہے جہاں وہ کہ ان جیسا حسین خلائق عالم نے نہ دیکھا ہوگا، اپنی آوازیں بلند کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی تادم نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ راضی رہنے والی ہیں، ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم تازہ نعم میں پلّی ہوئی ہیں اس لئے ہم کبھی نہیں رہیں گی، اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ہمارے اور جس کے ہم ہیں۔

(۱۳۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ أَبُو حَبِشَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سَوْقًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا مَجْمَعُ الْعُورِ الْعَيْنِ يَرْفَعْنَ أَصْوَاتًا فَذَكَرَ مِثْلَهُ [انظر ما قبله]۔

(۱۳۳۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ النَّبَخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتَّابٍ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِجْوَةَ عَنْهُ أَنَّ تَوْصَاةً ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَصُوْنِهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ وَصُوْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذَا [راجع: ۹۷۱]۔

(۱۳۳۵) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دعوایہ سر کا مسح کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا، پھر فرمایا کہ جو شخص نبی ﷺ کا طریقہ وضو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ یہ دیکھ لے۔

(۱۳۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِجْوَةَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَائِيهِمْ يَعْرِفُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَعْرِفُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ فَنَالَهُمْ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِذَا قَالَ شَيْءٌ: صَحِيحٌ لغيره]۔

(۱۳۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک قوم ایسی آئے گی جو اسلام سے ایسے نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، یہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے طلق سے نیچے نہیں اتر سکے گا، ان سے قتال کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۱۳۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ الْمُصَرَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِجْوَةَ عَنْهُ (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُصَرَّبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِجْوَةَ عَنْهُ قَالَ إِذَا احْمَرَّ النَّاسُ وَلَقِيَ الْقَوْمَ الْقَوْمَ اتَّقَيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَكُونُ مِنَّا أَحَدٌ أَذْنَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْهُ [راجع: ۶۵۴]۔

(۱۳۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن ہم لوگ نبی ﷺ کی پناہ میں آ جاتے تھے، اس دن نبی ﷺ کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی دشمن کے اتنا قریب نہ تھا۔

(۱۳۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِجْوَةَ عَنْهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَرَدَتْ أَسَامَةُ فَجَعَلَ يُعَوِّذُ عَلَى نَاقَتِهِ وَالنَّاسُ يَقْضِرُونَ الْإِبِلَ يَمِينًا وَيَسْمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّيِّئَةُ أَيُّهَا النَّاسُ وَقَفَ حِينَ غَابَتْ الشَّمْسُ فَآتَى جَمْعًا فَضَلَّى بِهَا الصَّلَاتَيْنِ يَحْيَى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ بَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَقَفَ عَلَى فَرْحٍ فَقَالَ هَذَا فَرْحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعُ كُلِّهَا مَوْقِفٌ قَالَ لَمْ سَارَ فَلَمَّا أَتَى مُحَسَّرًا فَرَعَهَا فَخَبَّتْ حَتَّى جَارَ الزَّوَادِي ثُمَّ حَسَبَهَا وَارْزَقَتْ الْفَضْلَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمُنْعَرَفَ فَقَالَ هَذَا الْمُنْعَرَفُ وَمَنْى كُلُّهَا مُنْعَرَفٌ ثُمَّ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَنَعَمَ



قَالَتْ إِنَّ أَبِي سَبَّحَ قَدْ أَفْنَدَ وَقَدْ أَفْرَحَنَّهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِءُ أَنْ أُحْجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ فَأَذَى عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَلَوْ عَنِّي الْقَضِيلُ فَقَالَ لَهُ النَّعَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَوَيْتَ عَنِّي أَبِي عَمَكَ قَالَ رَأَيْتَ شَأْنًا وَشَأْنًا فَبَحِثْتُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِمَا قَالَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَقْضُتْ قَبْلَ أَنْ أُخْلِقَ قَالَ فَاخْلُقْ أَوْ قَصُرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَاتَّقِ زَمْرَمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِمَا يَتَكَبَّرُ لَوْلَا أَنْ يُغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَيْهَا لَنَزَعْتُ (راجع: ۱۵۶۲)۔

(۱۳۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا عرفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر غروب شمس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے، اپنے پیچھے حضرت اسامہؓ کو بٹھالیا اور اپنی سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے لوگو! سکون اور اطمینان اختیار کرو۔

پھر آپ مزدلفہ پہنچے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، اور رات بھر وہیں رہے، صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبلِ عرفہ پر تشریف لائے، وہاں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے وادی محسر پہنچے، وہاں ایک لمحے کے لئے رکے پھر اپنی اونٹنی کو سرپٹ دوڑا دیا تاکہ اس وادی سے نکل گئے (کیونکہ یہ عذاب کی جگہ تھی)۔

پھر سواری روک کر اپنے پیچھے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا، اور چلتے چلتے منی پہنچ کر حجرہ عقبہ آئے اور اسے نکلیاں ماریں، پھر قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے اور منی پورای قربان گاہ ہے، اتنی دیر میں بنو نضیم کی ایک نوجوان عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اور کہنے لگی کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ تقریباً ختم ہو چکے ہیں لیکن ان پر حج بھی فرض ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! تم اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتی ہو، یہ کہتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی گردن موڑ دی (کیونکہ وہ اس عورت کو دیکھنے لگے تھے)۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی گردن کس حکمت کی بناء پر موڑی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ دونوں نوجوان ہیں، مجھے ان کے بارے شیطان سے اسن نہ ہوا اس لئے دونوں کا رخ پھیر دیا، بہر حال! تھوڑی دیر بعد ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہال کٹوا لیے، اب کیا کروں؟ فرمایا اب قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں، ایک اور شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے طلق سے پہلے طواف زیارت کر لیا، فرمایا کوئی بات نہیں، اب طاق قصر کرلو۔

اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف زیارت کے لئے حرم شریف پہنچے، طواف کیا، زمزم پیا اور فرمایا بوعبدالمطلب! احبابوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری پوری کرتے رہو، اگر لوگ تم پر غالب نہ آ جاتے تو میں بھی اس میں سے ذول کھنچ کھنچ کر نکالتا۔

(۱۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْبَرِّ عَنْ ابْنِ الْبَرِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَكْفِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي

عَبْدُ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ قَالَ أَحَدَ يَدَيَّ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنْطَلَقْنَا نَمْشِي حَتَّى جَلَسْنَا عَلَى شَطْرِ الْفُرَاتِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَفْغُوسَةٍ إِلَّا قَدْ سَبَقَ لَهَا مِنَ اللَّهِ شَقَاءٌ أَوْ سَعَادَةٌ فَلَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَ إِذَا نَعْمَلُ قَالَ اْعْمَلُوا فِكُلُّ مُسَرَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَيُسَّرُ لَكُمْ سَرُورًا رَاحَةً (۱۶۲۱)۔

(۱۳۴۹) ابو عبد الرحمن سلمیؒ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت علیؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چہل قدمی کرتے ہوئے چلے رہے، حتیٰ کہ فرات کے کنارے جا کر بیٹھ گئے، تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ایک دن نبیؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا شقی یا سعید ہونا اللہ کے علم میں موجود اور متعین ہے، صحابہ کرامؓ پیچھے نہ رہیں پوچھا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہوگا، پھر آپؐ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس شخص نے دیا، تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تو ہم اس کے لئے آسانی کے اسباب پیدا کر دیں گے اور جو شخص بغل اختیار کرے، اپنے آپ کو مستغنی ظاہر کرے اور اچھی بات کی تکذیب کرے تو ہم اس کے لئے سختی کے اسباب پیدا کر دیں گے۔

(۱۳۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتَّهٍ الْوَادِعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَالَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَنَوَّضًا فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّمَصَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَالَّذِي رَأَيْتُمُوهُي فَعَلْتُ (راجع: ۱۹۷۱)۔

(۱۳۵۰) ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علیؑ کو گھن میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے پانی منگوا لیا اور پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کہنوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، اور وضو کا بچا ہوا پانی لے کر کھڑے کھڑے پی گئے اور فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تمہیں نبیؐ کا طریقہ وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۳۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو حَفِصَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتَّهٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَّضًا ثَلَاثًا ثَلَاثًا (راجع: ۱۹۷۱)۔

(۱۳۵۱) حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ نبیؐ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین مرتبہ دھویا۔

(۱۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتَّهٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَوَّضًا فَأَنْفَى كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ

قَدَمْنِي إِلَى الْكُفَّيْنِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَّ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۹۷۱]۔

(۱۳۵۲) ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علیؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے پہلے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو صاف کیا، پھر تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ دونوں بازو دھوئے، سر کا مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے، پھر کھڑے ہو کر وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا اور فرمایا میں تمہیں نبیؐ کا طریقہ وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْقَزَائِيُّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو مَكْرٍ النَّصْرِيُّ وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبَسَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا اتَّجَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ غُورِي ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ [اخرجه عبد بن حميد: ۵۰۹۶ و ابو يعلى: ۲۹۵۰] [انظر: ۱۳۵۵]۔

(۱۳۵۳) ابو مکرہ نصریؒ "جنہوں نے حضرت علیؓ کو پایا تھا" سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے تین درہم کا ایک کپڑا خریدا، جب اسے پہنا تو یہ دعاء پڑھی کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس عطا فرمایا جس سے میں لوگوں میں خوبصورت لگتا ہوں اور اپنا ستر چھپاتا ہوں، پھر فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو بھی یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۳۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتِّهَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ قَالَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ شَرِبَ فَضَلَّ وَضُوئِهِ [راجع: ۱۹۷۱]۔

(۱۳۵۴) ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص نبیؐ کا وضو دیکھنا چاہتا ہے وہ میری طرف دیکھے، پھر انہوں نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔

(۱۳۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا مُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ السَّمَّاعُ عَنْ أَبِي مَكْرٍ أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا أَتَى غُلَامًا حَدَّثَنَا فَاشْتَرَى مِنْهُ قَمِيصًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَلَبَسَهُ إِلَى مَا بَيْنَ الرُّسْغَيْنِ إِلَى الْكُفَّيْنِ يَقُولُ وَلَبَسَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا اتَّجَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ غُورِي لَقِيلَ هَذَا شَيْءٌ تَرَوِيهِ عَنْ نَفْسِكَ أَوْ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ عِنْدَ الْكُسُورَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا اتَّجَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ غُورِي [راجع: ۱۳۵۳]۔

(۱۳۵۵) ابو مکرہ نصریؒ "جنہوں نے حضرت علیؓ کو پایا تھا" سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے تین درہم کا ایک کپڑا خریدا، جب اسے پہنا تو یہ دعاء پڑھی کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس عطا فرمایا جس سے میں لوگوں میں خوبصورت لگتا ہوں اور اپنا ستر چھپاتا ہوں، پھر فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو بھی یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ عَنْ أَبِي مَطَرٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أَرِنِي وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَوَّ عِنْدَ الزَّوَالِ لَدَعَا قُبْرًا فَقَالَ إِنِّي بَكُونُ مِنْ مَاءٍ لَفَسَلُ كَفَيْهِ وَوَجْهَهُ ثَلَاثًا وَكَمُضَمُّ ثَلَاثًا فَأَدْخَلَ بَعْضُ أَصَابِعِهِ فِي يَدِهِ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَاحِدَةً فَقَالَ فَادْخُلْهُمَا مِنْ الْوُجْهِ وَخَارِجُهُمَا مِنَ الرَّأْسِ وَرَجُلِيهِ إِلَى الْكُمَيْنِ ثَلَاثًا وَلِحْيَتَهُ تَهْتَطِلُ عَلَى صَدْرِهِ ثُمَّ حَسَا حَسَوَةً بَعْدَ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ آيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا كَانَ وَضُوءُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسناداه ضعيف، أخرجه عبد بن حميد: ۹۵۰.

(۱۳۵۶) ابو طر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ زوال کے وقت مسجد میں باب الرحبہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ مجھے نبی ﷺ جیسا وضو کر کے دکھائیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام قنبر کو بلا کر فرمایا ایک کنورے میں پانی لے کر آؤ، پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو تین مرتبہ دھویا، ۳ مرتبہ ہاتھ کی اور اپنی ایک انگلی منہ میں ڈالی، تاکہ میں تین مرتبہ پانی ڈالا، تین مرتبہ بازوؤں کو دھویا، ایک مرتبہ سر کا مسح کیا، چہرہ کی طرف سے اندر کے حصے کا اور سر کی طرف سے باہر کے حصے کا اور تین مرتبہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے، اس وقت ان کی ڈاڑھی سینے پر لٹک رہی تھی، پھر انہوں نے وضو کے بعد ایک گھونٹ پانی پیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ نبی ﷺ اس طرح وضو فرماتے تھے۔

(۱۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ آهَاءَهُ وَأُمَّةً لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعِيدٍ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ أَبُو يُؤَيَّةَ يَأْخُذُ رَأْسَهُ ۝ ۱۷۰۹ ۝

(۱۳۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کبھی کسی کے لئے "سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے" اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا، غزوہ احد کے دن آپ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ سعد! تیرے چٹکے، تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

(۱۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَتَوَقَّى فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَزَوِّجُ إِلَيْنَا قَالَ وَعِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ تِلْكَ ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ راجع: ۱۶۲۰ ۝

(۱۳۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا

جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میری رضاعی بیٹی ہے (در اصل نبی مدینہ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بیٹھی بھی)

(۱۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَبَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّوْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلَةً فَوَكَّبَهَا فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ لَوْ اتَّخَذْنَا مِثْلَ هَذَا قَالَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَنْزُوا الْخَمِيرَ عَلَى الْخَبَلِ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (راجع: ۱۷۸۵)

(۱۳۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی مدینہ کی خدمت میں بطور ہدیہ کے ایک فخر پیش کیا گیا، نبی مدینہ اس پر سوار ہوئے، کسی صحابی نے نبی سے پوچھا اگر ہم بھی یہ جانور حاصل کرنا چاہیں؟ نبی مدینہ نے فرمایا کیا تم گھوڑوں پر گدھوں کو کدوانا چاہتے ہو؟ یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو جاہل ہوں۔

(۱۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ النَّافِدِ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ الرَّقْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أَرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَنَا بَلَى قَالَ فَأَتُونِي بِطَلَسٍ وَتَوَرُّ مِنْ مَاءٍ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْزَلَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا (راجع: ۱۹۷۱)

(۱۳۶۱) ابویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں نبی مدینہ کی طرح وضو کر کے دکھاؤں؟ ہم نے عرض کیا یوں نہیں، انہوں نے فرمایا پھر میرے پاس ایک طشت اور پانی کا ایک برتن لے کر آؤ، چنانچہ پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے، سر کو مسح کیا اور تین مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے۔

(۱۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِي طَبَّانٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَفَعَ الْقَلَمَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّاسِمِ حَتَّى يَسْتَقِفَّ وَغَرَّ الصَّبْرَ حَتَّى يَكْتَبَرَ وَعَنْ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَعْقِلَ (راجع: ۱۳۲۸)

(۱۳۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں؟

① سویا ہوا شخص جب تک بیدار نہ ہو جائے۔

② بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

⑤ بخون، جب تک اس کی عقل لوٹ نہ آئے۔

(۱۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي نَحْسَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْأَكْبَرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ أَرْبَعًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنْ أَنْبِيَائِ اللَّهِ أُعْطِيتُ مَقَاتِيحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ [راجع: ۱۷۶۳]۔

(۱۳۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے چار چیزیں ایسی دی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے ہیں، میرا نام "احمد" رکھا گیا ہے، مٹی کو میرے لیے پانی کی طرح پاک کرنے والا قرار دیا گیا ہے اور میری امت کو بہترین امت کا خطاب دیا گیا ہے۔

(۱۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلَى أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [قال شبیب: حسن لغیره، أخرجه البزار: ۶۶۷، والنسائی فی عمل اليوم والليلة: ۱۶۳۷]۔

(۱۳۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم انہیں زبان سے ادا کرو تو تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں حالانکہ تمہارے گناہ معاف ہو چکے، یہ کلمات کہہ لیا کرو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، وہ علیم و کریم ہے، اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

(۱۳۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ أَكْبَلَ الرِّبَا وَمَوْلَاكَ وَشَاهِدِيكَ وَكَتَابِيكَ وَالْمُحَلَّلَ وَالْمُؤَاشِعَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَمَنَاعَ الصَّدَقَةِ وَنَهَى عَنِ التَّوْحِجِ [راجع: ۱۶۳۵]۔

(۱۳۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سود کھانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم کو گودانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ نوحہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۱۳۶۵) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ قَالَ يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْنَبَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَلِلَّهِ أَغْدَلُ مِنْ أَنْ يُشَى عُقُوبَتُهُ عَلَى عَبْدِهِ وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَلِلَّهِ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ

عَقَّا عَنْهُ رَاجِعٌ: ۱۷۷۵۔

(۱۳۶۵) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور اسے اس کی سرانجامی مل جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت عادل ہے کہ اپنے بندے کو وہ بارہ سوڑا دے، اور جو شخص دنیا میں کوئی گناہ کر بیٹھے اور اللہ اس کی پردہ پوشی کرتے ہوئے اسے معاف فرمادے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت کریم ہے کہ جس چیز کو وہ معاف کر چکا ہو اس کا معاملہ دوبارہ کھولے۔

(۱۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَنِيْفَةَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الزَّوَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الظُّهْرَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ لَهُ يَجْلِسُهُ فِي الرَّحْبَةِ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ ثُمَّ حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَأَتَانِي يَأْنَاءُ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ بِوُجْهِهِ وَفَرَاغَهُ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ بِرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضِلَّ إِنَائِهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُ أَنَّ رَجُلًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَشْرَبَ أَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ رَاجِعٌ: ۱۵۸۳۔

(۱۳۶۶) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علیؓ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر وہ اپنی نشست پر تشریف لے گئے جہاں وہ باب الرحبہ کے قریب بیٹھے تھے، وہ بیٹھے تو ہم بھی ان کے ارد گرد بیٹھ گئے، جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو ان کے پاس ایک برتن لایا گیا، انہوں نے اس سے ایک چلو پھرا، کھلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے اور ہاتھوں پر پھیرا، سر اور پاؤں پر پھیرا، اور کھڑے ہو کر بچا ہو پانی پی لیا اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو کمرہ بجاتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا ہے۔

(۱۳۶۷) حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرْبُطُ الْحَبْرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبُؤُنَ الْفَأْ نَصْر: ۱۳۶۸۔

(۱۳۶۷) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ مجھ پر ایسا وقت بھی گذرا ہے کہ بھوک کی شدت سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا، اور آٹ میرے مال کی صرف زکوٰۃ چالیس ہزار دینار بنتی ہے۔

(۱۳۶۸) حَدَّثَنَا اسْوَدٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَدَاكَ الْحَدِيثُ وَقَالَ فِيهِ وَإِنَّ صَدَقَةَ مَا لِي لَتَبْلُغَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ اسنادہ ضعیف۔

(۱۳۶۸) مذکور حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

سَلَمَةُ بْنُ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعِ النَّظَرَ  
النَّظَرَ فَإِنَّ الْأَوَّلَى لَكَ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [قال شعيب: حسن لغيره، أخرجه ابن أبي شيبة: ۳۲۶/۴، والدارمي:  
[۲۷۱۲]، [النظر: ۱۳۷۳].

(۱۳۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا علی! پہلی نظر کسی نامحرم پر پڑنے کے بعد اس  
پر دوسری نظر نہ ڈالنا کیونکہ پہلی نظر تو تمہیں معاف ہوگی، دوسری نہیں ہوگی۔

(۱۳۷۰) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَنَّهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ  
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَ الْحَسَنُ سَمَاءَ حُمَزَةَ فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنَ سَمَاءَ يَعْقِبُ جَعْفَرُ قَالَ  
فَدَعَا بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا [قال شعيب: اسنادہ حسن، أخرجه البزار: ۶۵۷، وابو يعلى: ۴۹۸].

(۱۳۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن کی پیدائش ہوئی تو ان کا نام حمزہ رکھا گیا اور جب حسین کی پیدائش ہوئی تو ان کا  
نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا گیا، بعد میں نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان دونوں کے نام بدل دوں،  
میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے ان کا نام علی الترتیب حسن اور حسین رکھ دیا۔

(۱۳۷۱) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي عَبْدُ  
الْمُطَّلِبِ لِيهِمْ زَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْكُلُ الْجَذْعَةَ وَيَشْرَبُ الْفَرْقَ قَالَ فَصَنَعَ لَهُمْ مِثْلًا مِنْ طَعَامٍ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا  
قَالَ وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَمَسَّ ثُمَّ دَعَا يَعْقِبُ فَنَشَرَبُوا حَتَّى رَوَوْا وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يَمَسَّ أَوْ  
لَمْ يَشْرَبْ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي بَعِثْتُ لَكُمْ خَاصَّةً وَإِلَى النَّاسِ بَعَامَةً وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ مَا  
رَأَيْتُمْ فَأَيُّكُمْ يَبَايِعُنِي عَلَى أَنْ يَكُونَ أَحَبُّ وَصَاحِبِي قَالَ لَكُمُ يَمُّ إِلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَكُنْتُ أَصْغَرَ  
الْقَوْمِ قَالَ فَقَالَ اجْلِسْ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ أَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لِي اجْلِسْ حَتَّى تَكَانَ فِي الثَّانِيَةِ ضَرَبَ  
بِيَدِهِ عَلَى يَدِي

(۱۳۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بنو عبدالمطلب کو دعوت پر جمع فرمایا، ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے  
تھے کہ پورا پورا بکری کا بچہ کھا جاتے اور سولہ رطل کے برابر پانی پی جاتے، نبی ﷺ نے ان سب کی دعوت میں صرف ایک مد  
(آسانی کے لئے ایک کلو فرض کر لیں) کھانا تیار کر دیا، ان لوگوں نے کھانا شروع کیا تو اتنے سے کھانے میں وہ سب لوگ سیر  
ہو گئے اور کھانا دیکر ہی بچا رہا، محسوس ہوتا تھا کہ اسے کسی نے چھوا تک نہیں ہے، پھر نبی ﷺ نے قہور اس پانی منکوا دیا، وہ ان سب  
نے سیراب ہو کر پیا لیکن پانی اسی طرح بچا رہا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔



ان تمام مراحل سے فراغت پا کر نبی ﷺ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا اے بنو عبد المطلب! مجھے خصوصیت کے ساتھ تمہاری طرف اور عمومیت کے ساتھ پوری انسانیت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، اور تم نے کھانے کا یہ معجزہ تو دیکھ ہی لیا ہے، اب تم میں سے کون مجھ سے اس بات پر بیعت کرتا ہے کہ وہ میرا بیٹا اور میرا ساسھی بنے؟ اس پر کوئی بھی کھڑا نہ ہوا، یہ دیکھ کر ”کہ اگرچہ میں سب سے چھوٹا ہوں“ میں کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے بیٹھ جانے کا حکم دیا اور تین مرتبہ اپنی بات کو دہرایا اور تینوں مرتبہ اسی طرح ہوا کہ میں کھڑا ہو جاؤ اور نبی ﷺ مجھے بیٹھنے کا حکم دے دیتے، یہاں تک کہ تیسری مرتبہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ میرا ہاتھ پر مارا (بیعت فرمایا)

(۱۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِيِّ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا: ۱۵۸۳۔

(۱۳۷۲) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۳۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ إِنَّ لَكَ كَنْزًا مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنَّكَ ذُو قُرْبَاهَا فَلَا تَبْغِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ رَاجِعًا: ۱۵۸۶۔

(۱۳۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے علی! جنت میں تمہارے لیے ایک خزانہ رکھا گیا ہے اور تم اس کے دو سیکوں والے ہو (کمل مالک ہو) اس لئے اگر کسی نامحرم پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ اس پر نظر مت ڈالو کیونکہ پہلی نظر تو تمہیں معاف ہو جائے گی لیکن دوسری معاف نہیں ہوگی۔

(۱۳۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنَّهُ نَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثِينَ وَأَمَرَنِي فَتَحَرْتُ سَائِرَتَهَا وَقَالَ أَفْسِمُ لِحُومِهَا بَيْنَ النَّاسِ وَجُلُودَهَا وَجِلَالُهَا وَلَا تُعْطِينَ جَارِزًا مِنْهَا شَيْئًا رَاجِعًا: ۱۵۹۳۔

(۱۳۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے قربانی شروع کی تو اپنے دست مبارک سے تیس اونٹ ذبح کیے اور مجھے حکم دیا تو باقی کے اونٹ میں نے ذبح کیے اور نبی ﷺ نے فرمایا ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دوں اور گوشت بھی تقسیم کر دوں، اور یہ کہ قصاب کو ان میں سے کوئی چیز مزدوری کے طور پر نہ دوں۔

(۱۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يَقُولُ سَأَلْنَا عَلِيًّا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطْبِقُونَ ذَلِكَ قُلْنَا مَنْ أَطَاعَ مِنَّا ذَلِكَ قَالَ إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ [راجع: ۱۶۵۰].

(۱۳۷۵) عاصم بن صرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ فرمایا تم اس طرح پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے عرض کیا آپ بتا دیجئے، ہم اپنی طاقت اور استطاعت کے بقدر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، فرمایا کہ نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے، جب سورج مشرق سے اس مقدار میں نکل آتا جتنا صبح کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ پچھلے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے۔

پھر تھوڑی دیر انتظار فرماتے اور جب سورج مشرق سے اتنی مقدار میں نکل آتا جتنا ظہر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ پچھلے ہو کر چار رکعت نماز پڑھتے، پھر سورج اٹھنے کے بعد چار رکعتیں ننبہ سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد اور چار رکعتیں عصر سے پہلے پڑھتے تھے اور ہر دو رکعتوں میں ملائکہ مقررین، انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں اور مومنین کے لئے سلام کے کلمات کہتے (تشہید پڑھتے)۔

(۱۳۷۶) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَثَارِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيوَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْكَ مَثَلٌ مِنْ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَتَّى يَهْتَوِيَ أُمَّهُ وَاحْتَبَتِ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهِ نَمٌ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرَطٌ يَقْرَظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَتَائِي عَلَى أَنْ يَهْتَبِي [استادہ ضعیف، أخرجه البيهقي: ۷۵۸، و أبو يعلى: ۵۳۴، [انظر: ۱۳۷۷].

(۱۳۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے معاملہ میں وہی ہوگا جیسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوا، یہودیوں نے ان سے بغض کیا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر گناہ کا بہتان باندھا، اور عیسائیوں نے ان سے اتنی محبت کی کہ انہیں اس مقام پر پہنچا دیا جو ان کا مقام و مرتبہ نہ تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے، ایک وہ محبت میں حد سے آگے بڑھ جانے والے جو مجھے اس مقام پر فائز کر دیں گے جو میرا مقام نہیں ہے، اور دوسرے وہ بغض رکھنے والے جو میری عداوت میں آ کر مجھ پر ایسے بہتان باندھیں گے جن کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۱۳۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنِ مِلْحٍ حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيصَةَ عَنْ أَبِي جَادِقٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ فُتِكَ مِنْ عِمْسَى مَثَلًا أَمْعَصْتَهُ يَهُودٌ حَتَّى يَهْتُوا أَمَّهُ وَأَحْبَتَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ إِلَّا وَإِنَّهُ يَهْلِكُ فِي اثْنَانِ مُحِبٌّ يَقْرَءُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَيْءَانِ عَلَى أَنْ يَهْتَبِيَ إِلَّا إِنِّي لَنْتُ بِنَبِيِّ وَلَا يُوحَى إِلَيَّ وَلَكِنِّي أَعْمَلُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَطَعْتُ فَمَا أَمَرْتُكُمْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ فَحَقِّقْ عَلَيْكُمْ طَاعَتِي فِيمَا أَحْبَبْتُمْ وَتَكْرَهْتُمْ [مكرر ما قبله]۔

(۱۳۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تمہارے معاملہ میں وہی ہوگا جیسا حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا، یہودیوں نے ان سے بغض کیا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر گناہ کا بہتان باندھا، اور عیسائیوں نے ان سے اتنی محبت کی کہ انہیں اس مقام پر پہنچا دیا جو ان کا مقام و مرتبہ نہ تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے متعلق دوسرے کے لوگ ہلاک ہوں گے، ایک وہ محبت میں حد سے آگے بڑھ جانے والے جو مجھے اس مقام پر فائز کر دیں جو میرا مقام نہیں ہے، اور دوسرے وہ بغض رکھنے والے جو میری عداوت میں آکر مجھ پر ایسے بہتان باندھیں جن کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

خبردار! میں نبی نہیں ہوں اور نہ ہی مجھ پر وحی آتی ہے، میں تو حسب استطاعت صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہوں، اس لئے اللہ کی اطاعت کے حوالے سے میں تمہیں جو حکم دوں "خواہ وہ تمہیں اچھا لگے یا برا" اس میں تم پر میری اطاعت کرنا میرا حق بنتا ہے۔

(۱۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُرِّيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ إِلَّا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ كَيْفَ أَنْتَ وَقَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاثِيمَهُمْ يَخْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرِّمِيَةِ فَمِنْهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجٌ الْبَيْدُ كَانَ يَدْنِيهِ قَدَى حَبَشِيَّةٍ إِذَا قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ اسناده جيد۔ قَالَ

شعيب: اسناده جيد، اخرجه البزار: ۸۷۲، وابو يعلى: ۴۷۲، [النظر: ۱۳۷۹]۔

(۱۳۷۸) کلب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت سوائے حضرت عائشہ صدیقہ بیچنہ کے نبی ﷺ کے پاس کوئی اور نہ تھا، نبی ﷺ نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا اے ابن ابی طالب! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ایسی ایسی قوم سے تمہارا پالا پڑے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ ہی جاننے ہیں، فرمایا ایک قوم ہوگی جو مشرق سے نکلے گی، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے خلق سے آگے نہ جاسکے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرہ کار سے نکل جاتا ہے، ان میں ایک آدمی

ایسا بھی ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا، اور اس کے ہاتھ ایک جیٹی عورت کی چھائی کی طرح محسوس ہوں گے۔

(۱۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُ السُّفَرِ فَاِسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَكْلُمُ النَّاسَ فَشِيعِلَ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي كَيْفَ أَنْتَ وَقَوْمُكَ كَذَا فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ثُمَّ عَادَ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَقَالَ قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنْ بَيْتِ الْمَشْرِقِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الَّذِينَ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرِّبَايَةِ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْذَجُ الْيَدِ كَانَ بَدَنَهُ قَدْ خَشِبَتْ أَنْشُدَكُمْ بِاللَّهِ هَلْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ فِيهِمْ قَدْ كَثُرَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ [مكرر ما قبلہ]۔

(۱۳۷۹) کلیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا جس پر سفر کے کپڑے تھے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ”جو کہ لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے“ اندر آنے کی اجازت لی، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے منہ پھرنے کے بعد فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت سوائے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نبی ﷺ کے پاس کوئی اور نہ تھا، نبی ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے ابن ابی طالب! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ایسی ایسی قوم سے تمہارا پالا پڑے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، دوسرے ایسی طرح ہوا، پھر فرمایا ایک قوم ہوگی جو مشرق سے نکلی، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے طلق سے آگے نہ جاسکے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، ان میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا، اور اس کے ہاتھ ایک جیٹی عورت کی چھائی کی طرح محسوس ہوں گے..... اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۱۳۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتِّةٍ الْوَادِعِيِّ عَنْ عُمَرُو ذِي مَرْ قَالَ أَبْصَرْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ قَالَ وَأَنَا أَشْلُ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ ثَلَاثًا ذَكَرَهَا أَمْ لَا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذُنَيْهِ قَالَ أَحَدُهُمَا ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً فَمَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ أَخْبَرُ مُسْنِدَ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَاجِعٌ [۹۷۱]۔

(۱۳۸۰) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں نبی ﷺ کا طریقہ وضو سکھایا، چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے اپنے ہاتھوں کو دھویا، گل کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا، پھر دوبارہ اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈالا، اور اپنے ہاتھ کو اس کے نیچے ڈبو دیا، پھر اسے باہر نکال کر دوسرے ہاتھ پر لی اور دونوں ہتھیلیوں سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے، پھر ہتھیلی سے چلو بنا کر ٹھوڑا سا پانی لیا اور اسے پی گئے اور فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

## مُسْنَدُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشِّرِينَ بِالْجَنَّةِ

مُسْنَدُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الْجَبَّارُ بْنُ وَرْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ. - ج ۱ - ص ۲۵۵ -

(۱۳۸۱) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبد اللہ، ابو عبد اللہ اور ام عبد اللہ کیا خوب گھرانے والے ہیں۔

(۱۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الْجَبَّارُ بْنُ وَرْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَتَى سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ قَالَ وَزَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَرْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ نِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْأَسَاسِيُّ: ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ (الترمذی: ۳۸۹۵)۔

(۱۳۸۲) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کرنا میری عادت نہیں ہے البتہ میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے ضرور سنا ہے کہ عمر و بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں اور عبد اللہ، ابو عبد اللہ اور ام عبد اللہ کیا خوب گھرانے والے ہیں۔

(۱۷۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَحْنُ حُرَمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ كَبِيرٌ وَطَلْحَةُ زَائِدٌ لَيْسَ مِنْ أَكْلٍ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمْ يَأْكُلْ فَلَمَّا اسْتَفِظَ طَلْحَةُ وَقَفَى مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْتَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صححه مسلم: ۱۱۹۷)، وابن خزيمة (۲۶۳۸)، والحاكم (۱۳۹۲-۳۵۱)۔ [النظر: ۱۳۹۲]۔

(۱۳۸۳) عبد الرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، ہم لوگوں نے اِطْرَام باندھ

رکھا تھا، تو وہی دیر بعد کوئی شخص ان کی خدمت میں ایک پرندہ بطور ہدیہ کے لایا، حضرت طلحہؓ جیٹو اس وقت سو رہے تھے، ہم میں سے کچھ لوگوں نے اسے کھالیا اور کچھ لوگوں نے اجتناب کیا، جب حضرت طلحہؓ جیٹو بیدار ہوئے تو انہوں نے ان لوگوں کی تنصیب فرمائی جنہوں نے اسے کھالیا تھا اور فرمایا کہ ہم نے بھی حالت احرام میں دوسرے کا شکار نبیؐ کی موجودگی میں کھالیا تھا۔

(۱۳۸۱) حَدَّثَنَا اسْبَاطُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ غَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى عُمَرُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ ثَقِيلًا فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا فَلَانٍ لَعَلَّكَ سَأَلْتَ امْرَأَةَ ابْنِ عَمَّتِكَ يَا أَبَا فَلَانٍ قَالَ لَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا مَا مَعْنَى أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ إِلَّا الْقُدْرَةَ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا أَشْرَقَ لَهَا لَوْنُهُ وَنَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا هِيَ قَالَ وَمَا هِيَ قَالَ تَعْلَمُ كَلِمَةً أَعْظَمَ مِنْ كَلِمَةِ أَمْرِ بِهَا عَمَّةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ طَلْحَةُ صَدَقْتَ هِيَ وَاللَّهِ هِيَ | صححه ابن حبان (۲۰۵)، قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۷۹۵) | | انظر: ۱۳۸۶

(۱۳۸۳) یحییٰ بن طلحہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ جیٹو نے حضرت طلحہؓ جیٹو کو پرانندہ حال دیکھا تو پوچھا کہ کیا بات ہے، نبیؐ کے وصال مبارک کے بعد سے آپ پرانندہ حال اور غبارِ لاورد بنے لگے ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچازاد بھائی یعنی میری خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا بات یہ نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نزع کی حالت میں وہ کلمہ کہہ لے تو قیامت کے دن وہ اس کے لیے باعث نور ہو اور اللہ اس کی پریشانیاں دور کرے (مجھے انہوں نے کہا کہ میں نبیؐ سے اس کلمے کے بارے میں پوچھ نہیں سکا، اور خود نبیؐ نے بھی نہیں بتایا، میں اس وجہ سے پریشان ہوں۔)

حضرت عمرؓ جیٹو نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، حضرت ابو طلحہؓ جیٹو نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟ فرمایا وہی کلمہ جو نبیؐ نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا یعنی ”لا الہ الا اللہ“ حضرت طلحہؓ جیٹو فرماتے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا بخدا ہی ایسا کلمہ ہو سکتا ہے۔

(۱۳۸۵) حَدَّثَنَا وَجِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قَالَ قَيْسٌ رَأَيْتُ طَلْحَةَ يَدْعُو شَلَاءً وَقَفَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ | صححه (بخاری: ۳۷۲۴)، و ابن حبان (۲۹۸۱) |

(۱۳۸۵) قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہؓ جیٹو کے اس ہاتھ کا دیدار کیا ہے جو شل ہوا تھا، یہ وہی مبارک ہاتھ تھا جس کے ذریعے انہوں نے غزوہ اُحد کے موقع پر نبیؐ کی حفاظت میں اپنے ہاتھ پر شریکین کے تیرہ رکھے۔

(۱۳۸۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى كَنِيًّا فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ كَنِيًّا لَعَلَّكَ سَأَلْتَ امْرَأَةَ ابْنِ عَمَّتِكَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ قَالَ لَا وَأَتَنَّى عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَأَشْرَقَ لَوْنُهُ فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهَا إِلَّا الْقُدْرَةُ عَلَيْهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا فَقَالَ لَهُ طَلْحَةُ وَمَا هِيَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ تَعْلَمُ كَلِمَةً هِيَ أَغْلَبُ مِنْ كَلِمَةٍ أَمَرُ بِهَا عَمَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ طَلْحَةُ هِيَ وَاللَّهِ هِيَ أَرَأَيْتَ:

۱۳۸۴

(۱۳۸۶) یحییٰ بن طلحہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو پرانہ حال دیکھا تو پوچھا کہ کیا بات ہے، نبی ﷺ کے وصال مبارک کے بعد سے آپ پرانہ حال اور غبار لاود رہنے لگے ہیں؟ کیا آپ کو اپنے بچازاد بھائی یعنی میری خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا بات یہ نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نزع کی حالت میں وہ کلمہ کہہ لے تو قیامت کے دن وہ اس کے لیے باعث نور ہو اور اللہ اس کی پریشانیاں دور کرے (مجھے افسوس ہے کہ میں نبی ﷺ سے اس کلمے کے بارے پوچھ نہیں سکا، اور خود نبی ﷺ نے بھی نہیں بتایا، میں اس وجہ سے پریشان ہوں۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟ فرمایا وہی کلمہ جو نبی ﷺ نے اپنے بچا کے سامنے پیش کیا تھا یعنی ”لا الہ الا اللہ“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہوئے کہ آپ نے حج فرمایا بخدا وہی ایسا کلمہ ہو سکتا ہے۔

(۱۳۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْفِقَارِيُّ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ مَرَّ هُوَ وَرَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو يُوسُفَ مِنْ بَنِي تَيْمٍ عَلَى رِبْعَةٍ مِنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ أَبُو يُوسُفَ إِنَّا لَنَجِدُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنَ الْحَدِيثِ مَا لَا نَجِدُهُ عِنْدَكَ فَقَالَ أَمَّا إِنَّ عِنْدِي حَدِيثًا كَثِيرًا وَلَكِنْ رِبْعَةٌ مِنْ الْهَدْيِ قَالَ وَكَانَ يُلْزَمُ طَلْحَةَ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيثِ وَاحِدٍ قَالَ رِبْعَةٌ مِنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ قَالَ قَالَ لِي طَلْحَةُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى حَرَّةٍ وَاقِعٌ قَالَ قَدْ نَوَّأْنَا مِنْهَا فَاذًا قُبُورَ بَمَحْبِيبَةٍ فَلَقْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قُبُورَ إِخْوَانِنَا هَذِهِ قَالَ قُبُورُ أَصْحَابِنَا ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى إِذَا جِئْنَا قُبُورَ الشَّهَدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا قَالَ الْأَبَانِيُّ: صحيح (ابوداؤد: ۵۰۴۳، ۵۰۴۲، والبزار: ۹۵۵).

(۹۵۵). قال شعيب: استناد حسن.

(۱۳۸۷) داؤد بن خالد بن دینار کہتے ہیں کہ ان کا اور بتیم کے ایک شخص کا ”جس کا نام ابو یوسف تھا“ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کے پاس سے گذر ہوا، ابو یوسف نے ان سے کہا کہ ہمیں آپ کے علاوہ دیگر حضرات کے پاس ایسی احادیث مل جاتی ہیں جو آپ کے پاس نہیں ملتیں؟ انہوں نے فرمایا کہ احادیث تو میرے پاس بھی بہت زیادہ ہیں لیکن میں نے ربیعہ بن حدیر کو ”جو کہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمپے رہتے تھے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو سوائے ایک حدیث کے کوئی اور حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، میں نے ان سے پوچھا کہ وہ ایک حدیث کون سی ہے؟ تو بقول ربیعہ کے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نکلے، جب ہم "حرۃ واقم" نامی جگہ پر (جو کہ مدینہ منورہ میں ایک ٹیلہ ہے) پہنچے اور اس کے قریب ہوتے تو ہمیں کمان کی طرح خمدار کچھ قبریں دکھائی دیں، ہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہمارے بھائیوں کی قبریں یہی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ ہمارے اصحاب کی قبریں ہیں، پھر ہم وہاں سے نکل کر جب شہداء کی قبروں پر پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا ہمارے بھائیوں کی قبریں یہ ہیں۔

(۱۳۸۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَسْمَاقِ بْنِ خُرَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي وَالْقَوَابِ تَمُرُ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَبْصُرُهُ مَا مَرَّ عَلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ مَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ [صححه مسلم (۴۹۹) وابن خزيمة (۸۰۵ و ۸۴۲ و ۸۴۳)، وابن حبان (۲۳۸۰)]. [انظر: ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۸].

(۱۳۸۸) موئی بن طلحہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو جانور ہمارے سامنے سے گذرتے رہتے تھے، ہم نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارے سامنے کجاوے کے پچھلے حصے کی طرح کوئی چیز ہو (جو بطور سترہ کا ڈلی گئی ہو) تو پھر جو مرضی چیز گذرتی رہے، تمہاری نماز میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

(۸۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ نَزَلَ وَجَلَّانُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُيَيْنَةَ اللَّهُ فَقِيلَ أَخَذَهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ فَأَرَى طَلْحَةَ بْنُ عُيَيْنَةَ اللَّهُ أَنَّ الَّذِي مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْآخَرِ بِعِشْرِينَ قَدْرًا ذَلِكَ طَلْحَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُمْ فِي الْأَرْضِ بَعْدَهُ قَالُوا حَوْلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى أَلْفًا وَتَمَنَّى مِائَةَ صَلَاةٍ وَصَامَ وَمَضَى [قال شعيب: حسن لغيره ۱]. [انظر: ۱۴۰۱، ۱۴۰۳].

(۱۳۸۹) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے دو آدمی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے یہاں مہمان بنے، ان میں سے ایک صاحب تو نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے اور دوسرے صاحب ان کے بعد ایک سال مزید زندہ رہے اور بالآخر طبعی موت سے رخصت ہو گئے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ اپنی طبعی موت مرنے والا اپنے دوسرے ساتھی سے کافی عرصہ قبل ہی جنت میں داخل ہو گیا ہے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ خواب نبی ﷺ سے ذکر کیا، نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ دوسرا آدمی اپنے پہلے ساتھی کے بعد کتنا عرصہ تک زمین پر زندہ رہا؟ انہوں نے بتایا کہ ایک سال تک، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے ایک ہزار آٹھ سو نمازیں پڑھیں اور ماہ رمضان کے روزے الگ رکھے۔ (آخراں کا ثواب بھی تو ہوگا)



(۱۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ خَمْسٌ صَلَوَاتٌ فِي يَوْمٍ وَتِلْكَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرُهَا قَالَ لَا وَسَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ لَا قَالَ وَتَحَرُّمُ الزَّكَاءِ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَفْلَحَ إِنْ صَدَّقَ [صححه البخاری (۴۶)، ومسلم (۱۱)، وابن عزيمة (۳۰۶)، وابن حبان (۱۷۲۴)].

(۱۳۹۰) حضرت طلحہؓ بیعت فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں، اس نے پوچھا کہ ان کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ فرمایا نہیں، پھر اس نے روزہ کی بابت پوچھا تو نبیؐ نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں، اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی روزے فرض ہیں؟ فرمایا نہیں، پھر زکوٰۃ کا تذکرہ ہوا اور اس نے پھر یہی پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی چیز فرض ہے؟ فرمایا نہیں۔ اس پر اس نے کہا اللہ کی قسم! میں ان چیزوں میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کروں گا، نبیؐ نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے اور اس نے اس بات کو سچ کر دکھایا تو یہ کامیاب ہو گیا۔

(۱۳۹۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً إِلَى يَأْذِيهِ تَقُومُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً قَالُوا اللَّهُمَّ نَعْمَ [راجع: ۱۷۲۲]۔

(۱۳۹۱) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت سعدؓ بیعت سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حَرَمٌ فَأَمَدَيْتُ لَهُ كَبِيرٌ وَعَلَلَحَةُ وَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَقِطَ طَلْحَةُ وَفَقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۳۸۳]۔

(۱۳۹۲) عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیعت کے ساتھ تھے، ہم لوگوں نے احرام باندھ رکھا تھا، تھوڑی دیر بعد کوئی شخص ان کی خدمت میں ایک پرندہ بطور ہدیہ کے لایا، حضرت طلحہؓ بیعت سے اس وقت سورہ تھے، ہم میں سے کچھ لوگوں نے اسے کھالیا اور کچھ لوگوں نے اجتناب کیا، جب حضرت طلحہؓ بیعت بیدار ہوئے تو انہوں نے ان لوگوں کی تصویب

فرمائی جنہوں نے اسے کھالیا تھا اور فرمایا کہ ہم نے بھی حالت احرام میں دوسرے کا شکار نبی ﷺ کی موجودگی میں کھالیا تھا۔  
(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ قَالَ مِثْلُ أَجْوَرَةِ الرَّحْلِ (راجع: ۱۳۸۸)۔

(۱۳۹۳) حضرت طلحہ بن عوف سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا گیا کہ نمازی کس چیز کو سترہ بنائے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا کجاوے کے پچھلے حصے کی مانند کسی بھی چیز کو بنالے۔

(۱۳۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ (راجع: ۱۳۸۸)۔

(۱۳۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۹۵) حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَعَقَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ فِي رُئُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا يَضَعُ هَؤُلَاءِ قَالُوا يُلْقِيهِمْ يَجْعَلُونَ الذِّكْرَ فِي الْأُنْثَى قَالَ مَا أَظُنُّ ذَلِكَ يُغْنِي شَيْئًا فَأُخْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ فَلْيَضَعُوهُ فَإِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تَزَالُوا تَحْدِثُونِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا أَخْبَرْتُكُمْ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَخُذُوهُ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا (صححه مسلم (۲۳۶۱)۔ (الطبر: ۱۳۹۹، ۱۴۰۰)۔

(۱۳۹۵) حضرت طلحہ بن عوف سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا گدہ رکھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کجگوروں کے باغات میں تھے، نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ریکجور کو مادہ کجگور میں ملا رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال نہیں ہے کہ اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو، ان لوگوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس سال یہ عمل نہیں کیا، نبی ﷺ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اگر انہیں اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو تو انہیں یہ کام کر لینا چاہئے، میں نے تو صرف ایک گمان اور خیال ظاہر کیا ہے اس لئے میرے گمان پر عمل کرنا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے، ہاں! البتہ جب میں تمہیں اللہ کے حوالے سے کوئی بات بتاؤں تو تم اس پر عمل کرو کیونکہ میں اللہ پر کسی صورت جھوٹ نہیں باندھ سکتا۔

(۱۳۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُلُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۴۸/۳ وابن ابی شیبہ: ۵۰۷/۲) قال شعيب: اسنادہ فوی |

(۱۳۹۶) حضرت طلحہ بن عوف فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ پر پروردگار کس طرح پڑھا جائے، فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح درود نازل فرما جیسے حضرت ابراہیم ﷺ پر نازل کیا،

جسکے تو قابل تعریف اور بزرگ والا ہے، اور محمد ﷺ تو آل محمد ﷺ پر اس طرح برکتوں کا نزول فرما جسے ابراہیم علیہ السلام پر کیا، جسکے تو قابل تعریف اور بزرگ والا ہے۔

(۱۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ مَعْيُصٍ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ (۲۸۵/۴). قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَحَسَنَ ابْنُ حَجَرٍ

فی ((نتائج الأفكار)). قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (التِّرْمِذِيُّ: ۳۴۵۱). قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لَشَوَاهِدِهِ.

(۱۳۹۷) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب بھی نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، اے چاند! میرا اور میرا رب اللہ ہے۔

(۱۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَسْمَاعِيلَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوْجِرَةِ الرَّحْلِ ثُمَّ يُصَلِّي (راجع: ۱۳۸۸).

(۱۳۹۸) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان کپڑے کے پچھلے حصے کی مانند کسی بھی چیز کو سترہ بنا لے پھر نماز پڑھے۔

(۱۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يَسْمَاعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْلِ الْمَدْيَنَةِ فَرَأَى أَقْرَامًا فِي رُئُوسِ النَّحْلِ يُلْقِحُونَ النَّحْلَ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قَالَ يَأْخُذُونَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَحْطُونَ فِي الْأَنْثَى يُلْقِحُونَ بِهِ فَقَالَ مَا أَظُنُّ ذَلِكَ يُغْنِي شَيْئًا قَبْلَهُمْ فَرَكَّوهُ وَتَزَلَّوْا عَنْهَا فَلَمْ تَحْمِلْ بَلَّكَ السَّنَةُ شَيْئًا قَبْلَكَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ طَرٌّ طَلْنَتْهُ إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَاصْنَعُوا فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَالطَّنُّ يُخْطِئُ وَبُصِيبُ وَلَكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ (راجع: ۱۳۹۵).

(۱۳۹۹) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کھجوروں کے باغات میں تھے، نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ بڑے کھجور کو مادہ کھجور میں غار ہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال نہیں ہے کہ اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو، ان لوگوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس سال یہ عمل نہیں کیا، نبی ﷺ کو خبر معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اگر انہیں اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو تو انہیں یہ کام کر لینا چاہئے، میں نے تو صرف ایک گمان اور خیال ظاہر کیا ہے اس لئے میرے گمان پر عمل کرنا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے، ہاں! البتہ جب میں تمہیں اللہ کے حوالے سے کوئی بات بتاؤں تو تم اس پر عمل کرو کیونکہ میں اللہ پر کسی صورت جھوٹ نہیں باندھ سکتا۔

(۱۴۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا يَسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يَسْمَاعِيلُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَلَدَّكَرَهُ (راجع: ۱۳۹۵).

(۱۳۰۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَدَّادٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي عُدْرَةَ ثَلَاثَةَ أَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَوْا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا قَالَ فَكَانُوا عِنْدَ طَلْحَةَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا فَخَرَجَ أَحَدُهُمْ فَاسْتَشْهِدَ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ بَعَثًا فَخَرَجَ فِيهِمْ آخَرُ فَاسْتَشْهِدَ قَالَ ثُمَّ مَاتَ الثَّلَاثُ عَلَى فِرَاشِهِ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ كَانُوا عِنْدِي فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَتَاهُمُ وَرَأَيْتُ الَّذِي اسْتَشْهِدَ آخِرًا بِلِيٍّ وَرَأَيْتُ الَّذِي اسْتَشْهِدَ أَوَّلَهُمْ آخِرَهُمْ قَالَ فَذَخَلْنِي مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّبَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا انْكَرْتُ مِنْ ذَلِكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمِّرُ فِي الْإِسْلَامِ لِتُسَبِّحَهُ وَتُكَبِّرَهُ وَتَهْلِيلِهِ قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لغيره، أخرجه

عبد بن حميد: ۱۰۴، والبخاري: ۹۵۴، [راجع: ۱۳۸۹].

(۱۳۰۱) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو عذرہ کے تین آدمیوں کی ایک جماعت نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا، نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ان کی کفالت کون کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، چنانچہ یہ لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہتے رہے، اس دوران نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا تو ان میں سے بھی ایک آدمی اس میں شریک ہو گیا اور وہیں پر جام شہادت نوش کر لیا۔

کچھ عرصہ کے بعد نبی ﷺ نے ایک اور لشکر روانہ فرمایا تو دوسرا آدمی بھی شریک ہو گیا اور اسی دوران وہ بھی شہید ہو گیا، جبکہ تیسرے شخص کا انتقال طبعی موت سے ہو گیا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ان تینوں کو ”جو میرے پاس رہتے تھے“ جنت میں دیکھا، ان میں سے جس کی موت طبعی ہوئی تھی وہ ان دونوں سے آگے تھا، بعد میں شہید ہونے والا دوسرے درجے پر تھا اور سب سے پہلے شہید ہونے والا سب سے آخر میں تھا، مجھے اس پر برا تعجب ہوا، میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس پر تعجب کیونکر ہوا؟ اللہ کی بارگاہ میں اس مؤمن سے افضل کوئی نہیں ہے جسے حالت اسلام میں لمبی عمر دی ہو، اس کی تسبیح و تکبیر اور تہلیل کی وجہ سے۔

(۱۱۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَحْمَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُجَبَّرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْرَفَ عَلَى الَّذِينَ حَصَرُوهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْ الْقَوْمِ طَلْحَةُ قَالَ طَلْحَةُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَنْتَ إِلَيْهِمْ فَلَا تَرُدُّونَ قَالَ قَدْ رَدَدْتُ قَالَ مَا هَكَذَا الرَّؤُوفُ أَسَمِعَكَ وَلَا تَسْمَعُنِي يَا طَلْحَةُ أَسَمِعْتَكَ اللَّهُ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجِلُّ دَمَ الْمُسْلِمِ إِلَّا وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ أَنْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِيْمَانِهِ أَوْ يُزْنِيَ بَعْدَ إِحْصَانِهِ

أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيَقْتُلُ بِهَا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَكَبَّرَ عُثْمَانُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَنْكَرْتُ اللَّهَ مُنْذُ عَرَفْتُهُ وَلَا زَيْتٌ فِي جَاهِلِيَّتِهِ وَلَا إِسْلَامٌ وَقَدْ تَرَكْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَكْرَهُهَا وَفِي الْإِسْلَامِ تَعَفُّفًا وَمَا قُتِلْتُ نَفْسًا بِيَحْلٍ بِهَا قُتِلِي إِنْ

شعيب: حسن لغیرہ۔

(۱۳۰۲) ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے بالا خانے سے ان لوگوں کو جھانک کر دیکھا جنہوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا تھا اور انہیں سلام کیا، لیکن انہوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا اس گروہ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ موجود ہیں؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! میں موجود ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے "ان اللہ" کہا اور فرمایا میں ایسے گروہ کو سلام کر رہا ہوں جس میں آپ بھی موجود ہیں پھر بھی سلام کا جواب نہیں دیتے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جواب دیا ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا اس طرح جواب دیا جاتا ہے کہ میری آواز تو آپ تک پہنچ رہی ہے لیکن آپ کی آواز مجھ تک نہیں پہنچ رہی۔

طلحہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کسی مسلمان کا خون بہانا "ان تین وجوہات کے علاوہ" کسی وجہ سے بھی جائز نہیں، یا تو وہ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کا ارتکاب کرے، یا کسی کو قتل کرے اور بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے "اللہ اکبر" کہہ کر فرمایا بخدا! میں نے اللہ کو جب سے پہچانا ہے کبھی اس کا انکار نہیں کیا، اسی طرح میں نے زمانہ جاہلیت یا اسلام میں کبھی بدکاری نہیں کی، میں نے اس کام کو جاہلیت میں طبعی ناپسند کی وجہ سے چھوڑ رکھا تھا، اور اسلام میں اپنی عفت کی حفاظت کے لئے اس سے اپنا دامن بچائے رکھا، نیز میں نے کسی انسان کو بھی قتل نہیں کیا جس کے بدلے میں مجھے قتل کرنا حلال ہو۔

(۱۷۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ أَبِي الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا وَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنْ صَاحِبِهِ فَقَرَأَ الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا قَاسِئُ شَهِيدٍ ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ تَوَقَّى قَالَ طَلْحَةُ قَرَأْتَ فِيْمَا بَرَى الثَّانِمُ كُنَّا فِي عِنْدَ بَابِ الْحِجَةِ إِذَا آتَا بِهِمَا وَقَدْ خَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْحِجَةِ فَأَذِنَ لِلَّذِي تَوَقَّى الْآخَرَ مِنْهُمَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتَشْهَدَ ثُمَّ رَجَعَا إِلَى لِقَايَا لِي أَرْجِعُ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْنِ لَكَ نَعْدُ فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ فَعَجِبُوا لِذَلِكَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ أَمَى ذَلِكَ تَعْجَبُونَ قَالُوا نَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ اجْتِهَادًا ثُمَّ اسْتَشْهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذَخَلَ هَذَا الْحِجَةَ فَلَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً قَالُوا بَلَى وَأَذَرَكَ رَمَضَانَ قَصَامَةً قَالُوا بَلَى وَصَلَّى مَكْدًا وَنَكْدًا سَجْدَةً فِي الشَّيْءِ قَالُوا بَلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَلَمَّا بَيْنَهُمَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اصْحَحَهُ ابْنُ حَنَانٍ

(۲۹۸۲) قال الأناسي صحيح (ابن ماجه ۳۹۲۵) قال شعيب: حسن لغیرہ۔ [راجع: ۱۳۸۹]۔

(۱۳۰۳) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے ان کے

اسلام قبول کیا، ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کے مقابلے میں بہت محنت کرتا تھا، یہ شخص ”جو بہت محنت کرتا تھا“ ایک غزوہ میں شریک ہو کر شہید ہو گیا، دوسرا شخص اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا، پھر طبیی وفات سے انتقال کر گیا۔

حضرت طلحہؓ جہنم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں جنت کے دروازے کے قریب ہوں، اچانک وہ دونوں مجھے دکھائی دیتے ہیں، جنت سے ایک آدمی باہر نکلتا ہے اور بعد میں فوت ہونے والے کو اندر داخل ہونے کی اجازت دے دیتا ہے، تھوڑی دیر بعد باہر آ کر وہ شہید ہونے والے کو بھی اجازت دے دیتا ہے، پھر وہ دونوں میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ آپ ابھی واپس چلے جائیں ابھی آپ کا ”وقت“ نہیں آیا۔

جب صبح ہوئی اور حضرت طلحہؓ نے جہنم کے لوگوں کے سامنے یہ خواب ذکر کیا تو لوگوں کو بہت تعجب ہوا، نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کس بات پر تعجب ہو رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص زیادہ محنت کرتا تھا، پھر خدا خدا میں شہید بھی ہوا، اس کے باوجود دوسرا آدمی جنت میں پہلے داخل ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا وہ اس کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، پھر فرمایا کیا اس نے رمضان کا مہینہ پا کر اس کے روزے نہیں رکھے تھے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، پھر فرمایا کیا اس نے سال میں اتنے سجدے نہیں کیے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، اس پر فرمایا کہ اسی وجہ سے تو ان دونوں کے درمیان زمین آسمان کا فاصلہ ہے۔

(۱۷-۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ جَلَسَ إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي تَيْمِمْ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ وَنَعَهُ صَحِيفَةً لَهُ فِي يَدِهِ قَالَ رَفَعِي رَمَانَ الْحِجَابِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَرَى هَذَا الْكِتَابَ مُغَيَّبًا عَنْيَ شَيْئًا عِنْدَ هَذَا السُّلْطَانِ قَالَ فَقُلْتُ وَمَا هَذَا الْكِتَابُ قَالَ هَذَا كِتَابُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لَنَا أَنْ لَا يَتَعَدَّى عَلَيْنَا فِي صَدَقَاتِنَا قَالَ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ مَا أَطْلَعُ أَنْ يُغَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا وَكَيْفَ كَانَ شَأْنُ هَذَا الْكِتَابِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ مَعَ أَبِي وَأَنَا غَلَامٌ شَابٌّ يَبِيبُ لَنَا نَيْبِعُهَا وَكَانَ أَبِي صَدِيقًا لِبَطْلَحَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ فَتَزَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبِي اخْرُجْ مَعِيَ قَبْعَ لِي يَبِيبُ هِذِهِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى أَنْ يَبِيعَ خَاصِرٌ لِبَادٍ وَلَكِنْ سَاخِرُجْ مَعَكَ فَاجْلِسْ وَتَغْرِضْ يَبْلَكَ لِقَدْ رَضِيتُ مِنْ رَجُلٍ وَفَاءً وَصِدْقًا مِمَّنْ سَاوَمَكَ أَمْرُكَ بِنَيْبِعِهِ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلَى السُّوقِ فَوَلَفْنَا ظَهْرَنَا وَجَلَسَ طَلْحَةُ قَرِيبًا فَسَاوَمَنَا الرَّجُلَ حَتَّى إِذَا أَغْطَانَا رَجُلٌ مَا تَرَضَى قَالَ لَهُ أَبِي أَبَايَعُهُ قَالَ نَعَمْ رَضِيتُ لَكُمْ وَفَاءً فَابِيعُوهُ فَبَايَعُوهُ فَلَمَّا قَبَضْنَا مَا لَنَا وَفَرَعْنَا مِنْ حَاجَتِنَا قَالَ أَبِي لِبَطْلَحَةَ خُذْ لَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَنْ لَا يَتَعَدَّى عَلَيْنَا فِي صَدَقَاتِنَا قَالَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ عَلَى ذَلِكَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابٌ فَخَرَجَ حَتَّى جَاءَنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ صَدِيقٌ لَنَا وَقَدْ أَحَبَّ أَنْ تَكُتَبَ لَهُ كِتَابًا لَا يَتَعَدَّى عَلَيْهِ فِي صَدَقَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَهُ وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي مِنْكَ كِتَابٌ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَكَتَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْكِتَابَ آخِرُ حَدِيثٍ طَلَعَهُ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفُ الْإِسَادِ

مختصراً (ابوداؤد: ۳۴۱۱، والنیزار: ۹۵۶، وابویعلی: ۶۴۳، قال شعب: اسنادہ حسن)۔

(۱۳۰۴) ابوالنضر کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے زمانے میں بصرہ کی ایک مسجد میں بنو نعیم کے ایک بزرگ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے، ان کے ہاتھ میں ایک صحیفہ بھی تھا، وہ مجھ سے کہنے لگے کہ اے بندۂ خدا! تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ خط اس بادشاہ کے سامنے مجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ میں نے پوچھا کہ یہ خط کیسا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے جو آپ ﷺ نے ہمارے لیے لکھوایا تھا کہ زکوٰۃ کی وصولی میں ہم پر زیادتی نہ کی جائے، میں نے کہا کہ بخدا! مجھے تو نہیں لگتا کہ اس خط سے آپ کو کوئی فائدہ ہو سکے گا (کیونکہ حجاج بہت ظالم ہے) البتہ یہ بتائیے کہ اس خط کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ایک مرتبہ مدینہ منورہ آیا ہوا تھا، اس وقت میں لوجوان تھا، ہم لوگ اپنا ایک اونٹ فروخت کرنا چاہتے تھے، میرے والد حضرت طلحہ بن عبید بن جحش کے دوست تھے، اس لئے ہم انہی کے یہاں جا کر ٹھہرے۔

میرے والد صاحب نے ان سے کہا کہ میرے ساتھ چل کر اس اونٹ کو بیچنے میں میری مدد کیجئے، انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے خرید و فروخت کرے، البتہ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں اور آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، آپ اپنا اونٹ لوگوں کے سامنے پیش کریں، جس شخص کے متعلق مجھے یہ اطمینان ہوگا کہ یہ قیمت ادا کر دے گا اور سچا ثابت ہوگا، میں آپ کو اس کے ہاتھ فروخت کرنے کا کہہ دوں گا۔

چنانچہ ہم نکل کر بازار میں پہنچے، اور ایک جگہ پہنچ کر رک گئے، حضرت طلحہ بن جحش قریب ہی بیٹھ گئے، کئی لوگوں نے آ کر بھاؤ تاؤ کیا، حتیٰ کہ ایک آدمی آیا جو ہماری منہ انگلی قیمت دینے کے لئے تیار تھا، میرے والد صاحب نے ان سے پوچھا کہ اس کے ساتھ معاملہ کر لوں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، اور فرمایا کہ مجھے اطمینان ہے کہ یہ تمہاری قیمت پوری پوری ادا کر دے گا، اس لئے تم یہ اونٹ اس کے ہاتھ فروخت کر دو، چنانچہ ہم نے اس کے ہاتھ وہ اونٹ فروخت کر دیا۔

جب ہمارے قے میں پیسے آ گئے اور ہماری ضرورت پوری ہو گئی تو میرے والد صاحب نے حضرت طلحہ بن جحش سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس مضمون کا ایک خط لکھوا کر ہمیں دے دیں کہ زکوٰۃ کی وصولی میں ہم پر زیادتی نہ کی جائے، اس پر انہوں نے فرمایا کہ یہ تمہارا ہے لیے بھی ہے اور ہر مسلمان کے لئے بھی ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں اسی وجہ سے چاہتا تھا کہ نبی ﷺ کا کوئی خط میرے پاس ہونا چاہیے۔

بہر حال! حضرت طلحہ بن جحش ہمارے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ صاحب "جن کا تعلق ایک دیہات سے ہے" ہمارے دوست ہیں، ان کی خواہش ہے کہ آپ انہیں اس نوعیت کا ایک مضمون لکھوادیں کہ زکوٰۃ کی وصولی میں ان پر زیادتی نہ کی جائے، فرمایا یہ ان کے لئے بھی ہے اور ہر مسلمان کے لئے بھی، میرے والد نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ آپ کا کوئی خط اس مضمون پر مشتمل میرے پاس ہو، اس پر نبی ﷺ نے ہمیں یہ خط لکھوا کر دیا تھا۔

## مُسْنَدُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷.۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ مَعَ خُصُومَتِنَا إِلَى الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ نُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ أَيْ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا يَعْنِي هُمَا الْأَسْوَدَانِ التَّمَرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَّا إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ إِعْجَالُ التِّرْمِذِيُّ فِي حَدِيثِ (۳۲۳۶): حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الشَّانِي (۳۳۵۶): حَسَنٌ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: حَسَنٌ (ابن ماجه: ۴۱۵۸، الترمذی: ۳۲۳۶ و ۳۳۵۶). [انظر: ۱۷۳۴].

(۱۳۰۵) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ پھر قیامت کے دن تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے، تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس جھگڑنے سے دنیا میں اپنے مد مقابل لوگوں سے جھگڑنا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ قیامت کے دن تم سے نعمتوں کے بارے سوال ضرور ہوگا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم سے کن نعمتوں کے بارے سوال ہوگا، جبکہ ہمارے پاس تو صرف کھجور اور پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا خبردار! یہ نعمتوں کا زمانہ بھی غریب آنے والا ہے۔

(۱۷.۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ نَذَرْتُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً الْبَدَى يَأْذِنُهُ تَقُومُ أَغْلَمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَهُ قَالَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [راجع: ۱۷۲].

(۱۳۰۶) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۷.۷) حَدَّثَنَا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ لَأَن يَحْمِلَ الْمَرْجُلُ حَبْلًا فَيَحْتَلِبَ بِهِ ثُمَّ يَجِيءَ قِصْعُهُ فِي السُّوقِ فَيَبِعُهُ ثُمَّ يَسْتَعْنِي بِهِ فَيَنْفِقَهُ عَلَى نَفْسِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَن يَسْأَلَ النَّاسَ أَنْظُوهُ أَوْ مَنَعُوهُ [صححه البخاری (۱۴۷۱) | النظر: ۱۴۶۹]۔

(۱۳۰۷) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کے لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنی رسی اٹھائے، اس سے لکڑیاں باندھے، بازار میں لا کر انہیں رکھے اور انہیں بیچ کر اس سے فتنہ بھی حاصل کرے اور اپنے اوپر خرچ بھی کرے، بہ نسبت اس کے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے خواہ لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔

(۱۴۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ الْأَخْبَاسِيُّ: صَحِيحٌ (ابن ماجة: ۱۶۲۳) | النظر: ۱۴۶۹]۔

(۱۳۰۸) حضرت زبیر بن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے والد بن کو جمع فرمایا (یعنی مجھ سے یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

(۱۴۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطْمِ الَّذِي فِيهِ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُطْمٌ حَسَنٌ فَكَانَ يَرْفَعُنِي وَأَرْفَعُهُ فَإِذَا رَفَعَنِي عَرَفْتُ أَبِي حِينَ يَمُرُّ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَكَانَ يُقَابِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَنْ يَا بَنِي قُرَيْظَةَ يُقَابِلُهُمْ فَقُلْتُ لَهُ حِينَ رَجَعَ يَا أَبَتِ تَالَلَهُ إِنْ كُنْتُ لَا عَرِفُكَ حِينَ تَمُرُّ ذَاهِبًا إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَالَ يَا بَنِي أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَجْمَعُ لِي أَبُوْنِي جَمِيعًا يُقَدِّمُنِي بِهِمَا يَقُولُ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي [صححه البخاری (۳۷۲۰)، ومسلم (۲۴۱۶)، وابن حبان (۶۹۸۴) | النظر: ۱۴۰۹، ۱۴۲۳] | راجع: ۱۴۰۸]۔

(۱۳۰۹) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ "اظم حسان" نامی اس ٹیلے پر تھے جس میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات موجود تھیں، کبھی وہ مجھے اٹھا کر اونچا کرتے اور کبھی میں انہیں اٹھا کر اونچا کرتا، جب وہ مجھے اٹھا کر اونچا کرتے تو میں اپنے والد صاحب کو پہچان لیا کرتا تھا جب وہ بنو قریظہ کے پاس سے گزر رہے تھے، وہ نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق کے موقع پر جہاد میں شریک تھے، اور نبی ﷺ فرما رہے تھے کہ بنو قریظہ کے پاس پہنچ کر ان سے کون قتال کرے گا؟ واپسی پر میں نے اپنے والد صاحب سے عرض کیا کہ ابا جان! بخدا! میں نے اس وقت آپ کو پہچان لیا تھا جب آپ بنو قریظہ کی طرف جا رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ بیٹے! نبی ﷺ اس موقع پر میرے لیے اپنے والدین کو جمع کر کے یوں فرما رہے تھے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(۱۴۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّ رَجُلًا حَمَلَ عَلَى قَوْسٍ يُقَالُ لَهَا عَمْرَةٌ أَوْ عَمْرَاءُ وَلَالٌ فَوَجَدَ قَوْسًا أَوْ مَهْرًا يَسَاعُ فَنَسِبَتْ إِلَى

يَلْتُكَ الْقُرَيْشُ فَيَهِي عَنْهَا قَالَ الْبُصَيْرِيُّ: هَذَا اسناد صحيح قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۲۳۹۳). قال شعيب: اسناده صحيح.]

(۱۳۱۰) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کو نبیل اللہ ایک گھوڑے پر سوار کرایا یعنی اس کا مالک بنا دیا جس کا نام غمرہ یا غمراء تھا، کچھ عرصے بعد وہی گھوڑا یا اس کا کوئی بچہ فروخت ہوتا ہوا ملا، چونکہ اس کی نسبت اسی گھوڑے کی طرف تھی جسے انہوں نے صدقہ کر دیا تھا اس لئے اسے دوبارہ خریدنے سے انہیں منع کر دیا گیا۔

(۱۴۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنْبَاءٍ عَنْ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ لَمْ تَنْصَرِفْ قَتَبِيرُ الْأَجَامِ فَلَا نَجِدُ إِلَّا قَدْرَ مَوْضِعِ أَقْدَامِنَا قَالَ يَزِيدُ الْأَجَامُ هِيَ الْأَطَامُ [صححه ابن خزيمة (۱۷۴۰)، والحاكم (۲۹۱/۱)]. انظر: ۱۴۳۶.

(۱۳۱۱) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اور وہاں آ کر ٹیلوں میں بیچ بکھیرنے لگ جاتے تھے، اس موقع پر ہمیں سوائے اپنے قدموں کی جگہ کے کہیں سایہ نہ ملتا تھا۔

(۱۴۱۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَنبَاءٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيَشَ بْنِ الزُّلَيْدِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيَشَ بْنِ الزُّلَيْدِ بْنِ هِشَامِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبْ إِلَيْكُمْ ذَا الْأَمَمِ قَلْبُكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْخَالِقَةُ خَالِقَةُ الَّذِينَ لَا خَالِقَةَ الشَّعْرَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُلَوِّمُونَا حَتَّى تَتَحَابُّوا أَقْلًا أَتَبْنِيَكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ [انظر: ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲].

(۱۳۱۲) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان کی بیماریاں یعنی حسد اور بغض تمہارے اندر بھی سرایت کر گئی ہیں اور بغض تو موٹے دینے والی چیز ہے، بالوں کو نہیں بلکہ دین کو موٹے دیتی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے تم اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایک ایسا طریقہ نہ بتاؤں جسے اگر تم اختیار کر لو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، آپس میں سلام کو روانہ دو۔

(۱۴۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا لِي لَا أَسْمَعُكَ تَحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَقَلَانًا وَقَلَانًا قَالَ أَمَا إِلَيَّ لَمْ أَفَارِقْهُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً مِنْ كَذَبٍ عَلَى مُتَعَمِّدٍ فَلْيَتَوَّأْ مُقَعَّدَةً مِنَ النَّارِ [صححه البخاری (۱۰۷)، وابن حبان (۶۹۸۲)]. انظر: ۱۴۲۸.

(۱۳۱۳) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس طرح حضرت ابن

مسعود بن جند اور دیگر حضرات کو میں حدیث بیان کرتا ہوا سنتا ہوں، آپ کو نہیں سنتا، اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا، نبی ﷺ سے کبھی جدا نہیں ہوا لیکن میں نے نبی ﷺ کو یہ حدیث فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا جائے۔ (اس لئے میں دُرتا ہوں)

(۱۴۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَسَى هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ يَغْنَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قُلْنَا لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا جَاءَ بِكُمْ ضَيْعَتُمُ الْخَلِيفَةِ حَتَّى قِيلَ لَكُمْ جَنَّتُمْ تَطْلُبُونَ بِدَمِيهِ قَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا قَرَأْنَاهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُبَيِّنُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً لَمْ نَكُنْ نَحْسِبُ أَنَّ أَهْلَهَا حَتَّى وَقَعَتْ مِثْلُ حَيْثُ وَقَعَتْ قَالَ شُعَيْبٌ: إسناده جيد، أخرجه البزار: ۹۷۶، | النظر: ۱۴۳۸.

(۱۴۱۳) مطرف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت زبیر جند سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ! آپ لوگ کس مقصد کی خاطر آئے ہیں، آپ لوگوں نے ایک خلیفہ کو خلیفہ کر دیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے، اب آپ ان کے قصاص کا مطالبہ کر رہے ہیں؟ حضرت زبیر جند نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ، حضرت صدیق اکبر جند، فاروق اعظم جند اور حضرت عثمان غنی جند کے زمانے میں قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے تھے کہ اس آزمائش سے بچو جو خاص طور پر صرف ان لوگوں کی نہیں ہوگی جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہوگا (بلکہ عمومی ہوگی) لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس کا اطلاق ہم پر ہی ہوگا، یہاں تک کہ ہم پر یہ آزمائش آگئی۔

(۱۴۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشْهَرُوا بِالْيَهُودِ (قال الباقى: صحيح (النسائي: ۱۳۷/۸، و ابو يعلى: ۶۸۱).

(۱۴۱۵) حضرت زبیر جند سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اپنے بالوں کی سفیدی کو تبدیل کر سکتے ہو لیکن یہودیوں کی مشابہت اس موقع پر بھی اختیار کرنے سے بچو۔

(۱۴۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مَخْزُومِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِنْشَانَ قَالَ وَأَنْشَى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السُّدْرَةِ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرَفِ الْقُرْنِ الْأَسْوَدِ حَذَوَهَا فَاسْتَقْبَلَ نَحْبًا بِبَصَرِهِ يَعْنِي وَادِيًا وَقَفَ حَتَّى اتَّفَقَ النَّاسُ كُلُّهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صِدْقَ وَجْهِ وَعِصَاهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ وَذَلِكَ قَبْلَ نَزُولِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ ثَقِيفَ وَالْحَدِيثُ سَكَتَ عَنْهُ ابوداود و كذا عبد الحق و نعقب بما نقل عن البخارى انه لم يصب، وكذا قال الأزدي، وذكر الذهبي ان الشافعي صححه، وأشار لضعفه ابن حبان،

وضعف اسناده النووي واحمد ضعفه، قال الألبانى: ضعيف (ابوداود: ۲۰۳۲).

(۱۳۱۶) حضرت زبیر بن عوفؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم لوگ "لیہ" نامی جگہ سے آرہے تھے، جب ہم لوگ بیرہی کے درخت کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ "قرن اسود" نامی پہاڑ کی ایک جانب اس کے سامنے کھڑے ہو گئے اور وادی خُشب کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا اور کچھ دیر کھڑے رہے، لوگ بھی سب کے سب وہیں رک گئے، اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ "وَجْ" جو کہ طائف کی ایک وادی کا نام ہے، کا شکار اور ہر کانے دار درخت حرم میں داخل ہے اور اسے شکار کرنا یا کاٹنا اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے حرام ہے، یہ بات نبی ﷺ نے طائف پہنچنے اور بتوفیق کا محاصرہ کرنے سے پہلے فرمائی۔

(۱۴۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّبِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ أَرْجَبَ طَلْحَةَ جَيْشٍ صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ يَعْنِي جَيْشٌ بَرَزَ لَهُ طَلْحَةُ فَصَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِهِ [صححه ابن حبان (۶۹۷۹)، والنحاكم (۳۷۳۳)]، وقال الترمذی: حسن غریب لا نعرفه إلا من حديث ابن إسحاق. قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۱۶۹۲)۔

(۱۳۱۷) حضرت زبیر بن عوفؓ سے مروی ہے کہ میں نے اس دن "جبکہ حضرت طلحہؓ جنتِ نبوی ﷺ کی وہ خدمت کی جو انہوں نے کی، یعنی نبی ﷺ کے سامنے جبکہ کریضہ گئے اور نبی ﷺ ان کی کمر پر سوار ہو گئے" نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے اپنے لیے جنت کو واجب کر لیا۔

(۱۴۱۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ التَّهَامِيُّ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَقْبَلْتُ امْرَأَةً تَسْعَى حَتَّى إِذَا تَكَادَتْ أَنْ تُشْرِفَ عَلَى الْقُتَيْلِ قَالَ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرَاهُمْ فَقَالَ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَوَسَّمْتُ أَنَّهَا أُمِّي صَفِيَّةٌ قَالَ فَخَرَجْتُ أَسْعَى إِلَيْهَا فَأَذَرْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَى الْقُتَيْلِ قَالَ فَلَدَسْتُ فِي صَدْرِي وَكَانَتْ امْرَأَةً جَلْدَةً قَالَتْ إِنَّكَ لَا أَرْضَ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمَ عَلَيْكَ قَالَ فَوَقَفْتُ وَخَرَجْتُ تَوْبِينَ مَعَهَا فَقَالَتْ هَذَانِ تَوْبَانِ جَنَّتْ بَيْنَهُمَا لَابِئِي حَمْزَةٌ فَقَدْ بَلَغَنِي مَفْتَلُهُ فَكَفَّنُوهُ فِيهِمَا قَالَ فَيَجِنَا بِالتَّوْبَيْنِ لِنُكْفِنَ فِيهِمَا حَمْزَةً لَبَّادًا إِلَى جَنِبِهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبِيلٌ قَدْ فَعَلَ بِهِ كَمَا فَعَلَ بِحَمْزَةٍ قَالَ فَوَجَدْنَا عَصَا حَصَى وَخِيَاءَ أَنْ نَكْفِنَ حَمْزَةً فِي تَوْبَيْنِ وَالْأَنْصَارِ لَا نَكْفِنَ لَهُ فَقُلْنَا لِحَمْزَةٍ تَوْبٌ وَلِلْأَنْصَارِ قَوْبٌ فَقَدَرْنَا هُمَا فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَكْبَرَ مِنَ الْآخَرِ فَأَقْرَعْنَا بَيْنَهُمَا فَفَقَعْنَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي التَّوْبِ الَّذِي صَارَ لَهُ قَالَ شُعَيْبٌ: اسناده حسن، أخرجه البيهقي: ۹۸۰، وأبو يعلى: ۶۸۶]۔

(۱۳۱۸) حضرت زبیر بن عوفؓ سے مروی ہے کہ عروہؓ احد کے دن اختتام پر ایک عورت سامنے سے بڑی تیزی کے ساتھ آتی ہوئی دکھائی دی، قریب تھا کہ وہ شہداء کی لاشیں دیکھ لیتی، نبی ﷺ اس چیز کو اچھا نہیں سمجھتے تھے کہ وہ خاتون انہیں دیکھ سکے، اس لئے

فرمایا کہ اس عورت کو روکو، اس عورت کو روکو، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ میری والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں، چنانچہ میں ان کی طرف دوڑتا ہوا گیا اور شہداء کی لاشوں تک ان کے پہنچنے سے قبل ہی میں نے انہیں چالیا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر میرے سینے پر دو ہنر مار کر مجھے پیچھے کو دھکیل دیا، وہ ایک مضبوط خاتون تھیں اور کہنے لگیں کہ پرے ہو، تم سے نہیں بولتی، میں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ نے آپ کو قسم دلائی ہے کہ ان لاشوں کو مت دیکھیں، یہ سنتے ہی وہ رک گئیں اور اپنے پاس موجود دو کپڑے نکال کر فرمایا یہ دو کپڑے ہیں جو میں اپنے بھائی حمزہ کے لئے لائی ہوں، کیونکہ مجھے ان کی شہادت کی خبر مل چکی ہے، تم انہیں ان کپڑوں میں کفن دے دینا۔

جب ہم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان دو کپڑوں میں کفن دینے لگے تو دیکھا کہ ان کے پہلو میں ایک انصاری شہید ہوئے پڑے ہیں، ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا تھا جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا گیا تھا، ہمیں اس بات پر شرم محسوس ہوئی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دے دیں اور اس انصاری کو کفن کا ایک کپڑا بھی میسر نہ ہو، اس لئے ہم نے یہ طے کیا کہ ایک کپڑے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے میں اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کو کفن دیں گے، اندازہ کرنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ ان دونوں حضرات میں سے ایک زیادہ لمبے قد کا تھا، ہم نے قرعہ اندازی کی اور جس کے نام جو کپڑا نکل آیا اسے اسی کپڑے میں کفن دے دیا۔

(۱۱۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ لَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْتَقِيمَانِ بِهَا كِلَاهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْقِ ثُمَّ ارْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَقَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبِينَهُ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَأْيِ أَرَادَ فِيهِ سَعَةً لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا احْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ هَذِهِ الْآيَةَ أَنْ لَيْتَ إِلَّا بِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْجَمُوا فِيمَا شَهِرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (صحيح البخاري (۲۷۰۸)، والحاكم (۳/۳۶۴)۔

(۱۳۱۹) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ان کا ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے ”جو قرعہ بدر کے شرکاء میں سے تھے“ نبی ﷺ کی موجودگی میں پانی کی اس تالی میں اختلاف رائے ہو گیا جس سے وہ دونوں اپنے اپنے کھیت کو سیراب کرتے تھے، نبی ﷺ نے بات کو ختم کرتے ہوئے فرمایا زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کر کے اپنے پڑوسی کے لئے پانی چھوڑ دو، انصاری کو

اس پر ناگواری ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! آپ کے بھو بھی زاد ہیں ناں اس لئے آپ یہ فیصلہ فرما رہے ہیں؟ اس پر نبی ﷺ کے روئے انور کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اب تم اپنے کھیت کو سیراب کرو، اور جب تک پانی منڈیر تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک پانی روک رکھو، گویا اب نبی ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلوا دیا، جبکہ اس سے پہلے نبی ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک ایسا مشورہ دیا تھا جس میں ان کے لئے اور انصاری کے لئے گنجائش اور وسعت کا پہلو تھا، لیکن جب انصاری نے نبی ﷺ کے سامنے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تو نبی ﷺ نے صریح حکم کے ساتھ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلوایا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بخدا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ مندرجہ ذیل آیت اسی واقعے سے متعلق نازل ہوئی ہے کہ آپ کے رب کی قسم! یہ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کے اختلافات میں آپ کو ثالث مقرر نہ کر لیں، پھر اس فیصلے کے متعلق اپنے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کریں اور اسے مکمل طور پر تسلیم نہ کریں۔

(۱۶۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ عَمْرِو الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِلَادُ بِلَادُ اللَّهِ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللَّهِ فَحَسِبْنَا أَهْبَيْتُ خَيْرًا قَالِمُ [إسناده ضعيف]

(۱۶۲۰) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شہر بھی اللہ کے ہیں اور بندے بھی اللہ کے ہیں، اس لئے جہاں تمہیں خیر دکھائی دے، وہیں پر قیام پذیر ہو جاؤ۔

(۱۶۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَعْرَةٌ يَقْرَأُ هَذِهِ آيَةَ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولَا الْعِلْمِ قَانِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ يَا رَبِّ [إسناده ضعيف]

(۱۶۲۱) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو میدانِ عرفات میں اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور فرشتے اور اہل علم بھی انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اس بات پر گواہ ہیں، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ غالبِ حکمت والا ہے، نبی ﷺ فرما رہے تھے کہ پروردگار! میں بھی اس بات پر گواہ ہوں۔

(۱۶۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ أُمِّهِ وَحَدَّثَنِي أُمُّ عَطَاءٍ قَالَتْ وَاللَّهِ لَكَائِنَّا نَنْظُرُ إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ آتَانَا عَلَى بَعْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ فَقَالَ يَا أُمَّ عَطَاءٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَأْكُلُوا مِنْ لَحْمِ نُسُكِهِمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا بَاهِي أَنْتَ لَكَيْفَ تَصْنَعُ بِمَا أَعْبَدِي لَنَا فَقَالَ أَمَّا مَا أَعْبَدِي لَكُمْ فَمَنَّا لَكُنَّ

بِإِسْنَادِهِ ضَعِيفٌ |

(۱۳۲۲) ام عطاء وغیرہ کہتی ہیں کہ بخدا! ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم اب بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے ہیں جبکہ وہ ہمارے پاس اپنے ایک سفید فخر پر سوار ہو کر آئے تھے اور فرمایا تھا کہ اے ام عطاء! نبی ﷺ نے مسلمانوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کھائیں، میں نے کہا کہ میرے باپ آپ پر قربان ہوں، اگر ہمیں بدیہ کے طور پر کہیں سے قربانی کا گوشت آ جائے تو اس کا کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ بدیہ کے طور پر جو چیز آ جائے اس میں تمہیں اختیار ہے۔

(۱۴۳۴) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ مَعَ النَّسَاءِ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى قُرْبِهِ يَخْتَلِفُ إِلَيَّ نِسِي فُرِيضَةً مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ زَيْنُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ وَهَلْ زِلْتَنِي يَا بَنِي قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِي نِسِي فُرِيضَةً فَلْيَأْتِنِي بِخَيْرِهِمْ فَأَنْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْنِي فَقَالَ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي [راجع: ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰] |

(۱۳۲۳) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ "اعلم حسان" نامی اس نیلے پر تھے جس میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات موجود تھیں، (کبھی وہ مجھے اٹھا کر اونچا کرتے اور کبھی میں انہیں اٹھا کر اونچا کرتا، جب وہ مجھے اٹھا کر اونچا کرتے) تو میں اپنے والد صاحب کو پہچان لیا کرتا تھا جب وہ بخورق کے پاس سے گذرتے تھے۔

والہی پر میں نے اپنے والد صاحب سے عرض کیا کہ اباجان! بخدا! میں نے اس وقت آپ کو پہچان لیا تھا جب آپ گھوم رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ بیٹے! کیا واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا تھا بخورق کے پاس جا کر ان کی خبر میرے پاس کون لائے گا؟ میں چلا گیا اور جب واپس آیا تو نبی ﷺ اس موقع پر میرے لیے اپنے والدین کو جمع کر کے یوں فرما رہے تھے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(۱۴۳۴) حَدَّثَنَا عَتَّابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعةٍ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَمَّنْ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرَّةٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ الْخُوَلَاءِيَّ يَقُولُ لَمَّا افْتَتَحْنَا مِصْرَ بِغَيْرِ عَهْدٍ قَامَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ أَفِئْسَمَهَا فَقَالَ عُمَرُو لَا أَفِئْسَمَهَا فَقَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَتَفِئْسَمَنَهَا كَمَا لَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيرَ قَالَ عُمَرُو وَاللَّهِ لَا أَفِئْسَمَهَا حَتَّى أَكْتُبَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَكُتِبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَكُتِبَ إِلَيْهِ عُمَرُو أَنْ أَفَرَّهَا حَتَّى يَفُورَ مِنْهَا حَبْلُ الْحَبَلَةِ [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ] |

(۱۳۴۳) مقلان بن وہب خولانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے ملک مصر کو بزرگ شمشیر فتح کر لیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ”جو فاتح مصر اور لشکر اسلام کے سپہ سالار تھے“ کہا کہ اسے عمرو بن العاص! اسے تقسیم کر دیجئے، انہوں نے کہا کہ میں تو اسے ابھی تقسیم نہیں کروں گا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ آپ کو یہ اسی طرح تقسیم کرنا پڑے گا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین سے خط و کتابت کرنے سے قبل میں اسے تقسیم نہیں کر سکتا، چنانچہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس نوعیت کا ایک عریضہ لکھ بھیجا، وہاں سے جواب آیا کہ ابھی اسے برقرار رکھو (جوں کا توں ہی رہنے دو) یہاں تک کہ اگلی نسل جنگ میں شریک ہو جائے۔

(۱۴۲۵) حَدَّثَنَا عَتَابٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُؤَدِّبِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الزُّبَيْرَ سَهْمًا وَأُمَّهُ سَهْمًا وَفَرَسَهُ سَهْمَيْنِ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ، حَسَنُ الْإِسْنَادِ (النسائی ۶/۲۲۸)۔ قال شعيب: صحيح، وهذا إسناد ضعيف۔

(۱۳۴۵) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ سے فراغت کے بعد مال غنیمت میں سے انہیں ایک حصہ دیا تھا۔ ان کی والدہ کو بھی ایک حصہ دیا تھا اور گھوڑے کے دو حصے مقرر فرمائے تھے (یعنی ہر گھڑ سوار کو دو حصے اور ہر پیدل کو ایک حصہ دیا تھا)

(۱۴۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَبَارَكُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَقَالَ أَقْبَلْ لَكَ عَلِيًّا قَالَ لَا وَكَيْفَ تَقْتُلُهُ وَمَعَهُ الْجُنُودُ قَالَ الْحَقُّ بِهِ فَأَقْبَلْتُ بِهِ قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ قَبْدُ الْفَيْكِ لَا يَفِيكَ مُؤْمِنٌ [قال شعيب: صحيح، أخرجه عبد الرزاق: ۹۶۷۶، وابن أبي شيبة: ۱۵/۱۲۳]۔ [انظر: ۱۴۲۷، ۱۴۳۳]۔

(۱۳۴۶) خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ کیا میں علی کا کام تمام نہ کروں؟ فرمایا ہرگز نہیں! اور ویسے بھی ان کے ساتھ اتنا بزرگ لشکر ہے کہ تم نہیں قتل کر سکتے؟ اس نے کہا کہ پھر آپ ان کے پاس جا کر خلافت کے معاملے میں جھگڑا کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ایمان نے جھگڑے کے پاؤں میں بیڑی ڈال دی ہے، اس لئے مومن جھگڑنے والا نہیں ہوتا۔

(۱۴۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَدَّثَنَا مَبَارَكُ بْنُ قُسَيْطٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ الزُّبَيْرَ بْنِ الْعَوَّامِ فَقَالَ أَلَا أَقْبَلْ لَكَ عَلِيًّا قَالَ وَكَيْفَ تَسْتَطِيعُ قَتْلَهُ وَمَعَهُ النَّاسُ لَقَدْ تَوَكَّرَ مَعْنَاهُ [انظر: ۱۴۲۷، ۱۴۳۳]۔

(۱۳۴۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۴۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا أبايَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا لَكَ لَا تَحْدُثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ



مَا كَارَفَتْهُ مِنْذُ اسْتَلَمْتُ وَلِكِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً يَقُولُ مَنْ تَحَدَّثَ عَلَيَّ فَلْيَكْبُوا مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ [راجع: ۱۴۱۳]۔

(۱۳۲۸) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نبی ﷺ کی احادیث کیوں نہیں بیان کرتے؟ فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا، نبی ﷺ سے کبھی جدا نہیں ہوا لیکن میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔ (اس لئے میں ڈرتا ہوں)

(۱۴۲۹) حَدَّثَنَا وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَخِيَّهُ قَبَائِي الْمَجْبِلِ فَيَجِيءَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَسْتَتِي بِمَتْنِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ [راجع: ۱۴۰۷]۔

(۱۳۲۹) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کے لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنی رسی اٹھائے، اس سے لکڑیاں باندھے، بازار میں لا کر انہیں رکھے اور انہیں بیچ کر اس سے غنا بھی حاصل کرے اور اپنے اوپر خرچ بھی کرے، بہ نسبت اس کے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے خواہ لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔

(۱۴۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ الْوَلِيدِ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى لَالِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبْ إِلَيْكُمْ ذَاءَ الْأَمَمِ فَلِكُلِّكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْعَاثِلَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِيلُ الشَّعْرِ وَلَكِنْ تَحْلِيلُ الدِّينِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تَوُفُّوهُ وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَقْلًا أَنْتُمْ بِمَا يَجِبُ ذَلِكَ لَكُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ [اسنادہ ضعیف۔ قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۲۵۱۰)]

والبیہقی: [۶۶۹]۔ [راجع: ۱۴۱۲]۔

(۱۳۳۰) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان کی بیماریاں یعنی حسد اور بغض تمہارے اندر بھی سرایت کر گئی ہیں اور بغض تو موخر دینے والی چیز ہے، بالوں کو نہیں بلکہ دین کو موخر دیتی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کامل مومن نہ ہو جاؤ، اور تم اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایک ایسا طریقہ نہ بتاؤں جسے اگر تم اختیار کر لو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، آپس میں سلام کو رواج دو۔

(۱۴۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ مَوْلَى لَالِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبْ إِلَيْكُمْ لَذِكْرُكُمْ [راجع: ۱۴۱۲]۔

(۱۳۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۳۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا وَثَّاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَوْلَى لَالِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَضَعَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ فَلَذَّكَرَهُ [اسنادہ ضعیف]۔ [راجع: ۱۴۱۲]۔

(۱۳۳۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۳۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلزُّبَيْرِ آلَا أَتُفَلُّ لَكَ عَيْبًا قَالَ كَيْفَ تَقْتُلُهُ قَالَ أَفِيكَ بِهِ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتَى لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ [راجع: ۱۴۲۶]۔

(۱۳۳۵) خواجہ حسن بھریؒ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت زبیرؓ کی خدمت میں آیا، اور کہنے لگا کہ کیا میں علیؑ کا کام تمام نہ کر دوں؟ فرمایا تم انہیں کس طرح قتل کر سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ پھر آپ ان کے پاس جا کر خلافت کے معاملے میں جھگڑا کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایمان نے جھگڑے کے پاؤں میں پیزی ڈال دی ہے، اس لئے مومن جھگڑنے والا نہیں ہوتا۔

(۱۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجَرَّرُ عَلَيْهَا مَا كَانَ يَنْتَبِهُ إِلَى الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الدُّنُوبِ قَالَ نَعَمْ لَتَجَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ حَتَّى يُوَدِّىَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنَّ الْأَمْرَ لَشَدِيدٌ [راجع: ۱۴۰۵]۔

(۱۳۳۷) حضرت زبیرؓ نے فرمایا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ پھر قیامت کے دن تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے، تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! گناہوں کے ساتھ ساتھ دنیا میں اپنے مد مقابل لوگوں سے جھگڑنا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں، یہی جھگڑا دوبارہ ہوگا یہاں تک کہ خدا کو اس کا حق مل جائے، اس پر حضرت زبیرؓ نے کہا بخدا یہ تو بہت سخت بات ہے۔

(۱۳۳۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٍو وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ وَفَرَّءَ عَلَى سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ نَفَرًا مِنَ الْفَجْرِ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ قَالَ يَسْخَلُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلَى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ كَأَدْوَا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لَيْدًا قَالَ سُفْيَانُ كَانَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ كَالْبَيْدِ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ [قال شعيب: حسن لغیره]۔

(۱۳۳۹) حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ جنات کے قرآن کریم سننے کا جو تذکرہ قرآن شریف میں آیا ہے، وہ وادی نخلہ سے متعلق ہے جبکہ نبی ﷺ نماز عشاء پڑھ رہے تھے، اور آیت قرآنی "کادوا یكونون علیه لیدا" کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے سفیانؒ کہتے ہیں کہ ایک دوسرے پر چڑھ چلے آ رہے تھے (یعنی نبی ﷺ کو عبادت میں مصروف دیکھ کر شرکین بھڑک کر اس

طرح اکٹھے ہو جاتے تھے کہ اب حملہ کیا اور اب حملہ کیا، ایسا محسوس ہوتا تھا)

(۱۴۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَبَادِرُ فَمَا نَجِدُ مِنَ الظَّلِّ إِلَّا مَوْضِعَ أَقْدَامِنَا أَوْ قَالَ فَلَا نَجِدُ مِنَ الظَّلِّ مَوْضِعَ أَقْدَامِنَا راجع: ۱۵۱۱۔

(۱۳۶۶) حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے (اور واپس آ کر نیلوں میں بیج بکھیرنے لگ جاتے تھے) اس موقع پر ہمیں سوائے اپنے قدموں کی جگہ کے کہیں سایہ نہ ملتا تھا۔

(۱۴۳۷) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ أَوْ سَلَمَةَ قَالَ كَثِيرٌ وَحِفْظِي سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَوْ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَيَذْكُرُنَا بِآيَاتِ اللَّهِ حَتَّى نَعْرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَكَأَنَّهُ يَذِيرُ قَوْمَ يَصْبَحُهُمُ الْأَمْرُ عُذُوَّةً وَكَانَ إِذَا كَانَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَبْرِيلَ لَمْ يَبْسُطْ صَاحِبُكَ حَتَّى يَرْفَعَهُ عَنْهُ قَالَ شُعَيْبٌ: اسنادہ حسن، أخرجه أبو يعلى: ۱۶۷۷۔

(۱۳۴۷) حضرت علیؓ یا حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب ہمیں نصیحت فرماتے تھے اور اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے تو اس کے اثرات آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر دکھائی دیتے تھے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ اس قوم کو ڈرا رہے ہیں جن کا معاملہ صبح ہی طے ہو جائے گا اور جب حضرت جبریلؑ سے عنقریب ملاقات ہوتی ہوئی تو نبی ﷺ اس وقت تک نہ بڑھتے تھے جب تک وحی کی کیفیت کے اثرات ختم نہ ہو جاتے۔

(۱۴۳۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَنَحْنُ مُتَوَافِرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً فَجَعَلْنَا نَقُولُ مَا هَذِهِ الْفِتْنَةُ وَمَا نَشْعُرُ أَنَّهَا تَقَعُ حَيْثُ وَقَعَتْ آخِرُ حَدِيثِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شُعَيْبٌ: صحيح لغيره [راجع: ۱۶۱۹]۔ (۱۶۸/۱)

(۱۳۳۸) حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی ﷺ کے ساتھ ہم لوگوں کی اچھی خاصی تعداد تھی کہ اس آزمائش سے بچو جو خاص طور پر صرف ان لوگوں کی نہیں ہوگی جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہوگا (بلکہ عمومی ہوگی) تو ہم کہنے لگے کہ یہ کون سی آزمائش ہوگی؟ لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس کا اطلاق ہم پر ہی ہوگا، یہاں تک کہ ہم پر یہ آزمائش آگئی۔

مُسْنَدُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی مرویات

(١٤٣٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ رَجُلٍ رَمَى الْجُمُرَةَ بِسِتِّ حَصَيَّاتٍ فَقَالَ لِيُطْعِمَ قَبْضَةً مِنْ طَعَامٍ قَالَ فَلَقِيْتُمْ مُجَاهِدًا فَسَأَلْتُهُ وَذَكَرْتُ لَهُ قَوْلَ طَاوُسٍ فَقَالَ رَجِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا بَلَغَهُ قَوْلُ سُعَيْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَمِنَ الْجِمَارِ أَوْ الْجُمُرَةِ فِي حَبَشِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسْنَا تَتَذَكَّرُ لِقَاءَ مَنْ قَالَ رَمَيْتُ بِسِتٍّ وَمِنْ مَنْ قَالَ رَمَيْتُ بِسَبْعٍ وَمِنْ مَنْ قَالَ رَمَيْتُ بِثَمَانٍ وَمِنْ مَنْ قَالَ رَمَيْتُ بِتِسْعٍ فَنَزَعُوا بِإِلْدَادِكَ فَأَنَّ الْقَالَ الطُّحَاوِي فِي ((أَحْكَامِ الْقُرْآنِ)): حَدِيثٌ مُنْقَطِعٌ لَا يَثْبُتُ أَهْلُ الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. قَالَ الْأُبَلَائِيُّ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ (النَّسَائِيُّ: ٢٧٥/٥). قَالَ شُعَيْبٌ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

[انظر: ١٦٠٣].

(۱۴۳۹ھ) ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے طاؤس سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی جرات کی رمی کرتے ہوئے کسی جمرہ کو سات کی بجائے چھ ٹکڑیاں مار دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک عشی کے برابر گندم صدقہ کر دے، اس کے بعد میں مجاہد سے ملا تو ان سے بھی یہی سوال کیا اور طاؤس کا جواب بھی ذکر کر دیا، انہوں نے کہا کہ اللہ ان پر رحم کرے، کیا انہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نہیں پہنچی کہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم نے جو حج کیا تھا، اس میں جرات کی رمی کرنے کے بعد جب ہم لوگ بیٹھے اور آپس میں بات چیت ہونے لگی تو کسی نے کہا کہ میں نے چھ ٹکڑیاں ماری ہیں کسی نے سات کہا، کسی نے آٹھ اور کسی نے نو کہا، لیکن انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا۔

(١٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عُمَرُو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ فَأَذْعُ اللَّهَ أَنْ يُشْفِيَني قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ لِي وَارِثٌ إِلَّا ابْنَةُ أَقَارِصِي بِمَالَى كُلِّهِ فَإِنْ لَا قَالَ أَقَارِصِي يُنْتَلِيهِ فَإِنْ لَا قَالَ أَقَارِصِي يُبْطِئُهُ فَإِنْ لَا قَالَ أَقَارِصِي بِالثَّلْثِ قَالَ الثَّلْثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنْ تَقَفْتَكَ مِنْ مَالِكَ لَكَ صِدْقَةٌ وَإِنْ تَقَفْتَكَ عَلَى

عِيَالِكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ نَفَقْتَ عَلَى أَهْلِكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ يَعْشَى أَوْ قَالَ يَعْشُرُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ [صححه مسلم (۱۶۲۸)، وابن خزيمة (۲۳۵۵)]. [انظر: ۱۴۷۴، ۱۴۷۹، ۱۴۸۲، ۱۵۰۶، ۱۴۸۸].

(۱۳۳۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں اس سرزمین میں ہی نہ مر جاؤں جہاں سے میں ہجرت کر کے جا چکا تھا اور جیسے سعد بن خولہ کے ساتھ ہوا تھا، اس لئے آپ اللہ سے میری صحت کے لئے دعا کیجئے، نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! سعد کو شفاء عطا فرما۔

پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سامان ہے، میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے سارے مال کو راہِ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے دو تہائی مال کی وصیت کے بارے پوچھا، نبی ﷺ نے پھر منع فرمایا، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرمایا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد رکھو! تم اپنا مال جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنے اہل و عیال پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنی بیوی پر جو خرچ کرتے ہو، وہ بھی صدقہ ہے، نیز یہ کہ تم اپنے اہل خانہ کو انہی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں۔

(۱۴۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ أَمْرًا عَمَرَ انْطَلَقَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عَتِيقٍ عَبْدَ الْكَبِيرِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا بَعْضُ بَنِي مَسْعُودٍ قَالَ رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّأِيبِ فَلَمَّا أَنَاهُ قَالَ يَا أَبَتِ أَرْضِيَتْ أَنْ تَكُونَ أَغْرَابِيًّا فِي غَنِيمَتِكَ وَالنَّاسُ يَتَنَازَعُونَ فِي الْمُلْكِ بِالْمَدِينَةِ فَضَرَبَ سَعْدٌ صَدْرَ عَمَرَ وَقَالَ اسْكُنْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَبْدَ النَّفِيسَ الْفَقِيرَ [صححه مسلم (۲۹۶۵) و ابو بعلی (۷۳۷)]. [انظر: ۱۵۲۹].

(۱۳۳۱) عامر بن سعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے بھائی عمر مدینہ منورہ سے باہر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے بکریوں کے فارم میں چلے گئے، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا (تو وہ پریشان ہو گئے کہ اللہ خیر کرے، کوئی اچھی خبر لے کر آیا ہو) اور کہنے لگے کہ اس سوار کے پاس اگر کوئی بری خبر ہے تو میں اس سے اللہ کی نادمہ مانگتا ہوں، جب وہ ان کے قریب پہنچے تو کہنے لگے ابا جان! لوگ مدینہ منورہ میں حکومت کے بارے جھگڑ رہے ہیں اور آپ دیہاتیوں کی طرح اپنی بکریوں میں مگن ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا خاموش رہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند فرماتے ہیں جو متقی ہو، بے نیاز ہو اور اپنے آپ کو مخفی رکھنے والا ہو۔

(۱۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُعْنَى ابْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّ سَعْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ مِنْ بَيْنِ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ عَلَى الرَّبِيعِ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ شَيْءٌ حَتَّى يُمِيسَ قَالَ فُلَيْحٌ وَأَظْنَهُ قَالَ وَإِنْ أَكَلَهَا حِينَ يُمِيسُ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يُصْبِحَ فَقَالَ عَمْرُ انْظُرْ يَا عَامِرُ مَا تَحَدَّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ مَا كَذَبْتُ عَلَى سَعْدٍ وَمَا كَذَبَ سَعْدٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۵۴۴۵)، ومسلم (۲۰۴۷)]. | انظر: (۱۰۷۲، ۱۰۲۸).

(۱۳۳۲) ابنِ عمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عامر بن سعد نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو "جبکہ وہ گورنر مدینہ تھے" اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح نہار مدینہ منورہ کے دونوں اطراف میں کہیں سے بھی بجوہ کھجور کے سات دانے لے کر کھائے تو اس دن شام تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی، رادی کا گمان ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر شام کو کھالے تو صبح تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا عامر! اچھی طرح سوچ لو کہ تم نبی ﷺ کے حوالے سے کیا حدیث بیان کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر گواہ ہوں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں باندھ رہا اور یہ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

(۱۶۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قُصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ غُلَامًا يَخِيطُ شَجْرًا أَوْ يَقَطَعُهُ فَنَسَبَهُ قَلْبًا رَجَعَ سَعْدٌ بَنَاتَهُ أَهْلُ الْغُلَامِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا تَقْلِبْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيَّهِمْ [صححه مسلم (۱۳۶۴)، والحاكم (۴۸۶/۱-۴۸۷)]. | انظر: (۱۶۶۰).

(۱۳۳۳) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہو کر وادی عقیق میں اپنے محل کی طرف جا رہے تھے، وہاں پہنچے تو ایک غلام کو درخت کاٹتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اس سے وہ ساری لکڑیاں وغیرہ چھین لیں (جو اس نے کاٹی تھیں) جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ واپس آئے تو غلام کے مالکان ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ انہوں نے غلام سے جو کچھ لیا ہے وہ واپس کر دیں، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے جو چیز مجھے عطا فرمائی ہے، میں اسے واپس لوٹا دوں؟ خدا کی پناہ، اور یہ کہہ کر انہوں نے وہ چیزیں واپس لوٹانے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: اس کی وضاحت مختصر یہ حدیث نمبر ۱۳۶۰ میں آ رہی ہے۔

(۱۶۴۴) حَدَّثَنَا رَوْحُ أَمْلَأَهُ عَلَيْنَا بِغَدَاةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَعَادَةُ ابْنِ آدَمَ اسْتِخَارَتَهُ اللَّهُ وَمِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللَّهُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ وَمِنْ

شِقْوَةُ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: غَرِيبٌ، صَحِيحُهُ الْحَاكِمُ (۵۱۸/۵). قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (التِّرْمِذِيُّ: ۲۱۵۲)۔

(۱۳۳۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن آدم کی سعادت ہے کہ وہ ہر معاملے میں اللہ سے استخارہ کرے، اور اس کے فیصلے پر راضی رہے اور ابن آدم کی بد نصیبی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ کرنا چھوڑ دے اور اللہ کے فیصلے پر ناگواری کا اظہار کرے۔

(۱۱۱۵) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكِنُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الصَّالِحُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ السُّوءُ وَالْمَسْكِنُ السُّوءُ وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ [صححه ابن حبان (۴۰۳۲)، والحاکم (۱۶۲۲)]، قال شعب: صحيح، وهذا اسناد ضعيف۔

(۱۳۳۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ابن آدم کی سعادت مندی کی علامت ہیں اور تین چیزیں اس کی بد نصیبی کی علامت ہیں، ابن آدم کی خوش نصیبی تو یہ ہے کہ اسے نیک بیوی ملے، اچھی رہائش ملے اور عمدہ سواری ملے جبکہ اس کی بد نصیبی یہ ہے کہ اسے بری بیوی ملے، بری رہائش ملے اور بری سواری ملے۔

(۱۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ أَنَّهُ سَمِعَ حُسَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَن كَانَ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيِ وَيَكُونُ الْمَاشِيِ فِيهَا خَيْرًا مِنَ السَّاعِيِ قَالَ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ [صححه الحاكم (۴۴۱/۴)]، قال الألباني: صحيح (ابوداؤد: ۴۲۵۷)۔ قال شعب: صحيح لغیره۔ [انظر: ۱۶۰۹]۔

(۱۳۳۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب فتنوں کا دور آئے گا، اس دور میں بیٹھے والا کفر سے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور شاید یہ بھی فرمایا کہ لیٹنے والا بیٹھے والے سے بہتر ہوگا۔

(۱۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاطٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ ابْنِ أَخِي لَسَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ نَاجِيَةً أَنَا مِنْهُمْ وَهُمْ مِنِّي [اسناده ضعيف، أخرجه الطيالسي: ۲۲۲]۔ [انظر: ۱۴۴۸]۔

(۱۳۳۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ (کے سامنے ایک مرتبہ ہوتا جیہ کا تذکرہ ہوتا) فرمایا کہ میں ان سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں۔

(۱۴۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّةٍ فِيهِ فَقَالَ ابْنُ أَبِي سَعْدٍ بْنُ مَالِكٍ قَدْ ذَكَرُوا ابْنِي نَاجِيَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمْ حَتَّى مَنِي وَلَمْ يُدْكَرْ فِيهِ سَعْدٌ اسنادہ ضعیف [راجع: ۱۴۴۷] (۱۳۳۸) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ (کے سامنے ایک مرتبہ بنو ناجیہ کا تذکرہ ہوا تو) فرمایا کہ میں ان سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں۔

(۱۴۴۹) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقَلُّ ظُفْرٍ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَزَعْرَقَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ فَبَدَأَ سِوَارَهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ الشَّمْسَ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ [قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۵۳۸، والبیزار: ۱۴۶۷)].

(۱۳۳۹) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر جنت کی ناخن سے بھی کم کوئی چیز دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کی چاروں سمتیں حزیں ہو جائیں، اور اگر کوئی بنتی مرد دنیا میں جھانک کر دیکھے اور اس کا نگاہ نمایاں ہو جائے تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح مات کر دے جیسے سورج کی روشنی ستاروں کی روشنی کو مات کر دیتی ہے۔

(۱۴۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اتَّخَذُوا إِلَيَّ لَحْدًا وَأَنْصَبُوا عَلَيَّ اللَّبَنَ نَضَبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۹۶۶) وابن ماجہ: ۱۵۵۶، والبیزار: ۱۱۰۱]. انظر: ۱۴۸۹، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳].

(۱۳۵۰) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی آخری وصیت میں فرمایا تھا کہ میری قبر کو لحد کی صورت میں بنانا اور اس پر کچی اینٹیں نصب کرنا جیسے نبی ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(۱۴۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَدْ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَوَأَقْبَهُ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى عَامِرٍ بْنِ سَعْدٍ كَمَا قَالَ الْخَزَاعِيُّ [قال الألبانی: صحیح (النسائی: ۸۰/۴)]. [راجع: ۱۴۵۰] (۱۳۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے جو یہاں ذکر ہوئی۔

(۱۴۵۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْخَقْفَيْنِ لَا تَأْسَ بِذَلِكَ [قال الألبانی: صحیح الاسناد (النسائی: ۸۲/۱) وفي الكبرى: ۱۲۸]. انظر: ۱۴۵۹].

(۱۳۵۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مسجد پر سحر کرنے کے حوالے سے فرمایا



ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٤٥٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكُ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي  
وَلَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ مِنَ النَّاسِ يَمُنُّ  
إِنَّهُ لِي الْجَنَّةُ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ (صححه البخاري ٣٨١٢)، ومسلم (٢٤٨٣)، وابن حبان (٧١٦٣). [النظر: ١٥٣٣].

(۱۴۵۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی زندہ انسان کے حق میں یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ یہ زمین پر چلتا پھرتا جنتی ہے، سوائے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔

(١٤٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَّنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَدْعَى زَيْدًا لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعَ أَذُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَدْعَى أَبَا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | ١٥٥٣ | ١٥٠٤ | ١٤٩٩ | ١٤٩٧ | انظر: ١٥٥٣ | ١٥٠٤ | ١٤٩٩ | ١٤٩٧ |

(۱۳۵۳) ابوہاشم کہتے ہیں کہ جب زیاد کی نسبت کا مسئلہ بہت بڑھا تو ایک دن میری ملاقات حضرت ابوبکرؓ سے ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ لوگوں نے کیا کیا؟ میں نے حضرت سعدؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ سے یہ بات میرے ان کانوں نے سنی ہے کہ جو شخص حالت اسلام میں اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے، حضرت ابوبکرؓ فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(١٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْطَعُ الْيَدُ لِي لَعْنِ الْمُجْرِمِ قَالَ الْأَبَانِيُّ: ضَعِيفُ (ابن ماجة: ٣٥٨٦ والبزار: ١١٣٨، وابن أبي شيبة: ٤٦٩/٩). قال شغب: صحيح لغيره. وهذا اسناد ضعيف |

(۱۳۵۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک ڈھال کی قیمت کے برابر کوئی چیز چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(١٤٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَادِيَ أَيَّامَ مَيِّتٍ أَيَّامًا أَكُلُ وَشَرِبُ فَلَا صَوْمَ فِيهَا يَعْنِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لغيره، وهذا اسناد ضعيف. [النظر: ١٥٠٠].

(۱۳۵۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام منیٰ میں نبی ﷺ نے مجھے یہ منادی کرنے کا حکم دیا کہ اپام تشریق کھانے

پہنے کے دن ہیں اس لئے ان میں روز نہیں ہے۔

(۱۵۵۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ مَا بَيْنَ لَابِتَى الْمَدِينَةِ حَرَامٍ قَدْ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ الْبَرَكَةَ لَهَا بَرَكَتَيْنِ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ [قال شعيب: صحيح، وهذا اسناده حسن]. [انظر: ۱۵۷۳، ۱۵۹۳، ۱۶۰۶].

(۱۳۵۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ حرم ہے، نبی ﷺ نے اسے حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ! اہل مدینہ کو دینی برکتیں عطا فرما اور ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

(۱۵۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِقِصْعَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَفَضَّلَتْ فَضْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ رَجُلٌ مِنْ هَذِهِ الْقَجِّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَأْكُلُ هَذِهِ الْفَضْلَةَ قَالَ سَعْدٌ وَكُنْتُ تَرَكْتُ أَحْيَى عُمَيْرًا يَتَوَضَّأُ قَالَ فَقُلْتُ هُوَ عُمَيْرٌ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَأَكَلَهَا [صححه ابن حبان (۷۱۶۴)، والحاكم (۴۱۶/۳)، وعبد بن حميد: ۱۵۲، قال شعيب: اسناده حسن]. [انظر: ۱۵۹۱، ۱۵۹۲].

(۱۳۵۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا، نبی ﷺ نے اس میں موجود کھانا تناول فرمایا، اس میں سے کچھ بچ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس راہداری سے ابھی ایک جینی آ دی آئے گا جو یہ بچا ہوا کھانا کھائے گا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی عمیر کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہاں سے عمیر ہی آئے گا، لیکن وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے وہ کھانا کھایا۔

(۱۵۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ حَدِيثًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوُضْوءِ عَلَى النُّحْيَيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ [راجع: ۱۴۵۲].

(۱۳۵۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کے حوالے سے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۵۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّتِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبِّحُوا بِآيَةِ فَجَاءَ مَوْلَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ رَأَيْتُمُوهُ يَصِيدُ فِيهِ شَيْئًا

فَلَمْ يَسْلَمْ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طَعْمَةً أَطْعَمَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ أَعْطَيْتُكُمْ ثَمَنَهُ وَقَالَ عَفَّانٌ مَرَّةً إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أُعْطِيَكُمْ ثَمَنَهُ أَعْطَيْتُكُمْ إِذَا التَّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ غَرِيبٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: حَسَنٌ (ابوداؤد: ۲۰۳۷).

قال شعيب: صحيح.

(۱۳۶۰) سلیمان بن ابی عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سعد بن عذرةؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑ رکھا ہے جو حرم مدینہ میں شکار کر رہا تھا، انہوں نے اس سے اس کے پکڑے چھین لیے، تھوڑی دیر بعد اس کے مالکان آگئے اور ان سے پکڑوں کا مطالبہ کرنے لگے، حضرت سعد بن عذرةؓ نے فرمایا کہ اس شہر مدینہ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے، اور فرمایا ہے کہ جس شخص کو تم یہاں شکار کرتے ہوئے دیکھو، اس سے اس کا سامان چھین لو، اس لئے اب میں تمہیں وہ لقمہ واپس نہیں کر سکتا جو نبی ﷺ نے مجھے کھلایا ہے، البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں۔

(۱۶۶۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ لَا يُزِيدُ عَلَيْهَا قَالَ قَبُولُ لَهُ أَتُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ لَا تُزِيدُ عَلَيْهَا يَا أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الَّذِي لَا يَنَامُ حَتَّى يُؤْتِرَ حَارِجًا قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لَعِبَهُ.

(۱۳۶۱) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ وہ عشاء کی نماز مسجد نبوی میں پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھ کر اس پر کوئی اضافہ نہ کرتے تھے، کسی نے ان سے پوچھا کہ اے ابواسحاق! آپ ایک رکعت وتر پڑھنے کے بعد کوئی اضافہ نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص وتر پڑھے بغیر نہ سوئے، وہ ٹھیک ہے۔

(۱۶۶۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي وَالِدِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَمَلَأَ عَيْنِيهِ مِنِّي ثُمَّ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَاتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ حَدَّثَ فِي الْإِسْلَامِ شَيْءٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا وَمَا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنِّي مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ إِنِّمَا فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَمَلَأَ عَيْنِيهِ مِنِّي ثُمَّ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ قَالَ فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى عُثْمَانَ فَدَعَاهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَكُونَ رَدَدْتَ عَلَى أَحَدِكَ السَّلَامَ قَالَ عُثْمَانُ مَا فَعَلْتُ قَالَ سَعْدٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ حَتَّى خَلَفْتُ وَخَلَفْتُ قَالَ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ ذَكَرَ فَقَالَ بَلَى وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ إِنَّكَ مَرَرْتَ بِي إِنِّمَا وَأَنَا أَخَذْتُ نَفْسِي بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاللَّهِ مَا ذَكَرْتُهَا قَطُّ إِلَّا تَغَشَّى بَصْرِي وَقَلْبِي غِشَاوَةً قَالَ قَالَ سَعْدٌ فَأَنَا أَنْتَكَ يَا إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا أَوَّلَ دَعْوَةٍ ثُمَّ جَاءَ أَغْرَابِي فَسَلَّمْتُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْتُهُ فَلَمَّا أَشْفَقْتُ أَنْ يَسْبِقَنِي إِلَى مَنْزِلِهِ صَرَبْتُ بِقَدَمِي الْأَرْضَ

فَلَقِيتُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَمْعَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنْتَ ذَكَرْتُ لَنَا أَوَّلَ دَعْوَةٍ ثُمَّ جَاءَ هَذَا الْأَعْرَابِيُّ فَشَفَّلَكَ قَالَ نَعَمْ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ هُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا مُسْلِمٌ رَبَّهُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ [صححه الحاكم (۱/ ۵۰۵ و ۳۸۲)]. قال الألباني: صحيح (الترمذی: ۳۵۰۵).

والنیز: ۱۱۶۳، وابویعلی: ۷۷۶. قال شعيب: اسنادہ حسن.]

(۱۳۶۲) حضرت سعد بن معاذ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں میرا گزر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے نگاہیں بھر کر مجھے دیکھا لیکن سلام کا جواب نہیں دیا، میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے دوسرے کہہ کر امیر المؤمنین! کیا اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا ہو گئی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں! خیر تو ہے، میں نے کہا کہ میں ابھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے مسجد میں گزرا تھا، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے نگاہیں بھر کر مجھے دیکھا لیکن سلام کا جواب نہیں دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے سلام کا جواب دینے سے آپ کو کس چیز نے روکا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تو ایسا نہیں کیا، میں نے کہا کیوں نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قسم کھالی، میں نے بھی قسم کھالی، تھوڑی دیر بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یاد آگیا تو انہوں نے فرمایا ہاں! ایسا ہوا ہے، میں اللہ سے معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہوں، آپ ابھی میرے پاس سے گزرے تھے، دراصل میں اس وقت ایک بات سوچ رہا تھا جو میں نے نبی ﷺ سے سنی تھی اور بخدا! جب بھی مجھے وہ بات یاد آتی ہے میری آنکھیں پتھرا جاتی ہیں اور میرے دل پر پردہ آ جاتا ہے (یعنی مجھے اپنے آپ کی خبر نہیں رہتی)۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو اس کے بارے بتاتا ہوں، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ کسی گفتگو کی ابتدا میں ایک دعاء کا ذکر چھیڑا، تھوڑی دیر کے بعد ایک دیہاتی آیا اور اس نے نبی ﷺ کو مشغول کر لیا، یہاں تک کہ جب نبی ﷺ کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا گیا، جب مجھے اندیشہ ہوا کہ جب تک میں نبی ﷺ کے قریب پہنچوں گا، نبی ﷺ اپنے گھر پہنچ چکے ہوں گے تو میں نے زور سے اپنا پاؤں زمین پر مارا، نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کون ہے؟ ابو اسحاق ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ! نبی ﷺ نے مجھے روکنے کے لئے فرمایا، میں نے عرض کیا کہ آپ نے ہمارے سامنے ابتدا میں ایک دعاء کا تذکرہ کیا تھا، بعد میں اس دیہاتی نے آ کر آپ کو اپنی طرف مشغول کر لیا، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! وہ حضرت یونس رضی اللہ عنہ کی دعاء ہے جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی یعنی

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

کوئی بھی مسلمان جب بھی کسی معاملے میں ان الفاظ کے ساتھ اپنے پروردگار سے دعا کرے، وہ دعاء ضرور قبول ہوگی۔



تہمارے اوپر سے یا پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے تو نبی ﷺ نے فرمایا ابھی اس کی تاویل ظاہر ہونے کا وقت نہیں آیا۔

(۱۶۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ غَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يَقُولُ طُفْرَمٍ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَرَعَوْكَ لَهْ خَوَافِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ لَبَدَّتْ أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ (راجع: ۱۶۶۹)۔

(۱۳۶۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر جنت کی ناخن سے بھی کم کوئی چیز دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کی چاروں کہیں میں مزین ہو جائیں، اور اگر کوئی جنتی مرد دنیا میں جھاک کر دیکھ لے اور اس کا کنگن نمایاں ہو جائے تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح مات کر دے جیسے سورج کی روشنی ستاروں کی روشنی کو مات کر دیتی ہے۔

(۱۶۶۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَنبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ يَقْبَلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ (صححه البخاری (۴۰۵۴)، وسلم (۲۳۰۶)۔ [انظر: ۱۶۷۱، ۱۵۳۰]۔

(۱۳۶۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ بڑی سخت جگہ لڑ رہے تھے، میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔

(۱۶۶۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يُعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاذِ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاتَانِ لَا يُصَلِّي بَعْدَهُمَا الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالْعَصْرُ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ (صححه ابن حبان (۱۵۴۹) و ابویعلی (۷۷۳) قال شعيب: صحيح لغيره)۔

(۱۳۶۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو نمازیں ایسی ہیں جن کے بعد کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے، نماز فجر، جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے اور نماز عصر، جب تک سورج غروب نہ ہو جائے۔

(۱۶۷۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمٍ بِقَالَ لَهُ مُعَاذُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَّكَرَ مِثْلَهُ (راجع: ۱۶۶۹)۔

(۱۳۷۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۷۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَسَعْدُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَعْدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ يَقْبَلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ (راجع: ۱۶۶۸)۔

(۱۳۷۱) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ بڑی سخت جنگ لڑ رہے تھے، میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔

(۱۴۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَكْلُمْنَهُ وَيَسْتَكْبِرُونَ عَلَيْهِ أَصَوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ قُمْنَ يَنْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَدَخَلَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبْتُ مِنْ هَوْلِهِ الْأَجْبَى كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَإِنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ يَهَيَّئَ لِي قَالَ عُمَرُ أَيْ عِدَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَيَّئِي وَلَا تَهَيَّئِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ نَعْمَ أَنْتَ أَعْلَى وَأَقْطَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَمَا إِلَّا سَلَكَ لَجْجًا غَيْرَ فَجَلَّكَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ مَا أَرَى نَفْسًا مِثْلَ نَفْسِي يَقُولُ حَدَّثَنَا صَالِحٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ [صححه البحار] (۳۲۹۴) ومسلم (۲۳۹۶)۔ [النظر: ۱۰۸۱، ۱۱۶۲، ۱۱۷۲]۔

(۱۳۷۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ بڑی سخت جنگ لڑ رہے تھے، میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔

اجازت طلب کی، اس وقت نبی ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (ازواج مطہرات) بیٹھی تھیں جو نبی ﷺ سے زیادہ عقدار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اپنی جان کی دشمن عورتو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور نبی ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! کیونکہ تم نبی ﷺ سے زیادہ سخت اور ترش ہو، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، شیطان جب تمہیں کسی راستے سے گزرتا ہوا دیکھ لیتا ہے، تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(۱۴۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَكْلُمْنَهُ وَيَسْتَكْبِرُونَ عَلَيْهِ أَصَوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ قُمْنَ يَنْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَدَخَلَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبْتُ مِنْ هَوْلِهِ الْأَجْبَى كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَإِنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ يَهَيَّئَ لِي قَالَ عُمَرُ أَيْ عِدَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَيَّئِي وَلَا تَهَيَّئِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ نَعْمَ أَنْتَ أَعْلَى وَأَقْطَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَمَا إِلَّا سَلَكَ لَجْجًا غَيْرَ فَجَلَّكَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ مَا أَرَى نَفْسًا مِثْلَ نَفْسِي يَقُولُ حَدَّثَنَا صَالِحٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ [صححه الحاكم] (۷۴/۴)۔ قال شعيب، حديث حسن۔





(۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيَّةٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي [صححه ابن حبان (۸۰۹)، قال شعيب: اسنادہ ضعیف]۔ [انظر، ۱۷۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۶۲۳]۔

(۱۳۷۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین ذکر وہ ہے جو کافی ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر سکے۔

(۱۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيَّةٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَبِي وَقَالَ يَعْجَى يَغْنَى الْقَطَّانُ ابْنُ أَبِي لَبِيَّةٍ أَيْضًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ لَبِيَّةٍ (راجع: ۱۷۷)۔

(۱۳۷۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے جو یہاں مذکور ہوئی۔

(۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ قِبَالَ شَطْرِ قَالَ لَا قَالَ قِبَالَ قُلْتِ قَالَ الْقُلْتُ وَالْقُلْتُ كَيْبَرُ أَوْ كَيْبَرُ قَالَ شُعَيْبٌ (صحیح لغیرہ)۔ [راجع: ۱۷۹]۔

(۱۳۷۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بیمار ہو گئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سارے مال کی راہ خدا میں وصیت نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، عرض کیا کہ نصف مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں، عرض کیا کہ ایک تہائی کی وصیت کر دوں؟ فرمایا ہاں! ایک تہائی کی وصیت کر دو، اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔

(۱۷۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ عَلَى أَهْلِكَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّكَ تَوْجُرُ فِيهَا حَتَّى اللَّفْمَةُ تَرْفَعَهَا إِلَى فِئِئِمْ أَمْرَاتِكَ [انظر: ۱۷۸۲، ۱۷۸۸، ۱۷۹۲، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰]۔

(۱۳۸۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے اہل خانہ پر جو کچھ بھی خرچ کرو گے، تمہیں اس پر ثواب ملے گا، حتیٰ کہ وہ رقم جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے، تمہیں اس پر بھی ثواب ملے گا۔

(۱۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْمَصَالِحُونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلَ مِنَ النَّاسِ يَتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَاحَةٌ زِيدَ فِي بَلَاءِهِ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رَفَقَةٌ خُفِّفَ عَنْهُ وَمَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ لَيْسَ عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ [صححه الحاكم (۱/۱۷۱) قال الترمذی: حسن صحیح]۔ قال الألبانی:

حسن صحيح (ابن ماجہ: ۴۰۲۳، الترمذی: ۲۳۹۸) قال شعب: اسنادہ حسن۔ [انظر: ۱۰۵۵۰، ۱۶۰۷، ۱۳۸۱] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پر آتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام پر، پھر صالحین پر، پھر درجہ بدرجہ عام لوگوں پر، انسان پر آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے آتی ہے، اگر اس کے دین میں کچھ ہو تو اس کے مصائب میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اس کے مصائب میں تخفیف کر دی جاتی ہے، اور انسان پر مسلسل مصائب آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ زمین پر چلا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(۱۶۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَسَعُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ يَسَعُ عَنْ بَعْضِ آلِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمَهُدٌ وَهُوَ مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْحَى بِمَا لِي كَلِمَةً قَالَ لَا قُلْتُ قَبْلَ لَشَطْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ قَبْلَ ثَلَاثٍ قَالَ الثَّلَاثُ تَجِيرُ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدْعَ وَإِدْرَاكَ غَيْبًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُ فَيُفِيرَ يَتَكَلَّفُ النَّاسُ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ عَلَى أَهْلِكَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّكَ تَوْعَّرَ فِيهَا حَتَّى الْفَقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَيَّ فَمِنْ أَمْرَاتِكَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ فَذَكَرَ سَعْدُ الْهَجْرَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءَ وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ قَوْمٌ وَيُنْصُرَ بِكَ آخَرُونَ [صححه البخاری: (۲۷۴۴)، ومسلم (۱۶۲۸)، وابن خزيمة (۲۳۵۵)]. [راجع: ۱۴۴۰، ۱۴۸۰].

(۱۳۸۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سارے مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، میں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرمایا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد رکھو! کہ تم اپنے اہل خانہ کو ابھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں، تم اپنا مال جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنے اہل عیال پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنی بیوی پر جو خرچ کرتے ہوئے بھی صدقہ ہے، نیز راوی کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی صرف ایک بیٹی ہی تھی، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عفراء پر رحم فرمائے، ہو سکتا ہے کہ اللہ تمہیں اتنی بلندی عطا کرے کہ ایک قوم کو تم سے فائدہ ہو اور دوسروں کو نقصان ہو۔

(۱۶۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَخْرَافٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَابَةَ عَنْ مَوْلَى سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا سَمِعَ ابْنَهُ لَمْ يَدْعُوْهُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنِعْمَتَهَا وَاسْتَبْرَافَهَا وَنَحْوَهَا مِنْ هَذَا وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَسِيلَهَا وَأَعْلَالُهَا فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ خَيْرًا كَثِيرًا وَتَعَوَّذْتُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ كَثِيرٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَفْتَدُونَ لِي الدُّعَاءَ وَقَرَأَ هَذِهِ آيَةَ اذْهَبُوا رَبِّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَإِنْ عَسَيْتَ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قُرْبَتْ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قُرْبَتْ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ انظر: ۱۵۸۴۔

(۱۳۸۳) ایک مرتبہ حضرت سعد بن جندبؓ نے اپنے ایک بیٹے کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت، اس کی نعمتوں اور اس کے ریشمی کپڑوں اور فلاں فلاں چیز کی دعاء کرتا ہوں، اور جہنم کی آگ، اس کی زنجیروں اور بیڑیوں سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے اللہ سے بڑی خیر مانگی اور بڑے شر سے اللہ کی پناہ چاہی، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غریب ایک ایسی قوم آگے کی جو دعاء میں حد سے آگے بڑھ جائے گی، اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ تم اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور چپکے سے پکارا کرو، بیشک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، تمہارے لیے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اے اللہ! میں آپ سے جنت کا اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل کا سوال کرتا ہوں اور جہنم اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۱۵۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قُرْبَتْ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ انظر: ۱۶۱۶ و ۷۲۷ و ۷۲۶ و ۵۸۲، وابن خزيمة (۷۲۶ و ۷۲۷ و ۱۶۱۶)۔

۱۶۱۹، ۱۵۶۴۔

(۱۳۸۳) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب دائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ ﷺ کا دایاں رخسار اپنی چمک کے ساتھ نظر آتا اور جب بائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ ﷺ کے بائیں رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔ (۱۵۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَأَوْصِي بِمَا لِي كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَأَوْصِي بِنُصْفِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَأَوْصِي بِثُلَاثِي قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِقَالَ الْاَلْبَانِيُّ: صحيح الاسناد (النسائي: ۲۴۴/۶ والدارمي: ۳۱۹۸)۔ انظر: ۱۶۸۲۔

(۱۳۸۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔

حضرت سعد بن جندبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سامان ہے، میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں

اپنے سنا۔ مے مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا جب بھی منع فرما دیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔

(١٤٨٦) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِلَّابٍ عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ فَلَا كَرَّ مِثْلَهُ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ كَثِيرٌ يُغْنِي وَالثَّلَاثُ إِرَاجَعُهُ [١٤٨٥].

(۱۳۸۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(١٤٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ الْمَعْنَى قَالَا أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِيدٌ رَبَّهُ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِيدٌ رَبَّهُ وَصَبَرَ الْمُؤْمِنُ يُؤَجَّرُ لِي كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى لِي اللَّفْظَةُ يَرْفَعُهَا إِلَى لِي أَمْرًا [قال شعيب: إسناده حسن]. [النظر: ١٤٩٢، ١٥٣١، ١٥٧٥]. [راجع: ١٤٨٠].

(۱۳۸۷) حضرت سعد بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ مومن کے متعلق اللہ کی تقدیر اور فیصلے پر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہے، اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر بھی ”الحمد للہ“ کہہ کر صبر کرتا ہے، (اور صبر و شکر دونوں اللہ کو پسند ہیں) مومن کو تو ہر چیز کے بدلے ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ اس لئے پر بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے۔

(١٤٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ جَدُّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يُكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِي بِعَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَلْيَنْصَفْ قَالَ لَا قَالَ فَلْيَلْتَمِسْ قَالَ الْتَمَسْتُكَ وَالْتَمَسْتُكَ عَجِيزٌ إِنَّكَ أَنْ تَدْعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَتَقَفْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَلِإِنِّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى الْقُلُومَةُ تَرُفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَانِكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْقُصَ بِكَ نَاسٌ وَيَضُرَّ بِكَ آخَرُونَ (راجع: ١٤٨٢).

(۱۳۸۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، وہ اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے تھے کہ جس علاقے سے وہ ہجرت کر چکے ہیں، وہیں ان کا انتقال ہو، نبی ﷺ نے دوسرے فرمایا سعد بن عفرہؓ براۓ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، اور ان کی صرف ایک ہی جہنمی تھی۔

حضرت سعدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سارے مال کو راہِ خدا میں دیتے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے نفع کے متعلق پوچھا جب بھی منع فرمادیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس پر تمہیں صدقہ کا ثواب ملے گا، حتیٰ کہ اس لقمے پر بھی جو تم اٹھا کر اپنی پیوی کے منہ میں ڈالتے ہو، اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تمہیں رفعتیں عطا فرمائے اور تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچائے اور بہت سے لوگوں (کافروں) کو نقصان۔

(۱۴۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْحَدَّادِ إِلَى الْحَدَّادِ وَانْصَبُوا عَلَيَّ كَمَا فَعَلَ يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ۱۴۵۱)۔

(۱۳۸۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری وصیت میں فرمایا تھا کہ میری قبر کو کھد کی صورت میں بنانا اور اس پر کھکی اٹھیں نصب کرنا جیسے نبی ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(۱۴۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ وَأَنَا أَهَابُكَ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أَبِي إِسْحَقَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ عِنْدِي عِلْمًا فَلَسْنِي عَنْهُ وَلَا تَهْنِئْ قَالَ قُلْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ حِينَ خَلَفَهُ بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ سَعْدٌ خَلَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّخَلَّفَنِي فِي الْخَالِفَةِ فِي النِّسَاءِ وَالطَّبَيَّانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ بَرَّ عَلَى مُسْرِعًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غَدَاٍ قَدَمَيْهِ يَسْطَعُ وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ فَرَجَعَ عَلِيٌّ مُسْرِعًا (صححه مسلم ۲۴۰۴)۔ [انظر: ۱۵۰۹، ۱۵۳۲، ۱۵۴۷]۔

(۱۳۹۰) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے پوچھتے ہوئے ڈر لگتا ہے، انہوں نے فرمایا سمجھو! ایسا نہ کرو، جب تمہیں پتہ ہے کہ مجھے ایک بات کا علم ہے تو تم مجھ سے بے تکلف ہو کر سوال کرو اور مت ڈرو، میں نے پوچھا کہ جب نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے نائب کے طور پر مدینہ منورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑا تھا تو ان سے کیا فرمایا تھا؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کر کے وہاں چھوڑ دیا تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے پاس چھوڑ جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو "سوائے نبوت کے" جو حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے تھی، انہوں نے کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ! یہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ تیزی سے واپس چلے گئے، مجھے آج بھی ان کے قدموں سے اڑنے والا غبار اپنی آنکھوں کے سامنے محسوس ہوتا ہے۔

(۱۴۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ

الطَّاعُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أُصِيبَ بِهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا كَانَ بِهَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ، أَخْرَجَهُ الطَّبَايِسِيُّ: ۲۰۳، وَابُو بَكْرِ:

[۱۶۹۰]، [انظر: ۱۵۰۸، ۱۵۲۷، ۱۶۹۰].

(۱۳۹۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ”طاعون“ کا ذکر چمڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں پر آیا تھا، اس لئے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں یہ وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۴۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعِزَّازِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللَّهَ وَصَبَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ يُوجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتَّى يُوجَرَ إِلَى اللِّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِيهِ أَمْرُ اللَّهِ (رواجع: ۱۴۸۷)۔

(۱۳۹۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ مومن کے متعلق اللہ کی تقدیر اور فیصلے پر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہے، اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر بھی ”الحمد للہ“ کہہ کر صبر کرتا ہے، (اور صبر و شکر دونوں اللہ کو پسند ہیں) مومن کو تو ہر چیز کے بدلے ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ اس لئے پریمی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے۔

(۱۴۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَكُونُ حَامِيَةَ الْقَوْمِ أَهْكَونَ سَهْمُهُمْ وَغَيْرِهِ سَوَاءٌ قَالَ لِكُلِّنَا أَثْمَكَ يَا ابْنَ أُمِّ سَعْدٍ وَهَلْ تُرْزَقُونَ وَتَنْصَرُونَ إِلَّا بِضَعْفَانِكُمْ

(۱۳۹۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی جو اپنی قوم میں کم حیثیت شمار ہوتا ہو، کیا اس کا اور دوسرے آدمی کا حصہ برابر ہو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم پر افسوس ہے، کیا کمزوروں کے علاوہ بھی کسی اور کے ذریعے تمہیں رزق ملتا اور تمہاری مدد ہوتی ہے؟

(۱۴۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا أَمْتَلُ فَيَسْتَلِي الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ زَوْجِي الدِّينِ ابْنَتِي عَلَى حَسَبِ ذَاكَ وَإِنْ كَانَ صُلْبُ الدِّينِ ابْنَتِي عَلَى حَسَبِ ذَاكَ قَالَ فَمَا تَزَالُ الْبَلَاءُ بِالرَّجُلِ حَتَّى يَمُوتَ إِلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ غَطِيئَةٌ (رواجع: ۱۴۸۱)۔

(۱۳۹۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب

سے زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پر آتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام پر، پھر درجہ بدرجہ عام لوگوں پر، انسان پر آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے آتی ہے، اگر اس کے دین میں پچھلی ہو تو اس کے مصائب میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزور ہو تو اس کے مصائب میں تخفیف کر دی جاتی ہے، اور انسان پر مسلسل مصائب آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ زمین پر چلتا ہے تو اس کا کوئی کناہ نہیں ہوتا۔

(۱۴۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ صَححه البخاری (۳۷۲۵)، ومسلم (۲۴۱۲) [انظر: ۱۵۶۲]۔

(۱۳۹۵) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا (یعنی مجھ سے یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

(۱۴۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى جُهَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَمْعِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي الْيَوْمِ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُمْسِيهِ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ صَححه مسلم (۲۶۹۸) والنرمذی: ۳۴۶۳، والحمیدی: ۸۰ [انظر: ۱۵۶۳، ۱۵۶۲، ۱۶۱۳]۔

(۱۳۹۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ دن میں ایک ہزار نیکیاں مان لے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا سو مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہہ لیا کرے، اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک ہزار گنا وہ نساو دیئے جائیں گے۔

(۱۴۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ دَمِيَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ قَسَوْرَ حِصْنِ الطَّائِفِ فِي نَاسٍ فَجَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى إِلَى أَبِي غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ صَححه البخاری (۴۳۲۶)، ومسلم (۶۳) [إرجع: ۱۴۵۴]، انظر: ۱۴۹۹، ۱۵۰۴، ۱۵۵۳، ۲۰۷۴، ۲۰۶۶۷، ۱۵۵۳]۔

(۱۳۹۷) ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ”جو راہ خدا میں سب سے پہلا تیر پھٹکنے والے تھے“ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ”جو قتلہ طائف کی شہر چٹاہ پر چڑھنے والے تھے“ دونوں سے یہ سنا ہے کہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت

حرام ہے۔

(۱۴۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي خَازِمٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَزَقَى الْحُبْلَةَ حَتَّى إِنَّا أَحَدَنَا لَيَطْمَعُ كَحَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا يَخَالِطُهُ شَيْءٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّزُونِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خَيْرْتُ إِذَا وَصَلْتُ سَعْدِي | صححه البخاري (۵۴۱۲)، وسلم (۲۹۶۶)، وابن حبان (۶۹۸۹) | انظر: ۱۶۱۸، ۱۵۶۶.

(۱۳۹۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ اپنے آپ کو سات میں کا ساتواں آدمی پایا ہے (جس نے اسلام قبول کیا ہو) اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے سوائے انگوڑی شاخوں اور پتوں کے کوئی دوسری چیز نہ ہوتی تھی، اور ہم میں سے ہر ایک اس طرح میٹکی کرتا تھا جیسے بکری میٹکی کرتی ہے، اس کے ساتھ کوئی اور چیز نہ ملتی تھی، اور آج عواسد کے لوگ مجھ ہی کو میرے اسلام پر ملائم کرتے ہیں، تب تو میں بڑے خسارے میں رہا اور میری ساری محنت برباد ہو گئی۔

(۱۴۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سَعْدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَلَا جَنَّةَ عَلَيْهِ حَرَامٌ (راجع: ۱۴۹۷)۔

(۱۳۹۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

(۱۵۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ قُمْ قَادِنَ يَمْنَى إِنَّهَا أَيَّامٌ أَكُلُ وَشَرِبُ وَلَا صَوْمَ فِيهَا (راجع: ۱۴۵۶)۔

(۱۵۰۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایام منیٰ میں نبی ﷺ نے مجھے یہ منادی کرنے کا حکم دیا کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں اس لئے ان میں روزہ نہیں ہے۔

(۱۵۰۱) حَدَّثَنَا الْمُحْسِنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ سَعْدُ لِي مَن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُلُكُ أَتَانِي يَعُودُنِي قَالَ فَقَالَ لِي أَوْصَيْتُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ جَعَلْتُ مَالِي كُلَّهُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالَ لَا تَفْعَلْ قُلْتُ إِنَّ وَرَثَتِي أَغْنِيَاءُ قُلْتُ الْفُلُكَيْنِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشُّطْرَ قَالَ لَا قُلْتُ الْفُلُكُ قَالَ الْفُلُكُ وَالْفُلُكُ كَثِيرٌ (قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح).

(الترمذی: ۹۷۵، النسائی: ۲۴۳/۶)، قال شعيب: اسنادہ حسن۔ [راجع: ۱۴۴۰]۔

(۱۵۰۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وصیت میں ایک تہائی کی مقدار نبی ﷺ نے میرے حوالے سے مقرر فرمائی تھی، آپ ﷺ میرے پاس عیادت کے لئے تشریف لائے تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے وصیت کر دی؟ میں نے



کہا جی! میں نے اپنا سارا مال فقراء، مساکین اور مسافروں کے نام وقف کرنے کی وصیت کر دی ہے، فرمایا ایسا نہ کرو، میں نے عرض کیا کہ میرے ورثہ فقی ہیں، بہر حال! میں دو تہائی کی وصیت کر دیتا ہوں؟ فرمایا نہیں، میں نے نصف کا ذکر کیا، فرمایا نہیں، میں نے تہائی کا ذکر فرمایا! ایک تہائی صحیح ہے اور یہ بھی زیادہ ہے۔

(۱۵۰۲) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عُدْوَى وَلَا طَيْرَةَ إِنْ يَكُنْ فِی الْمَرْأَةِ وَالنَّارِ وَالنَّارِ انظر: ۱۰۰۴۔

(۱۵۰۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مرنے کے بعد مردے کی قبر سے اس کی کوہڑی نکل آئے، بیماریوں کے متعدی ہونے اور بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اگر کسی چیز میں غوسٹ ہوتی تو عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوتی۔

(۱۵۰۳) قُرَأَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَبِيصٍ عَامَ حَجِّ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَنُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكَ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللَّهِ فَقَالَ سَعْدٌ يَنْسَمًا قُلْتُ يَا ابْنَ أَيْمَى فَقَالَ الضَّحَّاكَ فَإِنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَهَا مَعَهُ صَاحِبُهَا ابْنِ حَبَانَ (۳۹۳۹)۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ (التِّرْمِذِيُّ: ۸۲۳، النِّسَائِيُّ: ۱۰۲/۵)۔

قال شعيب: إسناده حسن۔

(۱۵۰۳) محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جس سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لے گئے، اس سال انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو حج تمتع کا ذکر کرتے ہوئے سنا، ضحاک کہنے لگے کہ حج تمتع تو وہی آدمی کر سکتا ہے جو اللہ کے حکم سے ناواقف اور جاہل ہو، اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! تم نے یہ بہت بری بات کہی، ضحاک کہنے لگے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو اس سے منع کیا ہے؟ فرمایا نبی ﷺ نے بھی اس طرح کیا ہے کہ ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ کو جمع کر لیا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ ایسا کیا ہے۔

(۱۵۰۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ سَعْدٌ وَقَالَ مَرَّةً سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُهُ أَدْنَايَ وَوَعَاهُ قُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ ادَّعَى أَبَا غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرَةَ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ أَدْنَايَ وَوَعَاهُ قُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انظر: ۱۰۰۳، [راجع: ۱۴۹۷]۔

(۱۵۰۴) حضرت سعد بن حنظلہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے یہ بات میرے ان کانوں نے سنی ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا ہے کہ جو شخص حالت اسلام میں اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میرے بھی کانوں نے سنا ہے اور دل نے اسے محفوظ کیا ہے۔

(۱۵۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى | صححه البخاری (۴۳۲۶)، ومسلم (۶۳) والطحاوی: ۲۰۵ | راجع: ۱۱۹۰۔

(۱۵۰۵) حضرت سعد بن حنظلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے حاصل تھی، صرف نبوت کا فرق ہے۔

(۱۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَبَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمُتِلِيَءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبِيحًا يَرِيهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُتِلِيَءَ شِعْرًا | قَالَ حَبَّاجٌ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ | صححه مسلم (۲۲۵۸) | انظر: ۱۱۵۳۵، ۱۱۵۶۹۔

(۱۵۰۶) حضرت سعد بن حنظلہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ فنی سے بھر جانا اس بات کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

(۱۵۰۷) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمُتِلِيَءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبِيحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمُتِلِيَءَ شِعْرًا | قَالَ شَيْبٌ: اسنادہ حسن |

(۱۵۰۷) حضرت سعد بن حنظلہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ فنی سے بھر جانا اس بات کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

(۱۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّا الطَّاعُونَ إِذَا وَقَعَ بَارِضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا كُنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي هِشَامُ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ عِكْرِمَةَ بْنُ خَالِدٍ | راجع: ۱۱۹۱۔

(۱۵۰۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے طاعون کے متعلق فرمایا کہ جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قُلْتُ لِسَعْدِ

بِي مَا لَكَ إِنَّكَ إِنْسَانٌ فِيكَ حَيْدٌ وَإِنَّا أُرِيدُ أَنْ نَمُنَّكَ قَالَ مَا هُوَ قَالَ قُلْتُ حَدِيثٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِّي أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قَالَ رَجِيتُ ثُمَّ قَالَ بَلَى بَلَى إِنْ رَأَيْتَ أَحَدًا ۝ ۱۶۹۰

(۱۵۰۹) حضرت سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے عرض کیا کہ میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے پوچھنے ہوئے ڈر لگتا ہے کیونکہ آپ کے حزان میں حدیث ہے، انہوں نے فرمایا کون سی حدیث؟ میں نے پوچھا کہ جب نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے نائب کے طور پر مدینہ منورہ میں حضرت علیؓ کو چھوڑا تھا تو ان سے کیا فرمایا تھا؟

حضرت سعد جوہانے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو "سوائے نبوت کے" جو حضرت مارون ﷺ کو حضرت موسیٰ ﷺ سے تھی، انہوں نے کہا میں خوش ہوں، پھر دوسرے کہا کیوں نہیں۔

١٥٦. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَبَهْرٍ وَعَقَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ بَهْرٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدِ شُكَّالٍ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَا أَنَا فَأَتَمُّ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَأَخْذِفُ مِنَ الْآخِرِينَ وَلَا أَلُو مَا اتَّخَذْتِ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ عَلَى بِكَ (الضر: ١٥٦٨، ١٥٤٨، ١٥٥٧).

(۱۵۱۰) حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں کو آپ سے ہر چیز حتیٰ کہ نماز کے معاملے میں بھی شکایات ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلی دو رکعتیں نہایت لمبی کرتا ہوں اور دوسری دو رکعتیں مختصر کر دیتا ہوں، اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی ہیں، ان کی پیروی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

(١٥١١) حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّفِيعِ الْكِنَانِيِّ قَالَ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَنْ الْجَمَلِ فَلَقِينَا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِهَا فَقَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ الشَّارِعَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْزِكِ بَابٍ عَلِيٍّ قَالَ شُعَيْبٌ: اسْتَدَاهُ صُغَيْفٌ. وَخَرَجَهُ ابْنُ الْحَوَارِيِّ فِي ((الْمَوْصُوعَاتِ))

(۱۵۱۱) عبداللہ بن رقیم کہتے ہیں کہ جنگ جمل کے زمانے میں ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے، وہاں ہماری ملاقات حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے ہوئی، تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مسجد نبوی کی طرف کھٹلے والے تمام دروازے بند کر دیئے اور حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ کا دروازہ کھلا رکھنے کا حکم دیا تھا۔

(١٥١٢) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَنَّنَا لَيْتَ وَابْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا لَيْتٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَيْشِيُّ ثُمَّ التَّمِيمِيُّ عَنْ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَهُيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِمَّا مِنْ لَمْ يَتَعَنَّ بِالْقُرْآنِ وَاجِبٌ ۱۴۷۶.

(۱۵۱۲) حضرت سعد بن جبر سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کریم کو عمدہ آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔

(۱۵۱۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنَانَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِذَا شِيعَ حَسَنَ نَعْرِهِ، وَهَذَا اسناد ضعيف | (۱۵۱۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد اچانک سفر سے واپس آ کر اپنے اہل خانہ کو پریشان کرے۔

(۱۵۱۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنَانَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ أَنْ يَتَبَلَّ قَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَجَارَ ذَلِكَ لَهُ لَا اخْتَصَمْنَا | صحيح البخاري (۵۰۷۴) ومسلم (۱۴۰۲) وابن حبان (۱۰۲۸) | اخر (۱۵۸۸، ۱۵۲۵).

(۱۵۱۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے گوش نشینی اختیار کر کے چاہی لیکن نبی ﷺ نے انہیں اس کی اجازت نہ دی، اگر نبی ﷺ انہیں اس چیز کی اجازت دے دیتے تو ہم بھی کم از کم اپنے آپ کو بھی کر لیتے۔

(۱۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ سِيلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطْبِ بِالنَّمْرِ فَقَالَ لَيْسَ يَنْقُصُ الرُّطْبُ إِذَا يَسَّ قَالُوا بَلَى فَكَرِهَهُ | صحيح ابن حبان (۴۹۹۸)، و الحاكم (۳۸/۲) قال الاساسي: صحيح (ابوداؤد: ۳۳۵۹ و ۳۳۶۰، ابن ماجه: ۲۳۶۴، الترمذی: ۱۲۲۵، النسائی: ۲۶۸/۷ و ۲۶۹)۔ قال شعيب: اسنادہ

قوی | انظر: ۱۵۱۴، ۱۵۵۲۔

(۱۵۱۵) حضرت سعد بن جبر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے نبی ﷺ سے پوچھا کیا ترکہ جو خشک کھجور کے بدلے بیچنا جائز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ ترکہ جو خشک ہونے کے بعد کم رہ جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ایسا ہی ہے، اس پر نبی ﷺ نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا۔

(۱۵۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى مُسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ فَصَلَّى وَرَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَنَاجَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَوِيلًا قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّيَّ بِالْفُرْقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّيَّ بِالسِّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا | صحيح مسلم (۲۸۹۰) وابن أبي

شعبہ: ۱۰/۳۲۰، وابو یعلیٰ: ۷۳۴]۔ [انظر: ۱۰۷۴]۔

(۱۵۱۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے، راستے میں ہمارا گزرا بنو ساعدہ کی یک مسجد پر ہوا، نبی ﷺ نے اس مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ یہ نماز پڑھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے طویل دعا فرمائی اور فراغت کے بعد فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے تمہیں چیزوں کی درخواست کی تھی، ایک درخواست تو میں نے یہ کی تھی کہ میری امت کو مسند میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ درخواست قبول کر لی، دوسری درخواست میں نے یہ کی تھی کہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ درخواست بھی قبول کر لی، اور تیسری درخواست میں نے یہ کی تھی کہ میری امت آپس میں نہ لڑے لیکن اللہ نے یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔

(۱۵۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَنَحْنُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَنْحَسِبُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كُنْتُ أَسْمِعُهُ قَتَيْبَةُ اسْمُهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَتْ لِي حَاجَةٌ إِلَى أَبِي سَعْدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ مُجَمِّعٍ قَالَ كَانَ لِعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أَبِيهِ حَاجَةٌ فَقَدِمَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَتِهِ كَلَامًا مِمَّا يُحَدِّثُ النَّاسُ يُوَصِّلُونَ لَمْ يَكُنْ يَسْمَعُهُ فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ يَا بَنِي قَدْ قَرَعْتَ مِنْ كَلَامِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا كُنْتُ مِنْ حَاجَتِكَ أَبْعَدُ وَلَا كُنْتُ فَيْكَ أَزْهَدُ مِنِّي مُنْذُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِالنِّسْبَةِ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ مِنَ الْأَرْضِ [قال شعب: حسن لغيره]۔

(۱۵۱۷) عمر بن سعد کہتے ہیں ایک مرتبہ مجھے اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کوئی کام پڑ گیا، انہوں نے اپنا مقصد بیان کرنے سے پہلے ایک لمبی چوڑی تمہید باندھی جیسا کہ لوگوں کی عادت ہے، جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا! آپ اپنی بات پوری کر چکے؟ عرض کیا جی ہاں! فرمایا تم اپنی ضرورت سے بہت زیادہ دور نہیں ہو (میں تمہاری ضرورت پوری کر دوں گا) لیکن جب سے میں نے تم سے یہ بات سنی ہے، مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں رہی، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو اپنی زبان (چرب لسانی) کے بل بوتے پر کھائے گی جیسے گائے زمین سے اپنی زبان کے ذریعے کھانا کھاتی ہے۔

(۱۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَأَ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يَصْلِي قَالَ فَسَأَلَهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنِّي أَصْلَى بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرُكُّدُ فِي الْأَوَّلِينَ وَأُحْدِثُ فِي الْآخِرِينَ قَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ [صححه البخاری

(۷۵۵)، ومسلم (۴۵۳)، وابن خزيمة (۵۰۸)]۔ [راجع: ۱۰۱۰]۔

(۱۵۱۸) حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل کوفہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلی دو رکعتیں نسبتاً لمبی کرتا ہوں

اور دوسری دور کتیں مختصر کر دیتا ہوں، اور میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی ہیں، ان کی پیروی کرنے میں میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

(۱۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ كُفْرًا وَيَسَابَهُ فُسُوقٌ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۱۲۱/۷)، قال شعيب: اسنادہ حسن۔]

(۱۵۱۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان سے قتل کرتا کفر ہے اور اسے کالی دینا فسق ہے اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع کلائی کرے۔

(۱۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا رَجُلًا سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَتَقَرَّرَ عَنْهُ حَتَّى أَنْزَلَ فِي ذَلِكَ الشَّيْءِ تَحْرِيمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ [صححه البخاری (۷۲۸۹)، ومسلم (۲۳۰۸)، وابن حبان (۱۱۰)]۔ [انظر: ۱۵۴۵]۔

(۱۵۲۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے جس نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا اور تا گوارا گزرنے والے امور کو معلوم کرنے کی کوشش کی، یہاں تک کہ اس کے سوال کے نتیجے میں اس چیز کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا۔

(۱۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَهِنْ فَرِيضًا يَهِنُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [قال شعيب: اسنادہ حسن]۔

(۱۵۲۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص فريض کو ذلیل کرتا چاہے، اللہ اسے ذلیل کر دے گا۔

(۱۵۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ سَعْدُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ فَلَانًا وَفَلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فَلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأُعْطِي رَجُلًا وَأَدْعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ فَلَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يَكْبُرُوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ [صححه البخاری (۲۷)، ومسلم (۱۵۰)، وابن حبان (۱۶۳)]۔ [والحميدى: ۶۸، والطحاوى: ۱۹۸، وعبد بن حميد: ۱۴۰]۔ [انظر: ۱۵۷۹]۔

(۱۵۲۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال و دولت عطا فرمایا، لیکن ان ہی میں سے ایک

آدی کو کچھ بھی نہیں دیا، حضرت سعدؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ نے فلاں فلاں کو تودے دیا، لیکن فلاں شخص کو کچھ بھی نہیں دیا، حالانکہ وہ پکا مؤمن بھی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان نہیں؟ یہ سوال جواب تین مرتبہ ہوئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور ان لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جو مجھے زیادہ محبوب ہوتے ہیں، اور انہیں کچھ نہیں دیتا، اس خوف اور اندیشے کی بناء پر کہ کہیں انہیں ان کے چہروں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں نہ ڈال دیا جائے۔

(۱۵۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَّاعِ وَسَمَاءَ فَوَيْسَقًا صَحَّحَهُ مُسْلِمٌ (۲۳۳۸)، وَاِبْنُ حِبَّانَ (۵۶۳۵)۔  
(۱۵۲۳) حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے چھپکلی کو مار دینے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ نے اس کا نام "فویس" رکھا ہے (جو کہ فاسق کی تصریح ہے)

(۱۵۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ فَمَرَضْتُ مَرَضًا أَشَقِيئًا عَلَى الْقَوِي فَقَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرْتَبِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَلَاؤِصِي بِطُلْحَى مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ يَسْطُرُ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فُلْتُ مَالِي قَالَ الْفُلْتُ كَثِيرٌ إِنَّكَ يَا سَعْدُ أَنْ تَدْعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ إِنَّكَ يَا سَعْدُ لَنْ تَنفِقَ نَفَقَةً تَبْغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا أَجَرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللَّفْقَةَ تَجْعَلَهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفْتُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَتَخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَرَدَدْتُ بِهِ دَرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّكَ تَخْلَفُ حَتَّى يَنْفَعِ اللَّهُ بِكَ أَفْوَامًا وَيَضُرَّ بِكَ آخَرِينَ اللَّهُمَّ اْمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَغْيَابِهِمْ لِكِنْ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ حَوْلَةَ رَفَعِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَاتَ بِمَكَّةَ رَاجِعًا: ۱۴۸۰۔

(۱۵۲۴) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، میں مکہ مکرمہ میں ایسا بیمار ہو گیا کہ موت کے قریب جا پہنچا، نبی ﷺ میری عیادت کے لئے شریف لائے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سامان ہے، میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے دو تہائی مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرمادیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد رکھو! تم اپنا مال جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنے اہل عیال پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنی بیوی پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، نیز یہ کہ تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے

ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوگا، تم جو عمل بھی رضا الہی کے لئے کرو گے، تمہارے درجے اور بلندی میں اس کی برکت سے اضافہ ہوگا، اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں زیادہ عمر ملے اور اللہ تمہارے ذریعے ایک قوم (مسلمانوں کو) نفع پہنچائے اور دوسرے لوگوں (کافروں) کو نقصان پہنچائے، اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما، انہیں ان کی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، افسوس! سعد بن خول پر، یہ کہ مکہ میں ہی فوت ہو گئے تھے جس پر نبی ﷺ افسوس کا اظہار فرما رہے تھے۔

(۱۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ النَّبْلَ وَلَوْ أَحَلَّهُ لَا خُصْفَيْنَا رَاجِعَ: (۱۵۱۴)۔

(۱۵۲۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مظعونؓ نے جو کچھ نشانی اختیار کرتا چاہی لیکن نبی ﷺ نے انہیں اس کی اجازت نہ دی، اگر نبی ﷺ انہیں اس چیز کی اجازت دیتے تو ہم بھی کم از کم اپنے آپ کو خسی کر لیتے۔

(۱۵۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا أَبُو مَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا وَصَفَ الدَّجَالَ لَأَمِيهِ وَلَأَصِفَتْهُ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا أَحَدٌ كَانَ قَبْلِي إِنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ شُعَيْبٌ: صحيح لغيره، أخرجه ابن أبي شيبة:

۱۵۲۸/۸، ۱۱، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷



تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ عَائِمٌ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى سَعْدٍ وَمَا كَذَبْتُ سَعْدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۴۲]۔

(۱۵۲۸) ابنِ عمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عامر بن سعد نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کو "جبکہ وہ گورنر نہ تھے" اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح نہار منہ یا نہ منورہ کے دونوں اطراف میں کہیں سے بھی مجھ کو کھجور کے سات دانے لے کر کھائے تو اس دن شام تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی، راوی کا گمان ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر شام کو کھالے تو صبح تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما نے فرمایا عامر! اچھی طرح سوچ لو کہ تم نبی ﷺ کے حوالے سے کیا حدیث بیان کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر گواہ ہوں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہما پر جھوٹ نہیں پاندر ہا اور یہ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں پاندر کیا۔  
(۱۵۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جَاءَهُ ابْنُهُ عَائِمٌ فَقَالَ أَيْ بُنَى أَفَى الْفِتْنَةِ تَأْمُرُنِي أَنْ أَكُونَ رَأْسًا لَا وَاللَّهِ حَتَّى أُعْطِيَ سَيْفًا إِنْ ضَرَبْتُ بِهِ مُؤْمِنًا نَبَا عَنْهُ وَإِنْ ضَرَبْتُ بِهِ كَافِرًا قَتَلْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ [قال شعيب: صحيح]۔

(۱۵۲۹) عمر بن سعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے بھائی عامر بن سعد رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے بکریوں کے فارم میں چلے گئے، حضرت سعد رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا بیٹا! کیا تم مجھے شورش کے کاموں کا سرغنہ بننے کے لئے کہتے ہو؟ بخدا! ایسا نہیں ہو سکتا کہ میرے ہاتھ میں گوار پکڑا دی جائے اور میں اس سے کسی مؤمن کو قتل کر دوں تو وہ اس کی خبر اڑا دے اور اگر کسی کافر کو قتل کر دوں تو وہ بھی اس پر پل پڑے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند فرماتے ہیں جو تہمتی ہو، بے نیاز ہو اور اپنے آپ کو مخفی رکھنے والا ہو۔

(۱۵۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا يَسْقَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ وَرَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا قِطَابٌ بَيْضُ لَمْ أَرَهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ [راجع: ۱۴۷۱]۔

(۱۵۳۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ اُحد کے دن نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ بڑی سخت جنگ لارہے تھے، میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔

(۱۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَبَّازِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَجِبْتُ لِلْمُسْلِمِ إِذَا أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِذَا أَصَابَهُ مُصِيبَةٌ اخْتَسَبَ وَصَبَرَ الْمُسْلِمُ يُوجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الْقُلْعَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فَيْدٍ [راجع: ۱۴۸۷]۔



مِنَ الْآخِرِ فَوَقَىٰ الَّذِي هُوَ أَفْضَلُهُمَا ثُمَّ عَمَّرَ الْآخَرُ بَعْدَهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَوَقَّى فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلَ الْأَوَّلِ عَلَى الْآخِرِ فَقَالَ أَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي فَقَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ لَا بَأْسَ بِهِ فَقَالَ مَا يُذَرِّبُكُمْ مَاذَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَوَاتِ كَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ بِبَابِ رَجُلٍ عَمْرٍو عَذِبَ يَفْتَحُهُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تَرَوْنَ يَبْقَىٰ ذَلِكَ مِنْ ذَرِينِهِ [انساده قوی]۔

(۱۵۳۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک دوسرے سے افضل تھا، اس افضل شخص کا پہلے انتقال ہو گیا اور دوسرا بھائی اس کے بعد چالیس دن تک مزید زندہ رہا پھر وہ بھی فوت ہو گیا، نبی ﷺ کے سامنے جب ان کا تذکرہ ہوا تو لوگوں نے پہلے کے افضل ہونے کا ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا یہ دوسرا بھائی نماز نہیں پڑھتا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا خبر کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچا دیا؟ پھر فرمایا کہ نماز کی مثال اس جاری نہر کی سی ہے جس کا پانی بیٹھا اور شیریں ہو، اور وہ تمہارے گھر کے دروازے پر بہہ رہی ہو، اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غوطہ کھاتا ہو، تمہارا کیا خیال ہے، کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل پھیل باقی رہے گا؟

(۱۵۳۵) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبِيحًا وَذَمًّا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شُغْرًا [راجع: ۱۵۰۶]۔

(۱۵۳۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ قی سے بھر جانا اس بات کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

(۱۵۳۶) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَلَغْنَا أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ يَرْوِي هَذَا الْخَبِيرَ فَقِيلَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ وَكَانَ غَايِبًا فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَخَدَّعَنِي أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونَ يَأْرَضِ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ أَسْمَةَ قَالَ نَعَمْ [انظر: ۱۲۶۱]۔

(۱۵۳۶) حبيب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا ہوا تھا، پیچھے سے خبر معلوم ہوئی کہ کوفہ میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس مضمون کی حدیث یہاں کون بیان کرتا ہے؟ لوگوں نے عامر بن سعد کا نام لیا، لیکن وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے، پھر میری ملاقات ابراہیم بن سعد سے ہوئی، انہوں نے مجھے حضرت اسامہ بن زید کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سنائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی قوم میں طاعون کی وبا پھیل جائے تو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں پہلے سے موجود ہو اور وہاں طاعون کی وبا پھیل جائے تو وہاں سے نکلو

مت، میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت خود سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔  
(۱۵۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ بَيْنَ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ كُفْرًا وَسَبَّاهُ فَمُنْقًا قَالَ شُعَيْبٌ: اسنادہ صحیح |  
(۱۵۳۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان سے قتال کرنا کفر ہے اور اسے قاتل دینا فسق ہے۔

(١٥٣٨) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ أَنَّنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَقَّابِي اللَّهُ مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَهَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّيْفَ لَيْسَ لَكَ وَلَا لِي صَعُهُ قَالَ فَوَضَعْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلْتُ عَسَى أَنْ يُعْطِيَ هَذَا السَّيْفَ الْيَوْمَ مَنْ لَمْ يَلِ بِلَايٍ قَالَ إِذَا رَجُلٌ يَدْعُونِي مِنْ وَرَائِي قَالَ قُلْتُ قَدْ أَنْزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ كُنْتُ سَأَلْتُنِي السَّيْفَ وَلَيْسَ هُوَ لِي وَإِنَّهُ قَدْ وَهَبَ لِي لَهُوَ لَكَ قَالَ وَأَنْزَلْتُ هَذِهِ آيَةً يُسْأَلُكَ عَنْ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ | النظر: ١٥٦٧-١٦١٤ |.

(۱۵۳۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ نے آج مجھے شریکتیں سے بچا لیا ہے، اس لئے آپ یہ تلواریں مجھے دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ تلوار تمہاری ہے اور نہ میری، اس لئے اسے یہیں رکھ دو، چنانچہ میں وہ تلوار رکھ کر دوایں چلا گیا، اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ شاید نبی ﷺ یہ تلوار کسی ایسے شخص کو عطا فرمادیں جسے میری طرح کی آزمائش نہ آئی ہو، اتنی دیر میں مجھے پیچھے سے ایک آدمی کی آواز آئی جو مجھے بلارہا تھا، میں نے سوچا کہ شاید میرے بارے کوئی حکم نازل ہوا ہے؟

میں وہاں پہنچا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی، واقعی یہ تلوار میری نہ تھی لیکن اب مجھے بطور ہبہ کے مل گئی ہے اس لئے میں تمہیں دیتا ہوں، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی کہ اے حبیب ﷺ! یہ لوگ آپ سے مال غنیمت کا سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔

(١٥٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطُ يَدِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُتَعَالِي بْنُ عَبْدِ  
الْوَهَّابِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
الْمُجَالِدُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ  
جَاءَتْهُ جُوهَيْنِ فَقَالُوا إِنَّكَ لَدُنْزَلْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَاوُتُنَا حَتَّى نَأْتِيَكَ وَلَوْ مَاتَ قَاوُتُنَا لَهُمْ فَاسْلَمُوا قَالَ فَهَبْنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ وَلَا تَكُونُ مِائَةً وَأَمَرْنَا أَنْ يُعْبَرُ عَلَى حَتَّى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ إِلَى  
جَنْبِ جُوهَيْنِ فَأَعْرَضْنَا عَنْهُمْ وَكَانُوا كَثِيرًا فَلَجَأْنَا إِلَى جُوهَيْنِ فَمَتَعُونَا وَقَالُوا لِمَ تَقَاتِلُونَا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ  
فَقُلْنَا إِنَّمَا نَقَاتِلُ مَنْ أَخْرَجَنَا مِنَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَالَ بَعْضُنَا بَعْضُنَا مَا تَرَوْنَ فَقَالَ بَعْضُنَا

ثَلَاثِي نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبِرَهُ وَقَالَ قَوْمٌ لَا بَلَّ يُقِيمُ هَاهُنَا وَقُلْتُ أَنَا فِي أَنَاسٍ مَعِيَ لَا بَلَّ ثَلَاثِي عَمْرٍ قَرِيبٌ نَقْطِعُهَا فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى الْبَحْرِ وَكَانَ الْقَيْءُ إِذْ ذَاكَ مِنْ أَخَذَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى الْبَحْرِ وَأَنْطَلَقْنَا أَصْحَابَنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَامَ غَضَبًا مُحَمَّرًا لَوَجْهِ فَقَالَ أَذْهَبْتُمْ مِنْ عِنْدِي خَمِيصًا وَجِئْتُمْ مَقْفَرَيْنِ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْفُرْقَةُ لَا بَعَثَ عَلَيْكُمْ رَجُلًا لَيْسَ بِخَيْرِكُمْ أَصْبَرَكُمْ عَلَى الْجُوعِ وَالْقَطْشِ فَبَعَثَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ فَكَانَ أَوَّلَ أَمِيرٍ أَمَرَ إِلَى الْإِسْلَامِ [إسناده ضعيف].

(۱۵۳۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے پاس قبیلہ جہینہ کے لوگ آئے، اور کہنے لگے کہ آپ لوگ ہمارے درمیان آ کر قیام نہ فرمائیے یہ وہ گمے ہیں اس لئے ہمیں کوئی وثیقہ لکھ دیجئے تاکہ جب ہم آپ کے پاس آئیں تو آپ پر ہمیں اطمینان ہو، نبی ﷺ نے انہیں وثیقہ لکھوادیا، بعد میں وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔

کچھ عرصہ بعد ماہِ ربیع الثانی میں نبی ﷺ نے ہمیں روانہ فرمایا، ہماری تعداد سو بھی نہیں ہوگی، اور ہمیں حکم دیا کہ قبیلہ جہینہ کے پہلو میں بنو کنانہ کا ایک قبیلہ آباد ہے، اس پر حملہ کریں، ہم نے ان پر شب خون مارا لیکن ان کی تعداد بہت زیادہ تھی، چنانچہ ہم نے قبیلہ جہینہ میں پناہ لی لیکن انہوں نے ہمیں پناہ دینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ تم لوگ اشہر حرم میں قتال کیوں کر رہے ہو؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم ان لوگوں سے قتال کر رہے ہیں جنہوں نے ہمیں بلد حرام سے شہر حرام میں نکال کر ان کی حرمت کو ختم کیا تھا۔

پھر ہم آپس میں ایک دوسرے سے مشورہ کرنے لگے کہ اب کیا کیا جائے؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس چل کر انہیں ساری صورت حال سے مطلع کرتے ہیں، بعض لوگوں نے کہا نہیں، ہم یہیں ٹھہریں گے، چند لوگوں کے ساتھ میری رائے یہی تھی کہ ہم لوگ قریش کے قافلے کی طرف چلتے ہیں اور ان پر حملہ کرتے ہیں، چنانچہ لوگ قافلہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

اس وقت مال غنیمت کا یہ اصول تھا کہ جس کے ہاتھ جو چیز لگ گئی، وہ اس کی ہوگئی، ہم میں سے کچھ لوگوں نے جا کر نبی ﷺ کو بھی اس کی خبر کر دی، نبی ﷺ غصے میں آ کر کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کے روئے انور کا رنگ سرخ ہو گیا، اور فرمایا کہ تم لوگ میرے پاس سے اکٹھے ہو کر گئے تھے، اور اب جدا جدا ہو کر آ رہے ہو، تم سے پہلے لوگوں کو اسی تفرقہ نے ہی ہلاک کیا تھا، میں تم پر ایک ایسے آدمی کو امیر مقرر کر کے بھیجوں گا جو اگرچہ تم سے زیادہ بہتر نہیں ہوگا لیکن بھوک اور پیاس کی برداشت میں تم سے زیادہ مضبوط ہوگا، چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر بھیجا، جو اسلام میں سب سے پہلے امیر تھے۔

(۱۵۴۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو وَعَبْدُ الصَّمِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي وَفَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَائِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ لِيَفْتَحَهَا اللَّهُ لَكُمْ ثُمَّ نَقَائِلُونَ فَارِسَ لِيَفْتَحَهَا اللَّهُ لَكُمْ ثُمَّ نَقَائِلُونَ الزُّوْمَ لِيَفْتَحَهَا

اللَّهُ لَكُمْ ثُمَّ تَقَابِلُونَ الدَّجَالَ لِفَتْحِهِ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ فَقَالَ جَابِرٌ لَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ حَتَّى يَفْتَحَ الرُّومُ صَحْبَهُ

مسلم (٢٩٠٠). [انظر: ١٩١٨١].

(۱۵۴۰) حضرت تابع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ جزیرہ عرب والوں سے قتال کرو گے اور اللہ تمہیں ان پر فتح عطا فرمائے گا، پھر تم اہل فارس سے جنگ کرو گے اور اللہ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا، پھر تم رومیوں سے جنگ کرو گے، اللہ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا اور پھر تم دجال سے جنگ کرو گے، اور اللہ تمہیں اس پر بھی فتح نصیب فرمائے گا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ فتح روم سے پہلے دجال کا خروج نہیں ہوگا۔

(١٥١) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ ثَالِعِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَغْرُونَ تَغْرُونَ تَجْزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لَكُمْ وَتَغْرُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ لَكُمْ وَتَغْرُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ لَكُمْ وَتَغْرُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لَكُمْ [الطبري: ١٥٤٠، ١٥٨١، ١٦١١].

(۱۵۳۱) حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ جزیرہ عرب والوں سے قتال کرو گے اور اللہ تمہیں ان پر فتح عطا فرمائے گا، پھر تم اہل فارس سے جنگ کرو گے اور اللہ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا، پھر تم رومیوں سے جنگ کرو گے، اللہ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا اور پھر تم دجال سے جنگ کرو گے، اور اللہ تمہیں اس پر بھی فتح نصیب فرمائے گا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ فتح روم سے پہلے دجال کا خروج نہیں ہوگا۔

(١٥٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ لَبِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَصْحَابَ الْمَزَارِعِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُحَرِّقُونَ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّوَادِ مِنَ الزُّرُوعِ وَمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ وَمَا حَوْلَ النَّبْتِ فَحَاتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعُوا فِي بَعْضِ ذَلِكَ فَتَهَاظَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّقُوا بِذَلِكَ وَقَالَ أَكْرُوا بِاللَّهْبِ وَالْفِطْيَةِ صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ (٥٢٠١). قَالَ الْأَلْبَانِيُّ حَسَنَ

(ابوداود: ٣٣٩١، الترمذی: ٤١/٧). قال شعبه: حسن لغيره. وهذا اسناده ضعيف. [انظر: ١٥٨٢].

(۱۵۳۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں کمیتوں کے مالکان اپنے کمیت کرائے پر دے دیا کرتے تھے اور اس کا عوض یہ ملے کر لیا کرتے تھے کہ تالیوں کے اوپر جو پیداوار ہو اور جسے پانی خود، خود بخود پہنچ جائے وہ ہم لیں گے، یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اور بعض لوگوں کا اس میں جھگڑا بھی ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کرائے پر زمین لینے دینے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ سونے چاندی کے بدلے زمین کو کرایہ پر لیا دیا کرو۔

(۱۵۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي عَجَبٍ قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ أَبِي عَجَبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَنَحَّيْتُمْ أَحَدَكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقْبِ نَعَامَتَهُ أَنْ تَصِيبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ أَوْ تَوْبَهُ فَتُؤْذِيَهُ | صححه ابن خزيمة (۱۳۱۱). قال شعيب: استاده حسن |.

(۱۵۳۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ٹھوک دے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے چھپا دے تاکہ وہ کسی مسلمان کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اس کی اذیت کا سبب نہ بن جائے۔

(۱۵۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْ الرُّكْبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ يَنْقُصُ إِذَا يَسَّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَا إِذَا | راجع: ۱۵۱۵ |.

(۱۵۳۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ان سے پوچھا کیا ترکھور کو خشک کھجور کے بدلے پینا جائز ہے؟ انہوں نے اس کو ناپسندیدہ سمجھا اور فرمایا ایک مرتبہ نبی ﷺ سے یہی سوال پوچھا تھا تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، کیا ایسا نہیں ہے ترکھور خشک ہونے کے بعد کم روہ جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ایسا ہی ہے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا پھر نہیں۔

(۱۵۱۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بَلَغَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرِ لَمْ يُحَرِّمْ فَعَرِّمْ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ | راجع: ۱۵۲۰ |.

(۱۵۳۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے جس نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جو حرام تھی لیکن اس کے سوال کے نتیجے میں اس چیز کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا۔

(۱۵۱۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا شَدِيدًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ قَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ بِرِيئِي إِلَّا ابْنَتِي أَتَتْصَدَّقُ بِعُلُقَى مَالِي وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أَتَتْصَدَّقُ بِمَالِي قَالَ لَا قَالَ فَاتَّصَدَّقُ بِعُلُقَى مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ الْتُلُكُ قَالَ الْتُلُكُ وَالْتُلُكُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرَكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرَكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ إِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أَجَرْتَ فِيهَا حَتَّى اللَّفْمَةُ تَرْفَعَهَا إِلَيَّ فِي أَمْرٍ إِنَّكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفَ عَنْ هَجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَرَدَدْتَ بِهِ رَفْعَةً وَكَرْهَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تَخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ امْصُ لِأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يُرِيدُ لَهْ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ | راجع: ۱۴۸۰ |.

(۱۵۴۶) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ چھٹے سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، میں مکہ مکرمہ میں ایسا بیمار ہو گیا کہ موت کے قریب جا پہنچا، نبی ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سال ہے، میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے دو تہائی مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرما دیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد رکھو! تم اپنا مال جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنے اہل عیال پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنی بیوی پر جو خرچ کرتے ہوئے بھی صدقہ ہے، نیز یہ کہ تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوگا، تم جو عمل بھی رضاء الہی کے لئے کرو گے، تمہارے درجے اور بلندی میں اس کی برکت سے اضافہ ہوگا، اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں زیادہ عمر ملے اور اللہ تمہارے ذریعے ایک قوم (مسلمانوں کو) نفع پہنچائے اور دوسرے لوگوں (کافروں) کو نقصان پہنچائے، اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما، انہیں ان کی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، انسوس! انسوس! سعد بن خولہ پر، یہ کہ مکہ میں ہی فوت ہو گئے تھے جس پر نبی ﷺ انسوس کا اظہار فرما رہے تھے۔

(۱۵۴۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلِّي أَنْتَ مَتَى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قِيلَ لِسُفْيَانَ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ قَالَ نَعَمْ [راجعہ: ۱۰۹۰]۔

(۱۵۴۸) حضرت سعدؓ چھٹے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت علیؓ چھٹے سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے "سوائے نبوت کے" جو حضرت ہارونؓ کو حضرت موسیٰؓ سے تھی۔

(۱۵۴۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعَهُ مِنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ شَكَأَ أَهْلَ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ لَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُخْبِرُنِي بِصَلَّى قَالَ الْغَارِبُ وَاللَّهِ مَا أَلُو بِهِمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَرْكَدُ فِي الْوَلَوَيْنِ وَأَحْدِفُ فِي الْآخَرَيْنِ فَسَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ [راجعہ: ۱۰۹۰]۔

(۱۵۴۸) حضرت جابر بن سرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل کوفہ نے حضرت عمر فاروقؓ چھٹے سے حضرت سعدؓ چھٹے کی شکایت کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے، حضرت عمرؓ چھٹے نے ان سے پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلی دو رکعتیں نسبتاً لمبی کرتا ہوں اور دوسری دو رکعتیں مختصر کرتا ہوں، اور میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی ہیں، ان کی پیروی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمرؓ چھٹے نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

(۱۵۴۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهْيِكَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ



قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ [راجع: ۱۴۷۶]۔

(۱۵۳۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کریم کو عمدہ آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔

(۱۵۵۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَلِيَّةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ نَشَذَكُمْ اللَّهُ الَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَقَالَ مَرَّةً الْبَدَى يَأْذِيهِ تَقُومُ أَعْلَمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَهُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [راجع: ۱۷۲]۔

(۱۵۵۰) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۵۵۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ يُعْنِي ابْنَ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ قُرْوَاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ شَيْطَانُ الرَّذْوَاعَةِ يَحْتَدِرُهُ يُعْنِي رَجُلًا مِنْ بَجِيلَةَ [صححه الحاكم (۵۲۱/۴)، وقال الذهبي: ما بعده من الصحة وانكره. قال شيب: اسنادہ ضعيف.]

(۱۵۵۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پہاڑ یا چٹان کے گڑھے کی برائی اور نقصان یہ ہے کہ قبیلہ بَجِيلَة کا آدمی بھی بلندی سے پستی میں جا پڑتا ہے۔

(۱۵۵۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَيْلٌ سَعْدٌ عَنْ بَيْعِ سُلَيْمٍ بِشَيْعٍ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ سَيْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَمْرِ بَرْطَبٍ فَقَالَ تَنْقُصُ الرُّطْبَةَ إِذَا يَسِسَتْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَا إِذَا [راجع: ۱۰۱۵]۔

(۱۵۵۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ان سے پوچھا کیا بغیر تھکے کے خر کو عام خر کے بدلے بیچنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ نبی ﷺ سے بھی کسی شخص نے ترکھور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کا سوال پوچھا تھا تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، کیا ایسا نہیں ہے ترکھور خشک ہونے کے بعد کم رہ جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ایسا ہی ہے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا پھر نہیں۔

(۱۵۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا غَاثِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَدْنَاءَ وَوَعَى قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُ أَدْنَاءَ وَوَعَى قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُ أَدْنَاءَ وَوَعَى قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۹۷]۔

(۱۵۵۳) حضرت سعد بن جندبؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے یہ بات میرے ان کانوں نے سنی ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا ہے کہ جو شخص حالت اسلام میں اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میرے بھی کانوں نے سنا ہے اور دل نے اسے محفوظ کیا ہے۔

(۱۵۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ الْخَضْرَاءِ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ الطَّبَرِيِّ لَأَنْتَهَرَنِي وَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ فَكَّرْ هُتْ أَنْ أُحَدِّثَكَ مَنْ حَدَّثَنِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيِّرَةَ وَلَا هَامَ إِنْ تَكُنِيَ الطَّبَرِيُّ فِي شَيْءٍ لَقِيَ الْفَرَسَ وَالْمَرْأَةَ وَالذَّارَ وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوا وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ [قال الألبانی: صحيح (ابوداؤد: ۳۹۲۶) قال شعيب: استنادہ جيد۔ | النظر: ۱۶۱۵۔ | راجع: ۱۴۹۱، ۱۵۰۲]۔

(۱۵۵۳) حضرت سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے بدشگونی کے بارے پوچھا تو انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا اور فرمایا تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ میں نے ان صاحب کا نام لیتا مناسب سمجھا جنہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی، انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی، بدشگونی اور مردے کی قبر سے اس کی کھوپڑی نکلنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی، اور جب تم کسی علاقے میں طاعون کی وبا پھیلنے کا سنو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے تو وہاں سے راہ فرار مت اختیار کرو۔

(۱۵۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَانَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ هِذَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأُمَمُلُ فَلَا أَمَلُ حَتَّى يَسْتَلِيَ الْقَبْدُ عَلَى قَدْرِ دِيْبِهِ ذَلِكَ لِأَنَّ كَمَا صَلَّبَ الَّذِينَ ابْتُلِيَ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَقَالَ مَرَّةً أَشَدُّ بَلَاءً وَإِنْ كَانَ لِي دِيْبِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَقَالَ مَرَّةً عَلَى حَسَبِ دِيْبِهِ قَالَ فَمَا تَبَرَّحَ الْبَلَاءُ عَنِ الْقَبْدِ حَتَّى يَمُتِيَ فِي الْأَرْضِ يَعْنِي وَمَا إِنْ عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ قَالَ أَبِي وَقَالَ مَرَّةً عَنْ سَعْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ [راجع: ۱۴۸۱]۔

(۱۵۵۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بے راہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پر آتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام، پھر درجہ بدرجہ عام لوگوں پر، انسان پر آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے آتی ہے، اگر اس کے دین میں پچھلی ہو تو اس کے مصائب میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزور ہو تو اس کے مصائب میں تخفیف کر دی جاتی ہے، اور انسان پر مسلسل مصائب آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ

زمین پر چلتا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(١٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقِيفِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ قِيلَ أَحْيِ عُمَيْرٌ وَقُتِلَتْ سَعِيدَةُ بْنُ الْعَاصِ وَأَخَذْتُ سَيْفَهُ وَكَانَ يُسَمَّى ذَا الْكَيْفِيَّةِ فَاتَّيْتُ بِهِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْهَبُ فَاطْرَحُهُ فِي الْقَبْضِ قَالَ فَرَجَعْتُ وَبِهِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَتْلِي أَخِي وَأَخِذْ سَلْبِي قَالَ فَمَا جَاوَزْتُ إِلَّا بَيْسِيراً حَتَّى نَزَلْتُ سُورَةَ الْأَنْفَالِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُ فَخُذْ سَيْفَكَ قَالَ شَعِيبٌ: حَسَنٌ لغيره، أخرجه ابن أبي شيبة: ١٢/٣٧٠.]

(۱۵۵۶) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن میرے بھائی عیسیٰؓ شہید ہو گئے اور میں نے سعید بن عاص کو قتل کر دیا اور اس کی تلوار لے لی، جس کا نام ”ذوالکئیثہ“ تھا، میں وہ تلوار لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے فرمایا جا کر یہ تلوار مال غنیمت میں ڈال دو، مجھے اپنے بھائی کی شہادت کا جو غم تھا اور مال غنیمت کے حصول کا جو خیال تھا، اسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا، ابھی میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ سورہ انفال نازل ہو گئی اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ جا کر اپنی تلوار لے لو۔

(١٥٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَأَ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَقَدَّرَ ذَلِكَ عُمَرُ لَهُ فَقَالَ أَنَا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كُنْتُ أَصَلِّي بِهِمْ أَرْكَدُ فِي الْوَلَوِيِّينَ وَأَحْدَفُ فِي الْآخَرِيِّينَ فَقَالَ ذَلِكَ الصُّلْبُ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ (إرجعه: ١٥١٠)

(۱۵۵۷) حضرت جابر بن سمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل کوفہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلی دو رکعتیں نسبتاً لمبی کرتا ہوں اور دوسری دو رکعتیں مختصر کر دیتا ہوں، اور میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی ہیں، ان کی پیروی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

(١٥٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُفَيْهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَاطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَدَهُمْ أَوْ بَسُوهُ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ | صحيحه مسلم (١٣٨٧) |.

(۱۵۵۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ کسی نامہ نہانی دھوکے یا بارانی کارا راہ کرے گا، اللہ اسے اس طرح پھیلادے گا جیسے بانی میں نمک پھل جاتا ہے۔

(١٥٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ لَبِيَّةٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَا الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرُّزْقِ مَا يَكْفِي (إرواحه: ١٤٧٧).

(۱۵۵۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین ذکر وہ ہے جو غمی ہو اور بہترین رزق

وہ ہے جو کفایت کر سکے۔

(۱۵۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ لَيْبَةَ أَخْبَرَهُ فَقَدْ كَوَّرَهُ رَاجِعٌ [۱۴۷۷]۔

(۱۵۶۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ حَدَّثَنِي مُضْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْغَزِيرِ الْحَكِيمِ خُصِمَا قَالَ هَؤُلَاءِ لِيُرْتَبَى فَمَا لِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي | صححه مسلم (۲۶۹۶) [۱۶۱۱] انظر: [۱۶۱۱]

(۱۵۶۱) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے جو میں پڑھ لیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم یوں کہنا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ بے عیب اور نقص سے پاک ہے جو کہ تمام جہانوں کو پالنے والا ہے، گناہ سے بچنے اور نیکی کے کام کرنے کی طاقت اللہ ہی سے مل سکتی ہے جو غالب حکمت والا ہے، یہ کلمات پانچ مرتبہ کہہ لیا کرو۔

اس دیہاتی نے عرض کیا کہ ان سب کلمات کا تعلق تو میرے رب سے ہے، میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا تم یوں کہہ لیا کرو کہ اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے عافیت نصیب فرما۔

(۱۵۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ رَاجِعٌ [۱۴۹۵]۔

(۱۵۶۲) حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا (یعنی مجھ سے یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

(۱۵۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ حَدَّثَنِي مُضْعَبُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْتُبَ كُلُّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْتُبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ يَكْتُبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ قَالَ أَبِي وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَيْضًا أَوْ يُحِطُّ وَيَعْلَى أَيْضًا أَوْ يُحِطُّ رَاجِعٌ [۱۴۹۶]۔

(۱۵۶۳) حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ دن میں ایک ہزار نیکیاں لکھا لے، صحابہ کرامؓ نے بھیجیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟

نبی ﷺ نے فرمایا سو مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہہ لیا کرے، اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے۔

(۱۵۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ قَابَتٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدَّيْهِ [راجع: ۱۴۸۴]۔

(۱۵۶۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب دائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ ﷺ کا دایاں رخسار اپنی چمک کے ساتھ نظر آتا اور جب بائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ ﷺ کے بائیں رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

(۱۵۶۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِئْتُ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ [قال شعب: إسناده صحيح]۔ [انظر ما بعده]۔

(۱۵۶۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے کہ میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کو رب مان کر، محمد ﷺ کو اپنا رسول مان کر اور اسلام کو اپنا دین مان کر راضی اور مطمئن ہوں تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۱۵۶۵) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ [صححه مسلم (۳۸۶)، وابن حبان (۱۶۹۳)، والحاكم (۲۰۳/۱)]۔ [مكرر ما قبله]۔

(۱۵۶۵م) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَرُؤُ الْعَرَبَ دَمَى بَسْمِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ أَتَيْنَا نَزْرُوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقَ الْحَبْلَةِ وَهَذَا السَّمَرُ حَتَّى إِنِّي أَخَذْنَا لَيُصْعَقُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ جِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يَغُزُّوْنِي عَلَى الذِّبْنِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَصَلَ عَلَمِي [راجع: ۱۴۹۸]۔

(۱۵۶۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرب کا وہ سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر پھینکا تھا، ہم نے وہ وقت دیکھا ہے جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے، اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے سوائے انگوڑ کی شاخوں اور ببول کے کوئی دوسری چیز نہ ہوتی تھی، اور ہم میں سے ہر ایک اس طرح بیگنی کرتا تھا جیسے بکری بیگنی کرتی ہے،

اس کے ساتھ کوئی اور چیز نہ ملتی تھی، اور آج ہوا سدا کے لوگ مجھ ہی کو میرے اسلام پر مامت کرتے ہیں، تب تو میں بڑے خسارے میں رہا اور میری ساری محنت برباد ہو گئی۔

(۱۵۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ فِي أَبِي أَرْبَعٍ آيَاتٍ قَالَ قَالَ أَبِي أَصَبْتُ سَيْفًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْلِيْبُهُ قَالَ صَغُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْلِيْبُهُ أَجْعَلُ حَكْمَنَ لَا غَنَاءَ لَهُ قَالَ صَغُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ فَتَزَلَّتْ يَسْأَلُونَكَ الْأَنْفَالُ قَالَ وَهِيَ فِي فِرَانَةِ ابْنِ مُسْعُودٍ كَذَلِكَ قُلْتُ الْأَنْفَالُ وَقَالَتْ أُمِّي الْيَسْرَ اللَّهُ يَأْمُرُكَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَبِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَاللَّهُ لَا أَكُلُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ لَكَانَتْ لَا تَأْكُلُ حَتَّى يَشْجُرُوا فَمَعَا بَعْضًا فَيَصْبُرُوا فِيهِ الشَّرَابُ قَالَ شُعْبَةُ وَأَرَاهُ قَالَ وَالطَّعَامُ فَأُنْزِلَتْ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَقُرْآءَةً حَتَّى يَبْلُغَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِي بِمَا لِي كُلُّهُ فَتَهَانِي قُلْتُ النَّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ فَسَكَتَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ بِهِ وَصَنَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ طَعَامًا فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا وَاشْتَبَوْا مِنَ الْخَمْرِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُمَ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ فَتَفَاحَرُوا وَقَالَتْ الْأَنْصَارُ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ وَقَالَتْ الْمُهَاجِرُونَ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ فَأَهْوَى لَهُ رَجُلٌ يَلْحَقِي جَزُورٍ فَقَزَزَ أَنْفَهُ فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَقْزُورًا فَتَزَلَّتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ إِلَى قَوْلِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ [صححه مسلم (۱۷۴۸)] [راجع: ۱۵۳۸]۔

(۱۵۶۷) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے بارے قرآن کریم کی چار آیات مبارکہ نازل ہوئی ہیں، میرے والد کہتے ہیں کہ ایک غزوہ میں مجھے ایک تلواریں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا فرما دیں، فرمایا اسے رکھ دو، میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا فرما دیجئے، کیا میں اس شخص کی طرح سمجھا جاؤں گا جسے کوئی ضرورت ہی نہ ہو؟ نبی ﷺ نے پھر فرمایا اسے جہاں سے لیا ہے وہیں رکھ دو، اس پر سورہ انفال کی ابتدائی آیت نازل ہوئی۔

پھر جب میں نے اسلام قبول کیا تھا تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کیا اللہ نے تمہیں صلہ رحمی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم نہیں دیا؟ بخدا! میں اس وقت تک کچھ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہ کر دو گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، انہوں نے کھانا پینا چھوڑ دیا حتیٰ کہ لوگ زبردستی ان کے منہ میں لکڑی ڈال کر اسے کھولتے اور اس میں کوئی پینے کی چیز اغزل دیتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے..... لیکن اگر وہ تمہیں شرک پر مجبور کریں تو ان کی بات نہ مانو۔

پھر ایک مرتبہ نبی ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے مجھے اس سے منع فرمایا، نصف کے متعلق سوال پر بھی منع کر دیا لیکن ایک تہائی کے سوال پر آپ ﷺ خاموش رہے اور اس کے بعد لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

پھر حرمت شراب کا حکم نازل ہونے سے قبل ایک انصاری نے دعوت کا اہتمام کیا، مدعوین نے خوب کھایا پیا اور شراب کے نشے میں مدھوش ہو گئے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع کر دیا، انصار کہنے لگے کہ انصار بہتر ہیں اور مہاجرین اپنے آپ کو بہتر قرار دینے لگے، اسی دوران ایک آدمی نے اونٹ کے جڑے کی بڑی اٹھائی اور ایک آدمی کی ناک زخمی کر دی، جن صاحب کی ناک زخمی ہوئی وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے، اس پر سورۃ مائدہ کی آیت تحریم خمر نازل ہو گئی۔

(۱۵۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيذٍ أُنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ الْمُتَعَةِ قَالَ قَعَلْنَاَهَا وَهَذَا كَافِرٌ بِالْعُرْشِ يَغْنِي مَعَاوِيَةَ صَححه مسلم (۱۲۲۵)۔

(۱۵۶۸) غنیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اس وقت حج تمتع کیا تھا جب انہوں نے یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے گھروں میں اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

(۱۵۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَبِيحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا [راجع: ۱۵۰۶]۔

(۱۵۶۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی شخص کا پیٹ لٹی سے بھر جانا اس بات کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

(۱۵۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ سَعْدٍ فَقُلْتُ بِيَدَيْ هَكَذَا وَوَصَفَ يَحْيَى التَّطْيِيقَ فَضَرَبَ بِيَدَيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرَّكْعَةِ [صححه البخاری (۷۹۰)، ومسلم (۵۳۵)، وابن خزيمة (۵۹۶)]، [انظر: ۱۵۷۶]۔

(۱۵۷۰) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ نماز پڑھی تو رکوع میں اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے بیچ میں کر لیے، انہوں نے میرے ہاتھوں پر ایک ضرب لگائی اور فرمایا کہ ابتداء میں ہم لوگ اس طرح کیا کرتے تھے، بعد میں ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔

(۱۵۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ يَوْمٌ سُمْ وَلَا يَسْخَرُ [صححه البخاری (۵۴۵)، ومسلم (۲۰۴۷)]، [انظر: ۱۵۷۲]۔

(۱۵۷۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح نہار منہ عجوہ کھجور کے سات دانے کھالے، اسے اس دن کوئی زہر یا جاود نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۱۵۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ فَلَا تَكْرُ الْحَدِيثَ يَفْلَهُ [راجع: ۱۵۷۱] (۱۵۷۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ (راجع: ۱۵۷۱).

(۱۵۷۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ أَنْ يَقْطَعَ عِضَاهَا أَوْ يَقْتَلَ صِدِّهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَهْلًا اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَبُتُّ أَحَدٌ عَلَى لُؤَالِهَا وَيَجْهَدُهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه مسلم (۱۳۶۳)] - [انظر: ۱۶۰۶].

(۱۵۷۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں مدینہ منورہ کے دو کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں، اس لئے یہاں کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے اور نہ ہی یہاں کا جانور شکار کیا جائے، اور فرمایا کہ لوگوں کے لئے مدینہ ہی سب سے بہتر ہے کاش! کہ انہیں اس پر یقین بھی ہو، یہاں سے کوئی شخص بھی اگر بے رشتہ کی وجہ سے چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر شخص کو وہاں آباد فرمادیں گے اور جو شخص بھی یہاں کی تکالیف اور محنت و مشقت پر ثابت قدم رہتا ہے، میں قیامت کے دن اس کے حق میں سفارش کروں گا۔

(۱۵۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَوَرَّعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي فَلَانَا فَأَعْطَانِي الثَّانِيَّ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَبَّةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفِرْقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُجْعَلَ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا (راجع: ۱۵۱۶).

(۱۵۷۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ گذر رہی تھیں ”عالیہ“ سے آرہے تھے، راستے میں بنو معاویہ کی مسجد پر گزر رہا، نبی ﷺ نے اس مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ یہ نماز پڑھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے طویل دعاء فرمائی اور فراغت کے بعد فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزوں کی درخواست کی تھی، جن میں سے دو اس نے قبول کر لیں اور ایک قبول نہیں کی، ایک درخواست تو میں نے یہ کی تھی کہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ درخواست قبول کر لی، دوسری درخواست میں نے یہ کی تھی کہ میری امت کو قتلہ سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ درخواست بھی قبول کر لی، اور تیسری درخواست میں نے یہ کی تھی کہ میری امت آپس میں نہ لڑے لیکن اللہ نے یہ دعاء قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(۱۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعِزَّاءِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ



مُصِيبَةُ اخْتَسَبَ وَصَبَرَ الْمُؤْمِنُ يُوجَرُ لِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى لِي الْقَصَّةُ يَرْقُعُهَا إِلَى فِرَاعِ رَاجِعٍ: ۱۴۸۷۔

(۱۵۷۵) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ مؤمن کے حلق اللہ کی تقدیر اور فیصلے پر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہے، اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے، (اور صبر و شکر دونوں اللہ کو پسند ہیں) مؤمن کو تو ہر چیز کے بدلے ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ اس لقمے پر بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے۔

(۱۵۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ وَصَعْتُ بَدَيْتُ بَيْنَ رُكْبَتَيْ قَالَ فَرَأَيْتُ أَبِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ قَتَلَهَا بَيْنِي وَقَالَ إِنَّا كُنَّا نَقْعَلُهُ لَهَا بَيْنَنَا عَنْهُ رَاجِعٍ: ۱۵۷۰۔

(۱۵۷۶) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ نماز پڑھی تو رکوع میں اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے بیچ میں کر لیے، انہوں نے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ ابتداء میں ہم لوگ اس طرح کیا کرتے تھے، بعد میں ہمیں اس سے منع کر دیا گیا تھا۔

(۱۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَجَزٌ أَوْ بَقِيَّةٌ مِنْ عَذَابٍ عَذَّبَ بِهِ قَوْمٌ قَبْلَكُمْ فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ لِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهَا [صححه البخاری (۳۴۷۳)، ومسلم (۲۲۱۸)]۔ [النظر: ۲۲۲۰]۔

(۱۵۷۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں پر آیا تھا، اس لئے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں یہ وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۵۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِفَنَّ الدَّجَالَ صِفَةً نَمَّ يَصِفُهَا مَنْ كَانَ قَبْلِي إِنَّهُ أَعْوَرٌ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرًا رَاجِعٍ: ۱۵۲۶۔

(۱۵۷۸) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہارے سامنے اس کا ایک ایسا وصف بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیا، یاد رکھو! دجال کا نام ہوگا (اور روایت کا دعویٰ کرے گا) جبکہ اللہ کا نام نہیں ہے۔

(۱۵۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا ابْنُ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ آتَاهُ وَهَطٌ فَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ إِلَّا رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ سَعْدٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْطِيَهُمْ وَتَرَكْتَ فَلَمَّا فَرَّ اللَّهُ إِلَيَّ لَرَأَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا فَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ذَلِكَ ثَلَاثًا مُؤْمِنًا

وَرَدَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ وَاللَّهُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ لَعَبْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَوْفًا أَنْ يَكْتَبَهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ [راجع: ۱۵۷۲]۔

(۱۵۷۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال و دولت عطا فرمایا، لیکن ان ہی میں سے ایک آدمی کو کچھ بھی نہیں دیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ نے فلاں فلاں کو تو دے دیا، لیکن فلاں شخص کو کچھ بھی نہیں دیا، حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ پکا مؤمن بھی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان نہیں؟ یہ سوال جواب تین مرتبہ ہوئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور ان لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جو مجھے زیادہ محبوب ہوتے ہیں، اور انہیں کچھ نہیں دیتا، اس خوف اور اندیشے کے بناء پر کہیں انہیں ان کے چہروں کے بل گھیت کر جہنم میں نہ ڈال دیا جائے۔

(۱۵۸۰) قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ لَقِيتُ سَفْيَانَ بَمَكَّةَ فَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَنِي عَنْهُ قَالَ كَيْفَ سَجَاعٌ يَعْنِي أَبَا بَدْرٍ (۱۵۸۰) ابو نعیم کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں میری ملاقات سفیان سے ہوئی تو سب سے پہلے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ شجاع یعنی ابو بدر کیسے ہیں؟

(۱۵۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ (ح) وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ هَاشِمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ صَالِحِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَكْبِرُونَ رَافِعَاتٍ أَصْوَاهَهُنَّ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَ عُمَرَ انْقَمَعْنَ وَسَكُنْنَ فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ تَهْنِئُنِي وَلَا تَهْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَقْظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَأَغْلَطَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا عُمَرُ مَا لَقِيتَ الشَّيْطَانَ سَالِكًا فَعَجَا إِلَّا سَلَكَ فَعَجَا غَيْرَ فَجَعَلَ [راجع: ۱۶۷۲]۔

(۱۵۸۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، اس وقت نبی ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں، نبی ﷺ سے اضافہ کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں اونچی ہو رہی تھیں، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو ان سب نے جلدی جلدی اپنے اپنے دوپٹے سنبھال لیے، اور خاموش ہو گئیں، نبی ﷺ مسکرانے لگے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اپنی جان کی دشمن عورتو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور نبی ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! کیونکہ تم نبی ﷺ سے زیادہ سخت اور ترش ہو، نبی ﷺ نے فرمایا عمر! شیطان جب تمہیں کسی راستے گزرتا ہوا دیکھ لیتا ہے، تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(۱۵۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى السَّوَادِ مِنَ الزَّرْعِ وَبِمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا فَهَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ وَإِذْ لَنَا أَوْ رَخَصَ بَأَن نَكْرِيهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ [راجع: ۱۵۴۲] .

(۱۵۸۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں ہم لوگ اپنے کھیت کرانے پر دے دیا کرتے تھے اور اس کا عوض یہ ملے کر لیا کرتے تھے کہ تالیوں کے اوپر جو پیداوار ہو اور جسے پانی خود بخود پہنچ جائے وہ ہم لیں گے، نبی ﷺ نے اس طرح کرانے پر زمین دینے سے منع فرمادیا اور سونے چاندی کے بدلے زمین کو کرایہ پر دینے کی اجازت دے دی۔

(۱۵۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ قَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [صححه البحاری (۴۴۱۶)، ومسلم (۲۴۰۴)، وابن حبان (۶۹۲۷)] .

(۱۵۸۳) حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کو غزوہ تبوک میں مدینہ منورہ پر اپنا نائب مقرر کر کے وہاں چھوڑ دیا تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے پاس چھوڑ جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو "سوائے نبوت کے" جو حضرت ہارونؑ کا حضرت موسیٰؑ سے تھی۔

(۱۵۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ زَيْدُ بْنُ مَخْرَافٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ عَبَّادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مَوْلَى لِسَعْدِ ح قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَخْرَافٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ عَبَّادَةَ الْقَيْسِيُّ يُحَدِّثُ عَنْ مَوْلَى لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ لِسَعْدٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ فَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ نَعِيمِهَا وَبَهْجَتِهَا وَمِنْ كَذَا وَمِنْ كَذَا وَمِنْ كَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلْسَلِهَا وَأَغْلَالِهَا وَمِنْ كَذَا وَمِنْ كَذَا قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ سَعْدٌ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لَهُ سَعْدٌ تَعَوَّذْتَ مِنْ شَرِّ عَظِيمٍ وَسَأَلْتَ نَعِيمًا عَظِيمًا أَوْ قَالَ طَوِيلًا شُعْبَةُ شَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَتَعَدَّوْنَ لِي الدُّعَاءَ وَقَرَأُوا أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَصْرَعًا وَخَفِيعَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَعَدِّينَ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَذْرى قَوْلُهُ أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَصْرَعًا وَخَفِيعَةً هَذَا مِنْ قَوْلِ سَعْدٍ أَوْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُ سَعْدٌ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ [قال الألبانی: حسن صحيح ابوداود: ۱۴۸۰]، قال شعيب: حسن لغيره [راجع: ۱۴۸۳] .

(۱۵۸۴) ایک مرتبہ حضرت سعدؓ نے اپنے ایک بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت، اس کی نعمتوں اور اس کے ربیعی کپڑوں اور فلاں فلاں چیز کی دعا کرتا ہوں، اور جہنم کی آگ، اس کی زنجیروں اور بیڑیوں اور فلاں

فلاں چیز سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے اللہ بڑی خیر مانگی اور بڑے شر سے اللہ کی پناہ چاہی، نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ غریب ایک ایسی قوم آئے گی جو دعاء میں حد سے آگے بڑھ جائے گی، اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ تم اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور چپکے سے پکارا کرو، بیشک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، تمہارے لیے اعتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اے اللہ! میں آپ سے جنت کا اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل کا سوال کرتا ہوں اور جہنم اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۱۵۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهَوْلَاءِ النُّعْمِيسِ وَمُنْعَبِرِ بْنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [صححه البخاری (۶۳۶۵)، وابن حبان (۱۰۰۴)]. [النظر: ۱۶۶۱].

(۱۵۸۵) مصعب کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان پانچ کلمات کی تاکید فرماتے تھے اور انہیں نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ اے اللہ! میں اہل غلبہ کی اور کمزوری سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں بزدلی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں گھٹیا عمر کی طرف لوٹائے جانے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، دنیا کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۵۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْبَانَ بْنِ الْغَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَكَمِ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [قال شعيب: حسن، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۷۱/۱۲]. [راجع: ۱۴۷۳].

(۱۵۸۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قریش کو ذلیل کرتا ہے، اللہ اسے ذلیل کر دے گا۔

(۱۵۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مَرَّةً أُخْرَى حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْبَانَ بْنِ الْغَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَرُدَّ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ قَالَ الْإِسْلَامِيُّ: صحيح (الترمذی: ۳۹۰۵)].

(۱۵۸۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قریش کو ذلیل کرتا ہے، اللہ اسے ذلیل کر دے گا۔

(۱۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَزَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَانَ بْنِ مَطْعُونِ النَّبَلِّ وَلَوْ أَدْنَى لَهُ فِيهِ لَا اخْتَصَمْتِمَا [راجع: ۱۵۱۴]۔

(۱۵۸۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہی لیکن نبی ﷺ نے انہیں اس کی اجازت نہ دی، اگر نبی ﷺ انہیں اس چیز کی اجازت دیتے تو ہم بھی کم از کم اپنے آپ کو خسی کر لیتے۔

(۱۵۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ [قال شعيب: اسنادہ صحیح]۔

(۱۵۸۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع کلائی کرے۔

(۱۵۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ أَصْحَابِي قَدْ كُنْتَ هُجْرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ قَرِيبًا وَإِنِّي خَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْفُتْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَقَعُودٌ وَلَا تَعُدْ [صححه ابن حبان (۴۳۶۴)]۔ قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۲۰۹۷، النسائي: ۸۰۷/۷)۔ قال شعيب: اسنادہ صحیح [انظر: ۱۶۲۲]۔

(۱۵۹۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے لات اور عزی کی قسم کھائی، میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے یہ جودہ بات کہی، میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ابھی نیا نیا اسلام قبول کیا ہے، میری زبان سے لات اور عزی کے نام کی قسم نکل گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تین مرتبہ یہ کہہ لو "لا اله الا الله وحده" اور بائیں جانب تین مرتبہ تھکا ر دو، اور اعوذ باللہ پڑھ لو، اور آئندہ ایسے مت کہنا۔

(۱۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُوَكَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَفَّانُ الْمَعْنَى قَالََا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقِصْعَةٍ مِنْ تَوْبِيدٍ فَأَكَلَ فَقَضَلَ مِنْهُ فَضْلَةً فَقَالَ يَدْخُلُ مِنْ هَذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّجْدِ يَأْكُلُ هَذِهِ الْفَضْلَةَ قَالَ سَعْدٌ وَقَدْ كُنْتُ تَرَكْتُ أَيْحَى عُمَيْرَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَتَّبِعُنِي لِأَنِّي يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَعِمْتُ أَنْ يَكُونَ هُوَ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَأَكَلَهَا [راجع: ۱۴۵۸]۔

(۱۵۹۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں ثید کا ایک پیالہ لایا گیا، نبی ﷺ نے اس میں موجود کھانا تناول فرمایا، اس میں سے کچھ چغ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس راہداری سے ابھی ایک جنتی آدمی آئے گا جو یہ بچا ہوا کھانا کھائے گا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی عمیر کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ

یہاں سے تیسری آئے گا، لیکن وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے وہ کھانا کھایا۔

(۱۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ لَدَّكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَمَرَتْ بِعُؤَيْمِرِ بْنِ مَالِكٍ (راجع: ۱۱۵۹۱)

(۱۵۹۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۹۳) حَدَّثَنَا عُفْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّاطُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ

وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينَتِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ

فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مَذْهِبِهِمُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ

سَالِكٌ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ كَمَا سَأَلْتُكَ إِبْرَاهِيمَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَمِنْهُ مَعَهُ إِنَّ الْمَدِينَةَ مُبَشَّحَةٌ

بِالْمَلَائِكَةِ عَلَى كُلِّ نَفَسٍ مِنْهَا مَلَكٌ يَحْرُسُهَا لَا يَدْخُلُهَا الطَّاغُوتُ وَلَا الدَّجَالُ مَنْ أَرَادَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ

اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ (صححه مسلم (۱۳۸۷)۔ [انظر: ۸۳۵۵]۔

(۱۵۹۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ!

اہل مدینہ کے لئے ان کا مدینہ مبارک فرما، اور ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ابراہیم آپ کے بندے اور

خلیل تھے، اور میں آپ کا بندہ اور رسول ہوں، ابراہیم نے آپ سے اہل مکہ کے لئے دعاء مانگی تھی، میں آپ سے اہل مدینہ

کے لئے دعاء مانگ رہا ہوں۔

پھر فرمایا کہ مدینہ منورہ ملائکہ کے جال میں جکڑا ہوا ہے، اس کے ہر سوراخ پر دو فرشتے اس کی حفاظت کے لئے مقرر

ہیں، یہاں طاغوت اور دجال داخل نہیں ہو سکتے، جو اس کے ساتھ کوئی ناپاک ارادہ کرے گا، اللہ اسے اس طرح پکھلا دے گا

جیسے نمک پانی میں پکھل جاتا ہے۔

(۱۵۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْرِبُ بِأُحْذَى يَذِيهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا

ثُمَّ نَقَصَ أَصْبَعَهُ فِي الثَّالِثَةِ (صححه مسلم (۱۰۸۶)۔ [انظر: ۱۵۹۵، ۱۵۹۶]۔

(۱۵۹۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت آپ ﷺ اپنا ایک ہاتھ

دوسرے پر مارتے جا رہے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ میرے بعض اوقات اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے، تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے

اپنے ہاتھوں کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی کو بند کر لیا۔

(۱۵۹۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرٌ وَعَشْرٌ وَتِسْعٌ مَرَّةً (راجع: ۱۵۹۴)۔

(۱۵۹۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے بعض اوقات اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے، تیسری مرتبہ

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی کو بند کر لیا (مراد ۲۹ کا مہینہ ہوتا ہے)۔

(۱۵۹۶) حَدَّثَنَا الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ رَاجِعًا ۱۵۹۶۔

(۱۵۹۶) حضرت سعد بن جندب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ بعض اوقات اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے، تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی کو بند کر لیا (مراد ۲۹ کا مہینہ ہوتا ہے)۔

(۱۵۹۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّعَمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزْدِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِالْيَسْتِهِمْ كَمَا يَأْكُلُ الْبَقَرُ بِالْيَسْتِهِمَا فَإِنَّ شَعْبًا حَسَنَ لَغِيَرِهِ ۱۵۹۷۔

(۱۵۹۷) حضرت سعد بن ابی وقاص بن جندب سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا غریب ایک ایسی قوم آئے گی جو اپنی زبان (چرہ لسانی) کے بل بوتے پر کھائے گی جیسے گائے زمین سے اپنی زبان کے ذریعے کھاتا کھاتی ہے۔

(۱۵۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصٍ لَقَدْ كَرِهْتُ قَوْلَ سَعْدٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعَمَ الْمَيِّتَةُ أَنْ يَمُوتَ الرَّجُلُ دُونَ حَقِّهِ اسْتِثْنَاءً ضَعِيفًا ۱۵۹۸۔

(۱۵۹۸) حضرت سعد بن جندب سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین موت یہ ہے کہ انسان حق کی خاطر مر جائے۔

(۱۵۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ خَازِمٍ عَنْ عَقَبَةَ جَرِيرٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِي بِمَا لِي كَلِمَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَلْتَكُنْ قَالَ لَا قُلْتُ فَلْتَكُنْ قَالَ لَا قُلْتُ فَلْتَكُنْ قَالَ لَا قُلْتُ فَلْتَكُنْ كَبِيرٌ أَحَدَكُمْ يَدْعُ أَهْلَهُ بِخَيْرٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَدْعَهُمْ غَالَةً عَلَى أَيْدِي النَّاسِ رَاجِعًا ۱۵۹۹۔

(۱۵۹۹) حضرت سعد بن ابی وقاص بن جندب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا میں اپنے مہار سے نہ کروا دھواں، یعنی کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے دو تہائی مال کی وصیت کے بارے پوچھا، نبی ﷺ نے پھر منع فرمایا، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرمایا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد رکھو! کہ تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں۔

(۱۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يُعْنِي ابْنَ حَبِيبٍ بَنْ أَبِي قَابِثٍ عَنْ حُمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ خَلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ أَنْتَ خَلَفْتَنِي قَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [قال شعيب: صحيح لغيره]۔

(۱۶۰۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں مدینہ منورہ پر اپنا نائب مقرر کر کے وہاں چھوڑ دیا تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے پاس چھوڑ جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو "سوائے نبوت کے" جو حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے تھی۔

(۱۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا قَالَ فِي مَرَضِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَلْحِدُوا لِي لَحْدًا وَاصْنَعُوا مِثْلَ مَا صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۵۰]۔

(۱۶۰۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری وصیت میں فرمایا تھا کہ جب میں مرجاؤں تو میری قبر کو لحد کی صورت میں بنانا اور اسی طرح کرنا جیسے نبی ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(۱۶۰۲) حَدَّثَنَا مُنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ الْخُدُو إِلَى لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۵۰]۔

(۱۶۰۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری وصیت میں فرمایا تھا کہ میری قبر کو لحد کی صورت میں بنانا اور اس پر کچی اشیائیں نصب کرنا جیسے نبی ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(۱۶۰۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعْدٍ بَنْ مَالِكٍ قَالَ طُفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ طَافَ سَبْعًا وَمِنَّا مَنْ طَافَ ثَمَانِيًا وَمِنَّا مَنْ طَافَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَرَجَ [إسناده ضعيف]۔

(۱۶۰۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم طواف میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھے، ہم میں سے بعض نے طواف میں سات چکر لگائے، بعض نے آٹھ اور بعض نے اس سے بھی زیادہ، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی خرچ نہیں۔

(۱۶۰۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَرْوَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو صَخْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ لِسْعَدٍ بَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ الْإِيمَانَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيُودُ كَمَا بَدَأَ قَطْرُ بِيْ يَوْمَئِذٍ لِلْغُرَبَاءِ إِذَا قَسَدَ النَّاسُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَأْزَنَنَّ الْإِيمَانُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرَرُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا [قال شعيب: إسناده جيد، أخرجه البيهقي: ۱۱۱۹، وأبو يعلى: ۷۵۶]۔



(۱۶۰۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایمان کا آغاز بھی اسی حال میں ہوا تھا کہ وہ اجنبی تھا، اور غریب یہ اسی حال پر لوٹ جائے گا جیسے اس کا آغاز ہوا تھا، اس موقع پر ”جب لوگوں میں فساد پھیل جائے گا“ غرباء کے لئے خوشخبری ہوگی، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابو القاسم کی جان ہے ایمان ان دو مسجدوں کے درمیان اس طرح سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے تل میں سمٹ آتا ہے۔

(۱۶۰۵) حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَاطِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيهِمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لِعَبْرَةٍ، أَخْرَجَهُ أَبُو بَعْلَى: [۷۷۴]۔

(۱۶۰۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوائے مسجد حرام کے دوسری مسجدوں کی نسبت میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار نمازوں سے بڑھ کر ہے۔

(۱۶۰۶) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ أَبَا عُمَانَ بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ حَرَمَهُ لَا يَقْطَعُ عِصَاهُهَا وَلَا يَقْتُلُ صَيْدَهَا وَلَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا ابْتَلَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهُ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَلَا يُرِيدُهُمْ أَحَدٌ بِسُوءٍ إِلَّا آذَاهُ اللَّهُ ذُوبَ الرِّصَاصِ فِي النَّارِ أَوْ ذُوبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ [راجع: ۱۰۷۳]۔

(۱۶۰۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں مدینہ منورہ کے دو کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیتا ہوں، جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرام قرار دیا تھا، اس لئے یہاں کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے اور نہ ہی یہاں کا جانور شکار کیا جائے، یہاں سے کوئی شخص بھی اگر بے رغبتی کی وجہ سے چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر شخص کو وہاں آباد فرما دیتے ہیں، اور لوگوں کے لئے مدینہ ہی سب سے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوتے، اور جو شخص بھی اہل مدینہ کے ساتھ ہر ارادہ کرے گا، اسے اللہ اسی طرح پکھلا دے گا جیسے تاجا آگ میں یا نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

(۱۶۰۷) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَنْثَلُ فَلَا أَنْثَلَ يَسْتَلِي الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقْلَةٌ انْثَلَى عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَنْتَرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَنْتَرِكَهُ بِشَيْءٍ عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ [راجع: ۱۱۷۱]۔

(۱۶۰۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پر آتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام، پھر درجہ بدرجہ عام لوگوں پر، انسان پر آزمائش اس کے

دین کے اعتبار سے آتی ہے، اگر اس کے دین میں پچھلی ہو تو اس کے مصائب میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزور ہو تو اس کے مصائب میں تخفیف کر دی جاتی ہے، اور انسان پر مسلسل مصائب آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ زمین پر چلتا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(۱۶۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْقَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَخَلْفَهُ لِي بَعْضُ تَغَارِيهِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أُنْخَلِفْنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ قَالَ يَا عَلِيُّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَ الرَّابَّةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَتَقَطَّوْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأَتَيْتُ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَّقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّابَّةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا تَرَكْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ نَدَعُ أَبْنَانَنَا وَأَبْنَانَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي صَحَّحَهُ مُسْلِمٌ (۲۴۰۴)، وَالْحَاكِمُ (۱۵۰/۳) وَالتِّرْمِذِيُّ (۲۹۹۹) وَابْنُ مَرْجٍ (۱۱۲۰).

(۱۶۰۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے اپنا نائب بنا کر چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آپ مجھے غزوات اور بیچوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں؟ نبی ﷺ فرمایا علی! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں میرے ساتھ وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھی؟ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میرے بعد نبوت کا سلسلہ نہیں ہے۔

نیز میں نے غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کل میں یہ جہنم اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو گا اور خود اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہو گا، ہم نے اس سعادت کے لئے اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی کوشش کی، لیکن لسان نبوت سے ارشاد ہوا علی کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب انہیں بلا کر لایا گیا تو معلوم ہوا کہ انہیں آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہے، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور جہنم ان کے حوالے کر دیا، اللہ نے ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلا تے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، تو نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلا دیا اور فرمایا اللہ! یہ میرے اہل خانہ ہیں۔

(۱۶۰۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِئْتَةِ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِئْتَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَانِمِ وَالْقَانِمِ خَيْرٌ مِنَ الْمَائِسِ وَالْمَائِسِ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالَ أَلَا رَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَى بَنِي قَيْسٍ فَسَطَّ يَدَهُ إِلَى يَفْعَلْنِي قَالَ كُنْ كَأَبْنِ آدَمَ قَالَ شُعَيْبٌ: إسناده صحيح.

(۱۶۰۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایامِ استحان میں فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب قتل کا دور آئے گا، اس دور میں بیٹھے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا راوی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص میرے گھر میں گھس آئے اور مجھے قتل کرنے کے ارادے سے اپنا ہاتھ بڑھائے تو کیا کروں؟ فرمایا ابن آدم (ہاتھل) کی طرح ہو جانا۔

(۱۶۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كُلَّةٍ السَّجِيُّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ هَذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَحْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْضَلُّهَا [قال شعيب: اسنادہ حسن]۔

(۱۶۱۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا یہ عباس بن عبدالمطلب ہیں جو قریش میں ہاتھ کے سب سے نئی اور سب سے زیادہ جڑ پیدا کرنے والے ہیں۔

(۱۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى قَالََا حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي الْجُهَنِيَّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْرَابِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ عَلَّمَنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ هَلْوَ لَا رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ مُوسَى أَمَا عَافِييَ قَالَا أَتَوْهُمْ وَمَا أَذْرَى [راجع: ۱۵۶۱]۔

(۱۶۱۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں پڑھ لیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم یوں کہا کرو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ ہر مہم اور نقص سے پاک ہے جو کہ تمام جہانوں کو پالنے والا ہے، گناہ سے بچنے اور نیکی کے کام کرنے کی طاقت اللہ ہی سے مل سکتی ہے جو غالب حکمت والا ہے۔

اس دیہاتی نے عرض کیا کہ ان سب کلمات کا تعلق تو میرے رب سے ہے، میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا تم یوں کہہ لیا کرو کہ اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھے ہدایت عطا فرما۔

(۱۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْعِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يَسْبُحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ [راجع: ۱۴۹۶]۔

(۱۶۱۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے خطاب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس



پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا فرما دیجئے، کیا میں اس شخص کی طرح سمجھا جاؤں گا جسے کوئی ضرورت ہی نہ ہو؟ نبی ﷺ نے پھر فرمایا اسے جہاں سے لیا ہے وہیں رکھ دو، اس پر سورۃ انفال کی ابتدائی آیت نازل ہوئی۔

پھر حرمت شراب کا حکم نازل ہونے سے قبل ایک انصاری نے دعوت کا اہتمام کیا، مدعوین نے خوب کھایا پیا اور شراب کے نشے میں مدہوش ہو گئے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع کر دیا، انصار کہنے لگے کہ انصار بہتر ہیں اور مہاجرین اپنے آپ کو بہتر قرار دینے لگے، اسی دوران ایک آدمی نے اونٹ کے جڑے کی ہڈی اٹھائی اور ایک آدمی کی ناک زخمی کر دی، جن صاحب کی ناک زخمی ہوئی وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے، اس پر سورۃ مائدہ کی آیت تحریم شراب نازل ہو گئی۔

پھر جب میں نے اسلام قبول کیا تھا تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کیا اللہ نے تمہیں صلہ رحمی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم نہیں دیا؟ بخدا! میں اس وقت تک کچھ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہ کر دو گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، انہوں نے کھانا پینا چھوڑ دیا حتیٰ کہ لوگ زبردستی ان کے منہ میں ٹکڑی ڈال کر اسے کھولتے اور اس میں کوئی پینے کی چیز انڈیل دیتے، ہر پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے... لیکن اگر وہ تمہیں شرک پر مجبور کریں تو ان کی بات نہ مانو۔

پھر ایک مرتبہ نبی ﷺ میری بیمار پرہی کے لئے تشریف لائے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے مجھے اس سے منع فرمایا، نصف کے متعلق سوال پر بھی منع کر دیا لیکن ایک تہائی کے سوال پر آپ ﷺ خاموش رہے اور اس کے بعد لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

(۱۶۱۵) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَمْرٍو الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِظٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَهَيَّطُوا عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَقْرُوا مِنْهُ راجع: ۱۵۵۴۔

(۱۶۱۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کسی علاقے میں طاعون کی وبا پھیلنے کا سنو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے تو وہاں سے راہ فرار مت اختیار کرو۔

(۱۶۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَمَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي راجع: ۱۴۹۵۔

(۱۶۱۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر مجھ سے فرمایا تیرے بھائی کو تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔  
(۱۶۱۷) حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ هَارُونَ أُنْبَأَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَبْدِ الْبُهْرَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَكَانَ يَتَوَضَّأُ بِالزَّوَاوِيَةِ فَعَرَجَ عَلَيْنَا ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْبَرَارِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَىٰ خَفَيْهِ فَتَعَجَّبْنَا وَقُلْنَا مَا هَذَا قَالَ

حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ قَالَ شُعَيْبٌ، حَسَنٌ، أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۱/۱۷۷، وَاِبُو يَعْلَى: ۱/۷۲۶ [راجع: ۱/۱۴۵۲].

(۱۶۱۷) یحییٰ بن عبید کہتے ہیں کہ محمد بن سعد ایک دن ہمارے سامنے بیت الخلاء سے نکلے، اور وضو کرنے لگے، وضو کے دوران انہوں نے موزوں پر مسح کیا، ہمیں اس پر تعجب ہوا اور ہم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۶۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّهُمَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَوَّلُ الْغَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَقَدْ كُنَّا نَعْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامَ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقَ الْحَبْلَةِ وَهَذَا السَّمَرُ حَتَّى إِنَّا أَخَذْنَا لِيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلَطُ نَمَّ أَصْبَعَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعْزِرُونِي عَلَى الدِّبَنِ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا وَصَلَ عَمَلِي [راجع: ۱/۱۴۹۸].

(۱۶۱۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرب کا وہ سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے راب خدا میں سب سے پہلا تیر پھینکا تھا، ہم نے وہ وقت دیکھا ہے جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے، اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے سوائے انجور کی شاخوں اور بول کے کوئی دوسری چیز نہ ہوتی تھی، اور ہم میں سے ہر ایک اس طرح بیٹنی کرتا تھا جیسے بکری بیٹنی کرتی ہے، اس کے ساتھ کوئی اور چیز نہ ملتی تھی، اور آج بخواسد کے لوگ مجھ ہی کو میرے اسلام پر ملامت کرتے ہیں، تب تو میں بڑے خسارے میں رہا اور میری ساری محنت برباد ہو گئی۔

(۱۶۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَّهُمَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۱/۱۴۸۴].

(۱۶۱۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۶۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَرَجُلٌ يَتَرَسُّ جَعَلَ يَقُولُ بِالتُّرْسِ هَكَذَا فَوَضَعَهُ لَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا يُسْقِطُهُ بَعْدُ قَالَ فَأَهْوَيْتُ إِلَى كِتَابَتِي فَأَخْرَجْتُ مِنْهَا سَهْمًا مَدْمًا فَوَضَعْتُهُ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَلَمَّا قَالَ هَكَذَا يُسْقِطُ التُّرْسَ رَمَيْتُ فَمَا نَبَيْتُ وَقَعَ الْفِدْحُ عَلَى كَعْدَا وَكَعْدَا مِنَ التُّرْسِ قَالَ وَسَقَطَ فَقَالَ بِرَجُلِهِ فَصَحَكَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِبُهُ قَالَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَ لِفِعْلِ الرَّجُلِ [اسنادہ ضعیف، أخرجه

الترمذی فی الشمائل: ۲۳۴، والبیہقی: ۱/۱۱۳۱].

(۱۶۲۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ڈھال سے اپنے آپ کو پھار رہا

تھا، کبھی وہ اپنی ذحال کو اپنی ناک کے اوپر رکھ لیتا، کبھی اس سے نیچے کر لیتا، میں نے یہ دیکھ کر اپنے ترش کی طرف توجہ کی، اس میں سے ایک خون آلود حیر نکلا، اور اسے کمان میں جوڑا، جب اس نے ذحال کو نیچے کیا تو میں نے اسے ناک کر تیر دے مارا، اس سے پہلے میں تیر کی کٹڑی لگا تا نہ بھولا تھا، تیر لگتے ہی وہ نیچے گر پڑا اور اس کی ٹانگیں اوپر کواٹھ گئیں، جسے دیکھ کر نبی ﷺ اتنے ہنسنے کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس آدمی کی اس حرکت کی وجہ سے۔

(۱۶۲۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهَذَا الدُّعَاءِ وَيُحَدِّثُ بِهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَحْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَكَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [راجع: ۱۵۸۵]۔

(۱۶۲۱) مصعب کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان پانچ کلمات کی تاکید فرماتے تھے اور انہیں نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ اے اللہ! میں نکل اور کجی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں بزدلی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں گھٹیا عمر کی طرف لوٹائے جانے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، دنیا کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۶۲۲) حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُنْتَشَى وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَلَفَ بِاللَّيْلِ وَالْعُرَى فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ قَدْ قُلْتَ مُعْجَزًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ خَدِيثًا وَإِنِّي خَلَفْتُ بِاللَّيْلِ وَالْعُرَى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخُذْهُ ثَلَاثًا وَاقْلُ عَنْ شِمَالِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَا تَعُدَّ [راجع: ۱۵۹۰]۔

(۱۶۲۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے لات اور عزی کی قسم کھائی، میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے یہود بات کہی، میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ابھی نایا اسلام قبول کیا ہے، میری زبان سے لات اور عزی کے نام کی قسم نکل گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تین مرتبہ یہ کہہ لو "لا الہ الا اللہ وحده" اور بائیں جانب تین مرتبہ تحکاردو، اور اعوذ باللہ پڑھ لو، اور آئندہ ایسے مت کہنا۔

(۱۶۲۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَحْمَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَيْسَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَوِذُ الذَّكَرِ الْغَفِيِّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي [راجع: ۱۶۷۷]۔

(۱۶۲۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین ذکر وہ ہے جو غنی ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر سکے۔

(۱۶۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ

الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جَوَارٍ قَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ عَلَى صَوْتِهِ فَأَذَنَ لَهُ فَبَادَرَنَ فَذَهَبَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَكَ اللَّهُ بِسَبِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ قَدْ عَجِبْتُ لِبَحْوَارٍ كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ حِسْكَ بَادَرَنَ فَذَهَبَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ أَيُّ عَذَوَاتِ الْفُجِيِّهِ وَاللَّهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ تَهَبْنَ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِهِنَّ عَنْكَ يَا عُمَرُ لَوْلَا اللَّهُ إِنْ لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ بِفَجٍّ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ فَبَجَا غَيْرَ فَجَجِكَ آخِرُ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (راجع: ۱۴۷۲).

(۱۶۲۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، اس وقت نبی ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں، اور ان کی آوازیں اونچی ہو رہی تھیں، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت ملی تو ان سب نے جلدی جلدی اپنے دوپٹے سنبھال لیے، جب وہ اندر آئے تو نبی ﷺ مسکرا رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کو اسی طرح ہنسا مسکراتا ہوا رکھے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تو تعجب ان عورتوں پر ہے جو پہلے میرے پاس بیٹھی ہوئیں تھیں، لیکن جیسے ہی انہوں نے تمہاری آواز سنی، جلدی سے پردہ کر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اپنی جان کی دشمن عورتو! بخدا نبی ﷺ مجھ سے زیادہ اس بات کے حقدار ہیں کہ تم ان سے ڈرو، نبی ﷺ نے فرمایا عمر! انہیں چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم! شیطان جب تمہیں کسی راستے گزرتا ہوا دیکھ لیتا ہے، تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔



## مُسْنَدُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۶۲۵) حَدَّثَنَا مُعْتِمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ

عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُفَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا وَهَا شِقَاءٌ لِلْعَيْنِ [صححه البخاری

(۴۴۷۸)، ومسلم (۲۰۴۹)]. [انظر: ۱۶۲۶، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷].

(۱۶۲۵) حضرت سعید بن زید بن عمرو سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھنسی بھی "من" سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۲۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا وَهَا شِقَاءٌ لِلْعَيْنِ [صححه البخاری (۴۴۷۸) ومسلم (۲۰۴۹)].

(۱۶۲۶) حضرت سعید بن زید بن عمرو سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھنسی بھی "من" سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُفَاءُ مِنَ السَّلْوَى وَمَا وَهَا شِقَاءٌ لِلْعَيْنِ [قال شعب: صحيح].

(۱۶۲۷) حضرت سعید بن زید بن عمرو سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھنسی بھی "من" سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ هَذَا حِفْظُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ

عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ

شَيْئًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَوْصِيٍّ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابوداؤد: ۴۷۷۲، ابن ماجه:

۲۵۸۰، الترمذی: ۱۴۲۱، النسائی: ۱۱۵/۷ و ۱۱۶)]. [انظر: ۱۶۴۲، ۱۶۵۴].

(۱۶۲۸) حضرت سعید بن زید بن عمرو سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا

مارا جائے، وہ شہید ہے اور جو شخص ایک ہشت بھر زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن زمین کا وہ حصہ ساتوں زمینوں

سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُنْثَى حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَّاحُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ يُدْعَى سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَجَاءَهُ الْمُغِيرَةُ وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ فَقَالَ مَنْ يَسُبُّ هَذَا يَا مُغِيرَةُ قَالَ يَسُبُّ عَلِيًّا بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ يَا مُغِيرُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيرُ بْنُ شُعْبَةَ ثَلَاثًا أَلَا أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ لَا تُنْكِرُوا وَلَا تُعَيِّرُوا فَإِنَّا أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ أَرَوِي عَنْهُ كَيْدًا يَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيتُهُ أَنَّهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَتَابِعُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَسْمِيَهُ لَسَمَّيْتُهُ قَالَ فَصَحَّ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يَتَأَشَّدُونَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ مِنَ النَّاسِ قَالَ نَاشِدُونِي بِاللَّهِ وَاللَّهِ الْعَظِيمِ أَنَا تَابِعُ الْمُؤْمِنِينَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاقِبُونَ ثُمَّ اتَّعَ ذَلِكَ يَمِينًا قَالَ وَاللَّهِ لَمَشْهُدٌ شَهِدَهُ رَجُلٌ يُعَيِّرُ فِيهِ وَجْهَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ وَلَوْ عَمَرَ عُمَرُ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الْأَبَانِيُّ: صحيح ابو داود: ۴۶۵۰.

ابن ماجہ: ۱۶۳۳، وابن ابی شیبہ: ۱۶/۱۲، قال شعیب: اسنادہ صحیح.)

(۱۶۳۹) ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو ذی کربلا کا چار ماہ کا سفر تھا، ان کے دایں بائیں اہل کوفہ بیٹھے ہوئے تھے، اتنی دیر میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ آگئے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش آمدید کہا اور چار پائی کی پاکتی کے پاس انہیں بٹھالیا، کچھ دیر کے بعد ایک کوفی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور کسی کوگالیاں دینے لگا، انہوں نے پوچھا مغیرہ! یہ کسے برا بھلا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو، انہوں نے تین مرتبہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ان کا نام لے کر پکارا اور فرمایا آپ کی موجودگی میں نبی ﷺ کے صحابہ کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ لوگوں کو منح نہیں کر رہے اور نہ انہی مجلس کو تہلیل کر رہے ہیں؟ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میرے کانوں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا ہے اور میں ان سے کوئی جھوٹی بات روایت نہیں کرتا، کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم اور ایک نواں مسلمان بھی جنت میں ہوگا، جس کا نام اگر میں بتانا چاہتا تو بتا سکتا ہوں۔

اہل مسجد نے ہوا از بلند انہیں قسم دے کر پوچھا کہ اسے صحابی رسول اوہ نواں آدمی کون ہے؟ فرمایا تم مجھے اللہ کی قسم دے رہے ہو، اللہ کا نام بہت بڑا ہے، وہ نواں آدمی میں ہی ہوں اور دسویں خود نبی ﷺ تھے، اس کے بعد وہ دایں طرف چلے گئے اور فرمایا کہ بخدا اوہ ایک غزوہ جس میں کوئی شخص نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوا اور اس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہوا، وہ قہارے ہر عمل

سے افضل ہے اگرچہ ہمیں عروجِ عیال جائے۔

(۱۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ وَمَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ وَكَيْعٌ مَرَّةً قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَقَالَ مَرَّةً حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْكُنْ جِرَاءَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالَ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ [النظر: ۱۶۳۸، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵]۔

(۱۶۳۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے جبلِ حراء سے مخاطب ہو کر فرمایا اے حراء! اٹھ جا، کہ تجھ پر کسی نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں، اس وقت جبلِ حراء پر نبی ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ خَطَبَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَالِيَةَ صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَانَ (۶۹۹۳)۔ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابوداؤد: ۴۶۴۹ الترمذی: ۳۷۵۷)۔ [النظر: ۱۶۳۷]۔

(۱۶۳۱) ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا جس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ جنت میں ہوں گے، ابوبکر جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور ایک دسواں مسلمان بھی جنت میں ہوگا، جس کا نام اگر میں بتاتا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

(۱۶۳۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ حَرْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا لَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ [راجع: ۱۶۲۵]۔

(۱۶۳۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھٹی بھی "من" سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعثِ شفاء ہے۔

(۱۶۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ وَأَبْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرُو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بَطْلَمًا طَوَّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ [صححه البخاری: ۳۱۹۸] ومسلم: (۱۶۱۰)۔

(۱۶۳۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو اور مارا جائے، وہ شہید ہے اور جو شخص ایک بالشت بھر زمین پر نا جا کر قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهِ كُمَّةٌ فَقَالُوا تَذَرُونَ مَا هَذَا هَذَا مِنَ الْمَنِّ وَمَا هَذَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ (راجع: ۱۶۲۵)۔

(۱۶۳۴) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو دست مبارک میں کھٹی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ یہ کھٹی ہے اور کھٹی بھی "من" سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرُو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكُمَّةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا هَذَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ (راجع: ۱۶۲۵)۔

(۱۶۳۵) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھٹی بھی "من" سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عَتِيبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْثِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أَنْكَرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ (راجع: ۱۶۲۵)۔

(۱۶۳۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَاحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ قَتَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ بِالْعَاشِرِ لَمْ ذَكَرْ نَفْسَهُ (راجع: ۱۶۳۱)۔

(۱۶۳۷) ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا جس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ہوں گے، ابوبکر

جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم جنت میں ہوں گے، پھر فرمایا کہ دوسری آدمی کا نام اگر میں بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَالِمٍ قَالَ خُطِبَ الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ مِنْ عَلِيٍّ فَخَرَجَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ لَا تَعْجَبْ مِنْ هَذَا يَسُبُّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا كُنَّا عَلَى جِرَاءٍ أَوْ أَحَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ جِرَاءُ أَوْ أَحَدٌ فَإِنَّمَا صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ فَسَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغِيرَةَ فَسَمَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَمَى نَفْسَهُ سَعِيدًا قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابوداؤد: ۴۶۴۸، ابن ماجہ: ۱۳۴، الترمذی: ۳۷۵۷). قال شعيب:

صحيح لغيره. [راجع: ۱۶۳۰].

(۱۶۳۸) عبداللہ بن طالم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی، اس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہاں سے چلے گئے اور فرمایا تمہیں اس شخص پر تعجب نہیں ہو رہا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ جبل حراء یا احد پر تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل حراء سے مخاطب ہو کر فرمایا اے حراء! تمہارے کچھ پر کسی نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کے نام لیے جن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۶۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ نَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَقَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَمْ أَسْمَعُهُ مِنْهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ [صححه البيهقي (۲۴۵۲)، وابن حبان (۳۱۹۵)].

(۱۶۳۹) حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک یا اشت بھرت زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتویں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا، دوسری سند سے اس میں یہ اضافہ بھی مروی ہے کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو مارا جائے وہ شہید ہے۔

(۱۶۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبُوا قَاصِدُكُمْ بَيْنَ هَذَيْنِ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَرْوَى فَقَالَ سَعِيدٌ أُرْوَى أَخَذْتُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بَغْيًا حَقَّهُ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ وَمَنْ تَوَلَّى مَوْلَى قَوْمٍ بَغْيًا إِذْ بَيْنَهُمْ قَعْلِيهِمْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَمَنْ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بَيِّنٍ فَلَا بَارَكَ اللَّهُ لَهُ

فِيهَا قَالَ شُعَيْبٌ: اسنادہ قوی۔ [انظر: ۱۶۶۹]۔

(۱۶۳۰) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مروان نے کہا کہ جا کر ان دونوں یعنی حضرت سعید بن زیدؓ اور اروی کے درمیان صلح کرادو، حضرت سعیدؓ بیٹھنے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے اس عورت کا کچھ نہ مارا ہوگا؟ میں اس بات کا چشم دید گواہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ناحق کسی زمین پر ایک باشت بھر قبضہ کرتا ہے، اس کے گلے میں زمین کا وہ ٹکڑا ساتوں زمینوں سے لے کر طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، اور جو شخص کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان سے موات کی نسبت اختیار کرتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے، اور جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر حاصل کر لیتا ہے اللہ اس میں کبھی برکت نہیں دیتا۔

(۱۶۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا فَإِنَّهُ يَطْوُفُهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ [راجع: ۱۶۳۹]۔

(۱۶۳۱) حضرت سعد بن زیدؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک باشت بھر زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اتَّيَنِي أَرْوَى بِنْتُ أُوَيْسٍ لِي نَكَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ فَقَالَتْ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ انْتَقَصَ مِنْ أَرْضِي إِلَى أَرْضِهِ مَا لَيْسَ لَهُ وَقَدْ أَخْبَيْتُ أَنْ تَأْتُوهُ فَكَلَّمُوهُ قَالَ فَوَكَّبْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ بَارِضٌ بِالْعَقِيقِ فَلَمَّا رَأَانَا قَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي جَاءَ بِكُمْ وَسَأَخَذُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ مَا لَيْسَ لَهُ طَوَفَهُ إِلَى السَّابِعَةِ مِنَ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ [راجع: ۱۶۲۸]۔

(۱۶۳۲) طلحہ بن عبد اللہ بن عوف کہتے ہیں کہ میرے پاس اروی بنت اویس نامی خاتون قریش کی ایک جماعت کے ساتھ آئی، جن میں عبد الرحمن بن عمرو بن سہیل بھی تھے، اور کہنے لگی کہ حضرت سعید بن زیدؓ نے میری زمین کا کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کر لیا ہے حالانکہ وہ ان کا نہیں ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ ان کے پاس جا کر ان سے اس سلسلے میں بات چیت کریں۔

ہم لوگ اپنی سواری پر سوار ہو کر ان کی طرف روانہ ہوئے، اس وقت وہ وادی عقیق میں اپنی زمینوں میں تھے، انہوں نے جب ہمیں دیکھا تو فرمایا میں سمجھ گیا کہ تم لوگ کیوں آئے ہو؟ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے خود نبی ﷺ سے سنی ہے کہ جو شخص زمین کا کوئی حصہ اپنے قبضے میں کر لے حالانکہ وہ اس کا مالک نہ ہو تو وہ اس کے گلے میں ساتوں زمینوں تک قیامت کے دن طوق بنا کر ڈالا جائے گا، اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو مارا جائے وہ شہید ہے۔

(۱۶۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَهِمَةَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُمَرَ وَبْنَ سَهْلِ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا فَإِنَّهُ يَطْوُفُهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ [راجع: ۱۶۳۹]۔

(۱۶۴۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک بالشت بھرز زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَصِينٌ أَخْبَرَنَا عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ لَمَّا خَرَجَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الْكُوفَةِ اسْتَعْمَلَ الْمُعِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ فَأَقَامَ خُطْبَاءَ يَقْعُونَ فِي عَلِيٍّ قَالَ وَأَنَا إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنَ نَفِيلٍ قَالَ فَعَصَبَ فَمَامَ فَأَخَذَ يَبْدِي فَنَبِهْتُهُ فَقَالَ لَا تَرَى إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الْيَدِي يَأْمُرُ رَجُلِي مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاصِرِ لَمْ أَتَمَّ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتُحِرَ إِيَّاهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ قُلْتُ وَمَنْ الْعَاصِرُ قَالَ قَالَ أَتَا [راجع: ۱۶۳۰]۔

(۱۶۴۳) عبد اللہ بن ظالم کہتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کوفہ سے روانہ ہوئے تو وہاں کا گورنر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بلا دیا، (کچھ لوگوں نے ان سے تقریر کرنے کی اجازت مانگی) انہوں نے اجازت دے دی، وہ لوگ کھڑے ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے لگے، میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا، وہ غصے میں آ کر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے، اور فرمایا آپ کی موجودگی میں ایک جنتی کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ لوگوں کو منع نہیں کر رہے، میں اس بات کا گواہ ہوں کہ نوۃ دی جنت میں ہوں گے اور اگر دوسروں کے متعلق گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا، میں نے ان سے اس کی تفصیل پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے اہل بیت! تمہارے ساتھ جو شخص ہو، صدیق اور شہید کے کوئی نہیں ہے، میں نے ان کے نام پوچھے تو انہوں نے فرمایا خود نبی ﷺ، ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم بھر خاموش ہو گئے، میں نے دوسری آدمی کا نام پوچھا تو فرمایا وہ میں ہی ہوں۔

(۱۶۴۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا حَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ النَّبِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنَ نَفِيلٍ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ هُوَ فِي التَّسْعَةِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَسْمِيَ الْعَاصِرَ سَمَّيْتُهُ قَالَ اهْتَرَّ حِرَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتُحِرَ إِيَّاهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ

رَعْمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدٌ وَأَنَا يَعْنِي سَعِيدَ نَفْسَهُ وَقَالَ شَيْبَةُ:

اسنادہ حسن۔ [راجع: ۱۶۳۰]۔

(۱۶۳۵) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں، راوی نے پوچھا وہ کیسے؟ تو فرمایا کہ وہ نوافرا میں شامل ہیں اور میں دسویں آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں، ایک مرتبہ حرام پھاڑ لڑنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حرام! ظہر جا کہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں، خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم اور میں۔

(۱۶۳۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْقَبَّاسِ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَوْ أَبُو أُوَيْسٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ مَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَلِمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ فِي سَبْعِ أَرْصِينَ [راجع: ۱۶۳۹]۔

(۱۶۳۶) حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک بات بھڑ زمین پر بتا جائے تو بھڑ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتویں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۳۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ أَخْبَرَنِي مُسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُنْسَرَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَالِبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ أَرَاهُ قَالَ قَدْ يَنْتَعِبُ فِيهَا النَّاسُ أَسْرَعَ ذَهَابٍ قَالَ فَقِيلَ أَكُلُّهُمْ هَالِكٌ أَمْ بَعْضُهُمْ قَالَ حُسْبُهُمْ أَوْ بِحُسْبِهِمُ الْقَتْلُ [إِسْنَادُهُ: شَيْبَةُ: اسنادہ حسن]۔

(۱۶۳۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کا ذکر فرمایا جو اندھیری رات کے ککڑوں کی طرح چھا جائیں گے، اور لوگ اس میں بڑی تیزی سے دنیا سے جانے لگیں گے، کسی نے پوچھا کہ کیا یہ سب ہلاک ہوں گے یا بعض؟ فرمایا ہاں! کے اعتبار سے ان کا معاملہ ہوگا۔

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ هِشَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ هُوَ وَزَيْدُ بْنُ حَبَّالَةَ لَمَرَّ بِهِمَا زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَذَعَرَاهُ إِلَى سُفْرَةٍ لَهُمَا فَقَالَ يَا ابْنَ أُمِّیْ إِنِّي لَا أَكُلُ مِمَّا ذَبَحَ عَلَى النَّصَبِ قَالَ فَمَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ أَكَلَ شَيْئًا مِمَّا ذَبَحَ عَلَى النَّصَبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي كَانَ كَمَا قَدْ رَأَيْتَ وَبَلَغَكَ وَلَوْ أَذْرَكَ لَكَ لَأَمَنْ بِكَ وَاتَّبَعَكَ فَاسْتَغْفِرُ لَكَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرُ لَكَ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً [اسنادہ ضعیف]۔

(۱۶۳۸) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے اور ان کے ساتھ حضرت زید بن



حارث جعفی بھی تھے "زید بن عمرو بن نفیل کا ان دونوں کے پاس سے گزر ہوا، ان دونوں نے زید کو کھانے کی دعوت دی کیونکہ وہ اس وقت دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے، زید کہنے لگے کہ تجھے اجازت کے سامنے لے جا کر ذبح کیے جانے والے جانوروں کا گوشت میں نہیں کھاتا (یہ نفل از بخت کا واقعہ ہے) اس کے بعد نبی ﷺ کو بھی اس قسم کا کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

حضرت سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں میں نے ایک دن بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد صاحب کو آپ نے خود بھی دیکھا ہے اور آپ کو ان کے حوالے سے معلوم بھی ہے، اگر وہ آپ کا زمانہ نبوت پالیتے تو آپ پر ایمان لا کر آپ کی پیروی ضرور کرتے، آپ ان کے لئے استغفار کیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں ان کے لئے استغفار کروں گا کیونکہ قیامت کے دن انہیں تہابک امت کے برابر اٹھایا جائے گا۔

(۱۶۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا مَرْوَانُ انْطَلِقُوا فَاصْلِحُوا بَيْنَ هَذَيْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَرْوَى بِنْتِ أُوَيْسٍ فَاتَيْنَا سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ انْزُورُونِي أَنِّي قَدْ اسْتَنْقَضْتُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طَلَوْهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا يَغْيِرُ إِيْنَهُمْ فَقَعْلِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَمَنْ افْتَطَعَ مَالَ أَخِيهِ بِمِثْلِهِ فَلَا تَبَارَكَ اللَّهُ لَهُ فِيهِ رَاجِعٌ: ۱۶۶۹۔

(۱۶۶۹) ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مروان نے کہا کہ جا کر ان دونوں یعنی حضرت سعید بن زیدؓ اور اردوی کے درمیان صلح کرو، ہم حضرت سعید بن جبیرؓ کے پاس پہنچے تو حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے اس عورت کا کچھ حق مارا ہو گا؟ میں اس بات کا چشم دید گواہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ناحق کسی زمین پر ایک باشت بھر قبضہ کرتا ہے، اس کے گلے میں زمین کا وہ ٹکڑا ساتویں زمینوں سے لے کر طوف بنا کر ڈال دیا جائے گا، اور جو شخص کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان سے موات کی نسبت اختیار کرتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے، اور جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر حاصل کر لیتا ہے اللہ اس میں کبھی برکت نہیں دیتا۔

(۱۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُدَيْثٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقَاسَمْتُ أَخِي، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يُبَارَكُ فِي ثَمَنِ أَرْضٍ وَلَا دَارٍ لَا يُجْعَلُ فِي أَرْضٍ وَلَا دَارٍ۔

(۱۶۷۰) عمرو بن حریث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مدینہ منورہ حاضری کے موقع پر اپنے بھائی سے حصہ تقسیم کروایا، اس پر حضرت سعید بن زیدؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اس زمین یا مکان کی قیمت میں برکت نہیں ہوتی جو زمین یا مکان ہی میں نہ لگا دی جائے۔

(۱۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنَا نَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ لُقْمَانَ كَانَ

يَقُولُ: يَا بَنِيَّ، لَا تَعْلَمِ الْعِلْمَ لِأَهْلِ بَيْتِ الْعُلَمَاءِ، أَوْ تُمَارِي بِهِ السُّفَهَاءَ، وَتُرَائِي بِهِ فِي الْمَجَالِسِ. لَفَزَكَهُ. وَقَالَ: حَدَّثَنَا ثَوَّلُ بْنُ مَسَاحِقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ أَرْبَى الرِّبَا إِلَّا سَيْطَانُهُ فِي عَرَضٍ مُسْلِمٍ يَغْيِرُ حَقَّ، وَإِنْ هَذِهِ الرَّحِمُ شَجَنَةً مِنَ الرَّحْمَنِ، لَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. [قول لقمان منقطع والمرفوع منه اسناد صحيح].

(۱۶۵۱) عبد اللہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ مجھے حضرت لقمان علیہ السلام کا یہ قول معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعے علماء پر فخر کرو اور جہلاء اور بیوقوفوں سے جھگڑتے پھرتے ہو، اور محفلوں میں اپنے آپ کو نمایاں کرنے لگو، پھر انہوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سنائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا سود یہ ہے کہ ناحق کسی مسلمان کی عزت پر دست درازی کی جائے، رحم (قربانیت داری) رخص کی شاخ ہے، جو شخص قربانیت داری ختم کرے گا، اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

(۱۶۵۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ بَاسِرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. [راجع: ۱۶۲۸].

(۱۶۵۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ شہید ہے، جو شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ بھی شہید ہو جائے، جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ بھی شہید ہے۔

(۱۶۵۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَفَزَكَهُ مِثْلَهُ. [راجع: ۱۶۲۸].

(۱۶۵۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عُمَرُو بْنُ حَدِيثٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ الْقُرْبِ، احْمَدُوا اللَّهَ الَّذِي رَفَعَ عَنْكُمْ الْعُسُورَ. [اسنادہ ضعیف، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۹۷/۳، وابو يعلى: ۹۶۴].

(۱۶۵۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے گروہ عرب! اللہ کا شکر ادا کیا کرو کہ اس نے تم سے نیکیں اٹھادیے۔

## حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

### حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۱۶۵۵) حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: شَهِدْتُ حِلْفَ الْمُطَكِّيِّينَ مَعَ عُمُوْمَيْي، وَأَنَا غُلَامٌ، فَمَا أَحِبُّ أَنْ لِي حُمْرَ النَّعَمِ، وَأَنْتِي أَنْكَهُهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَحِبِّ إِلَّا سَلَامٌ حِلْفًا إِلَّا زَادَهُ شِدَّةً، وَلَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَقَدْ آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ. [قال شعيب: إسناده صحيح، أخرجه أبو يعلى: ۸۴۴، والبخاري في الأدب المفرد: ۵۶۷]. [انظر: ۱۶۷۶].

(۱۶۵۵) حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اپنے چچاؤں کے ساتھ ”جبکہ ابھی میں نوعمر تھا“ حلف المطکیین ”جسے حلف الفضول بھی کہا جاتا ہے“ میں شریک ہوا تھا، مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس معاہدے کو توڑ دوں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی دیئے جائیں، امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اسلام نے جو بھی معاہدہ کیا اس کی شدت میں اضافہ ہی ہوا ہے، اور اسلام اس کا قائل نہیں ہے، البتہ نبی ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمادی تھی۔

(۱۶۵۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا غُلَامُ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذَا شَكَتِ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مَاذَا يَصْنَعُ؟ قَالَ: قَبِينَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا أَقْبَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: فِيمَ أَنْتُمْ؟ لَقَالَ عُمَرُ: سَأَلْتُ هَذَا الْغُلَامَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذَا شَكَتِ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مَاذَا يَصْنَعُ؟ لَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا شَكَتْ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ أَوْاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثَنِيَّتَيْنِ، فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَنِيَّتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا، فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا، وَإِذَا قَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ،



مجموعیوں سے جزیہ لیا تھا تو انہوں نے بھی مجموعیوں سے جزیہ لینا شروع کر دیا۔

سفیان کہتے ہیں کہ بجالہ نے مصعب کے ساتھ ۷۰۰ھ میں حج کیا تھا۔

(١٦٥٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَطِلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدَةَ نَسَدُكُمْ بِاللَّهِ الَّتِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَقَالَ مَرَّةً الْبَدَى يَأْذِيهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَعْلَمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَهُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [رواه: ١٧٢]

(۱۶۵۸) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(١٦٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَصَلَتْكَ رَحِمُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي فَمَنْ يَصِلْهَا أَصْلَهُ وَمَنْ يَقْطَعْهَا أَقْطَعُهَا فَأَبَتْهُ أَوْ قَالَ مَنْ يَتَّخِذْهَا بَيْتَهُ [قال شعيب، صحيح لغيره] - [انظر: ١٦٨٧].

(۱۶۵۹) عبد اللہ بن قارظ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے یہاں گئے، وہ بیمار ہو گئے تھے، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں قرابت داری نے جوڑا ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر مایاں مایاں کر دوں گا۔

(١٦٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ لَقِيتُ أَبَا سَلَمَةَ  
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ حَدِّثْنِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَضَ صِيَامَ  
رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ [إِيْمَانًا] اخْتِسَابًا خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَخُرُوجِ مِنَ الذُّنُوبِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ [إِسْنَادُهُ]

ضعيف. صححه ابن خزيمة (٢٢٠١). قال الألباني: الشطر الثاني صحيح (ابن ماجة: ١٣٢٨، النسائي: ٤/١٥٨).

[انظر: ١٦٨٨].

(۱۶۶۰) نصر بن شیبان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے ہوئی، میں نے ان سے کہا کہ اپنے والد صاحب کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے جو انہوں نے نبی ﷺ سے خود سنی ہو اور وہ بھی ماہ رمضان کے بارے میں، انہوں

نے کہا اچھا، میرے والد صاحب نے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنا لی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے اس کا قیام سنت قرار دیا ہے، جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور تراویح ادا کرے، دو گنا ہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے وہ بچہ جسے اس کی ماں نے آج ہی جنم دیا ہو۔

(۱۶۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قَبِلَ لَهَا أَذْيَلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَمَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَيْئًا [قال شعيب: حسن لغيره]۔

(۱۶۶۱) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو، اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو، جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۱۶۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مَنصُورٌ بْنُ سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلْتُ نَخْلًا فَسَجَدَ فَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى يَفُتُّ أَوْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ فَذُقْتُ قَاهُ أَوْ قَبِضَهُ قَالَ لَجِئْتُ أَنْظُرَ قَرْنَهُ فَكَانَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ لَمْ أَكُنْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ جُبَيْرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي أَلَا أَبْشُرُكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ [صححه الحاكم (۲۲۲/۱-۲۲۳) قال شعيب: حسن لغيره] وهذا إسناد ضعیف]۔

(۱۶۶۳) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ باہر نکلے، میں بھی پیچھے پیچھے چلا نبی ﷺ ایک باغ میں داخل ہو گئے، وہاں آپ ﷺ نے نماز شروع کر دی اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں آپ کی روح تو قبض نہیں ہو گئی، میں دیکھنے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ نے سرائیہ کر فرمایا عبدالرحمن! کیا ہوا؟ میں نے اپنا اندیشہ ذکر کر دیا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جبریل نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا، میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلام پڑھوں گا یعنی اسے سلامتی دوں گا۔

(۱۶۶۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَاتَّبَعْتُهُ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۱۶۶۳]۔

(۱۶۶۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ صَدَقَةٍ فَدَخَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى طَلَسَتْ أَنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ بَصَرَ نَفْسَهُ فِيهَا فَذَنُوتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَجَدْتُ سَجْدَةً خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ بَصَرَ نَفْسَكَ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَبَشَّرَنِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْرًا [صححه الحاكم (۵۵۰/۱) وعبد بن حميد: ۱۵۷. قال شعيب: حسن لغیره.]

(۱۶۶۳) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ باہر نکلے، (میں بھی پیچھے پیچھے چلا) نبی ﷺ ایک باغ میں داخل ہو گئے، وہاں آپ ﷺ نے نماز شروع کر دی اور اتنا طویل عبادہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں آپ کی روح توقیف نہیں ہو گئی، میں دیکھنے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ نے سرائی کر فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا عبدالرحمن ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا عبدالرحمن! کیا ہوا؟ میں نے اپنا اندیشہ ذکر کر دیا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا، میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلام پڑھوں گا یعنی اسے سلامتی دوں گا اس پر میں نے بارگاہِ خداوندی میں عبادہ شکر ادا کیا ہے۔

(۱۶۶۵) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْهَيْثَمِ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَدَغَبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَأَذَرَهُمْ وَقَفْتُ الصَّلَاةَ فَأَقَامُوا الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ خَلْفَهُ وَكُفَّةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَصْبَحْتُمْ أَوْ أَحْسَنْتُمْ [قال شعيب: صحيح لغیره.]

(۱۶۶۵) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، نبی ﷺ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے، اتنی دیر میں نماز کا وقت ہو گیا، لوگوں نے نماز کھڑی کر دی اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر امامت فرمائی، پیچھے سے نبی ﷺ بھی آ گئے، اور آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ان کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کی، اور سلام پھیر کر فرمایا تم نے اچھا کیا۔

(۱۶۶۶) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْوَبَاءُ بِأَرْضٍ وَلَسْتَ بِهَا فَلَا تَدْخُلْهَا وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا [انظر: ۱۶۷۹، ۱۶۸۱.]

(۱۶۶۶) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۶۶۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْقُرَبِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاسْتَلَمُوا وَأَصَابَهُمْ وَبَاءُ الْمَدِينَةِ حَمَاهَا فَأَرْكَسُوا فَخَرَجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُعْنَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَهُمْ مَا لَكُمْ رَجَعْتُمْ قَالُوا أَصَابَنَا وَبَاءُ الْمَدِينَةِ فَاجْتَمَعْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا أَمَا لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُوءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَافَقُوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَنَافِقُوا هُمْ مُسْلِمُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فَيُتَنِينَ وَاللَّهُ أَوْ كَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا [إسناده ضعيف]

(۱۶۶۷) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرب کی ایک قوم مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا، لیکن انہیں مدینہ منورہ سے نکل گئے، راستے میں ان کا آنا سامنا کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہو گیا، انہوں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کیوں واپس جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں وہاں کی آب و ہوا موافق نہیں آئی اور میں پیٹ کی بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں، انہوں نے کہا کہ کیا نبی ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے موندہ موجود نہیں ہے؟

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دو گروہ ہو گئے، بعض نے انہیں موافق قرار دیا اور بعض کہنے لگے کہ یہ منافق نہیں ہیں، بلکہ مسلمان ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ گئے، حالانکہ اللہ نے انہیں ان کی حرکتوں کی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا کیا۔

(۱۶۶۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَوْتَ ابْنِ الْمُخَرِّفِ أَوْ ابْنِ الْغُرَيْفِ الْهَادِي فِي خَوْفِ اللَّيْلِ وَنَحْنُ مُنْطَلِقُونَ إِلَى مَكَّةَ فَأَوَّضَعَ عُمَرُ رَأْسَهُ حَتَّى دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ لِإِذَا هُوَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ عُمَرُ هِيَ الْآنَ اسْكُنْ الْآنَ لَقَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ اذْكُرُوا اللَّهَ قَالَ ثُمَّ أَتَمَّرَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ خُفَيْنَ قَالَ وَخَفَانِ فَقَالَ لَقَدْ لَبَسْتُهُمَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ أَوْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا نَزَعْتَهُمَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَنْظُرَ النَّاسُ إِلَيْكَ فَيَقْتُلُونَ بِكَ [إسناده ضعيف، انرجحہ ابو یعلیٰ: ۸۴۲] [انظر: ۱۶۶۶]

(۱۶۶۸) عبداللہ بن عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مکہ مکرمہ جا رہے تھے، آدھی رات کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کانوں میں ابن عمرؓ "جو اونٹوں کا حدی خوان تھا" کی آواز پڑی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور لوگوں میں داخل ہو گئے، وہاں حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، جب طلوع فجر ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اب بس کرو، اب خاموش ہو جاؤ



کیونکہ طلوع فجر ہو چکی، اب اللہ کا ذکر کرو۔

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نگاہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے موزوں پر پڑی تو فرمایا کہ آپ نے موزے پہن رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو میں نے اس ہستی کی موجودگی میں بھی پہنے ہیں جو آپ سے بہتر تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ ان موزوں کو اتار دیجئے، اس لئے کہ مجھے خطرہ ہے کہ اگر لوگوں نے آپ کو دیکھ لیا تو وہ آپ کی بیروی کر نے لگیں گے۔

(۱۶۶۹) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ لَدَ كُتْرَةَ يَأْسَادِهِ وَقَالَ لَبِسْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [مکرر ما قبلہ]۔

(۱۶۶۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ قَالَ أَفْطَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَرْضَ كَعْبًا وَكَذَا فَلَدَّهَبَ الزُّبَيْرُ إِلَى آلِ عَمْرِو فَاشْتَرَى نَصِيْبَهُ مِنْهُمْ فَاتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَعَهُ وَعَمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَرْضَ كَعْبًا وَكَذَا وَإِنِّي اشْتَرَيْتُ نَصِيْبَ آلِ عَمْرِو فَقَالَ عُثْمَانُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَائِزُ الشَّهَادَةِ لَهُ وَعَلَيْهِ وَقَالَ شُعَيْبٌ: رَحَالَهُ ثَغَاتُ إِلَّا أَنْ فِي سَمَاعِ عُرْوَةَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَفَقَعًا۔

(۱۶۷۰) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زمین کا فلاں فلاں نکلا امانیت کیا تھا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آل عمر کے پاس جا کر ان سے ان کا حصہ خرید لیا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ عبدالرحمن کا یہ خیال ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زمین کا فلاں نکلا امانیت فرمایا تھا اور میں نے آل عمر کا حصہ خرید لیا ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عبدالرحمن کی شہادت قابل اعتبار ہے۔

(۱۶۷۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَمْصَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ إِلَى مَالِكِ بْنِ يَخْمَرٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْقُطِعِ الْهَجْرَةُ مَا دَامَ الْعَدُوُّ يَقَاتِلُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْهَجْرَةَ خَصْلَتَانِ إِحْدَاهُمَا أَنْ تَهْجُرَ السِّنَّاتِ وَالْأُخْرَى أَنْ تَهْجُرَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَا تَنْقُطِعِ الْهَجْرَةُ مَا تَقَبَّلْتَ التَّوْبَةَ وَلَا تَزَالَ التَّوْبَةُ مَقْبُولَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ لَإِذَا عَلَقَتْ طَبِيعَ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ بِمَا فِيهِ وَكَفَى النَّاسَ الْعَمَلُ [قال شعيب: إسناده حسن]۔

(۱۶۷۱) ابن سعدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہجرت اس وقت تک فتم نہیں ہوتی جب تک دشمن قتال نہ کرے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہجرت کی دو قسمیں ہیں، ایک تو گناہوں سے ہجرت ہے اور دوسری اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت ہے، اور ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی اور توبہ اس وقت تک قبول ہوتی رہے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے، اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو ہر دل پر ہر لگا دی جائے گی اور عمل سے لوگوں کی کفایت کر لی جائے گی (یعنی اس وقت کوئی عمل کام نہ آئے گا اور نہ اس کی ضرورت رہے گی)

(۱۶۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ الْمُجُوبِيُّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَهُ بَيْنَ الْحِزْبَةِ وَالْقَتْلِ فَأَخْتَارَ الْحِزْبَةَ [إسناده ضعيف].

(۱۶۷۲) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مجوسی آدمی نبی ﷺ کی مجلس سے نکلا، میں نے اس سے اس مجلس کی تفصیلات معلوم کیں، تو اس نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ نے اسے نکس اور قتل میں سے کوئی ایک صورت قبول کر لینے کا اختیار دیا تھا جس میں سے اس نے نکس والی صورت کو اختیار کر لیا۔

(۱۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجَشُونِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ يَوْمَ بَدْرٍ فِي الصَّفِّ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غَلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثُهُ أَسْنَاهُمَا تَمَيَّزْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَصْلَعٍ مِنْهُمَا فَفَعَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجُكَ يَا ابْنَ أُمِّي قَالَ تَلْعَبِي أَنَّهُ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُهُ لَمْ يَفَارِقْ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَفَعَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي يَهْلِكُ قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ أَنَسَبُ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهُمَا أَلَا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْلَانِ عَنْهُ فَابْتَدَرَاهُ فَاسْتَقْبَلَهُمَا فَضْرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَنْصَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَتَيْكُمَا قَتْلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ قَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كَيْلَاكُمَا قَتْلَهُ وَقَطَعِي بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَهَمَّا مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو وَبَنِي الْجُمُوحِ وَمُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ [صححه البخاري ۳۱۶۱]، ومسلم (۱۷۵۲) وابن حبان (۴۷۴۰) والحاكم (۴۲۵/۳).

(۱۶۷۳) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن میں مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوا تھا، میں نے دائیں بائیں دیکھا تو دو عمرہ جو ان میرے دائیں بائیں کھڑے تھے، میں نے دل میں سوچا کہ اگر میں دو بہادر آدمیوں کے درمیان ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا؟ حتیٰ کہ میرے ان میں سے ایک نے مجھے جنگی بھری اور کہنے لگا چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! لیکن جتنے! تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، اللہ کی

قسم! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں اس وقت تک اس سے جدا نہیں ہوں گا جب تک کہ ہم میں سے کسی کو موت نہ آ جائے۔

مجھے اس کی بات پر تعجب ہوا، اور ابھی میں اس پر تعجب کر ہی رہا تھا کہ دوسرے نے مجھے چٹکی بھری اور اس نے بھی مجھ سے یہی بات کہی، تھوڑی دیر بعد مجھے ابو جہل لوگوں میں گھومتا ہوا نظر آ گیا، میں نے ان دونوں سے کہا یہی ہے وہ آدمی جس کا تم مجھ سے پوچھ رہے تھے، یہ سننے ہی دو دونوں اس پر اپنی ٹکواریں لے کر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ اسے قتل کر کے ہی دم لیا، اور واپس آ کر نبی ﷺ کو اس کی خبر دی۔

نبی ﷺ نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اپنی ٹکواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے، اور اس کے سارے سامان کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن الجموح کے حق میں کر دیا، ان دونوں بچوں کے نام معاذ بن عمرو بن الجموح اور معاذ بن عقرہ تھے۔

(۱۶۷۴) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي قَاصُّ أَهْلِ فَلَسْطِينٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ كُنْتُ لَحَالِفًا عَنْهُمْ لَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ لَتَصَدَّقُوا وَلَا يَغْفِرُ عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ يَتَبَيَّنُ بِهَا وَجْهٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عَزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ قَلْبِهِ [قال شعيب: حسن لغوه]۔

(۱۶۷۳) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے، تم چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں، ایک تو یہ کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اس لئے صدقہ دیا کرو، دوسری یہ کہ جو شخص کسی ظلم پر ظالم کو صرف رضاء الہی کے لئے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا اور تیسری یہ کہ جو شخص ایک مرتبہ مالک کا دروازہ کھول لیتا ہے، اللہ اس پر شکستہی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(۱۶۷۵) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَرِينِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّازِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ [صححه ابن حبان (۷۰۰۲) والحاكم (۴۴۰/۳) قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۷۴۷) قال شعيب: إسناده قوي]۔

(۱۶۷۵) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن مالک، سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم جنت میں ہوں گے۔

(۱۶۷۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ يَحْيَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدْتُ غُلَامًا مَعَ عُمُومَتِي جَلَفَ الْمُطْعِمِينَ لَمَّا أُجِبْتُ أَنْ يَأْكُلَ حُمْرُ النَّعَمِ وَأَنَّى أَنْكُهُ (راجع: ۱۶۵۵).

(۱۶۷۶) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اپنے بچاؤں کے ساتھ جبکہ ابھی میں نو عمر تھا "حلف المطعمین" جسے حلف الفضول بھی کہا جاتا ہے "میں شریک ہوا تھا، مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس معاہدے کو توڑ دوں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی دیے جائیں۔

(۱۶۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُكَلِّمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنْ شَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثَّانِيَةِ فَلْيُجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَإِنْ شَكَّ فِي الثَّانِيَةِ وَالثَّلَاثِ فَلْيُجْعَلْهُمَا ثَلَاثًا حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ مُسْجِدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ ابْنُ حُسَيْنٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَلْ أَسْنَدُهُ لَكَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَيْتَهُ حَدَّثَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا اشْتَبَهَ عَلَى الرَّجُلِ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرْ أَزَادَ أَمْ تَقْصُرُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَذْرِي مَا سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي قَالَ قَبِينَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي تَذَكَّرْنَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ذَكَّرْنَا الرَّجُلَ بِشُكِّهِ فِي صَلَاتِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ (راجع: ۱۶۵۶).

(۱۶۷۷) محمول ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو؟ تو اسے چاہئے کہ وہ اسے ایک رکعت شمار کرے، اگر دو اور تین میں شک ہو تو انہیں دو سمجھے، تین اور چار میں شک ہو جائے تو انہیں تین شمار کرے، اس کے بعد نماز سے فراغت پا کر سلام پھیرنے سے قبل سو کے دو سجدے کر لے، پھر حسین بن عبداللہ نے اس حکم کو اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ اے لڑکے! کیا تم نے نبی ﷺ سے یا کسی صحابی سے یہ مسئلہ سنا ہے کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ ابھی یہ بات ہوئی رہی تھی کہ سامنے سے حضرت عبدالرحمن بن عوف آتے ہوئے دکھائی دیے، انہوں نے پوچھا کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس لڑکے سے یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا تم نے نبی ﷺ سے یا کسی صحابی سے یہ مسئلہ سنا ہے کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(۱۶۷۸) حَدَّثَنَا حجاج وَيزيد المَعْنَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ إِلَى طَرِيقِ الشَّامِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّقَمُ عَذَبَ بِهِ الْأَنْفَمُ فَلَيْكُمُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضِي فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِي وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ [قال شعيب: إسناده صحيح]. (۱۶۷۸) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شام کے سفر میں بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں پر آیا تھا، اس لئے جس علاقے میں یہ وبا پھیل ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام سے لوٹ آئے۔

(۱۶۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُرِيدُ الشَّامَ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ غَائِبًا فَجَاءَهُ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هَذَا عَلِمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضِي فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِي وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ [صححه البخاری (۵۷۳۰) ومسلم (۲۲۱۹)] [راجع: ۱۶۶۶].

(۱۶۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام جانے کے ارادے سے روانہ ہوئے..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اس وقت موجود نہ تھے، وہ آئے تو کہنے لگے کہ میرے پاس اس کا صحیح علم ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس علاقے میں یہ وبا پھیل ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا الرَّدَادِ اللَّيْثِي أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي اسْمًا فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّه [قال المنذرى:

وفى تصحيحه نظر. قال الألبانى: صحيح (أبو داود: ۱۶۹۴ و ۱۶۹۵، الترمذی: ۱۹۰۷) قال شعيب: صحيح

لغيره] [انظر: ۱۶۸۱، ۱۶۸۶].

(۱۶۸۰) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر پاش پاش کر دوں گا۔

(۱۶۸۱) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا الرَّدَادِ اللَّيْثِي أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الرَّحْمَنُ وَأَنَا خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَاشْتَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَصَلَتْهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ [راجع: ۱۶۸۰]۔

(۱۶۸۱) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر پاش پاش کر دوں گا۔

(۱۶۸۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سُرَّعَ بَلَّغُهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا لِقَاؤِ مَنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سُرَّعٍ [صححه البخاری (۵۷۳۰) ومسلم (۲۲۱۹)] [راجع: ۱۶۷۸]۔

(۱۶۸۳) حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب ”سرغ“ میں پہنچے تو پتہ چلا کہ شام میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرغ سے ہی لوٹ آئے۔

(۱۶۸۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَادِثِ بْنِ ثَوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيٍّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسُرَّعٍ لَقِيَهِ أَمْوَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ لِمَجَاءِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَعَبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا لِقَاؤِ مَنْهُ وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عَمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ [راجع: ۱۶۶۶]۔

(۱۶۸۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب وہ مقام ”سرغ“ میں پہنچے تو امراء لشکر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وغیرہ ان سے ملاقات کے لئے آئے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے، اور راوی نے کھل حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا کہ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے، وہ اپنی ضرورت سے کہیں گئے ہوئے تھے، اور کہنے لگے کہ میرے پاس اس کا یقینی علم موجود ہے یہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب یہ وبا کسی علاقے میں پھیلی ہوئی ہو اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے راہ فرار مت اختیار کرو، اور اگر تم وہاں نہ ہو تو اس علاقے میں جاؤ مت، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور واپس لوٹ گئے۔

(۱۶۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ فِيهَا فَلَا تَخْرُجُوا إِلَيْهَا [قال شعيب: إسناده حسن].

(۱۶۸۳) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو وہاں مت جاؤ، وادرا اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(١٦٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا أَبُو جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ بَعَالَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَتْ لَمْ يَرِدْ عُمَرُ أَنْ يَأْخُذَ الْبِعْزَةَ مِنَ الْمُجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مُجُوسٍ هَجَرَ [راجع: ١٦٥٧].

(۱۶۸۵) بحالہ کہتے ہیں کہ پہلے حضرت عمرؓ جو بیسوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے لیکن جب حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی ﷺ نے ہجرت نامی علاقے کے جو بیسوں سے جزیہ لیا تھا تو انہوں نے بھی جو بیسوں سے جزیہ لینا شروع کر دیا۔

(١٦٨٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكَى أَبُو الرِّكَادِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ أَبُو الرِّكَادِ خَيْرٌهُمْ وَأَرْضَاهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا اللَّهُ وَإِنَّا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِيمَ وَمَخَقَقْتُ لَهَا مِنْ أَسْمِي قَمَرٌ وَصَلَّاهَا وَصَلَّاهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَنَتْهُ [راجع: ١٦٨٠].

(۱۶۸۶) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابورؤاد بیمار ہو گئے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے ان کے یہاں گئے، ابورؤاد نے کہا کہ میری معلومات کے مطابق ان میں سب سے بہتر اور صلہ رحمی کرنے والے ابو محمد ہیں، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر پاش پاش کر دوں گا۔

(١٦٨٧) حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَصَلْتُكَ رَجِمَ إِنْ النَّبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا الرَّحْمَنُ وَخَلَقْتُ الرَّجِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ أُسْبَى فَمَنْ يَصِلَهَا أَصْلَهُ وَمَنْ يَقْطَعُهَا أَقْطَعُهَا أَوْ قَالَ مَنْ يَبْتَئِهَا ابْنَتَهُ [إرجع: ١٦٥٩].

(۱۶۸۷) عبداللہ بن قارظ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے یہاں گئے، وہ بیمار ہو گئے تھے، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں قربت داری نے جوڑا، نبی کریم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں

رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر پاش پاش کر دوں گا۔

(۱۶۸۸) حَدَّثَنَا سُريجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْظِيِّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ الْحَذَّائِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَلَا تَخَذُنِي حَدِيثًا عَنْ أَبِيكَ سَمِعَهُ أَبُوكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ أَقْبَلْ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَمَضَانَ شَهْرُ الْفَرَضِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامَهُ وَإِنِّي سَنَنْتُ لِلْمُسْلِمِينَ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ [راجع: ۱۶۶۰]۔

(۱۶۸۸) نصر بن شیبان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے ہوئی، میں نے ان سے کہا کہ اپنے والد صاحب کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے جو انہوں نے نبی ﷺ سے خود سنی ہو اور وہ بھی ماہ رمضان کے بارے میں، انہوں نے کہا اچھا، میرے والد صاحب نے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے اس کا قیام سنت قرار دیا ہے، جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور تراویح ادا کرے، وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے وہ بچہ جسے اس کی ماں نے آج ہی جنم دیا ہو۔

(۱۶۸۹) وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدُهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُدَاكِرُ عُمَرَ شَأْنَ الصَّلَاةِ فَاَنْتَهَى إِلَيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ أَلَا أَخَذْتُكُمْ بِحَدِيثِ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَالَ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ يَشْكُ فِي النَّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَشْكُ فِي الزِّيَادَةِ آخِرُ أَحَادِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۱۶۵۶]۔

(۱۶۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے کسی مسئلے میں مذاکرہ کر رہے تھے، ابھی یہ بات ہوئی رہی تھی کہ سامنے سے حضرت عبد الرحمن بن عوف آتے ہوئے دکھائی دیئے، انہوں نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو نبی ﷺ کی ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے خود نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، چنانچہ انہوں نے یہ حدیث سنائی کہ (جس شخص کو نماز کی رکعتوں میں کمی کا شک ہو جائے تو وہ نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ بیشکی میں شک ہو۔



## حدیث ابی عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

### حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۶۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَبُو خِدَاشٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ بَشَارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ الْجَرُمِيِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ غَطِيفٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُيَيْنَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ نَعُوذُ مِنْ شُكْوَى أَصَابَهُ وَأَمْرَانِهِ تَحْقِيقُ فَأَعَدَّهُ عِنْدَ رَأْسِهِ قُلْتُ كَيْفَ بَاتَ أَبُو عُيَيْنَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ بَاتَ بِأَجْرِ فَقَالَ أَبُو عُيَيْنَةَ مَا بَيْتٌ بِأَجْرٍ وَكَانَ مُقْبِلًا يَوْجِهُهُ عَلَى الْحَائِطِ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ يَوْجِهُهُ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونَنِي عَمَّا قُلْتُ قَالُوا مَا أَعْجَبَنَا مَا قُلْتَ فَسَأَلْنَاكَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فَاحْصِلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَبَسَ مِائَةَ مِائَةٍ وَمَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ وَآهْلِهِ أَوْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ مَارَ أَدَى فَأَلَحَّصَتْهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِفْهَا وَمَنْ أَتَاهُ اللَّهُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ فَهُوَ لَهُ حِطَّةٌ [قال شعيب: (إسناده حسن) - (انظر: ۱۷۰۰، ۱۷۰۱)].

(۱۶۹۰) عیاض بن غطفی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لئے گئے تو ان کی اہلیہ ”جن کا نام تحیدہ تھا“ ان کے سر کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں، ہم نے ان سے پوچھا کہ ان کی رات کیسی گذری؟ انہوں نے کہا بخدا! انہوں نے ساری رات اجر و ثواب کے ساتھ گذاری ہے، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے ساری رات اجر کے ساتھ نہیں گذاری، پہلے ان کے چہرے کا رخ دیوار کی طرف تھا، اب انہوں نے اپنا چہرہ لوگوں کی طرف کر لیا اور فرمایا کہ میں نے جو بات کہی ہے، تم اس کے متعلق مجھ سے سوال نہیں کرتے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم کو آپ کی بات پر تعجب ہوتا تو آپ سے سوال کرتے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنی زائد چیز خرچ کر دے اس کا ثواب سات سو گنا ہوگا، جو اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرے، کسی بیمار کی عیادت کرے یا کسی تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دے تو ہر نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہوں گی اور روزہ ڈھال ہے بشرطیکہ اسے انسان پھاڑ نہ دے، اور جس شخص کو اللہ جسمانی طور پر کسی آزمائش میں مبتلا کرے، وہ اس کے لئے بخشش کا سبب بن جاتی ہے۔

(۱۶۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ عَنْ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَمُرَةَ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا يَهُودُ أَهْلُ الْحِجَازِ وَأَهْلُ نَجْرَانَ مِنْ

جَزِيْرَةُ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوْا اَنْ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ [قال شعيب: إسناده صحيح].  
[انظر: ١٦٩٤، ١٦٩٩]

(۱۶۹۱) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری کلام یہ تھا کہ حجاز میں جو یہودی آباد ہیں اور جزیرہ عرب میں جو اہل نجران آباد ہیں انہیں نکال دو، اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے ہیں۔

(۱۶۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَحَلَّاهُ بِحُلِيَّةٍ لَا أَحْفَظُهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ كَالْيَوْمِ فَقَالَ أَوْ خَيْرٌ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ٤٧٥٦، الترمذی: ٢٢٣٤)]. [انظر: ١٦٩٣].

(۱۶۹۳) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ فرمایا اور اس کی ایسی صفات بیان فرمائیں جو مجھے اب یاد نہیں ہیں، البتہ اتنی بات یاد ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آج کی نسبت ہمارے دلوں کی کیفیت کیا ہوگی؟ فرمایا کہ آج سے بہتر ہوگی۔

(۱۶۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْوهُ قَالَ قَوْصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَعَلَّهُ يَذُرُّكَ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ امْنَلْهَا الْيَوْمَ قَالَ أَوْ خَيْرٌ [مكرر مابعد].

(۱۶۹۵) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر آنے والے نبی نے اپنی اپنی قوم کو مدجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی جنہیں اس سے ڈرا رہا ہوں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کی کچھ صفات بیان فرمائیں، اور فرمایا ہو سکتا ہے کہ مجھے دیکھنے والا یا میری بات سننے والا کوئی شخص اسے پالے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ کیا آج کی طرح ہوں گے؟ فرمایا بلکہ اس سے بھی بہتر کیفیت ہوگی۔

(۱۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ كَانَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَخْبَرُوا بِهَوَاةِ الْيَحْجَازِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوْا اَنْ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ [راجع: ١٦٩١].

(۱۶۹۷) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری کلام یہ تھا کہ حجاز میں جو یہودی آباد ہیں

اور جزیرہ عرب میں جواہل نجران آباد ہیں انہیں نکال دو، اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کاہنا لیتے ہیں۔

(۱۶۹۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَجَارَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا وَعَلَى الْحَجَّاجِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ لَا نُجِيرُهُ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ نُجِيرُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَحَدُهُمْ [قال شعيب: حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف].

(۱۶۹۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان نے کسی شخص کو پناہ دے دی، اس وقت امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ اسے پناہ نہ دی جائے، لیکن حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اسے پناہ دیں گے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی شخص کو مسلمانوں پر پناہ دے سکتا ہے۔

(۱۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرة حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو جَسَنَةَ مُسْلِمٌ بْنُ أَكْحَسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ ذَكَرَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يَبْكِي فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ نَبِيٌّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا مَا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَيُغَيِّئُ عَلَيْهِمْ حَتَّى ذَكَرَ الشَّامَ فَقَالَ إِنْ يَنْسَأُ فِي أَجْلِكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَحَسْبُكَ مِنَ الْخُدَمِ ثَلَاثَةُ خَادِمٍ يَخْدُمُكَ وَخَادِمٌ يَسَافِرُ مَعَكَ وَخَادِمٌ يَخْدُمُ أَهْلَكَ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ وَحَسْبُكَ مِنَ الدَّوَابِّ ثَلَاثَةُ دَابَّةٍ لِرَحْلِكَ وَدَابَّةٌ لِنَقْلِكَ وَدَابَّةٌ لِفَلَامِكَ نَمَ هَذَا أَنَا أَنْظَرُ إِلَى بَيْتِي قَدْ امْتَلَأَ رَقِيقًا وَأَنْظَرُ إِلَى مَرْبِطِي قَدْ امْتَلَأَ دَوَابَّ وَغَبْلًا كَيْفَ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذَا وَقَدْ أَوْصَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبُكُمْ مِنِّي مَنْ لَقِيتَنِي عَلَى مِثْلِ الْحَالِ الَّذِي قَارَفْتَنِي عَلَيْهَا [إسناده ضعيف].

(۱۶۹۶) ایک مرتبہ ایک صاحب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں، انہوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ ایک دن نبی ﷺ نے مسلمانوں کو ملنے والی فتوحات اور حاصل ہونے والے مال غنیمت کا تذکرہ کیا، اس دوران شام کا تذکرہ بھی ہوا، تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابو عبیدہ! اگر تمہیں زندگی مل جائے تو صرف تین خادموں کو اپنے لئے کافی سمجھتا، ایک اپنے لیے، ایک اپنے ساتھ سفر کرنے کے لئے اور ایک اپنے اہل خانہ کے لئے جو ان کی خدمت کرے اور ان کی ضروریات مہیا کرے، اور تین سواریوں کو اپنے لئے کافی سمجھتا، ایک جانور تو اپنی سواری کے لئے، ایک اپنے سامان اور بار برداری کے لئے، اور ایک اپنے غلام کے لئے۔

لیکن اب میں اپنے گھر پر نظر ڈالتا ہوں تو یہ مجھے غلاموں سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے، میں اپنے اصطلیل کی طرف نگاہ

دوڑاتا ہوں تو وہ مجھے ساریوں اور گھوڑوں سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے، اس صورت میں میں نبی ﷺ کا سامنا کس منہ سے کروں گا؟ جبکہ نبی ﷺ نے ہمیں یہ وصیت فرمائی تھی کہ میری نگاہوں میں تم میں سب سے زیادہ محبوب اور میرے قریب ترین وہ شخص ہو گا جو مجھ سے اسی حال میں آکر ملاقات کرے جس کیفیت پر وہ مجھ سے جدا ہوا تھا۔

(۱۶۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَأْيِهِ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ كَانَ خَلْفَ عَلَى أُمِّهِ بَعْدَ أَبِيهِ كَانَ شَهِيدَ طَاعُونَ عَمَوَاسَ قَالَ لَمَّا اسْتَعْلَى الْوَجَعَ قَامَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رَحْمَةً رَبِّكُمْ وَدَعْوَةً بَيْنَكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ يَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَقْسِمَ لَهُ مِنْهُ حَقَّهُ قَالَ فَطُعِنَ فَمَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَاسْتُخْلِيفَ عَلَى النَّاسِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَقَامَ خَطِيبًا بَعْدَهُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رَحْمَةً رَبِّكُمْ وَدَعْوَةً بَيْنَكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ مُعَاذًا يَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَقْسِمَ لِيَالٍ مُعَاذٍ مِنْهُ حَقَّهُ قَالَ فَطُعِنَ ابْنُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاذٍ فَمَاتَ ثُمَّ قَامَ لَدَعَا رَبَّهُ لِنَفْسِهِ فَطُعِنَ فِي رَاحَتِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْظَرُ إِلَيْهَا ثُمَّ يَقْبَلُ ظَهْرَ كَفِّهِ ثُمَّ يَقُولُ مَا أَحِبُّ أَنْ لِي بِمَا فِيكَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا فَلَمَّا مَاتَ اسْتُخْلِيفَ عَلَى النَّاسِ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ إِذَا وَقَعَ فَإِنَّمَا يَسْتَعْمَلُ اسْتِغْثَالَ النَّارِ فَتَجْتَلُوا مِنْهُ فِي الْجَبَالِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو وَائِلَةَ الْهَذَلِيُّ كَذَبْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ صَحِibt رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ شَرٌّ مِنْ جِمَارِي هَذَا قَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ عَلَيْكَ مَا تَقُولُ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَا يَقْسِمُ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجَ النَّاسُ فَتَفَرَّقُوا عَنْهُ وَدَفَعَهُ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ رَأْيِ عُمَرُو قَوْلِ اللَّهِ مَا كَرِهَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ مُشْكِدَانَةَ

(۱۶۹۷) طاعون عمواس کے واقعے کے ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تو وہ لوگوں کے سامنے خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اور فرمایا لوگو! یہ تکلیف تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعوت اور تم سے پہلے صالحین کی موت رہ چکی ہے، اور ابو عبیدہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اسے اس میں سے اس کا حصہ عطا کیا جائے، چنانچہ اسی طاعون کی وبا میں وہ شہید ہو گئے۔

ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان کی نیابت سنبھالی اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا لوگو! یہ تکلیف تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعوت اور تم سے پہلے صالحین کی موت رہ چکی ہے اور معاذ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ آل معاذ کو بھی اس میں سے حصہ عطا کیا جائے، چنانچہ ان کے صاحبزادے عبدالرحمن اس مرض میں مبتلا ہو کر شہید ہو گئے، اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کھڑے ہو کر اپنے لئے دعا کی چنانچہ ان کی پھیلی میں بھی طاعون کی گلی نکل آئی۔

میں نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ طاعون کی اس گلی کو دیکھتے تھے اور اپنی پھیلی کو چومتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ

تیرے عوض مجھے پوری دنیا بھی مل جائے تو مجھے خوشی نہ ہوگی، بہر حال! وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ان کے نائب مقرر ہوئے، انہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! یہ تکلیف جب آ جاتی ہے تو آگ کی طرح بھڑکنا شروع ہو جاتی ہے، اس لئے تم اس سے اپنی حفاظت کرتے ہوئے پہاڑوں میں چلے جاؤ۔

یہ سن کر ابو داؤد اہلہ ہڈی کہنے لگے کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہونے کے باوجود صحیح بات نہیں کہہ رہے، بخدا! آپ میرے اس گدھے سے بھی زیادہ برے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کی بات کا جواب نہیں دوں گا، لیکن بخدا! ہم اس حالت پر نہیں رہیں گے، چنانچہ وہ اس علاقے سے نکل گئے اور لوگ بھی نکل کر منتشر ہو گئے، اس طرح اللہ نے ان سے اس بیماری کو تالا، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ فیصلہ کرتے ہوئے دیکھنے والے کسی صاحب نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بات بتائی تو انہوں نے اس پر کسی قسم کی تاغیاری کا اظہار نہ کیا۔

(۱۶۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاسْتَعْمَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَاسْتَعْمَلَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ عَلَى الْأَعْرَابِ فَقَالَ لَهُمَا تَطَاوَعَا قَالَ وَكَانُوا يُؤْمَرُونَ أَنْ يُغِيرُوا عَلَى بَنِي لُطَيْفٍ فَانْطَلَقَ عُمَرُو فَأَخَارَ عَلَى قُضَاعَةَ لَأَنَّ بَنِي لُطَيْفٍ أَخُو اللَّهِ فَانْطَلَقَ الْمُهَيَّرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَكَ عَلَيْنَا وَإِنَّ ابْنَ لُطَيْنٍ قَدْ ارْتَبَعَ أَمْرَ الْقَوْمِ وَلَيْسَ لَكَ مَعَهُ أَمْرٌ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نَتَكَرَّعَ فَإِنَّا أَطِيعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ عَصَاكَ عُمَرُو [إسناده ضعيف].

(۱۶۹۸) امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب جیش ذات السلاسل کو روانہ فرمایا تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو مہاجرین پر اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو دیہاتیوں پر امیر مقرر فرمایا، اور دونوں سے فرمایا کہ ایک دوسرے کی بات ماننا، راوی کہتے ہیں کہ انہیں بنو کبر پر حملہ کا حکم دیا گیا تھا لیکن حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے یوقضاء پر حملہ کر دیا کیونکہ بنو کبر سے ان کی رشتہ داری بھی تھی، یہ دیکھ کر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا کہ نبی ﷺ نے آپ کو ہم پر امیر مقرر کر کے بھیجا ہے جبکہ فلاں کا بیٹا لوگوں کے معاملات پر غالب آ گیا ہے اور محسوس ایسا ہوتا ہے کہ آپ کا حکم نہیں چلتا؟ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں ایک دوسرے کی بات ماننے کا حکم دیا تھا، میں تو نبی ﷺ کے حکم کی پیروی کرتا رہوں گا، خواہ عمر نہ کریں۔

(۱۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْهَمٍ بْنُ مَيْمُونٍ مَوْلَى آلِ سَمُرَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ إِنَّ آخِرَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْرِجُوا يَهُودَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَأَهْلِي تَعْمُرَانَ مِنْ حَزْرَةِ الْعَرَبِ [انظر: ۱۶۹۹].

(۱۶۹۹) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا سب سے آخری کلام یہ تھا کہ کجاز میں جو یہودی آباد ہیں اور جزیرہ عرب میں جو اہل یمن آباد ہیں انہیں نکال دو۔

(۱۷۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا هِشَامُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ نَعُوذُهُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً لِمَا يُضِلُّهُ لِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَسَّحَ مِائَةً وَمَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ عَلَى أَهْلِهِ أَوْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ مَاتَ أَدَّى عَنْ طَرِيقِي فَهِيَ حَسَنَةٌ بِعَشْرِ أََمْثَالِهَا وَالصَّوْمُ جَنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرُفْهَا وَمَنْ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بَلَاءً فَبِي جَسَدِهِ فَهُوَ لَهُ حِطْلَةٌ [صححه ابن

عزيمه (۱۸۹۲)۔ قال الألباني: ضعيف مختصرا (النسائي: ۱۶۷/۱) قال شعيب: [إسناده حسن]۔ [راجع: ۱۶۹۰]

(۱۷۰۰) عیاض بن غطفی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنی زائد چیز خرچ کر دے اس کا ثواب سات سو گنا ہوگا، جو اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرے، کسی بیمار کی عیادت کرے یا کسی تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دے تو ہر نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہوں گی اور روزہ ذوالحجہ کے روزے انسان پھاڑ دے، اور جس شخص کو اللہ جسمانی طور پر کسی آزمائش میں مبتلا کرے، وہ اس کے لئے بخشش کا سبب بن جاتی ہے۔

(۱۷۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ فَلَمْ تَكُنْ الْحَدِيثَ [راجع: ۱۶۹۰]۔

(۱۷۰۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مسند توابع العشر

حدیث عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کی مرویات

(۱۷۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَصْيَافٍ لَهُ قَالَ قَامَسَنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى قَالَتْ لَهُ أُمِّي أَحْبَبْتُ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَصْيَافِكَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ أَمَا عَشِيْتُهُمْ قَالَتْ لَا قَالَتْ قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ قَالُوا أَوْ قَالَنِي قَالَ لَقِصْبُ أَبُو بَكْرٍ وَخَلْفَ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ وَخَلْفَ الضَّيْفِ أَوْ الْأَصْيَافِ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ لَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَآكَلُوا قَالَ لَجَعَلُوا لَا يَرَفَعُونَ لَقْمَةً إِلَّا رَبَّتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَ فَقَالَتْ قَرَأْتُ عَنْ أَبِي إِنْهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلُوا وَتَعَتْ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعَا أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا [صححه البخارى (٦١٤١)، ومسلم (٢٠٥٧)]. [انظر: ١٧١٣، ١٧١٢، ١٧٠٤]

(۱۷۰۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبرؓ کچھ مہمانوں کو لے کر آئے، خود انہوں نے شام کا وقت نبی ﷺ کے پاس گزارا، رات کو جب وہ واپس آئے تو والدہ نے ان سے کہا کہ آج رات آپ اپنے مہمانوں کو بھول کر کہاں رہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا، انہوں نے کہا نہیں! میں نے تو ان کے سامنے کھانا لا کر پیش کر دیا تھا لیکن انہوں نے ہی کھانے سے انکار کر دیا، اس پر وہ ناراض ہو گئے اور قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے، مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ وہ اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکرؓ انہیں کھائیں گے، جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہو گیا ہے۔

پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور خود بھی کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا، یہ لوگ جو قدر بھی اٹھاتے تھے، اس میں نیچے سے مزید اضافہ ہو جاتا تھا، حضرت ابوبکرؓ نے اپنی اہلیہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا جرا ہے؟ انہوں نے کہا اے میری آنکھوں کی خشک! یہ تو اصل مقدار سے بھی زیادہ ہو گیا ہے، چنانچہ ان سب نے یہ کھانا کھایا اور نبی ﷺ کو بھی بھجوا دیا اور راوی نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے بھی اس کھانے کو تناول فرمایا۔

(۱۷.۳) حَدَّثَنَا غَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَأَدَّاهُ مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَمَجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بَغَمٌ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيعَا أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هَدِيَّةٌ قَالَ لَا بَلْ بِنِعْ فَاشْتَرَى مِنْهُ شاةً فَصَبِغَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبُظَيْنِ أَنْ يَشْوَى قَالَ وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِيهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا اعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ قَالَ فَلَاكُلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَّلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَجَعَلْنَاهُ عَلَى الْغَيْرِ أَوْ كَمَا قَالَ (صحيحه)

[البخاری (۲۲۱۶)، ومسلم (۲۰۵۶)]. [انظر: (۱۷۱۱)]

(۱۷.۳) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم ایک سوئیں آدی تھے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ ایک آدی کے پاس سے ایک صاع آنا نکلا، اسے گوندھا گیا، اتنی دیر میں ایک موٹا تازہ لہاتر نکلا، شرک ایک بکری ہانکتا ہوا آیا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ بیچنے کے لئے لائے ہو یا ہدیہ کے طور پر لائے ہو؟ اس نے کہا کہ بیچنے کے لئے، نبی ﷺ نے اس سے وہ بکری خرید لی اور اسے بھی تیار کیا جانے لگا۔

نبی ﷺ نے اس موقع پر یہ حکم بھی دیا کہ اس کی کچلی بھون لی جائے، بخدا! ہم ایک سوئیں آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جسے نبی ﷺ نے کچلی کی کوئی کاٹ کر نہ دی ہو، جو موجود تھے انہیں اسی وقت اور جو موجود نہیں تھے ان کے لئے بچا کر رکھی، پھر دو بڑے پیالوں میں کھانا نکالا، ہم سب نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا لیکن پیالوں میں بھر بھی کچھ بچ گیا، ہم نے اسے اپنے اونٹ پر لاد لیا۔

(۱۷.۴) حَدَّثَنَا غَارِمٌ وَقَعَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ عَفَّانٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَهْلًا فَقَرَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ فَليَذْهَبْ بِثَلَاثٍ وَقَالَ عَفَّانٌ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَليَذْهَبْ بِخَمَاسٍ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ عَفَّانٌ بِسَادِسٍ [راجع: (۱۷۰۲)].

(۱۷.۴) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ تکدست لوگ تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اپنے ساتھ تیسرے کو لے جائے، جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے کو لے جائے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما اپنے ساتھ تین آدمیوں کو لے گئے اور نبی ﷺ اس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔

(۱۷.۵) حَدَّثَنَا سُبَيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُيَيْنَةَ ابْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أُوسٍ الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ



بُنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُزِدْتَ عَائِشَةَ إِلَى النَّبِيِّ لَأَعْمِرَهَا [صححه البخاری (۱۷۸۴)، ومسلم (۱۲۱۲)].

(۱۷۰۵) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر محکم لے جاؤں اور انہیں عمرہ کراؤں۔

(۱۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبِّي أَعْطَانِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنْ أَمْنِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا اسْتَزِدُّهُ قَالَ قَدْ اسْتَزِدُّهُ فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِينَ أَلْفًا قَالَ عُمَرُ فَهَلَّا اسْتَزِدُّهُ قَالَ قَدْ اسْتَزِدُّهُ فَأَعْطَانِي هَكَذَا وَفَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَسَطَ بَاعِيهِ وَحَنَّا عَبْدُ اللَّهِ وَ قَالَ هِشَامُ وَهَذَا مِنْ اللَّهِ لَا يَذْرَى مَا عَدَدُهُ [إسناده ضعيف].

(۱۷۰۶) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے رب نے میری امت میں سے مجھے ستر ہزار ایسے افراد عطا کیے ہیں جو جنت میں بلا حساب داخل ہوں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس سے زائد کی درخواست نہیں کی؟ فرمایا میں نے درخواست کی تھی جس پر اللہ نے مجھے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مزید ستر ہزار عطا فرما دیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس سے زائد کی درخواست نہیں کی؟ فرمایا میں نے درخواست کی تھی جس پر اللہ نے مجھے اتنے اور افراد عطا فرمائے، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے، جس کی وضاحت کرتے ہوئے راوی کہتے ہیں کہ اتنی بڑی تعداد جسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

(۱۷۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا صَدَقَهُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ قَاسِمِ بْنِ الْمِصْرَيْنِ وَهُوَ شَرِيعٌ وَالْمِصْرَانِ الْبَصْرَةُ وَالْكُوفَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْعُو بِصَاحِبِ الدِّينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُعِيْمُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُولُ أَيُّ عَبْدِي لِيِمَ أَذْعَبْتَ مَا لَ النَّاسِ يَقُولُ أَيُّ رَبِّ قَدْ عَلِمْتَ أَنِّي لَمْ أَفْسِدْهُ إِنَّمَا ذَهَبَ لِي عَرَقِي أَوْ حَرَقِي أَوْ سَرَقِي أَوْ وَضِعَ قِيَدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَيَضَعُهُ فِي مِيزَانِهِ فَيُرْجَعُ حَسَنَاتُهُ [إسناده ضعيف، أخرجه الطيالسي: ۱۳۲۶، والبخاري: ۱۳۳۲].

(۱۷۰۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کرے گی اور اس سے پوچھیں گے کہ بندے! تو نے لوگوں کو مال کہاں اڑایا؟ وہ عرض کرے گا پروردگار! آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے اسے یونہی برباد نہیں کیا، بلکہ وہ تو سمندر میں ڈوب کر، جل کر، چوری ہو کر یا ٹیکسوں کی

ادانگی میں ضائع ہو گیا، یہ سن کر اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوا کر اس کے میزانِ عمل میں رکھ دیں گے جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو کر جھک جائے گا۔

(۱۷۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ قَاضِي الْيَمُومِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْعُو اللَّهُ بِصَاحِبِ الدِّينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِقَالَ يَا ابْنَ آدَمَ لِمَ أَخَذْتَ هَذَا الدِّينَ وَلِمَ صَيَّغْتَ حُقُوقَ النَّاسِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أَخَذْتُهُ فَلَمْ أَكُلْ وَلَمْ أَشْرَبْ وَلَمْ أَكْسُ وَلَمْ أَصْبَحْ وَلَكِنْ أَتَى عَلَى بَدَنِي إِمَّا حَقٌّ وَإِمَّا سَرَقٌ وَإِمَّا وَصِيَّةٌ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقَ عَبْدِي أَنَا أَحَقُّ مَنْ قَضَى عَنْكَ الْيَوْمَ فَيَدْعُو اللَّهُ بِشَيْءٍ فَيَضَعُهُ فِي كِفَّةٍ مِيزَانِهِ فَيَرْجَحُ حَسَنَاتِهِ عَلَى سَيِّئَاتِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ [راجع مابله].

(۱۷۰۸) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور اس سے پوچھیں گے کہ بندے! تو نے لوگوں سے قرض لے کر ان کا مال کہاں اڑایا؟ وہ عرض کرے گا پور دگارا آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے اسے لیا تھا لیکن میں اسے کھاسا اور نہ پی سکا، میں اسے پہن بھی نہیں سکا اور یونہی برباد نہیں کیا، بلکہ وہ تو سمندر میں ڈوب کر، جل کر، چوری ہو کر یا نیکیوں کی ادانگی میں ضائع ہو گیا، یہ سن کر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے نے سچ کہا، میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ آج تمہاری طرف سے تمہارا قرض ادا کروں، پھر اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوا کر اس کے میزانِ عمل میں رکھ دیں گے جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو کر جھک جائے گا، اور وہ اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(۱۷۰۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مَنْ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَلُ هَذِهِ النَّاقَةَ ثُمَّ أُرِيدُ أَنْ أَخْتَكَ إِذَا هَبَطْتُهَا مِنْ أَكْمَةِ التَّعْنِيمِ فَأَهْلًا وَأَقْبَلًا وَذَلِكَ لَيْلَةُ الصَّدْرِ [قال شعيب: صحيح لغيره].

(۱۷۰۹) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس اونٹنی پر سوار ہو، پیچھے اپنی بہن کو بٹھاؤ، جب تعنیم کے ٹیلے سے اتر تو تلبدیر و احرام کر کے واپس آ جاؤ یعنی عمرہ کر لاؤ، یہ موقع لیلۃ الصدرا تھا۔

(۱۷۱۰) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ الدَّبَّاحُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي الْعَطَّارَ عَنِ ابْنِ حُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِيِّ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ أُرِيدُ أَنْ أَخْتَكَ غَائِشَةً فَأَعْرِضْهَا مِنَ التَّعْنِيمِ إِذَا هَبَطْتُ بِهَا مِنْ الْأَكْمَةِ فَمَرْهَا فَلْتَحْرِمَ لِيْنَهَا عُمَرَةٌ مُتَقَبِّلَةٌ [صححه الحاكم (۴/۷۷) قال الألبانی: صحيح أوله (أبو داود: ۱۹۹۵) قال شعيب: إسناده صحيح].

(۱۷۱۰) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس اونٹنی پر سوار ہو، پیچھے اپنی بہن کو بٹھاؤ، جب تکیم کے ٹیلے سے اتر تو تلبد و احرام کر کے واپس آ جاؤ یعنی عمرہ کرا لاؤ، کہ یہ مقبول عمرہ ہوگا۔

(۱۷۱۱) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَأَذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَمَجْنُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بَغْنَمٌ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْعَا أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هَبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصَنَعَتْ وَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبُطْنِ أَنْ يُسَوَّى قَالَ وَابْنُ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حَزَّةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِيهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ قَالَ فَلَاكُنَّا أَجْمَعُونَ وَشَبَعْنَا وَفَضَّلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى بَعِيرٍ أَوْ كَمَا قَالَ [راجع: ۱۷۰۳]۔

(۱۷۱۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم ایک سوئیں آدمی تھے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس سے ایک صاع آ نکلا، اسے گوندھا گیا، اتنی دیر میں ایک موٹا تازہ لمبا ترنگا مشرک ایک بکری ہانک رہا ہوا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ بیچنے کے لئے لائے ہو یا مدیرہ کے طور پر لائے ہو؟ اس نے کہا کہ بیچنے کے لئے، نبی ﷺ نے اس سے وہ بکری خرید لی اور اسے بھی تیار کیا جانے لگا۔

نبی ﷺ نے اس موقع پر یہ حکم بھی دیا کہ اس کی کھجی بھون لی جائے، بخدا! ہم ایک سوئیں آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جسے نبی ﷺ نے کھجی کی بوٹی کاٹ کر نہ دی ہو، جو موجود تھے انہیں اسی وقت اور جو موجود نہیں تھے ان کے لئے بچا کر رکھی، پھر وہ بڑے پیالوں میں کھانا نکالا، ہم سب نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا لیکن پیالوں میں پھر بھی کچھ بچ گیا، ہم نے اسے اپنے اونٹ پر لا دیا۔

(۱۷۱۲) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنَاسًا فَقَرَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثٍ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَلَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهَوَّ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَذْرى هَلْ قَالَ وَأَمْرَاتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْنَا وَبَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبِثْتُ حَتَّى نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَلَّتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَصْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ حَبِيفُكَ قَالَ أَوْ مَا عَشِيرَتُهُمْ قَالَتْ أَبَوَا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَبُواهُمْ قَالَ فَلَذَهَبْتُ أَنَا لَأُخْبِتَاكَ قَالَ يَا عُنْتَرُ أَوْ يَا عُنْتَرُ فَجَدَعُ وَسَبَّ

وَقَالَ كُلُوا لَا هَيْبًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَخَلَفَ الضَّيْفُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ قَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ قَالَ قَائِمٌ اللَّهُ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَّنَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَظَنَرُوا إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِأَمْرَأَتِهِ يَا أُنْحَثِي لِي رَأْسِي مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَقَرَّةٌ عَنِّي لَهَا الْآنَ أَكْثَرَ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِزَارٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَضْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى التَّاجِلُ فَعَرَفْنَا أَنَّنِي عَشَرُ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ أَنَا أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ [راجع: ۱۷۰۲]۔

(۱۷۱۲) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ متعدد لوگ تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اپنے ساتھ تیسرے کو لے جائے، جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے کو لے جائے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین آدمیوں کو لے گئے اور نبی ﷺ اس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گھر میں میرے علاوہ والدین، (غالباً بیوی کا بھی ذکر کیا) اور ایک خادم رہتا تھا جو ہمارے درمیان مشترک تھا، اس دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شام کا وقت نبی ﷺ کے پاس گزارا، رات کو جب وہ واپس آئے تو والدہ نے ان سے کہا کہ آج رات آپ اپنے مہمانوں کو بھول کر کہاں رہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا، انہوں نے کہا نہیں! میں نے تو ان کے سامنے کھانا لاکر پیش کر دیا تھا لیکن انہوں نے ہی کھانے سے انکار کر دیا، میں جا کر ایک جگہ چھپ گیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے سخت ست کہتے ہوئے آوازیں دیں، پھر مہمانوں سے فرمایا کھاؤ، تم نے اچھا نہیں کیا، اور قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے، مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے، جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہو گیا ہے۔

پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور خود بھی کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا، یہ لوگ جو لڑے بھی اٹھاتے تھے، اس میں نیچے سے مزید اضافہ ہو جاتا تھا حتیٰ کہ وہ سب میرا ب ہو گئے، اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ رہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ تو اصل مقدار سے بھی تین گنا زیادہ ہو گیا ہے، چنانچہ ان سب نے یہ کھانا کھایا اور نبی ﷺ کو بھی بھجوا دیا اور رادی نے ذکر کیا کہ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان ایک معاہدہ تھا، اس کی مدت ختم ہو گئی، ہم نے بارہ آدمیوں کو چوہدری مقرر کیا جن میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ آدمی تھے، جن کی صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے، البتہ یہ واضح ہے کہ وہ بھی ان کے ساتھ شامل تھے، اور ان سب نے بھی اس کھانے کو کھایا۔

(١٧١٣) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَةِ كَانُوا أَنَاسًا فَقَرَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ النَّبِيِّ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَمْسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ قَالَ فَهَوُ وَأَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ أَمْرًا بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [راجع: ١٧٠٢].

(١٧١٣) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ تکدست لوگ تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اپنے ساتھ تیسرے کو لے جائے، جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے کو لے جائے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین آدمیوں کو لے گئے اور نبی ﷺ اس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گھر میں میرے علاوہ والدین، (غالباً بیوی کا بھی ذکر کیا) اور ایک خادم رہتا تھا جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

## حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُفْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُلَيْمَةَ أَنَّ عَبْدَ  
الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ دَعَا مُوسَى بْنَ كَلْبَةَ حِينَ عَرَّسَ عَلَى ابْنِهِ فَقَالَ يَا أَبَا عِيسَى كَيْفَ بَلَغَكَ فِي  
الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُوسَى سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِي فَقُلْتُ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ  
قَالَ صَلُّوا وَاجْتَهِدُوا لَمْ قُولُوا اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
حَمِيدٌ مَجِيدٌ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۴۸/۳)].

(۱۷۱۷) خالد بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبد الحمید بن عبد الرحمن نے موسیٰ بن طلحہ کو اپنے بیٹے کی دعوت دلیہ میں بلایا، اور ان  
سے پوچھا کہ اے ابو عیسیٰ! نبی ﷺ پر درود سے متعلق روایت آپ تک کن الفاظ سے پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک  
مرتبہ حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ پر درود کے متعلق سوال کیا تھا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے خود بھی یہ سوال نبی ﷺ  
سے پوچھا تھا، نبی ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ خوب احتیاط کے ساتھ نماز پڑھ کر یوں کہو اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ  
پر اسی طرح برکتوں کا نزول فرما جیسے آل ابراہیم پر کیا تھا، بیشک تو قابل تعریف، بزرگی والا ہے۔

## حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ خَزْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

### حضرت حارث بن خزمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِيهِ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَتَى الْحَارِثُ بْنُ خَزْمَةَ بِهَاتَيْنِ اللَّائِيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ بَرَاءَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ لَا أَفْرَى وَاللَّهِ إِلَّا أَنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَيْتُهَا وَحَفِظْتُهَا فَقَالَ عُمَرُ وَأَنَا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَتْ ثَلَاثُ آيَاتٍ لَجَعَلْتُهَا سُورَةً عَلَى حِدَةٍ فَانْظُرُوا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَضَعُوهَا فِيهَا فَوَضَعْتُهَا فِي آخِرِ بَرَاءَةِ [إسناده ضعيف].

(۱۷۱۵) حضرت عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حارث بن خزمہ رضی اللہ عنہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس سورۃ براءۃ کی آخری دو آیتیں ”لقد جاءكم رسول من انفسكم سے آخر تک“ لے کر آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر آپ کے ساتھ کون گواہ ہے؟ انہوں نے فرمایا بخدا! مجھے اس کا تو یہ نہیں، البتہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ ان آیات کو میں نے نبی ﷺ سے سنا اور یاد کر کے محفوظ کیا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے بھی نبی ﷺ سے سنا ہے، پھر فرمایا اگر یہ تین آیتیں ہوتیں تو میں انہیں علیحدہ سورۃ کے طور پر شمار کر لیتا، اب قرآن کریم کی کسی سورۃ کو دیکھ کر اس میں پڑ آیتیں رکھ دو، چنانچہ میں نے انہیں سورۃ براءۃ کے آخر میں رکھ دیا۔

## حدیث سعدِ مولیٰ ابی بکرؓ حضرت سعد مولیٰ ابی بکرؓ کی حدیث

(۱۷۱۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ النَّخَّازُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَدَّمْتُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمْرًا فَجَعَلُوا يَقْرُونُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرُونُوا [قال البوصيري: هذا إسناد صحيح قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۳۳۳۲) قال شعيب: حسن لغيره].

(۱۷۱۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ "جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آ زاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں پیش کیں، لوگ ایک ساتھ دو دو تین تین کھجوریں اٹھا اٹھا کر کھانے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح ملا کر نہ کھاؤ، (بلکہ ایک ایک کر کے کھاؤ)

(۱۷۱۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ خِدْمَتُهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَعَيْتُكَ سَعْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مَا هُنَّ غَيْرُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيْتُكَ سَعْدًا أَتَتَكَ الرِّجَالُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي النَّبِيَّ [إسناده ضعيف. صححه الحاكم (۲/۲۱۳)].

(۱۷۱۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے اور نبی ﷺ ان کی خدمت سے بہت خوش ہوتے تھے، اس لئے ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابو بکر! سعد کو آ زاد کردو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس گھر کے کام کاج کرنے والا کوئی اور نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم سعد کو آ زاد کردو، متقرب ہمارے پاس قیدی آیا چاہتے ہیں۔



## مُسْنَدُ آلِ أَبِي طَالِبٍ

حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہما

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ السُّلَوِيِّ عَنْ أَبِي الْخَوَرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِلْنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَتَبَارَكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَلَقَبِي شَرًّا مَا لَقَبَيْتَ لِأَنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ كِبَارُكُمْ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ [صححه ابن خزيمة ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶] والحاكم (۱۷۲/۳) قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۵ و ۱۴۲۶، ابن ماجه: ۱۱۷۸،

الترمذي: ۴۶۴، النسائي: ۲۴۸/۳). [انظر: ۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۷]

(۱۷۱۸) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسے کلمات سکھادیے ہیں جو میں دُوروں کی دعاء قنوت میں پڑھتا ہوں، اور وہ یہ ہیں، اے اللہ! اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں مجھے بھی ہدایت عطا فرما، اپنی بارگاہ سے عافیت ملنے والوں میں مجھے بھی عافیت عطا فرما، جن لوگوں کی تو سرپرستی فرماتا ہے ان ہی میں میری بھی سرپرستی فرما، اور اپنی عطا کردہ نعمتوں کو میرے لیے مہار کر فرما، اپنے فیصلوں کے شر سے میری حفاظت فرما، کیونکہ تو فیصلہ کر سکتا ہے تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، جس کا تو دوست ہو جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا تو بڑا بابرکت ہے اے ہمارے رب! اور بڑا ہر تر ہے۔

(۱۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُبِيرَةَ حَبِيبَةَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَالَ لَقَدْ تَلَّوْكُمْ رَجُلٌ بِالنَّمِيسِ لَمْ يَسْفِهْهُ الْوَأْوَلُونَ يَعْلَمُ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْنَتُهُ بِالرَّائِيَةِ جَبْرِئِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ [قال شعيب: حسن وهذا إسناداه ضعيف].

(۱۷۱۹) صحیحہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ علم میں ان پر سبقت نہ لے جا سکے اور بعد والے ان کی گرد بھی نہ پا سکیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنا

جہنم کے رہنما کرتے تھے، جبریل ان کی دائیں جانب اور میکائیل ان کی بائیں جانب ہوتے تھے اور وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہ آتے تھے۔

(۱۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ وَلَا أَخَّرَهُ الْآخِرُونَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلَا يُنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ وَمَا تَرَكَ مِنْ صَفْوَاءٍ وَلَا بَيْضَاءٍ إِلَّا سَبَّحَ بِمَاءِ دُرِّهِمْ مِنْ عَطَائِهِ كَانَ يَرُصُّهَا لِغَدَامِهِ لِأَهْلِهِ [قال شعيب: حسن].

(۱۷۲۰) حصار دہکتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اگلے تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ علم میں ان پر سبقت نہ لے جاسکے اور بعد والے ان کی گردبھی نہ پاسکیں گے، نبی ﷺ انہیں اپنا جہنم کے رہنما کرتے تھے، اور وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہ آتے تھے، اور انہوں نے اپنے ترکے میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا، سوائے اپنے وظیفے کے سات سو درہم کے جو انہوں نے اپنے گھر کے خادم کے لئے رکھے ہوئے تھے۔

(۱۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي الْحَوَازِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي الْوُتُوْهُ لَقَدْ كَرِهْتُ حَدِيثَ يُونُسَ [راجع: ۱۷۱۸] (۱۷۲۱) حدیث (۱۷۱۸) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَنبَأَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ مَرَّ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَقَامَ الْقَوْمُ وَلَمْ يَقُمْ فَقَالَ الْحَسَنُ مَا صَنَعْتُمْ إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْذِيًا بِرِيحِ الْيَهُودِيِّ [قال الألبانی: صحيح الإسناد بنحوه (النسائی: ۴/۴۷) قال شعيب: إسناده ضعيف].

(۱۷۲۲) عمر بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک جنازہ گزرا، لوگ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت امام حسن علیہ السلام کھڑے نہ ہوئے، اور فرمانے لگے کہ یہ تم کیا کر رہے ہو؟ نبی ﷺ تو اس لیے کھڑے ہوتے تھے کہ اس یہودی کی بدبو سے ”جس کا جنازہ گزر رہا تھا“ تک آگئے تھے۔

(۱۷۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي الْحَوَازِ السَّعْدِيُّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْكُرُ أَنِّي أَخَذْتُ ثَمْرَةً مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ فَالْتَقَيْتُهَا فِي يَدِي فَانْتَزَعْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَعَابِهَا فَالْتَقَا فِي الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا عَلَيْكَ لَوْ أَكَلْتَ هَذِهِ الثَّمْرَةَ قَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ دَعْ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ لِإِنَّ الصَّدَقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَيْدَ رَيْبَةٌ قَالَ وَكَانَ يَكْلُمُنَا هَذَا الدُّعَاءُ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَرَبَّمَا قَالَ

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ | صححه ابن حزيمة (۲۳۴۸)، والحاكم (۱۳/۲) فلا الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۵۱۸ والنسائی: ۳۲۷/۸) | انظر: ۱۷۲۷ |

(۱۷۲۳) ابوالحوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو نبی ﷺ کی کچھ باتیں بھی یاد ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تھی، نبی ﷺ نے تھوک سمیت اسے باہر نکال لیا اور اسے دوسری کھجوروں میں ڈال دیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ اگر یہ ایک کھجور کھا لیتے تو کیا ہو جاتا؟ آپ انہیں کھا لینے دیتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

نیز نبی ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ شک والی چیز کو چھوڑ کر بے شبہ چیزوں کو اختیار کیا کرو، چٹائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے، اسی طرح نبی ﷺ ہمیں یہ دعاء بھی سکھایا کرتے تھے کہ اے اللہ! جن لوگوں کو آپ نے ہدایت عطا فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، جنہیں عافیت عطا فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، جن کی سرپرستی فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، اور اپنی عطا کردہ نعمتوں کو میرے لیے مبارک فرما، اور اپنے فیصلوں کے شر سے میری حفاظت فرما، جس کا تو دوست ہو جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، اور اے ہمارے رب! تو بڑا پابرجا اور برتر ہے۔

(۱۷۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْرَةَ حَدَّثَنَا رِبْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ أَنَّهُ قَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَذَكَّرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْخَلَنِي غُرْفَةُ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ مِنْهَا تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِي فِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَيْتَهَا فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | صححه ابن حزيمة (۲۳۴۷ و ۲۳۴۹) قال شعب (إسناده صحيح) |

(۱۷۲۳) ربیعہ بن شیبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو نبی ﷺ کی کچھ باتیں بھی یاد ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا اسے پیچیک دو کہ یہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اہل بیت کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۱۷۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هُوَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَرْزُؤُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوَّاءِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ لَسَلْنَا مَا عَقَلْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ أُمْسِي مَعَهُ لَمَرَّ عَلِيٌّ جَرِيرٍ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِي فِي [فَأَذْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَعَهُ فِي فِي] فَأَخَذَهَا بِلُغَائِي فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَمَا عَلَيْكَ لَوْ تَرَكْتَهَا قَالَ إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَ وَعَقَلْتُ مِنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ | انظر: ۱۷۲۳، ۱۷۲۷ |

(۱۷۲۵) ابوالحوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو نبی ﷺ کی کچھ باتیں بھی یاد ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تھی، نبی ﷺ نے تھوک



آپ انہیں کھالینے دیئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

تیسری بیعت یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ شک والی چیز کو چھوڑ کر بے شبہ چیزوں کو اختیار کیا کرو، سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے، اسی طرح نبی ﷺ ہمیں یہ دعاء بھی سکھایا کرتے تھے کہ اے اللہ! جن لوگوں کو آپ نے ہدایت عطا فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، جنہیں عافیت عطا فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، جن کی سرپرستی فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، اور اپنی عطا کردہ نعمتوں کو میرے لیے مبارک فرما، اور اپنے فیصلوں کے شر سے میری حفاظت فرما، جس کا تو دوست ہو جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، اور اے ہمارے رب! تو بڑا بابرکت اور برتر ہے۔

(۱۷۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَرَّتَ بِهِمَا جَنَازَةً فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَجَلَسَ الْآخَرُ فَقَالَ الَّذِي قَامَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَالَتْ بَلَى وَقَعَدَ [قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائی: ۴۶/۴) قال شعب: حسن لغيره]۔ [راجع: ۱۷۲۶]۔

(۱۷۲۸) محمد بن یسیر بن یزید کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے، امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے تھے، انہوں نے کہا کیوں نہیں، لیکن بعد میں آپ ﷺ بیٹھے رہنے لگے تھے۔

(۱۷۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَأَوْا جَنَازَةً فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْآخَرُ فَقَالَ الَّذِي قَامَ أَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الَّذِي قَعَدَ بَلَى وَقَعَدَ [راجع: ۱۷۲۶]۔

(۱۷۲۹) محمد کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے، امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے تھے، انہوں نے کہا کیوں نہیں، لیکن بعد میں آپ ﷺ بیٹھے رہنے لگے تھے۔

حَدِيثُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُحضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۱۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْقَى بْنِ أَبِي يَعْقَى عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى قَوْمٍ [صححه ابن خزيمة (۲۴۶۸)] وقد انتقده القزويني وزعم أنه موضوع قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۶۶۵)۔

(۱۷۳۰) حضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سائل کا حق ہوتا ہے، اگرچہ وہ کمزور پر بھی سوار ہو۔

(۱۷۳۱) أَنبَأَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمَّارَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَبَدْتُ مَعَهُ غُرْفَةَ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً فَلَمَّحْتُهَا فِي فَمِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَهَا لِأَنْفِهَا لَا تَحُلْ لَنَا الصَّدَقَةَ [قال شعب: إسناده صحيح]۔

(۱۷۳۱) ربیعہ بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے پوچھا کہ آپ کو نبی ﷺ کی کوئی بات یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اس بالا خانے پر چڑھ گیا جہاں صدقہ کے اموال پڑے تھے، میں نے ایک بھجور پکڑ کر اسے اپنے منہ میں چبانا شروع کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا اسے نکال دو، کیونکہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۱۷۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ وَيَعْقَى قَالَا حَدَّثَنَا حَبَّاحُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ دِينَارٍ الْوَأَسِطِيُّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ قَلَّةَ الْكَلَامِ فِيمَا لَا يَغْنِيهِ [قال شعب: حسن لشواهد]۔

(۱۷۳۲) حضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار کاموں میں کم از کم گفتگو کرے اور انہیں چھوڑ دے۔

(۱۷۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَرْعُمُ عَنْ حُسَيْنٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ خِزَارَةِ يَهُودِيٍّ مَرَّ بِهَا عَلَيْهِ فَقَالَ آذَانِي

وَيُحِبُّهَا [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ].

(۱۷۳۳) محمد بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک جنازہ گذرا، لوگ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت امام حسین علیہ السلام کھڑے نہ ہوئے، اور فرمانے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس لیے کھڑے ہوئے تھے کہ اس یہودی کی بدبو سے "جس کا جنازہ گذر رہا تھا" تنگ آ گئے تھے۔

(۱۷۳۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَعَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا أُنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ قَالَ عَبَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ لَقَدْ كُرِّهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا قَالَ عَبَّادُ قَدَّمَ عَهْدُهَا فَيُحَدِّثُ لَكَ اسْتِزْجَاعًا إِلَّا جَدَّ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَاعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا [قَالَ الْأَبْيَانِيُّ: ضَعِيفٌ جَدًّا (ابن ماجه: ۱۶۰۰)].

(۱۷۳۵) حضرت امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچے "خواہ اسے گذرے ہوئے کتنا ہی لمبا عرصہ ہو چکا ہو" اور جب بھی اسے وہ یاد آئے، اس پر وہ "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہہ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس پر وہی ثواب عطا فرمائیں گے جو اس مصیبت پہنچنے کے دن پر عطا فرمایا تھا۔

(۱۷۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أُنْبَأَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي الْخَوَّزَاءِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي جَدِّي أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهَا فِي الْوُتْرِ قَدْ كَرَّرَ الْحَدِيثُ [قَالَ شُعَيْبٌ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ].

(۱۷۳۷) حضرت امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے ہیں جنہیں میں وتر میں پڑھتا ہوں، اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۱۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَرْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَحِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى كَيْفِ؟ [قَالَ شُعَيْبٌ: إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ].

(۱۷۳۹) حضرت امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اصل بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(۱۷۴۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ [قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ بَشَوَاهِدٌ].

(۱۷۴۱) حضرت امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار کاموں کو چھوڑ دے۔

## حَدِيثُ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۲۸) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا بِالرِّقَاءِ وَالنِّسَنِ فَقَالَ مَنْ لَا تَقُولُوا ذَلِكَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ قُولُوا بَارَكَ اللَّهُ لَهَا فَبِكَ وَبَارَكَ لَكَ فِيهَا [قال شعيب: صحيح لغيره]۔  
(۱۷۳۸) عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں کہ جب حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی اور وہ ہمارے پاس آئے تو ہم نے ان سے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اللہ آپ کے درمیان اتفاق پیدا کرے اور آپ کو بیٹے عطا فرمائے، انہوں نے فرمایا ٹھہرو، یہ نہ کہو، نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے اور یہ کہنے کا حکم دیا ہے اللہ تم میں برکت پیدا فرمائے اور تمہیں اپنی بیوی کے لئے مبارک فرمائے۔  
(۱۷۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ ابْنِ ابْنِ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَصِيَّ اللَّهِ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُثَمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالُوا بِالرِّقَاءِ وَالنِّسَنِ فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ قَالُوا فَمَا تَقُولُ يَا أَبَا يَزِيدَ قَالَ قُولُوا بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ إِنَّا كَذَلِكُ كُنَّا نُوْمَرُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه): ۱۹۰۶، النسائی: ۱۲۸/۶ و عبد الرزاق: ۱۰۴۵۷، والدارمی: ۲۱۷۹، قال شعيب: صحيح لغيره]۔

(۱۷۳۹) عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں کہ جب حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی اور وہ ہمارے پاس آئے تو ہم نے ان سے کہا کہ اللہ آپ کے درمیان اتفاق پیدا کرے اور آپ کو بیٹے عطا فرمائے، انہوں نے فرمایا ٹھہرو، یہ نہ کہو، ہم نے ان سے پوچھا کہ اے ابو یزید! پھر کیا کہیں؟ انہوں نے فرمایا یوں کہو اللہ تم میں برکت پیدا فرمائے اور تمہیں اپنی بیوی کے لئے مبارک فرمائے، ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔



## حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث (حدیث ہجرت حبشہ)

(۱۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمُخَزُومِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَرَنَا بِهَا خَيْرُ جَارٍ النَّجَاشِيِّ أَمِنًا عَلَى دِينِنَا وَعَقْدِنَا اللَّهُ لَا نُؤَدَى وَلَا نَسْمَعُ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا اتَّفَعُوا أَنْ يَبْعُوا إِلَى النَّجَاشِيِّ فِينَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ وَأَنْ يَهْدُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَذَا بِمَا يُسْتَطَرَفُ مِنْ مَنَاعِ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَعْجَبَ مَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَيْهِ الْإِثْمُ فَجَمَعُوا لَهُ أَدَمًا كَبِيرًا وَلَمْ يَتْرُكُوا مِنْ بَطَارِقِهِ بِطَرِيقًا إِلَّا أَهْدَوْا لَهُ هَدِيَّةً ثُمَّ بَعَثُوا بِذَلِكَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمُخَزُومِيِّ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ وَأَمْرُوهُمَا أَمْرَهُمْ وَقَالُوا لَهُمَا اذْهَبَا إِلَى كُلِّ بَطَرِيقٍ هَدِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمُوا النَّجَاشِيَّ فِيهِمْ ثُمَّ قَدِّمُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَذَابَاهُ ثُمَّ سَلُّوهُ أَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْكُمْ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَا فَقَدِمَا عَلَى النَّجَاشِيِّ وَتَحَنَّنَ عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ وَعِنْدَ خَيْرِ جَارٍ فَلَمْ يَنْقُ مِنْ بَطَارِقِهِ بِطَرِيقٍ إِلَّا دَفَعَا إِلَيْهِ هَدِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَا النَّجَاشِيَّ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّ بَطَرِيقٍ مِنْهُمْ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِ الْمَلِكِ مَنَا غِلْمَانُ سَفَهَاءَ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكُمْ وَجَانُوا بِدِينِ مُبْتَدِعٍ لَا تَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتُمْ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَى الْمَلِكِ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ لِيَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَإِذَا كَلَّمْنَا الْمَلِكَ فِيهِمْ فَتَشِيرُوا عَلَيْهِ بِأَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْنَا وَلَا يُكَلِّمَهُمْ فَإِنَّ قَوْمَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُمَا نَعَمْ ثُمَّ إِنَّهُمَا قَرَّبَا هَذَابَاهُمَا إِلَى النَّجَاشِيِّ فَقَبِلَهَا مِنْهُمَا ثُمَّ كَلَّمَاهُ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِكَ مَنَا غِلْمَانُ سَفَهَاءَ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكَ وَجَانُوا بِدِينِ مُبْتَدِعٍ لَا تَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَيْكَ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَعْمَامِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ لِيَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ وَعَاتَبُوهُمْ فِيهِ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَمْرُو بْنِ الْعَاصِ

مِنْ أَنْ يَسْمَعَ النَّجَاشِيُّ كَلَامَهُمْ فَقَالَتْ بَطَارِقُهُ حَوْلَهُ صَدَقُوا أَيُّهَا الْمَلِكُ قَوْمُهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا  
عَابُوا عَلَيْهِمْ فَاسْلِمَهُمْ إِلَيْهِمَا فَلَمَّا دَاهَمَ إِلَى بِلَادِهِمْ وَقَوْمِهِمْ قَالَ لِقَضِيبِ النَّجَاشِيِّ نَمَ قَالَ لَا مَا اللَّهُ إِيَّاهُ  
اللَّهُ إِذَنْ لَا أَسْلِمَهُمْ إِلَيْهِمَا وَلَا أَكَادُ قَوْمًا جَاوَرُونِي وَتَزَلُّوا بِلَادِي وَاخْتَارُونِي عَلَى مَنْ سِوَايَ حَتَّى  
أَذْعُوهُمْ فَاسْأَلَهُمْ مَاذَا يَقُولُ هَذَانِ فِي أَمْرِهِمْ فَإِنْ كَانُوا كَمَا يَقُولَانِ أَسْلَمْتُهُمْ إِلَيْهِمَا وَرَدَدْتُهُمْ إِلَى قَوْمِهِمْ  
وإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ مَنَعْتُهُمْ مِنْهُمَا وَأَحْسَنْتُ جَوَارَهُمْ مَا جَاوَرُونِي قَالَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتْ إِلَى أَصْحَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعَاهُمْ فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولُهُ اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا تَقُولُونَ  
لِلرَّجُلِ إِذَا جِئْتُمُوهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَا وَمَا أَمَرْنَا بِهِ نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ فِي ذَلِكَ مَا هُوَ  
كَانَتْ فَلَمَّا جَاءُوهُ وَقَدْ دَعَا النَّجَاشِيُّ أَسَافِقَتَهُ فَتَشَرُّوا مَصَاحِفَهُمْ حَوْلَهُ سَأَلَهُمْ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَلَدِي  
فَارْتَمَ فِيهِ قَوْمُكُمْ وَأَنْتُمْ تَدْعُونَا إِلَى دِينِي وَلَا فِي دِينِ أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمِ قَالَتْ فَكَانَ الَّذِي كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ  
أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ وَنَأْكُلُ الْفَيْسَةَ وَنَلْبِى الْقَوَاجِشَ وَنَقْطَعُ  
الْأَرْحَامَ وَنَبْسِي الْجَوَارِ يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنْ الضَّعِيفِ فَكُنَّا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّْا نَعْرِفُ  
نَسَبَهُ وَصِدْقَهُ وَأَمَانَتَهُ وَعَقْلَهُ فَلَدَعَانَا إِلَى اللَّهِ لِنُؤَخِّدَهُ وَنَعْبُدَهُ وَنُخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَأَهْلَاؤُنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ  
الْجِحَارَةِ وَالْأَوْثَانِ وَأَمَرَنَا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَالْكَفِّ عَنِ  
الْمَحَارِمِ وَالذَّمَّاءِ وَلَهَانَا عَنِ الْقَوَاجِشِ وَقَوْلِ الزُّورِ وَأَكْلِي مَالِ الرِّجْمِ وَقَذْفِ الْمُحْصَنَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ  
وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّيَامِ قَالَ لَعَدَدَ عَلَيْهِ أُمُورُ الْإِسْلَامِ فَصَدَّقْنَاهُ وَأَمَّنَّا بِهِ  
وَأَكْبَهْنَاهُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ لَعَبَدْنَا اللَّهَ وَحْدَهُ فَلَمْ نُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَحَرَمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا وَاحْتَلَلْنَا مَا أَحَلَّ لَنَا  
لَعَدَا عَلَيْنَا قَوْمًا لَعَبَدُونَا وَقَتُونَا عَنْ دِينِنَا لِيُرُدُّونَا إِلَى عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ وَأَنْ نَسْتَجِلَّ مَا كُنَّا  
نَسْتَجِلُّ مِنَ الْخَبَائِثِ فَلَمَّا فَهَرُونَا وَعَلِمُونَا وَخَفُّوا عَلَيْنَا وَحَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ دِينِنَا خَرَجْنَا إِلَى بَلَدِكَ  
وَاخْتَرْنَاكَ عَلَى مَنْ سِوَاكَ وَرَغَبْنَا فِي جَوَارِكَ وَرَجَّوْنَا أَنْ لَا نُظْلَمَ عِنْدَكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ  
النَّجَاشِيُّ هَلْ مَعَكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ عَنْ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ فَاقْرَأْهُ عَلَى  
فَقَرَأَ عَلَيْهِ صَدْرًا مِنْ كَهْمِصٍ قَالَتْ لَبِئْسَ وَاللَّهِ النَّجَاشِيُّ حَتَّى أَخْضَلَ لِحْيَتَهُ وَبَكَتْ أَسَافِقَتُهُ حَتَّى  
أَخْضَلُوا مَصَاحِفَهُمْ حِينَ سَمِعُوا مَا تَلَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّجَاشِيُّ إِنَّ هَذَا وَاللَّهِ وَالَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى  
لِيَخْرُجَ مِنْ مِشْكَاتِهِ وَاحِدَةٍ انْطَلِقَ قَوْلُ اللَّهِ لَا أَسْلِمَهُمْ إِلَيْكُمْ أَبَدًا وَلَا أَكَادُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ  
عِنْدِهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاللَّهِ لَأَكْبِتَنَّهُمْ عَدَا عَيْنَهُمْ عَنْهُمْ ثُمَّ اسْتَصِلَ بِهِ خَضِرَانَهُمْ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَكَانَ أَتَى الرَّجُلَيْنِ فِينَا لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لَهُمْ أَرْحَامًا وَإِنْ كَانُوا قَدْ خَالَفُونَا قَالَ وَاللَّهِ

لَاخِيَرَتُهُ اَنْتَهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عِنْدَ قَالَتْ ثُمَّ غَدَا عَلَيْهِ الْعَقَدُ فَقَالَ لَهُ اَيُّهَا الْمَلِكُ اِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَوْلًا عَظِيمًا فَاَرْسِلْ اِلَيْهِمْ فَاَسْأَلُهُمْ عَمَّا يَقُولُونَ فِيهِ قَالَتْ فَاَرْسَلْ اِلَيْهِمْ بِسَالِكُهُمْ عَنْهُ قَالَتْ وَلَمْ يَنْزِلْ بِهَا مِنْهُ فَاَجْتَمَعَ الْقَوْمُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَاذَا يَقُولُونَ فِي عِيسَى اِذَا سَأَلْتُمْ عَنْهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ وَمَا جَاءَ بِهِ نَبِيًّا كَانِنًا فِي ذَلِكَ مَا هُوَ كَانِنٌ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالَ لَهُمْ مَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَقُولُ فِيهِ الَّذِي جَاءَ بِهِ نَبِيًّا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَرُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلَى مَرْيَمَ الْعَذْرَاءِ الْبُتُولِ قَالَتْ فَضَرَبَ النَّجَاشِيُّ يَدَهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاخَذَ مِنْهَا عُوْدًا ثُمَّ قَالَ مَا غَدَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَا قُلْتُ هَذَا الْعُوْدُ فَتَنَاعَرَتْ بِطَارِقَتِهِ حَوْلَهُ حِينَ قَالَ مَا قَالَ فَقَالَ وَانْ تَحَرَّمْتَ وَاللَّهِ اَذْهَبُوا قَانْتُمْ سُوءَ بَارِئِي وَالسُّوْمَ الْاَمْنُونَ مَنْ سَبَّكُمْ غَرَمَ ثُمَّ مَنْ سَبَّكُمْ غَرَمَ فَمَا اُحِبُّ اَنْ لِي ذُبْرًا ذَهَبًا وَآلِي اَذَيْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ وَالذُّبْرُ بِلِسَانِ الْحَيَسَةِ الْجَبَلُ رُدُّوا عَلَيْهِمَا هَذَانِ هَمَّا قَالَا حَاجَةٌ لَنَا بِهَا قَوْلُ اللَّهِ مَا اخَذَ اللَّهُ مِنْ الرُّشُوَةِ حِينَ رَدَّ عَلَيَّ مُلْكِي فَاخَذَ الرُّشُوَةَ فِيهِ وَمَا اطَاعَ النَّاسُ فِي قَانِطِهِمْ فِيهِ قَالَتْ فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ مُتَبَوِّحَيْنِ مُرْدُوْدًا عَلَيْهِمَا مَا جَانَا بِهِ وَالْقَمْنَا عِنْدَهُ بِخَيْرٍ ذَارِ مَعَ خَيْرٍ جَارٍ قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ اِنَّا عَلَى ذَلِكَ اِذْ نَزَّلَ بِهِ بَعْضِي مَنْ يَنْزِعُهُ فِي مُلْكِهِ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا حُزْنًَا قَطُّ كَانَ اَشَدَّ مِنْ حُزْنِ حَزَنَاتِهِ عِنْدَ ذَلِكَ تَخَوُّفًا اَنْ يَظْهَرَ ذَلِكَ عَلَى النَّجَاشِيِّ قِيَايَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ مِنْ حَقِّهَا مَا كَانَ النَّجَاشِيُّ يَعْرِفُ مِنْهُ قَالَتْ وَسَارَ النَّجَاشِيُّ وَبَيْنَهُمَا عُرْضُ النَّبْلِ قَالَتْ فَقَالَ اصْحَابُ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَتَّى يَحْضُرَ وَلَقَمَةُ الْقَوْمِ ثُمَّ يَأْتِينَا بِالْخَبَرِ قَالَتْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ اَنَا قَالَتْ وَكَانَ مِنْ اَخَذَتْ الْقَوْمُ بِهَا قَالَتْ فَتَفَقَّحُوا لَهُ فُرْبَةً فَجَعَلَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ سَبَّحَ عَلَيْهَا حَتَّى خَرَجَ اِلَى نَاحِيَةِ النَّبْلِ اَلَيْسَ بِهَا مُلْتَقَى الْقَوْمِ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى حَضَرَهُمْ قَالَتْ وَدَعَوْنَا اللَّهُ لِلنَّجَاشِيِّ بِالظُّهُورِ عَلَى عَذْرُوهُ وَالتَّمَكِّيْنِ لَهُ فِي بِلَادِهِ وَاسْتَوْسَقَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْحَيَسَةِ لَمَّا كَانَ عِنْدَهُ فِي خَيْرٍ مَنَزِلٍ حَتَّى لَقِينَا عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمَكَّةَ [صححه ابن خزيمة مختصرا (٢٢٦٠) قال شيعب: [إسناده حسن]. [انظر: (٢٢٦٥).]

(۱۷۳۰) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم سرزمینِ حبش میں اترے تو ہمیں ”نجاشی“ کی صورت میں بہترین پرہیز گار، ہمیں دین کے حوالے سے اطمینان نصیب ہوا، ہم نے اللہ کی عبادت اس طرح کی کہ ہمیں کوئی نہ ستاتا تھا اور ہم کوئی ناپسندیدہ بات نہ سنتے تھے، قریش کو جب اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے مشورہ کیا کہ قریش کے دو مضبوط آدمیوں کو تادرو تا یاب تحائف کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا جائے، ان لوگوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ عمدہ اور قیمتی چیز ”چمڑا“ شمار ہوتی تھی، چنانچہ انہوں نے بہت سا چمڑا اکٹھا کیا اور نجاشی کے ہر سردار کے لئے بھی ہدیہ اکٹھا کیا اور یہ سب چیزیں عبداللہ بن ابی ربیعہ، اور عمرو بن العاص کے حوالے کر کے انہیں ساری بات سمجھائی اور کہا کہ نجاشی سے ان لوگوں کے حوالے سے کوئی بات

کرنے سے قبل ہر سردار کو اس کا ہدیہ پہنچا دینا، پھر نجاشی کی خدمت میں ہدایا و تحائف پیش کرنا اور قبل اس کے کہ وہ ان لوگوں سے کوئی بات کرے، ہم اس سے یہ درخواست کرنا کہ انہیں تمہارے حوالہ کر دے۔

یہ دونوں مکہ مکرمہ سے نکل کر نجاشی کے پاس پہنچے، اس وقت تک ہم بڑی بہترین رہائش اور بہترین پڑوسیوں کے درمیان رہ رہے تھے، ان دونوں نے نجاشی سے کوئی بات کرنے سے پہلے اس کے ہر سردار کو تحائف دیئے اور ہر ایک سے یہی کہا کہ شاہ حبشہ کے اس ملک میں ہمارے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمہارے دین میں داخل نہیں ہوتے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ لوگ، اب ہمیں اپنی قوم کے کچھ معزز لوگوں نے بھیجا ہے تاکہ ہم انہیں یہاں سے واپس لے جائیں، جب ہم بادشاہ سلامت سے ان کے متعلق گفتگو کریں تو آپ بھی انہیں یہی مشورہ دیں کہ بادشاہ سلامت ان سے کوئی بات چیت کیے بغیر ہی انہیں ہمارے حوالے کر دیں، کیونکہ ان کی قوم کی نگاہیں ان سے زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی زیادہ واقف ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس پر سارے سرداروں نے انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد ان دونوں نے نجاشی کی خدمت میں اپنی طرف سے تحائف پیش کیے جنہیں اس نے قبول کر لیا، پھر ان دونوں نے اس سے کہا بادشاہ سلامت! آپ کے شہر میں ہمارے ملک کے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کا دین چھوڑ آئے ہیں اور آپ کے دین میں داخل نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ، اب ان کے سلسلے میں ان کی قوم کے کچھ معززین نے ”جن میں ان کے باپ، چچا اور خاندان والے شامل ہیں“ ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کر دیں کیونکہ ان کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں۔

اس وقت ان دونوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ نا پسندیدہ چیز یہ تھی کہ کہیں نجاشی ہماری بات سننے کے لئے تیار نہ ہو جائے، اور اس کے پاس موجود اس کے سرداروں نے بھی کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں، ان کی قوم کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس لئے آپ ان لوگوں کو ان دونوں کے حوالے کر دیجئے تاکہ یہ انہیں واپس ان کے شہر اور قوم میں لے جائیں، اس پر نجاشی کو غصہ آ گیا اور وہ کہنے لگا نہیں، بخدا! میں ایک ایسی قوم کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا جنہوں نے میرا پڑوسی بنا قبول کیا، میرے ملک میں آئے اور دوسروں پر مجھے ترجیح دی، میں پہلے انہیں بلاؤں گا اور ان سے اس چیز کے متعلق پوچھوں گا جو یہ دونوں ان کے حوالے سے کہہ رہے ہیں، اگر وہ لوگ دیئے ہی ہوئے جیسے یہ کہہ رہے ہیں تو میں انہیں ان کے حوالے کر دوں گا اور انہیں ان کے شہر اور قوم میں واپس بھیج دوں گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر میں انہیں ان کے حوالے نہیں کر دوں گا بلکہ اچھا پڑوسی ہونے کا ثبوت پیش کر دوں گا۔

اس کے بعد نجاشی نے پیغام بھیج کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلا یا، جب قاصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو انہوں نے اسے

ہو کر مشورہ کیا کہ بادشاہ کے پاس پہنچ کر کیا کہا جائے؟ پھر انہوں نے آپس میں طے کر لیا کہ ہم وہی کہیں گے جو ہم جانتے ہیں یا جو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے، جو وہ گواہ سودیکھا جائے گا، چنانچہ یہ حضرات نجاشی کے پاس چلے گئے، نجاشی نے اپنے پادریوں کو بھی بلا لیا تھا اور وہ اس کے سامنے آسانی کی باتیں اور بھیجے کھول کر بیٹھے ہوئے تھے۔

نجاشی نے ان سے پوچھا کہ وہ کون سا دین ہے جس کی خاطر تم نے اپنی قوم کے دین کو چھوڑا، نہ میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ اقوام عالم میں سے کسی کا دین اختیار کیا؟ اس موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور فرمایا بادشاہ سلامت! ہم جاہل لوگ تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بے حیائی کے کام کرتے تھے، رشتہ دار یاں توڑ دیا کرتے تھے، پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اور ہمارا حق ہمارے کمزور کو کھاتا تھا، ہم اسی طرز زندگی پر چلتے رہے، حتیٰ کہ اللہ نے ہماری طرف ہم ہی میں سے ایک پیغمبر کو بھیجا جس کے حسب نسب، صدق و امانت اور عفت و عصمت کو ہم جانتے ہیں، انہوں نے ہمیں اللہ کو ایک ماننے، اس کی عبادت کرنے، اور اس کے علاوہ پتھروں اور بتوں کو جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے کی عبادت چھوڑ دینے کی دعوت پیش کی انہوں نے ہمیں بات میں سچائی، امانت کی ادائیگی، صلہ رحمی، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، حرام کاموں اور قتل و غارت گری سے بچنے کا حکم دیا، انہوں نے ہمیں بے حیائی کے کاموں سے بچنے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال ناحق کھانے اور پاکدامن عورت پر بدکاری کی تہمت لگانے سے روکا، انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور انہوں نے ہمیں نماز، زکوٰۃ اور روزے کا حکم دیا، ہم نے ان کی تصدیق کی، ان پر ایمان لائے، ان کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیمات کی پیروی کی، ہم نے نیک اللہ کی عبادت شروع کر دی، ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے، ہم نے ان کی حرام کردہ چیزوں کو حرام اور حلال قرار دی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھا شروع کر دیا، جس پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم شروع کر دیا، ہمیں طرح طرح کی سزائیں دینے لگے، ہمیں ہمارے دین سے برگشتہ کرنے لگے تاکہ ہم دوبارہ اللہ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کی پوجا شروع کر دیں، اور پہلے جن گندی چیزوں کو زمانہ جاہلیت میں حلال سمجھتے تھے، انہیں دوبارہ حلال سمجھا شروع کر دیں۔

جب انہوں نے ہم پر حد سے زیادہ ظلم شروع کر دیا اور ہمارے لیے مشکلات کھڑی کرنا شروع کر دیں، اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن کر حائل ہونے لگے تو ہم وہاں سے نکل کر آپ کے ملک میں آ گئے، ہم نے دوسروں پر آپ کو ترجیح دی، ہم نے آپ کے پڑوس میں اپنے لیے رغبت محسوس کی اور بادشاہ سلامت! ہمیں امید ہے کہ آپ کی موجودگی میں ہم پر ظلم نہیں ہوگا۔

نجاشی نے ان سے کہا کہ کیا اس پیغمبر پر اللہ کی طرف سے جو وحی آتی ہے، اس کا کچھ حصہ آپ کو یاد ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! اس نے کہا کہ پھر مجھے وہ پڑھ کر سناؤ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے سورہ مریم کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا، بخدا! اسے سن کر نجاشی اتنا رویا کہ اس کی داڑھی اس کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، اس کے پادری بھی اتنا

روئے کران کے سامنے رکھے ہوئے آسانی کتابوں کے لئے بھی ان کے آنسوؤں سے تر ہوا ہو گئے، پھر نجاشی نے کہا بخدا! یہ وہی کلام ہے جو موسیٰ پر بھی نازل ہوا تھا، اور ان دونوں کا معنی ایک ہی ہے، یہ کہہ کر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم دونوں چلے جاؤ، اللہ کی قسم! میں انہیں کسی صورت تمہارا رے حوالے نہیں کروں گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب وہ دونوں نجاشی کے دربار سے نکلے تو عمرو بن عاص نے کہا بخدا! کل میں نجاشی کے سامنے ان کا عیب بیان کر کے رہوں گا اور اس کے ذریعے ان کی جڑ کاٹ کر پھینک دوں گا، عبداللہ بن ابی ربیعہؓ ”جو ہمارے معاملے میں کچھ نرم تھا“ کہنے لگا کہ ایسا نہ کرنا، کیونکہ اگرچہ ہماری مخالفت کر رہے ہیں لیکن ہیں تو ہمارے ہی رشتہ دار، عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں، میں نجاشی کو یہ بتا کر رہوں گا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی خدا کا بندہ کہتے ہیں۔

چنانچہ اگلے دن آ کر عمرو بن عاص نے مجاشی سے کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سخت بات کہتے ہیں، اس لئے انہیں بلا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کا عقیدہ دریافت کیجئے، بادشاہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پھر اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لئے بلا بھیجا، اس وقت ہمارے اوپر اس جیسی کوئی چیز نازل نہ ہوئی تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہما ہم مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ جب بادشاہ تم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟ پھر انہوں نے یہ طے کر لیا کہ ہم ان کے متعلق وہی کہیں گے جو اللہ نے فرمایا اور جو ہمارے نبی نے بتایا ہے، جو ہو گا سو دیکھا جائے گا، چنانچہ یہ طے کر کے وہ نجاشی کے پاس پہنچ گئے، نجاشی نے ان سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سلسلے میں ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے، اس کے پیغمبر، اس کی روح اور اس کا وہ کلہ ہیں جسے اللہ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا تھا جو کہ کنواری اور اپنی شرم و حیا کی حفاظت کرنے والی تھیں، اس پر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف بڑھا کر ایک تنکا اٹھایا اور کہنے لگا کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کی نسبت بھی زیادہ نہیں ہیں۔

جب نجاشی نے یہ بات کہی تو یہ اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے سرداروں کو بہت ہری مگی اور غصہ سے ان کے زخروں سے آواز نکلنے لگی، نجاشی نے کہا تمہیں جتنا مرضی برا لگے، بات صحیح ہے، تم لوگ جاؤ، آج سے تم اس ملک میں امن کے ساتھ رہو گے اور تین مرتبہ کہا کہ جو شخص تمہیں برا بھلا کہے گا اسے اس کا تاوان ادا کرنا ہوگا، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تم میں سے کسی کو تکلیف پہنچاؤں، اگرچہ اس کے عوض مجھے ایک پہاڑ کے برابر بھی سونا مل جائے، اور ان دونوں کو ان کے تحائف اور ہدایا واپس کر دو، بخدا! اللہ نے جب مجھے میری حکومت واپس لوٹانی تھی تو اس نے مجھ سے رشوت نہیں لی تھی کہ میں بھی اس کے معاملے میں رشوت لیتا پھروں اور اس نے لوگوں کو میرا مطیع نہیں بنایا کہ اس کے معاملے میں لوگوں کی اطاعت کرتا پھروں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ان دونوں کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیا گیا اور وہ جو بھی ہدایا کر کے آئے تھے، وہ سب انہیں واپس لوٹا دیے گئے، اور ہم عیسیٰ کے ملک میں بہترین گھراور بہترین بڑوس کے ساتھ زندگی گزارتے

رہے، اس دوران کسی نے نجاشی کے ملک پر حملہ کر دیا، اس وقت ہمیں انتہائی غم و افسوس ہوا اور ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ حملہ آور نجاشی پر غالب ہی نہ آ جائے، اور نجاشی کی جگہ ایک ایسا آدمی برسرِ اقتدار آ جائے جو ہمارے حقوق کا اس طرح خیال نہ رکھے جیسے نجاشی رکھتا تھا۔

بہر حال! نجاشی جنگ کے لئے روانہ ہوا، دونوں لشکروں کے درمیان دریائے نیل کی چوڑائی حائل تھی، اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ ان لوگوں کی جنگ میں حاضر ہو کر ان کی خبر ہمارے پاس کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ”جو اس وقت ہم میں سب سے کسن تھے“ نے اپنے آپ کو پیش کیا، لوگوں نے انہیں ایک مشکیزہ پھلا کر دے دیا، وہ انہوں نے اپنے سینے پر لٹکا لیا اور اس کے اوپر تیرنے لگے، یہاں تک کہ نیل کے اس کنارے کی طرف نکل گئے جہاں دونوں لشکر صف آراء تھے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ کر سارے حالات کا جائزہ لیتے رہے، اور ہم نجاشی کے حق میں اللہ سے یہ دعا کرتے رہے کہ اسے اس کے دشمن پر غلبہ نصیب ہو، اور وہ اپنے ملک میں حکمرانی پر فائز رہے، اور اہل حبشہ کا ظلم و ستم اسی کے ہاتھ میں رہے، کیونکہ ہمیں اس کے پاس بہترین ٹھکانہ نصیب تھا، یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ہی تھے۔

## حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۶۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْفَيْضَ بِالرُّكْبِ [صححه البعاری (۵۴۴۰) ومسلم (۲۰۴۳)].

(۱۷۶۲) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجمو کے ساتھ گلڑی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷۶۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَّنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَمَلْنَا وَتَرَكْنَا وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكْنَا [صححه البعاری (۳۰۸۲)، ومسلم (۲۴۲۷)].

(۱۷۶۴) ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں، آپ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اٹھالیا تھا اور آپ کو چھوڑ دیا تھا۔

(۱۷۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِالصَّبِيحَانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّ قَدِمَ مَرَّةً مِنْ سَفَرٍ قَالَ فَسَبَقَ بِي إِلَيْهِ قَالَ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ جِئَ بِأَخِي ابْنِ فَاطِمَةَ إِمَامًا حَسَنًا وَإِنَّمَا حُسَيْنٌ قَارَدَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَحَدَّثَنَا الْمَدِينَةُ ثَلَاثَةً عَلَى ذَاتِهِ [صححه مسلم (۲۴۲۸) وبراہو دائود: ۲۵۶۶، وابن ماجہ: ۳۷۷۳].

(۱۷۶۶) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سفر سے واپس آتے تو اپنے اہل بیت کے بچوں سے ملاقات فرماتے، ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے، سب سے پہلے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اٹھالیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی صاحبزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یا امام حسین رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے اٹھالیا، اس طرح ہم ایک سواری پر تین آدمی سوار ہو کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

(۱۷۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا يَسْقَرٌ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ فُهْمٍ قَالَ وَأُظُنُّهُ يُسَمَّى مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ وَأُظُنُّهُ



حِجَابًا اِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَقَدْ نُحِرَتْ لِلْقَوْمِ جُزُورٌ اَوْ بَعِيرٌ اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْمُ يُلْقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُولُ اَطِيبَ اللَّحْمِ لَحْمٌ

الطَّهْرُ [صححه الحاكم (۱/۱۱۱)، قال الألبانی ضعیف (ابن ماجه: ۲۳۰۸)]. [انظر: ۱۷۵۹، ۱۷۵۶]

(۱۷۴۳) ایک مرتبہ ایک اونٹ ذبح ہوا تو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت امین زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انہوں نے ایک موقع پر نبی ﷺ کو ”جبکہ لوگ نبی ﷺ کے سامنے گوشت لاکر پیش کر رہے تھے“ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

(۱۷۴۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ (ج) وَحَدَّثَنَا بِهِ زَعْفَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ يَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسْرَرْتُ إِلَى خَدِيصًا لَا أَخْبِرُ بِهِ أَحَدًا أَبَدًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ مَا اسْتَرَرُّ بِهِ فِي حَاجَتِهِ هَدَفْتُ أَوْ حَاشَيْتُ نَحْلِي فَلَدَخَلْتُ يَوْمًا حَاطِطًا مِنْ حِطَّانِ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ قَدْ أَتَاهُ لَجُورٌ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ قَالَ بِهِمْ زَعْفَانُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَاتَهُ وَذَفَرَاهُ فَسَكَنَ فَقَالَ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ فَجَاءَ قَتْلَى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْيَبِيْمَةِ الَّتِي مَلَكَهَا اللَّهُ إِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْنِيهِ [صححه مسلم

(۲۴۲۲) وابن عزيمة (۵۳) وابن حبان (۱۴۱۱)]. [انظر: ۱۷۵۴]

(۱۷۴۵) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے اپنی سواری پر بٹھایا اور میرے ساتھ سرگوشی میں ایسی بات کہی جو میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا، اور نبی ﷺ کی عادت تھی کہ قضاء حاجت کے موقع پر کسی اونچی عمارت یا درختوں کے جھنڈ کی آڑ میں ہو جاتے تھے، ایک دن نبی ﷺ کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، اچانک ایک اونٹ آیا اور آپ ﷺ کے قدموں میں لوٹنے لگا، اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، نبی ﷺ نے اس کی کمر پر اور سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ پر سکون ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ سن کر ایک انصاری نوجوان آگے بڑھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے فرمایا کیا تم اس جانور کے بارے میں ”جو اللہ نے تمہاری ملکیت میں کر دیا ہے“ اللہ سے ڈرتے نہیں، یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے محنت و مشقت کا کام زیادہ لیتے ہو۔

(۱۷۴۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَسَائِلَةَ عَنْ ذَلِكَ فَلَدَخَرَ اِنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَتَخَذُ لِي يَمِينَهُ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۷۴۴ النسائی: ۱۷۵۰/۸)]. [انظر: ۱۷۵۰]

(۱۷۴۶) حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن رکھی ہے میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے اور ان کے بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(۱۷۴۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ حَبِيبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَفِيَّةَ بِنْتِ مُعْتَدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَ لِي صَاحِبِهِ فَلَمْ يَسْجُدْ لِي سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ [صححه ابن خزيمة (۱۰۳۳)]. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۱۰۳۳).

[النسائی: ۳/۳۰]. [انظر: ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۶۱]

(۱۷۴۷) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو نماز میں شک ہو جائے، اسے چاہئے کہ وہ بیٹھے بیٹھے ہو کے دو سجدے کر لے۔

(۱۷۴۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ أُمِّ كَلَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَخَذَهُمَا ذِي الْجَنَاحَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ حَمِدَ اللَّهَ فَيَقَالُ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ [قال شعب: حسن لغيره].

(۱۷۴۸) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے، سننے والا "یرحمک اللہ" کہے اور چھینکنے والا پھر "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" کہے۔

(۱۷۴۹) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ بَابٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى يَدَيْهِ رُكْبَاتٌ وَلِي الْأَعْرَى فَنَاءً وَهُوَ يَأْكُلُ مِنْ هَذِهِ وَيَعْصُ مِنْ هَذِهِ وَقَالَ إِنَّ أَطْيَبَ الشَّاةِ لَحْمُ الظَّهْرِ [استاده ضعيف جداً].

(۱۷۴۹) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری کیفیت جو میں نے دیکھی، وہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہاتھ میں تر کھجوریں تھیں اور دوسرے میں ککڑی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کھجور کھاتے اور اُس سے ککڑی کا نئے اور فرمایا کہ بہترین گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

(۱۷۵۰) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَقُوبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَقَالَ فَإِنْ قُتِلَ زَيْدٌ أَوْ اسْتُشْهِدَ فَأَمِيرُكُمْ جَعْفَرُ فَإِنْ قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ فَأَمِيرُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَقُوا الْقَدُوءَ

فَأَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ جَعْفَرٌ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَتَى خَيْرُهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ لَقَوُوا الْعَدُوَّ وَإِنَّ زَيْدًا أَخَذَ الرَّأْيَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ بَعْدَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَلَّابٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ سَيْفٌ مِنْ سُؤْيُوفِ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمَهَلَ ثُمَّ أَهْمَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ أَوْ عِدُّوا إِلَى ابْنِي أَخِي قَالَ فَبِجَعْدَةٍ بَنَّا كَأَنَّ الْفُرُخَ فَقَالَ ادْعُوا إِلَيَّ الْخَلَاقَ كَجَعْدَةٍ بِالْخَلَاقِ فَخَلَقَ رُتُوسًا ثُمَّ قَالَ أَمَّا مُحَمَّدٌ فَكُتِبَ عَنْهُ أَبِي طَلَّابٍ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَكُتِبَ خَلْفِي وَخَلْفِي ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَشَافَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ وَتَارِكُ لِعَبْدِ اللَّهِ فِي صَفْقَةٍ يَمِينِهِ فَكَلَّمَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَجَازَتْ أُمَّتًا فَلَمْ تَكُتْ لَهُ يَمْنَعًا وَجَعَلَتْ تُفْرَحُ لَهُ فَقَالَ الْعَبْدَةُ تَحَابِبِينَ عَلَيْهِمْ وَأَنَا وَلِيَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (قال الألباني: صحيح مختصراً (أبو داود):

٤١٩٢، النسائي: ٨/١٨٢).

(۱۷۵۰) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، ان کی شہادت کی صورت میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو اور ان کی شہادت کی صورت میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، دشمن سے آمنا سامنا ہوا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا ہاتھ میں پکڑ کر اس بے جگری سے جنگ کی کہ شہید ہو گئے، پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا ہاتھ میں لے کر قاتل شروع کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گئے، پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا ہاتھ میں لے کر جنگ شروع کی لیکن وہ بھی شہید ہو گئے، پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لیا اور ان کے ہاتھ پر اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

نبی ﷺ کو جب اس واقعہ کی خبر ملی تو آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے، اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا تمہارے بھائیوں کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا، زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ کر قاتل شروع کیا اور شہید ہو گئے، ان کے بعد جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ کر جنگ شروع کی اور وہ بھی شہید ہو گئے، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا اور قاتل شروع کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گئے، اس کے بعد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ کر جنگ شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمائی۔

پھر تین دن بعد نبی ﷺ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا، میرے دونوں بھائیوں کو میرے پاس لاؤ، ہمیں نبی ﷺ کے پاس لایا گیا، ہم اس وقت چوزوں کی طرح تھے، نبی ﷺ نے ٹانگی کو بلانے کے لئے حکم دیا، اس نے آکر ہمارے سر موٹے، پھر فرمایا ان میں سے محمد تو ہمارے چچا ابوطالب کے مشابہ

ہے، اور عبداللہ صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہے، پھر نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور دعا فرمائی کہ اے اللہ! جعفر کے اہل خانہ کو اس کا نعم البدل عطا فرما، اور عبداللہ کے دائیں ہاتھ کے سعالے میں برکت عطا فرما، یہ دعا نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔ اتنی دیر میں ہماری والدہ بھی آگئیں اور ہماری بیٹی اور اپنے غم کا اظہار کرنے لگیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ان پر غم و فاقہ کا اندیشہ ہے؟ میں دنیا و آخرت میں ان بچوں کا سرپرست ہوں۔

(۱۷۵۱) حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعَى جَعْفَرِ بْنِ قَيْلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِإِلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ أَمْرٌ يُشْفِلُهُمْ أَوْ آتَاهُمْ مَا يُشْفِلُهُمْ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۳۱۳۲، ابن ماجہ: ۱۶۱۰، الترمذی: ۹۹۸)].

(۱۷۵۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ انہیں ایسی خبر سننے کو ملی ہے جس میں انہیں کسی کام کا ہوش نہیں ہے۔

(۱۷۵۲) حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَالِحٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَهَا يَسْلَمُ [انظر: ۱۷۴۷].

(۱۷۵۲) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو نماز میں شک ہو جائے، اسے چاہئے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو کے دو سجدے کر لے۔

(۱۷۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَالِحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ لَدَى كَوْفَلَةَ يَأْسَنَادُهُ [راجع: ۱۷۴۷].

(۱۷۵۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۵۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَقْرٍ يَقُولُ يَخْبُرُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلَهُ وَأَرْدَقِي خَلْفَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَرَّكَ كَانَ أَحَبَّ مَا تَوَرَّكَ فِيهِ هَذَفَ يَسْتَبِيرُ بِهِ أَوْ حَائِشُ تَعْلَى فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا فِيهِ نَاضِحٌ لَهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَ وَذَرَكْتُ عَيْنَاهُ فَتَرَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ وَسَرَّاهُ فَسَكَنَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ فَجَاءَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنَّا تَقَى اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ إِنَّمَا فَإِنَّهُ شَكَكَ إِلَيَّ وَزَعَمَ أَنَّكَ تَجِيعُهُ وَتَذْبِئُهُ ثُمَّ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَائِطِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ لِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَاسْرَأَ إِلَيَّ شَيْئًا لَا أَحَدٌ لَمْ يَخْبُرْنَا عَلَيْهِ أَنْ يُحَدِّثَنَا فَقَالَ لَا أَلْبِسِي عَلَى رَسُولِ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ [راجع: ۱۷۴۵]

(۱۷۵۳) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے فخر پر سوار ہوئے اور مجھے اپنے پیچھے اپنی سواری پر بٹھالیا اور نبی ﷺ کی عادت تھی کہ قضاء حاجت کے موقع پر کسی اونچی عمارت یا درختوں کے جھنڈ کی آڑ میں ہو جاتے تھے، ایک دن نبی ﷺ کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، اچانک ایک اونٹ آیا اور آپ ﷺ کے قدموں میں لوٹنے لگا، اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، نبی ﷺ نے اس کی کمر پر اور سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ پرسکون ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ سن کر ایک انصاری نوجوان آگے بڑھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے فرمایا کیا تم اس جانور میں "جو اللہ نے تمہاری ملکیت میں کر دیا ہے" اللہ سے ڈرتے نہیں، یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے محنت و مشقت کا کام زیادہ لیتے ہو، پھر نبی ﷺ باغ میں گئے اور قضاء حاجت فرمائی، پھر وضو کر کے واپس آئے تو پانی کے قطرات آپ ﷺ کی ڈاڑھی سے سیدھا مبارک پر ٹپک رہے تھے، اور نبی ﷺ نے مجھ سے راز کی ایک بات فرمائی جو میں کسی سے کبھی بیان نہ کروں گا، ہم نے انہیں وہ بات بتانے پر بہت اصرار کیا لیکن انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ سے چالوں۔

(۱۷۵۵) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَرَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ [راجع: ۱۷۴۶]۔ (۱۷۵۵) ابن ابی رافعؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ دایں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور ان کے بقول نبی ﷺ بھی دایں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(۱۷۵۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنَا شَيْخٌ قَدِيمٌ عَلَيْنَا مِنَ الْحِجَازِ قَالَ شَهِدْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُحْزِرُ اللَّحْمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَقَالَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَطْيَبُ لَحْمٍ لَحْمُ الظُّهْرِ [راجع: ۱۷۴۴]۔

(۱۷۵۶) حجاز کے ایک شیخ کہتے ہیں کہ میں مزدلفہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ گوشت کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دے رہے تھے، حضرت عبداللہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پشت کا گوشت بہترین ہوتا ہے۔

(۱۷۵۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي غَيْرُ مَنْ يُؤْتَى بِي مَتَى [قال شعب: صحيح إسناده حسن]۔

(۱۷۵۷) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں

ہے کہ یوں کہے کہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

(۱۷۵۷م) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ بِمِثْلِهِ

(۱۷۵۷م) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ لَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِرتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِنْتِ

مِنْ قُصْبٍ لَا صَحْبَ لِيهِ وَلَا نَصَبٍ [قال شعيب: صحيح إسناده حسن، أخرجه أبو يعلى: ۶۷۹۵]۔

(۱۷۵۸) حضرت عبداللہ بن جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ حضرت خدیجہ

کو جنت میں لکڑی کے بنے ہوئے ایک ایسے محل کی خوشخبری دوں جس میں کوئی شورش و شغب ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کا تائب۔

(۱۷۵۹) حَدَّثَنَا وَيَكْبُ بْنُ مِسْعَرٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ لَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَمِرتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَيَجْعَلُ الْقَوْمُ يُلْقَوْنَهُ اللَّحْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُطِيبَ اللَّحْمُ

لَحْمُ الظَّهْرِ [راجع: ۱۷۶۱]۔

(۱۷۵۹) (ایک مرتبہ ایک اونٹ ذبح ہوا تو) حضرت عبداللہ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے ایک موقع پر نبی ﷺ کو "بیکہ

لوگ نبی ﷺ کے سامنے گوشت لاکر پیش کر رہے تھے" فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

(۱۷۶۰) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُوَيْنِعٍ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَارَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ

لَوْ رَأَيْتَنِي وَقَفْتُ وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنِي عَبَّاسٍ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ تَلْعَبُ إِذْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دَابَّةٍ

فَقَالَ ارْقُعُوا هَذَا إِلَيَّ قَالَ لَحْمِي أَمَامَهُ وَقَالَ لَقُفْتُ ارْقُعُوا هَذَا إِلَيَّ فَبَجَعَلَهُ وَرَاقَةً وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ أَحَبَّ إِلَيَّ

عَبَّاسٍ مِنْ قُفْتُ لَمَّا اسْتَحْيَى مِنْ عَمِي أَنِ حَمَلْتُ قُفْمًا وَكَرَّمَهُ قَالَ لَمْ مَسَحَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَقَالَ كُفْمًا مَسَحَ

اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا لِي وَلَدِهِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ مَا لَعَلَّ قُفْمٌ قَالَ اسْتَشْهِدَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ بِالْخَيْرِ

وَرَسُولُهُ بِالْخَيْرِ قَالَ أَجَلُ [أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة: ۱۰۶۶]۔

(۱۷۶۰) حضرت عبداللہ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں کاش! تم نے اس وقت مجھے اور حضرت عباس علیہ السلام کے دو بیٹوں حکم اور عبداللہ

کو دیکھا ہوتا جب کہ ہم بچے آپس میں کھیل رہے تھے، کہ نبی ﷺ کا اپنی سواری پر وہاں سے گزر ہوا، نبی ﷺ نے فرمایا اس بچے کو

اٹھا کر مجھے پکڑاؤ، اور اٹھا کر مجھے اپنے آگے بٹھالیا، پھر حکم کو پکڑانے کے لئے کہا اور انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، جبکہ حضرت

عباس علیہ السلام کی نظروں میں حکم سے زیادہ حبیب اللہ محبوب تھا، لیکن نبی ﷺ کو اپنے چچا سے اس معاملے میں کوئی عار محسوس نہ ہوئی

کہ آپ ﷺ نے حکم کو اٹھالیا اور عبداللہ کو چھوڑ دیا۔

پھر نبی ﷺ نے تین مرتبہ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے اللہ! جعفر کا اس کی اولاد کے لئے کوئی نعم البدل عطا فرما،

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کہ تم کا کیا بتا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ شہید ہو گئے، میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی خیر کو بہتر طور پر جانتے ہیں، انہوں نے فرمایا بالکل ایسا ہی ہے۔

(۱۷۶۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَهَا يَسْلَمُ [راجع: ۱۷۴۷]۔

(۱۷۶۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو نماز میں شک ہو جائے، اسے چاہئے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد سجدے کے دو سجدے کر لے۔

(۱۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ رَوَى عَنْ ابْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ يُونُسَ فَقَالَ لَهَا إِذَا دَخَلَ بَيْتُكَ فَقُولِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَنَهُ أَمْرٌ قَالَ هَذَا قَالَ حَمَّادٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا [قال شعيب: إسناده حسن]۔

(۱۷۶۲) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی صاحبزادی کا نکاح حجاج بن یوسف سے کر دیا اور اس سے فرمایا کہ جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم یوں کہہ لینا، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ برہنہ اور نچی ہے، اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، ہر صوبہ سے پاک ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

اور فرمایا کہ نبی ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تھی تو آپ ﷺ بھی یہی کلمات کہتے تھے، حماد کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ راوی نے یہ بھی کہا کہ حجاج ان تک پہنچ نہیں سکا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مسند آل عباس

حدیث الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۱۷۶۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمَّكَ أَبُو طَالِبٍ كَانَ يَحْطُوكَ وَيَنْفَعُكَ قَالَ إِنَّهُ فِي مَخْصَصٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا أَنَا كَانَتْ فِي الدُّرُكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ [صححه البخاری (۶۲۰۸)، ومسلم (۲۰۹)]: [انظر: ۱۷۶۸، ۱۷۷۴، ۱۷۸۹].

(۱۷۶۳) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چچا خولجہ ابوطالب آپ کا بہت دفاع کیا کرتے تھے، آپ کی وجہ سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

(۱۷۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّحَ الرَّجُلُ سَجْدَةً مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهِهِ وَكَفِّهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَلَقَمَتَيْهِ [صححه ابن خزيمة (۶۳۱) وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة):

۸۸۵، الترمذی: ۲۷۲، النسائی: ۲۰۸/۲ و ۲۱۰]: [انظر: ۱۷۶۵، ۱۷۶۹، ۱۷۸۰]

(۱۷۶۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات ہڈیاں سجدہ کرتی ہیں، چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور دونوں گھٹنے۔

(۱۷۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ [إسناده كالذي قبله].

(۱۷۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَبِيحَةَ حَدَّثَنِي بَعْضُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي بَعْضِ يَلِكِ الْمَوَائِمِ قَالَ لَمَسِمْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنُ



عَبَّاسٌ عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ اتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا عَمَلْتُ كِبْرَتَ سِنِي وَافْتَرَبْتُ أَجَلِي لَعَلَّمَنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ يَا عَبَّاسُ أَنْتَ عَمَى وَلَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَلَكِنْ سَلْ رَبَّكَ الْغُفْرَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُ عِنْدَ قُرْنِ الْحَوْلِ فَقَالَ لَهُ يَمُنُّ ذَلِكَ [انظر: ۱۷۶۷]

(۱۷۶۶) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میں آپ کا چچا ہوں، میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری موت کا وقت قریب ہے، مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کے ذریعے اللہ مجھے نفع عطا فرمائے، نبی ﷺ نے فرمایا اے عباس! آپ واقعی میرے چچا ہیں، لیکن میں اللہ کے معاملے میں آپ کے کسی کام نہیں آسکتا، البتہ آپ اپنے رب سے دنیا و آخرت میں درگزر اور عافیت کی دعا مانگتے رہا کریں، یہ بات نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک سال بعد دوبارہ آئے، تب بھی نبی ﷺ نے انہیں یہی دعا تلقین فرمائی۔

(۱۷۶۷) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْفَسْيَرِيُّ خَالِمٌ بْنُ أَبِي صَبِيحَةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَمَحْضَرَهُ يَتُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُعَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا عَمَلْتُ قَدْ كَبُرَتْ سِنِي قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ [انظر: ۱۷۶۷]

(۱۷۶۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۸) حَدَّثَنَا عَلْقَمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَقَعْتُ أَمَا طَالِبٍ بِخِيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ يَحْوِلُكَ وَيَغْتَسِبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي مَضْجَعٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَكَانَ فِي الْكَرْكَةِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۷۶۳]

(۱۷۶۸) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چچا خواجہ ابوطالب آپ کا بہت دفاع کیا کرتے تھے، آپ کی وجہ سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

(۱۷۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَبَانَا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ السَّجَوِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ ابْنُ آدَمَ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ آرَابٍ وَنَحْوِهِ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ [راجع: ۱۷۶۴]

(۱۷۶۹) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات ہڈیاں سجدہ کرتی ہیں، چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور دونوں گھٹنے۔

(۱۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ عَمِّهِ شُعْبَةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي سَمَاعُكُ بْنُ عَرَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ لَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَذَرُونَ مَا هَذَا قَالَ قُلْنَا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُؤْنُ قُلْنَا وَالْمُؤْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالَ فَسَكُنَّا فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خُمْسٍ مِائَةِ سَنَةٍ وَمِنْ كُلِّ سَّمَاءٍ إِلَى سَّمَاءٍ مَسِيرَةُ خُمْسٍ مِائَةِ سَنَةٍ وَكُنْتُ كُلِّ سَّمَاءٍ مَسِيرَةُ خُمْسٍ مِائَةِ سَنَةٍ وَفَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ لَمَانِيَّةٌ أَوْعَالٍ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَأَعْلَاهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ وَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْ أَعْمَالِ بَنِي آدَمَ شَيْءٌ [إسناده ضعيف جدا قال الترمذی: حسن غريب. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۷۲۳ و ۴۷۲۵، ابن

ماجة: ۱۹۳، الترمذی: ۳۳۲۰]. [انظر: ۱۷۷۱]

(۱۷۷۰) حضرت حماس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ وادی بلاء میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک بادل گذرا، نبی ﷺ نے فرمایا جانتے ہو، یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا اسے سحاب (بادل) کہتے ہیں، فرمایا ”حزن“ بھی کہتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! حزن بھی کہتے ہیں، پھر فرمایا اسے ”عنان“ بھی کہتے ہیں؟ اس پر ہم خاموش رہے۔

پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، اسی طرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک بھی پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان کی کثافت پانچ سو سال کی ہے، پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے، اس سمندر کی سطح اور گہرائی میں زمین و آسمان کا فاصلہ ہے، پھر اس کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے ہیں جن کے گھٹنوں اور کمروں کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے، پھر اس کے اوپر عرش ہے جس کے اوپر اور نیچے والے حصے کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے، اور سب سے اوپر اللہ تبارک و تعالیٰ ہے جس سے بنی آدم کا کوئی عمل بھی مخفی نہیں۔

(۷۷۱) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَرَوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا الزُّوَلِيدُ بْنُ أَبِي نُورٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَخْطَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَوْهُ [مكرر ما قبله].

(۱۷۷۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۷۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقَوْهُمْ بِبَشَرٍ حَسَنٍ وَإِذَا لَقَوْا لَقَوْا بِوُجُوهِ لَا تَعْرِفُهَا قَالَ لَقِعِصَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبًا شَدِيدًا وَقَالَ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ [إسناده ضعيف].

(۱۷۷۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! قریش کے لوگ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بڑے ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اجنبیوں کی طرح؟ اس پر نبی ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر محبت نہ کرنے لگے۔

(۱۷۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ دَخَلَ النَّعَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا تَخْرُجُ لَمَرَى قُرَيْشًا تَحَدَّثُ فَذَكَرَ الْحَبِيبُ (ع) قَالَ الْأَبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (الترمذی: ۲۷۵۸)۔ [انظر: ۱۷۷۷، وسانی فی مسند عبدالمطلب بن ربیعہ: ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷]

(۱۷۷۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا النَّعَّاسُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمَلِكَ فَقَدْ كَانَ يَحْوُطُكَ وَيَقْطُبُ لَكَ قَالَ هُوَ لِي صَحْصَاحٌ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ لِي الْقَرْيَةُ الْأَسْفَلُ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۷۶۳]۔

(۱۷۷۵) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چچا خواجہ ابوطالب آپ کا بہت وقار کیا کرتے تھے، آپ کی وجہ سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

(۱۷۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ النَّعَّاسِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَفَارِقْهُ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شِبَاءَ وَرَبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَيْضَاءُ أَهْدَاهَا لَهُ قُرُوءَةً مِنْ نِعْمَةِ الْحَذَائِمِ فَلَمَّا اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُذَبِّحِينَ وَطُفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ فَبَلَ الْكَفَّارُ قَالَ النَّعَّاسُ وَأَنَا آخِذٌ بِبِلْجَامِ بَغْلَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَهَا وَهُوَ لَا يَأْلُو مَا أَسْرَعَ نَحْوُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِغُرْزِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبَّاسُ نَادِ يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَيًّا فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ صَوِّبِي آيْنَ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَ هُوَ اللَّهُ لَكَ أَنْ عَطَفْتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْبِي عَطَفَ الْبَقَرُ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَيْتَكَ يَا لَيْتَكَ يَا لَيْتَكَ وَالْأَقْبَلُ الْمُسْلِمُونَ فَاتَّقُوا هُمْ وَالْكَفَّارُ فَادَّتِ الْأَنْصَارُ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ قَصَرَتْ الدَّاعُونَ

عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ قَتَادَةُ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ قَالَ فَتَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلِيهِ كَأَنَّهُمْ لَمُتَطَاوِلُونَ عَلَيْهَا إِلَى فَتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَبَنُ حِمَى الْوَيْطِيسِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَبَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزْمُوا وَزَبَّ الْكُفْعَةُ انْهَزْمُوا وَزَبَّ الْكُفْعَةُ قَالَ فَذَهَبَتْ أَنْظَرُ فَإِذَا الْيَقْنَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصَبِيهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَثَهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُذْبِرًا حَتَّى هَرَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلِيهِ (صحيح)

مسلم (۱۷۷۵) والحاكم (۲۷۸/۲) وعبد الرزاق (۹۷۴۱). [انظر: ۱۷۷۶]

(۱۷۷۵) حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ میرے اور ابوسفیان بن حارث کے علاوہ کوئی نہ تھا، ہم دونوں نبی ﷺ کے ساتھ چنے رہے اور کسی صورت جدا نہ ہوئے، اس وقت نبی ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے جو انہیں غزوہ بن نعامہ انجداہی نے بدیہ کے طور پر پیش کیا تھا۔

جب مسلمان اور کفار آمنے سامنے ہوئے تو ابتدائی طور پر مسلمان پشت پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے، اور نبی ﷺ بار بار ایڑ لگا کر اپنے خچر پر کفار کی طرف بڑھنے لگے، میں نے نبی ﷺ کے خچر کی لگام پکڑ رکھی تھی اور میں اسے آگے جانے سے روک رہا تھا لیکن نبی ﷺ مشرکین کی طرف تیزی سے بڑھنے میں کوئی کوتاہی نہ کر رہے تھے، ابوسفیان بن حارث نے نبی ﷺ کی سواری کی رکاب تھام رکھی تھی۔

نبی ﷺ نے جنگ کا رخ دیکھ کر فرمایا عباس! یا اصحاب السمرۃ کہہ کر مسلمانوں کو پکارو، میری آواز طبعی طور پر اونچی تھی اس لئے میں نے اونچی آواز سے پکار کر کہا این اصحاب السمرۃ؟ بخدا! یہ آواز سننے ہی مسلمان ایسے پلٹے جیسے گائے اپنی اولاد کی طرف واپس پلٹتی ہے اور بلیک کہتے ہوئے آگے بڑھے اور کفار پر جا پڑے۔

ادھر انصار نے اپنے ساتھیوں کو پکارتے ہوئے کہا اے کروہ انصار! پھر منادی کرنے والوں نے صرف بنو حارث بن خزرج کا نام لے کر انہیں پکارا، جب نبی ﷺ نے اس کیفیت کو اپنے خچر پر سوار ملاحظہ فرمایا اور ایسا محسوس ہوا کہ خود نبی ﷺ بھی آگے بڑھ کر قتال میں شریک ہونا چاہتے ہیں تو فرمایا اب تمہارا کارن پڑا ہے، پھر نبی ﷺ نے چند ٹکڑیاں اٹھائیں اور کفار کے چہروں پر انہیں پھینکتے ہوئے فرمایا رب کعبہ کی قسم! انہیں شکست ہوگئی، رب کعبہ کی قسم! انہیں شکست ہوگئی۔

میں جائزہ لینے کے لئے آگے بڑھا تو میرا خیال یہ تھا کہ لڑائی تو ابھی اسی طرح جاری ہے، لیکن بخدا! جیسے ہی نبی ﷺ نے ان پر ٹکڑیاں پھینکیں تو مجھے محسوس ہوا کہ ان کی تیزی سستی میں تبدیل ہو رہی ہے اور ان کا معاملہ پشت پھیر کر بھاگنے کے قریب ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ نے انہیں شکست سے دو چار کر دیا، اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میں اب بھی نبی ﷺ کو اپنے خچر پر سوار ان کی طرف ایڑ لگا کر جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(۱۷۷۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَلَمْ أَحْفَظْهُ عَنْ عَجْبَرِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُبَّاسٌ وَأَبُو سُفْيَانَ مَعَهُ بَعْضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَطَبْتُهُمْ وَقَالَ الْآنَ حِمِيَّ الْوُطَيْسُ وَقَالَ نَادِ يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ [قال شعب: إسناده صحيح].

(۱۷۷۶) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ اب گھمسان کارن پڑا ہے اور فرمایا یہ آواز لگا دیا اصحاب سورۃ البقرۃ۔

(۱۷۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمُحَمِّدِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَخْرُجُ فَنَرَى قُرَيْشًا تَحْدُثُ فِرَاقًا رَأَوْنَا سَكَنُوا فَقَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَرَّ يَعْرِقُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ امْرِئٍ إِيْمَانًا حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَانِي [راجع: ۱۷۷۳].

(۱۷۷۷) عبدالمطلب بن ربیعہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ باہر نکلتے ہیں اور دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ قریش کے لوگ آپ میں باتیں کر رہے ہیں لیکن ہمیں دیکھ کر وہ خاموش ہو جاتے ہیں، اس پر نبی ﷺ کو غصہ آیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان موجود درگ پھول گئی، پھر فرمایا اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا کے لئے اور میری قربت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرنے لگے۔

(۱۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ يَمِينِي الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقِ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا رَسُولًا [صححه مسلم ۱۷۷۹]. [راجع: ۱۷۷۹]

(۱۷۷۸) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو پیغمبر مان کر راضی اور مطمئن ہو گیا۔

(۱۷۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقِ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا [انظر: ۱۷۷۹].

(۱۷۷۹) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو پیغمبر مان کر راضی اور مطمئن ہو گیا۔

(۱۷۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ الْقُرَشِيُّ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ أَرْبَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَّمَاهُ [راجع: ١٧٦٤].

(۱۷۸۰) حضرت عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات بیڑیاں سجدہ کرتی ہیں، چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور دونوں گھٹنے۔

(١٧٨١) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدِيسٍ أَنَّ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيَّ أَنَّ عُمَرَ دَعَا  
فَدَكَّرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَبَيَّنَّا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ جَاءَ حَاجِبُهُ بِرَقٍّ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ  
وَسَعْدِ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ  
فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا لَعَلِّي وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الصَّوْافِ  
الَّتِي آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّظِيرِ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَ بَيْنَهُمَا وَارْخُ أَحَدَهُمَا  
مِنَ الْآخِرِ قَالَ عُمَرُ اتَّيَدُوا أَنَا شِدَّكُمْ بِاللَّهِ الْإِذَى يَأْذِيهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ نَفْسَهُ قَالُوا قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَالْقَبْلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَلَى  
الْعَبَّاسِ فَقَالَ أَنَشِدْكُمْ بِاللَّهِ اتَّعَلَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ لِأَنِّي أَخَذْتُكُمْ  
عَنْ هَذَا الْأَمْرِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ فِي هَذَا الْقَضَاءِ بِشَيْءٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ وَمَا آتَاكَ  
اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ قُلْنَا أَوْجَفُّهُمْ إِلَى قَلْبِي فَكَانَتْ هَذِهِ خَاصَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
وَاللَّهِ مَا احْتَارَها دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَغْطَاكُمْوهَا وَبَتَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ  
فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَيْهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ  
مَجْعَلٍ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ ثُمَّ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ١٧٢].

(۱۷۸) مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا، ابھی ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ”جس کا نام ”میرقا“ تھا اندر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا بلاو، تو بڑی دیر بعد وہ غلام پھر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا انہیں بھی بلاو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہوتے ہی فرمایا امیر المومنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، اس وقت ان کا جھگڑا، نفوس پر سے حاصل ہونے والے مال فنی کے بارے تھا، لوگوں نے بھی کہا کہ امیر المومنین! ان کے درمیان فیصلہ کر

وجہ تے اور ہر ایک کو دوسرے سے راحت عطا فرمائیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین آسمان قائم ہیں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں دراشت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سوال پوچھا اور انہوں نے بھی تائید کی، اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں۔

اللہ نے یہ مال فنی خصوصیت کے ساتھ صرف نبی ﷺ کو دیا تھا، کسی کو اس میں سے کچھ نہیں دیا تھا اور فرمایا تھا

”وَمَا آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ“

اس لئے یہ مال نبی ﷺ کے لئے خاص تھا، لیکن بخدا انہوں نے تمہیں چھوڑ کر اسے اپنے لیے محفوظ نہیں کیا اور نہ ہی اس مال کو تم پر ترجیح دی، انہوں نے یہ مال بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیا یہاں تک کہ یہ تھوڑا سا بیچ گیا جس میں سے وہ اپنے اہل خانہ کو سال بھر کا نفقہ دیا کرتے تھے، اور اس میں سے بھی اگر کچھ بیچ جاتا تو اسے راہ خدا میں تقسیم کر دیتے، جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے بعد ان کے مال کا ذمہ دار اور سرپرست میں ہوں، چنانچہ انہوں نے اس میں وہی طریقہ اختیار کیا جس پر نبی ﷺ چلتے رہے۔

(۱۷۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ النَّصْرِيُّ قَدْ تَرَكْتُ الْحَدِيثَ قَالَ قَبْلَ مَا أَتَانَا جَالِسٌ عَنْهُ أَتَانَا حَاجِبُهُ يَرْفَعُ فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ أَتَدْرِي لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا قَالَ ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَعُ قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَا دَخَلَا عَلَيْهِ جَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابَةُ الْفَضْلِ بَيْنَهُمَا وَأَرْخَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَيَدُّوا فَأَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِيهِ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أَحَدُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ حَصْرَ رَسُولُهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِخِيٍّ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ الْآيَةَ فَكَانَتْ هَذِهِ الْآيَةُ خَاصَّةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَهَا وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَبَنَاهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِيهِ نَفَقَةً سَيِّئِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ

يَأْخُذُ مَا بَقِيَ مِنْهُ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ لِعَمَلٍ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ أَنْشُدَكُمْ اللَّهُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لِعَلِّي وَعَبَّاسٍ فَأَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِعَمَلٍ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حَسْبُكَ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَبًا وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ إِنْ قَالَ

شعيب: وسنده صحيح. [راجع: ۱۷۲]

(۱۷۸۲) مالک بن اوس بن حدان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا، ابھی ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ”جس کا نام ”یرفا“ تھا اندر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا بلاو، تموزی در بعد وہ غلام پھر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا انہیں بھی بلاو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہوئے ہی فرمایا امیر المؤمنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، اس وقت ان کا جھگڑا بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مال فئی کے بارے تھا، لوگوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک کو دوسرے سے راحت عطا فرمائیے کیونکہ اب ان کا جھگڑا بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین آسمان قائم ہیں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سوال پوچھا اور انہوں نے بھی تائید کی، اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں۔

اللہ نے یہ مال فئی خصوصیت کے ساتھ صرف نبی ﷺ کو دیا تھا، کسی کو اس میں سے کچھ نہیں دیا تھا اور فرمایا تھا

”وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ“

اس لئے یہ مال نبی ﷺ کے لئے خاص تھا، لیکن بخدا! انہوں نے تمہیں چھوڑ کر اسے اپنے لیے محفوظ نہیں کیا اور نہ ہی اس مال کو تم پر ترجیح دی، انہوں نے یہ مال بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیا یہاں تک کہ یہ تمہوڑا سا بیج گیا جس میں سے وہ اپنے اہل خانہ کو سال بھر کا نفقہ دیا کرتے تھے، اور اس میں سے بھی اگر کچھ بیج جاتا تو اسے راہ خدا میں تقسیم کر دیتے، اور وہ اپنی زندگی میں اسی طریقے پر عمل کرتے رہے، میں تم سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم بھی یہ بات جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! پھر انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سوال پوچھا اور انہوں نے بھی یہی جواب دیا، پھر جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے بعد ان کے مال کا ذمہ دار اور سرپرست میں ہوں، چنانچہ انہوں نے اس میں



وہی طریقہ اختیار کیا جس پر نبی ﷺ چلتے رہے، اور اب تم (انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) یہ سمجھتے ہو کہ ابو بکر ایسے تھے، حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیکوکار، راوراست پر اور حق کی تابعداری کرنے والے تھے۔

(۱۷۸۲) حَدَّثَنَا حَمْسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَذْعُو بِهِ فَقَالَ سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَذْعُو بِهِ قَالَ فَقَالَ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [قال شعيب: حسن لغیره]۔

(۱۷۸۳) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا آپ اپنے رب سے دعاؤں آخرت میں درگزر اور عافیت کی دعاء مانگتے رہا کریں، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک سال بعد دوبارہ آئے، جب بھی نبی ﷺ نے انہیں یہی دعاء تلقین فرمائی۔

(۱۷۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الشَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ شُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ يَسَؤُهُ فَاَسْتَرْجَمَنِي إِلَّا مُجُوءَةً فَقَالَ لَا يَنْفَعِي فِي النَّبِيِّ أَحَدٌ شَهِدَ اللَّهَ إِلَّا لَكَ إِلَّا أَنْ يَمِينِي لَمْ يُعْبِ الْعَبَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ بَكَى قَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَامَ لِيُصَلِّيَ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفَّةً فَبَجَاءَ فَخَصَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَارَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَجَلَسَ إِلَيَّ جَنْبَهُ ثُمَّ اقْتَرَأَ [قال شعيب: صحيح لغیره]۔

(۱۷۸۴) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہاں تمام ازواج مطہرات موجود تھیں، سوائے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ان سب نے مجھ سے پردہ کیا (کیونکہ میمونہ رضی اللہ عنہا ان کی سالی تھیں) نبی ﷺ نے فرمایا میرے منہ میں زبردستی دو اڈا لے کے موقع پر جو شخص بھی موجود تھا اس کے منہ میں بھی زبردستی دو اڈا لی جائے لیکن میری اس قسم کا تعلق حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں ہے۔

پھر فرمایا کہ ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی ﷺ سے عرض کرو کہ ابو بکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو وہ روئے لگیں گے (اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکیں گے) نبی ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، ادھر نبی ﷺ کو بھی اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس ہوئی، اور نبی ﷺ بھی نماز کے لئے آگئے، اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے الے پاؤں پیچھے ہونا چاہا لیکن نبی ﷺ ان کے پہلو میں آکر بیٹھ گئے اور قرأت فرمائی۔

(۱۷۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ أَرْقَمَ بْنِ سُرْحَبِيلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ وَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاغَةً فَخَرَجَ بِهَا دَيَّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ تَأَخَّرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَأَقْرَأَ مِنَ الْمَكْنَانِ الَّذِي بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ السُّورَةِ

(۱۷۸۵) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے مرض الوفا میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، چنانچہ انہوں نے کمرے سے نکل کر نماز پڑھا دی، اور نبی ﷺ کو بھی اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس ہوئی، اور نبی ﷺ بھی دو آدمیوں کے سہارے نماز کے لئے آگئے، اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اٹے پاؤں پیچھے ہونا چاہا لیکن نبی ﷺ نے انہیں اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو، پھر نبی ﷺ ان کے پہلو میں آکر بیٹھ گئے اور اسی جگہ سے قراءت فرمائی جہاں تک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔

(۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ انْظُرْ هَلْ تَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ نَجْمٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا تَرَى قَالَ قُلْتُ أَرَى الْفُرْيَانَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَلِي هَذِهِ الْأَمَّةَ بَعْدَهُمَا مِنْ صُلْبِكَ اثْنَيْنِ فِي فِتْنَةٍ إِنْ سَادَهُ ضَعِيفٌ ضَعِيفٌ

(۱۷۸۶) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، نبی ﷺ نے فرمایا دیکھئے، آسمان میں آپ کو کوئی ستارہ نظر آتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کون سا ستارہ نظر آتا ہے؟ میں نے عرض کیا ثریا، فرمایا تمہاری نسل میں سے اس ثریا ستارے کی تعداد کے برابر لوگ اس امت کے حکمران ہوں گے جن میں سے دو آزمائش کا شکار ہوں گے۔

(۱۷۸۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَفِيفِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ امْرَأًا تَاجِرًا فَقَدِمْتُ الْحَجَّ فَاتَيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِبَتَاعٍ مِنْهُ بَعْضُ النَّجَارَةِ وَكَانَ امْرَأً تَاجِرًا قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَعِنْدَهُ بِمَعْنَى إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ حِجَابٍ قَرِيبٍ مِنْهُ فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ فَلَمَّا رَأَاهَا مَاتَتْ بِعَيْنِي قَامَ يُصَلِّي قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ امْرَأَةً مِنْ ذَلِكَ الْبَيْتِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَامَتْ خَلْفَهُ تَصَلِّي ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ حِينَ رَأَى الْحُلُمَ مِنْ ذَلِكَ الْبَيْتِ فَقَامَ مَعَهُ يُصَلِّي قَالَ فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ مَنْ هَذَا يَا عَبَّاسُ قَالَ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنُ أَبِي قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ قَالَ هَذِهِ امْرَأَتُهُ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا الْفَتَى قَالَ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّهِ قَالَ فَقُلْتُ لِمَا هَذَا الَّذِي يَصْنَعُ قَالَ يُصَلِّي وَهُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَلَمْ يُبْعَثْ عَلَى أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ وَابْنُ عَمِّهِ هَذَا الْفَتَى وَهُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَيَفْتَحُ عَلَيْهِ كُنُوزَ كِسْرَى وَقَبِصَرُ قَالَ فَكَانَ عَفِيفٌ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ

يَقُولُ وَأَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ لَوْ كَانَ اللَّهُ رَزَقَنِي الْإِسْلَامَ يَوْمَئِذٍ فَأَكُونُ تَالِئًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [إسناده ضعيف جداً، أخرجه أبو يعلى: ١٥٤٧].

(۱۷۸۷) عقیف کندی کہتے ہیں کہ میں ایک تاجر آدمی تھا، ایک مرتبہ میں حج کے لئے آیا، میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جو خود بھی تاجر تھے، کچھ مال تجارت خریدنے کے لئے آیا، میں ان کے پاس اس وقت کئی میں تھا کہ ایک کرب کے خیمے سے ایک آدمی نکلا، اس نے سورج کو جب ڈھلتے ہوئے دیکھا تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا، پھر ایک عورت اسی خیمے سے نکلی جس سے وہ مرد نکلا تھا، اس عورت نے اس مرد کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی، پھر ایک لڑکا جو قریب البلوغ تھا، وہ بھی اسی خیمے سے نکلا اور اس مرد کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔

میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عباس! یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ میرے بھتیجے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں، میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ ان کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہیں، میں نے پوچھا یہ نوجوان کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ ان کے چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب ہیں، میں نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ نماز پڑھ رہے ہیں، ان کا خیال یہ ہے کہ یہ اللہ کے نبی ہیں لیکن ابھی تک ان کی بیوی صرف ان کی بیوی اور اس نوجوان نے ہی شروع کی ہے، اور ان کا خیال یہ بھی ہے کہ عترتِ قریب و قریب و قریب کے خزانوں کو ان کے لئے کھول دیا جائے گا۔

عقیف "جنہوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا" کہتے ہیں کہ اگر اللہ مجھے اسی دن اسلام قبول کرنے کی توفیق دے دیتا تو میں تیسرا مسلمان ہوتا۔

(۱۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ بَلَغَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ مَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ فَصَعِدَ الْيَمِينُ فَقَالَ مَنْ أَنَا قَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ خَلْقِهِ وَجَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ فِرْقَتِهِ وَخَلَقَ الْقِبَابِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ قِبَابِلِهِ وَجَعَلَهُمْ بَيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بَيْتٍ فَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (الترمذی: ۳۵۳۲) قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لَعَنَهُ [۔]

(۱۷۸۸) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو لوگوں کی طرف سے کچھ باتیں معلوم ہوئیں، آپ ﷺ نے انہیں پر رونق افروز ہوئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر پوچھا میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا اور مجھے ان میں سب سے بہتر مخلوق میں رکھا، پھر اللہ نے انہیں دو گروہوں میں تقسیم کر دیا اور مجھے بہترین گروہ میں رکھا، پھر اللہ نے قابل کو پیدا کیا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا، پھر اللہ نے رہائشیں مقرر کیں اور مجھے سب سے بہترین رہائش میں رکھا، اس لئے میں رہائش کے اعتبار سے بھی تم سب سے بہتر ہوں اور اپنی ذات کے اعتبار سے بھی تم سب سے بہتر ہوں۔

(۱۷۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بَشِيءٌ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَقْضُبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ لِي مَصْحُوحٌ مِنَ النَّارِ لَوْلَا ذَلِكَ لَكَانَ هُوَ لِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۷۶۲].

(۱۷۸۹) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چچا خولہ ابو طالب آپ کا بہت دفاع کیا کرتے تھے، آپ کی وجہ سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

(۱۷۹۰) حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيزَابٌ عَلَى طَرِيقِ عَمْرِو بْنِ الْعُطَّابِ فَلَيْسَ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَذَلِكَ كَانَ ذُبْحُ لِلْعَبَّاسِ فَرُخَانٌ فَلَمَّا وَالَى الْمِيزَابَ صَبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرُخَيْنِ فَأَصَابَ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ وَفِيهِ دَمُ الْفَرُخَيْنِ فَأَمَرَ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ رَجَعَ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَ بِنَبَا غَيْرِ بِنَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّهُ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَا أَعَزُّمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَبَعْتُ عَلَى ظَهْرِي حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ ذَلِكَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [قال شعب: حسن وهذا إسناد منقطع].

(۱۷۹۰) عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایک پرنا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستے میں آتا تھا، ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن نئے کپڑے پہنے، اسی دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں دو چوزے فوج ہوئے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پرنا لے کے قریب پہنچے تو اس میں چوزوں کا خون ملا پانی بہنے لگا، وہ پانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گرا اور اس میں چوزوں کا خون بھی تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنا لے کر وہاں سے ہٹا دینے کا حکم دیا، اور گھر واپس جا کر وہ کپڑے اتار کر دوسرے کپڑے پہنے اور اگر لوگوں کو نماز پڑھائی۔

نماز کے بعد ان کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ بخدا! اس جگہ اس پرنا لے کر نبی ﷺ نے لگایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ میری کمر پر کھڑے ہو کر اسے وہیں لگا دیجئے جہاں نبی ﷺ نے لگایا تھا، چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے وہ پرنا لہ اسی طرح دوبارہ لگا دیا۔

## مُسْنَدُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَبَادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ إِذْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ فَلَمْ يَزَلْ يَلْكِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [صححه البهاری (۱۶۷۰) و مسلم (۱۶۸۱)]. [انظر: ۱۷۹۲، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۲۵، ۱۸۲۷، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۹۱] حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۷۹۲) قُرِئَ عَلَى سَفِيَّانٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَزْمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [مكرر ما قبله]۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہا ہے۔

(۱۷۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْدَقَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ مِنْ جَمْعٍ قَالَ عَطَاءٌ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَلْكِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [مكرر ما قبله]۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ کہا ہے۔

(۱۷۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَدَاةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعْنَا عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَأَنَّ نَافَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنِّي حِينَ هَبَطَ مُحَسَّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِعَصَى الْخَذْفِ الَّتِي يَوْمَئِذٍ يَبِ الْجُمُرَةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ وَقَالَ رَوْحُ وَابْنُ السَّائِبِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ وَقَالَ جَعْفَرُ [صححه مسلم (۱۷۸۲) و ابن خزيمة: (۲۸۴۳) و (۲۸۶۰) و (۲۸۷۲) و ابن حبان (۳۸۵۵)]. [انظر: ۱۷۹۶، ۱۸۲۱]

(۱۷۹۵) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات گزارنے کے بعد جب صبح کے وقت ہم نے وادی مزدلفہ کو چھوڑا ہے تو نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اطمینان اور سکون اختیار کرو، اس وقت نبی ﷺ اپنی سواری کو تیز چلنے سے روک رہے

تھے، یہاں تک کہ وادیِ محسر سے اتر کر جب نبی ﷺ منیٰ میں داخل ہوئے تو فرمایا شکاری کی کنگریاں لے لو تاکہ رنی جمرات کی جا سکے، اور نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرنے لگے جس طرح انسان کنگری پھینکتے وقت کرتا ہے۔

(۱۷۹۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الْكُمْبَةِ فَسَبَّحَ وَكَبَّرَ وَدَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَ وَلَمْ يَرْكَعْ وَلَمْ يَسْجُدْ [قال شعيب: إسناده صحيح، أخرجه أبو يعلى: ۱۶۲۳]. [انظر: ۱۸۳۰، ۱۸۱۹]

(۱۷۹۵) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے اندر رکھڑے ہوئے اور تسبیح و تکبیر کہی، اللہ سے دعا کی اور استغفار کیا، لیکن رکوع سجدہ نہیں کیا۔

(۱۷۹۶) حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ وَيُونُسُ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِي عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَأَنَّهُ نَاقَتُهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسَّرًا وَهُوَ مِنْ مَنَى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَقِّ الْعُذْفِ إِلَيَّ يُرْمَى بِهِ الْجُمُرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [راجع: ۱۷۹۴]۔

(۱۷۹۶) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما "جو کہ نبی ﷺ کے ردیف تھے" سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات گزارنے کے بعد جب صبح کے وقت ہم نے وادیِ مزدلفہ کو چھوڑا ہے تو نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اطمینان اور سکون اختیار کرو، اس وقت نبی ﷺ اپنی سواری کو تیز چلنے سے روک رہے تھے، یہاں تک کہ وادیِ محسر سے اتر کر جب نبی ﷺ منیٰ میں داخل ہوئے تو فرمایا شکاری کی کنگریاں لے لو تاکہ رنی جمرات کی جا سکے، اور نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرنے لگے جس طرح انسان کنگری پھینکتے وقت کرتا ہے۔

(۱۷۹۷) حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِي بَادِيَةِ لَنَا وَلَنَا كَلْبِيَّةٌ وَجِمَارَةٌ تَرَعَى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْرَ وَهَمَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ تَوْعَرَا وَلَمْ تَوْعَرَا [قال الألباني: ضعيف]

(أبو داود: ۷۱۸، النسائي: ۶۵/۲) وذكر بعضهم أن في إسناده مقالا. [انظر: ۱۸۱۷]

(۱۷۹۷) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمارے کسی دیہات میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی، اس وقت ہمارے پاس ایک مونث کتا اور ایک مونث گدھا تھا، نبی ﷺ نے عمر کی نماز پڑھی تو وہ نبی ﷺ کے سامنے ہی رہے لیکن تواتر نہیں بنایا گیا اور نہ ہی انہیں ڈانٹ کر بھاگنے کی کوشش کی تھی۔

(۱۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى فَلَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [قال شعيب:

إسناده قوي.]۔

(۱۷۹۸) حضرت فضل بن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر بیچے سوار تھے، نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رسی تک مسلسل تکیہ کرتے رہے۔

(۱۷۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَبَارَكٍ أَنَاثَانَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَهِمَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي آتَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ابْنِ الْعُمَيْيَةِ عَنْ رُبَيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَفْتَنِي تَشْهَدُ لِي كُلُّ رُكْعَتَيْنِ وَتَضَرُّعٌ وَتَخَشُّعٌ وَتَمَسُّكُنُ ثُمَّ تَفْتَحُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَكْتُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِطُورِهِمَا وَجْهَكَ يَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ لَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا [صحيحه ابن عزيمة (۱۲۱۳)]، قال البخاري وحديث الليث بن سعد هو حديث صحيح.

قال الألباني: ضعيف (الترمذی: ۳۸۵۰). [سبائی فی حدیث المطلب: ۱۷۶۶۶]

(۱۷۹۹) حضرت فضل بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز کی دو دو رکعتیں ہوتی ہیں، ہر دو رکعت پر تشہد پڑھو، شروع و ختم، عاجزی اور مسکینی ظاہر کرو، اپنے ہاتھوں کو پھیلاؤ، اپنے رب کے سامنے بلند کرو اور ان کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کے سامنے کر کے یارب، یارب کہہ کر دعا کرو، جو شخص ایسا نہ کرے اس کے حلق بڑی سخت بات فرمائی۔

(۱۸۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ يَعْنِي ابْنَ أَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَبَلَّغْنَا الشَّعْبَ نَزَلَ قَوَّصًا ثُمَّ رَكِبْنَا حَتَّى جِئْنَا الْمَوْزِلَةَ [قال شعيب: إسناده صحيح].

(۱۸۰۰) حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے تو میں ان کے ساتھ تھا، جب ہم لوگ گمانی میں پہنچے تو نبی ﷺ نے اتر کر وضو کیا، ہم پھر سوار ہو گئے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے۔

(۱۸۰۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي تَجِيحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ أَوْ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَخِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ مَعَهُ حِينَ دَخَلَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصِلْ فِي الْكُفَّةِ لَمَّا دَخَلَهَا وَقَعَ سَاجِدًا بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُو

[قال شعيب: إسناده حسن، أخرجه ابن عزيمة: ۳۰۰۷]. [راجع: ۱۷۹۵]

(۱۸۰۱) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ مجھے میرے بھائی فضل بن عباسؓ نے بتایا کہ جس وقت نبی ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، وہ ان کے ساتھ تھے، نبی ﷺ نے وہاں نماز نہیں پڑھی، البتہ وہاں داخل ہو کر آپ ﷺ دو ستونوں کے درمیان سجدہ ریز ہو گئے اور پھر بیٹھ کر دعا کرنے لگے۔

(۱۸۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَاثَانَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَامَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ قَافَاً وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ قَالَ وَلَبَّى حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ وَ قَالَ مَرَّةً أَنَاثَانَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَاثَانَا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ

الْإِصْحَاقُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَاضَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَهُوَ كَأَنَّهُ بَعِيرُهُ قَالَ وَلَيْسَ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعُقَيْبَةِ مَرَارًا [قال شعيب: صحيح، وهذا إسناد ضعيف].

(۱۸۰۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر بیٹھ چکے تھے، نبی ﷺ پر سکون انداز میں واپس ہوئے اور حجرہ عقبہ کی رسی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَاضَ قَالَ فَرَأَى النَّاسَ يُوجِعُونَ لَأَمْرٍ مُتَادِيَةً فَنَادَى لَيْسَ الْبِرُّ بِإِصْطَاعِ الْخَبَلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ [قال شعيب حسن وهذا إسناد ضعيف].

(۱۸۰۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ”جو کہ عزد سے واپسی میں نبی ﷺ کے ردیف تھے“ کہتے ہیں کہ لوگ اپنی سواریوں کو تیزی سے دوڑا رہے تھے، نبی ﷺ کے حکم پر متادی نے یہ اعلان کر دیا کہ گھوڑے اور اونٹ تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے اس لئے تم اطمینان و سکون اختیار کرو۔

(۱۸۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَثَّابِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ مِنْ أَهْلِهِ جُنْبًا فَيُتَسَلِّطُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ ثُمَّ يَقُومُ بِوَسْطِهِ قَالَ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ يَأْبَى هُرَيْرَةُ فَقَالَ لَا أَذْرِي أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ذَلِكَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [سبائي في مسند عائشة: ۲۵۶/۳]

(۱۸۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ بعض اوقات نبی ﷺ اپنے اہل خانہ سے قربت کے سبب احتیاری طور پر غسل کے ضرورت مند ہوتے تھے، آپ ﷺ فجر کی نماز سے قبل غسل فرما لیتے اور اس دن کا روزہ رکھ لیتے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا کہ مجھے تو نہیں پتہ، البتہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ روایت سنا ہے۔

(۱۸۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى فَبَيْنَا هُوَ يَسِيرُ إِذْ عَرَضَ لَهُ أَغْرَابِيٌّ مُرُودًا ابْنَةً لَهُ جَمِيلَةً وَكَانَ بِسَابِرِهِ قَالَ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَتَنُورُ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَلَّبَ وَجْهِي عَنْ وَجْهَيْهَا ثُمَّ أَعْدَتْ النَّظَرَ فَقَلَّبَ وَجْهِي عَنْ وَجْهَيْهَا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَنَا لَا أَتَّهِي قَلَمَ يَزُلُ يَلْقَى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعُقَيْبَةِ [صححه ابن حزمہ (۲۸۳۲) قال شعيب: صحيح]. [انظر: ۱۸۲۳، ۱۸۲۸]

(۱۸۰۵) حضرت فضل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف واپسی پر نبی ﷺ کا ردیف تھا، ابھی آپ ﷺ چل ہی رہے تھے کہ ایک دیہاتی اپنے پیچھے اپنی ایک خوبصورت بیٹی کو بٹھا کر لے آیا، وہ نبی ﷺ سے ہاتھوں میں مشغول ہو گیا اور میں اس لڑکی کو دیکھنے لگا، نبی ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور میرے چہرے کا رخ اس طرف سے موڑ دیا، میں نے دوبارہ اس کی طرف دیکھنا شروع



کر دیا، نبی ﷺ نے پھر میرے چہرے کا رخ بدل دیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا لیکن میں باز نہ آتا تھا، اور نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۸۰۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ عَنْ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَى يَوْمِ النَّحْرِ حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۰۷) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۰۷) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبِسُ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۰۷) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۰۸) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَاهَكَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلْبِسُ فِي الْحَجِّ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۰۸) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۰۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ وَجَابِرِ الْجُعْفِيِّ وَأَبْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلْبِسُ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۰۹) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرِ وَعَامِرِ الْأَحْوَلِ وَأَبْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَلْبِسُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۱۰) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُشَاشٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَةَ بِنْتِ هَاشِمٍ أُمَّهُمْ أَنْ يَتَعَجَّلُوا مِنْ جَمْعِ بَلْبَلٍ [قال الألبانی:

(۱۸۱۱) حضرت فضل بن یونسؒ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا تھا کہ بنو ہاشم کی عورتیں اور بچے مزدلفہ سے رات ہی کو منیٰ جلدی چلے جائیں۔

(۱۸۱۲) حَدَّثَنَا مُهَيْمَنٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَنْتُ عَلَى رَأْسِهِ إِلَّا حُجٌّ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ ذِينَ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَكَانَ يُجْزِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَحْجُجْ عَنْ أَبِيكَ [قال شعيب: صحيح، أخرجه الدارمي: ۱۸۴۲، و أبو يعلى: ۱۷۱۷] [انظر: ۱۸۱۲، ۳۳۷۸، ۳۳۷۷]

(۱۸۱۳) حضرت فضل بن یونسؒ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ میرے والد نے اسلام کا زمانہ پایا ہے، لیکن وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں، اسے کہ سواری پر بھی بیٹھ سکتے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا اور تم وہ ادا کرتے تو کیا وہ ادا ہوتا یا نہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! فرمایا پھر اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

(۱۸۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ كُنْتُ وَدَيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَوْ أُمِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [انظر ما قبله]

(۱۸۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۶) حَدَّثَنَا حِجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَحْوَلِ وَجَابِرِ الْمُغَفَفِيِّ وَابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ وَدَيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَتَنَ رَمَى الْجُمُرَةَ يَوْمَ النَّحْوِ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۱۷) حضرت فضل بن عباسؒ سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی ری تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَوَّلَ بِلَبِّي حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ خَصَايَ يَكْبُرُ مَعَ كُلِّ خَصَاةٍ [صححه ابن خزيمة (۲۸۸۱ و ۲۸۸۷)]

قال الألبانی: صحيح (النسائی ۲۷۵/۵)

(۱۸۱۹) حضرت فضل بن عباسؒ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی ری تک تلبیہ کہتے رہے، نبی ﷺ نے اسے سات نکلریاں ماری تھیں اور ہر نکلری کے ساتھ تکبیر کہتے جا رہے تھے۔

(۱۸۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى وَمُحَمَّدُ ابْنَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَابَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَوَالِمٍ وَأَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ وَذُفْلَةُ فَجَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ رَاقِفٌ بِعَوَالِمٍ قَلِيلٍ أَنْ يُبْصِرَ وَهُوَ رَاقِفٌ يَذِيذُ لَا تَجَاوِزَانِ وَأَسْأَهُ فَلَمَّا أَقَاضَ سَارَ عَلَى هَيْبَتِهِ حَتَّى أَتَى جَدْعًا لَمْ

الْأَصْرُ مِنْ جَمْعٍ وَالْفَضْلُ رَذْفُهُ قَالَ الْفَضْلُ مَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسِي حَتَّى رَمَى الْجُمُورَةَ

[قال شعیب: إسناده صحيح، أخرجه أبو يعلى: ۶۷۳۲]. [انظر: ۱۸۶۰، ۱۸۰۲]

(۱۸۱۶) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، اونٹنی نبی ﷺ کو لے کر گھومتی رہی، نبی ﷺ روانہ ہو گئے تو آپ ﷺ نے انھیں بلایا کہ آج کے روزے کھڑے ہوئے تھے لیکن ہاتھوں کی بلندی سر سے تجاوز نہیں کرتی تھی، جب نبی ﷺ وہاں سے روانہ ہو گئے تو اطمینان اور وقار سے چلتے ہوئے مردِ دلف پتے اور جب مردِ دلف سے روانہ ہوئے تو نبی ﷺ کے پیچھے حضرت فضل رضی اللہ عنہما سوار تھے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ حمرہ عقبہ کی ری تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُعَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا لِقَامٌ يَصْلِي قَالَ أَرَاهُ قَالَ الْعَصْرُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَلْبَةٌ لَنَا وَحِمَارٌ يَرْعَى لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا شَيْءٌ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا [إسناده ضعيف فهو معضل، أخرجه عبد الرزاق:

[۱۲۳۰۸]. [انظر: ۱۷۹۷]

(۱۸۱۷) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمارے کسی دیہات میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی، اس وقت ہمارے پاس ایک موٹ کتا اور ایک موٹ گدھا تھا، نبی ﷺ نے عمر کی نماز پڑھی تو وہ نبی ﷺ کے سامنے ہی رہے اور ان کے اور نبی ﷺ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی۔

(۱۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُعَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةً مِنْ خُفْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَلْبَسَ عَلَى ذَاتِهِ قَالَ فَهَجَّيْ عَنْ أَبِيهِ [صححه البخاري (۱۸۵۳) ومسلم

(۱۳۳۵) وابن عزيمة (۳۰۳۰)] [انظر: ۱۸۲۲]

(۱۸۱۸) حضرت فضل رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! حج کے محالے میں میرے والد پر اللہ کا فریضہ عائد ہو چکا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہو چکے ہیں کہ سواری پر بھی بیٹھ سکتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ان کی طرف سے تم حج کرلو۔

(۱۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُعْبَرُ أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصِلْ فِي الْبَيْتِ حِينَ دَخَلَهُ وَلَكِنَّهُ لَمَّا خَرَجَ فَتَوَلَّى رَجَعَ وَكُفَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ [راجع: ۱۷۹۵]

(۱۸۱۹) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے لیکن نماز نہیں پڑھی، البتہ باہر نکل کر باب کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھی تھیں۔

(۱۸۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يُعْنَى ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْدِفَتْ أَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى جَاءَ جَمْعًا وَأُرْدِفَتْ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى جَاءَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَلْقَى حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [راجع: ۱۸۱۶]

(۱۸۲۰) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے اور جب مزدلفہ سے روانہ ہوئے تو نبی ﷺ کے پیچھے حضرت فضل بن سوار تھے، یہاں تک کہ منی پہنچے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۸۲۱) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالََا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَأَنَّ نَافَقَةً حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنْهُ حِينَ هَبَطَ مُحْسَرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى النُّحُوفِ الَّتِي يُرْمَى بِهَا الْجُمُرَةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِرِجْلِهِ حَتَّى يَخُذِفَ الْإِنْسَانُ [راجع: ۱۷۹۴]

(۱۸۲۱) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات گزارنے کے بعد جب صبح کے وقت ہم نے وادی مزدلفہ کو چھوڑا ہے تو نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اطمینان اور سکون اختیار کرو، اس وقت نبی ﷺ اپنی سواری کو تیز چلنے سے روک رہے تھے، یہاں تک کہ وادی حمرہ سے اتر کر جب نبی ﷺ منی میں داخل ہوئے تو فرمایا ٹھیکری کی ٹنگریاں لے لو تاکہ رمی حمرہ کی جا سکے، اور نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرنے لگے جس طرح انسان ٹنگری جھینکتے وقت کرتا ہے۔

(۱۸۲۲) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَمِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَنِي قَرِيبَةً لِلَّهِ فِي الْعَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ قَالَ لَعَجْبِي عَنْهُ [راجع: ۱۸۱۸]

(۱۸۲۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی نضیم کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! آج کے معاملے میں میرے والد پر اللہ کا فریضہ عائد ہو چکا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہو چکے ہیں کہ سواری پر بھی بیٹھ سکتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ان کی طرف سے تم حج کرو۔

(۱۸۲۳) حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو أَحْمَدَ يُعْنَى الزُّبَيْرِيُّ الْمُعْتَمِدُ قَالََا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَامَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَأَخْرَجَنِي يُسَايِرُهُ وَرَدَفَهُ ابْنَةُ لَهُ حَسَنَاءُ قَالَ الْفَضْلُ لَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهَا فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِي يَصْرِفُنِي عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَلْقَى



قاصد نے مروان کے پاس آکر یہ بات بتادی، مروان نے یعلیٰ سے کہا کہ جا کر یہ بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بتانا، یعلیٰ نے کہا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں، مروان نے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ ان سے مل کر انہیں یہ بات ضرور بتانا۔

چنانچہ یعلیٰ نے ان سے ملاقات کی اور انہیں یہ حدیث سنائی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے وہ بات نبی ﷺ سے خود نہیں سنی تھی، بلکہ مجھے وہ بات فضل بن عباس نے بتائی تھی، راوی کہتے ہیں کہ بعد میں میری ملاقات رجا سے ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ یعلیٰ کی یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا خود یعلیٰ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

(۱۸۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ لَمَّا كَانَ يَلْكِي حَتَّى رَمَى الْجُمُوعَةَ قَالَ رَوْحٌ فِي الْحَجِّ قَالَ رَوْحٌ يَعْنِي فِي حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ مَاهَكَ كِلَاهُمَا قَالَ ابْنُ مَاهَكَ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۲۷) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ حرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ شَيْطَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَتْ جَارِيَةٌ خَلْفَ أَبِيهَا فَعَمَلَتْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا فَحَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْفٍ وَجْهِي عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْكِي حَتَّى رَمَى الْجُمُوعَةَ يَوْمَ النَّحْرِ [راجع: ۱۸۰۵]

(۱۸۲۸) حضرت فضل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دس ذی الحجہ کو نبی ﷺ کا ردیف تھا، ابھی آپ ﷺ چل ہی رہے تھے کہ ایک دیہاتی اپنے پیچھے اپنی ایک خریصورت بیٹی کو بٹھا کر لے آیا، وہ نبی ﷺ سے ہاتھوں میں مشغول ہو گیا اور میں اس لڑکی کو دیکھنے لگا، نبی ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور میرے چہرے کا رخ اس طرف سے موڑ دیا، اور نبی ﷺ حرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۸۲۹) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ حَدَّثَنِي عَزْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْفَضْلَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمْ تَرْفَعْ رَاحِلَتُهُ رَجُلَهَا غَادِيَةً حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا قَالَ وَحَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ أَنَّ أَسَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ فَلَمْ تَرْفَعْ رَاحِلَتُهُ رَجُلَهَا غَادِيَةً حَتَّى رَمَى الْجُمُوعَةَ [قال شعيب: صحيح إسناده حسن، أخرجه أبو يعلى: ۱۶۷۲]

(۱۸۲۹) حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرعر سے روانگی کے وقت وہ نبی ﷺ کے ردیف تھے، آپ کی سواری صبح تک مسلسل چلتی رہی تا آنکہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے، امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی کے وقت نبی ﷺ کے ردیف تھے، اور آپ کی سواری مسلسل چلتی رہی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حرہ عقبہ کی رمی کر لی۔

(۱۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَسَبَّحَ وَكَبَّرَ وَدَعَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَهُ وَلَمْ يَزَعْ وَلَمْ يَسْجُدْ [راجع: ۱۷۹۵].

(۱۸۳۰) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے اندر کھڑے ہوئے اور تسبیح و تکبیر کی، اللہ سے دعاء کی اور استغفار کیا، لیکن رکوع سجدہ نہیں کیا۔

(۱۸۳۱) حَدَّثَنَا مُرْزَاؤُنْ بْنُ شُعْبَاعٍ عَنْ عَصِيفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْدَتْ أَسَاسَةً مِنْ عَرَافَاتٍ إِلَى جَمْعٍ وَأَزْدَتْ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى فَأَخْبِرَهُ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَلْكِي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ [راجع: ۱۷۹۱].

(۱۸۳۱) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عَرَافَات سے مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا رکھا تھا اور وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی ری تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۳۲) أَتَيْنَا عَكْبِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَاطٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ وَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يَلْكِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ [راجع: ۱۷۹۱].

(۱۸۳۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی ری تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ فَضْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنْ صَاحِبِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحُجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ لَقَدْ تَصِلُ الضَّالَّةُ وَيَمْرُضُ الْمَرِيضُ وَتَكُونُ الْحَاجَّةُ [قال البوصيري: هذا إسناده فيه مقال. قال الألباني: حسن (ابن ماجة: ۲۸۸۳) قال شعيب: حسن و إسناده ضعيف]. [انظر: ۱۸۳۴، ۲۹۷۵، ۳۳۴۰]

(۱۸۳۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو، اسے یہ ارادہ جلد پورا کر لینا چاہیے، کیونکہ بعض اوقات سواری گم ہو جاتی ہے، کبھی کوئی بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی ضرورت آڑے آ جاتی ہے۔

(۱۸۳۴) حَدَّثَنَا وَصِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ الْغُبَيْسِيُّ عَنْ فَضْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنِ الْآخَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ لِإِنَّهُ لَقَدْ يَمْرُضُ الْمَرِيضُ وَتَصِلُ الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَّةُ [راجع: ۱۸۳۳].

(۱۸۳۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو، اسے یہ ارادہ جلد پورا کر لینا چاہیے، کیونکہ بعض اوقات سواری گم ہو جاتی ہے، کبھی کوئی بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی ضرورت آڑے آ جاتی ہے۔

## حَدِيثُ تَمَامِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

### حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیثیں

(۱۸۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي عَالِيٍّ الزَّرَادِي قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ تَمَامِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَنَسٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ تَأْتُونِي فَلَمَّا اسْتَأْذَنُوا لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السَّوَالَكُ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ [إسناده ضعيف].

(۱۸۳۵) حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا بات ہے، مجھے تمہارے دانت پیلے زرد دکھائی دے رہے ہیں؟ مسواک کیا کرو، اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا احساس نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کو اسی طرح فرض قرار دے دیتا جیسے وضو کو فرض قرار دیا ہے۔

(۱۸۳۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُفُّ عَبْدَ اللَّهِ وَعُبَيْدَ اللَّهِ وَكَثِيرًا مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ سَبَقَ إِلَيَّ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيَسْتَقِيمُونَ إِلَيْهِ فَيَقْعُونَ عَلَى ظَهْرِهِ وَصَدْرِهِ فَيَقْبَلُهُمْ وَيَلْزَمُهُمْ [إسناده ضعيف].

(۱۸۳۶) عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ، عبید اللہ اور کثیرؓ جو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان تھے، کو ایک صف میں کھڑا کرتے اور فرماتے کہ جو میرے پاس پہلے آئے گا، اسے یہ یہ ملے گا، چنانچہ یہ سب دوڑ کر نبی ﷺ کے پاس آتے، کوئی پشت پر گرتا اور کوئی سینہ مبارک پر آ کر گرتا، نبی ﷺ انہیں بٹا کر کرتے اور اپنے جسم کے ساتھ لگاتے۔



## حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ

### حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث

(۱۸۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ جَاءَتْهُ الْغُمَيْصَاءُ أَوْ الرَّمِيصَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا وَتَزْعُمُ أَنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَيْهَا فَمَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ زَوْجَهَا فَرَعَمَ أَنَّهَا كَاذِبَةٌ وَلَكِنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ زَوْجَهَا الْأَوَّلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ رَجُلٌ غَيْرُهُ إِذَا قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح (النسائي: ۱۴۸/۶) وابو يعلى: ۶۷۱۸.]

(۱۸۳۷) حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت ”جس کا نام غمیساء یا رمیساء تھا“ نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے خاوند کی شکایت لے کر آئی، اس کا کہنا یہ تھا کہ اس کا خاوند اس کے قریب پہنچنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا، تھوڑی دیر بعد اس کا شوہر بھی آ گیا، اس کا خیال یہ تھا کہ اس کی بیوی جھوٹ بول رہی ہے، اصل بات یہ ہے کہ وہ اپنے پہلے خاوند سے دوبارہ شادی کرنا چاہتی ہے، نبی ﷺ نے اس عورت سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہارے لیے ایسا کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک تمہارا شہداس (پہلے شوہر) کے علاوہ کوئی دوسرا مرد نہ چکھ لے۔